سکرٹری سوسایٹی نے چھپوا کر اونکی اشاعت تامہ کرکے رواج دیا ہی اسواسطے
صاحب والامناقب اسپرنگر صاحب بہادر پرنسپل مدرسہ دہلی سکرٹری سوسایٹی
اُردو دام اقبالہٗ نے جو کہ عالم کامل — اور بے عدیل فاضل ہین — اور ان
صاحب کو چند السنہ متفرقہ مثل عربی — اور فارسی اور لیٹنی — اور یونانی
— اور جرمنی — اور فرانسیسی — اور انگریزی اور ناگری وغیرہ مین قدرت
کاملہ اور ان السنہ مذکورہ کے کتب پر بہی نگاہ تامہ ہی اسلئے ہر ایک فن کی
کتابون سے جو السنہ مزبورہ مین اونکی دستیاب ہوتی ہین فواید بے بہا آپ
بہی اُٹہاتے ہین اور اونکی ذات سے خلق اللہ کو بہی بہت فائدہ ہوتا ہی
— اور شایق ہر ایک کتاب کمیاب کے ایسے کہ جس جائے کہین چار کتابین
کسی فن کی پائین وہین دیکہنے جائین بن سکے تو ایک آدہ لے ہی آئین
خصوصاً ہمارے ایام مین ان صاحب نے کتب قدیمہ اور متاخرہ کو تلاش
بسیار پیدا کیا — اور رات دن تمام ہمت اشاعت علوم مشکلہ — اور فنون
معضلہ مین سرگرم رہتے ہین چنانچہ یہہ تواریخ المختصر فی احوال البشر
تصنیف کی ہوئی ابو الفدا اسمٰعیل کی ہی جسکا حال مفصل مین آگے لکہہ کر عرض
کرتا ہون صاحب ممدوح کے پاس تہی اس احقر العباد بندہ کمترین کریم الدین
کو ارشاد کیا کہ اگر تو اس کتاب کا ترجمہ زبان اُردو مین کرے تو کہ مردم دفعۃً
اس سے فائدہ اُٹہا سکین کمترین نے بسر و چشم قبول کیا اور درمیان سنہ ۱۸۴۶
عیسوی کے یہہ ترجمہ طیار کیا

بیان ہے حال ابو الفدا کا

واضح ہو کہ ملک مؤید اسمٰعیل یعنے ابو الفدا بیٹا ملک الافضل علی بن ملک
المظفر محمود ابن ملک المنصور محمد ابن ملک المظفر عمر ابن شاہنشاہ بن ایوب

ایوب بن شاذی ابن مروان — بادشاہ ملک حماۃ کا ہی یہہ بادشاہ فضلا
اور علمار کی خدمت کماینبغی کرتا تہا اور سخاوت اور شجاعت مین نامی اور
تدبیر ملک اور سیاست مدنی اور بندوبست لشکر مین شہرہ آفاق تہا —
اور فضیلت اور حلم اور رحم اور عدل اور انصاف مین یکتا اور درمیان
خلق اللہ کے خیرخواہی اور رعیت پروری مین یکتا — اور علم وادب کو
بہت دوست رکہتا تہا علم ریاضی اور علوم متعارفہ متداولہ مین کامل تہا
اوسکی تصنیفات سے سواے اِس تاریخ کے اور کتابین بہی بہت ہین مدت
دراز تک ملک حمات کی سلطنت کرتا رہا رعیت اوس ملک کی اوسکی شکرگذار
مین رہتی تہی شعرار اوسکے وقت کے ہمیشہ اوسکے دربار سے انعامات گران
بہا پاتے تہے ۷۳۲ھ ہجری مین اِس مصنف نے وفات پائی شیخ جمال الدین
اوسکے دربار کے شاعر نے جو ابوبکر محمد بن نباتہ مصری مشہور ہے چند مرثیہ
اوسکے مرنے کے لکہے ہین ایک مرثیہ کا اول شعر یہہ ہے — ما للندی لا یلبی
صوت داعیہ ÷ اظن ان ابن شاذ قام ناعیہ ÷ علاوہ اِن صفات
مذکورہ کے یہہ شخص ہر فن مین گویا امام تہا اور خصوصاً علم فقہ اور علم تفسیر
اور نحو وصرف — اور علم اصول — اور علم تاریخ — اور علم میقات
— اور علم فلسفہ اور علم منطق — اور علم طب مین باعتقاد کامل فاضل
تہا اور علم عروض اور علم ادب اور نظم اور نثر مین مہارت تامہ رکہتا تہا
— شیخ جمال الدین اسنوی اپنی کتاب طبقات مین لکہتا ہی کہ ایک دفعہ دیار مصر
مین ابو الفدا مذکور حسن اتفاقات سے وارد ہوا اور مجکو شیخ زین الدین
بن قوبخ کی معرفت اپنے دربار مین بلوایا مین اوسکے ہمراہ ابوالفدا کی
خدمت مین حاضر ہوا لیکن میرے ساتہ صلاح ابن برہان طبیب مشہور بہی تہا

۴ اتفاقاً چند علوم مین کلام ہونے شروع ہوئے جس علم مین ابوالفدا نے
جواب دیا تہا مین خوب سوچتا تہا کہ وہ کلام محقق بولتا تہا اور جو کہتا تہا
ٹہیک بیان کرتا تہا — بعد ازان علم نباتات اور علم حشایش مین کلام ہونے
لگے اوسمین بہی ایسا پورا نکلا کہ مین حیران ہوگیا کیونکہ جس جڑی بوٹی یا درخت
کا ذکر ہوا وہ اوسکی تمام صفات والہ اور منفعت اور اوسکا مزاج معہ اوس
زمین کے کہ جہان وہ پیدا ہوتی ہی بیان کردیتا تہا اس حالکے دیکہنے سے مجکو
بڑا تعجب ہوا اور میرے ہمراہ وہ دو طبیب نامی مصر کی یعنے ابن قوبنج اور
ابن برہان بہی بغلین جہانکتے تہے کیونکہ اکثر اطبار کو اون باتونکی خبر نہ تہی
جو وہ کہتا تہا جب دربار سے باہر آئے اوسنے بہت تعجب کیا شیخ رکن الدین
کہتا ہی کہ کوئی بادشاہ اہل اسلام مین اس رتبہ کا عالم مینے نہ دیکہا نہ سُنا
ابوالفدا علم ہیئتہ مین بہی بڑی دست قدرت رکہتا تہا اور باوجود اسکے فاضل
ہونے کے شعر کی طرف بہی مایل تہا اوسکی تصنیفات سے چند کتابین جو مشہور
ہین وہ یہہ ہین ایک تو یہی تاریخ یعنے المختصر فی احوال البشر دوسرے
نظم الحاوی علم فقہ مین — تیسرے کتاب الکناش اُسکی بہت جلدین ہین
چوتہے کتاب تقویم البلدان بہت مہذب اور مجدول علم جغرافیا مین —
پانچوین کتاب موازین یہہ چہوٹی سی کتاب ہی اور نادرات سے یہہ ہے
کہ ابوالفدا کہا کرتا تہا کہ مجکو یقین نہین ہی کہ ساٹہہ برس سی عمر زیادہ پاؤن
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اوایل ایام ساٹہوین سالکے تئیسوین محرم سنہ ۷۳۲ھ کو درمیان
حمات کے راہی ملک بقا ہوا اور اوس مقبرہ مین جو اوسنے اپنے آپ
حالت حیات مین سر دعنکا طیار کروایا تہا مدفون ہوا اس بادشاہ کی
دینداری اور علم اور سخاوت اور عاقل ہونے مین کوئی شک نہین پیدائیش

پیدایش اوسکی درمیان ماہ جمادی الاول ۷۳۲ھ سنہ ۶۷۲ کے ہوئی ساٹھہ برس کی عمر پائی فقط ۵

ترجمہ خطبہ ابو الفدا کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد و سپاس اوس خدا کو ہی جسنے موت کو زندگی پر متعین کیا — اور خود یگانہ ہوا بزرگی اور بقا اور جلال مین — اور بلند ہی سبات سے کہ احاطہ کرے اوسکو تصور یا سوچ لیوے خیال — اور رحمت خدا کی اوپر اوس رسول محمد مجتبے کے جو بہیجا گیا تہا واسطے الگ کر دینے کے حرام سے حلال — اور دیا گیا ہی اوسکو فضل اور کمال — اور عطا کیا گیا دلیل واضح اور اچہی بولچال — اور اوپر آل اوسکی کے جو کہ ہی اچہی آل اور اوپر اصحاب اوسکی کے جو کہ تہے صاحب تائید اور با کمال یہہ رحمت دایمہ نازل ہو جو جبتک کے دنیا قایم رہی بعد حمد و صلوۃ کے بندہ فقیر ابو الفدا اسمعیل ابن علی ابن محمود ابن محمد ابن عمر ابن شاہنشاہ ابن ایوب کہتا ہی کہ ایکروز مجہکو یہہ خیال آیا کہ ایک کتاب ایسی لکہون جسمین تواریخ قدیمہ اور تواریخ اسلامیہ مندرج ہو تا کہ وہ ایسا تذکرہ طیار ہو جاے کہ پہر مجہکو کتب مطولات کے دیکہنے کی حاجت نرہی یہہ بات دلمین

٦ ٹہانکر کتب مفصلہ ذیل سے یفے اختصار کرنا شروع کیا یعنے کتاب کامل
سے جوکہ تالیف کی ہوئی شیخ عز الدین علی کی ہی جسکا عرف ابن الاثیر
الجزری بہا ہی یہہ ایک تاریخ ہی حسین حال ابتداء زمانہ سے ۶۲۸ سنہ ہجری
تک کا لکہا گیا ہی اسس کتاب کی تیرہ ۱۳ جلدہین ــــ اورکتاب تجارب الامم
سے جوکہ ابی علی احمد ابن مسکویہ کی ہی ــ اور تاریخ ابی عیسے احمد ابن علی
المنجم سے جسکا نام کتاب البیان عن تاریخ سنی زمان العالم علی سبیل الحجۃ
والبرہان ہی یہہ کتاب بہت اچہی ہی اسمین فقط تواریخ قدیمہ کا حال لکہا
ہوا ہی ــ اور تاریخ مظفری سے جوکہ تصنیف کی ہوئی قاضی شہاب الدین
ابن ابی الدم الحموی کی ہی اس تاریخ مین صرف ملت اسلامیہ ہی کا ذکر ہے
اور اوسکی چہہ جلدین ہین ــ اور تاریخ قاضی شمس الدین احمد ابن خلکان سے جسکا
نام وفیات الاعیان ہی یہہ کتاب حروف ہجا کی ترتیب پر مرتب ہی اور اسکی
چار جلدین ہین ــ اور تاریخ الیمن جوکہ تصنیف فقیہ عمان کی ہی یہہ ایک
مجلد پاکیزہ اور لطیف ہی اور تاریخ قیروان سے جسکو جمع والبیان بہی کہتے
ہین یہہ کتاب تصنیفات صنہاجی سے ہی اور تاریخ الدول المنقطعہ سے
جوکہ ابن ابی منصور کی تصنیف ہی اسکی چار جلد ہین ــ اور تاریخ علی بن
موسے ابن محمد ابن عبد الملک ابن سعید مغربی اندلسی کی سے جسکا نام
لذۃ الاحلام فی تاریخ امم الاعجام ہی یہہ قریب دو جلد کے ہی اور کتاب
سعید سے جسکا نام المغرب فی اخبار اہل المغرب ہی یہہ کتاب پندرہ جلد مین
ہی اور مفرج الکروب فی اخبار بنی ایوب جوکہ قاضی جمال الدین ابن واصل
کی تصنیفات سے تین جلد مین ہی اور تاریخ حمزۃ الاصفہانی سے یہہ ایک
جلد مین بہت خوب اور تاریخ خلاط سے جوکہ تالیف کی ہوئی شرف بن ابی

ابی المظہر انصاری کی ہی ـــ اور کتاب قضاۃ بنی اسرائیل اور کتاب
سلاطین اسرائیل کی سے جو چوبیس کتابین یہودیون کے پاس بالتواتر
ثابت چلی آتی ہین ـــ اس کتاب مین جو تواریخ قدیمہ مینے لکھی ہی اوسکی
ترتیب اسطرح پر کی ہی کہ اوسمین ایک مقدمہ اور پانچ فصلین ہین ـــ اور
تواریخ اہل اسلام کی ترتیب برسون اور سالون پر موافق تالیف کامل
کے جوکہ ابن اثیر کی ہی کی ہی بعد تمام ہونے اِس کتاب کے نام اِسکا
المختصر فی اخبار البشر رکھا گیا

مقدمہ

اس مقدمہ مین تین امر مین امر اول یہہ ہی کہ تواریخ قدیمہ کے مطالعہ کرنیوالے
کو اسبات کا تامل کرنا ضرور ہی کہ اختلاف درمیان مورخین کے ہمیشہ سے
بہت ہی کیسلئے کہ ابن اثیر نے ولادت مسیح علیہ السلام مین یہہ ذکر کیا ہی کہ مجوسیون
کے نزدیک حضرت عیسے مسیح اللہ صلعم سکندر کے پینسٹھ برس بعد پیدا ہوئے
ہین اور نصاریٰ کے نزدیک یہہ ہی کہ وہ لڑائی جو کہ درمیان سکندر اور دارا
کے ہوئی تھی اوس معرکہ کے تین سو برس بعد حضرت عیسے علیہ السلام پیدا ہوئے
اور یہہ تفاوت فاحش ہی ـــ اسیطرح پر ابی معشر اور کوشیار وغیرہ
منجمین یہہ بیان کرتے ہین کہ درمیان طوفان نوح علیہ السلام اور ہجرت نبوی صلعم کے
تین ہزار سات سو پچیس برسکا فاصلہ ہی یہہ بات ثابت ہی زیچونسے بھی مثل
زیچ مامونی وغیرہ کے ـــ لیکن مورخین مین سے جو محقق لوگ ہین وہ یہہ
کہتے ہین کہ درمیان طوفان اور ہجرت کے تین ہزار نو سو چونسٹھ برسکا
فاصلہ ہی ان دونون قولون مین تفاوت دو سو انتالیس برسکا ہوا اب
یہہ معلوم کرنا چاہئے کہ باعث اِس اختلاف کا کیا ہی وہ یہہ ہی کہ ہبوط حضرت

۹ آدم عم سے وفات حضرت موسے عم تک کا حال کسی کتاب سے معلوم نہین ہوتا
مگر توراۃ سے ــ اور توریت کے تین نسخے ہین چنانچہ اسکا ذکر بالتفصیل آگے
بیان ہوگا ــ اور وہ فاصلہ جو درمیان وفات حضرت موسے عم اور ابتداء
ملک بخت نصر کے دریافت ہوا ہی وہ منجمین کے زیچون سے لیا گیا ہی ــ چنانچہ
ابو عیسے کہتا ہی کہ یہہ معلوم ہوتا ہی قرانات زحل اور مشتری اور مثلثات
سے لیکن وہ قرانات وغیرہ بہی آپسمین مختلف ہین ــ اور کتاب قضاۃ
بنی اسرائیل سے بہی دریافت ہوتا ہی وہ کتاب کیاب ہی ــ اور جو اون
مورخین کے قول کا اعتبار کرین جو کہ زمانہ جاہلیت مین قبل اسلام کے گذرے
ہین تو اسکا کچہہ اعتبار نہین ــ کیونکہ اون مورخین کی یہہ عادت تہی کہ اپنے
بادشاہ کے جلوس کی ابتدا سے تاریخ لکہا کرتے تہے اسلئے وہ ابتدائین موافق
تعداد بادشاہون کے بہت ہوگئین چنانچہ حمزہ اصفہانی کہتا ہی کہ اسی سبب سے
اونکی تواریخ خراب اور فاسد ایسی ہوگئی ہین کہ کوئی مقام اوسکا اصلاح پذیر
نہین رہا علاوہ اسکے یہہ ہی کہ بہت مدت گذر گئی ــ اور زبانین مختلف ہوگئین
ــ اور کتابین اس فن کی جاتی رہین بس اس صورتمین تواریخ قدیمہ کی
تحقیق نہایت مشکل بلکہ متعذر ہی

امر دوسرا توریت کے نسخونکے بیانمین ہے

واضح ہو کہ توریت کے تین نسخے ہین ایک کا نام توراۃ سامریہ ــ دوسرا
نسخہ توراۃ عبرانیہ ــ تیسرا توراۃ یونانیہ ــ اور اونکے اختلاف کا
یہہ حال ہی کہ توراۃ سامریہ سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ہبوط حضرت آدم عم سے
طوفان تک ایک ہزار تین سو سات برس گذرے ہین ــ اور جب طوفان
آیا تہا اوسوقت حضرت نوح عم کے عمر چہہ سو برس کی تہی ــ اور حضرت آدم

۹ آدم عم کے عمر نوسو تیس برس کی بالاتفاق ہوئی ہی اس سے لازم آیا کہ نوح علیہ
السلام نے موافق بیان اس توریت کے حضرت آدم عم کو دوسو برس تک دیکھا ہو
پس لازم آیا کہ حضرت نوح عم نے تمام اپنے آبا و اجداد کو خوب دیکھا ہو
حالانکہ یہہ غلط ہی — اور یہہ بہی اسی نسخہ سے دریافت ہوتا ہی کہ درمیان طوفان
اور ولادت جناب خلیل عم کے نوسو چھتیس برس کا فاصلہ ہی — اور یہہ
بہی کہ ولادت ابراہیم عم سے وفات موسے عم تک پانسو پینتالیس برس
ہوئے پس اس صورت مین حضرت آدم عم سے وفات حضرت موسے
عم تک دو ہزار سات سو نو اسی برس ہوتے ہین — اب رہا وہ عرصہ
کہ جو وفات حضرت موسے عم سے ہجرت نبوی صم تک گذرا اسمین دو مذہب
ہین ایک تو وہ مذہب ہی جو مورخین نے اختیار کیا ہی — دوسرا مذہب
منجمین کا پس جبکہ ملادین ہم اوپر کی جمع مین وہ زمانہ جو درمیان وفات حضرت
موسے عم کی ہجرت نبوی تک گذرا ہی تو جمع اوسکی ہبوط آدم عم سے ہجرت
نبوی صم تک موافق حکم اختیار مورخین اور مطابق بیان توریت عبرانی کے
پانچ ہزار ایکسو سنتیس برس ہوتے ہین — اور بر طبق اختیار منجمین کے
کم کرنے چاہیئن اس جمع سے دوسو پچاس برس پس ظاہر ہوا فساد اس
توریت کا کیونکہ اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نوح عم نے حضرت
آدم عم کو دیکہا ہو اور مدت طویلہ تک ہمراہ اوسکی عیش اور زندگانی کے ہو
اور یہہ سراسر غلط ہی — اب رہی توریت عبرانی اسمین بہی غلطی ہی —
کسلئے کہ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مابین ہبوط حضرت آدم عم اور طوفان کے
ایکہزار پانسو چھپن برس گذرے ہین اور طوفان سے ولادت حضرت
ابراہیم عم تک دوسو بانوین برس ہوئے — لیکن وفات حضرت نوح عم کے

۱۰ طوفان سے ساڑہی تین سو برس بعد بالاتفاق ہوئی ہی — پس بموجب توریت عبرانی کے لازم آتا ہی کہ نوح عم نے اٹھاون برس تک ابراہیم سے ملاقات کی ہو یہہ بات بہی ایسی ہی کہ کوئی اسکا اقرار نہین کرتا — کیونکہ حضرت نوح عم نے حضرت ابراہیم عم کو ہرگز نہین دیکہا اور یہہ ہو ہی نہین سکتا کیونکہ قوم حضرت ہود عم ایک امت تہی جو کہ بعد قوم نوح کے ظاہر ہوئی — اور امت حضرت صالح عم کی بعد امت حضرت ہود عم کی نمایان ہوئی اور حضرت ابراہیم عم معہ اپنی امت کے بعد امت صالح عم کی ہین چنانچہ اسبات پر قول اللہ تعالے کا دلالت کرتا ہی کہ جسمین خبر دی ہی خدا تعالے نے حضرت ہود کی بیچ اوس قول کے کہ وعظ کرتا تہا ہود اوس قول سے اپنی قوم کو اور وہ قوم عاد تہی کہ ؛ یاد کرو جبکہ کیا تمکو خلیفہ بعد قوم نوح عم کے اور لمبا بنایا تمکو پیدایش مین ؛ اور اسی طرح خبر دی ہی اللہ تعالے نے حضرت صالح عم کی اوس قول مین کہ وعظ کرتے تہے حضرت صالح عم اوس قول سے اپنی قوم کو اور وہ قوم ثمود تہی ؛ کہا یاد کرو کیونکہ بنایا تمکو خلیفہ بعد قوم عاد کے اور بود باش کے لئے تمکو زمین دی اختیار کرو اچہی بہتر زمین اور بناؤ محل — اور تراشو پہاڑ و نکو واسطے گہرون کے ؛ اس سے ظاہر ہوا تورات عبرانی مین بہی فساد ہی — یہہ وہی توریت ہی جو یہودیون کے پاس بالفعل ہمارے زمانہ تک موجود ہی اور اوسکا اونکو بڑا اعتبار ہی — اب جاننا چاہئے تمام برسون کا حال جو اس توریت سے معلوم ہوا ہی لکہین — پیچہے بیان ہو چکا ہی کہ اس توریت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ درمیان ہبوط حضرت آدم عم اور طوفان کے ایکہزار پانسو چہین برس کا فاصلہ ہی — اور درمیان طوفان اور ولادت حضرت ابراہیم عم کے دو سو بانوین برس ہین — اور

مقدمہ

اور ولادت حضرت ابراہیم عم سے وفات حضرت موسے عم تک پانسو بنتالیس برس بالاتفاق ہین — اور وہ فاصلہ جو وفات حضرت موسے عم سے ابتداء ہجرت تک گذرا اوسمین دو مذہب مذکورہ بالا ہین — پس اوپر مذہب مختار مورخین کے اور بمقتضائے تورات عبرانیہ کے — حضرت آدم عم سے ہجرت تک چار ہزار سات سو اکتالیس برس ہوتے ہین — اور موافق مذہب منجمین کے اِس جمع سے دو سو انچاس برس کم کرنے چاہیئے اسصورت مین حضرت آدم عم سے ہجرت تک چار ہزار چار سو بانوین برس ہوئے — اور تمام سال اِس تورات کے کم کرتے ہین تورات یونانی سے جسپر عمل ہی ایک ہزار چار سو چہتر برس یہہ وہ مقدار ہے جسکو یہودیون نے سالہائے زمانہ گذشتہ سے کم کرڈالا ہی — اسطورپر کہ قبل طوفان سے چھہ سو چہیاسی برس کم کئے — اور بعد طوفان سے سات سو نواسی اِن سبکو اگر جمع کیجئے تو ایک ہزار چار سو چہتر ہوتے ہین — اور وہ ڈہب جسطرحسے انہون نے یہہ حکمت عملی کی یہہ ہی کہ انہون نے ہر ایک شخص کی عمر حضرت آدم عم سے لگا کر معہ اوسکی اولاد کے سو برس قبل تولد ہر ایک لڑکے کے اوسکے باپ کی عمر مین سے بعد پیدائش اوسکے بیٹے کے شمار کردئی ہین اِس ڈہب سے عمر بہی اوس شخص کی کم نہ ہوئی اور دنیا کی پیدائش سے کچھہ برس بہی کم ہوگئے مثلاً حضرت آدم عم کی عمر دو سو تیس برس کی تہی جب اوس سے حضرت شیث عم پیدا ہوئے اور تمام عمر حضرت آدم عم کے نو سو تیس برس کی بالاتفاق ہوئی ہی یہودیون نے کیا کام کیا کہ اون دو سو برسین سے جو قبل تولد شیث کے تہے ایکسو کم کردئے اور یہہ کہا کہ جبکہ حضرت شیث عم پیدا

۱۴ ہوئے تو حضرت آدم ع ایکسو تیس برس کے تھے حالانکہ اوسوقت دو سو تیس کی
عمر حضرت آدم ع کی تہی اسصورت سے حضرت آدم کی تو عمر کم نہ ہوئی مگر
ظہور عالم کے سنون مین سے سو برس کم ہوگئے اسیطرح سے ہر ایک شخص کی
تعداد عمر مین اونہون نے غبن کیا ہی اور سو برس اول کو بعد پیدایش اوسکے
بیٹے کے لگا دیئے ہین اسطور سے کم ہی ہوگئے مقدار مذکور جہان کے برسون
سے اور تعداد عمرون مین بہی کسیکی کمی نہ ہوئی — کہتے ہین کہ یہودیون کو اس
حرکت کے داعی یہہ بات ہوئی تہی کہ کتب توریت وغیرہ کتب بنی اسرائیل
نے بشارت مسیح اسطرح پر دی تہی کہ وہ آخر زمانہ مین آوے گا اور بعد
گذرنے پانچہزار برس کے چھٹے ہزار مین جناب مسیح ع کا ظہور ہوگا — جبکہ وے
ایسا کچہہ کر چکے جو ذکر کیا گیا تب اونکو معلوم ہوا کہ مسیح ع شروع پانچوین ہزار
مین تشریف لائے باین خیال گویا تشریف لائے جناب مسیح درمیان کے
زمانہ مین نہ زمانہ آخر مین — یہہ امر مبنی ہے اسبات پر کہ عمر سارے زمانہ کی
سات ہزار برس کی ہی — اور توریت یونانی یہہ وہی تورات ہی جسکو
محققین مورخین نے اختیار کیا ہی اور اسمین کوئی بات قابل انکار بسبب
گذرنے مدت دراز کے نہین ہی — یہہ وہ تورات ہی جسکا ترجمہ بہتر علماء
یہود نے قبل ولادت جناب مسیح ع کے واسطے بطلیموس یونانی کے جو کہ
بعد اسکندر کے دوسرا بطلیموس تہا زبان عبرانی سے یونانی مین کیا تہا
چنانچہ آگے اسکا ہم ذکر کرینگے انشاءاللہ تعالے — اسلیئے ہمنے بہی اسی
تورات پر اعتماد کیا ہے اون دو نسخون پر جو بیان ہوئے کچہہ اعتماد نہین کیا
— اور وہ جو معلوم ہوتا ہی اس تورات یونانی سے کہ درمیان ہبوط
آدم ع اور طوفان کے دو ہزار دو سو بیالیس برسکا فاصلہ گذرا ہی — اور

مقدمہ

اور ما بین طوفان کے جو بر وقت چھہ سو برس گذرنے عمر حضرت نوح علیہ السلام کے
آیا تہا اور درمیان پیدا ہونے ابراہیم خلیل ع کے ایک ہزار اکیاسی برس ہین
اور درمیان تولد ابراہیم ع اور وفات موسے ع کے پانسو پینتالیس برس گذرے
یہہ امر باتفاق جمیع نسخون تورات کے ثابت ہی کچہہ خصوصیت ایک اسی نسخہ
کی نہین ہے فقط اب رہا وہ عرصہ جو درمیان وفات حضرت موسے ع
اور ابتدار ملک بخت نصر کے گذرا اسمین اختلاف ما بین منجمین اور مورخین کے
ہے — مذہب مورخین کا یہہ ہے کہ درمیان وفات موسے اور ابتدار ملک بخت
نصر کے نوسو اٹہتر برس اور دوسو اٹہتالیس دن ہین — اور ما بین ابتدار ملک
بخت نصر اور ہجرت کے ایکہزار تین سو اٹہتر برس اور ایکسو سترہ دن ہین اسمین
کچہہ خلاف نہین — کیونکہ بطلیموس نے بہی اپنی کتاب مجسطی مین یہہ ثابت
کر کے اپنی رصد کی تاریخ اسی مدت پر مبنی کی ہے — اس حساب سے
درمیان ہجرت نبوی ص اور ہبوط حضرت آدم ع کی عرصہ چہہ ہزار دو سو
سولہ برس کا ہوا اور یہی بات ٹہیک ہے اسی حساب پر ہماری کتاب بہی
مبنی ہے — اور وہ جو اختیار کیا ہی منجمین نے اور ثابت کیا ہی اوسکو
زیچون مین یعنے مدت وفات حضرت موسے ع کو ابتدار ملک بخت نصر
تک وے کم کرتے ہین دوسو ننانوے برس اوس جمع سے جو ذکر کی گئی

امر تیسرا

بیچ معرفت اوس جدول کے ہے جو اختراع کی ہے یعنے اس جدول مین درج ہے
مدتین ہین جو گذری ہین درمیان تواریخ مشہورہ کے — جب تو ارادہ
کرے دریافت کرنے فاصلہ کا دو تاریخون مین پس دیکہہ لے اوس خانہ کو

۱۴ جہان وے دونو ملتے ہین — اور وہ عدد جو اوس خانہ مین لکہا ہوا ہے
وہی ہے فاصلہ دونو تاریخو نکا — یہہ جدول بعد تحقیق اور کوشش نہایت
کے طیار ہوئی ہے — اور یہہ معلوم رہے کہ محققین منجمین اور مورخین مین
بیچ اوس مدت کے جو درمیان وفات حضرت موسیٰ ع اور ابتدا ملک
بخت نصر کے واقع ہی بہت اختلاف ہے — ابو عیسیٰ اور محققین مورخین یہہ
کہتے ہین کہ ان دونو مین نوسو اٹہتر ٩٧٨ برس اور دوسو اٹہتالیس دنکا فرق ہے
— ہمارا مذہب بہی یہی ہے اور اسیکو ہمنے اپنی جدول مین لکہا ہے —
مگر اٹہتالیس دنکو ایک برس تصور کر لیا ہے تقریباً اسلئے لکہے گئے ہین جدول
مین نوسو اناسی برس — اور ابو معشر اور کوشیار وغیرہ نے جو بڑے
منجمین سے ہین اونہون نے اپنی زیچون مین یہہ لکہا ہے کہ وفات موسیٰ
علیہ السلام اور ابتدا ملک بخت نصر مین سات سو بیس برس گذرے ہین
یہہ لوگ کم کرتے ہین اوس مقدار سے جو اختیار کی ہے محققین نے مثلاً
ابو عیسیٰ وغیرہ کے دوسو انچاس برس — پس جبکہ کم کئے گئے مابین وفات
موسیٰ اور ابتدا بخت نصر سے مدت مذکور تو کم کیجائےگی مابین طوفان
اور ہجرت سے یقیناً — اسلئے پائے گا تو زیچ ایلخانی وغیرہ مین یہہ کہ درمیان
طوفان اور ہجرت کے تین ہزار سات سو پچیس برس ہین اور پاویگا درمیان
کتاب اور ہماری کے یہہ کہ مابین طوفان اور ہجرت کے تین ہزار سات سو
چہتر برس ہین پس ہوئی ہماری جدول مین زیچون سے دوسو انچاس
برس زیادہ خوب جان رکہہ اس بات کو تاکہ تجکو یہہ وہم نہ پڑے کہ زیچین
سچی اور صحیح ہین اور ہماری کتاب غلط ہی کیونکہ بات اسمین اتنی ہے جو
بتلادی مینے تجکو — اور بمقتضاے کتاب قضاۃ بنی اسرائیل اور

اور کتاب ملوک اسرائیل کی جبکہ جمع کرین مدتین اونکی سلطنتونکی — تو ولادت
حضرت موسے علیہ السلام اور ابتدا ر ملک بخت نصر کی درمیان منقضی اسکے
نوسو باون برس ہونگے — اور وہ مقدار زمانہ جو بخت نصر سے ہجرت
تک ہی اسمین کچھہ اختلاف نہین کیونکہ بطلمیوس ثابت کرچکا ہی اسکو مجسطی
مین — اور تاریخ فیلبس کی تو مشہور ہی — کیونکہ بطلمیوس نے مجسطی مین
اوسی سے تاریخ بندی کی ہے اکثر رصدون کی — مگر ہمنے چھوڑ دیا ہے
اسکو واسطے اختصار کے — بسبب قریب ہونے اس تاریخ کے تاریخ
اسکندر سے کیونکہ وہ فیلبس مقدم ہی اوپر تاریخ اسکندر کے بارہ برس —
پس جبکہ زیادہ کردیگا تو تاریخ اسکندر پر بارہ برس نکل آوے گی تاریخ
فیلبس کی اور دشیر بن بابک کی تاریخین اور درمیان اسکندر کے پانسو
بارہ برس ہین تقریباً — اور اوسمین اور ہجرت مین چارسو بائیس برس
اسکو بہی ترک ہمنے واسطے اختصار کے تمام ہوئے کلام مقدمہ مین
جدول جو بتلاتی ہی مدتون کو مابین دو تاریخونکے یہہ ہی

درمیان	ہبوط آدم ع کا	طوفان	پیدائش ابراہیم خلیل کی	وفات موسیٰ ع کی	ابتدار ملک بخت نصری	غلبہ سکندر کا دارا پر	غلبہ اغسطس کا قلوبطرا پر	پیدائش مسیح علیہ السلام	دقلطیانوس	ہجرت
ہبوط آدم ع	ساقط	۲۲۴۲	۳۳۲۳	۳۸۶۸	۴۸۴۸	۵۲۸۱	۵۵۶۳	۵۵۸۴	۵۸۷۶	۶۲۱۶
طوفان	۲۲۴۲	ساقط	۱۰۸۱	۱۶۲۶	۲۶۰۵	۳۰۳۹	۳۳۲۱	۳۳۴۲	۳۶۳۴	۳۹۷۴
پیدائش ابراہیم علیہ السلام	۳۳۲۳	۱۰۸۱	ساقط	۵۴۵	۱۵۲۴	۱۹۵۸	۲۲۴۰	۲۲۶۱	۲۵۵۳	۲۸۹۳
وفات موسیٰ علیہ السلام	۳۸۶۸	۱۶۲۶	۵۴۵	ساقط	۹۷۹	۱۴۱۳	۱۶۹۵	۱۷۱۶	۲۰۰۸	۲۳۴۸
ابتدار ملک بخت نصری	۴۸۴۸	۲۶۰۵	۱۵۲۴	۹۷۹	ساقط	۴۳۵	۷۱۶	۷۳۸	۱۰۳۱	۱۳۶۹
غلبہ سکندر کا دارا پر	۵۲۸۱	۳۰۳۹	۱۹۵۸	۱۴۱۳	۴۳۵	ساقط	۲۸۲	۳۰۳	۵۹۵	۹۳۴
غلبہ اغسطس کا قلوبطرا پر	۵۵۶۳	۳۳۲۱	۲۲۴۰	۱۶۹۵	۷۱۶	۲۸۲	ساقط	۲۱	۳۱۳	۶۵۲
پیدائش مسیح علیہ السلام	۵۵۸۴	۳۳۴۲	۲۲۶۱	۱۷۱۶	۷۳۸	۳۰۳	۲۱	ساقط	۲۹۲	۶۳۱
دقلطیانوس	۵۸۷۶	۳۶۳۴	۲۵۵۳	۲۰۰۸	۱۰۳۱	۵۹۵	۳۱۳	۲۹۲	ساقط	۳۳۹
ہجرت	۶۲۱۶	۳۹۷۴	۳۸۹۳	۲۳۴۸	۱۳۶۹	۹۳۴	۶۵۲	۶۳۱	۳۳۹	ساقط

فصل پہلی ذکر میں حضرت آدم علیہ السلام کا

پانچ فصلون مین یہہ بیان ہے فصل پہلی مین نسب نامہ اور عمود تواریخ قدیمہ کے ہین اور ذکر ہے انبیا علیہ السلام اور حکام بنی اسرائیل کا فصل دوسری مین ذکر ہے ملوک فارس کا اور جو اون کے ساتھہ وارد کرنا مناسب ولایق تہا وہ بہی ہمنے لکہا ہے فصل تیسری مین ذکر ہے فرعون لنا مصر اور بادشاہون یونان کا — اور سلاطین روم کا اور ذکر ہے قیاصرہ کا فصل چوتہی مین ملوک عرب کا حال ہے فصل پانچوین مین تمام عالم کے گروہون اور امتون کا حال ہے

فصل پہلی

بیچ بیان عمود تواریخ قدیمہ اور ذکر انبیا علیہ السلام کے ترتیب وار ذکر ہے حضرت آدم ع کا اور اوسکی اولاد کا نوح ع کے زمانہ تک

یہہ حال لکہا جاتا ہے تواریخ مسمی کامل سے جو کہ تصنیف ابن الاثیر کی ہے — کہا ہے ابن اثیر نے کہ کہا نبی صلعم نے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا آدم کو ایک مٹہی خاک سے جو لی گئی تہی تمام زمین سے پس پیدا ہوئے بنی آدم موافق اپنی مٹی کے بعضے اونمین کی سرخ اور سیاہ — اور سفید اور درمیانی — اور بعضے اونمین سے نرم خو غمگین اور درمیانی اور آدم کا نام آدم اسواسطے رکہا گیا ہے کہ وہ پیدا ہوا ادیم ارض سے یعنے اوپری زمین کی سے — اور پیدا کیا اللہ تعالے نے جسد آدم کا پہر ڈال رکہا اوسکو چالیس رات یا چالیس برس حسب اختلاف بدون روح کے — اور کہا اللہ تعالے نے فرشتون کو کہ جس وقت پہونک دون مین اسمین اپنی روح تو جہک جانا سجدہ کرتے ہوئے اوسکو — پس جبکہ پہونک دی روح تو سجدہ کیا آدم کو سب فرشتون نے

ذکر ہی حضرت آدم عم کا

— مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور کیا — اور نہا وہ کافرون مین سے
— اور نہ سجدہ کیا اوسنے بسبب غرور اور بغاوت اور حسد کے پس ڈالی
اللہ تعالے نے ابلیس پر لعنت اور مایوسی اپنی رحمت سے — اور کردیا
اوسکو شیطان راندہ گیا — اور نکالدیا اوسکو جنت سے پہلے اوسنے یہہ
فرشتہ تہا اور تمام دنیا اور زمین کے اور خزانچی تہا خزانون جنت کا —
اور کہا اللہ نے آدم کو جنت مین پہر پیدا کیا اللہ تعالے نے پسلی آدم سے
حوا جوروا وسکی — حوا اسواسطے کہا کہ پیدا ہوئے وہ ایک شئی حی
یعنے زندہ سے پس کہا اللہ تعالے اسنے آے آدم رہ تو معہ اپنی جورو
کے جنت مین — اور کہا دونو اس جنت سے کہانا اچہا تازہ جہان
سے تم دونو چاہو — مگر نہ نزدیک جاؤ اس درخت کے نہین تو تم
ہوجاؤگے ظالم — پہر شیطان نے ارادہ کیا کہ جنت مین گہس کر آدم
کے دلمین وسوسہ ڈالے حب یہہ رازطشت ازبام افتادہ ہوگیا اور نگاہبانون
نے سُن پایا — تب شیطان چوپاون کے پاس گیا اور اون سے کہنے
لگا کہ مجکو اٹہا کر جنت مین لیجاؤ کیونکہ مینا حضرت آدم علیہ اور اوسکی جورو
حوا سے کچہہ کام کیا چاہتا ہون چوپاون نے اوسکا کہا نہ مانا — مگر سانپ
نے مان لیا اور چنانچہ وہ اپنے دانتون کی کچلیو نمین اوسے اوٹہا کر
جنت مین لیگیا — اس سانپ کی شکل اوس وقت اور طرح کی تہی
اس شکل سے جو دنیا مین اب موجود ہے — جب شیطان جنت مین گیا
تو جہہ رغلانا حضرت آدم علیہ السلام اور اوسکی جورو حوا کو اور کہا اسمین
درخت کا کہانا تمہارے حقمین بہتر ہے جسے منع کیا ہے خدا نے وہ درخت
گیہون کا تہا اور یہہ تقریر بیان کی اون دونو سے کہ اگر تم دونو اس درخت

ذکر بیچ حضرت آدم ع کا

درخت مین سے کہاؤ گے تو ہمیشہ زندہ رہو گے کبہی نہ مرو گے — چنانچہ
اون دونون نے اوس درخت سے کہایا اوسکے کہاتے ہی دونون کو معلوم
ہوا کہ ہم ننگے ہین — بسبب اس نافرمانی کرنے کے جناب باری
نے حکم کیا کہ آدم کو مع اوسکی جورو حوا کے نیچے زمین پر ڈال دو اور
کردیا ہمنے ان تینون کو ایک دوسریکا دشمن یعنی آدم — اور ابلیس
اور سانپ کو یہین ڈالدیا اللہ نے اون دونو کو جنت سے طرف زمین
کی اور جو کچہہ کہ اونکے پاس نعمت اور کرامت خدا کی تہی وہ چہین لی
جبکہ حضرت آدم کو زمین پر پہینک دیا تب اوسکے دو بیٹے — ایک ہابیل
دوسرا — قابیل پیدا ہوئے اس قابیل کو قاین بہی کہتے ہین —
پہر یہہ ہوا کہ ہابیل اور قابیل خدا تعالے کے واسطے نذر لے گئے لیکن
ہابیل کی نذر بہتر تہی قابیل کی نذر سے اسلئے قبول کی اللہ نے نذر ہابیل
کی — اور نہ قبول کی نذر قابیل کی یہی بات باعث حسد قابیل کی ہابیل
سے ہوگی چنانچہ قابیل نے ہابیل کو مارڈالا — اور بعضے کہتے ہین کہ قابیل
کی ایک بہن تہی خوبصورت جو ساتہہ اوسکے پیدا ہوئی تہی وہ بہت
حسین تہی ہابیل کی بہن سے جو اوسکے ساتہہ پیدا ہوئی تہی اور ارادہ

موسے کی پیدایش کی کتاب کے چوتہے باب مین لکہا ہی کہ ہابیل بہیڑ بکری کا چروا ہا تہا
اور قین کسان تہا ۳ چندروز کے بعد یون ہوا کہ قین اپنے کہیت کے حاصل مین سے خداوند کے
واسطے ہدیہ لایا ہہ اور ہبیل بہی اپنی بہیڑ بکریون مین سے کئی ایک پہلوٹی اور موٹے لایا اور
خداوند نے ہابیل کو اور اوسکے ہدیہ کو قبول کیا پر قین کو اور اوسکے ہدیہ کو قبول نکیا اسلئے
قین نہایت غصہ اور اوتر کی ہوا ۸ آ اور قین اپنے بہائی ہبیل سے بولا اور جب
وے دونون کہیت مین تہے یون ہوا کہ قین اپنے بہائی ہبیل پر اوٹہا اور اوسے مارڈالا

ذکر ہی حضرت آدم عم کا

حضرت آدم علیہ السلام کا یہہ تہا کہ توامئہ قابیل کو ہابیل سے اور توامئہ ہابیل کو قابیل سے نکاح کر دیا جائے یہہ بات قابیل کو بڑی معلوم ہوئی اسلئے قابیل نے اپنے بہائی ہابیل کو مار ڈالا اور اپنی توامئہ لیکر وہانسے بہاگ گیا۔ بعد قتل ہابیل کے حضرت آدم عم سے حضرت شیث ع پیدا ہوئے اوس وقت عمر حضرت آدم کی دو سو تیس برس کی تہی یہی حضرت وصی حضرت آدم کہلاتے ہین معنی شیث کے (خدا بخشش ہین) اور حضرت آدم عم کی اولاد کا نسب نامہ شیث ہی پر منتہی ہوتا ہے۔ اسیطرح پر کہ جب عمر حضرت شیث عم کی دو سو پانچ برس کی ہوئی تب اوسے انوش پیدا ہوا بروقت پیدائش انوش کے حضرت آدم عم کی عمر چار سو پینتیس برس کی تہی ایک فرقہ جسکو صابیہ کہتے ہین اونکا یہہ قول ہی کہ پیدا ہوا تہا شیث سے ایک بیٹا اور اوسکا نام تہا صابی ابن شیث اوسکی طرف منسوب ہے فرقہ صابیہ۔ جبکہ عمر انوش کی ایکسو نوے برس کی ہوئی تب اوسے قینان پیدا ہوا اور یہہ لڑکا جب پیدا ہوا تہا اوسوقت چہہ سو پچیس برس کی عمر حضرت آدم علیہ السلام کی تہی جبکہ عمر قینان کی ایکسو ستر برس کی ہوئی اوسے مہلائیل پیدا ہوا۔ اسکی ولادت جب ہوئی تب سات سو پچانوین برس کی عمر حضرت آدم عم کی تہی۔ جب مہلائیل کی عمر ایک سو پینتیس برس کی ہوئی حضرت آدم عم نے وفات پائی یہہ واقعہ حضرت آدم عم کا بعد پانے عمر نو سو تیس برس کے ہوا تہا یہی ہی ساری عمر حضرت آدم علیہ السلام کی۔ ابن الجوزی اپنی کتاب مین ابن سعید سے نقل کرتا ہے کہ وقت وفات حضرت آدم علیہ السلام کے اوسکی اولاد مین بیٹے پوتے پڑپوتے تعداد مین چالیس ہزار تہے۔ جبکہ مہلائیل کی ایکسو پینسٹہہ برس کی عمر ہوئی اوسوقت اوسے نسمی یرد لڑکا پیدا ہوا

ذکر ہی حضرت آدم علیہ السلام کا؛

پیدا ہوا اور جب عمر یرد کی ایکسو باسٹھ برسکی ہوئی تو اوسسے حنوخ پیدا ہوا
اور جب حنوخ کی عمر بیس برسکی تہی کہ حضرت شیث علیہ السلام نے دار فانی سے
انتقال فرمایا حضرت شیث ع نے نوسو بارہ برسکی عمر پائی — بعد انتقال
حضرت شیث ع کا بعد گذرنے مدت ایکہزار ایکسو بیالیس برس ہبوط حضرت
آدم ع کے ظہور مین آیا واضح ہو کہ حضرت شیث ع کا نام نزدیک فرقہ صابیہ
کے عادیموت ہی حضرت حنوخ جب ایکسو پینسٹھ برسکے ہوئے تب اونسے ایک
لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام متوشلخ رکہا گیا متوشلخ کی عمر ترپن برسکی تہی کہ انوش
ابن شیث ع کا انتقال ہوا انوش کی عمر وقت وفات کے نوسو پچانوے
برسکی تہی — جب متوشلخ کی عمر ایکسو ستسٹھہ برسکی ہوئی تو اوسسے لامخ پیدا
ہوا اوسکو لامک بہی کہتے ہین جب لامخ کی عمر اکسٹھ برسکی تہے کہ قینان بن
انوش نے بعد پانے عمر نوسو دس برسکی انتقال فرمایا اور لامخ کی عمر جب ایکسو
اٹہاسی برسکی ہوئی تب اوسسے حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوئے بعد ولادت
حضرت نوح ع کی بعد گذرنے ایکہزار چہہ سو بیالیس برسکے ہبوط آدم سے
جب حضرت نوح علیہ السلام کی دوسو چہتر برسکی عمر ہوئی تب یرد ابن مہلائیل
نے وفات پائی — یرد نے نوسو باسٹھہ برسکی عمر پائی — واضح ہو کہ حضرت
حنوخ ہی کا نام حضرت ادریس ع ہی ان حضرت کی عمر تین سو پینسٹھ برسکی تہی
کہ خداتعالے نے زندہ ہی انکو آسمان مین بلا لیا تہا جب حضرت ادریس ع آسمان
کی طرف بلائے گئے اوسوقت تیرہ برسکی عمر لامخ کی تہی اور ولادت حضرت
نوح علیہ السلام سے ایکسو پچہتر برس قبل یہہ معاملہ وقوع مین آیا کہ حضرت ادریس ع
کو خداتعالے نے آسمان پر بلا لیا اور تمام پردے آسمانون کے اونکے واسطے
کہولدئے حضرت ادریس ع کے صحایف مین سے بعضے صحیفے ایسے ہین کہ اونکا

ذکر ہی حضرت نوح ؑ کا معہ اوسکی اولاد کے :

۲۲ حال سوائے عالم الغیب کے کوئی نہین جانتا کیونکہ خدا تعالے کے راز اور بھید اسطرح کے نہین ہین کہ کوئی بشر سمجھہ سکے یا انکہ عقل انسان ضعیف البیان کی خبر الہی کو دریافت کرلے اللہ تعالے برتر اور بلند ہی اسبات سے کہ عقل مخلوق کی احاطہ کرے اوسکو ہان اگر آدمی کچھہ معلوم ہی کرسکتا ہی تو صرف اوسکی علامات اور نشانیون اور تائید ربانی سے — متوشلخ بن حنوخ ؑ نے جب اِس دار فانی سے رحلت کی تہی اسوقت حضرت نوح ؑ کی عمر ۶۰۰ چہہ سو برس کی تہی اور متوشلخ کی عمر نوسو انہتر ۹۶۹ برس کی تہی یہہ واقعہ ابتدا ر آنے طوفان نوح ؑ کے زمانہ مین وقوع مین آیا مگر معلوم رہی کہ حضرت نوح ؑ کی عمر پانسو ۵۰۰ برس کی جب ہوئی تو سام — اور حام — اور یافث یہہ تین لڑکے اونسے پیدا ہوئے اور جب چہہ سو برس کی عمر ہوئی تب طوفان آیا یہہ طوفان بعد گذرنے دو ہزار دو سو بیالیس ۲۲۴۲ برس ہبوط آدم سے ظہور مین آیا تہا فقط

ذکر ہی حضرت نوح ؑ کا معہ اوسکی اولاد کے

نقل ہی کتاب کامل سے واضح ہو کہ اللہ تعالے نے واسطے ہدایت خلق اللہ کے حضرت نوح ؑ کو پیغمبر بناکر اوسکی قوم کے پاس بہیجا تہا اب اِس مقام پر یہہ اختلاف ہی کہ وہ لوگ حضرت نوح ؑ کے وقت مین کیا دین رکہتے تہے قول اصح یہہ ہی کہ وہ قوم بُت پرست تہی جیسا کہ خدا تعالے درمیان قران شریف کے فرماتا ہی اوس آیت کا ترجمہ یہہ ہی کہ کہا تہا اِس قوم نے کہ چہوڑو اپنے خداؤن کو — اور نہ چہوڑو وُدّ — کو — نہ سواع کو — نہ یغوث کو — نہ یعوق کو — اور نہ نسر کو یہہ نام بتون کے ہین جنکو وے لوگ پوجتے تہے اور یہہ لوگ بڑے گمراہ ہوگئے تہے — چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام سے اسطرح پیش آتے کہ جب وہ

ذکر حضرت نوح ؑ کا معہ اوسکی اولاد کے

وہ اونکو نصیحت و وعظ فرماتے اونکا گلا گھونٹ ڈالتے جب آپ پر غشی طاری ہوجاتے اور وہ لوگ یہہ جانتے کہ مرگئے تب چھوڑتے پہر آپکو جب ہوش آتا تو فرماتے کہ اے خداتعالے تو مغفرت کر میری قوم کی کیونکہ یہہ لوگ جاہل ہین کچہہ جانتے نہین ہیں — یہہ حالت مدت دراز تک حضرت نوح ؑ پر گذر اکی اور اسی بہی زیادہ بدطینت آدمی ہوتے گئے جو قرن پچہلا آیا اگلے سے بدتر ہی نکلا جو لوگ نئے پیدا ہوتے تہے اگلون سے زیادہ خبیث ہوتے تہے — چنانچہ حضرت نوح ؑ کو یہانتک مارتے کہ قریب موت کے ہوجاتے جب اونکو یہہ گمان ہوتا کہ وہ مرگئے تو چہوڑ دیتے — اور حضرت نوح ؑ کی یہہ حالت تہی کہ جب انکو افاقہ اوس غشی سے ہوتا تب آپ غسل فرماکر پہر لوگون کو ہدایت فرماتی اور اپنے قوم کی طرف متوجہ ہوجاتے اور کہتے کہ لوگو ڈرو اللہ سے اور تابعداری کرو اوسکی اور سب اللہ کی طرف چلے آؤ — جبکہ مدت گذرچکی اور قوم نے کہانہ مانا لاچار حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا — تب حضرت نوح علیہ السلام پر اس مضمون کی وحی نازل ہوئی کہ اے نوح کوئی نہین ایمان لاوے گا تیری قوم سے سواے اونکے جو ایمان لے آئے — جبکہ حضرت نوح ؑ کو اپنی قوم سے مایوسی حاصل ہوئی تو آپنے اپنی قوم پر بددعا کی اور کہا کہ اے پروردگار نہ چھوڑ اوپر زمین کے کوئی کافر چلتا ہوا سبکا نہناس اوڑا دے — اللہ تعالے نے حضرت نوح ؑ پر اس مضمون وحی نازل فرمائے کہ ایک کشتی اپنے واسطے طیار کر جب حضرت نوح ؑ بموجب حکم جناب باری کے کشتی کے بنانے میں مصروف ہونے تب بہی وہ قوم بدذات حضرت کے تکلیف دینے سے باز نہ آئے

ذکر بنی حضرت نوح عم کا معہ اونکی اولاد

۲۴ بلکہ جو کوئی شخص حضرت نوح علیہ سے ملتا تمسخریتاً یہہ کہتا کہ اے نوح اول تو نبی بنا تہا جب نبوت تیری پیش نہ گئی لاچار اب بڑہئی بنگیا — حضرت نوح علیہ السلام بموجب ارشاد جناب باری کے شمشاد کی لکڑی کی کشتی[۲] بنانے مین مصروف رہے — یہانتک کہ جوش زنی تنّور جو نشان درمیان حضرت نوح اور اوسکے پروردگار کے تہی ظہور مین آئی تب حضرت نوح عم نے کشتی مین معہ اون لوگون کے جنکے سوار ہونے کا حکم جناب باری نے دیا تہا یعنے تینون بیٹے حضرت نوح علیہ السلام کے — ایک سام — دوسرا حام — تیسرا یافث — معہ اونکی جورون کے سوار ہوئے — اور یون بہی کہتے ہین کہ چہہ آدمی سوار کئے تہے — اور بعضے کہتے ہین کہ اسّی مرد تہے وے سبکے سب حضرت شیث عم کے اولاد مین سے تہے اونمین سے ایک جرہم بہی تہا — بعدازان حضرت نوح عم نے اوسی کشتی مین چرپاؤن[۳] کو بہی بموجب حکم خدا تعالے کے جنکو داخل کرنیکا حکم تہا سوار کیا — لیکن ایک بیٹا حضرت نوح عم کا جسکا نام یام تہا اور وہ کافر تہا حضرت نوح عم سے مخالف ہوا اور کہنا اونکا اوسنے ہرگز نہ مانا — بعدازان پانی چہڑ گیا اور بلند ہوگیا تمام روئے زمین پر — اور لئے پہرتی تہی کشتی موجون مین جو مثل پہاڑ کے

---

[۲] موسےٰ کی پہلی کتاب پیدایش کے ۶ باب کی ۱۴ آیت مین لکہا ہی کہ تو اپنے واسطے شمشاد کی لکڑی کی ایک کشتی بنا اوس کشتی مین کوٹہریان بنا اور اوسکے باہر اندر رال لگا ۱۵ — اور اوسکو ایسی بنا کہ اوسکی لنبائی تین سو ہاتہہ اور اوسکی چوڑائی پچاس ہاتہہ اور اوسکی اونچائی تیس ہاتہہ ہو ۱۶ — اور اس کشتی کے ایک طرف دروازہ بنا اور نیچے کا طبقہ اور دوسرا — اور تیسرا بہی بنا

ذکر ہے حضرت نوح علیہ کی اولاد کا

کے تہی پانی پہانتک چڑہا کہ پہاڑون پر بہی پندرہ گز بڑہ گیا تہا اُس طوفان
سے جتنے نفوس زمین پر تہا سب ہلاک ہوگئے اور جتنے درخت تہے سب گل گئے
— پانی کے نازل ہونے اور سوکہہ جانے مین فاصلہ چہہ مہینے دس رات کا
تہا — کہتے ہین کہ حضرت نوح ع جب کشتی مین سوار ہوئے تو دس رات
ماہ رجب کی گذر چکی تہین — اور دسوین تاریخ آب کی یعنے اگست کے
مہینے کی تہی اور جس روز حضرت نوح ع کو اس پانی سے نجات ہوئی وہ دن
عاشورے کا تہا یعنے دسوین تاریخ محرم الحرام کی تہی — یہہ کشتی ایک پہاڑ
جودے پر جو کہ زمین موصل مین ایک پہاڑ ہے جاکر ٹہری تہی — ابن اثیر کہتا ہے
کہ مجوسی لوگ اقرار نہین کرتے طوفان کا مگر بعضے اقرار کرتے ہین اور کہتے ہین
کہ یہہ طوفان بابل مین اور اوسکے قرب وجوار مین آیا تہا — لیکن کیومرث
کی اولاد مشرق مین رہتی تہی اسلئے اونکے پاس طوفان نہین آیا — اسیطرح پر
باشندگان دیار مشرقیہ کے یعنے اہل ہند اور فارس اور چین کے لوگ بہی بالکل
اقرار طوفان کا نہین کرتے — ہان بعضے بعضے فارسی نژاد کہتے ہین کہ طوفان
آیا تہا الّا عام نہ تہا عقبہ حلوان سے طوفان نے تجاوز نہین کیا صحیح یہہ ہے
کہ جتنے آدمی اہل زمین ہین یہہ سب اولاد حضرت نوح علیہ السلام کی ہین کیونکہ
خداتعالے خود فرماتا ہے کہ کردیا ہمنے سبکو اولاد نوح کی اور وہی باقی ہین
پس سب آدمی اولاد نوح کے ہین — سام — حام — یافث کے تخم سے
— کیونکہ سام کی اولاد مین عرب اور فارس اور روم کے آدمی ہین —

موسے کی پہلی کتاب پیدایش ۷ باب ۲ آیت مین لکہا ہے سب پاک جاندارون مین سے سات سات
نر اور انکی مادہ اور انمین سے جو پاک نہین ہین دو دو نر اور اونکی مادہ اپنے پاس لے — ۳ — اور ہوا کے
پرندون مین سے بہی جو پاک ہین سات سات نر اور مادہ کہ تمام زمین پر اونکی نسل باقی رہے فقط

ذکر ہی حضرت نوح علیہ کی اولاد کا

۲ اور حام کے حبشی — یافث کی اولاد مین ترک اور یاجوج وماجوج اور ترکستان
کے رہنے والے ہین — اور قبط بیٹا ہی نوح کا جوکہ بیٹا ہی حام کا — اور
حام سے ماریغ پیدا ہوا اور ماریغ سے کنعان اور اوسکی اولاد شام مین
رہتی ہی جبتک کہ بنی اسرائیل اونسے لڑے یہہ نقل کی ہی ابن سعید نے —
اور ابن اثیر یہہ کہتا ہی کہ بنی کنعان سام کے اولاد سے ہین واللہ اعلم بالصواب
— لیکن سام سے جو چند بچے پیدا ہوئے تہے اونمین سے ایک لاوذ ابن سام
بہی ہی اور لاوذ سے فارس اور جرجان — اور طسم — اور عملیق جوکہ
باپ ہی عمالیق کا پیدا ہوئے انہی مین سے بادشاہان شام اور فراعنہ مصر ہین
— مگر اولاد طسم کی یمامہ مین بحرین تک جاری ہتی — اور سام کے بیٹون مین
سے ایک ارم ابن سام بہی ہی — اس ارم سے چند بچہ پیدا ہوئے اونمین
سے ایک عاثر ابن ارم ہی پہر عاثر سے ثمود اور حدیس پیدا ہوئے
اور ارم سے عوص اور عوص سے عاد اور ارم کے اولاد کی زبان عربی ہتی
— اس عاد کی اولاد الرمل مین حضر موت تک جاری تہی — اور اولاد ثمود کی
الحجر مین درمیان حجاز اور شام کے رہا کرتی ہتی — اب ہم اُن لوگونکا حال
بیان کرتے ہین جو نسب نامہ مین حضرت نوح عم سے حضرت ابراہیم عم تک داخل ہین
— واضح ہو کہ حضرت نوح عم سے تین لڑکے یعنے — سام — حام — یافث
جبکہ عمر نوح کی پانسو برس کی ہتی پیدا ہوئے تہے — اور طوفان کے وقت عمر
حضرت نوح عم کی چہہ سو برس کی تہی — بعد ازان سام سے ارفخشذ پیدا ہوا
جبکہ عمر سام کی ایکسو دو برس کی ہی نوگویا ارفخشذ جب پیدا ہوا تو ظہور طوفان کو
دو برس گذر چکے تہے — پہر ارفخشذ جبکہ ایکسو پینتیس برس کا ہوا اوس سے
قینان پیدا ہوا — پس ولادت قینان کی بعد ایکسو سینتیس برس گذرنے کے

ذکر ہی حضرت نوح ع کی اولاد کا

گذرنے کے طوفان سے وقوع مین آئے — پہر جبکہ قینان ایکسو انتالیس برسکا ہوا تو اوسے شالح پیدا ہوا — تو گویا شالح جب پیدا ہوا تو دو سو چوہتر برس طوفان کو ہو چکے تہے — جب تین سو پچاس برس طوفان کو گذر چکے تو حضرت نوح علیہ السلام نے وفات پائی — اور عمر اونکی کل نو سو پچاس برسکی ہوئی — یہہ وفات حضرت نوح علیہ السلام کی جب ہوئی تہی تو اوسوقت شالح کی عمر چہتر برسکی تہی بعد ازان جب شالح کی ایکسو تیس برسکی عمر ہوئی تب اوسے عابر پیدا ہوا یہہ ولادت بعد گذرنے چارسو چہہ برسکے بعد طوفان کے وقوع مین آئی — اور عابر سے فالغ پیدا ہوا اوسوقت عابر کی ایکسو چونتیس برسکی عمر تہی — اور یہہ بعد گذرنے پانسو چالیس برسکے طوفان سے پیدا ہوا — پہر فالغ جب ایکسو تیس برسکا ہوا تب اوسے رعو پیدا ہوا بعد ولادت رعو کے زبانین علحدہ علیحدہ ہوگئین اور زمین درمیان اولاد حضرت نوح ع کے تقسیم ہوگئی یعنے ہر ایک شخص اولاد حضرت نوح علیہ السلام مین سے الگ الگ جا رہا — اور یہہ تفرقہ بعد گذرنے چہہ سو ستر برسکے طوفان سے ظہور مین آیا — جب رعو ایکسو بتیس برسکا ہوا تو اوسے ساروغ پیدا ہوا اسکا نام توریت مین سرور ہے جب وہ پیدا ہوا تہا تو آٹہہ سو دو برس طوفان کو گذر ہی ہوئی ہو چکے تہے — جبکہ ساروغ ایکسو تیس برسکا ہوا تو اوسے ناحور پیدا ہوا یہہ جب پیدا ہوا تہا تو طوفان کو نو سو دو برس گذر چکے تہے — اور جب ناحور کی عمر اوناسی برسکی ہوئی تو اوسے تارح پیدا ہوا یہہ ولادت بعد گذرنے ایکہزار گیارہ برسکے بعد طوفان کے ظہور مین آئی — جبکہ تارح ستر برسکا ہوا اوسے حضرت ابراہیم خلیل ع پیدا ہوئے اس حساب سے

ذکر ہی حضرت نوح علیہ کی اولاد کا

۲ حضرت خلیل عابد گذر نے ایکہزار ایکیاسی برس کے طوفان کے بعد پیدا ہوئے تمام عمر مین مذکورہ یہہ ہین پوشیدہ نہر ہی کہ سام کی چہ سو برسکی عمر ہوئی اور وفات پائی اوسنے وفات حضرت نوح علا سے ایکسو پچاس برس بعد ارفخشذ کی عمر چار سو پینسٹہ برسکی ہوئی — قینان کی عمر چار سو تیس برسکی اور شالح کی چار سو ساٹہہ برس — اور عابر چار سو چونسٹہ برس زندہ رہا — فالغ تین سو انتالیس برس — رعو تین سو انتالیس برس — ساروغ تین سو تیس برس — ناحور دو سو آٹہہ برس — تارح دو سو پانچ برس اب ہم یہہ بیان کرتے ہین کہ کس سبب سے زبانین متفرق ہو گئین تہین — ابو عبیدا کہتا ہی کہ اولاد حضرت نوح علیہ السلام کی جب کہ بعد طوفان کی پہیل گئی اور بہت کثرت سے ہو گئی تو سبنے ملکر یہہ تجویز کی کہ ایک قلعہ ایسا اونچا بناؤ کہ دوسری دفعہ اگر طوفان آئے تو پہر ہمکو کچہہ گزند نہ پہنچا سکے اور جس سے بچے ہوئے رہین سبکی رائے نے اسبات پر قرار پایا کہ ایک برج بلند جسکا سر آسمان تک پہنچے اول بناؤ اس ارادہ کے پورا کرنیکو اونہون نے بہتر برج اسطرح پر بنائے کہ ایک دوسرے سے بڑا تاکہ اوسکی مدد سے چڑہائی ہوتی چلی جائے اور بڑا برج آسمان تک کا بنالین — اسبات پر اللہ تعالے نے اونسے یہہ بدلا لیا کہ اونکی زبانین متفرق کر دین تاکہ ایک کی دوسرا بولی نہ سمجہے سب الگ الگ بولی بولنے لگے — مگر ایک شخص عابر جو اونکے شامل اس حرکت بیجا پر نہوا ہی اور وہ ہمیشہ بندگی خدا تعالے کی ہی کرتا تہا اوسکی زبان وہی اصلی رہی یعنے اوسکی زبان عبرانی ہی رہی بدلی نہ گئی باقی اور ونکی زبانین خدا تعالے نے بدل ڈالین — جب اولاد حضرت نوح علا کی الگ الگ جا بسی تو سام کی اولاد عراق اور فارس اور جو قریب اوسکے تہا ہندوستان تک اپنے قبضہ مین لے آئے — اور

اور حام کی اولاد جانب جنوب اور اوسکے قرب و جوار مین جو زمین مصر سے ملی ہوئی ہے
بیٹنے اوپر رود نیل کے متصرف ہوگئی — اور ایسا ہی طرف مغرب کی انتہا سے
مغرب تک پھیل گئی — اور یافث کی اولاد کو وہ ملا جو کہ بحر الخزر کہلاتا ہے
اور اسیطرح مشرق پر چین تک قابض ہوگئی جبکہ اولاد حضرت نوح ع مین تفرقہ
پڑا اور زبانین اونکی علیحدہ ہوگئین اوسوقت کل بہتر فرقے تھے

ذکر ہی حضرت ہود ع اور حضرت صالح ع کا

واضح ہو کہ حضرت ہود ع اور حضرت صالح ع دو نو نبی تھے انکو اللہ تعالےٰ نے
واسطے ہدایت خلق کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کے اور قبل ولادت حضرت
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دنیا پر بھیجا تھا — کہتے ہین کہ عابر ابن شالح جسکا
ذکر اوپر ہو چکا اسیکو ہود کہتے ہین یہہ نبی قوم عاد کے جو کہ تین بتون کی پرستش
کرتے تھے ہدایت کے لئے مامور ہوئے تھے — قوم عاد اور قوم ثمود بہت
متکبر اور طویل القد یعنے لنبی تھی جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالےٰ نے قران شریف مین
اسکا ترجمہ یہہ ہی کہ یاد کرو اسبات کو کہ بنایا ہمنے تمکو جانشین قوم نوح کا — اور
زیادہ کیا ہمنے پیدایش مین تمہارے لنباپن یعنے تمکو طویل القامت بڑے
قد والا بنایا — جبکہ ہود علیہ السلام نے قوم عاد کو ہدایت کی اور خدا کی طرف
بلایا تو وے لوگ ایمان نہ لائے مگر چند آدمی جنکو اللہ تعالےٰ نے ایمان دیا واسطے
وہ لوگ جو ایمان نہ لائے تھے اور کافر رہے تھے اون پر اللہ تعالےٰ نے ایک
آندہی غضب کی نازل فرماکر سبکو ہلاک کر ڈالا کوئی شخص قوم عاد کا زندہ باقی
نرہا یہہ آندہی سات رات اور آٹھہ دن پے در پے چلتی رہی تھی مگر حضرت ہود ع
اور وہی لوگ جو اوسپر ایمان لائے تھے زندہ رہی یہہ لوگ معہ حضرت ہود ع کے

عم ایک حجرہ مین چپ بیٹھے تہے اسطرح پر حضرت ہود عم نے اپنی زندگانی تمام کی
یہان تک کہ پیغام اجل اونکے پاس آیا اور راہی ملک بقا ہوئے — قبر حضرت
ہود عم کی حضر موت مین ہی — بعضے کہتے ہین کہ الحجر مین درمیان مکہ کے اونکی
قبر بنی ہی — ایک روایت یہہ ہی کہ خدا تعالے نے قبل ہلاک کرنے قوم عاد کے
اوپر قحط نازل کیا تہا — تب اون لوگون نے ایک جماعت اپنی قوم سے جمع
کرکے طرف مکہ کی بہیجی تا کہ دفع قحط کا واسطے تدارک کرین اور سیرابی اونکے واسطے
تلاش کرین پس گروہ مذکور مین ایک شخص لقمان نامی بہی تہا یہہ وہ لقمان حکیم
نہین ہی جو کہ حضرت داود نبی علیہ السلام کے زمانہ مین موجود تہا — پس جبکہ
قوم عاد ہلاک ہو چکی تو یہہ لقمان حرم مین زندہ باقی رہگیا تب ارشاد جناب
باری یون ہوا کہ تو بہی موت اختیار کر کیونکہ ہمیشہ کوئی جیتا نرہیگا اوسنے
عرض کی کہ اے پروردگار مجکو سات کرگسون کے برابر عمر عطا کر اور ایک
کرگس کی عمر اسی برس کی ہوتی ہی یہہ دعا قبول ہوئی تب اسنے یہہ حال کیا کہ
ایک بچہ کرگس کا انڈے سے نکلا ہوا پالتا جب وہ مرجاتا دوسرا پالتا اسطرح
ساتوین کرگس کے بچہ پر نوبت پہنچی جسکا نام لبد تہا جب وہ مرگیا تو لقمان بہی
ساتھہ ہی اوسکے بموجب وعدہ خدا کے مرگیا یہہ روایت چونکہ اکثر عرب نے
اپنے اشعار مین اور اکثر آدمیون نے ذکر کی ہی اسلئے ہمنے بہی اتباعاً اپنے
کتاب مین ذکر کر دے واللہ اعلم بالصواب

ذکر ہی حضرت صالح علیہ السلام کا

مخفی نرہی کہ حضرت صالح عم ایک نبی تہے جنکو اللہ تعالے نے واسطے ہدایت
قوم ثمود کے بہیجا تہا یہہ حضرت صالح ابن عبید ابن آسف ابن ماشح ابن عبید

ذکر بیچ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع کا

۳۱ علیہ ابن جادر ابن ثمود ہین جو کہ الحجر مین تشریف رکھتے تھے چنانچہ بیان اسکا پہلے ہو چکا ہی کہ حضرت ثمود جا رہی تھے الحجر مین جب حضرت صالح ع نبی ہو کر قوم ثمود کیطرف مخاطب ہوئے آپنے ارشاد کیا کہ اے لوگو خدا کو ایک جانو اور اسکو ہر وقت حاضر و ناظر مانو کوئی ایمان نہ لایا مگر چند آدمی ضعیف جو اوس قوم مین تھے وہ ایمان لائے آپ اونکی ہدایت مین مصروف رہے آخر کار سب کفار نے یہہ عرض کی کہ یا حضرت صالح ہم ایک بات اپنی طبیعت سے نکالتے ہین اگر وہ پوری ہو جاوے تو بیشک ہم آپ پر ایمان لا وینگے اور نبی برحق جانینگے وہ بات یہہ ہی کہ اس خاص پتھر سے ایک اونٹنی پیدا ہو — بموجب اسکے عہد کے حضرت صالح ع نے جناب باری سے عرض کیا چنانچہ ایک ناقہ اوس پتھر سے نکلی اور نکلتے ہی اوسنے ایک بچہ دیا جب بہی وہ لوگ جو سخت کافر تھے ایمان نہ لائے اور کچھہ اونپر اثر نہ ہوا بلکہ اونہین لوگون نے اوس اونٹنے کو بہی ذبح کر ڈالا — یہہ عصیان موجب بھڑکنی غضب جناب باری کا ہوا چنانچہ اونکو جناب باری نے بعد تین دنکے ایک آواز آسمان سے جسمین آواز ہر ایک کڑک بجلی کی تھی سبکو ہلاک کیا اوسکی آواز سنکر جگر اون لوگونکی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے صبح کو حضرت صالح ع نے سبکو مردہ پایا پھر حضرت صالح ع تشریف فرما ہوئے فلسطین کو اور پھر حجاز کو اور حال انحضرت کا یہہ ہی کہ عبادت خدا کی مرتے دم تک کیا کئے اور عمر اونکی اٹھاون برس کی ہوئی

ذکر ہی حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوۃ اللہ ع کا

واضح ہو کہ نسب نامہ جناب ابراہیم خلیل ع کا یہہ ہی ابراہیم بن تارح — بن آذر — بن ناحور — ابن ساروغ — بن برعو — ابن فالغ — ابن عابر

ذکر ہی حضرت ابراہیم خلیل ع کا

ابن تارخ ابن ناحور ابن ساروغ ابن ارغو ابن فالغ ابن عابر ابن شالح ابن ارفخشذ ابن سام ابن نوح ہی مگر اس نسب نامہ مین قینان ابن ارفخشد کا نام نہین لکہا گیا دو سبب سے ایک تو سبب یہہ ہی کہ وہ جادوگر تہا اسلئے اوسکا نام نسب نامہ مین شمار نہین کیا گیا دوسرا سبب بموجب قول بعضے کے یہہ ہی کہ شالح ابن ارفخشذ وہی ہی حقیقت مین شالح ابن قینان ابن ارفخشذ اس صورت مین کچہہ ضرورت لکہنے کی نہین اب مولد حضرت ابراہیم ع مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ اہواز مین پیدا ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ بابل مین جسکو عراق بہی کہتے ہین — اور حال آذر یعنے والد ابراہیم علیہ السلام کا یہہ ہی کہ آذر والد خلیل ع بت بناکر حضرت ابراہیم ع کو دیا کرتے تا کہ بازار مین جاکر بیچ لاوین اور حضرت ابراہیم ع یہہ فرمایا کرتے کہ ایسے واہیات کون خریدیگا اوس شی کو جو مضر ہو خریدار کو اور کچہہ نفع بہی نہ پہنچا سکے اوسکو — بعد ازان جبکہ حکم اللہ تعالے کا حضرت ابراہیم ع کو اسطرح پرنازل ہوا کہ کہہ اپنے قوم سے کہ خدا ایک ہی تو کہا حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اولاً اپنے والد ہی سے اوسنے نہ مانا پہر ہدایت کی اپنی قوم کو طرف توحید کے — جبکہ یہہ حال اون کا ظاہر ہوگیا اور نمرود بن کوش کو خبر پہنچی: یہہ حاکم تہا سواد عراق اور ان شہرون کا: اور ضحاک کو جو نمرود پر بادشاہ تہا ابہی خبر نہ پہنچی تہی — بعضے کہتے ہین کہ نمرود ہی بادشاہ مستقل تہا بہرکیف بمجرد دریافت اس خبر کے نمرود نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع کو پکڑکر آگ مین ڈالدیا وہ آگ حضرت ابراہیم ع پر مثل گلشن کے ہوگئی حضرت کا ایک بال بہی نہ جلا چنانچہ حضرت ابراہیم ع بعد چند ایام کے اوس آگ سے نکل آئے یہہ حال مشاہدہ کرکے بہت لوگ نمرود سے ڈرتے ڈرتے حضرت ابراہیم ع پر ایمان لائے — اور سارا یعنے زوجہ حضرت ابراہیم ع کی جو کہ اونکی چچا ہاران کی بیٹی تہی وہ بہی ایمان

ذکر حضرت ابراہیم ع کا

ایمان لائے جب حضرت ابراہیم ع کو وہانکی بود باش سے تکلیف بہت ہوئی تب حضرت نے معہ اون لوگون کے جو آپ پر ایمان لائے تھے طرف حران کی ہجرت فرمائی اور والد حضرت کے یعنے آذر بالکل ایمان نلائے — آپ حران مین تشریف لیجاکر ایک مدت وہان رہکر طرف مصر کی تشریف فرما ہوئے اوسوقت مین وہ فرعون جو مصر کی حکومت کرتا تہا اوسکے نام مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ نام اوسکا سنان بن علوان ہی — بعضے یہہ کہتے ہین کہ طولیس نام تہا بہر تقدیر اوس فرعون سے جو کہ طولیس تہا لوگون نے ذکر کیا کہ ایک عورت خوبصورت اس شہر مین وارد ہوئی ہی اور وہ سارہ زوجہ ابراہیم خلیل ع کی تہی فوراً بموجب حکم فرعون کے وہ زوجہ اونکی معہ حضرت خلیل ع کے دربار مین حاضر ہوئی حضرت ابراہیم ع سے پوچہا کہ یہہ تیرے رشتہ مین کون ہی اونے کہا کہ یہہ میری بہن ہی یعنے اسلام مین — فرعون نے جو لفظ بہن کا سنا دلمین پہولا اور چاہا کہ اس نیک بخت عورت کے ساتہہ حرام کاری کیجئے بمجرد اس ارادہ کے چاہتا تہا کہ اوس عورت پر ہاتہہ ڈالے کہ خدا تعالے نے دونو ہاتہہ اوسکے اور دونو پیر خشک کردیے جب یہہ حال اونے دیکہا باز آیا فوراً اوسکے ہاتہہ پیر کہل گئے لیکن پہر اونے چاہا کہ جماع کرون وہی حال اگلا سا ہوگیا تب اوسکو یقین ہوا کہ عورت بہت نیک بخت ہی اسکو چہوڑ دینا ہی مناسب ہی یہہ سوچ کر اوس عورت کو چہوڑ دیا اور کہا کہ اس عورت کو اپنی جان اور نفس کی خدمت کرنی سزاوار نہی یہہ کہکر ایک لونڈی مسماة ہاجرہ اوسکو بخش دی اور کہا کہ یہان سے سدہارئے سارہ اوس لونڈی ہاجرہ کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے حضرت ابراہیم ع کے پاس آئی حضرت ابراہیم ع معہ اپنی بیوی اور لونڈی کے

ذکر حضرت ابراہیم ع کا

۳۴ شام مین تشریف فرما ہوئے اور رملہ اور ایلیا مین جاکر اقامت اختیار کی اور
سارہ زوجہ ابراہیم ع کی بانجھ تہی اوسسے اولاد نہوتی تہی اسلیئے بوجہ
کہنے سارہ کے حضرت ابراہیم ع نے اپنی لونڈی ہاجرہ سے صحبت کی چنانچہ
وہ حاملہ ہوئی اور حضرت (اسماعیل) ع اوسسے پیدا ہوئے (یعنی اسماعیل کے عبرانی مین
مطیع اللہ کے ہین) بوقت پیدایش اسماعیل کے حضرت ابراہیم ع کی عمر
چہیاسی برسکی تہی — پھر بخشا اللہ تعالے نے سارہ کو اسحاق جبکہ جنی سارہ تہ
اوسکی عمر نوّے برسکی تہی جبکہ سارہ سے اسحاق پیدا ہوچکا تو اوس بیوی کو
اسباب کی غیرت آئی کہ [illegible] ایسا نہو کہ میرے بیٹے کے ساتھہ وارث
ہوجاوے اسلئے حضرت ابراہیم ع سے کہا کہ ان دونون کو میرے پاس سے
نکالدے تب ابراہیم ع ہاجرہ اور اوسکے بیٹے اسماعیل کو ہمراہ لیکر طرف حجاز
کی آکر مکہ مین اونکو چھوڑ گئے چنانچہ حضرت اسماعیل ع مکہ مین رہنے لگے اور اونکا نکاح
ایک عورت عربی سے ہوگیا — اور اونکی والدہ ہاجرہ مکہ ہی مین فوت ہوئی
پھر حضرت اسماعیل کے پاس اونکے باپ ابراہیم ع تشریف لائے اور بنایا
اون دونون نے کعبہ اسکا نام ہے بیت اللہ الحرام — بعدازان حکم جناب
باری واسطے ابراہیم ع کے اس طور پر نازل ہوا کہ اے ابراہیم ع ذبح کر
اپنے بیٹے کو اب یہان اختلاف ہوا ہے کہ کونسا لڑکا ذبح کیا گیا — آیا وہ
— اسحاق ہے — یا اسماعیل ہرکیف عوض مین اوس لڑکے کے خدا نے
حضرت ابراہیم ع کو ایک مینڈھا دیا — حضرت ابراہیم ع اواخر ایام
بیوراسپ مین تہے جسکو ضحاک بہی کہتے مین قریب ہے کہ ہم حال اوسکا ہمراہ
ذکر ملوک فارس کے انشاء اللہ تعالے بیان کرینگے اور حضرت ابراہیم ع
بیچ اول سلطنت افریدون کے کہ نمرود عامل تہا اوسکا تشریف رکہتے تہے جیسا کہ

نسب نامہ حضرت ابراہیم عم سے حضرت موسیٰ عم تک

ذکر کیا ہی ہمنے — اور ان حضرت ابراہیم عم کے دو بہائی تہے ایک ہاران — دوسیرا ناجور — اولادِ آذر سے — ہاران سے پیدا ہوا لوط — اور ناجور سے تہوئیل — اور تہوئیل سے پیدا ہوا لابان — اور لابان سے پیدا ہوئے لیّا — اور راحیل جو کہ دونو جوروین تہین حضرت یعقوب علیہ السلام کی — جو شخص قایل ہی اسبات کا کہ ذبیح اسحاق تہا وہ کہتا ہی کہ حضرت خلیل عم نے مُلک شام مین اسحاق کو ذبح کرنیکا ارادہ کیا تہا اوپر فاصلہ دو کوس کے ایلیا سے جسکو بیت المقدس کہتے ہین اور جو شخص کہتا ہی کہ اسماعیل ذبیح ہوا وہ کہتا ہی کہ یہہ ماجرا مکّہ مین واقعہ ہوا — اور اختلاف اون امور مین بہی آکر واقع ہوا ہی جن باتون مین اللہ نے حضرت ابراہیم عم کا امتحان لیا تہا — کہا گیا ہی کہ وے امور یہہ ہین — مہاجرت وطن سے — ختنہ کرنا — بیٹے کا ذبح کرنا — اور بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ سوا انکی وے امر اور ہین — حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ زندہ ہی تہے کہ وفات پائی زوجہ اونکی سارہ نے بعد مرنے ہاجرہ کے اسمین بہی اختلاف ہے — پہر نکاح کیا حضرت ابراہیم عم نے بعد وفات سارہ کے ایک عورت کنعانی سے جسّے چہہ بچہ پیدا ہوئے اس حساب سے کل بیٹے حضرت ابراہیم عم کے آٹہہ ہین یعنے اسماعیل — اور اسحاق اور چہہ بیٹے اوس عورت کنعانیہ سے برتقدیر اختلاف

ذکر ہی اولاد حضرت ابراہیم کا جو نسب نامہ مین مندرج ہین حضرت موسیٰ عم تک

حال پیدایش حضرت ابراہیم خلیل عم کا درمیان ذکر نوح علیہ السلام کے یہہ گذر چکا ہی کہ حضرت ابراہیم پیدا ہوئے بعد مرور ایکہزار اکاسی برس کی طوفان سے جبکہ ابراہیم عم کے عمر ایکسو برس کی تہی تب پیدا ہوئے اونسے

نسب نامہ حضرت ابراہیم ع سے حضرت موسیٰ ع تک

۲ حضرت اسحاق — اور جبکہ ہوئی عمر حضرت اسحاق کی ساٹھہ برسکی ہوئی تب پیدا ہوا اونسے حضرت یعقوب ع م —
اور حضرت یعقوب ع چہیاسی برسکی تب کہ پیدا ہوا اونسے لاوی اور جبکہ ہوئی عمر لاوی کی چہیالیس برسکی پیدا ہوا اونسے قاہات
اور قاہات جب ترسیٹھہ برسکا ہوا تو پیدا ہوا اوسے عمران اور عمران ستر برسکا تہا
تب پیدا ہوئے اونسے حضرت موسے علیہ السلام — پس ہوئی ولادت حضرت
موسے ع کے بعد گذرنے چارسو چھبیس برسکی پیدایش حضرت ابراہیم علیہ السلام سے
— اور زندہ رہے حضرت موسے ع ایکسو بیس برس — اس حساب سے فاصلہ
درمیان ولادت حضرت ابراہیم ع اور وفات حضرت موسے ع کے پانسو چہیالیس
برس کا ہوا — اور سب عمرین مذکورہ یہہ ہین — ابراہیم ع زندہ رہے
ایکسو پچہتر برس — اسحاق ایکسو اسی برس — یعقوب ایکسو سینتالیس برس
لاوی ایکسو سینتیس برس — قاہات ایکسو سنتائیس برس — عمران ایکسو چہتیس
برس — اور جبکہ وفات پائی ابراہیم ع نے تو اسحاق پچہتر برس کا تہا —
اور جبکہ وفات پائی اسحاق نے تو عمر یعقوب کی ایکسو بیس برسکی تہی —
اور وقت وفات حضرت یعقوب کے لاوی ساٹھہ برسکا تہا — اور جبکہ
وفات پای لاوی نے تو قاہات اکیاسی برسکا تہا اور وقت وفات
قاہات کے عمران چونسٹھہ برسکا تہا اور وقت وفات عمران والد موسے ا
علیہ السلام کے حضرت موسے ع چہتر برسکے تہے — کیونکہ تمام عمر عمران کی
ایکسو چہتیس برسکی تہی — اب ان صحیفون مین جو خدا تعالےٰ نے حضرت ابراہیم ع
پر نازل فرمائی تہی اختلاف ہی — روایت کی ہی ابو ذر نے نبی صلعم سے
کہ تہے وہی امثال — اون امثال مین سے ایک یہہ فقرہ ہی کہ اے مسلط
مغرور بہیجا مینے نہین اٹہایا تجکو اسواسطے کہ جمع کرے تو دنیا کو تہ بہ تہ بلکہ اسواسطے
بہیجا ہی مینے تجکو کہ نہ آنے دے تو مجتک نالش کسی مظلوم کی کیونکہ مین نہین رد

ذکر ہی حضرت لوط ع کا

رد کرسکتا نالش مظلوم کی اگرچہ وہ کافر ہی ہو — اور لازم ہی عقلمند پر کہ غور کرے اپنے زمانہ پر اور متوجہ ہو اپنے حال پر — اور خیال کرے اپنی بولچال پر — اور حفاظت کرے اپنی زبان کی — اور جو شخص چاہیے یہہ بات کہ جو کہے سو کرے تو کم کلام کیا کرے اور نہ بولے مگر بضرورت حضرت ابراہیم علیہ السلام ان باتون مفصلہ ذیل مین سب سے اول ہین — یعنے اونہون نے اول ہی سب سے ختنہ کیا — اور دعوت مہمان کی بہی انہین سے جاری ہوئی — اور پایجامہ بہی اونہون نے اول پہنا

ذکر ہی حضرت لوط علیہ السلام کا

حضرت لوط علیہ السلام بہتیجے حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع کے تہے — یہہ لوط ابن ہاران ابن آذر ہی اور آذر وہی ہی تارح جسکا ذکر گذر چکا اور باقی نسب نامہ بیان ہو چکا ابراہیم خلیل اللہ ع کے ذکر مین — حضرت لوط ع اپنے چچا ابراہیم خلیل اللہ پر ایمان لاکر کوچ کر گئے تہے ہمراہ اونکی طرف مصر کے اور پہر مراجعت کی اونہون نے شام تک — پہر بہیجا اللہ تعالے نے حضرت لوط ع کو طرف باشندگان سدوم کے جو کہ کافر اور گنہ گار رہتے تہے حضرت لوط وہان تشریف لیجاکر سبکو ہدایت فرمانے لگے اور آپ نے ارشاد کیا کہ اے لوگون اب گناہون سے توبہ کرو کسینے بہی اونکی نہ سُنی اور کوئی متوجہ بہی نہ ہوا — گناہ وے لوگ یہہ کرتے تہے جسکی خبر خدا تعالے نے قرآن شریف مین دی ہی اوس آیت کا ترجمہ یہہ ہی کہ اے قوم لوط تم کرتے ہو وہ گناہ جو نہین کیا پہلے تمہارے کسینے خلق اللہ سے کیونکہ تم صحبت کرتے ہو مردون سے اور رہزنی کرتے رہتے ہو اور اپنی مجلسون مین

ذکر ہی حضرت لوط عم کا

بدکاری یعنے اغلام کرتے ہوے۔ اور قطع طریق یہہ کرتے تہے کہ جب کوئی مسافر گذرتا راہ مین کو اور دے دیکہہ پاتے تو اوسکو پکڑ لیجاتے اور اوسے لواطت کرتے راہ ہی مین ـــ اور حضرت لوط عم منع کیا کرتے تہے اونہین اور ڈرا تے تہے ہمیشہ لیکن کچہہ فایدہ نہ ہوا اونکی وعظ سے بجز اسکے کہ سرکشی اور غرور اونکو اور زیادہ ہو گیا جبکہ نہ مانا کسینے اونکی قوم سے اور مدت گذر گئی اسیطرح پہر تو کہا حضرت لوط عم نے کہ اے بار خدا مدد بہیج میرے واسطے تباہی اس قوم کی اسلئے بہیجی اللہ نے فرشتے تاکہ اولٹ ڈالین شہر سدوم کو سع اون پانچ گانون کے جو اوسے متعلق تہے ـــ کہتے ہین کہ سدوم مین چار لاکہہ آدمی بستے تہے اور وے گانو جو اوس سے متعلق تہے یہہ ہین صبغہ ـــ عمرہ ـــ ادما ـــ صبویم ـــ بالع ـــ پس فرشتون نے خبر کی ابراہیم عم سے کہ اللہ تعالے نے حکم کیا ہی کہ قوم لوط کو دہنسا دیا جاوے زمین مین تب حضرت ابراہیم عم نے جبرائیل سے واسطے قوم لوط کے پوچہا اور کہا کہ اے جبرائیل اگر دیکہے تو اونمین پچاس آدمی راستباز کہا جبرائیل نے کہ اگر ہونگے اونمین پچاس آدمی راستباز تو بہی عذاب نہ دونگا اونکو ـــ پہر بولے حضرت ابراہیم عم کہ اگر چالیس ہون ـــ کہا تب بہی نہین ـــ کہا اگر تیس ہون کہا جب بہی نہین یونہین دس تک نوبت پہنچی غرض جبرائیل نے کہا کہ اے ابراہیم اگر دس بہی ہونگے تب بہی عذاب نہ دیا جایگا ـــ بعد ازان حضرت ابراہیم عم بولے کہ وہان لوط ہی جبرائیل نے معہ اور فرشتونکے جواب دیا کہ ہم خوب جانتے ہین اون لوگونکو جو جو وہان ہین ـــ پس جبکہ فرشتے خدا کیطرف سے قوم لوط کے اوپر جا پہنچے تو اوس قوم نے باراده لواطت موافق اپنی عادت کے اونکو بہی آن گہیرا ـــ حضرت جبرائیل عم نے اپنی بازون کے جہوکے سے اونکو اندہا کر دیا

کر دیا — اور لوط ع سے کہا کہ تیرے خدا نے ہمکو یہان بہیجا ہی اب تو معہ اپنے قبیلہ کے راتون رات نکل جا اور کوئی تیرا ہمراہی پیچہے پہر کر نہ دیکہے جب حضر لوط ع معہ اپنے قبیلہ کے نکل گئے تو اونہون نے فرشتون سے کہا کہ اب ان لوگون کو مار ڈالو فرشتون نے جواب دیا کہ ہمکو حکم صبح کا ہی اور ابہی صبح نہین ہوئی ہے مگر نزدیک ہی جبکہ صبح ہو گئی تو فرشتون نے اولٹ ڈالا شہر سدوم اور پانچون اوسکے گانون کو معہ اون لوگون کے جو اوسمین رہتے تہے تو سنتے آواز کڑکڑاہٹ کے حضرت لوط ع کی جورو نے افسوس کرکے کہا کہ ہا اے قوم یہہ کہتی ہی ایک پتہر اوسکے بہی ایسا آکر لگا کہ اوسکا بہی کام تمام ہوگیا — اور جو جو آدمی کہ اون گانون مین حاضر نہ تہے اونہونکا اسطرح پر بہانس اوڑا کہ اونکے سرون پر پتہرون کا مینہہ برسا اسطرح سے وہ بہی ہلاک ہوگئے

ذکر بیچ حضرت اسماعیل بیٹے ابراہیم ع کا

واضح ہو کہ اسماعیل ابن ابراہیم جب پیدا ہوئے تو عمر حضرت ابراہیم ع کے چہیاسی برسکی تہی اور تیرہ برسکی عمر مین معہ اپنے باپ ابراہیم کے پاک ہوئے تہے اور جب حضرت اسحاق ع پیدا ہوئے تہے اوسوقت عمر حضرت خلیل ع کی سو برس کی تہی بعد ازان حضرت خلیل ع نے اسماعیل اور اوسکی مان ہاجرہ کو طرف مکہ کی بسبب غیرت بیجا سے سارہ کے نکالدیا کیونکہ سارہ نے یہہ کہا تہا کہ نکالدے اسماعیل اور اوسکی مان کو اسلئے کہ لونڈی بچہ وارث ہونے نہ پاوے میری بیٹی کے ساتہہ — جب اسماعیل مکہ مین آکر رہے تو بہت قبایل عرب ہمراہ اونکے مکہ مین سکونت پذیر ہو گئے تہے یہہ قبیلے پہلے سے گرد نواح مکہ کے اقامت

ذکر حضرت اسماعیل بیٹے ابراہیم عم کا

گزین تہے لیکن جسوقت کہ حضرت اسماعیل عم نے مکہ مین بود و باش اختیار کی تو یہہ سب قبایل اونکے ہمراہ ہوکر مکہ مین بسنے لگے — بعد ازان حضرت اسماعیل عم نے ایک عورت عربیہ سے اپنا نکاح کر لیا تہا چنانچہ اس عورت سے بارہ بچہ پیدا ہوئے — پہر بموجب حکم جناب باری کے حضرت ابراہیم عم واسطے تعمیر کرنے کعبہ کے جسکو بیت اللہ الحرام کہتے ہین پاس اپنی بیٹے کے ملک شام سے تشریف لائے درمیان مکہ معظمہ کے — اور کہا کہ اے اسماعیل خدا تعالے نے مجکو یہہ حکم کیا ہی کہ بناؤن واسطے خدا کے ایک گہر اسماعیل عم نے جواب دیا کہ اپنے پروردگار کے حکم کو آپ بالضرور مانئے اونہون نے کہا کہ تو بہی بموجب حکم خدا کے میری مدد کر اوس گہر کے بنانے پر وہ بولے کہ بسر و چشم جو فرمائے چنانچہ حضرت اسماعیل عم اپنے باپ ابراہیم عم کے ہمراہ واسطے طیار کرنے کعبہ شریف کے کہڑے ہوگئے حضرت ابراہیم عم کعبہ شریف کو چنتے تہے اور حضرت اسماعیل عم پتہر پکڑاتے جاتے تہے جبکہ وہ خانہ کعبہ طیار ہوگیا اوسوقت اُن دونو نے جناب باری سے دعا مانگی اور کہا کہ اے پروردگار ہمارے یہہ خانہ جو ہمنے بنایا ہے اسکو تو قبول کر اور تو خوب جاننے اور سننے والا ہے — واضح ہو کہ حضرت ابراہیم عم جس پتہر پر کہڑے ہوکر خانہ کعبہ کے تعمیر کرتے تہے اوسکا نام مقام ابراہیم ہے — وہ تعمیر اول کعبہ کی جو حضرت ابراہیم عم نے کی تہی اوسے بنا پر ایک مدت طویلہ تک وہ قایم رہا بعد ازان قریش نے پیدا ہونے محمد رسول اللہ صلعم کے پینتیس برس قبل اوسکو ڈہاکر مسمار کرکے پہر اوسکی تعمیر کی تہی اس حساب سے درمیان اسکے اور ہجرت کے دو ہزار سات سو اور قریب ستر اور نو برس کے تخمیناً ہین — پہر بموجب حکم خدا تعالے کے اسماعیل طرف قبایل یمن اور عمالیق کے تشریف لے گئے

ذکر بیٹے حضرت اسحاق بیٹے ابراہیم ع کا

لیگئے اور اپنی دختر کو اپنے بھتیجے سے جسکا نام عیص ابن اسحاق تہا منعقد کیا اور تمام
عمر حضرت اسماعیل ع کی ایکسو سینتیس برس کی ہوئی ہے آنحضرت نے درمیان مکہ معظمہ
کے وفات پائی اور اپنی والدہ ہاجرہ کے پاس مقام الحجر مین مدفون ہوئے
حضرت اسماعیل ع نے جب وفات پائی تہی اسوقت حضرت ابراہیم ع کی
وفات کو بیالیس برس گذر چکے تہے

ذکر ہی حضرت اسحاق بیٹے ابراہیم علیہ السلام کا

چونکہ پیدائش حضرت اسحاق ع کا حال اوسکے باپ ابراہیم ع کے بیان مین
گذر چکا ہے لہذا اوسکے تو لکہنے کی کچہہ ضرورت نہین الا اور حال انکا ذکر کیا
جاتا ہے — واضح ہو کہ اسحاق ابن ابراہیم کا نکاح اوسکے چچا کی بیٹی ہی سے ہوا
تہا اس عورت سے دو لڑکے یعنے حضرت عیص ع اور حضرت یعقوب ع
جسکا نام اسرائیل بہی ہے پیدا ہوئے بعد ازان حضرت عیص نے اپنے چچا اسماعیل
کی بیٹی سے شادی کی اس عورت سے سب اولاد اوسکی پیدا ہوئی ہے اور
حضرت یعقوب ع نے ایک عورت لیا سے کی جو بیٹی تہی لابان ابن تنویل
ابن ناحور ابن آذر باپ ابراہیم خلیل اللہ ع کے اس عورت سے پیدا ہوا
روبیل جو کہ بڑا بیٹا تہا حضرت یعقوب ع کا پہر پیدا ہوا شمعون پہر لاوے
پہر یہودا — بعد ازان حضرت یعقوب ع نے راحیل سے نکاح کیا
جو کہ حقیقی بہن تہی لیا کی اس عورت سے یوسف ع اور بنیامین یہہ دو لڑکے
پیدا ہوئے — اور چہہ بیٹے اون دو لونڈیون سے جو کہ حضرت یعقوب ع
کی تہین پیدا ہوئے یہہ بارہ لڑکے جو حضرت یعقوب ع سے پیدا ہوئے تہے
اون سے بارہ قوم بنی اسرائیل کی جاری ہوئین — پہر حضرت اسحاق ع نے

شام مین جاکر مقیم ہوئے اور وہین وفات پائی عمر حضرت اسحاق ع کی ایکسو اسّی ۱۸۰ برس کی
تہی اور پاس اپنے باپ ابراہیم خلیل اللہ کے مدفون ہوئے — نام اون بارہ
بچون کا جو حضرت یعقوب ع سے پیدا ہوئے تہے یہہ ہین — روبیل — شمعون
— لاوی — یہودا — ایساخر — زبولون — یوسف — بنیامین —
دان — نفتالی — کاذ — اشار —

ذکر ہی حضرت ایوب ع کا

مخبر نہ ہی کہ حضرت ایوب ایک شخص تہے جسکو مورخین نے باشندگان رُوم
سے شمار کیا ہی کیونکہ یہہ عیص کے اولاد سے ہین اسلئے کہ یہہ حضرت ایوب
بیٹے ہین موصی کے — اور وہ رازح کا — وہ عیص کا — اور وہ حضرت
اسحاق ع کا وہ بیٹا ابراہیم حضرت خلیل اللہ ع کا ہے — اور حضرت ایوب
کی زوجہ کا نام رحمتہ تہا یہہ حضرت ایوب بہت مالدار اور دولتمند تہے اور
کئی گانو مضافات دمشق سے انکے پاس تہے اللہ تعالے نے واسطے آزمایش
اور امتحان کے سب مال دولت اونکی کہو دی اور مفلس کردیا باوجود اس تنگی
اور تکلیف کے بہی وہ اپنی عبادت اور شکر پر قایم رہے — پہر خدا تعالے نے
اونکا امتحان بدنے لیا اسطرح پر کہ اونکو جذام ہوگیا اور تمام بدن مین کیڑے پڑگئے
اور یہہ حالت ہوئی کہ ایک کوڑی پر پڑے رہتے تہے اور کوئی اونکے پاس بسبب
تعفن کے جاکر نہ بیٹہسکتا تہا — مگر اونکی بیوی خدمت مین سرگرم رہین اور صبر کرتی
رہتی تہی — ایکدفعہ ابلیس اونکی عورت کے پاس آیا اور اوسکو دکہلائی
دیکر یہہ کہا کہ دیکہہ تیرا اتنا کچہہ مال و حشمت برباد ہوگیا اور جاتا رہا اگر تو مجکو
سجدہ کرے تو تیرا سب مال پہر مین تجکو لا دون اوس عورت نے حضرت

حضرت ایوب سے عرض کی کہ اگر اجازت دو تومین سجدہ کرون حضرت ایوب ع
یہہ سنکر بہت خفا ہوئے اور قسم کہا ہی کہ اس حرکت بیجا پر سو چابک تیرے مارونگا
جب اچہا ہونگا جبکہ خدا تعالے نے اونکو تندرست کردیا اور حضرت ایوب ع کو
پہر رزق دیا اور عورت بہی اوسکی جوان و حسین ہو گئی جسسے چہبیس ۲۶ لڑکے پیدا ہوئے
تو بموجب حکم خدا تعالے کے ایک شاخ کہجور کے سو ۱۰۰ پتی والی لیکر اپنی زوجہ کے
اونہون نے ماری تاکہ قسم سے بہی بری ہوجاوین اور خدا کے نزدیک جہوٹے
نہ پڑین — بموجب قول بعضون کے یہہ حضرت ایوب ع صابر جو نبی تہے حضرت
یعقوب ع کے عہد مین تہے — اور عمر بہی اونکی تیرانوین ۹۳ برسکی ہوئی بعد گذرنے
حضرت ایوب کے اونکا بیٹا بشر جسکو ذالکفل بہی کہتے ہین اور وہ شام مین
رہتا تہا قایم مقام اونکا ہوا

ذکر ہے حضرت یوسف علیہ السلام کا

جبکہ حضرت یوسف ع پیدا ہوئے تو حضرت یعقوب یعنے اونکے والد کی عمر اکیانوین ۹۱
برسکی تہی اور جبکہ حضرت یوسف اپنے باپ سے جدا ہوئے تو اونکی عمر اٹہارہ
برسکی تہی اور اکیس برس تک دونو جدا رہے — پہر حضرت یعقوب اور یوسف
علیہ السلام درمیان مصر کے جبکہ مجتمع ہوئے تب عمر حضرت یعقوب ع کی ایکسو
تیس برسکی تہی اور ستر ۱۷ہ برس تک دونو باہم مجتمع رہے اور بروقت وفات حضرت
یعقوب کے عمر یوسف ع کی چہپن برسکی تہی — اور تمام عمر حضرت یوسف کی
ایکسو دس برسکی ہوئی اس حساب سے معلوم ہوتا ہی کہ پیدایش حضرت
یوسف ع کے بعد گذرنے دوسو اکیاون برس تولد ابراہیم خلیل اللہ کی ہوئی
— جبکہ حضرت یوسف نے وفات پائی تو تین سو اکسٹھ برس تولد حضرت

ذکر حضرت یوسف عم کا

ابراہیم عم سے گذر چکے تہے — اور چونسٹہ برس قبل تولد حضرت موسے سے ولادت حضرت یوسف عم کی ہوئی تحقیقا کچہہ شک نہین — اب ہم قصہ جدائی حضرت یوسف عم اور حضرت یعقوب عم کا بیان کرتے ہین مشہور روایت ہی کہ حضرت یوسف عم بہت حسین اور خوبصورت اور اپنے باپ کے چاہتے بیٹے تہے اسبات کے جاننے سے تمام بہائیون کو کمال رنج اور حسد ہوا — چنانچہ اسیلئے اونکے سب بہائیون نے حضرت یوسف کو ایک کوئے مین جسمین پانی اور ایک پتہر تہا ڈالدیا حضرت یوسف عم اوس پتہر پر تین روز تک بیٹہے رہے اسی اثنا مین ایک قافلہ جو وہانسے گذرا تو اون لوگون نے اونکو اوس کوئے مین سے نکالکر اپنے ہمراہ قافلہ مین ہلئے چلے آئے — بعد تین روز کے یہودا بہائی حضرت یوسف عم کا جو کہ دلمین اوسے محبت رکہتا تہا کہانا اوسکے لئے لیکر آیا — مگر جبکہ وہ کوئے مین نہ ملے تو اوسنے قافلہ مین تلاش کی اور اوسکو وہان دیکہکر اپنے بہائیون سے جا کہا — وے سب قافلہ مین آئے اور اون لوگونسے کہنے لگے کہ یہہ ہمارا غلام ہی بہاگ کر چلا آیا ہی — حضرت یوسف نے بسبب اونکے خوف کے اپنی سرگذشت کچہہ بیان نکی — تب اون قافلہ والون نے اوسکے بہائیون سے دس درم کو یا چالیس درم کو حسب اختلاف مول لیا — اور مصر مین لیجاکر اوسکے آقا نے جسنے زر سے خرید کیا تہا ایک شخص مسمی عزیز کے ہاتہہ جو کہ مصر کے خزانون کا داروغہ تہا بیچ ڈالا — اسوقت مین فرعون مصر الریان ابن ولید قوم عمالیق سے تہا — عمالیق عملاق ابن سام ابن نوح کے اولاد سے ہین جیسا کہ اول ذکر اوسکا آچکا ہی — پس جبکہ عزیز نے حضرت یوسف عم کو خرید لیا تو اوسکی بیوی مسماۃ راعیل اوسپر عاشق ہوگئی اور وہ خواہش اسبات امر کی کرنے لگی کہ حضرت یوسف عم

ذکر حضرت یوسف علیہ السلام کا

یوسف عم مجھے صحبت کرین مگر اونہون نے انکار کیا اور اونکے پاس سے بہاگ گئی
اوسنے دوڑ کر اونکا کرتا پیچھے سے پکڑ لیا وہ کرتہ پہٹ گیا یہہ بات اوسکے خاوند
عزیز اور اوسکی چچا کی بیٹی تنسیا بن تاک پہنچی لیکن اونکو یہہ بہی معلوم ہوگیا کہ یوسف عم
بے قصور ہین مگر راعیل بہی نے اس حرکت بیجا کا قصد کیا تہا۔ مگر وہ اپنے
خاوند سے یہہ کہنے لگی کہ یوسف مجکو بدنام اور فضیحت کرتا لوگونمین یہہ کہتا پہرتا ہے
کہ اس عورت نے مجہے یہہ ارادہ کیا تہا۔ اسلئے اوسکے خاوند نے اونکو جیلخانہ
مین قید کیا چنانچہ سات برس تک حضرت یوسف عم قیدخانہ مین مقید رہے
بعد ازان فرعون مصر نے واسطے تعبیر ایک خواب کے قیدخانہ سے اونکو رہائی
دی۔ پہر جبکہ اونکا آقا مرگیا تو فرعون مصر نے حضرت یوسف عم کو اوسکی
جائے دار و نیز خزانون کا مقرر کیا اور مقدمات کے فیصل کرنیکا عہدہ بہی اونکے
سپرد کر دیا۔ بعد ازان حضرت یوسف عم نے ریان فرعون مصر کو کہا کہ تو
خدا پر ایمان لا چنانچہ وہ ایمان لایا اور اوسی پر مستحکم رہا اور ایمان ہی پر مرا
اسکے بعد قابوس ابن مصعب جو قوم عمالقہ سے تہا بادشاہ مصر کا ہوا وہ حضرت
یوسف عم پر ایمان نہ لایا۔ اور حضرت یوسف جبکہ اپنے باپ یعقوب اور
بہائیون سے مل چکی جو کہ زمین کنعان سے جسکو شام کہتے ہین بسبب گرانی غلہ کے
مصر کو گئے تہے اور سترہ برس تک اونکے ساتہہ مجتمع رہ چکے تو بعد ان سب
واردات کے فوت ہوئے۔ جبکہ حضرت یعقوب عم والد یوسف عم نے وفات
پائی تو وے حضرت یوسف عم کو یہہ وصیت کر گئے تہے کہ میرے باپ اسحاق
کے پاس مجکو دفن کرنا چنانچہ یوسف عم نے اوس وصیت پر عمل کر کے اونکے
جنازہ کو شام مین لاکر اونکے باپ کی قبر کے پاس دفن کیا اور پہر مراجعت
مصر کو کر گئے۔ اور حضرت یوسف عم نے مصر مین ہی وفات پائی اور مدفون

ذکر ہی حضرت شعیب عم کا

بہی دمین ہوئے یہانتک کہ موسےٰ اور فرعون سے بعد ہونے قضایا رمتعارفہ کے جبکہ حضرت موسے علیہ السلام اپنے ہمراہ بنی اسرائیل کو لیکر مصر سے نکلے تہے اوسوقت حضرت یوسف عم کی ہڈیان بہی اوکہاڑ کر اپنے ہمراہ لاد کر لگئے تہے اون ہڈیون کو بیابان مین چالیس برس تک اپنے ساتہہ لئے پہرے یہانتک کہ حضرت موسے عم نے وفات پائی اور جب حضرت یوشع عم بنی اسرائیل کی ہدایت کے واسطے مامور ہوئے تب اونہون نے حضرت یوسف عم کی وہ ہڈیان قریب نابلس زمین مین دفن کین بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ قریب حضرت خلیل عم کی دفن کی تہین

ذکر ہی حضرت شعیب علیہ السلام کا

واضح ہو کہ حضرت شعیب عم ایک نبی تہے جو کہ بموجب حکم خدا تعالےٰ کے ایکہ اور مدین کے رہنیوالون کے ہدایت کے واسطے مامور ہوئے تہے اب حضرت شعیب عم کے نسب نامہ مین اختلاف ہوا ہے بعضے کہتے ہین کہ وے حضرت ابراہیم عم کے اولاد سے تہے اور بعضے کا یہہ قول ہی کہ جو لوگ حضرت ابراہیم عم پر ایمان لائے تہے اونمین سے ایک کی یہہ بہی اولاد مین سے ہین (ایکہ نخلستان تہا اوسمین کہجور کے درخت بہت تہے) جبکہ یہہ اس گانوئین گئے اور لوگون کو ہدایت کرنے لگے تو وہان کے باشندے اون پر ایمان نہ لائے اسلئے خدا تعالےٰ نے ایک ابر تاریک سے ایکہ کے باشندون پر آگ برسائی اور دن کو اندہیرا ہوگیا اور مدین کے باشندونکو زلزلہ سے ہلاک کیا

ذکر ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

ذکر ہے حضرت موسیٰ ع کا

بعد ازان موسیٰ ابن عمران ـــ ابن قاہث ـــ ابن لاوی ـــ ابن یعقوب ابن اسحاق ـــ ابن ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت مرحمت فرماکر اور نبی بناکر بنی اسرائیل کے پاس بہیجا ـــ انکا حال یہہ ہے کہ جبکہ حضرت موسے ع نے تولد پایا تو فرعون مصر نے جسکا نام ولید تہا یہہ حکم عام دیا کہ تمام بچے بنی اسرائیل کے جو پیدا ہوئے ہین سب ہلاک کئے جاوین ـــ یہہ حکم سُنکر والدہ حضرت موسیٰ ع کی بہت ڈری مگر اُس نیکبخت کے دلمین خدا تعالےٰ نے یہہ بات ڈالدی کہ موسیٰ ع کو رود نیل مین ڈالدے چنانچہ حضرت موسیٰ ع کی والدہ نے ایک صندوق مین اونکو رکہہ کر دریا مین وہ صندوق چہوڑ دیا اور اوس صندوق کو آسیہ فرعون کے جورو نے اُٹہا کر پرورش کرنا شروع کیا یہانتک کہ وہ جوان ہو گئے ـــ ایکروز حضرت موسیٰ ع چلے جاتے تہے دو شخص جہگڑتے ہوئے کہ ایک اونمین سے قبطی یعنے مصر کا رہنیوالا ـــ دوسرا بنی اسرائیل تہا اونسے ملے ـــ حضرت موسیٰ ع نے ایک گہونسا اوس قبطی کے ایسا مارا کہ وہ مرگیا ـــ جبکہ یہہ راز طشت ازبام افتادہ ہوگیا اور سب عوام وخواص اس بات کو جان گئے تب حضرت موسیٰ ع فرعون مصر سے ڈر کر طرف مدین کی بہاگ گئے ـــ وہان جاکر حضرت شعیب ع سے ملاقات کی جنہنے کہ اپنے بیٹی سے حضرت موسے ع کا نکاح کر دیا اُس لڑکی کا نام صفورہ تہا ـــ چنانچہ حضرت موسیٰ ع دس برس تک اونکی بکریٔن چراتے رہے ـــ بعد ازان حضرت موسیٰ ع نے معہ اپنے قبیلہ کے عین موسم جاڑے مین وہان سے کوچ فرمایا عین راہ سفر مین راستہ بہول گئے ـــ اور حضرت موسیٰ ع کی بیوی حمل سے بہی تہین اوسی راتکو اوسی درد زہ پیدا ہوا اور آگ کی حاجت ہوئی حضرت موسے ع نے چاہا کہ چقماق سے آگ نکالون

ذکر حضرت موسیٰ عم کا

بلکہ اوسمین سے آگ نہ نکلی یہانتک کہ چقماق جہاڑتے جہاڑتے تنگ ہوگئے — بعد ازان ایک اونچی جاۓ پر حضرت موسے علا کو آگ دکہلائی دی — تب حضرت موسیٰ علا نے فرمایا کہ تم لوگ یہان ٹہرو میںنے آگ دیکہی ہی اوسمین سے ایک چنگاری یا شعلہ بتی کا جلتا ہوا مین لاتا ہون — جب آگ لینے کے ارادہ اوس آگ کے قریب پہنچے تو کیا دیکہتے ہین کہ ایک لپٹ نور کی آسمان سے اوس درخت عظیم تک جو کیکر کا تہا دہک رہی تہی بعضے کہتے ہین کہ وہ درخت عناب کا تہا — یہہ حال حضرت موسیٰ علا دیکہہ کر حیران ہوکر خوف کہا کر اولٹے پیرون پہرے — چاہتے تہے کہ اولٹے چلے آوین کہ ناگاہ ایک آواز اوس آگ مین سے جب آئی اسوقت حضرت موسےٰ عم کو قرار ہوا اور اوس آگ کے قریب جب تشریف لیگئے تب دہنی طرف سے یہہ آواز آئی کہ اے موسیٰ مین ہون خداوند پروردگار سارے جہانکا — بمجرد سُننے اور دیکہنے اسحالت کے حضرت موسیٰ کا دل دہڑکنے لگا مگر حضرت موسیٰ زبان سے عاجز تہے کیونکہ انکی زبانمین لکُنت تہی لیکن اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علا کے دلکو ڈہارس دی جب حضرت موسیٰ علا کے ہوش حواس ٹہیک ہوئے تو اوسوقت یہہ آواز سنی کہ اے موسیٰ علا نکال ڈال اپنی جوتیان کیونکہ تو وادی مقدس مین ہی اور خدا تعالےٰ نے حضرت موسیٰ عم کو دو نشانیان دین — ایک عصا — دویم ید بیضا — بعد ازان حضرت موسیٰ عم اپنی لوگون کے پاس آئے اور اونکو ہمراہ لیکر طرف مصر کی تشریف فرما ہوئے جبکہ رات کے وقت مصر مین داخل ہوئے تو ہارون سے ملاقات ہوئی — ہارون نے حضرت موسیٰ سے دریافت کیا کہ تو کون ہی آپنے فرمایا کہ مین ہون موسےٰ یہہ سنتے ہی ہارون اٹہا اور آپسمین ایکدوسر یکو پہچان کر خوب بغلگیر ہوئے — پہر حضرت موسیٰ علا نے ارشاد کیا کہ اے ہارون اللہ نے ہمکو فرعون کے پاس بہیجا ہی — تو بہی میرے ساتہہ اوسکے پاس

پاس چل ہارون نے کہا کہ بسر و چشم مین بہی آپکے ہمراہ حاضر ہون — چنانچہ
وہ دونون فرعون کے پاس گئے اور حضرت موسیٰ عم نے اپنا عصا سانپ بناکر
فرعون کو دکہلایا فرعون نے مارے خوف کے کپڑون مین موت دیا — پہر حضرت
موسیٰ عم نے اپنا ہاتہہ گریبان مین ڈالکر مثل خورشید تابان چمکتا ہوا جسکے نور سے
آنکہون کو چکاچوندی لگتی تہی نکالکر دکہلایا فرعون اوسکے دیکہنے کی تاب نہ لاسکا
— حضرت موسیٰ عم نے پہر گریبان مین ڈالکر جیسا تہا ویسا ہی کردیا — یہہ معجزہ
دیکہہ کر فرعون نے مقام مصر کے جادوگران دونون کے مقابلہ کے واسطے بلوائے
— چنانچہ اون جادوگرون نے بہی حاضر ہوکر سانپ بنائے اور دکہلائے حضرت
موسیٰ عم نے جو مین اپنا عصا زمین پر ڈالا فوراً وہ سانپ ہوکر سبکو چٹ کرگیا
یہہ معرکہ دیکہہ کر سب جادوگر موسیٰ عم پر ایمان لائے اور فرعون نے اون سبکو
قتل کیا — بعد ازان حضرت موسیٰ عم نے فرعون کو اور معجزہ اور آیات دکہلائین
— یعنے جوئین ہوگئین اور مینڈک بلائے — اور پانی کو خون بنادیا لیکن تب
بہی فرعون اور اوسکے ہمعہد اوسپر مطلق ایمان نہ لائے — آخر الامر فرعون
نے لاچار ہوکر بنی اسرائیل کو بند سے خلاصی کیا اور حکم دیا کہ موسیٰ عم کے ہمراہ
جاؤ — مگر جبکہ حضرت موسیٰ عم بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لیکر تشریف فرما ہوئے
— تو فرعون کو ندامت حاصل ہوئی اسواسطے اوسنے اپنا لشکر آراستہ کیا
اور حضرت موسیٰ عم نے بحر قلزم پر مکہ بہیٹر ہوئے — حضرت موسیٰ عم نے بموجب
حکم جناب باری کے عصا مبارک دریا پر مارا — چنانچہ وہ دریا پہٹ گیا اور
راستہ حضرت موسیٰ عم کو دریا نے دیدیا حضرت موسیٰ عم معہ تمام بنی اسرائیل
کے اوس دریا سے راہ نکل گئے — فرعون نے بہی حضرت موسیٰ عم کی دیکہا
دیکہی معہ تمام لشکر کے دریا مین کو چلنا اختیار کیا — جب فرعون معہ اپنے

ذکر ہی حضرت موسیٰ عم کا

تمام لشکر کے دریا مین جاگہسا اسوقت وہ دریا آپسمین ملگیا چنانچہ وہ لوگ معہ فرعون مذکور کے دریائے ضلالت مین ڈوب مرے کوئی اونمین کا زندہ نہ بچا — تمام معجزات جو جناب باری نے حضرت موسیٰ عم کو عنایت فرمائے تھے ازانجملہ ایک قصیہ قارون کا بھی ہی جو حضرت موسیٰ عم سے ہوا تہا — نقل ہی کتاب کامل ابن اثیر سے کہاہی اوسنے — کہ قارون حضرت موسیٰ عم کا چچا زادہ تہا اور جناب باری نے قارون مذکور کو اتنی کثرت سے مال عطا فرمایا تہا کہ وہ ضرب المثل ہوگیا تہا زمانہ مین — کہتے ہین کہ کنجین اوسکے خزانون کی چالیس خچرون پر لدا کرتی تہین اور ایک گہر اوسنے بہت بڑا بنایا تہا جسپر سونے سکے طلا کی تہی اور کواڑ اوسکے بالکل سونے کے تہے — اور یہہ کہتے ہین کہ مال اوسکے پاس اتنا بیشمار تہا کہ تعداد سے باہر تہ — اسیلئے قارون حضرت موسیٰ عم پر غرور کیا کرتا تہا اور بنی اسرائیل سے متفق ہوکر گالیان دیتا اور اطاعت حضرت موسیٰ عم کی ہرگز نہ مانتا — اسی اثنا مین ایسا اتفاق ہوا کہ بنی اسرائیل نے ایک فحبہ عورت بلواکر اوس سے یہہ کہا کہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اگر بہتان زنا کا کرے تو ہم تجکو بہت مزدوری دین گے — یعنے تو یہہ کہنا کہ حضرت موسیٰ عم نے مجسے بدکاری کی ہی تجکو مزدوری ملے گی اور قارون بہی اوس عورت سے اس بہتان لگانے مین شریک تہا یہہ بات ٹہراکر حضرت موسیٰ عم کے پاس آکر قارون نے کہا کہ تمام بنی اسرائیل جمع ہورہے ہین اور آپکی صورت دیکھنے کے مشتاق ہین — چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے پاس گئے اور آپنے فرمایا کہ جو شخص چوری کرے اوسکے ہاتہہ کاٹے جائین اور جو کوئی بہتان لگائے تو اوسکے کوڑے لگائین جائین اور جو کوئی زنا کرے وہ سنگسار کیا جائے — یہہ سنکر قارون بولا کہ اگر

کہ اگر آپ ہی مرتکب ایسی حرکت کے ہوں تب کیا ہو حضرت موسیٰ ؑ نے فرمایا
کہ اگرچہ مین ہی کیون نہ ہون مجہپر بہی یہی حکم ہے جب حضرت موسیٰ ؑ یہہ
کہہ چکے تو قارون نے کہا کہ بنی اسرائیل کہتے ہین کہ جناب نے فلانی عورت
سے زنا کیا ہے حضرت موسیٰ ؑ نے فرمایا کہ اوس عورت کو میرے پاس
بلاؤ اگر وہ اقرار کریگی تو صحیح ہے جبکہ وہ عورت بموجب طلب حضرت موسیٰ
علیہ السلام کے آئی تب حضرت موسیٰ ؑ نے فرمایا کہ اے عورت مین تجکو قسم
دیتا ہون اوس شخص کی جسنے نازل کی مجہپر توراۃ سچ کہنا مینے تیرے ساتہہ
زنا کیا ہے جو کہ یہہ لوگ کہہ رہے ہین وہ عورت بولی کہ جناب یہہ سب
جہوٹے ہین انہون نے مجکو مزدوری دینی کی تہی اور یہہ کہا تہا کہ تو حضرت
موسیٰ ؑ پر بہتان لگا دینا اس کام کی اجرت تجکو دینگے جب وے لوگ
جہوٹے ٹہر چکے تو جناب باری نے حضرت موسیٰ ؑ پر باین مضمون وحی نازل
فرمائی کہ اے موسےٰ ؑ حکم کر زمین کو جو تو چاہے وہ تیرا حکم مانے گے
چنانچہ حضرت موسیٰ ؑ نے فرمایا کہ اے زمین پکڑلے اور دہنسا لے انکو
تب قارون کہنے لگا کہ اے موسیٰ ؑ مجہپر رحم کر اور حضرت موسیٰ
ؑ فرماتے جاتے تہے کہ اے زمین لے اونکو چنانچہ نگل گئی زمین قارون کو
معہ اوسکی در غلانے ہوئے آدمیون کے اور قارون کا گہر بہی معہ اون لوگون
کے زمین مین دہنس گئے اور جبکہ فرعون معہ اپنے تمام لشکر کے غرق ہوکر
ہلاک ہوچکا تو حضرت موسیٰ ؑ معہ بنی اسرائیل کے شہر الجبارین کو جسکو
اریحا بہی کہتے ہین نہضت فرمائی اوسکے جب قریب پہونچے تو بنی اسرائیل
نے حضرت موسیٰ ؑ سے عرض کی کہ اے موسیٰ ہم تو اس شہر مین کبہی نہ جائینگے
کیونکہ اسمین متکبر لوگ بستے ہین آپ معہ اپنے خداوند کے اس شہر مین

ذکر ہی حضرت موسیٰ ع کا

جاوے اور لڑے ہمتو یہین بیٹھے ہین — یہہ بات سنکر حضرت موسیٰ عم بہت خفا ہوئے اور آپ نے بددعا کی اوس قوم کے واسطے اور کہا کہ اے پروردگار مین نہین ہون مختار بجز اپنی جان یا اپنے بہائی کے جدا کر ہمکو قوم فاسقین سے جناب باری سے ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ یہہ لوگ اس تقصیر کی عوض چالیس برس صحرانوردی کرین گے زمین پر چنانچہ یہی ہوا کہ جنگل مین چالیس برس تک وہ لوگ صحرانوردی کرتے رہے اور اونکے کہانے کے واسطے اللہ تعالے نے اون پر من اور سلوی نازل فرمایا — بعد ازان جناب باری سے یون ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ ہارون کو مین ہلاک کیا چاہتا ہون اسکو فلانے پہاڑ کیطرف جو بایں صفت موصوف ہے ہمراہ اپنے لیکر آ — بموجب ارشاد خدا کے دونو اوس پہاڑ کیطرف گئے — ناگاہ ایک تخت بچہا ہوا ملا حضرت موسیٰ عم اور حضرت ہارون دونو وہان سو رہے — چنانچہ بعد انفراغ نوم حضرت موسیٰ جب جاگے تو دیکہا کہ حضرت ہارون موت کے پنجے مین گرفتار ہوئے اور آسمان کو تشریف لیگئے یہہ حال ملاحظہ فرما کے حضرت موسیٰ عم طرف بنی اسرائیل کی تشریف لائے — یہہ لوگ کہنے لگے کہ اے موسیٰ تو نے ہارون کو پہاڑ مین لیجا کر مار ڈالا ہے بسبب اسکے کہ ہم اوسے بہت محبت کرتے تہے — موسیٰ عم نے فرمایا کہ افسوس ہے میں کیا ہو سکتا کہ مین اپنے بہائی کو اپنے ہاتہہ سے قتل کرون — لیکن وہ لوگ باز نہ آئے تب حضرت موسیٰ عم نے بہت ہی تنگ ہو کر جناب باری سے عرض کی اسلئے خدا تعالے نے حضرت ہارون کو ایک تخت پر بٹہلا کے آسمان سے اوتارا اور حضرت ہارون نے بنی اسرائیل کو کہا کہ اے لوگو مین آپ مرگیا ہون حضرت موسیٰ عم نے مجکو قتل نہین کیا ہے — بعد ازان حضرت موسیٰ عم کا انتقال ہوا اب صورت وفات حضرت موسیٰ عم مین اختلاف پڑا ہے بعضے تو یہہ بیان کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ

ذکر ہی حضرت موسیٰ ع کا

موسیٰ ع اور یوشع نبی دونو چلے جاتے تھے کہ یکایک ایک بدلی سیاہ آسمان سے نمودار ہوئی حضرت یوشع ع کو خوف اسقدر ہوا کہ وہ حضرت موسیٰ ع سے لپٹ گئے اور حضرت موسیٰ ع اپنے لباس میں سے سٹک گئے اور یوشع ع کپڑون سے لپٹے ہوئے رہگئے اور حضرت موسیٰ ع ندیائے ــ تب یوشع جناب موسیٰ ع کے کپڑے ہاتھہ مین لیکر بنی اسرائیل کے پاس آئے ــ بنی اسرائیل یہہ سنکر گھبرائے اور حضرت یوشع سے کہنے لگے کہ تو حضرت موسیٰ ع کو قتل کرکے کپڑے ہاتھہ مین لئے آیا ہی چنانچہ یوشع ع پر پیادے مقرر کئے تب حضرت یوشع ع نے جناب باری سے دعا کی کہ اے بار خدا میرا بری ہونا اس قوم پر ظاہر ہوجاوے چنانچہ ہر ایک سپاہی کو جو متعین حضرت یوشع ع پر تھے یہہ خواب مین معلوم ہوا کہ یوشع ع نے حضرت موسیٰ ع کو قتل نہین کیا ہی بلکہ ہمنے ہی اونسے آسمان پر اپنے پاس اٹھا لیا اور بلا لیا ہی جب بنی اسرائیل نے یہہ سنا تب حضرت یوشع کو مخلصی دی ــ اور بعضے صورت انتقال حضرت جناب موسیٰ ع کو باین پیرایہ معرض بنیان مین لائے ہین ــ کہ حضرت یوشع ع در حالت زندگی حضرت موسیٰ ع کے نبی ہوگئے تھے اور وحی نازل ہونی حضرت یوشع پر شروع ہوگئی تھی اس امر کے استفسار مین حضرت موسیٰ ع رہی چنانچہ اونسے حضرت موسیٰ ع کو یہہ راز نہ کہا یہہ امر اون پر گران گذرا اسلئے حضرت موسیٰ ع جناب باری سے خود خواہان انیعت کے ہوئے اور وفات پائی ــ اور بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ اور سبب تھا بہر تقدیر حضرت موسیٰ ع نے ساتوین تاریخ مہینے آذر کی صحرا ہی مین بعد گذرنے چہہ سو چھتیس برس کے طوفان نوح ع سے درمیان ایام دولت منوچہر بادشاہ کے وفات پائی اور اونکے بھائی ہارون کو انتقال کئے ہوئے گیارہ مہینے گذرے تھے کہ حضرت موسیٰ ع نے انتقال

ذکر ہے حضرت موسیٰ ع کا

۵۱ کیا ۔ اور حضرت ہارون حضرت موسیٰ ع سے تین برس بڑے تھے ۔ اور
حضرت موسیٰ ع بعد گذرنے چار سو چھبیس برس کے پیدایش حضرت ابراہیم ع سے
متولد ہوئے تھے ۔ اور درمیان وفات حضرت ابراہیم خلیل ع ۔ اور
پیدایش موسیٰ ع کے ڈھائی سو برس کا فاصلہ ہے ۔ اور موسیٰ علیہ السلام بعد
گذرنے ایکہزار پانسو برس کے طوفان نوح ع سے پیدا ہوئے تھے اور جبکہ بنی
اسرائیل کو ہمراہ اپنے لیکر نکلے تھے تب حضرت موسیٰ ع کی عمر اسّی برس کی تھی
اور جنگل میں ہی حضرت موسیٰ ع نے چالیس برس تک قیام کیا اس حساب سے
تمام عمر حضرت موسیٰ ع کی ایکسو بیس ۱۲۰ برس کی ہوئی ۔ واضح ہو کہ بنی اسرائیل قبل
اسکے کہ حضرت موسیٰ ع انکو اپنے ہمراہ لیکر ملک مصر سے نکلے مصر کے فرعونوں
کے تحت حکم بطور رعیت کے تھے اور وہ شریعت جو مقرر کی تھی حضرت یعقوب ع
اور یوسف ع نے اوسپر عمل کیا کرتے تھے ۔ اور اول ہی اول جبکہ بنی اسرائیل
مصر میں آئے تو حضرت یوسف ع کی عمر انتالیس برس کی تھی بعد انکا مصر میں
تا بقیہ زیست حضرت یوسف ع کے کہ وہ اکہتر برس میں سکونت پذیر رہے
وہ اکہتر برس اس حساب سے ہیں کہ یوسف ع ایکسو دس برس کے ہوئے تھے
جب اوسمیں سے انتالیس کم کردیں تو باقی رہے اکہتر برس اور بعد وفات
حضرت یوسف علیہ السلام کے تا تولد حضرت موسیٰ مصر ہی میں رہے اور وفات
یوسف ع سے تولد حضرت موسیٰ ع تک جو نسٹھہ برس ہوئے ۔ اور آٹھہ
برس حضرت موسیٰ ع کے سامنے ہی مصر ہی میں رہے پس باین حساب مدت
اقامت بنی اسرائیل کی مصر میں تا اخراج حضرت موسیٰ ع دو سو پندرہ برس ہوتے ہیں

ذکر ہے حکام بنی اسرائیل اور اونکے بادشاہوں کا

ذکر ہی حکام نبی اسرائیل اور اونکے بادشاہونکا

بعد وفات جناب موسی عم کے نبی اسرائیل پر کوئی بادشاہ نہ تہا ہان حاکم اون لوگون کے قایم مقام بادشاہ کے ہوتے تہے چنانچہ اسطرح مدت گذر گئی یہانتک کہ طالوت اول ہی اول بادشاہ اونپر ایک شخص ہوا جسکا حال ہم آگے ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالی یہہ فصل یعنے حکام نبی اسرائیل کی اسمین غلطی اکثر ہوئی ہی بسبب بعد عہد اور گذرنے زمانہ بعید کے اور بسبب ہونے اسحال کے زبان عبرانی مین کیونکہ اون الفاظ کا صحیح بولنا مشکل تہا — اور کوئی تواریخ معتمد بہ فن تواریخ سے ایسی ہمیرے پاس نہ تہی جسکی صحت پر اعتماد کرتا — کیونکہ جو نسخہ مجکو ملا وہ دوسریکا مخالف ہی دیکہا — اور خلاف یا تو اسماء حکام مین پایا یا بلحاظ اسماء اور تعداد ازمنہ اونکے مین — اور یا اونکی حکومت کے مدتون کی تعداد مین — اور یہودیون کے جو چوبیس کتابین معتمد یہ مین اور مدت سے اونکی پاس چلی آتی ہین وے زبان عبرانی مین ہین اور عربی مین آجتک اونکا ترجمہ نہین ہوا[*] — اونمین سے ایک کتاب قضاۃ نبی اسرائیل اور ایک کتاب ملوک اسرائیل کے مینے موجود کر کے ایک شخص زبان عبرانی اور عربی دان کو پیدا کیا اور اوس سے مینے کہا کہ تو ان کتابون کو پڑہ — واسطے صحت کے تین نسخے ایسے اوسکے پاس موجود کردئے چنانچہ وہ پڑہا کرتا تہا اور مین جو صحیح جانتا تہا لکہتا تہا اور نامونکو بحسب طاقت بشری حروف اور حرکات سے مینے اچہی طرح پر ضبط کیا ہو اللہ ہی توفیق دینے والا

ذکر ہی حضرت یوشع عم کا

---

[*] اس مصنف کے وقت مین جو سنہ ۷۳۲ مین تہا کوئی کتاب نبی اسرائیل کا ترجمہ زبان عربی مین نہوا ہوگا ہمارے زمانہ مین کہ سنہ ۱۲۶۳ ہجری ہی تمام توریت اور کتب نبی اسرائیل کے ترجمہ ہر ایک زبان مین موجود ہین ۱۲ مترجم

ذکر بیچ حضرت یوشع ؑ کا

بعد وفات جناب موسیٰ ؑ کے حضرت یوشع ؑ بن نون — ابن الیشامع — ابن عمیہود — بن لعدان — ابن تاحن — ابن راشف ابن رافح — ابن بریعا — ابن افرائیم — بن یوسف — بن یعقوب — امور بنی اسرائیل کے مدبر ہوئے تھے — اور تین روز بنی اسرائیل کے ساتھہ صحرا مین ٹھہر کر حضرت یوشع ؑ نے معہ بنی اسرائیل کے طرف رود الشریعہ کی (جو غور کی ایک ندی ہے جسکو اردن بھی کہتے ہین) دسوین تاریخ نیسان کو درمیان اوس سال کے جسمین حضرت موسیٰ ؑ نے انتقال جاودانی فرمایا تھا کوچ کیا حضرت یوشع ؑ جب ندی پر پہنچے تو کوئی راہ عبور کی انکو بجز پانی کے نہ ملی اسلئے حضرت یوشع ؑ نے اون لوگون کو جو صندوق توریت کا اوٹھائے ہوئے تھے (یعنے جسمین تختی تھی خدا کے پاس کی اوتری ہوئی) کہا کہ رود الشریعہ سے تم پار ترو جب وہ لوگ صندوق توریت کا لیکر دریا مین گھس گئے تب دریا نے اونکو راہ دی چنانچہ سب بنی اسرائیل پار ہو گئے بعد ازان اوسی حالت اصلی پر وہ ندی ملکر پیوستہ ہو گئی — اور حضرت یوشع ؑ نے معہ بنی اسرائیل کے اوس دریا سے پار ہو کر شہر ریحا کا محاصرہ کیا — لیکن چونکہ وہ شہر ہر چہار طرف سے بند تھا اسلئے ہر روز اوسکے گرد ایکدفعہ گھومتے پھرا کرتے یا ساتوین دن حضرت یوشع ؑ نے بنی اسرائیل کو یہہ حکم دیا کہ اجکے روز سات دفعہ اسکے گرد گھوم کر غل مچاؤ اور نرسنگی اپنی بجاؤ — چنانچہ اونہون نے بموجب حکم کے ایسا ہی کچھ کیا — تب یکایک سب چار دیواری گر کر ایسی مسمار ہوئی کہ خندق کی برابر ہو گئی اور سب بنی اسرائیل بطور یلغار تلوارین ہاتھہ مین لیلے ریحا مین گھس گئے اور وہانکی باشندونکو قتل کر ڈالا جبکہ ریحا سے فراغت پا چکے اور فتح کر چکے تو پھر نابلس کو گئے (یہہ وہ شہر ہے جسمین حضرت یوسف ؑ کی بیع ہوئی تھی) بعد ازان

ذکر ہی حضرت یوشع عم کا

بعد ازان حضرت یوشع عم نے حضرت یوسف عم کی ہڈیان جنکو حضرت موسیٰ عم
اکھاڑ لائے تہے اور چالیس برس تک اونکو ہمراہ اپنے صحرا نوردی مین سلئے
پہرے تہے اور وے حضرت یوشع عم کو سپرد کر گئے تہے اوس شہر مین دفن
کین سینے جبکہ یوشع عم ریح سے فراغت پاچکے تب نابلس مین جاکر دفن کین —
اور حضرت یوشع عم بہی ملک شام کے بادشاہ ہوکر اور وہانکے عاملون کو متفرق
کرکے اٹھائیس برس تک تدبیر و بندوبست بنی اسرائیل کا کرتے رہے — پہر
یوشع عم نے وفات پائی اور کفر حارث مین مدفون ہوئے عمر اونکی ایکسو
دس برس کی ہوئی — تاریخ ابن سعید مغربی مین مینے یہہ لکہا دیکہا ہی کہ حضرت
یوشع عم معرۃ مین مدفون ہوئے ہین مگر یہہ معلوم نہین کہ اوسنے نقل ہی کردیا
یا اوسے ثابت بہی کیا ہی یا نہین — جیسا کہ وہ مشہور ہی — اس عاجز کے
نزدیک وفات حضرت یوشع عم کی اٹھائیس برس بعد وفات حضرت موسیٰ
عم کے وقوع مین آئی تہی — اور بعد وفات حضرت یوشع عم کے فنحاس
ابن العزر بن ہارون ابن عمران — اور کالاب بن یوقنا تہا یہہ دونو قایم
مقام اونکے ہوئے اور انصرام کار اور مدبر امور بنی اسرائیل کے وہ دونو
رہے مگر فنحاس کاہن تہا — اور کالاب حاکم تہا لیکن انکی حکومت اور سطوت
بنی اسرائیل مین کچہہ بہت اور دیر تک نرہی چنانچہ سترہ برس تک تو بنی اسرائیل
اونکے تابعدار رہے — بعد ازان بغی اور سرکش ہوکر خداتعالے کے گناہ گار
ہوگئے اسلئے خداتعالے نے اونپر کوشان کو مسلط کیا جو کہ کسی ایک جزیرہ
کا بادشاہ تہا اس جزیرہ کے تعین مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ وہ
جزیرہ قبرس تہا اور بعضے کا یہہ قول ہی کہ نہین بلکہ وہ جزیرہ ارمن تہا بہر
تقدیر اتنا معلوم ہی کہ یہہ کوشان عیص ابن اسحاق کی اولاد سے تہا چنانچہ

ذکر ہی حضرت یوشع عم کا

۵ وہ نبی اسرائیل پر غالب آگیا اور حالت غلامی مین آٹھہ برس تک نبی اسرائیل اسکے بہیسے رہی بعد ازان فریاد دوا دیلا نبی اسرائیل نے جناب باری سے کرنی شروع کی اور کالاب کے ایک بہائی حقیقی تہا جسکو عتنائل بن قناز کہتے ہین اوسنے اسرا نے بہائی کو نبی اسرائیل پر قایم کیا — ہندہ کے نزدیک یہہ ہے کہ بعد گذرنے بانون برسکے وفات موسیٰ علیہ السلام سے یہہ مخلصی نبی اسرائیل کو نصیب ہوئی تہی کیونکہ کوشان نے کل آٹھہ ہی برس اونپر حکومت کی ہے — بعد استیلار اور غلبہ کوشان کے عتنائل بن قناز اولاد یہودا سے جو قایم ہوا تہا اوسنے سب مصیبت نبی اسرائیل کی دور کی — کسلئے کہ وہ بہت نیک بخت اور صالح تہا چنانچہ چالیس برس تک اصلاح حال نبی اسرائیل مین یہہ شخص مصروف رہا — ہندہ کے نزدیک اسنے درمیان سنہ ۹۲ موسوی کے وفات پائی — بعد وفات عتنائل کے پہر نبی اسرائیل گنہگار ہوگئے اور اپنی بدی سے باز نہ آئے بتون کی پرستش کرنے لگے خدا ے حقیقی سے پہر گئے — اسلئے خدا تعالے انے عغلون بادشاہ مآب کو جو اولاد لوط سے تہا اونپر مسلط کیا اوسنے بہی نبی اسرائیل کو حالت غلامی مین رکہا پہر نبی اسرائیل نے جناب باری سے فریاد وزاری کی اور دعا کی کہ اسے جناب باری عغلون کی قید سے ہمکو چہڑا چنانچہ بعد اٹھارہ برسکے درمیان سنہ ۱۱۰ موسوی کے عغلون کی قید سے بہی رہائی پائی — اور اہوذ جو اولاد بنیامین سے تہا اوسکو خدا تعالے انے واسطے دفع کرنے اذیت عغلون کے جو نبی اسرائیل کو دیتا تہا قایم کیا — اور عغلون کے اذیت اور تنگی اور تکلیف جو نبی اسرائیل کو پہنچی تہی وہ سب اوسنے دور کی چنانچہ اہوذ آٹھہ برس تک اونکی تدبیر کرتا رہا اور سنہ ۱۹۰ موسوی مین اوسنے وفات پائی — بعد وفات اہوذ کے شمگار بن عنوث ایک برس تک تدبیر کرتا رہا اسنے کل ایک

ذکر ہی حضرت یوشع ع کا

ایک سال ہی حکومت کی اور درمیان سنہ ۱۹۱ موسوی کے وفات پائی — اوسکے بعد
پھر بنی اسرائیل سرکش اور مغرور ہوگئے اسلئے خدا تعالے نے اونکو کسی ایک
بادشاہ شام کے قبضہ مین سپرد کر دیا جسکا نام یابین تہا اوسنے دس برس
تک حالت غلامی مین بنی اسرائیل کو رکہا اور آخر سنہ ۲۱۱ موسوی مین یابین
سے ہی مخلصی پائی — پہر ایک مرد قبیلہ نفتالی سے مسمی باراق ابن ابی نعم
— اور ایک عورت جسکا نام دبورا ہی یہہ دونو قایم ہوئے اور ظلم کرنا
شروع کیا یہہ دونو بنی اسرائیل پر چالیس برس ریاست کرتے رہے
چنانچہ دوسو اکیاون ۲۵۱ موسوی مین انکی سلطنت ہی جاتی رہی — پہر بنی اسرائیل
سات برس تک گناہ کرتے رہی اور اونکا کوی مدبر امور نہ تہا اسواسطے اونکے
دشمن اسی عرصہ مین یعنے اہل مدین کے رہنے والے اوپر غالب آگئے اور
سنہ ۲۵۰ موسوی مین یہہ فتور ہی جاتا رہا — مگر بنی اسرائیل نے پہر
جناب باری مین انابت و فریاد کی اسلئے خدا تعالے نے گذعون بن یوآش
کو اون پر قایم کیا اوسنے اونکے سب دشمنون کو قتل کرکے اور اونکے دین کو
پہر محکم کیا اوسنے کل چالیس برس حکومت کی اور درمیان سنہ ۲۹۸
موسوی کے وفات پائی بعد ازان ابیمالخ نے تین برس حکومت کی اور
سنہ ۳۰۱ موسوی مین انتقال کیا پہر بعد ابیمالخ مذکور کے ایک شخص جو اولاد
یشخسو خر سے تہا جسکو بوآاپر الجرشی ہی کہتے ہین وہ قایم ہوا اور بائیس برس
تک وہ حکومت کرتا رہا اوسنے بعد تین سو تئیس برس گذرنے موسی ع کے
وفات سے انتقال کیا بعد ازان پہر بنی اسرائیل نے خطائین اور گناہ
کرنے شروع کئے اسلئے بنی عمون کو آلہی اونپر مسلط کیا یہہ اولاد لوط سے
ہین اسوقت مین بنی عمون کا مالک اسو بیطو تہا یہہ لوگ بنی اسرائیل پر اٹہارہ

ذکر بہی حضرت یوشع ع کا

برس تک غالب رہی بعد اٹھارہ برس کے انکے پنجہ سے بہی خلاصی پائی انکی حکومت آخر سنہ ۱۴۳ مین پوری ہو چکی تہی جبکہ اوسکے پنجہ سے نجات پا چکے تب پہر بنی اسرائیل نے جناب باری کی درگاہ مین فریاد والغیاث کی اوسوقت اللہ تعالے نے درمیان اونکے ایک شخص مسمی نُقیح الجرشی جو کہ اولاد منشا سے تہا ٹہرایا اسنے سب اذیتین بنی عمون کی بنی اسرائیل سے دور کین اور بہت لوگ بنی عمون کے مار ڈالے اور چہہ برس تک بنی اسرائیل پر حکومت کرتا رہا اوسنے سنہ ۲۴۷ موسوی کے آخر مین وفات پائی — پہر ایک شخص اولاد یہودا سے اونکے درمیان حاکم ہوا جسکا نام اَلقبَق تہا اوسنے سات برس تک حکومت کی اور بعد سنہ ۲۵۴ موسوی کے وفات پائی — بعد البصن کے آلون حاکم ہوا یہہ شخص اولاد زبولون سے تہا اوسنے دس برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۲۶۴ موسوی کے وفات پائی — بعد آلون کے ایک شخص عَبْدون بن ہُلّال جو اولاد افرائیم بن یوسف سے تہا آٹہہ برس تک حکومت کرتا رہا اور سنہ ۲۷۳ موسوی مین اسنے بہی وفات پائی ۔ پہر بہی بنی اسرائیل اپنی خطا سے باز نہ آئے اور براہ ضلالت مین دنرات دوڑتے چلے گئے اسلئے خدا تعالے نے اہل فلسطین کو اون پر مسلط کیا چنانچہ اہل فلسطین چالیس برس تک اونپر مسلط رہے اور سنہ ۳۱۲ موسوی مین انکا غلبہ بہی جاتا رہا — پہر بنی اسرائیل نے جناب باری سے فریاد کی اللہ تعالے نے اونمین ایک شخص جسکا نام شمسون بن مانوح تہا — اولاد دان سے وہ قایم کیا — یہہ شخص بہت قوی ہیکل اور مضبوط آدمی تہا چنانچہ بنام شمسون الجبار کے مشہور رہا اسنے تمام اہل فلسطین سے کہ جو بنی اسرائیل پر غالب آگئے تہے مدافعت کی اور بیس برس تک اونکی تدبیر امور مین سرگرم رہا بعد اسکے عرصہ کے پہر شمسون پر اہل فلسطین غالب ہو گئے اور اوسکو قید کر کے ہمراہ اپنے

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل کا

اپنے مکانونمین جو کہ ستونون پر ٹہرے ہوئے تہے لیگئے اسنے وہان جاکر ستون گہر کا پکڑ کر ہلایا وہ گہر گر پڑا آپ بہی مرگیا اور جو اہل فلسطین جو اوسمین موجود تہے وے بہی دب کے جان بحق ہوئے یہہ انتقال شمشون کا سنہ ۳۲ ہم موسوی مین ہوا تہا پہر نہ بہی بےسری اور فتور رعایا بنی اسرائیل مین دس برس کے عرصہ تک قایم رہا چنانچہ سنہ ۴۴ہم موسوی تک وہ فتور بہی تمام ہوچکا بعدازان درمیان اونکے ایک شخص اولاد اتیا مور بن ہارون بن عمران سے قایم ہوا جسکا نام عالی ہی یہہ کاہن تہا (اصل کاہن کے اونکی زبان مین کوہن ہی اور معنی اوسکے امام کے ہین) یہہ شخص بہت صالح اور نیک آدمی تہا چالیس برس تک یہہ بہی تدبیر کرتا رہا اور جبکہ وہ حاکم ہوا تو عمر اوسکی اٹہاون برسکی تہی اور تمام عمر اوسکی اٹہانوین برسکی ہوئی اسکی اول سال جلوس مین شمویل نبی ایک گانوین جسکو شیلو کہتے ہین باب القدس پر واقع ہی اوسمین پیدا ہوئے اور تیسوین سال جلوس عالی کے حضرت داؤد نبی پیدا ہوئے تہے اس عالی مذکور کے وفات درمیان سنہ ۸۲ہم موسوی کے ہوئی تہی اس عالی کے بعد حضرت شمویل نبی بنی اسرائیل کے انتظام مین سرگرم رہی اور یہہ چالیس برسکی عمر مین نبی ہوئے تہے اور اسی زمانہ مین عالی مذکور فوت ہوا تہا چنانچہ گیارہ برس تک حضرت شمویل نبی بنی اسرائیل کی تدبیر کرتے رہی اور اس گیارہوین برس مین حکام اور قضاۃ بنی اسرائیل کے پورے ہوچکے جن حاکمون کا اوپر ذکر ہوا یہہ لوگ قاضی اور حاکم تہے الا قایم مقام بادشاہون کے شمار کیے جاتے ہین مگر بعد گذرنے اون گیارہ برسکے جسمین شمویل نبی نے بندوبست بنی اسرائیل کا کیا تہا بادشاہ ہونے بنی اسرائیل مین شروع ہوئے چنانچہ انکا ذکر کرونگا انشاء اللہ تعالے یہہ زمانہ قضات کا ہی سنہ ۹۳ہم موسوی مین

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل کا

تمام ہو چکا — بعد ازان تمام بنی اسرائیل شمویل نبی کے پاس حاضر ہوئے اور
عرض کی کہ ایک بادشاہ ہمارے پر آپ مقرر کر دیجے حضرت شمویل نبی نے بھی
ساؤل کو بادشاہ مقرر کیا اسیکا نام طالوت ابن قیس ہی اور بہی بادشاہ
اولاد انبیا مین سے ہی — یہہ طالوت سرداروں مین سے نہ تہا کہتے ہین کہ ذات
کا چروا ہا تہا — اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ سقا تہا بعضے کہتے ہین کہ موچی تہا —
بہر تقدیر طالوت نے دو برس بادشاہت کی اور پہر طالوت اور جالوت مین
لڑائی ہوئی یہہ جالوت جابرہ کنعانیین سے تہا ملک اسکا فلسطین کے طرف
واقع تہا اور یہہ بادشاہ بسبب قوت اور طول قامت کے بڑے رتبہ پر
تہا — جب وہ بعزم رزم خارج ہوا تو کوئی اوسکا مقابلہ نکر سکا — مگر حضرت
شمویل نبی نے علامت قاتل جالوت کی بیان کر دی تہی اسلئے طالوت نے
تمام اپنے لشکر مین بغور تمام تلاشی کی کہ وہ نشان اور علامت کس شخص مین پائی
جاتی ہی کسی میں بجز حضرت داؤد کے نپائی گئی اور حال حضرت داود کا یہہ ہے
کہ یہہ حضرت اپنے باپ کے سب بیٹون سے چہوٹے تہے بکریان اپنی باپ اور
بہائیون کی چرایا کرتے تہے — انکو طالوت نے بلایا اور بغور دیکہا وہ نشان
اونمین پایا — وہ علامت یہہ تہی کہ حضرت شمویل نبی نے بموجب حکم خدا
کے حضرت داؤد کے سر پر اولا تیل مل دیا تہا اسلئے انہون نے کہا کہ وہ شخص
جسکے سر پر تیل ملا گیا ہی وہ جالوت کو ماریگا اور ایک تنور لوہی کا منگوا کر یہہ کہا
کہ جو کوئی اس تنور مین ٹہیک بہر کر سما جاوے وہ ہی قاتل جالوت ہی جبکہ
حضرت داؤد کے سر پر تیل ملا ہوا معلوم ہوا اور وہ تنور بہی خوب ٹہیک
مثل سانچے کے اونکے تن پر آگیا تب طالوت نے حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم دیا
کہ جالوت سے کشتی کیجئے چنانچہ حضرت داؤد لڑے اور جالوت کو پچہاڑ کر مار ڈالا

ذکر بنی حکام بنی اسرائیل کا

مار ڈالا اور عمر اونکی تینیس[۳۲] برس کی تہی بعد ازان حضرت شمویل نبی کا انتقال ہو گیا
اونکی اولاد نے راتون رات اونکو دفن کرکے نوحہ کیا اس نبی کی عمر باون برس کی
ہوئی تہی — بعد ازان یہہ معاملہ ہوا کہ لوگونکو حضرت داوٗد علا سے محبت بدرجہ
کمال ہو گئی اور سب اونکی طرف مایل ہوئے یہہ بات طالوت پر ناگوار گذری اسوسطے
طالوت نے حضرت داود علا کے قتل کرنیکا ارادہ کیا اور یہہ حضرت جان بچاکر
اوس سے بچ نکلے — پہر طالوت کو اس ارادہ اور حرکت ناشایستہ کرنے سے
بہت ندامت حاصل ہوئی چنانچہ اوسنے اپنے دلمین کہا کہ اے بار خدا عوض اس
حرکت بد کے جسکا اپنے دلمین مین مرتکب ہوا تہا کسی لڑائی مین مجکو مار ڈال — چنانچہ
فلسطینی پہر آکر اوس سے لڑے اور اس مقابلہ مین وہ بہی معہ اپنی اولاد کے[۹۵ برس کے سنہ]
موسوی مین مارا گیا جبکہ جالوت مرگیا تو سب قبایل علحدہ علحدہ ہو گئے اور گیارہ
فرقہ کنعان کے الیش بوشت بن طالوت کے تابع ہو گئے یہہ شخص تین برس تک
ان قومون پر حکومت کرتا رہا — اور ایک قوم یعنے یہودا کا قبیلہ یہہ الیش بوشت
کے زیر حکم نہ ہوا اس قوم پر حضرت داوٗد عم ابن بیشا — بن عوفید — بن بوعز
— بن سلمون — بن نحشون — بن عمینوذب — بن رم — بن حصرون
— بن بارص — بن یہودا — بن یعقوب — ابن اسحاق — بن ابراہیم
خلیل عم حکومت کرنے لگے اور حضرت داوٗد علا نے طالوت سے رنجیدہ ہوکر
جس جاسے وہ پچہاڑا گیا تہا اوسجائے پر لعنت کی اور حبرون مین جا رہے —
جبکہ حضرت داوٗد عم کی حکومت درمیان سنہ ۳۰ کے پوری ہو گئی اور تمام فرقے
تحت حکم اونکے ہو چکے تب اٹھتیس[۳۸] برسکی عمر تہے کہ بیت المقدس کی طرف تشریف
لیگئے اور ملک شام مین بہت فتحین کین چنانچہ — فلسطین — اور شہر عمان —
اور رباب — اور حلب — اور نصیبین — اور بلاد ارمن وغیرہ اونکے تحت

حکم ہو گئین — حضرت داؤد عم نے ایک نامہ پاس بادشاہ حلب کے اون ایام مین
کہ والی حلب کو بادشاہ حماۃ مسمی توعر سے عداوت تہی بہیجا تہا اوسکے جواب
مین توعر مذکور نے اپنا وزیر معہ تحایف نفیسہ اور نامہ متضمن سلام و دعا اور اظہار
انبساط کی پاس حضرت داؤد عم کے روانہ کیا اور یہہ لکہا کہ حلب کے بادشاہ کو
مار ڈالو — اور جبکہ عمر حضرت داؤد عم کی اٹہاون برسکی ہوئی یعنے اٹہاونسواں
برس حضرت داؤد عم کے جلوس کا جب ہوا تو اوریا اور اوسکی جورو دسی حجر و اقعہ
کہ مشہور ہے وہ واقع ہوا — اور جبکہ ساٹہہ برسکی عمر حضرت داؤد عم کی ہوئی
تو اوسکا بیٹا ابیشولم بن داؤد اوسپر چڑہ آیا تہا اوسکو بنی اسرائیل کے کسی
جلاد نے مار ڈالا اور کل ایام سلطنت حضرت داؤد علیہ السلام کے چالیس برس
ہین — اور ستر برسکے ہوکر درمیان سنہ ۵۳۵ موسوی کے آپنے انتقال فرمایا
لیکن بروقت وفات کے اپنے بیٹے سلیمان کے حقمین یہہ وصیت کرگئے تہے کہ
میرے پیچہے میرا بیٹا سلیمان بادشاہ ہوگا اور حضرت سلیمان عم کو سمجہا گئے تہے
کہ بیت المقدس کی تعمیر کرنا چنانچہ واسطے اس کار خیر کے بہت خزانہ کئی گہر بہرے
ہوئے زر کے جو کئی اونٹون پر بار ہوسکتے تہے چہوڑ گئے تہے — جب حضرت داؤد
عم نے وفات پائی تو سلیمان ابن داؤد عم بارہ برسکی عمر مین تخت نشین ہوئے
اوسکو خداتعالی نے حکم اور ملک اتنا کچہہ دیا تہا کہ کسیکو سوا اسکی نصیب نہین ہوا
جیسی کہ خبر دی ہے اوسکی خداتعالی نے ایک آیت مین درمیان قران شریف کے
— پہر درمیان چوتہے سال جلوس کے ایار کے مہینے یعنے سنہ ۵۳۹ موسوی
مین تعمیر بیت المقدس کی موافق وصیت اپنے باپ کے حضرت سلیمان عم نے
کرنی شروع کی — اور سات برس تک چنائی ہوا کی — مگر گیارہوین برس
جلوس کے یعنے درمیان آخر سنہ ۵۴۶ موسوی کے اوسکی تعمیر سے فراغت

فراغت پا چکے تہے — یہہ گہر جو حضرت سلیمان نے نبایا تہا — اوسکا ارتفاع تیس گز — طول ساٹہہ گز — عرض بیس گز تہا اور باہر اوسکے فصیل سو گز مربع تیار کی تہی — پہر حضرت سلیمان عم نے بیت المقدس مین دار السلطنت نبائی اوسکی عمارت بہت مضبوط اور اس دار السلطنت کے نبانے مین بہت کوشش فرمائی چنانچہ تیرہ برس مین وہ بہی درمیان چوبیسوین سال جلوس کے تیار ہو چکی — اور پچیسوین سال جلوس مین بلقیس بادشاہزادے یمن کے معہ اپنے ہمراہیونکے حضرت سلیمان عم کے پاس حاضر ہوئے اور سب بادشاہان زمین نے اچہی طرح اطاعت حضرت سلیمان کی کی اور تحفہ و تحایف جمیع جانب سے آنے لگے اسطرح کے چین و آرام سے حضرت سلیمان عم کی عمر گذری اور باون برس کے ہوکر درمیان سنہ ۵۷۵ سو سوی کے گویا چالیس برس بادشاہت کرکے وفات پائی بعد انتقال حضرت سلیمان عم کے اونکا بیٹا رحبعم بادشاہ ہوا — یہہ رحبعم مذکور نہایت بدشکل کریہہ المنظر تہا — جبکہ رحبعم مسند آرائے خلافت حضرت سلیمان عم کے ہوئے اس روز تمام امراء کبار قوم نبی اسرائیل کے آکر حاضر ہوئے اور انہون نے عرض کی کہ آپکے والد ماجد یعنے حضرت سلیمان عم ہمارے پر بہت سختی روا رکہتے تہے اور اکثر امور دشوار ہمپر متعین کر رکہے تہے اگر آپ ہمکو اوس سختی سے رفاہیت بخشین تو ہم تمہاری اطاعت مانتے ہین — رحبعم نے کہا کہ تین روز کے بعد اس بات کا جواب تمکو ملے گا یہہ کہکر اپنے باپکے وزیرونکو بلاکر اس امر مین مشورت لی کہ انکو کیا جواب دینا چاہئے سب ارکان دولت نے جو کہ اوسکے باپ کے وقت کے تہے یہہ مصلحت دی کہ انکی تالیف قلوب کرنا بہتر ہی جس امر مین یہہ شکوہ کرین بیشک وہ امر دور کرنا چاہئے — پہر رحبعم نے نئے لوگونکو جنکو اس امر کی کچہہ معرفت حاصل نہ تہی

ذکر ہی حکام نبی اسرائیل کا

بلاکر مشورت لی اونہون نے کہا کہ سنئے قبلہ عالم اگر سختی اور تشدد نہ کیجی گا اور انہین کا کہنا مانئے گا تو اونکو طمع اور حرص زیادہ پیدا ہوگی مناسب یہی ہی کہ سختی ہی کیجائے — جبکہ وے معہودہ پردہ لوگ حاضر ہوئے تو رحبعم نے اونسے کہا کہ مین اپنے باپ سلیمان سے زیادہ تمپر سختی کرونگا کیونکہ تم لوگ میرے باپ سے ڈرتے تھے اسلئے تمکو مین اور رنج زیادہ دون تاکہ تم مجھسے بہی ڈرو — یہہ بات سنکر سب گھبرائے اور اوسکے منقاد نہ ہوئے چنانچہ رحبعم کے زیر حکومت فقط دو فرقے ایک اولاد یہوداکی — دوسرا فرقہ اولاد بنیامین سے رہگیا باقی دس فرقون کا بادشاہ ایک شخص مسمی یربعم جو کہ فاسق و فاجر و کافر اور غلام حضرت سلیمان کا تہا ہوگیا — اسوقت سے سلطنت نبی اسرائیل کی دو قسم مین منقسم ہوگئی اور حضرت داود ع کی نسل کا جو بیٹا تہا یعنے رحبعم وہ بادشاہ دو ہی فرقہ کا یعنے یہودا — اور بنیامین کے فرقہ کا رہ گیا — اور باقی دس فرقے نبی اسرائیل کے جو رہے اونکی بہت بادشاہ ہوئے جو نبام ملوک الاسباط کے مشہور ہین یہہ حال دوسو اٹہہ برس تک رہا ۲۶۱ — حضرت سلیمان کا بیٹا نبی اسرائیل مین ایسا تہا جیسے خلفاء اہل اسلام کے گذرے ہین کیونکہ وے اہل ولایت بہی تہے — اور ملوک اسباط کی مثال ایسی ہی جیسے ملوک اطراف اور نواح کے تہے خلفا کے وقت مین — یہہ بادشاہ جو مشہور نبام ملوک الاسباط ہین انہون نے اطراف فلسطین وغیرہ کو بہی فتح کیا مگر ابن داود بیت المقدس سے نہ ہلا اور کسیطرف نہ گیا — اب ہم اوّل اولاد داود ع کا ذکر وہان تک کرینگے جسجا بتے پہر یہہ سلطنت مجتمع ہوکر ملوک اسباط پر تمام ہوئی — بعد ازان ہر ایک بادشاہ کا حال جو ملوک اسباط مین سے تہا فرادی فرادی ایک پیچہے دوسرے کے بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالے — اسلئے ہم کہتے ہین کہ رحبعم اپنی جلوس کے پانچ برس تک دونون فرقون پر سلطنت کرتا رہا — اور پانچ برس

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

پانچوین سال فرعون مصر جسکا نام سیشاق تہا وہ آکر رحبعم سے لڑا اور بہت
مال اوسکا اوسنے تاراج کیا اور بیت لحم کو اور عمارۃ غزہ اور صفوریہ وغیرہ
بلاد کو ڈہا کر خاک سیاہ کر دیا لیکن رحبعم مذکور اپنے ملک پر بعینہ قایم رہا
اور از سر نو رحبعم نے ایلیاء کی تعمیر کی اور اس رحبعم سے اٹہائیس بچے نرینہ
سوا لڑکیون کے پیدا ہوئے — اور سترہ برس کل بادشاہت کی —
اور عمر اکتالیس برس کی پاکر بعد سنہ ۵۹۲ موسوی کے انتقال پایا — جبکہ
رحبعم راہی ملک بقا ہوا تو بعد اوسکے گدی نشین اوسکا بیٹا ابیا تین برس تک
رہا اور سنہ ۵۹۵ موسوی مین وہ بہی مر گیا — اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا
آسا اکتالیس برس تک بادشاہی کرتا رہا — اسپر بہی دشمن تونا خت لایا
تہا مگر خدا تعالے نے اوسکو دفع کیا اس دشمن مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین
کہ وہ دشمن بادشاہ ملک حبشہ کا تہا — اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ قوم
ہنود سے تہا پہر قضا ہیر آسا نے بعد سنہ ۶۳۶ موسوی کے وفات پائی —
بعد ازان آسا کی بیٹی یہوشافاط نے پچیس برس تک بادشاہت کی اور یہوشافاط
کی عمر جبکہ وہ بادشاہ ہوا تہا پینتیس برس کی تہی یہہ یہوشافاط مرد صالح اور نیکبخت
آدمی تہا اور بہت عنایت رعیت پر کرتا رہتا تہا خصوصاً حال بنی اسرائیل پر
بہت رحم کرتا — کہتے ہین کہ یہوشافاط پر ایک دشمن صعب بڑا لشکر لیکر چڑہ
آیا تہا اور یہہ بہی اوسکے مقابلہ کے واسطے باہر نکلا تہا مگر اللہ تعالے نے اوس
دشمن ہی کے لشکر مین ایسا فتنہ برپا کیا کہ آپسمین لڑنے اور کٹنے لگے یہانتک
کہ نیست و نابود ہو گئے اور جو بچے وہ شکست کہا کر بہاگ گئے اس لڑائی مین
یہوشافاط کے مال غنیمت بہت ہاتہہ آیا اور منصور اور مظفر ہو کر بیت المقدس کو
اوسنے مراجعت کی اور پچیس برس تک بادشاہت کرتا رہا پہر سنہ ۶۶۱ موسوی

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل کا

مین اوسنے انتقال کیا اسکے بعد اوسکا بیٹا یہورام بتیس برسکی عمر مین تخت نشین ہوا اسنے آٹھہ برس بادشاہت کرکے درمیان سنہ ۶۶۹ موسوی کے انتقال کیا — جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا اخزیا ہو جسکی عمر بیالیس برسکی تہی بجاے اپنے باپ کے بادشاہ ہوا کُل دو برس اوسنے حکم رانی کی اور سنہ ۶۷۱ مین فوت ہوا — اسکے بعد غدر مچ گیا اور فتور برپا ہوگیا کوئی بادشاہ اس فتور مین نہ تہا البتہ ایک عورت جادوگرنی جو کہ اصلین کنیزک حضرت سلیمان ؑ کی تہی جسکا نام عتلیا ہو تہا وہ بادشاہت کرتی تہی اور اوسنے اولاد داؤد مین سے ایک ایک شخص کو چن چن کے قتل کیا تہا لیکن ایک لڑکا یواش بن اخزیو اوس سے کہین پوشیدہ زندہ رہگیا تہا سات برس یہہ لونڈی ہی حکومت کرکے درمیان سنہ ۶۷۸ موسوی کے مرگئی — اسکی مرنے کے بعد یواش مذکور سات برسکی عمر مین بادشاہ ہوا اور درمیان تیئسوین سن جلوس کے اسنے پہر ترمیم اور تجدید عمارت بیت المقدس کی کرنے شروع کی اور چالیس برس بادشاہت کرکے درمیان سنہ ۷۱۸ موسوی کے وفات پائی — بعد یواش کے بیٹا اوسکا امصیا ہو پچیس برسکی عمر مین بادشاہ ہوا اور انتیس برس سلطنت کرتا رہا بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ پندرہ ہی برس سلطنت کرکے درمیان سنہ ۷۴۸ موسوی کے مقتول ہوا بعد ازان عزیا ہو سولہ برسکی عمر مین بجاے اوسکے تخت نشین ہوا اسنے باون برس سلطنت کی پہر اوسکو برص کی ایسی بیماری ہوگئی کہ زندگی کاٹنی مشکل ہوئی اور کوئی اوسکا حکم بہی نہ مانتا تہا آخر الامر اوسکا بیٹا یوتم اوسپر غالب آیا اور عزیا ہو نے آخر سنہ ۷۹۹ موسوی مین وفات پائی — جبکہ یوتم اوسکا بیٹا تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا تو عمر اوسکی پچیس برسکی تہی اسنے کُل سولہ برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۸۱۵ موسوی کے وفات پائی

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

وفات پائی — کہتے ہین کہ اسکے عہد کے قریب ہی حضرت یونس نبی ع اس جہانمین تشریف رکھتے تھے چنانچہ آگے ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالے — بعد وفات یوتم کے اوسکا بیٹا آحز بیس برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور سولہ برس تک بادشاہت کرتا رہا — اور چوتھے سال جلوس اسکے مین بادشاہ دمشق نے اسپر چڑھائی کا قصد کیا اوس بادشاہ کا نام رضین تھا — حضرت اشعیا نبی اس آحز ہی کے وقت مین موجود تھے جنہو نے اس رضین کو یہہ خوشخبری دی تھی کہ لڑائی نہ ہوگی بلکہ بدون لڑائی کے صحیح وسالم تو اپنے گھر کی طرف مراجعت کریگا — چنانچہ ایسا ہی ہوا بعد ازان آحز نے درمیان سنہ ۸۳۱ موسوی کے وفات پائے — بعد اوسکی وفات کے اوسکا بیٹا حزقیا جو کہ مرد صالح اور فہمند تھا تخت نشین سلطنت کا ہوا اسکے جلوس کے چھٹے سال مین سلطنت ملوک اسباط کی جنکا ذکر اولا درمیان ذکر رحبعم ابن سلیمان کے ہوچکا ہے تمام ہوچکے — اب ہم ذکر کرتے ہین مختصر حال ملوک اسباط کا چھٹے سال جلوسی حزقیا تک اور جبکہ اونکا ذکر کرچکین گے تو پھر عود کرین گے ہم طرف حال حزقیا کی یعنے حال حزقیا کا مستوعب بیان کرکے اون بادشاہونکا حال لکھین گے جو اوسکے بعد بادشاہ ہوئے — اسلئے ہم کہتے ہین کہ ملوک اسباط بعد وفات حضرت سلیمان ع کے اونکے بیٹے رحبعم پر اوایل سن پانسو چہتر مین خارج ہوئے تھے اور سن آٹھہ سو سنتیس مین اونکا دورہ تمام ہوچکا اس حساب سے کل مدت اونکی سلطنت کی دوسو اسٹھہ برس ہوتے ہین اور وہ سترہ شخص تھے اونکے نام یہہ ہین — ۱ یربعم — ۲ نوذب — ۳ بعشور — ۴ ایلا — ۵ نومری — ۶ تبنی — ۷ عمری — ۸ اخوب — ۹ اخزیو — ۱۰ یاہورام — ۱۱ یاہو — ۱۲ یہویاحاز — ۱۳ یوآش — ۱۴ یربعم ثانی — ۱۵ زکریا ۱۶ شلوم ۱۷ منحیم فقحیو — یابقح — ہوشاع — مگر ہر ایک کی بادشاہت کرنے کی مدت بالتفصیل

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

جو دیکہی اور پہر اوسکو جمع کیا تو وہ مطابق دو سو اکسٹھہ [۲۶۱] برس کے نہیں ہوتے اسلئے
ذکر ہر ایک کی مدت سلطنت کا ہمنے چھوڑ دیا ہی اب ہم کچھہ حال اونکا بیان
کرتے ہین واضح ہو کہ اول بادشاہ اونمین سے یربعم ہی حال اسکا یہہ ہے
کہ یہہ کافر اور زشت خو اور غلام حضرت سلیمان ابن داود عم کا تہا اسنے کفر
اور بت پرستی اپنے وقت مین پہیلا دی تہی اور اسکے اٹہارہوین برس جلوسی
مین رحبعم بن سلیمان فوت ہوئے — دوسرا بادشاہ اونمین کا نوذب جو بیٹا
تہا یربعم مذکور کا — تیسرا بادشاہ اونمین کا بعشوہ ہی جو بیٹا تہا ابن اخیاہ کا
اولاد یشسوخر سے — چوتہا بادشاہ ایلا وہ بیٹا ہی بعشوہ مذکور کا اسکا
سپہ سالار زمری تہا جب کہ ایلا مقتول ہوا تو بجائے اوسکے زمری قایم
مقام اوسکے ہو گیا — اسلئے پانچوان زمری ہی شمار کیا جاتا ہی یہہ زمری مع
اپنے گہر کے جلا دیا گیا تہا — چہٹا تبنی ہی اسنے شراکت عمری پانچ برس سلطنت
کی — ساتوان عمری ہی جو کہ بعد مرنے تبنی کے وہ بادشاہ مستقل تمام ملک مین
ہو گیا تہا اس عمری مذکور نے شہر صبصطیہ بسایا کر اوسکو دار السلطنت بنایا تہا —
اٹہوان اخاب ہی یہہ اخاب بیٹا عمری مذکور کا وہ مقتول ہوا تہا ایک لڑائی مین
جو درمیان اوسکے اور بادشاہ دمشق کے ہوی تہی نوان اخزیو بیٹا اخاب
مذکور کا ہی جو کہ چہت کے روزن مین سے نیچے گر کے مر گیا تہا دسوان یاہورام
بہائی ہی اخزیو مذکور کا اسکے ایام دولت مین قحط پڑا تہا گیارہوان یاہو بیٹا
نمشی کا — بارہوان یہویاحاز بیٹا یاہو مذکور کا ہی تیرہوان یوآش بیٹا
یہوحاز کا ہی — چودہوان یربعم ثانی بیٹا یوآش کا ہی اسنے اپنے ایام
سلطنت مین اچھی قوت پائی کر چند گانو بنی اسرائیل کے جو کہ اون بادشاہون کی
حکومت سے خارج ہو گئے تہے وے پہر کر اوسنے فتح کئے بعضے شہر کہ

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

تک اپنی سلطنت مین ملالی اور اسی کے زمانہ مین حضرت یونس عم موجود تہے —
پندرہوان یقجوہی جکی سلطنت تہوڑی ہی مدت تک رہی سولہوان فاقح ہے
جسکے ایام حکومت مین جزیرہ کا بادشاہ آکر بلوک اسباط سے لڑا اور بہت سے
آدمی اونمین سے قید کرکے ہمراہ اپنے لیگیا اور کچہہ جو باقی رہگئے تہے خراسان
کیطرف نکل گئے — سترہوان ہوشاع ابن ایلا ہی جبکہ یہہ حاکم ہوا تو اسنے
جزیرہ کے والی کی اطاعت اختیار کرلی تہی اوس جزیرہ کے والی کا نام سلمناصر
تہا بعضے کہتے ہین فلنصر تہا اور نو برس تک گردن اطاعت سے انحراف نہ کیا
— الا بعد عرصہ مذکور کے باغی ہوگیا اور نافرمانی کرنے لگا اسلئے اوسنے تین
برس تک اوسکا محاصرہ کیا اور بعد ازان شہر صبصطیہ جو اوسکا مقر تہا چہین
لیا اور اوسکو معہ اوسکی قوم کی طرف بلاد خراسان کی نکالدیا اور اونکی جاسے
شمرہ لوگ وہان بسادیئے یہہ واقعہ چہٹے برس جلوس حزقیا کے واقع ہوا تہا
پہر جو لوگ اسباط کے بچ گئے تہے وے حزقیا سے جا ملے اور اوسکے مطیع
ہوگئے — اس حزقیا نے انتیس برس بادشاہت کی یہہ شخص پچیس برس کی عمر مین
بادشاہ ہوا تہا اور یہہ بہت صالح نیک بخت آدمی تہا اور عمر اوسکی پندرہ برس
پیشتر اوس عمر سے جواب اوسنے پائی ہوچکی تہی لیکن خدا تعالے نے پندرہ برس
اور بڑہا دیئے تہے چنانچہ بموجب حکم خدا کے ایک نبی نے جو کہ اوسکے زمانہ
مین موجود تہا اوسکو یہہ خبر دی تہی اور بیوی نبی اوسنے بموجب حکم خدا کے کی تہی
— اور اوسکے عہد مین ایک بادشاہ جزیرہ کا جسکو سنحاریب کہتے ہین اوسپر
چڑہ آیا لیکن خدا تعالے نے اوسکو شرمندہ کیا اور اوسکے لشکر مین تفرقہ اور جنگ
برپا ہوا اسلئے وہ مراجعت کرگیا اور اوسکی اولاد مین سے دو شخصون نے

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

سنادی تہی کہ تمکو کچھہ سنخاریب کا نہ پہونچے گا اور وہ بد دن ڈراہی کے ٹوٹ جاگا
چنانچہ ایسا ہی ہوا — بعد ازان دونو بیٹے اوسکے جنہونے سنخاریب کو قتل کیا تہا پہلے ڈر کر
پر طرف موصل کی بہاگ گئے پہر واتسے بیت المقدس کو گئے اور حزقیا سے طالب
امن ہوئے نام اونکا یہہ ہے ایک کا نام اذرمالخ — دوسریکا شراصر — بعد مقتول
ہونے سنخاریب کے اوسکا بیٹا اسرحدون بادشاہ ہوا — بسبب گذرنے اس واقعہ
کے حزقیا کا حکم بہت بہڑہ گیا تہا اور ملوک اطراف ونواح اوسکو تحفہ اور تحائف بہیجنے
لگے تہے چنانچہ انتیس برس اسی امن وچین سے بادشاہت کرتا رہا پہر سنہ ۷۱۰ موسوی
مین اوسنے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا منشا بارہ برس کی عمر مین اوسکی جابجی تخت نشین ہوا
اسنے خداتعالے سے بغاوت اختیار کرکے فسق اور فجور بائیس برس تک خوب ظاہر
کیا — بعد ازان جزیرہ کا بادشاہ اوسے اسیر کر لیگیا لیکن منشا نے گناہ چہوڑکر توبہ کرلی
تہی چنانچہ وہ تائب ہوکر سنہ ۸۱۵ موسوی مین مرگیا — اسنے پچپن برس بادشاہت
کی — اسکے بعد بیٹا اوسکا آمون دو برس تک بادشاہ رہا اور سنہ ۸۱۷ موسوی مین مارا گیا
— بعد ازان یوشیا اسکا بیٹا بادشاہ ہوا یہہ اللہ تعالے کی عبادت اور بندگی کیا
کرتا تہا اور بیت المقدس کی پہر اسنے تعمیر اور مرمت کی تہی اسنے اکتیس برس بادشاہت
کی اور سنہ ۸۴۹ موسوی مین وفات پائی — پہر یہویاحاز اوسکا بیٹا بجائے اوسکے
جب مسند ہوا تو فرعون مصر جسکو لوگ لنگڑا تصور کرتے ہین وہ آکر لڑا اور اسے ہمراہ
اپنے گرفتار کرکے مصر کو لیگیا اسنے کل تین مہینے سلطنت کی ہی اور مصر مین حالت گرفتار
ہی مین درمیان سنہ ۸۴۹ موسوی کے فوت ہوا بعد سنہ ۸۴۹ موسوی کے اسکی
سلطنت تمام ہوچکے مگر بعد گرفتار ہونے یہویاحاز کے اوسکا بہائی یہویاقیم بجائے
اوسکے گدی نشین ہوگیا تہا اسکے جلوس کے چوتہے سال مین بخت نصر بابل کا حاکم ہوا
یعنے سنہ ۸۵۲ موسوی یہہ بات ہمکو اسطرح سے معلوم ہوئی ہے کہ ہمنے بنی اسرائیل

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

بنی اسرائیل کی حکومتون کی مدتین جمع کین اور جتنی جتنی مدت تک فتور اونمین برپا رہا
ان سب کی میزان دیکر معلوم کیا — لیکن مورخین یہہ کہتے ہین کہ حضرت موسی علیہ السلام
کی وفات سے ابتدا ملک بخت نصر تک نوسو اٹھہتر (۹۷۸) برس اور دوسو اٹھتالیس (۲۴۸)
دن گذرے ہین — اگر ان مدتون کو جمع کیجئے تو اوسمین چھبیس (۲۶) برس بڑہ جاتے
ہین یہہ تفاوت قریب ہے کچھہ بہت تفاوت نہین ہے اور سبب اوسکا یہہ ہے
کہ یہودیون نے مدتون کے حساب مین کسرین چھوڑ دین ہین کیونکہ یہہ بات عقل
مین نہین آتی کہ کوئی شخص سلطنت پوری بیس برس اور یا انیس برس کرے اور
اوسکے کچھہ سال یا دن یا مہینے مطلق نہ ہون بلکہ ضرور ہے کہ کچھہ دن یا مہینے بھی ہمراہ اوسکے
ہونگے اور یہودیون نے ہر ایک شخص کی مدت سلطنت مین سال صحیح بدون کسر کی
لکھے ہین تو اسلئے چھبیس برس اوسمین سے کم ہوگئے اب ہم بخت نصر کے حال تک
جو پہنچے ہین تو بالضرور انشاء اللہ تعالے تاریخ بندی اون حالات کی جو مابعد اوسکے
گذرے ہین بخت نصر سے کرینگے واضح ہو کہ بخت نصر سنہ ۹۶۹ موسوی مین
حاکم ہوا اور اول سال اپنے جلوس کے طرف نینوی کے جو کہ ایک شہر ہے سامنے
موصل کے اور درمیان اوسکے اور موصل کے ایک شہر ہے کوچ کرکے اوسکو فتح
کیا اور وہان کے باشندون کو قتل کرکے وہ شہر اجاڑ دیا — اور چوتھے سال
جلوسی مین جو کہ ساتوان سال یہویاقیم کی تخت نشینی کا تھا بخت نصر مذکور معہ افواج
قاہرہ کے ملک شام کو جاکر بنی اسرائیل سے لڑا لیکن یہویاقیم نے اوسکی اطاعت
منظور کرکے صلح کرلی اور لڑائی نہ کی اسلئے بخت نصر نے اوسکو تاج بخشی کی —
لیکن یہہ اطاعت یہویاقیم کی تین برس تک رہی یعنے بعد انقضاے مدت مذکورہ کے
وہ باغی ہوگیا — بمجرد سننے اس خبر کے بخت نصر نے قاصد روانہ کیا اور پھر یہویاقیم کو
گرفتار کرواکے حکم کیا کہ دربار مین حاضر کیا جائے یہویاقیم کو اسطرحکا خوف دامنگیر

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

ہوا کہ وہ بسبب خوف کے راہ ہی مین مرگیا اس سے معلوم ہوا کہ یہویاقیم نے گیارہ برس بادشاہت کی اور آٹھوین سال جلوس بخت نصر کے مین اوسکے سلطنت تمام ہوچکے جبکہ یہویاقیم گرفتار ہوکر طرف عراق کی روانہ ہوا تہا تو اپنی جا سے اپنے بیٹے یخنیو کو قایمقام کرگیا تہا چنانچہ سو دن اوسنے بہی اپنے باپ کی جاے سلطنت کی پہر اوسکو بہی بخت نصر نے آدمی بہیجکر گرفتار کرواکر بابل کیطرف بلایا چنانچہ ہمراہ یخنیو کے علماء بنی اسرائیل بہی گرفتار ہوئے ایک اونمین سے حضرت دانیال نبی تہے اور دوسرے حزقیال نبی جو کہ نسل ہارون سے تہے گرفتار ہوئے بعد بہیجنے یخنیو کے بخت نصر نے اوسکو دایم الحبس کیا چنانچہ تا وقت ہلاکت بخت نصر کے یخنیو قید ہی مین رہا بروقت اوسکے گرفتار ہونے کے اوسکے چچا صدقیا کو جو بخت نصر کی اطاعت مین تہا بخت نصر مذکور نے بنی اسرائیل پر بجاے اوسکے متعین کیا — اور اس صدقیا کے ایام دولت مین ارمیا نبی موجود تہی اس نبی کا یہہ حال ہے کہ وعظ اور پند صدقیا بادشاہ اور تمام بنی اسرائیل کو کیا کرتا تہا اور بخت نصر کا خوف سبکو دلایا کرتا تہا چنانچہ یہی ہوا کہ جبکہ نو برس صدقیا کے جلوس کے گذرے تو وہ بخت نصر سے باغی ہوگیا پس لیے بخت نصر معہ اپنے لشکر اور فوج کے اوسپر چڑھ آیا — اور ہارین اور ربقینہ میں خیمہ کرکے ایک اپنے وزیر مسمی نبوذرادون کے ہمراہ فوج متعین کرکے حکم دیا کہ قدس مین جاکر صدقیا کے قلعہ کو محاصرہ کرے — چنانچہ وزیر مذکور ڈہائی برس یعنے پہلی تاریخ تموز جلوس صدقیا کے نوین برس تک اوس قلعہ کو محاصرہ کرے رہا — آخر الامر بزور شمشیر قدس کو فتح کیا اور شاہ صدقیا معہ بنی اسرائیل کے گرفتار آیا — پہر بیت المقدس کو جسے سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کیا تہا ڈہاکر اور جلاکر خاک سیاہ کردیا — اور کچہہ بنی اسرائیل جلادیے کچہہ مار ڈالے کچہہ بہاگ گئے — اسنے کل گیارہ برس سلطنت کی اور یہی پچہلا بادشاہ ہے بنی اسرائیل کا لیکن

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

۷۵ لیکن وہ شخص جو اسکے بعد بادشاہ ہوا اور اوستے بیت المقدس کی بہی پہر کر تعمیر کی جیسا کہ آگے اوسکا ذکر آوے گا — وہ ہی شخص بیت المقدس کی سلطنت کے لایق تہا — اب کوئی بادشاہ بنی اسرائیل کا نرہا اور بیت المقدس بیسویں سال جلوس بخت نصر کے مین یعنے درمیان سنہ ۹۹۹ موسوی مین بخت نصر کے ہاتہہ سے ویران ہوا — اور چارسو تریپن ۴۵۳ برس معمور و آباد رہا — اور ستر برس تک ویران پڑا رہا — بعد ازان پہر اوسکی تعمیر ہوئی جیسا کہ آگے ذکر کیا جاویگا یہان تک ہمنے نقل اون چوبیس ۲۴ کتابون متواترہ یہود سے کی ہی جو اونکے پاس محفوظ ہین اور اونکے اسمار کے حروف اور حرکات اور مدات وغیرہ کو بہی جنے المقدور ضبط کیا ہی فقط

اب ہم کتاب تجارت الامم سے جو کہ تصنیف ابن مسکویہ کی ہی نقل کرتے ہین

واضح ہو کہ ابن مسکویہ یہہ بیان کرتا ہی کہ جبکہ بخت نصر بیت المقدس مین آکر لڑا اور بنی اسرائیل کو مار ڈالا اور بیت المقدس کو ویران کر دیا تب ایک گروہ بنی اسرائیل کا وہان سے بہاگ کر فرعون مصر کے دامن عاطفت مین جا چہپا — بخت نصر نے بمجرد استماع اس خبر کے فرعون کے پاس اپنے قاصد بہیجے اور یہہ کہلا بہیجا کہ یہہ لوگ جو بہاگ کر آپ کے پاس جو آرہے ہین حقیقت مین میرے غلام ہین بہتر یہہ ہے کہ انکو میرے حوالہ کر دیجے والا نہ مجکو آیا جانیئے — فرعون نے جواب دیا کہ یہہ لوگ آزاد ہین غلام نہین ہین اور مین کبہی انکو تیرے حوالہ نکرونگا چنانچہ نہ دینے یہہ امر باعث غضب بہڑکنے اور مصر پر چڑہائی کرنے بخت نصر کا ہوا تہا — اور ایک گروہ بنی اسرائیل کا عرب کو بہاگ کر جو آیا تہا وے لوگ حجاز مین بسنے لگے تہے — کتاب ابو عیسے عہ مین لکہا ہی کہ بخت نصر جبکہ بیت المقدس کو ویران اور بنی اسرائیل کو تباہ کر چکا تب عازم فتح کرنے شہر صور کا ہوا اور مدت مدید تک اس شہر کا محاصرہ کرتے رہا — اور باشندگان صور نے تمام اپنا مال اور اسباب

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

کشتیون مین بہر کر سمندر کی راہ روانہ کر دیا تہا لیکن بسبب کجبختی اور قہر الہی کے وے کشتیان معہ جمیع اسباب محمولہ کے دریا برد ہوئین — افواج قاہرہ بخت نصر سے بہت آدمی مجروح و مقتول بہی ہو چکے تہے اور وہ اونکے محاصرہ مین بہت کوشش کرتا تہا آخرالامر بزور شمشیر شہر صور پر نقارہ فتح کا بجا کر جمیع باشندگان صور کو قتل کیا مگر اس شہر مین اوسکی حیثیت کے موافق اوسکو خزانہ نہ پایا — بعد ازان مصر پر چڑہائی کی اور فرعون اعرج پر فتح پاکر اوسکو سولی پر کہینچ کر قتل کیا اور جتنے خزنیہ اور بیت المال مصر مین تہے سب پر قابض ہوگیا اور جسکو اوس شہر مین پایا عام ہی کہ قبطی ہو یا کوئی اوسکو گرفتار کیا چنانچہ اسسے تباہ حال مین چالیس برس تک مصر ویران پڑا رہا — مگر بخت نصر بلاد مغربیہ مین لڑتا ہوا اپنے شہرون کیطرف مراجعت کر کے بابل مین چلا آیا اب ہم اس بادشاہ کا حال مرنے وغیرہ کا ملوک فارس کے حالمین انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے فقط

پوشیدہ نرہے کہ جبدن سے کہ بخت نصر نے بیت المقدس کو ویران و خراب کر ڈالا تہا اوس روز سے ستر برس تک ویران ہی پڑا رہا اور اوسکی تعمیر بالکل نہوئی مگر بعد گذرنے ستر برسکے ایک بادشاہ فارس نے جسکا نام یہودی لوگ کیرش بیان کرتے ہین اوسنے کی — لیکن اب اختلاف اس امر مین ہی کہ کیرش مذکور کون تہا — بعضے کہتے ہین کہ وہ دارا ابن بہمن ہی — بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ بہمن ہی تہا اور صحیح یہی ہی کہ وہ بہمن ہی تہا کیونکہ اس امر کی صحت پر اشعیا نبی کی کتاب بہی گواہی دیتی ہی چنانچہ ہم بہی ہمراہ ذکر ملوک فارس کے پاس ذکر اردشیر بہمن کے اسکا ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالی

پہر جبکہ نئے سر لیے بیت المقدس کی تعمیر ہو چکی تو سب بنی اسرائیل عراق وغیرہ کے طرف سے مراجعت کر کے پہر وہان آبسی یہہ تعمیر بعد گذرنے نوے ۹۰ برس کے ابتدار حکومت بخت نصر سے وقوع مین آئی — جبکہ سب بنی اسرائیل

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل کا

اسرائیل اکٹھے ہوکر بیت المقدس کو مراجعت کرکے آئے تو ایک شخص عُزیر نامی جو عراق کا باشندہ تہا وہ سرگروہ اونکا ہوا اور اوسکے ساتہہ دو ہزار آدمی سے زیادہ علما وغیرہ آئے ہے تہے بعد آنے بیت المقدس کے حضرت عُزیرؑ نے ایکسو بیس مشائخ علماء بنی اسرائیل سے مرتب کئے اسوقت سے تورات معدوم ہوگئی تہی بالکل اونکے پاس نہ تہی لیکن اللہ تعالے نے بطور الہام کے حضرت عُزیرؑ کے سینہ مین منقش کردی اونہون نے وہ بطور الہام بنی اسرائیل کے لئے لکہی جسسے حلال اور حرام پہر دے جاننے لگے جبکہ یہہ معاملہ واقع ہوا تو سب بنی اسرائیل حضرت عُزیرؑ سے محبت کرنے لگے اور حضرت عُزیرؑ بہی اونکی اصلاح اور تدبیر ہر امر کی درمیان بیت المقدس کے کرتے رہے — لیکن حضرت عُزیرؑ بعد گذرنے چالیس برس تعمیر بیت المقدس کے راہی ملک بقا ہوئے — کہا ہون مین کہ عُزیرؑ نے جب وفات پائی تو ابتدار سلطنت بخت نصر کو ایکسو تیس برس گذرے تہے — اور نام حضرت عُزیرؑ کا عبرانی زبان مین عزرا ہی اور یہہ شخص اولاد فنحاس بن العزر بن ہارون بن عمران سے ہے اور یہہ بہی یہودیونکی کتابون سے ثابت ہی کہ بعد حضرت عُزیرؑ کے جو کہ ریاست بنی اسرائیل کا والی بیت المقدس مین ہوا تہا وہ شمعون صدیق تہا یہہ شخص ہارون کی نسل سے ہی کتاب ابو عیسےٰ مین لکہا ہی کہ جبکہ بنی اسرائیل بیت المقدس مین بعد اوسکی تعمیر ہو چکنے کے آکر بسے تو اونمین سے اونکے حاکم مقرر ہوئے مگر جو حاکم اونکا ہوتا تہا وہ زیر حکم بادشاہ فارس کے رہا کرتا تہا بہی طور ظہور اسکندر رومی تک رہا یعنے ابتدار سلطنت بخت نصر سے سنہ چار سو بینس تک یہہ دستور جاری رہا — پہر یہہ اتفاق ہوا کہ یونانی غالب ہوگئے فارسیون پر اسوقت مین بنی اسرائیل یونانیون کے تابع اور منقاد ہوگئے یونانی بہی بنی اسرائیل ہی مین سے اونکے حاکم مقرر کرتے رہے وہ شخص جو متولی بنی

ذکر ہی حضرت یونس ع کا

اسرائیل پر ہوا تہا اوسکا نام ہیرودوس یا ہیرودوس رکہا کرتے تہے یہی حال رہا بنی اسرائیل کا جبتک کہ دوسری دفعہ بیت المقدس ویران ہوا جو کہ پہلے ویران ہوچکا تہا اور متفرق ہوگئے بنی اسرائیل جیسا کہ آگے ذکر کرینگے انشا اللہ تعالے اب ہم یہہ بیان کرتے ہین کہ بنی اسرائیل کے عہد مین کون کون نبی گذرا

ذکر ہی حضرت یونس ع ابن متّی کا

متّی نام ہی والدہ حضرت یونس ع کا واضح ہو کہ کوئی نبی اپنی ماکے نام سے مشہور نہین ہوا بجز حضرت عیسے اور یونس علیہما السلام کے جیسا کہ ذکر کیا ہی ابن الاثیر نے اپنی کتاب کامل مین جہان اونسے یونس کے منغے بیان کئے ہین — کہتے ہین کہ یونس ع نبی تہے اولاد بنیامین سے — یوثم ابن عزّیا کے عہد کے بعد جو کہ ایک بادشاہ بنی اسرائیل کا تہا جسکا اول ذکر ہوچکا ہی نبی ہوکر طرف اہل نینوی کے تشریف لیگئے تہے یہہ شہر واقع ہی سامنے موصل کے اور درمیان ان دونون کے نہر دجلہ ہے — کہتے ہین کہ یوثم ابن عزّیا سنہ ۱۰۱۵ موسوی مین فوت ہوا اسکے مرنے کے بعد مشیت ایزدی سے چاہا کہ یونس ع نبی ہوکر باشندگان نینوی کو جو کہ بت پرست ہین ہدایت راہ راست کی کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت یونس ع نے اون لوگون سے کہا کہ تم خدا سے ڈرو اور پرستش بتونکی چہوڑ دو اگر تم لوگ توبہ نکروگے تو فلانی روز عذاب سخت خدا تعالے کیطرف سے تمہارے اوپر آویگا اور مین اوس عذاب کے آنیکا ضامن ہون — جبکہ وہ روز مقرری آپہنچا اور عذاب نے اونلوگونکو گہیرا سبکے سب یکبارگی خدا پر ایمان لے آئے اسلئے خدا تعالے نے وہ عذاب اون سے دور کردیا — مگر چونکہ حضرت یونس ع کو اس امر کی اطلاع مطلق نتہی کہ وے لوگ ایمان لے آئے ہین اسلئے عذاب موقوف ہوگیا اور یکبارگی دل برداشتہ ہوکر خفا ہوکر نینوے کو چہوڑ کر وہانسے چلے گئے — ابن سعید مغربی نے کہا ہی کہ حضرت یونس وہانسے روانہ ہوکر دجلہ پر پہنچے اور وہان ایک کشتی پر ہمراہ اور لوگونکے سوار ہوئے جبکہ کشتی چلتے چلتے دفعتہً اسطرح پر ٹہر گئی کہ مطلق جنبش نکرسکی تب اون

ذکر ہی ارمیاؔ نبی کا

اوسس کشتی کا ناخدا کہنے لگا کہ اے بہائیو تم لوگون مین کوئی شخص گنہ گار ہی کیونکہ کشتی ۷۹
مطلق جنبش نہین کہاتی اسلئے قرعہ اِس شخص کے تعین کے واسطے ڈالا گیا تاکہ گنہ گار معلوم
ہوجائے وہ قرعہ حضرت یونس عم کے نام پر پڑا اون لوگون نے فوراً اونکو اوٹہا کر دریا مین
ڈالدیا — اور دریا مین ایک مچھلی اونکو نگل کر اُبلّہ کی طرف چلی گئی سوا اِسکے اور
حال اِس نبی کا قران شریف مین مذکور ہی

ذکر ہی ارمیاؔ نبی کا

پہلے بیان ہوچکا ہی شاہ صدقیا کے ذکر مین یہہ کہ ارمیا نبی اوسکے زمانہ مین تشریف
رکہتے تہے اور تمام بنی اسرائیل کو یہہ ارشاد کیا کرتے کہ توبہ کرو اور خدا سے ڈرو
اور بخت نصر کا حال بہی اونکو سنایا کرتے تہے تاکہ ڈرین اور افعال قبیحہ چہوڑدین
لیکن کسینے اونکی نہ سُنی اور کوئی اوسکی طرف متوجہ نہوا — جبکہ ارمیا نبی نے یہہ حال
اونکا دیکہا کہ یہہ لوگ اپنے افعال قبیحہ نہین چہوڑتے تب وہ جدا ہوکر کہین مخفی ہوگیا
اوسی زمانہ تک کہ بخت نصر اونسے آکر لڑا اور بیت المقدس کو ڈہایا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا
— تاریخ بن سعید مغربی سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ خدا تعالے نے ارمیا نبی پر باین مضمون
وحی نازل کی کہ مین پہر کر تعمیر بیت المقدس کی کیا چاہتا ہون اتو وہان جا چنانچہ حضرت
ارمیا وہان تشریف لائے اور دیکہا کہ بیت المقدس ڈہیا ہوا پڑا ہی تب ارمیا نبی نے
اپنے دلمین یہہ کہا کہ سبحان اللہ مجکو تو جناب باری سے یہہ ارشاد ہوا ہی کہ تو اوس
شہر مین جا مین اوسکی تعمیر کرنی چاہتا ہون اور یہہ کب آباد ہوا کیونکہ زندہ ہونا
اسکا جو بالفعل مثل مردہ کے ہی مشکل ہی اسی اثناء مین انکو نیند آگئی ہاتہہ پر سر کو
رکہہ کر گدہا باندہ کر اور تکار زنبد جسمین کچہہ طعام تہا اوسی طرح چہوڑ کر سورہی —
اور قصہ انکا وہ ہی جو خبر دی ہی خدا تعالے نے قران شریف مین

ذکر بی ترجمہ توراۃ وغیرہ کا زبان عبرانی سی یونانی مین

جسکا ترجمہ یہہ ہی — کہ آیا مانند اوس شخص کے جو گذرا ایک گانو پر اور وہ گانو پڑا تہا ویران اور ڈہایا ہوا اوسنے کہا کہ کیونکر زندہ کریگا اسکو اللہ تعالے کیونکہ یہہ تو مردہ ہی — اسلئے مار ڈالا اوسکو اللہ تعالے نے اور پڑا رہا مردہ سو برس تک پہر زندہ کیا اوسکو خدا نے اور پوچہا اوس سے کہ کتنی دیر تک تو پڑا رہا اوسنے کہا کہ ایک روز یا کچہہ کم خدا تعالے نے فرمایا کہ نہین بلکہ سو برس تو مردہ پڑا رہا اور دیکہہ اپنے کہانے اور شراب کو کہ سڑی نہین اور دیکہہ اپنے گدہی کو — اب ہم تجکو ایک نمونہ بنائینگے آدمیونکے فہمایش کے لئے — اور دیکہہ بورانی ہڈیون کو کہ کسطرح سے ہم اونپر گوشت پہناتے ہین — جبکہ یہہ اوسکو معلوم ہوا تب اوسنے کہا کہ جانتا ہون مین کہ خدا تعالے ہر ایک شئی پر قادر ہے — کہتے ہین کہ یہہ قصہ جو قرانمین مذکور ہی یہہ حضرت عزیر کا حال ہی مگر صحیح مذہب یہی ہی کہ ارمیا نبی ہی کا حال ہی

ذکر ہی ترجمہ ہونی توریت وغیرہ کتب انبیا کا زبان عبرانی سی زبان یونانی مین

ابو عیسے کہتا ہی اپنی کتاب مین کہ جبکہ اسکندر کی حکومت فارس وغیرہ پر بڑہ گئی اور یونان کی بادشاہت غالب ہوگئی تو سب بنی اسرائیل وغیرہ اوسکے تابع ہوگئے اور بعد اسکندر کے یونانی بادشاہ سلطنت کرتے رہے جنکا لقب ہر ایک کا بطلیموس تہا جیسا کہ آگے ذکر مستوعب درمیان تیسری فصل کے انشاء اللہ تعالے ہوگا مگر اسجا ے انکا ذکر فقط اتنا ہی کرتے ہین جتنے کی حاجت ہی — اب ہم کہتے ہین کہ جبکہ اسکندر مرگیا تو اوسکے بعد بطلیموس لاغوس بادشاہ ہوا اور اوسنے بیس برس سلطنت کی — اسکے بعد بطلیموس محب اخیہ بادشاہ ہوا یہہ وہ شخص ہے جسکے واسطے کتب انبیا کا زبان عبرانی سے زبان یونانی مین ترجمہ ہوا تو گویا اسکندر

ذکر ہی ترجمہ ہونی توریت وغیرہ کا زبان عبرانی سی یونانی مین

سکندر کو مرے ہوئے بیس برس گذرے تھے کہ توریت وغیرہ کا ترجمہ زبان یونانی مین ہوا — ابو عیسے کہتا ہی کہ بطلیموس ثانی محب اخیہ جبکہ بادشاہ ہوا تو ادس وقت مین تین ہزار یہودی قید خانہ مین قید تھے اسنے سبکو آزاد کر دیا اور حکم دیا کہ سب اپنے اپنے وطنون کو چلے جاؤ اسبات سے بنی اسرائیل بہت خوش ہوئے اور اسکی دعا اور شکر گذاری مین بدل مصروف تھے کہ اسی اثنا مین بطلیموس مذکور نے ایک قاصد مع تحایف کے درمیان بیت المقدس کے بنی اسرائیل کے پاس روانہ کیا اور ادنسے یہہ کہلا بھیجا کہ چند علمار بنی اسرائیل ہمارے پاس بھیجدو تاکہ توریت وغیرہ کتب انبیا کا ترجمہ زبان عبرانی سے یونانی مین کرین انہون نے اوسکے حکم کی بہت جلد تعمیل کی اور ایک انبوہ کثیر علمار بنی اسرائیل کا واسطے جانے اور اختیار کرنے اس امر کے مستعد ہو گیا لیکن چونکہ ہر ایک شخص راغب تہا واسطے جانے کے اسمین اختلاف ہوا کہ کسکو بھیجے تب سب نے متفق ہوکر یہہ تجویز کی کہ ہر ایک قوم سے چہہ چہہ نفر روانہ کرنے چاہئین اس حساب سے بہتر آدمی کے قریب منتخب ہوئے اور وے روانہ ہوئے طرف بطلیموس کی — جبکہ یہہ لوگ بطلیموس کی خدمت مین پہنچے تو اوسنے اچھی طرح پر اونکی مہمانداری اور خاطر کی اور اونکی چہتیس ٹولیان بناکر ہر ایک قوم کی آدمی الگ الگ کرکے حکم دیا کہ علحدہ علحدہ ترجمہ کرو چنانچہ اون لوگون نے چہتیس نسخہ طیار کئے تب بطلیموس نے ہر ایک نسخہ کا دوسرے سے مقابلہ کیا کچہہ فرق معتد بہ نہ پایا بعد ازان وے نسخہ بطلیموس نے اپنے شہرون مین تقسیم کر دئے اور اسکے عوض مین اونکو بہت سا انعام دیکر اونکو رخصت کیا جبکہ وے اپنے وطن کو مراجعت کرنے لگے تو سب نے بطلیموس سے عرض کی کہ ایک نسخہ بہی اونمین سے ہمکو بہی رحمت ہو چنانچہ اوسنے اونکی مراد پوری کی اور ایک نسخہ بہی دیا — پہر وے سب اپنے وطن کی طرف مراجعت کر گئے بیت المقدس مین آئے — پس وہ نسخہ جو بطلیموس

ذکر ہی ذکریا اور اوسکی بیٹے یحیے عم کا

کے واسطے ترجمہ ہوا ہی وہ بہت نادرات اور صحیح ہی تمام توریت کے نسخون سے جیسا کہ اول اشارہ بہی ہوچکا ہی طرف اس نسخہ کی اور وہ نسخہ بہی بتلا چکا ہون جو یہودیون کے پاس ہی بالفعل اور توریت سمرہ کا بہی ذکر آچکا ہی درمیان اس کتاب کے مقدمہ کے اب اوسکے ذکر کی کچہہ حاجت نہین

ذکر ہی ذکریا اور اوسکے بیٹے یحیے علیہ السلام کا

نقل ہی کتاب ابن سعید مغربی سے کہ ذکریا اولاد سلیمان ابن داؤد علیہما السلام سے ہی یہہ ایک نبی ہین جسکا ذکر قران شریف مین بہی ہوا ہی — اور یہہ حضرت ذکریا قوم سے بڑے تہے — اور یہہ وہی شخص ہی جسنے حضرت مریم والدہ حضرت عیسے علیہ السلام کو پرورش کیا اور اونکے کفیل ہوئی تہی — اور حضرت مریم بیٹی عمران بن ماثان کے اولاد سلیمان بن داؤد سے تہے اور حضرت مریم کی ماکا نام حنہ تہا اور اس حنہ کے ایک بہن تہی جسکا نام الیشاع تہا وہ حضرت ذکریا سے منعقد ہوئی تہی تو گویا حضرت ذکریا کی بیوی حضرت مریم کی خالہ تہی اور یہی سبب تہا کفیل ہونے ذکریا کا مریم کے پرورش کے واسطے — جبکہ حضرت مریم جوان ہوئن اور ہوش سنبہالا تو حضرت ذکریا نے ایک کہڑکی مسجد مین بناکر حضرت مریم کو اوسمین واسطے عبادت خدا تعالے کے بٹہلایا اور کوئی شخص اونکے پاس بجز ذکریا کے نہ جانے پاتا تہا — اس اثنا مین حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ذکریا کو بشارت دی کہ تیری پشت سے یحیےؑ پیدا ہوگا وہ تصدیق کریگا ایک کلمہ کی یعنے عیسےؑ بیٹے مریم کے — بعد ازان بموجب ارشاد جناب باری کے حضرت جبرائیل پاس مریم علیہ السلام کے گئے اور درمیان دامن مریم کے روح حضرت عیسےؑ کی پہونکی بمجرد اسکے مریم کو حمل ہوگیا اور حضرت عیسے عم پیٹ مین متمکن ہوئے — اور خالہ مریم کی بہی حاملہ ہوچکی تہی یعنے اوسکے شکم مین حضرت یحیی علیہ السلام تہے

ذکر ہے ذکریا اور اوسکی بیٹے یحیٰ ع کا

تہے — چنانچہ چہہ مہینے پیشتر تولد جناب مسیح ع سے حضرت یحیٰ ع پیدا ہوئے
— جبکہ یہودیون کو یہہ معلوم ہوا کہ مریم نے بدون شوہر کے بیٹا جنا تو سب نے
اوسپر تہمت لگائی اور حضرت ذکریا کو ڈہونڈ ہوے بہاگ کر ایک بڑے
درخت مین جا چہپے اونہون نے اوس درخت کو معہ ذکریا کے کاٹ ڈالا
اوسوقت مین عمر حضرت ذکریا کی ایکسو برس کی تہی تو گویا حضرت ذکریا بعد
پیدایش مسیح ع کے مقتول ہوئے اور حضرت مسیح ع جب پیدا ہوئے تہے
تو غلبہ اسکندر کو تین سو برس گذر چکے تہے — تو گویا حضرت ذکریا اسے کچہہ بعد
مقتول ہوئے — اور حضرت یحیٰ ع جو کہ بیٹے تہے حضرت ذکریا ع کے یہہ
چہوٹی ہی عمر مین نبی ہو کر لوگون کو ہدایت کرنے لگے اور اون کے کپڑے پہنا
کرتے تہے اور زہد و ورع مین ایسے مصروف تہے کہ تمام جسم انکا بسبب عبادت
کے دُبلا اور لاغر ہو گیا تہا — پہر ایسا اتفاق ہوا کہ چونکہ حضرت عیسے ع نے
بہتیجی سے نکاح کرنا حرام کر دیا تہا اور ہیرودس کے گہر مین جو کہ بنی اسرائیل کا
حاکم تہا اوسکے بہتیجے تہے اور وہ چاہتا تہا کہ اوسے نکاح کر لے اسلئے موافق
مذہب یہود کے حضرت یحیٰ ع اوسکو بموجب حکم حضرت عیسے ع کے مانع آئے
— یہہ امر اوس عورت پر ناگوار گذرا — چنانچہ اوس لڑکی کی مان نے ہیرودس
سے کہا کہ حضرت یحیٰ ع کو تو قتل کر ڈال اوسنے نہ مانا — بعد ازان اوس لڑکی
نے بمنت و سماجت دوسری دفعہ اوس سے عرض کیا تب ناچار اوسنے مان لیا
اور حکم دیا کہ یحیٰ ع کا سرتن سے جدا کر کے لاوین چنانچہ حضرت یحیٰ ع کا
سر کاٹا گیا یہہ واقعہ کچہہ قبل تشریف لیجانے جناب عیسے ع کے آسمان پر
وقوع مین آیا تہا کیونکہ عیسے ع جب لوگون کو ہدایت کرنے لگے تہے تو آپ
کی عمر تیس برس کی تہی اور جبکہ جناب باری سے اس امر پر وسے مامور ہوئے

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا

۸۴ ، ۶ تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے عیسیٰ علیہ السلام کو نہر اردن مین غوطہ دیا اور عمر آپکے تیس ہی برس کی تھی
— اور بعد پانے غوطہ کے تین برس تک ہدایت خلق مین مصروف رہے اور
بروقت وفات حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ہی تینتیس برس کے تھے کیونکہ بعد تین برس ہدایت
خلق کے آسمان کو تشریف لیگئے ہین (تو گویا تینتیس برس کی عمر تھی) جبکہ آپ
۵ آسمان پر تشریف لیگئے) حضرت یحییٰ کو نصاریٰ یوحنا المعمدان کہتے ہین کیونکہ
یحییٰ علیہ السلام نے گویا تکیہ کیا تھا مسیح پر) اس امر پر کہ وہ میرے بعد ہدایت کرتا رہیگا
فقط) جیسا کہ ذکر ہوا

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا

واضح ہو کہ حضرت مریم علیہا السلام کے والدہ کا نام حنہ تھا جو کہ زوجہ عمران
کی تھی اس نیکبخت عورت کے کوئی بچہ پیدا نہ ہوتا تھا اسلیے اسنے جناب
باری سے دعا کی کہ اگر میرے کوئی بچہ پیدا ہو تو مین اوسکو خدا کی نذر گذرانونگی
اور وہ بچہ بیت المقدس کی خدمت کیا کریگا چنانچہ یہہ دعا اوسکی مقبول ہوئی
اور وہ حاملہ پائی گئی مگر اوسکا خاوند عمران اوسکو حالت حمل ہی مین چھوڑکر
مرگیا تھا بعد ازان اوسے ایک لڑکی پیدا ہوئی اوسکا نام مریم رکھا (معنی مریم
کے عابدہ ہین) پہر وہ حنہ اوس لڑکی مریم کو علماء یہود کے پاس مسجد مین
لائی اور کہا کہ یہہ خدا کی نذر ہی اسکو تم مجھسے لو — سبنے اوسکی خواہش کی
کیونکہ وہ عمران کی جو اونکا امام تھا بیٹی تھی — اس اثناء مین حضرت ذکریا
علیہ السلام نے کہا کہ میرے پر حق اسکی پرورش اور حفاظت کے لئے زیادہ بہ نسبت
اوروں کے ہی کیونکہ یہہ لڑکی میری سالی کی بیٹی ہی یعنے اسکی خالہ میری بیوی ہے
— چنانچہ حضرت ذکریا علیہ السلام اوسکو ہمراہ اپنے اوسکی خالہ مسماۃ الیشاع کے پاس

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم ع کا

۸۵ پاس لیگئے وہ پرورش پاتی رہی جبکہ وہ جوان ہوگئی تب حضرت ذکریا نے ایک
کہڑکی اوس لڑکی کے واسطے بیت المقدس مین علحدہ کردی جیسا کہ اول ذکر ہوچکا ہے
پھر ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بموجب حکم جناب باری کے
پاس حضرت مریم کے تشریف لائے اور اوسکے پیٹ مین حضرت عیسےٰ ع
کی روح پہونک کر چلے گئے چنانچہ حضرت مریم ع بیت لحم مین جو کہ ایک گانو ہے
قریب بیت المقدس کے حضرت عیسےٰ ع کو درمیان سنہ ۳۰۴ علیہ اسکندری
کے جنی — پس جبکہ حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسےٰ ع کو اٹھائے ہوئے
باہر آئی تو اوسکے قوم کی لوگون نے کہا کہ مریم نے زنا کردا یا ہی چنانچہ اونہون نے
پتھر واسطے سنگسار کرنے مریم کے اٹھائے — تب حضرت عیسےٰ ع نے پہنگہوڑے
مین یہہ بولے کہ مین ہون بندہ اللہ کا لایا ہون ایک کتاب اور نبا یا ہی مجھکو
خدا تعالے نے نبی اور بر دیا ہی مجھکو برکت جہان مین رہون — جبکہ اون لوگون نے
دیکھا کہ بچہ نے پنگہوڑے مین باتین کین تب حضرت مریم کو اونہون نے چھوڑ دیا
پہر حضرت مریم حضرت عیسےٰ ع کو لیکر مصر کو چلے گئے — اور اوسکے ہمراہ
اوسکے چچا کا بیٹا یوسف بن یعقوب بن ماتان نجار جو کہ بڑہئی کا کام کیا کرتا تہا
اور عقلمند تہا وہ بہی گیا — بعضے کہتے ہین کہ اس یوسف مذکور کا مریم علیہا السلام
سے نکاح ہوگیا تہا لیکن ابہی تک ہم بستر نہ ہوا تہا — اسیلئے اول ہی اول
یہہ حمل اوسکو بُرا معلوم ہوا — مگر جبکہ اوس کا بری ہونا اوسکو ثابت ہوا
تب اوسکے ہمراہ مصر کو گیا اور دونو بارہ برس تک وہان مقیم رہے بعد ازان
حضرت عیسےٰ ع کی والدہ بعد حضرت عیسےٰ ع کے شام کے ملک مین آکر
ناصرہ مین رہنے لگے — بسبب اسکے نصارا اسکو نصارای کہتے ہین کیونکہ وے لوگ
منسوب کئے جاتے ہین ناصرہ کیطرف جہان حضرت عیسےٰ ع مقیم ہوئے تھے

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم ع کا

۸۶ — اس شہر مین حضرت عیسےٰ ع تنتیس ۳۳ برس کی عمر کے پہنچنے تک مقیم رہے — پہر خدا تعالےٰ نے اون پر وحی نازل فرما کر لوگون کے ہدایت کے واسطے روانہ فرمایا — نقل ہی کتاب ابی عیسےٰ ع سے وہ کہتا ہی کہ حضرت عیسےٰ ع کے جبکہ تیس ۳۰ برس کی عمر ہوئی تو وے تشریف لیگئے تہے طرف اردن کی جو کہ ایک نہر غور مین ہی جسکو الشریعہ بہی کہتے ہین چنانچہ وہان جا کر لوگون کو ہدایت کی اور سبکو خدائے واحد کیطرف رجوع کیا — اور حضرت یحییٰ ع ابن ذکریا ع وہ ہین جو حضرت عیسےٰ ع پر بہروسار کہتے تہے — جب یہ ہوئے تو تین سو تنتیس ۳۳۳ برس اور چہہ روز کانون ثانی کے غلبہ اسکندر سے گذر چلے تہے — بعد ازان حضرت عیسےٰ ع نے لوگون کو معجزات دکہلانے شروع کئے چنانچہ ایک شخص مسمی عازر جسکو تین روز مرے ہوئے گذرے تہے آپ نے اوسکو زندہ کیا — اور ایک جانور مٹی سے بنایا جسکو چمگدڑ کہتے ہین — اور مادرزاد اندہی — اور ابرص لوگون کو آپ نے چنگے کئے — اور پانی پر بہی حضرت عیسےٰ ع چلتے تہے — اور خوان بہی خدا تعالےٰ نے اون پر نازل کئے تہے — اور کتاب اونپر انجیل نازل کی اور حال آپکا یہہ تہا کہ اوُن اور بالون کے کپڑے پہنتے — اور ساگ پات کہاتے اور اکثر ایسا بہی ہوتا تہا کہ جو سوت اونکی والدہ کاتا کرتی تہی اوسکو بیچ کر قوت بہم پہنچاتے اور حواری لوگ جو کہ اونکے تابع تہے وہ بارہ آدمی تہے — ایک ۱ شمعون الصفا جسکا نام پطرس بہی ہی — دوسرا ۲ اندرآوس اوسکا بہائی — تیسرا ۳ یعقوب ابن زبدیا — چوتہا ۴ یحییٰ اوسکا بہائی — پانچوان ۵ فلیبس — چہٹا ۶ برتولوماوس — ساتوان ۷ لوقا — اٹہوان ۸ متیٰ العشا — نوان ۹ یعقوب ابن حلفا — دسوان ۱۰ لبا جسکو تداوس بہی کہتے ہین گیارہوان ۱۱ شمعون القنانی —

ذکر ہی حضرت عیسی ابن مریم عم کا

۸ ے ۱۲

حواریان یہود الاسخریوطی ہیہ وہ لوگ ہین جنہون نے حضرت عیسی
عم سے ایک خوان کی درخواست کی تہی — چنانچہ حضرت عیسی عم نے
اپنے خدا تعالے سے عرض کی — پس نازل کیا خدا تعالے نے ایک خوان
سرخ لپٹا ہوا ایک رومال سے جسمین مچہلی بہنی ہوئی اور گرد اوسکے
ترکاریٔن سوا ساگ گندنے کے تہی اور سرے پر اوس خوان کے نمک
رکہا ہوا تہا — اور اخیر مین خوان کے سرکہ رکہا ہوا تہا — اور پانچ روٹیان
تہین کسی پر زیتون تہا اور باقی سب پر انار اور کہجورین تہین — اس خوان سے
بہت لوگون نے کہایا مگر کم نہ ہوا اور جس بیماری والے نے اوسکو کہایا
فی الفور اچہا ہو گیا یہہ خوان چالیس روز تک اسطور پر نازل ہوتا رہا کہ ایک
روز اوترتا اور ایک روز نہ اوترتا — ابن سعید مغربی کہتا ہی کہ جبکہ خدا تعالے
نے حضرت عیسی عم کو اوپر اوٹہا لینے کی خبر دی تو مضطرب ہوے — اور سب
حواریون کو بلا کر اونکے واسطے کہانا پکا کر یہہ کہا کہ آجکی رات تم سب میرے
پاس حاضر رہو کیونکہ آجکی شب مجکو تم سے ایک غرض ہی — چنانچہ رات کو
وے لوگ جمع ہوئے تو آپ کہانا کہلانے کے وقت کہڑے ہو کر اونکی خدمت
کرتی رہے اور بعد فراغ طعام کے سبکے ہاتہ اپنے کپڑے سے پونچہے — اونہون نے
بسبب اوسکی بزرگی کے اس امر سے انکار کیا — تب حضرت عیسی عم نے
ارشاد کیا کہ جو شخص میرے کام سے انکار کریگا وہ میرا نہین ہی پہر کوئی نہ بولا
جب بالکل فراغت ہو چکے تب حضرت عیسی عم نے کہا کہ یہہ جو مینے تمہارے
ساتہ کیا ہی — یہہ فقط تمکو ایک خصلت سکہلائی ہی تاکہ تم ایک دوسرے کے
خدمت اسیطور پر کرتے رہو — اور حاجت میری تمسے یہہ ہی کہ اللہ تعالے سے
دعا مانگو کہ الہی میری اجل مین تاخیر کرے — جبکہ وے لوگ دعا کرنے پر مستعد

 ہوئے تو خدا تعالے کیطرف سے ایک ایسی نیند اونپر مسلط ہوگئی کہ اونکو
دعا کرنیکی طاقت نہ رہی — اور حضرت عیسے عم اونکو بیدار کرتے تھے اور
سرزنش کرتے جاتے تھے لیکن اونکی نیند میں کچھہ فرق نہ آتا تھا بلکہ اور
سستی اور کاہلی اونکو بڑھتی جاتی تھی — جبکہ یہہ معاملہ ہوا تو سب حواریین
بولے کہ اسبات مین ہم لاچار ہین ہمپر نیند بہت غالب ہورہی ہے — تب
حضرت عیسے عم نے فرمایا کہ پاک ہی اللہ جو لیجانا چاہتا ہی چرواہے کو
اور تتر بتر کرتا ہی ریوڑ کو — پہر حضرت عیسے عم نے فرمایا کہ مین سچ کہتا ہون
تمکو ایک شخص تم مین سے قبل بولنے مرغ سحری کے میرا انکار کریگا —
اور ایک شخص تم مین سے تہوڑے درہم کے بدلے مجکو بیع کریگا اور کہا دینگے
میرے قیمت — اسی اثنا مین یہہ اتفاق ہوا کہ یہودیونکا ایک گروہ جو اونکی
تلاش مین تہا اوسکے پاس ایک شخص[۲۰۰] حواریین سے ہر دس حاکم یہود کے
پاس گیا — اور کہا کہ کیا مزدوری مجکو دوگے اگر مین حضرت عیسے عم کو بتلادون
— اونہون نے کہا کہ تیس درہم ہم تجکو دینگے چنانچہ وسے درہم اوسنے لیکر
حضرت مسیح عم کو بتلادیا — اور خدا تعالے نے حضرت عیسے مسیح عم کو اپنے
پاس بلا لیا — اور اوس شخص کی صورت بعینہ مثل عیسے عم کے بنا دی جو کہ
اونکو بتلانے گیا تہا — ابن اثیر کہتا ہی درمیان کتاب کامل کے کہ حضرت عیسے
علیہ السلام مین قبل تشریف لیجانے کے آسمان پر اختلاف علماء کا ہی —
بعضے یہہ کہتے ہین کہ حضرت عیسے عم زندہ آسمان پر تشریف لیگئے اور موت
اونکو نہین ہوئی — اور بعضے کہتے ہین کہ تین گھنٹے مردہ رہے — اور بعضوں کا

---

[۲۰۰] وہ شخص جو حضرت عیسے عم کو پکڑ وانیکا ارادہ کرکے یہودیون سے جا ملا تہا اوسکا نام
یہودا اسخریوطی ہی جو بارہ وان حواری ہی تعداد مذکورہ بالا مین ۱۲

ذکر ہی حضرت عیسی ابن مریم ع کا

اور بعضون کا یہہ مذہب ہی کہ سات گہنٹہ مردہ رہے ہیر بموجب حکم خدا تعالے کے
زندہ ہوئے اِس قول کا قایل اُس قول خدا تعالے سے تاویل کرتا ہی جسکا
ترجمہ یہہ ہی کہ ــ مین مارونگا تجکو اور اوٹہاونگا طرف اپنی ــ جبکہ یہودیون
نے اوس شخص کو جسکی صورت بعینہ مثل صورت حضرت عیسے ع کے ہوگئی
تہی گرفتار کرلیا تب اوسکی مشکین باندہ کر کشان کشان یہودیون کے حاکم کے
پاس لیگئے ــ اور راہ مین اوسکو طعنہ دیتے جاتے تہے اور کہتے تہے
کہ آپ تو مُردون کو زندہ کیا کرتے تہے اب اپنے تئین ہمسے کیون نہین چہوڑا
لیتے اور کوئی طمانچے مونہہ پر مارتا جاتا تہا ــ کوئی سر پر کانٹے پہینکتا تہا
ــ غرض وہانسے لیجاکر ایک لکڑی کہڑی کرکے اوسپر سولی دی اور چہہ گہنٹہ
وہ جنازہ اوسپر ٹنگا رہا ــ بعد ازان یہہ ہوا کہ یوسف نجار نے حاکم یہود
سے جسکو پیلاطوس کہتے تہے اور لقب اوسکا ہیرودس تہا وہ لاشہ مانگ کر
درمیان اوس قبر کے جو کہ اوسنے اپنی لئی طیار کر رکہی تہی دفن کیا ــ اِس واقعہ
کے بعد یہہ ہوا کہ حضرت عیسے ع آسمان سے آپنے ما مریم کے پاس اُترکر آئے
اور اوسکو دکہلائی دئے اور یہہ عورت اونکی قبر پر بیٹہی ہوئی رُو رہی تہی اور
یہہ کہا کہ مجکو خدا تعالے نے اپنے پاس آسمان مین بلا لیا ہی مین بہت اچہی
طرح پر یہان ہون ــ پہر حضرت عیسے ع نے فرمایا کہ حواریون کو جمع کرکے
لا ــ چنانچہ اوسنے بموجب فرمانے حضرت عیسے ع کے حواریون کو جمع کیا
اُنہے اونکو خدا تعالے کیطرف سے رسول بنا کر یہہ کہا کہ روے زمین پر تم پہیل
جاؤ اور الگ الگ واسطے منادی انجیل کے جاؤ اور لوگون کو ہدایت کرو
یہہ کہکر آسمان کو تشریف لیگئے اور حواری موافق حکم حضرت عیسے ع کے
الگ الگ ہوگئے ــ بروقت تشریف لیجانے حضرت عیسے ع کے طرف

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا

۹۰ آسمان کے سکندر کے غلبہ کو جو دارا پر ہوا تہا تین سو چہتیس ۳۳۶ برس ہو چکے تہے — شہرستانی کہتا ہی کہ یہہ چار شخص حواری نے — یعنے ایک متّی — دوسرا لوقا — تیسرا مرقس — چوتہا یوحنا — جمع ہوئے اور ان چارون نے ایک ایک انجیل جمع کرکے مرتب کی — متی کی انجیل کے خاتمہ کی یہہ آیت ہی کہ مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ مین بہیجتا ہون تمہین طرف لوگون اور قومون کے جیسا کہ مجکو میرے باپ نے تمہارے پاس بہیجا ہے پس اب تم جاؤ اور خلق اللہ کو ہدایت کرو باپ اور بیٹے اور روح قدس کے نام سے — فاصلہ درمیان پیدایش محمد رسول اللہ صلعم اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے آسمان پر تشریف لیجانے مین قریب پانسو پینتالیس ۵۴۵ برس کا ہی — اور جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تہے تب اغسطس کی سلطنت کو تینتیس ۳۳ برس گذر چکے تہے اور اغسطس کے غلبہ کو قلوبطرا پر اکیس ۲۱ برس گذرے تہے — کیونکہ اغسطس کو بارہ ۱۲ ان برس تہا تخت پر بیٹہے ہوئے جبکہ وہ رومیہ اور بلاد مصر سے کوچ کرکے گیا اور قلوبطرا ملکہ یونان پر غالب آیا اور اس غلبہ کے اکیس ۲۱ برس بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام متولد ہوئے — اسمین اور بہی اقوال ہین مگر یہہ قول اقوی ہی اور اغسطس نے کُل تینتالیس ۴۳ برس بادشاہت کی ہی اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی کل عمر تین تیس ۳۳ برس کی دنیا مین ہوئی اس حساب سے معلوم ہوا کہ اغسطس کی وفات کو تیئیس ۲۳ برس گذر چکے تہے جب کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر تشریف لیگئے — وہ سال اول جلوس غانیوس کا تہا اس سال کے اخیر مین آسمان پر گئے — اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی امت کے لوگ نصاریٰ ہین انکا حال اور مذاہب کے بیانمین درمیان پانچوین فصل کے انشاء اللہ تعالےٰ ہم بخوبی بیان کرینگے — اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی والدہ یعنے مریم علیہا السلام کی عمر ترپین ۵۳ برس کی ہوئی یہہ بات اسطور پر ثابت ہی کہ جبکہ بطن مبارک حضرت مریم

ویرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

91 مریم ؑ کے مین حضرت مسیح ؑ نے قرار پایا تو حضرت مریم ؑ کی عمر تیرہ ۱۳ برس کی تہی — اور کچھ اوپر تین تیس ۳۳ برس حضرت عیسےٰ ؑ کے ہمراہ زندگانی کرتی رہی — اور جب حضرت عیسےٰ ؑ آسمان کو تشریف لیگئے تو اوسکے بعد چھہ برس تک اور زندہ رہین ان سبکو اگر جمع کرین تو ترپن ۵۳ برس ہوستے ہین اسطرح

۱۳
۳۴
۶
——
۵۳

ذکر ہی ویران ہونی اور اجڑنی بیت المقدس کا

دوسری دفعہ اور زوال سلطنت یہود کا جوکہ پھر اونکو نصیب ہوئی

اولاً یہہ بیان ہوچکا ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس بنایا اور سنہ ۵۴۶ موسوی مین وہ طیار ہوچکا اور بخت نصر بیت المقدس پر دو دفعہ ٹرچکا یہانتک کہ بیت المقدس کو ویران کرڈالا اور بنی اسرائیل اور ملکونمین خراب وخستہ ہوکر درمیان انیسوین ۱۹ سال انتدار بخت نصر کے مطابق ۹۷۰ موسوی کے چلے گئے اور ستر برس تک بیت المقدس ویران پڑا رہا لیکن پہر دوسری دفعہ سنہ ۱۰۶۸ موسوی مین مطابق نواسئی ۸۹ برس انتدار بخت نصر کے تعمیر اوسکی ہونی شروع ہوئی تو گویا سنہ ۹۰ مین تعمیر اوسکی ہوئی — جس شخص نے بیت المقدس کی تعمیر کی تہی وہ ایک بادشاہ ملک فارس کا تہا جسکو اردشیر بہمن کہتے ہین — بنی اسرائیل کی تواریخ مین اس شخص کا نام کیرشش یا کورشش ہے بعضے کہتے ہین کہ کیرشش اور ایک بادشاہ تہا سوائے اردشیر بہمن سے جبکہ اسکے تعمیر ہوچکے تب بنی اسرائیل پہر وہین آکر بسے اور فارس کے حاکمون کے زیر حکم رہا کئے — جب ایسا ہوا کہ یونانی فارسیون پر غالب آگئے تب بنی اسرائیل یونان کے بادشاہون کے زیر حکم ہوگئے — اور یونان کا بادشاہ ایک حاکم اونہین مین سے بطور اپنے نائب کے اون پر مقرر کردیا کرتا یہہ نائب جو مقرر

ویرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

ہوتا تہا اوسکا لقب ہیرودوس ہوا کرتا تہا اسی حال مین بنی اسرائیل رہی جبتلک سر اونہون نے حضرت ذکریا کو قتل کیا اور حضرت عیسے عم پیدا ہوئے جیسا کہ اولاً بیان ہو چکا ہے پہر جبکہ مسیح عم دنیا مین ظاہر ہوکر لوگون کو ہدایت کرنے لگی تب اوس حاکم یہود نے جسکا لقب ہیرودوس تہا اور نام اوسکا پیلاطوس تہا مسیح عم کے قتل کرنیکا ارادہ کیا — اسلئے خدا تعالی نے حضرت عیسے عم کو آسمان پر اوٹہا لیا اور جو معاملہ اونسے اور یہودیون سے گذرا وہ ہم اوپر بیان کرچکے ہین — اور ولادت حضرت عیسے عم کی اکیسوین [21] سال غلبہ اغسطس کے ہوئی تہی مگر اغسطس نے تینتالیس [43] برس بادشاہت کی بدین تفصیل کہ بارہ [12] برس ملک مصر مین اور اکیس [21] برس اور ملکون مین — اور جب اغسطس نے وفات پائی تب حضرت عیسے عم کی عمر تخمیناً دس برس کی تہی اور تمام عمر حضرت عیسے عم کے تا وقت تشریف لیجانے آسمان کے تینتیس [33] برس تین مہینے کی تہی تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اغسطس کو مرے ہوئے تیئیس [23] برس گذرے تہے جب حضرت عیسے عم آسمان پر تشریف لیگئے — اغسطس کے بعد جو شخص بادشاہ ہوا اوسکا نام طیباریوس تہا اسنے بائیس برس سلطنت کی — اور اسکے بعد غاییوس بادشاہ ہوا اسنے کُل چار برس بادشاہت کی اس بادشاہ کے اول سال جلوسی مین حضرت عیسے عم آسمان پر تشریف لیگئے ہین — پہر اسکے بعد قلوذیوس بادشاہ ہوا اسنے چودہ [14] برس سلطنت کی بعد ازان نارون بادشاہ ہوا اسنے تیرہ [13] برس سلطنت کی — اسکے بعد جو شخص بادشاہ ہوا اوسکے نام مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ اوسپاسیان اوسکا نام تہا — اور بعضے یہہ کہتے ہین اسفیوس نام تہا بہر تقدیر کچہہ نام ہو اوسنے دس برس بادشاہت کی اوسکے بعد طیطوس جلوہ آرای تخت سلطنت ہوکر بیت المقدس پر چڑہ آیا اور یہودیون کو قتل کر ڈالا کچہہ زندہ گرفتار کئے مگر

ویرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

مگر جو کہیں چھپ گیا وہ بچ نکلا اسنے بیت المقدس کو لوٹ کر ویران و تباہ کر ڈالا
اور ہیکل کو بھی جلا دیا اور جو کتاب سب یہود کی پائی اوسکو پھونک دی اور بیت المقدس
کو بھی اسرائیل سے خالی کر دیا اور ایسا مارا اور ہلاک کیا کہ وے لوگ یہہ بھول
گئے کہ کل کو کیا روز ہوگا اسکے بعد اونکو پھر ریاست نصیب نہ ہوئی یہہ واقعہ بعد
چالیس برس کے برس گذرنے کے حضرت عیسے ع کے آسمان پر تشریف لیجانے کے
بعد وقوع مین آیا — کیونکہ بعد تشریف لیجانے حضرت عیسے ع کے آسمان پر
— تین برس غایوس نے اور چودہ[۱۴] برس قلوذیوس نے — اور تیرہ[۱۳] برس
نارون — اور دس برس اوسپاسیانوس نے سلطنت کی ہے جسکی میزان
مین چالیس برس ہوتے ہین اگر ان سبکو جمع کرین — گویا دوسری دفعہ بیت
المقدس ویران ہوا اور یہودی پراگندہ ہوکر ایسے تتر بتر ہوئے کہ پھر بیت المقدس
کو مراجعت نہ کی تمام بلاد اطراف مین پھیل گئے یہہ واقعہ جب گذرا تب حضرت
عیسے ع کو تو چالیس برس گذرے تھے اور غلبہ اسکندر کو تین سو چہتر[۳۷۴] برس
— اور آٹھ سو گیارہ برس ابتداء ملک بخت نصر کو گذر چکے تھے — پوشیدہ
نرہے کہ بیت المقدس اوس عمارت پر جو حضرت سلیمان ع نے بنایا تھا وقت
خراب اور ویران کرنے بخت نصر کے اپنی عمارت اول پر چارسو ترپن[۴۵۳] برس
محفوظ رہا — اور ستر برس تک بخت نصر کا ویران کیا ہوا پڑا رہا — بعد ازاں
پھر اوسکی تعمیر ہوئی اور اس عمارت ثانیہ پر تا تخریب طیطوس یعنی اسوقت
تک کہ طیطوس نے اوسکو ویران دوسری دفعہ ساخت[۱۲۱] سو اکیس برس تک محفوظ
رہا — ایک کتاب مسمی بعزیزی جو حسن ابن احمد مہدی کی تصنیف کی ہوئی دربارہ
حال ممالک اور مالک مکے ہے اوس کتاب مین بیچ یہہ لکھا دیکھا ہے کہ جبکہ
طیطوس بیت المقدس کو اجاڑ چکا اور وہ ویران و خراب ہو چکا تو پھر ایک

ویرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

۹۴ بادشاہ روم نے پیچھے اوسکی تعمیر کر کے اوسکا نام ایلیا رکہا تہا جسکے معنے ہیں گہر
خدا کا اسی بادشاہ نے مرمت اوسکی ٹوٹی پہوٹی کی کر دی تہی یہہ عمارت اور مرمت
گویا تیسری دفعہ ہوئی — بعد ازان مسماۃ ہلانہ والدہ قسطنطین اوس لکڑی کی تلاش مین
جسپر بزعم نصارے حضرت عیسے ع کو سولی ہوئی تہی بیت المقدس مین گئے اور حضرت
عیسے ع جسجائے موافق مذہب نصارے کے مدفون ہوئے تہے وہان پہنچے تب اسنے
بیت المقدس کو ڈہا ڈالا اور حکم کیا کہ اوسکی جاے پر چرکین اور پیچا نہ اور گوبر تمام شہر کا
ڈالا جائے — اسی حال مین وہ موضع الصخرہ مزبلہ بن گیا یہی حال وہانکا رہا جبتک
کہ اہل اسلام کی فتح نہوئی جبکہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ وہان تشریف لیگئے اور
اونہون نے بیت المقدس کو فتح کیا تب وہان کے باشندون نے اونکی خدمت مین
حاضر ہوکر عرض کی کہ جسجائے کہ اب تمام شہر کی چرکین پڑتی ہے اسجائے بیت المقدس
کی ہیکل تہی انہون نے بمجرد سننے اس خبر وحشت اثر کے وہان کی گندگی اٹہوا کر
پہنکوائی اور اوسجائے ایک مسجد کلان بنوائی — یہہ مسجد تا وقت والی ہونے ولید
ابن عبد الملک الاموی کے قایم رہی جب یہہ شخص مذکور متولی ہوا تو اسنے عمر ابن الخطاب
رضی کی مسجد بنوائی ہوئی ڈہا کر اور مسمار کر کے پرانی بنیاد پر مسجد اقصے اجسمین الصخرہ
تہا پہر نئے سر سے تعمیر کی اور چند قبے بنا کر کسی قبہ کا نام قبۃ المیزان — اور کسی کا
قبۃ المعراج — اور کسی کا نام قبۃ السلسلۃ رکہا یہہ تعمیر بیت المقدس کی آجکے
روز تک اسیطرح پر قایم ہے اسیطرح سے نقل کیا ہے عزیری نے دروغ برگردن راوی
مناسب یہہ ہے کہ عزیری کے کلام کو بابت ویران اور
اجاڑ دینے بیت المقدس کے معہ حال عمارت الصخرہ کے خاص اور منحصر کرنی چاہئے
تخریب بیت المقدس پر — کیونکہ صفات مسجد اقصی کا بیان حدیث معراج محمد
رسول اللہ صلعم کے آیا ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ ہیکل کو حضرت سلیمان ع ابن داؤد علیہ السلام

علیہ السلام نے تعمیر کیا تہا یہہ عمارت تا انہدام کرنے بخت نصر کے وسی طور پر جسطرح
کی بنی تہی قایم رہی یہہ تخریب اول ہی ۔ پہر اوسکی تعمیر کورش نے کی یہہ تعمیر ثانی
تا منہدم کرنے طیطوس بادشاہ سکے وسی طرح برپا رہی یہہ تخریب ثانی ہی ۔
پہر کچہہ تعمیر اور مرمت اوسکی ہوگئی تہی یہہ مرمت قایم رہی تا ہلانہ ولدہ قسطنطین کے
ویران کرنے تک یہہ تخریب ثالث ہی یعنے اسکے وقت مین تیسری دفعہ بیت المقدس
خراب اور ویران ہوا پہر حضرت عمر ابن الخطاب نے تعمیر کی یہہ عمارت چوتہی
ہی لیکن یہہ بہی خراب ہوگئی ۔ اور ولید بن عبد الملک نے پہر اوسکی تعمیر کی
۔ یہہ پانچوین دفعہ تعمیر ہوئی یہہ پانچوین تعمیر اتبک موجود ہی

دوسری فصل

اسمین بادشاہان فارس کا بیان ہے

واضح ہو کہ بادشاہان فارس زمانہ سابق مین ایسا اقتدار اور حکومت رکہتے
تہے کہ کوئی اونکی برابری دولت اور حشمت اور انتظام مین نکر سکتا تہا ۔
انکے چار طبقے گذرے ہین ۔ پہلے طبقہ کا نام فیشداذیہ ہی وجہ تسمیہ یہہ ہے
کہ جو شخص اس طبقہ مین بادشاہ ہوا کرتا وہ فیشداذ کہلایا کرتا تہا معنے فیشداذ
کے (اول سیرت عدل کی) ہین اس پہلے طبقہ مین ۹ نو بادشاہ گذرے ہین
جو فیشداذ کہلاتے ہین ۔ اول اوہشنج ۔ دوسرا طہمورث ۔ تیسرا
جمشید ۔ چوتہا بیوراسپ اسکو ضحاک بہی کہتے ہین پانچوان افریدون
بن اثقیان ۔ چہٹا منوچہر ۔ ساتوان ۔ فراسیاب ۔ آٹہوان زو
۔ نوان کرشاسف ۔ یہہ طبقہ سب سے چونکہ اول اور بہت زمانہ گذشتہ

فصل ۲ بیان ملوک فارس کا

مین تہا اور ان بادشاہون کے بیانات لڑائیون وغیرہ کے اور مدتین انکی جو نقل کی گئی ہین وے بہی عقل مین نہین آتین بلکہ اون حالات کے سننے سے سوائے گوش خراشی کے کچہہ حاصل نہین ہوتا لہذا انکے حالات کا ذکر نہین کیا چہوڑ دیا ہی اور وہ ذکر کیا جو قریب العقل تہا اور ذہن مین بہی آسکتا تہا —

دوسرے طبقہ کا نام کیانیہ ہے

اِس طبقہ مین وے بادشاہ ہین جنکے نام کے سرے پر لفظ کی کا مذکور ہوتا ہے یہہ لفظ کی کا واسطے تفاخر نام کے ذکر کیا جاتا ہی اور معنے اسکے بعضے کہتے ہین کہ (روحانی) ہین اور بعضے کہتے ہین کہ بمعنے (جبر کرنے والا) آئے ہین — اِس طبقہ مین بہی تمام وے بادشاہ جنکے سرے پر لفظ کے کا ہے گل نو ہین — ایک کیقباد دوسرا کیکاوس — تیسرا کیخسرو — چوتہا کیلہراسپ — پانچوان گشتاسف — چہٹا کے اردشیر بہمن — ساتوین خمانی بیٹی اردشیر بہمن کے آٹہوان دارا — پہلا — نوان دارا ثانی یہہ وہ دارا جسکو سکندر نے غالب ہوکر قتل کرکے اوسکا ملک لے لیا تہا

تیسرا طبقہ

اِس طبقہ مین بعضے ملوک طوائف بہی ہین اور اسکو طبقہ اشغانیہ کہتے ہین اِس طبقہ مین گیارہ بادشاہ ہین اونکے نام یہہ ہے اشغان بن اشغان اِسکو اشک بن اشکان بہی کہتے ہین — اور سابور بن اشغان — اور جوابن اشغان — اور بیرن الاشغانی — اور جوذرز الاشغانی — اور نرسی الاشغانی — اور ہرمز الاشغانی — اور اردوان الاشغانی — اور خسرو الاشغانی — اور بلاش الاشغانی — اور اردوان الاصغر الاشغانی

چوتہا طبقہ

اکاسرہ کا کہلاتا ہی وجہ تسمیہ اسکی یہہ ہی کہ جو بادشاہ اس طبقہ مین ہوا وہ بخطاب کسرے امشہور ہوا کرتا تہا اور اسی طبقہ کے بادشاہونکو طبقہ ساسانیہ بہی کہتے ہین کیونکہ جدا انکا ساسان تہا جسکی یہہ سب اولاد ہین اوسکی طرف نسبت کرکے طبقہ ساسانیہ کہلاتا ہے اس طبقہ مین چند عورتون نے بہی بادشاہت کی ہی بعد ہجرت نبوی صلعم کے اور وہ غالب ہوگئین تہین اور بادشاہون پر اول بادشاہ اس طبقہ کا اردشیر بن بابک گذرا ہے اور پہلا یزدگرد جو کہ حضرت عثمان ابن عفان رضی عنہ کے وقت مین مقتول ہوا چنانچہ آگے یہہ حال معلوم ہوگا اب ہم ہر ایک طبقہ کا حال تفصیل وار بیان کرتے ہین

بیان ہی پہلے طبقہ فیشدادیہ کا

نقل ہی کتاب تجارب الامم و عواقب الہمم سے جو کہ علی احمد ابن مسکویہ کی تصنیف ہی اوسمین لکہا ہے کہ بادشاہ اوشہنج نے اول ہی اول بندوبست اور انتظام ملک کا کیا اور حاکم مقرر کرکے محصول ٹہرائے اسکا لقب فیشداد تہا یعنے اس لفظ کے اول سیرت عدل کے ہین — اوشہنج بعد دوسو برس گذرنے کے طوفان نوح سے بادشاہ ہوا تہا موافق بیان ابن مسکویہ کے — مگر اور لوگ یہہ کہتے ہین کہ اوشہنج معہ اون بادشاہونکے جو ضحاک کے وقت تک اوسکے پیچہے تہے یہہ سب قبل طوفان نوح کے گذرے ہین — اور یہی مقولہ ہی اہل فارس کا — بلکہ فارسی لوگ طوفان ہی کے مقر ہین وہ کہتے ہین کہ ہمارے بادشاہونکی سلطنت کبہی منقطع نہین ہوئی اول سے

بیان طبقہ پیشدادیہ کا

ہمیشہ بادشاہت علے التواتر کرتے چلے آئے ہین — اب ہم پہر رجوع کرتے ہین ابن مسکویہ کے بیان پر وہ کہتا ہے کہ اوہشنج یہہ وہ شخص ہے جسنے ایک شہر بابل دوسرا سوس — بسائے تہے اور یہہ بادشاہ فاضل اور نیک خلق اور بڑا منتظم تہا بہت شہروں مین پہرا تہا بلکہ ہندوستان تک بہی آیا تہا اور یہہ شخص تخت پر بیٹہا اور تاج شاہی سے دنیا سر آراستہ کیا جب اسکی سلطنت کا دورہ تمام ہوچکا تو کوئی اوسکے پیچہے بادشاہ سوا طہمورث کے مشہور نہین ہوا یہہ بادشاہ اوہشنج ہی کے اولاد سے ہے مگر درمیان اسکے اور اوہشنج کے چند پشتین ہین یہہ بہی اپنی دادا کی خصلت پر چلتا رہا — یہہ وہ شخص ہے جسنے اول ہی فارسی کا لکہنا نکالا اور دیلمہ کے طور پر لباس پہنتا تہا جب یہہ فوت ہوا تو اسکے بعد جمشید بادشاہ ہوا یہہ طہمورث کا حقیقی بہائی ہے اور معنے جمشید کے (شعاع قمر مین) کیونکہ جم بمعنی قمر اور شید بمعنی شعاع ہے ایسے معنے خورشید کے ہین یعنے شعاع شمس کی اسلئے کہ خور نام شمس کا ہے اور شید بمعنی شعاع ہے حال اسکا یہہ ہے کہ ساتون اقلیمون پر سلطنت کرتا تہا اور نیک خصلت پر اگلون کی عمل کرتا تہا بلکہ متقدمین سے یہہ بادشاہ بہت نیک بخت اٹہا تہا اور اسی بادشاہ نے عہدے لوگون کے مقرر کئے تہے یعنے — دربان — اور منشی اور اور نوکر چاکر مقرر کئے اور حکم کیا کہ ہر ایک شخص اس طبقہ کا ان نوکرون سے زیادہ نرکہے اتنے رکہنے ضرور ہین اور نوروز بہی اسی نے مقرر کرکے اوسکی عید مقرر کی تاکہ آجکے روز لوگ خوشیان کیا کرین ابن اثیر کتاب کامل مین لکہتا ہے کہ اس بادشاہ نے ہر ایک کام کے لئے مہرین علحدہ علحدہ مقرر کین تہین — مثلاً لڑائی کی مہر پر (الرفق والمدارات) کہدوایا — اور محصول کی مہر پر (العدل والعمارۃ)

اور قاصدون کے کار کے لئے (الصدق والامانتہ) اور ستم اور ظلم کے لئے
فوجداری کار کی مہر پر (السیاستہ والانصاف) کہدوا یا تہا یہہ رسم مہرون
کی تا ظہور اسلام جاری تہی مگر مسلمانون نے اس رسم کو محو کر دیا تمام ہوئے
کلام ابن اثیر کے — ابن مسکویہ کہتا ہے کہ بعد تہوڑی مدت کے اوسنے اپنی
خصلت نیک کو چہوڑ کر تکبر اور غرور اوزرا ارکان ریاست اور لشکری آدمیون پر
تشدد اور ظلم کرنا شروع کیا — اور لذات جسمانی کا پابند اسقدر ہوا
کہ سب انتظام اور سیاستین جو اوسنے ایجاد کی تہی سبکو چہوڑ دیا —
بیوراسپ بمجرد دریافت کرنے اس خبر کے کہ شاہ جمشید سے سب اوسکی
رعیت کے آدمی اور خواص اور چہوٹا اور بڑا متنفر ہو رہے ہین یکبارگی
اوسپر تاخت لایا جمشید پر جس وقت کہ یہہ آفت ناگہانی ٹوٹی وہ اپنی جان
بچا کر بہاگ نکلا بیوراسپ نے بہی اوسکا ایسا تعاقب کیا کہ آخر کو اوسپر
فتح پائی اور گرفتار کر لایا مگر اوسکو کہڑا کر کے آرہ سے چیر ڈالا اس بادشاہ
کا نام ڈہاک بہی ہے اس لفظ کے معنے ہین (دش آفتین) جبکہ اسکو
معرب کر لیا تو ضحاک ہو گیا — جبکہ ضحاک مستقل بادشاہ ہو گیا تو ساری
زمین پر اسکا عمل پہیل گیا اور اسنے نہایت گناہ عظیم اور تمام جہان مین بدی
اور شر اور ظلم اور تجبر ایسی پہیلا دی کہ تمام خلق اس سے نالان ہوئی
اور قتل اور خونریزی اپنا پیشہ مقرر کر لیا اور صحبت مین اوسکی ڈوم اور مسخری
رہا کرتے تہے — اسکے دونو مونڈہون پر دو سلعہ تہے اونکو ہلایا کرتا اور
بیوقوفون جاہلون کے ڈرانے کو یہہ کہا کرتا کہ یہہ دو سانپ میرے مونڈہون پر
ہین پہر چہپا لیتا کپڑے سے جبکہ اس بادشاہ کا ستم اور جور ملک مین پہیل گیا
اور خلق اللہ اسکے ہاتہہ سے تنگ ہو گئی تب ایک شخص مسمی کابی نے جسکے دونو

بیان طبقہ پیشدادیہ کا

۱۰ بیٹون کو ضحاک نے قتل کر ڈالا تہا اصفہان مین ظاہر ہوکے ایک لاٹھی کے سر پر
ایک مشک باندہی — ذکر کیتے ہین کہ یہہ کاوی مذکور ذات کا لوہار تہا اور وہ
مشک جو اوسنے اوس لکڑی پر باندہی تہی وہ کوئلے دہونکنے کی کہال تہی جس
دہونک کر آگ جلاتے ہین) اور وہ لاٹھی ہاتہہ مین لیکر تمام شہر کے باشندونکو
یہہ غل مچاکر جمع کیا کہ بیوراسپ پر جہاد کرو چنانچہ اوسکا منصوبہ بن پڑا کہ تمام
خلق اصفہان کی اوسکے پاس آ جمع ہوئی — یہہ نیزہ جو اوس لوہار نے کہڑا کیا
تہا فارسیون کے نزدیک بہت معظم اور مبارک ہوا اون لوگون نے اوس نیزہ
کو جواہرات سے مرصع کرکے اوسکا نام درفش کاویان رکہا — جبکہ کاوی مذکور کے
پاس خلق کثیر جمع ہو گئی تب وہ بیوراسپ پر چڑہ آیا بیوراسپ یہہ معرکہ دیکہکر
بہاگ نکلا — لوگون نے کاوی سے کہا کہ تم سلطنت کرو ہم تمہاری اطاعت
کرین گے اوسنے کہا کہ نہین یہہ بات نہین ہوسکتی کیونکہ مین خاندان شاہی سے
نہین ہون اگر کوئی بیٹا جمشید کا ہو تو البتہ وہ مستحق اس حکومت کا ہی اوسکو اپنا
حاکم مقرر کرو — ان ایام مین افریدون بن اثقیان اولاد جمشید ضحاک سے چہپا ہوا
کہین رہتا تہا وہ کاوی سے ہمراہ چند شخصون کے آکر ملا بعد ملاقات کے لوگون
نے اوسکو کہا کہ تم حاکم مقرر ہو گئے یہہ خوشخبری وہ سنکر بہت خوش ہوا کاوی نے
کہا کہ مین آپکے مددگارون مین رہونگا آپ بیشک سلطنت کیجئے چنانچہ افریدون نے
سب منازل بیوراسپ اور مال اور نوکر چاکر سب اسباب پر جو اوسکا تہا قبضہ
کرلیا — اور بیوراسپ کو بہی شہر داوند مین جاکر گرفتار کرکے قتل کر ڈالا
— اس ضحاک کے وقت مین حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف رکہتے تہے
اسلئے ایک قوم نے یہہ گمان کیا ہی کہ اس ضحاک کا ہی نام نمرود تہا جسنے سامنا
حضرت ابراہیم عم سے پڑا تہا — یا نمرود کوئی حاکم ہوگا اسکے عاملین مین سے

بیان طبقہ اول فیشدادیہ کا

مین سے اب اس ضحاک مین اختلاف پڑا ہی فارسی کہتے ہین کہ وہ اہل فارس سے تہا سریانی اور عرب والے یہہ کہتے ہین کہ وہ ہم مین سے تہا اور اہل فرس یہہ بہی کہتے ہین کہ وہ ضحاک قبل طوفان کے تہا کیونکہ وے طوفان کے آنیکا اقرار ہی نہین کرتے — اسکے بعد افریدون ابن اثقیان بادشاہ ہوا جوکہ اولاد جمشید سے تہا کہتے ہین کہ یہہ نوان لڑکا تہا اوسکے بچپنین سے — اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام شروع سلطنت افریدونمین درمیان اسکا جہان کے تشریف رکہتے تہے — کہا گیا ہی کہ افریدون وہ شخص ہے جسکا ذکر قران شریف مین بہی ہوا ہے یعنے ذوالقرنین کے نام سے جو ندکور ہے اوسے مراد افریدون ہے — جب افریدون بادشاہ ہوا تو اسنے بہت نیک خصلت اور اچہی سیرت اختیار کے اور جو کچہہ مال مغصوبہ لوگونکا ضحاک کے وقت کا موجود تہا وہ اونکے مالکون کو واپس کر دیا — افریدون کے تین بیٹے تہے — اپنی زندگی ہی مین اسنے تین حصہ سلطنت کے کر دئے تہے اونکے نام پر چنانچہ ایک لڑکے کو جسکا نام ایرج تہا اوسکو عراق فارس — ہندوستان اور عرب دیا اور اسکو صاحب تاج اور تخت نشین بنا کر اوسکے دونو بہائیون پر حاکم مقرر کیا — دوسرا لڑکا جو سلم تہا اوسکو روم — مصر — اور دیار مغرب مرحمت کئے — تیسرا جسکا نام طوج تہا اوسکو ملک چین اور ترکستان اور تمام مشرق دے دیا — جبکہ افریدون مرگیا تب طوج اور سلم دونو بہائی ایرج پر چڑہ آئے اور اوسکو پکڑ کر قتل کر ڈالا اور جتنے شہر اوسکے تحت حکم تہے دے سب آپسمین تقسیم کر لئے اور آپ بادشاہت کرنے لگے — بعد ازان یون ہوا کہ منوچہر جو ایرج کا بیٹا تہا وہ اپنے دونو چچاؤن سے بسبب اپنے باپ کے مقتول

بیان طبقہ اول فیشدازیہ کا

پہونچیکے بہت رنجیدہ تہا ماہرادہ قصاص ترکستان کو گیا اور طوج اور سلم دونو اپنے چچاؤن کو پکڑکر قتل کیا اور اپنے باپ کے ملک مین سلطنت کرنے لگا — فراسیاب جوکہ بیٹا طوج ابن فریدون کا تہا ادسنے بہی لشکر جمع کرکے منوچہر بن ایرج کو جا گہیرا چنانچہ وہ طبرستان مین محصور ہوا — بعد ازان دونون صلح ہو گئی اور یہہ بات قرار پائی کہ نہر بلخ ہماری اور تمہاری درمیان حد ہے — تو تم اسکے آگے بڑہو اور نہ کبھی ہم تمہاری طرف اس حد سے تجاوز کرین — اسی منوچہر کے ہی وقتمین حضرت موسیٰ علیہ السلام اس دنیا مین تشریف رکہتے تہے اور وہ فرعون مصر جسکی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معاملہ پڑا تہا یعنے ولید بن الریان وہ ایکا حاکم باج گذار اور مطیع تہا منوچہر کے طرف سے — بعد وفات پانے منوچہر کے افراسیاب سلطنت فارس پر مستقل بادشاہ تمام بلاد کا ہو گیا تہا اس بادشاہ نے بہت فساد برپا کیا اور اکثر بلاد ویران کرڈالے تہے اسلیے رعیت اسکے بہت دل برداشتہ ہورہی تہی کہ یکایک زو بن طہماسپ جوکہ اولاد منوچہر سے تہا ظاہر ہوا تمام خلق نے اوسسے درخواست سلطنت کرنے کی چنانچہ وہ مملکت فارس پر بادشاہت کرنے لگا اور فراسیاب بلاد ترکستان مین رہنے لگا مگر لڑائین بہی اون دونون مین بہت سی ہوئین — یہہ بادشاہ بہت نیک سیرت تہا جو شہر فراسیاب نے ویران اور تباہ کرڈالا تہا وہ پہر کر اسنے بسایا اور ہر ایک مکان جو اوسکا ڈہایا ہوا تہا وہ اسنے پہر کر طیار کیا — اور ایک نہر واسطے فواید عوام کے مسمی الزاب نکالکر لایا — اور درمیان اوس نہر کے ایک شہر بسایا — اس زو کے ایک وزیر مسمی کرشاسف جو اولاد طوج ابن فریدون سے تہا بموجب مقولہ لوگون کے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہی اس سلطنت مین شامل تہا یعنے دونو ملکر بادشاہت کرتے تہے یہانتک

طبقہ دوسرا کنانیّہ کا

یہانتک طبقہ فیشدادیہ کا بیان پورا ہوچکا

ذکر بیچ طبقہ ثانیہ کیانیّہ کا

واضح ہو کہ بعد مرنے بادشاہ گرشاسف کے ۔ کیقباد بن زو بجاے اپنے
باپ کے تخت نشین ہوا اِس شخص نے بہی اپنے باپ ہی کے طور پر شہرون
کی تعمیر اور بسانے مین کوشش کی اور اوسکے مرنے کے بعد کیکاوس بن کیبیہ
بن کیقباد مذکور تخت نشین ہوا اِس بادشاہ نے تمام اپنے دشمن چُن چُن کر
مارے اور بہت سردار بلوا کر مار ڈالے یہہ بادشاہ بہت سخت مزاج اور
تُند خو تہا ۔ بعد ازان خدا تعالے نے ایک بچہ خوبصورت اور حسین
اوسکو عنایت فرمایا اوسکا نام سیاوشش رکہا اِس لڑکے کو بادشاہ بہت
پیار کرتا تہا جبکہ وہ لڑکا بڑا ہوا اور کچہہ ہوش سنبہالا اوسوقت بادشاہ نے
رُستم پہلوان کو واسطے تعلیم شجاعت اور مردانگی کے یہہ لڑکا سپرد کیا
۔ یہہ رستم اِس بادشاہ کی طرف سے سجستان کا ایک صوبہ تہا ۔
رستم پہلوان نے اوس لڑکے کو خوب تربیت کی اور نہایت ادب اور
عقلمندی سکہلائی جب وہ اپنے فن مین کامل ہو گیا تب اوسکے باپ کے پاس
رستم مذکور لیکر حاضر ہوا بادشاہ اوس لڑکے کو دیکہہ کر بہت خوش ہوئے
اور ارشاد کیا کہ بیٹا تمام سلطنت اور امورات شہنشاہی تمہارے سپرد مین
مگر تقدیر برگشتہ نے یہہ کہیل دکہلایا کہ اوس لڑکے پر ایک عورت بادشاہ کی
بیبیون مین جو سوتیلی مان سیاوشش کی تہی بسبب خوبصورتی اوس لڑکے کے
۔ جو کہ خود بہی سب عورتون مین حسین و مہ پارہ تہی عاشق ہو گئی ۔ ایکمدت
تک یہہ راز ظاہر نہ ہوا کیونکہ اشتیاق ایک جانب سے تہا ۔ مگر جب

طبقہ دوسرا کنایہ کا

۱۰۴ مثل کہ آدمی کا دشمن آدمی ہوتا ہی عورتون کے سکہلانے اور بہکانے سے اوسکی طبیعت کو بہی ایک نوع کا تعلق اوس عورت سے پیدا ہو گیا ۔ اور تجبہ تو اوسکے عشق مین پہکی ہوئی تہا ہی دفعتہً وہ بمارِ طشت از بام افتادہ ہو گیا رفتہ رفتہ یہہ خبر کیکاوس کو بہی پہنچی ۔ بادشاہ کو کمال رنج ہوا ۔ مگر ارشاد کیا کہ سیاوش محل شاہی مین نہ جایا کرے اور اوس جورو کو بعد سزا دینے کے قید کیا ۔ مگر بہت دنونکے بعد بادشاہ نے اوسکا جرم معاف کیا اور قید خانے سے مخلصی بخشی ۔ لیکن وہ بدکار جب قید سے چہٹی پہر بہی اسی حرکت بد سے باز نہ آئی دفعتہً اوسنے یہہ گل کہلائے کہ دو چار خرچی ملائے اور اونسے یہہ کہا کہ تم سیاوش کے پاس جاکر یہہ کہو کہ اگر تو مجہسے عہد واثق اسبات کا کرے کہ میں تجہسے نکاح کرونگا تو مین تیرے باپ کو بہی مار ڈالتی ہون ۔ خواجہ سرا نے یہہ حال بعینہ بادشاہ کیکاوس سے عرض کر دیا بعد سننے اِس خبر کے بادشاہ نے پہر اوسکو قید خانہ مین بہیجا ۔ اور سیاوش کے گہر مین اور اوسکے پاس جانے کی بالکل بندی تہی اس حادثہ اتفاقیہ سے سیاوش تنگ ہو گیا چاہتا تہا کہ اسکا سے کوئی بہانہ کرکے کہین کو ٹل جاے چنانچہ وہ بات بن پڑی کیونکہ سیاوش نے رستم پہلوان سے کہا کہ تم میرے والد ماجد سے اسباب مین سفارش کرو کہ بادشاہ مجکو واسطے مقابلہ فراسیاب بادشاہ ترکستان کے روانہ فرماوین ۔ بیچ عرض رستم کے ۔ بادشاہ نے فوراً منظور کر لیا اور سیاوش کے ہمراہ لشکر متعین فرماکر حکم دیا کہ فراسیاب بادشاہ ترکستان سے لڑنے کیواسطے جائے ۔ جبکہ سیاوش میدان جنگ مین پہنچا اوسکے جاتے دونون مین صلح ہو گئی سیاوش نے اس امر کی اطلاع اپنے باپ کو کر بہیجی بادشاہ نے فرمایا کہ مجکو صلح منظور نہین اوس سے لڑنا بہتر ہے اور جسطرح بنے تمکو جنگ کرنی چاہئے ۔ سیاوش نے یہہ خیال کیا کہ بغیر اسباب

کر بغیر اسباب حرب فراسیاب سے لڑنا ممکن نہین ــ اور باپ کے پاس
بہی مراجعت نہین کرسکتا ــ ایسے بہتر یہی ہے کہ فراسیاب سے جا ملے چنانچہ
ایسا ہی کیا کہ جب سیاوش فراسیاب کے پاس گیا اوسنے سیاوش کی بہت
عزت اور تکریم کی اور اپنی بیٹی سے اوسکا نکاح بہی کر دیا مگر بعد ایک مدت کے
اولاد افراسیاب نے اپنے باپ کو اوسکے مار ڈالنے پر برانگیختہ کیا اور بیان
کیا کہ جہان پناہ انجام اسکا برا معلوم ہوتا ہے ــ افراسیاب نے فوراً سیاوش
کو قتل کیا اور اپنی دختر نیک اختر کو بہی چاہتا تہا کہ قتل کرے لیکن پہر محبت
پدری نے جوش مارا اوسکی جان بخشی کی وہ لڑکی چونکہ سیاوش سے حاملہ
ہوگئی تہی بعد انقضاے ایام حمل کے ایک لڑکا خوبصورت جنی اس واردات
کی خبر جبکہ کیکاوس والد سیاوش کو پہنچی اوسنے بمجرد سُننے اس واردات
کے اوس اپنی جورُو کو کہ جسکے باعث یہہ تفرقہ اندازی ہوئی اور ماجرا گذرا
قتل کیا اور چند جاسوس سوداگرون کے بہیس مین فراسیاب کے ملک کو
روانہ فرماکر یہہ حکم دیا کہ سیاوش کے بیٹے اور اوسکی جورُو کو جسطرح
بنے چرالاو چنانچہ اون جواسیس کیکاوس نے اون دونون کو دربار کیکاوس
مین لاحاضر کیا یہہ لڑکا جو سیاوش کا بیٹا تہا اوسکا نام کیخسرو رکہا گیا کیکاوس
نے اپنا تمام ملک اس لڑکے یعنے اپنے پوتے کیخسرو کے نام لکہکر رحلت
فرمائی اوسکی جاے کیخسرو تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا یہہ بادشاہ
اپنے وقت مین بہت ذی اقتدار اور طاقت ور تہا ــ مگر جوش محبت
پسری نے فراسیاب والی ترکستان پر جو حقیقت مین اسکا نانا تہا
واسطے لینے انتقام اپنے باپ سیاوش کے چڑہائی کروائی اور چند جنگ لڑی ہم
ہوئی آخرالامر کیخسرو غالب آیا افراسیاب اور اوسکی تمام اولاد کو قتل کیا

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

۱۰۶ اور انکے تمام شہر اور خزانہ عامرہ سب لوٹ لئے جب یہہ انتقام پا چکا اور اپنے باپ کا خون لیکر اپنی طبیعت ٹھنڈی کر چکا اوسوقت کیخسرو نے فقیری اختیار کی اور دنیا سے یک قلم دست بردار ہوکر ریاست سے دست کشی کی مگر جبکہ ارکان دولت نے اصرار کرکے عرض کی کہ اگر حضور کے مزاج مقدس مین ترک دنیا منظور ہے تو جہان پناہ اپنی طرف سے کسی اور کو تخت سلطنت پر مقرر فرمادین — اسوقت لہراسپ حاضر تہا یہہ شخص کیخسرو کے نوکرونمین سے تہا اوسکو وصیت فرماکر بادشاہ گم ہوگیا کل سلطنت کیخسرو نے ساٹہہ برس کی تہی

بعد ازان لہراسپ بیٹہا کیکاؤس کا بادشاہ ہوا اسنے تخت مرصع جواہر پر بیٹہنا شروع کیا اور اسی کی واسطے خراسان کی زمین مین شہر بلخ جسمین وہ واسطے لڑائی ترکون کے رہتا تہا بنایا گیا ہے — اور اسی بادشاہ کے زمانہ مین بخت نصر تہا کہتے ہین کہ لہراسپ کی طرف سے بخت نصر ایک عامل عراق — اور اہواز اور روم کے دجلہ کے غربی کنارے کا تہا — جبکہ بخت نصر دمشق مین آیا سبنے اوسکی اطاعت منظور کی اور بنی اسرائیل بہی اوس سے باغی نہ تہے لیکن ایکمدت کے بعد سب بنی اسرائیل اوس سے منحرف ہوکر باغی ہوگئے یہہ بات اوسکو ناگوار گذری چنانچہ اسلئے بخت نصر بیت المقدس پر چہڑہ آیا اور تمام بنی اسرائیل کو معہ اونکی اولاد کے گرفتار کیا اور بیت المقدس کو اجاڑ کر ویران کردیا جو یہودی اوس زمانہ مین بچ گیا تہا وہ فرعون کے پاس درمیان ملک مصر کے خواہان امن ہوکر جارہا لیکن بخت نصر نے وہان بہی اونکا تعاقب کیا — اولاً تو فرعون مصر کو یہہ لکہہ بہیجا کہ یہہ لوگ جو مصر مین بہاگ کر آرہے ہین حقیقت مین میرے غلام ہین بہاگ کر چلے آئے ہین مناسب یہہ ہے کہ انکو میرے پاس روانہ کیجئے فرعون

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

فرعون مصر نے جواب مین کہا کہ یہہ لوگ غلام نہین ہین بالکل آزاد ہین اور مین انکو ہرگز تیرے سپرد نہ کرونگا یہہ جواب سُنکر بخت نصر کی کانون طبیعت مین آتش غضب شعلہ زن ہوئی باز نزدیکا بطور یلغار مصر پر چڑھ گیا وہان پہنچ کر مصر کے بادشاہ کو معہ اور باشندگان اوس شہر کے قتل کیا اور بہت سے آدمی قید کرلئے بعدازان مغرب کی طرف کو تمام بلاد کو اُجاڑتا خراب ویران کرتا لوگون کو قید کرتا ہوا چلا گیا — پہر وہانسے فلسطین — اور اردن کو مراجعت کی ان شہرونمین بہی آکر ایسا ہی فتور برپا کیا کہ تمام باشندگان ان شہرونکو مار ڈالا اور کچہہ گرفتار کرکے اپنے ساتہہ لیگیا اون لوگونمین جو یہانسے گرفتار ہے تہے حضرت دانیال نبی اور چند شخص اولاد انبیاء علیہم السلام کے بہی گرفتار آئے اب درمیان مورخین کے یہہ اختلاف ہی کہ بخت نصر بادشاہ مستقل تہا یا مملکت فارس کیطرف سے نائب تہا — اصل اور صحیح قول یہی ہی کہ وہ لہراسپ مذکور کا ایک نائب تہا جسکو امورات مہمات جنگ کا اور کشور کشائی کا عہدہ مفوض تہا — بعد ان فتور اور جنگ کے درمیان زمانہ معد ابن عدنان کے عرب سے لڑا — لیکن جبکہ سب قبایل عرب اوسکی حضور مین آکر حاضر ہوئے اور سبنے بسر وچشم اوسکی اطاعت منظور کی تب بخت نصر نے اونسے بہت سلوک کیا اور اونکے واسطے رہنے کے ایک مقام مسمی انبار بنایا یہہ شخص اپنی تمام زندگی مین ایسے ایسے معاملہ کرتا رہا — یہہ سب کچہہ جو بخت نصر کے ہاتہہ سے ہوا حقیقت مین یہہ تعبیر اوس خواب کی ہی تہی جو بخت نصر نے دیکہا تہا — یہودیون نے بہی اپنی کتاب مین اس خواب کو بیان کیا ہی اور مورخین مسلمانونکے بہی بیان کرتے ہین کہ بخت نصر نے خواب مین ایک بت ایسا دیکہا کہ اوس کا سر سونے کا اور سینہ اور دونو ہاتہہ اوسکے

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

کہنون تک چاندی کے ــ اور پیٹ اوسکا اور رانین اوسکی تانبے کی تہین ــ مگر دونو پنڈلیین اور دونو پیراوسکے لوہے کے تہے نــ اور پیرون کی انگلیان اسطرحسے تہین کہ کوئی لوہے کی اور کوئی ٹہیکرے کی ــ پہر دفعتہً ایک پتہر پہاڑ پرسے آپ ہی آپ اوس بت پر آپڑا اوسنے تمام تانبے اور لوہے وغیرہ کو چکنا چور کردیا پہر وہ سب ایک غبار ہوکر ہوا مین اوڑنے لگا اور وہ پتہر جو اوس بت کے سرپر آپڑا تہا ایک ایسا بڑا پہاڑ ہوگیا کہ تمام زمین اوسنے ڈہانپ لی ــ جب صبح ہوئی بخت نصر نے اپنے دلمین یہہ خیال کیا کہ اگر مینے اپنا خواب بیان کیا اور جب اوسکی تعبیر کسی نے بیان کی تو تجہہ ہمین ہین اوسکے تعبیر کی بیان کرنے سے خوش ہوکر یقین کرونگا جو میرا خواب بہی بتلا دیتے نــ چنانچہ سب علمار اور جادوگر اور کاہن لوگون کو جمع کرکے یہہ سوال کیا کہ میرا خواب بیان کرو جو مینے آجکی شب دیکہا ہے تمام لوگ عاجز آگئے کسی نے خواب نہ بتلایا ــ تب اوسنے حضرت دانیال علیہ السلام سے سوال کیا اور پوچہا کہ حضرت آپ میرا خواب بیان کیجئے حضرت دانیال عا نے بعینہ اوسکا خواب جو اوسنے دیکہا تہا بے کم وکاست کے سب بیان کردیا ــ اور تعبیر اوسکی یہہ بیان کی کہ اوس بت کا سر جو تہا وہ تیرا ملک ہے تو سب بادشاہونمین بمنزلہ اوس بت کے سرکے ہے جو سونے کا بنا ہوا تہا ــ پہر تیرے بعد جو بادشاہ ہوگا وہ تجہسے کم ہوگا جیسا کہ چاندی سونے سے کم ہوتا ہے قدر مین اسی طرح سے پچہلا جو بادشاہ ہوتا جاویگا اگلے سے کم ہوگا جیسا کہ تانبا چاندی سے کم ہے ــ اور لوہا تانبے سے بہی کم ہے ــ اور وہ انگلیان جنمین سے کوئی لوہے اور کوئی ٹہیکرے کی تہی اوسکی تعبیر یہہ ہے کہ آخر زمانہ مین سلطنتین مختلف اور مختلط ہوجاینگی کوئی قوی ہوگا کوئی ضعیف بعد ازان خداتعالے ایک سلطنت

سلطنت ایسی قایم کریگا کہ وہ تا قیام قیامت برپا رہے گی یہہ ہی تعبیر اوس خواب کی جو بادشاہ نے دیکھا ہے ۔ بخت نصر یہہ تعبیر اور بیان حقیقت خواب کی سنتے ہی اوندہے موتہہ زمین پر گر کے حضرت دانیال علیہ السلام کو سجدہ کرنے لگا اور حکم دیا کہ اس شخص کو آپ جیسے مقرب درگاہ سلیمانی کا مقرر کیا اور خلعت اور انعام اسکو دینے چاہئین ۔ اب اسمین اختلاف ہے کہ بخت نصر نے کتنے مدت سلطنت کی ہے ۔ ابو علی عم کہتا ہی کہ بخت نصر نے ستاون برس ایک مہنے آٹھہ دن بادشاہت کی ہے معنے لفظ بخت نصر کے (عطار د بولتا ہوا) ہین یہہ نام اسواسطے رکہا گیا تہا کہ علمار اور حکمار کا ہم جلیس اور ہمدم بہت رہتا تہا اور تحقیق علمی مین سرگرم تہا ۔ جب بخت نصر مر گیا تب اوسکے بعد بیٹا اوسکا اولاق بادشاہ ہوا مگر افسوس کہ ایک ہی برس اسکو سلطنت نصیب ہوئی بعد ازان بلطشاصر نے جو بخت نصر کا پوتا تہا دو برس سلطنت کی ۔ ایک روز اسنے محفل شراب نوشی کی مقرر کر کے تمام اپنے اہل عملہ اور یارون کو جو ایک ہزار آدمی کے قریب تہے اوس محفل مین بلا کر ضیافت کی اور سونے چاندی کے برتن بیشمار اونکے مہمانی کے واسطے جمع کرے تہے دفعتہ اوس حالت خوشی مین کیا دیکہا ہے کہ شمع کی لو پر کسی آدمی کا ہاتہہ ہی وہ شخص دیوار پر کچہہ لکہہ رہا ہے ۔ یہہ حال دیکہہ بلطشصر کا حال متغیر ہو گیا اور بیہوش ہو کر اپنے ہاتہہ پیر زمین پر مارنے لگا ۔ اسی اثنار مین حضرت دانیال نبی عم کو بلا کر اونسے سب واردات بیان کی حضرت دانیال نبی عم نے ارشاد کیا کہ جبکہ تو نے سونے اور چاندی اور تانبے اور لوہے کی بزرگی کی اور حالانکہ وے تیری مدد نہین کر سکتے اور خدا تعالے کی تو نے کچہہ تعظیم نہ کی اور ... [illegible]

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

ا میں تیری جان ہے اور سب تیرے امورات پر وہ متصرف ہے تب اوسنے عالم غیب سے ایک ہاتھہ بہیجا جو دیوار پر یہہ سطرین لکھہ گیا جسکے معنے یہہ ہین کہ سلطنت تیری کہو ئی گئی اور جاتی رہی اب یہہ سلطنت اہل فارس کو ملی ہے — کہتے ہین کہ اوسی رات کو بلطشاصر مارا گیا اُس شخص کے اوپر دولت اور حکومت بخت نصر کی تمام ہو گئی اور اوسکے خاندانین سے بادشاہت اختتام کو پہنچی

اب ہم پہر لہراسف کی سلطنت کا حال لکھتے ہین واضح ہو کہ جبکہ لہراسف مر گیا اوسکے بعد گشتاسپ جسکو لوگ گمان کرتے ہین کہ ابتک کندرین زندہ ہے بادشاہ ہوا بروقت تخت نشینی گشتاسف کے زرادشت صاحب کتاب مجوس ظاہر ہوا تہا اور اسی بادشاہ نے شہر فسا بسایا تہا — جبکہ زردشت نے اپنا ایک نیا مذہب نکالکر لوگون کو گمراہ کرنا شروع کیا اسوقت اُس بادشاہ کو اولاً تو انکار ہوا لیکن بعد کچہہ عرصہ قلیل کے تصدیق اسکے دین کی کرکے وہ مذہب اسنے اختیار کیا — بعد ازان درمیان گشتاسف اور خرزاسپ بادشاہ ترکستان کے بسبب اسکے کہ گشتاسپ نے زردشت کا مذہب اختیار کر لیا تہا چند لڑائین بہاری واقع ہوئین لیکن آخرکار گشتاسپ غالب آیا اور خرزاسپ بادشاہ ترکستان مغلوب ہو گیا — بعد اِن وقوع واقعات کے یہہ ہوا کہ بادشاہ گشتاسپ نے دنیا ترک کرکے گوشہ نشینی اختیار کی اور ایک پہاڑ مسمی تمیندر مین بیٹہہ رہا اور سجائے کتاب زردشت مذکور کی پہرا کیا کرتا تہا بعد چند روز کے مفقود الخبر ہو گیا پہر اوسکا پتا نہ معلوم ہوا کہ کہان گیا — اور اس بادشاہ مذکور کا جو ایک پسر باوقار مسمی اسفندیار تہا وہ بہی اوسکی حالت حیات ہی مین فوت ہو گیا تہا لیکن اوسنے ایک لڑکا اردشیر بہمن

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

اردشیر بہمن بن اسفندیار بن گشتاسف چھوڑا تہا وہ لڑکا بجائے اپنے دادا
کے تخت سلطنت پر جلوہ آرا رہا اس لڑکے نیک بخت کا نصیبہ ایسا چمکا کہ
بہت اقتدار اور شان اسنے پیدا کی حتی کہ شاہ ہفت اقلیم کہلایا
ابی عیسے کہتا ہی کہ اسی اردشیر بہمن کا نام زبان
عبرانی مین کورش ہی جسنے بیت المقدس کی پہر تعمیر کروا کے اور تمام بنی اسرائیل
کو پہر اونکے وطنونمین بسایا — مگر کوئی دلیل قوی اس امر پر کہ کورش مذکور
اردشیر بہمن ہے سوا کتاب اشعیا نبی کے اور کوئی نہین —
کیونکہ وہ نبی درمیان اپنی کتاب کے بائیسوین فصل مین لکہا تہا جانب خدا
سے کہتا ہے مین کہتا ہون کورش چرواہے کو جو پورا کریگا میرے دوستون کو
اور پہر کر تعمیر اورشلیم کی اور ہیکل کی تزئین کرکے آراستہ کریگا — ایسا کچھہ
کہا ہے خدا تعالے نے اپنے مسیح کورش کے حقین کہ وہ شخص ہی جو اپنے
دہنے ہاتہہ مین اختیار کریگا تدبیر خلق اللہ کی اور جہکین گی سب بادشاہونکی
گردنین سامنے اوسکے کہول دئے ہمنے دروازہ ملکون کے سامنے اوسکے
پہر کوئی نبد نہین کرسکتا — اور چلونگا مین آگے اوسکے اور آسان کردونگا
آگے اوسکے وہ راہین جو بہت سخت اور مشکل گذار ہین اور اگر دروازہ
تانبے کے اوسکے سامنے ہونگے تو اونکو بہی توڑ ڈالونگا — اور نعمتین ظلمات
کی اوسکے حوالہ کرونگا — پس یہہ جمیع صفات اس زمانہ مین کسی کے درمیان
نہ پائی جاتی تہین مگر اردشیر مین یہہ سب صفات مذکورہ صحیفہ اشعیا نبی کے
کے اوسمین پائے گئے اسسے معلوم دہتین ہاکہ اردشیر بہمن ہی کورش تہا
— یہہ بادشاہ بہت سخاوت کرتا تہا اور خصلت اچہی رکہتا تہا — اوسنے
نبیے نامجات وغیرہ پر جو دستخط کئے ہین اوسکے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے

طبقه دوسرا کیانیہ کا

۱۱۴ کہ یہہ شخص بہہ نیک بخت اور مرد مسکین تہا وہ دستخط یہہ ہین (بندہ اللہ کا) (خادم اللہ کا) (نگاہبان تمہارے کام کا) — بعد ازان شہر ودیر ایک لاکہہ جوان تنومند اور بہادران میدان جنگ لیکر چڑہا اور بڑی دہوم سے اسمقام پر لڑائی ہوئی — ہمیشہ یہی طور اوسکا رہا یہانتک کہ پیغام اجل آپہنچا اور ملک بقا کو چل دیا — معنے بہمن کے عربی مین نیک نیت ہین — اس بہمن نے اپنی دختر نیک اختر کو جو کہ اپنے نکاح مین لاکر بموجب مذہب مجوس کے عقد کرلیا تہا اور وہ لڑکی مسماۃ خمانی اپنے باپ سے حاملہ ہوگئی تہی اسلئے اوسنے قبل اسکے مرنے کے یہہ کہا تہا کہ جو بچہ میرے پیدا ہو اوسکے سر پر تاج شاہی آراستہ کیا جائے اور دوسرے بیٹے کو یعنے ساسان ابن بہمن کو سلطنت نہونے پائی بہمن نے منظور کیا اور بروقت رحلت کے اپنے ارکان دولت کو یہہ وصیت کی کہ جو لڑکا اسکے پیدا ہو وہ بادشاہ ملک کا رہے چنانچہ بعد مرنے بہمن کے اوسکی زوجہ حقیقت مین بیٹی تہی یعنے خمانی بذات خود بندوبست اور انتظام ملک کا تا وقت تولد دارا کے جو اوس سے پیدا ہوا کرتے رہی — ساسان ابن بہمن پر یہہ امر بہت گران گذرا اوسنے لباس فقیری کا بدن پر سجاکر ایک ٹیور بکریونکا واسطے معیشت کے لیکر ایک پہاڑ مسمی اصطخر مین رہنا شروع کیا — اسی ساسان کی اولاد بادشاہان ساسان کہلاتے ہین اور یہی شخص ابوالآبا ہے — بعد ازان مسماۃ خمانی کے ایک بیٹا جو ایک رشتہ سے اوسکا بہائی اور ایک رشتہ سے اوسکا بیٹا تہا پیدا ہوا اوسکا نام دارا رکہا گیا — بروقت بالغ ہونے اور جوان ہوجانے اس لڑکے کے تمام ملک اوسکو خمانی مسبر دکر کے پردہ نشین ہوگئین — اور دارا مذکور تخت سلطنت پر بیٹہا

بیان ہے سکندر ابن فیلبس کا

بیٹھا اور اپنی شجاعت اور نیک طور اور ضبط ملک بہت اچھے طور سے کرنا شروع کیا اِس بادشاہ کے ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام بہی اوسنے اپنے ہی نام پر دارا رکہا چنانچہ بعد وفات دارا کے دارا ابن دارا بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ بہت کینہ کش اور ظالم اور بے مروت شخص تہا جب یہہ حال خلق اللہ نے اسکا دیکہا تمام عوام وخواص یکدفعہ ہی دل برداشتہ ہوکر اِس بادشاہ سے متنفر ہوگئے اسے بادشاہ کے زمانہ مین سکندر ابن فیلبس بہی حکومت کرتا تہا اوسکو جب یہہ حال معلوم ہوا کہ دارا سے تمام اوسکے ارکان دولت اور امیر وامرا اور خواص وعوام بسبب اوسکے ظلم اور بدخلقی کے دل برداشتہ ہورہے ہین سے یکمرتبہ سکندر مذکور سپاہ اپنی لیکر دارا پر جا چہڑا چنانچہ جانبین سے مقابلہ ہوا جیسا کہ بہت یاردن دارا کے نے ذکر کیا ہی کہ اونہین لوگون نے سکندر کو بہکا کر دارا پر چہڑائی کروائی ہی اور جانبین سے لڑائی ہوتی رہی آخرالامر دارا کے رفقا نے بے حیائی اوسکا کام تمام کیا اور سر اوسکا کاٹ کر سکندر کے پاس لا حاضر کیا سکندر نے اون تمام قاتلین کو جو لوگ دارا کا سر کاٹ لائے تہے بجائے انعام شیرین کی شربت مرگ چہکایا بعد ازان تمام ملک سکندر کا ہوگیا

بیان ہی سکندر ابن فیلبس کا

واضح ہو کہ باپ سکندر کا مسمی فیلبس ایک بادشاہ بادشاہان یونان مین سے تہا یونان مین کئی مملکت تہین ہر ایک مملکت کا ایک بادشاہ تہا بروقت تخت نشینے اسکندر کے تمام ملک صاف ہوگیا یعنے سکندر نے تمام بادشاہون سے لڑائی کی اور سلطنت بالاستقلال اپنی کرلی اور سبکا ملک چہین لیا بعد ازان

بیان ہی سکندر ابن فیلقوس کا

۱۱۴ بادشاہ فارس سے سکندر آکر لڑا اور اوسکو قتل کرکے ہندوستان میں گیا اور
تمام اطراف چین پر قابض اور متصرف ہوکر اسکندریہ کو جو ایک شہر سکندر کا
بسایا ہوا تہا مراجعت کی — اور ناحیہ السواد مین جاکر فوت ہوا بعضے کہتے
ہین کہ شہر وزمین مرگیا تہا بہر تقدیر عمر اوسکی چہتیس برسکی تہی جبکہ وہ مرگیا
تب ایک سونے کے تابوت مین اوسکا جنازہ رکہکر اوسکی ماکے پاس بہجوایا
— کل تیرہ[۱۳] برس اس بادشاہ ذیشان نے سلطنت کی ہے اسکے مرنے کے
بعد سلطنت روم کی جو متفرق اور الگ الگ تہی سب مجتمع ہوگئی — اور
فارس کی سلطنت متفرق ہوگئی جوکہ اولاً مجتمع تہی اب اسمین اختلاف ہے
کہ سکندر خناق کی بیماری سے فوت ہوا یا اوسکو زہر دیا گیا تہا — اسی سکندر
کے زمانہ مین ارسطاطالیس حکیم جسکا وہ شاگرد تہا موجود تہا — اور اسی بادشاہ
کا ارسطو حکیم مشیر و تدبیر تہا جسنے بروقت قتل کرنے والیان فارس کے سکندر
کو یہہ مشورت دی تہی کہ ان لوگون کے مار ڈالنے سے کچہہ حاصل نہ ہوگا
بلکہ مناسب یون ہی کہ اس سلطنت کے کئی حصہ کرکے چند متولی مقرر کردیجئے
ایکدوسرے سے آپ بغض وکینہ رکہینگے اور ہمیشہ آپسمین جو نا بیزار
ہوا کرینگی اور کبہی اتفاق نہ ہوگا بار مطلب نکل آویگا چنانچہ اسکندر نے
منظور کرلیا اور جو امیر کبیر اوس ریاست مین تہے اونپر سلطنت تقسیم کردی

۲ واضح ہو کہ فارس کے بادشاہ اکثر یونان پر تاخت لاکر اون لوگون کو تباہ اور برباد کیا کرتے
تہے یہہ امر سکندر کو ناگوار معلوم ہوا چنانچہ اسیلئے اوسنے فارس پر چہڑائی کی تہی بروقت
فتح کے چاہتا تہا کہ امراء عظام فارس کو نیست و نابود کرڈالے ارسطو نے یہہ مصلحت دی تا
کہ اس سلطنت کی تفریق کردیجے جبکہ آپسمین اختلاف ہوگا اور اتفاق نہ ہوگا تب کبہی یونان
کا ارادہ نکرینگے یہی اوسکا مطلب تہا فقط ۱۲

بیان ہی سکندر ابن فیلبس کا

115 انہین لوگون کو ملوک طوایف کہتے ہین مورخین بیان کرتے ہین کہ سکندر کا رنگ
بھورا اور آنکھہ کیری تہی — قبل اسکے بادشاہ ہونیکے بزمان مین کئی سلطنتین یا تہین
جب یہہ بادشاہ ہوا اسنے اولاد اونہین پر ہاتہہ صاف کرکے ایک سلطنت
اپنی مقرر کی اور سبکو مار ڈالا بعد ازان ملک رُوم کو بہی زیر حکم کرکے شامل
سلطنت کر لیا جیسا کہ اولاً بیان ہو چکا — جبکہ تمام ممالک مغربیہ پر مسلط
ہو چکا اسوقت اُسنے اسکندریہ بنایا اور ممالک مشرقیہ لینے کا ارادہ کیا
اور اُسی زمانہ مین دارا سے لڑائی ہوئی — بعضے یہہ کہتے ہین کہ مشرق
کی جانب سے شمال طرف کو اوسنے جاکے ایک دیوار یاجوج ماجوج کی روکنے
کے واسطے بنائی — مگر صحیح یہہ ہی کہ اسکندر نے نہین بنائی واقع مین یہہ دیوار
اوس شخص کی بنائی ہوئی ہے جسکا نام قران شریف مین ذوالقرنین ہے اور
وہ ایک بادشاہ پُرانا ہے جو حضرت خلیل عم کے وقت مین سلطنت کرتا تہا
اب اسمین اختلاف ہے کہ ذوالقرنین کون شخص تہا بعضے کہتے ہین کہ ذوالقرنین
سے مراد بادشاہ فریدون ہی — بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ اور کوئی بادشاہ
ذوالقرنین تہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص بانی دیوار کو سکندر رُومی
سمجہتا ہے وہ بیشک غلطی مین ہے اور وہ جو عوام الناس مین ذوالقرنین
سکندر کا نام مشہور گیا ہے وہ بہی سراسر غلط ہے کیونکہ لفظ ذو عربی ہے
اور ذوالقرنین یہہ لقب عربی ہے مثل القاب ملوک یمن کے جیسا کہ ذوجدن
— ذو کلاع — ذو نواس — ذو شناتر — ذوالقرنین الصعب
ابن الرائش — رائش کا نام حارث ابن ذی سدد بن عاد بن ملطاط
بن سبا ہی — بعضے کہتے ہین کہ ذوالقرنین سے مراد یہی صعب مذکور ہے
یہہ وہ شخص ہے جسکو خدا تعالی نے بڑی قدرت اور شان و شوکت عنایت

بیان ہی ملوک طوایف کا

۱۱۶ کی تہی اسنے یاجوج ماجوج کی دیوار بنائی ہی — چنانچہ ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ حضرت عباس رضی سے لوگون نے پوچھا تہا کہ یا حضرت ذوالقرنین جو قرآن مین مذکور ہے اوس سے کون شخص مراد ہے اونہون نے فرمایا کہ ہر ایک شخص بادشاہ تہا قوم حمیر سے یہ دلیل ہمارے قول کو تقویت بخشتی ہی اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ شخص صعب مذکور ہے کیونکہ یہی بڑا بادشاہ ذی شان قوم حمیر سے گذرا ہے — بعد مرنے بادشاہ سکندر کے اوسکے بیٹے کو تمام اعیان مملکت نے کہا کہ آپ تخت سلطنت پر تشریف رکہئے اور بادشاہت کیجئے اوسنے کہا مجکو بادشاہت نہین چاہتی چنانچہ وہ لڑکا فقیر ہو گیا اور بادشاہت سے بالکل دست بردار ہوا اسلئے اوسکی سلطنت منقسم ہو گئی درمیان ملوک طوایف اور ملوک یونان کے چنانچہ ہم آگے اسکا ذکر درمیان فصل تیسری کے بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے ا

بیان ہی ملوک طوایف کا

پوشیدہ نرہے کہ جبکہ بادشاہ سکندر ملک فارس پر غالب ہو گیا اور وہان کے باشندہ نہین سے امرا اور وزرا — اور جمیع مردمان خاندان شاہی کو گرفتار کر چکا اوسوقت اوسنے چند آدمیون کو اوس گروہ مقیدین مین سے قتل کرنے چاہتا تہا کہ سبکو حکم قتل کا دے لیکن حکیم ارسطاطالیس اس حرکت لائینے مانع آیا اور عرض کی کہ خداوند نعمت ایسی تدبیر کیجئے جسمین اپنا مطلب بہی نکل آوے اور یونانیون کی گردن پر فارسیونکا خون بہی نہ ہووے وہ رائے یہہ ہے کہ جہان پناہ چند امراء عظام کو انمین سے سلطنت مرحمت فرمادین اور امورات شاہی مین کئی آدمی شریک کر دین کیونکہ جسوقت کئی بادشاہ ہونگے

طبقۂ تیسرا اشغانیہ

بادشاہونکی بیشک انمین آپسمین اختلاف پڑیگا پھر ایک کو دوسرا آپ فنا کریگا اور پھوٹ پڑی رہیگی کبھی اتفاق انمین نہ ہوگا آپ سے آپ خراب ویران ہوجاینگے اور یونانیونکے سر اسطرح سے انکا خون بھی نہ ہوگا — سکندر کو یہہ راے بہت پسند آئی چنانچہ اوسنے بیس آدمی منتخب کرکے فارس کے بادشاہ مقرر کردیے انہین لوگون کو ملوک طوایف کہتے ہین — چنانچہ اسی صورت سے فارس کی سلطنت پانسوبارہ برس تک متفرق رہی اور وہ لوگ ملوک طوایف کی سلطنت کرتے رہے — بعد اس عرصہ مذکور کے اردشیر بن بابک جبکہ سلطنت فارس کا بادشاہ ہوا اوسنے تمام ملوک طوایف کو جو کہ قریب نوے ۹۰ آدمی کے تھے سب کو جمع کیا اور ایک سلطنت مقرر کی — تواریخ مین ان بادشاہونکے نام اور اونکی سلطنتون کی مدتون کا کچھہ حال نہین لکھا ہے کیونکہ یہہ لوگ مثل چھوٹے چھوٹے رئیسون کے اطراف واقطار فارس مین پھیلے ہوئے تھے اور بعد اسکندر کے یونان کی بادشاہت کو بہت فروغ ہوگیا تھا چنانچہ یونان ہی کے بادشاہ کا اکثر جاے پر حکم تھا اسلئے مورخین نے بعد اسکندر کے ملوک طوایف کا حال بالکل ترک کردیا ہے بلکہ یونان کا حال لکھتے ہین لیکن جبکہ ملوک اشغانیہ کو درمیان ملوک طوایف کے ترقی اور فروغ ہوا تب اونکی تواریخ لکھی گئی تھی

بیان ہی تیسری ۳ طبقہ اشغانیہ کا

ابو عیسے کہتا ہے کہ اول ہی اول اس طبقہ اشغانیہ مین بادشاہ اشغابن اشغا جسکو اشک بن اشکان بھی کہتے ہین مشہور ہوا — اس بادشاہ کی ابتداء سلطنت دوسو چھیالیس ۲۴۶ برسکے بعد غلبہ سکندر کے ظہور مین آئی تھی — بعد اوسکے شاپور ابن اشغان بادشاہ ہوا اسنے ساٹھہ ۶۰ برس سلطنت کی

طبقہ نمبر ۱ اشغانیہ

۱۱۸ اِس بادشاہ کے جلوس کو کچھہ اوپر چالیس برس گذرے تھے جب حضرت عیسےؑ پیدا ہوئے بعد تین سو سولہ برس غلبہ اسکندر کے سلطنت اسکی تمام ہو چکی تھی — اور بعد اکیس برس کے بیرن اشغانی بادشاہ ہوا — اور سن تین سو سنتالیس سکندری مین یہہ شخص فوت ہوا — اوسکے بعد جوذرز الاشغانی انیس برس تک سلطنت کرکے تین سو چہاسہٹہ سکندری مین راہ عدم کی طے کرگیا — بعد ازان نرسی الاشغانی چالیس برس حکومت کرتا رہا جس روز یہہ شخص بادشاہ ہوا تہا اسنے یہہ حکم عام سُنایا تہا کہ مین اوس شخص کی عزت اور توقیر کرونگا جو میرے حکم کی تعمیل جلد کریگا یہہ بہی سنہ چار سو چہہ سکندری مین فوت ہوا — بعد ازان ہرمز الاشغانی نے انیس برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۴۲۵ سکندری مین فوت ہوا یہہ شخص جس روز تخت سلطنت پر بیٹھا اسنے خلق اللہ کو یہہ حکم عام سنایا کہ گناہ سے بچو اور برائی نکرو والا نہ تمہر تعذیر جاری کی جائیگی — بعد ازان اردوان الاشغانی نے بارہ برس سلطنت کرکے سنہ ۴۳۷ سکندری مین بادیہ پیمائے عدم کی کی — یہہ خسرو اشغانی چالیس برس سلطنت کرتا رہا اس شخص نے تمام رعیت کو آتش پرست بنادیا اور حکم دیا کہ اس آگ کی پوجا تمام تاکید کیجائے یہہ بہی سنہ ۴۷۷ تک اپنا زور دکہلا کر راہی ہوئے — جب وہ مرچکا تب بلاش اشغانی بادشاہ ہوا اوسنے چوبیس برس سلطنت کی اور سنہ ۵۰۰ سکندری مین وفات پائی — بعد ازان اردوان الاصغر بادشاہ ہوا اسکے ایام حکومت مین اردشیر بن بابک ظاہر ہوا جسنے تمام اردوان کے لوگون کو معہ اس بادشاہ اردوان اصغر کے مار کر ہاتہہ صاف کیا اور تمام ملوک طوایف کی سلطنت کو نیست ونابود کرکے ایک بڑی سلطنت ٹہرائی چنانچہ سنہ ۵۱۲ مین اس اردوان مذکور کی سلطنت تمام ہو چکی تہی

ہو چکی تہی اب اسمین اختلاف ہی کہ اِس شخص نے کتنے سال حکومت کی بعضے کہتے ہین گیارہ برس بعضے تیرہ

بیان ہی طبقہ چہارم کا جو اکاسرہ ساسانیہ کہلاتی ہین

پہلا بادشاہ اِس طبقہ کا اردشیر بن بابک اولاد ساسان بن اردشیر بہمن ہی مسبوق الذکر سے ہے جسکا حال اردشیر بہمن کے حال مین ہم بیان کر چکے ہین یہہ ساسان وہ شخص ہے جسنے گوشہ نشینی اور ریوڑ چرانا اختیار کر لیا تہا جبکہ اوسکے باپ نے حکومت اور سلطنت دارا کے نام جن ایام مین کہ وہ مسماۃ خمانی کے پیٹ ہی مین تہا مقرر کر دے تہی جیسا کہ اولاً بیان آچکا ہے — واضح ہو کہ اردشیر بن بابک ایک شخص تہا ملوک طوایف مین کا جن ایام مین کہ اردوانیین کا دورہ تہا یعنے درمیان سنہ ۹۳۷ انتدار بخت نصر کے پہر ایسا ہوا اِس سالمین یہہ شخص اون سب اردوانیین پر غالب آگیا اسوقت پانسو بارہ برس غلبہ اسکندر کو گذر چکے تہے اتنی ہی مدت ملوک طوایف نے سلطنت کی ہے اِس اردشیر کے ظاہر ہونے اور ہجرت نبوی مین چار سو بائیس برسکا فاصلہ ہے اور اِس سے قبل ستتر برس کے بطلیموس نے رصد بنائی تہی اِس عرصہ تک ممکن ہے کہ بطلیموس زندہ رہا ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ اوسنے اردشیر ابن بابک کا زمانہ بہی دیکہا ہو کیونکہ وہ اِس بادشاہ کے زمانہ سے کچہہ بہت بعید نہ تہا — تمام اکاسرہ جنکا پچہلا بادشاہ یزدگرد کہلاتا ہے اولاد اردشیر مذکور سے ہی — جبکہ اِس بادشاہ کو غلبہ ہوا اور سب اردوانیین پر غالب آگیا تب اِسنے سبکو قتل کیا اور بندوبست ملک کا خوب کیا یہہ شخص بہت طویل الفکر اور عقلمند آدمی تہا چنانچہ اوسنے

طبقہ چوتہا ساسانیہ

۱۲۰ واسطے رہنموئی اپنے بیٹے شاپور اور اوسکی اولاد کے ایک دستور العمل تصنیف کیا تہا جسمین جمیع قوانین سیاست اور بندوبست اور انتظام اور احکام اور حیلہ ملک ستانی کے لکہے تہے — مگر اسنے چودہ برس دس مہینے سلطنت کی اور درمیان سنہ ۵۴۷ سکندری کے فوت ہوا — بعد ازان اوسکے بیٹے شاپور ابن اردشیر نے اکتیس برس اور چہہ مہینے سلطنت کی یہہ لڑکا بہت خوبصورت اور استوار آدمی تہا اسی وقت مین مانی کا فر ظاہر ہوا تہا جسنے دعوہ نبوت کا کیا تہا اور اوسکے بہت لوگ تابع بہی ہو گئے تہے جو لوگ اوسکے مذہب مین ہین اونکو مانوی کہتے ہین — بعد گیارہ برس سلطنت کرنے کے مع افواج قاہرہ ملک رُوم کیطرف چڑہائی کی چنانچہ شہر نصیبین فتح کیا اور بہت بلاد رُوم مین سیر کرتا ہوا پہرا اوسوقت مین روم کے باشندے بُت پرست تہے مگر یہہ حال اونکا قبل نصارا ہونیکے تہا — اور چند شہر ملک شام کے بہی اسنے فتح کئے ہیں جنکے باشندون کو طعمہ تیغ بیدریغ کرکے رومیہ کو کوچ کر گیا تہا — بعد ازان والی روم نے اس سے صلح کی اور اطاعت منظور کرلی اوسوقت مین بادشاہ رومیہ کا غرذیانوس تہا اسکا حال یونان کے بادشاہون مین بیان کرینگے اس شاپور مذکور کو توجہ تامہ فلسفہ یونانیہ کے جمع کرنے کی اور ترجمہ کرنے کی درمیان فارسی کے تہی — اور کہتے ہین کہ اسی کے زمانہ مین سود کا باجہ نکلا ہے یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۵۵۶ سکندری کے فوت ہوا — اوسکے بعد ہرمز بیٹا شاپور کا جو بہت قوی اور پہلوان اور طویل القامت تہا ڈیڑہ برس تک سلطنت کرتا رہا بسبب شجاع اور دلاور ہونیکے اسکو پہلوان کہتے ہین سنہ ۵۶۰ سکندری مین فوت ہوا — بعد ازان اوسکے بیٹے بہرام بن ہُرمز نے کُل تین برس تین مہینے سلطنت کی یہہ شخص بہے اپنے باپ ہی کی خصلت

طبقہ چوتھا ساسانیہ

خصلت اور اطوار پر درمیان بندوبست اور مہربانی کرنے حال رعایا پر چلتا رہا اور شروع سنہ ٥٦٤ مین وفات پائی — بعد اوسکے بہرام ابن بہرام اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا اسنے بہی سترہ برس سلطنت کرکے سنہ ٥٨١ سکندری مین وفات پائی — بعد ازان اوسکے بیٹے بہرام ابن بہرام نے چار برس چار مہینے سلطنت کی یہہ بہی عدل اور سیاست اور انتظام مین اپنے دادا کے چلن پر رہا اور سنہ ٥٨٥ پانسو پچاسی مین بعد گذرنے سات مہینے اس سال کے وفات پائی — بعد ازان نرسی ابن بہرام ابن بہرام — بن ہرمز — بن شاپور — ابن اردشیر — بن بابک نو برس تک سلطنت کرتا رہا اور سنہ ٥٩٤ کے ساتوین مہینے اوسنے بہی وفات پائی — بعد ازان ہرمز ابن نرسی نے جو اوسکا بیٹا تہا نوے ٩٠ برس سلطنت کی اور سنہ ٦٠٣ کی ساتوین مہینے اوسنے بہی وفات پائی — جب ہرمز بہی مرگیا تب اوسوقت کوئی بیٹا اوسکے نہ تہا جو تخت کا وارث ہو مگر ایک عورت اوسکی عورتون مین حاملہ تہی ارکان دولت نے یہہ تجویز کی کہ وہ لڑکا جو اس عورت سے پیدا ہو اوسکے سرکو تاج شاہی سے مزین کرنا چاہئیے چنانچہ وہ عورت ایک بچہ جنی اوسکا نام شاپور رکہا گیا اوسکا نسب نامہ یہہ ہے شاپور — ابن ہرمز — بن نرسی — بن بہرام ثانی — بن بہرام — بن ہرمز — بن شاپور — بن اردشیر — بن بابک — جبکہ یہہ لڑکا جوان ہوگیا تب اس سے آثار نجابت اور شرافت کے ظاہر ہونے شروع ہوئے — چنانچہ ایک یہہ ذکر کرتے ہین کہ ایک روز اسنے شور و شغب جو لوگون کا پُل پر جو نہر مدین پر واقع تہا سنا تب اسنے پوچہا یہہ کیا غل غپاڑا ہے خدام شاہی نے عرض کی کہ خداوند یہہ شور و غل ان لوگونکا ہے جو پُل پر سے گذرنے اور آنے مین —

۱۲۲ اس لڑکے نے حکم دیا کہ برابر اوسکے ایک اور پل طیار کروانا چاہیئے تاکہ ایک
پل پر کو آیا کرین اور دوسرے پر کو جایا کرین چنانچہ وہ عمل پھر نہ ہوا۔ اس
حکم کے ظاہر ہونے سے مردمان ساکنین اوس شہر کو بہت تعجب ہوا کہ یہہ لڑکا
بہت دانا اور عقلمند اوٹھا ہے۔ جن ایام مین کہ یہہ حالت صغر سن مین تہا
عرب لوگ اسکے ملک پر بچہ سمجھہ کر تاخت لاکر چند بستیون کو اجاڑ سکے تہے
مگر جب اوسنے ہوش سنبھالا اور بالغ ہو گیا اسوقت جوانان تنومند اور دلاوران
قوی ہیکل منتخب کرکے عرب کو گیا جسکو وہان پایا طعمہ تیغ بیدریغ کیا بعد ازان
شہر حسا اور قطیف پر جاکر وہان کے باشندون کو قتل اور ہلاک کیا ہرچند
کہ وہ لوگ فدیہ دیتے رہے مگر ہرگز قبول نہ کیا۔ بعد ازان درمیان ایک
قلعہ مسمی مشقر کے جو کہ بحرین مین ایک قلعہ قبیلہ تمیم کا ہے اوسمین تمیم اور
بکر بن وایل۔ اور عبد القیس کے قبیلون کے آدمی رہتے ہین اوسمین بہت
بیشمار آدمی قتل کئے۔ بعد ازان یمامہ مین جاکر وہان کے باشندون کو بہی
مار ڈالا۔ اور جس چشمہ پر پہنچا اوسکو بند کر دیا اور جو کوا عرب کا پایا اوسکو
آنٹ دیا۔ پہر دیار بکر۔ اور دیار ربیعہ پر مراجعت کرکے جو کہ درمیان
مملکت فارس اور عرب کے واقع ہین خوب خونریزی اور لوٹ کہسوٹ
کی علے ہذالقیاس تمام عرب کو لوٹتا کہسوٹتا پہرا کیا اسیواسطے اسکو شاپور
ذوالاکتاف کہتے ہین۔ بعد ان واقعات مذکورہ بالا کے آدمیونسے لڑائی ہوئی
اونکو بہی قتل کیا اور بہت سے آدمی گرفتار کئے۔ لیکن قسطنطین نے ذرا
بہیجکر صلح کرلی اور ہمیشہ نذر بہیجا کیا یہانتک کہ سنہ ۵ ہم اپنے جلوس کا پر
فوت ہوا عمر بہی اوسکی اتنی ہی تہی۔ مگر شاپور کے زمانہ مین اوسکی اولاد
بہی بادشاہت کی اور وفات بہی پائی۔ بعد ازان للیانوس روم کا

طبقہ چوتہا ساسانیہ

بادشاہ ہوا اِس بادشاہ سرکش نے بتوں کی پرستش کو پہر ترویج دی اور تمام گرجا گہر جو نصاراے کے بنوائے ہوئے تہے سبکو مسمار کرکے انجیل مقدس کو پہونک دیا اور مستعد واسطے لڑائی شاپور کے ہوا ــ جبکہ یہہ بادشاہ شاپور سے لڑنے کے لئے آمادہ ہوا تہا اسوقت قبایل عرب بہی اسکے ہمراہ ہوگئے تہے کیونکہ وہ لوگ شاپور سے بہت جلی بہنکی تہے بسبب اوس دشمنی کے جو شاپور نے عرب کے حق مین موافق بیان بالا کے کی تہی ــ سپہ سالار لشکر لیلیانوس کا ایک جوان جنگی مسمی یونیانوس تہا جو مذہب نصاراے بسبب خوف لیلیانوس کے پوشیدہ رکہتا تہا اِس شخص نے لیلیانوس کی متابعت درمیان ارتداد اور بتون کے پرستش کے مطلق نہ کی تہی چنانچہ اسیواسطے لیلیانوس کو برا جانتا تہا اور دلمین اوسے متنفر رہتا تہا جبکہ شاپور کے لڑنے کی واسطے یہہ لیلیانوس گیا اسجاے اتفاق سے یونیانوس نے چند پیادے شاپور کے پکڑلئے اونہون نے اوسکو خبر دی کہ فلانے مقام پر شاپور علیحدہ پہرتا ہے ــ اور واقع مین شاپور اخبار روم کی جاسوسی کرتا ہوا علیحدہ لشکر سے پہرتا تہا جبکہ یونیانوس کو اِس حال سے اطلاع ہوئی اوسنے اپنا ایک قاصد شاپور کے پاس بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ ہمکو خوب معلوم ہے تم جہان پہرتے ہو اور باوجودیکہ ہم تجہکو پکڑ سکتے ہین الا یہہ ہماری بہادری ہے کہ فریب سے نہین پکڑتے ــ شاپور نے یہہ بات سنکر بہت تعریف اوسکی کی اور جلدی سے اپنے لشکر مین جا ملا ــ پہر تو جانبین کے لشکر کا مقابلہ ہوا اور بعد میدان رزم کے لیلیانوس کی فتح ہوئی شاپور معہ اپنے لشکر کے بہاگ نکلا رومیون نے اون بہاگتون کو بہت قتل کیا اور لیلیانوس نے شہر طیسفون پر جسکو مداین بہی کہتے ہین

طبقہ چوتہا ساسانیہ

۱۲۴ قبضہ کرلیا۔ بعد ازان للیانوس زر سر نو لشکر آمادہ کرکے اپنے قرب وجوار کے سلاطین کیمدت اور کمک طلب کرکے للیانوس سے شہر چہین لیا۔ مگر للیانوس فارس کے ملکون سے ہرگز نہ ٹلا دہین پڑا رہا ادرشاپور خواہان صلح تہا اتفاق سے ایک تیر قضا للیانوس کے درمیان خیمہ کے آکر ایسا لگا کر اوسکے دل کے اندر دو سار ہوگیا بدون مارے ہی مرگیا۔ لشکری لوگون نے جو یہہ خبر مہیب سنی سبکے پیر لڑکہڑا گئے کیونکہ اونکا بادشاہ دشمن کے ملکومین مارا گیا سبب اس تہلکہ کے برپا ہونیکے تمام لشکریون نے یونیانوس سے درخواست کی کہ تم للیانوس بادشاہ کے قایم مقام ہوکر سلطنت کرو۔ اوسنے کہا کہ مین ہرگز ایسے لوگون کی بادشاہت اختیار نکرونگا جو میرے دین وملت کے موافق نہین ہین سب نے یہہ اقرار کیا کہ ہم لوگ بجبر للیانوس کے خوف سے بت پرستی کرنے لگے تہے والا نہ ہمتو واقع مین نصارا سے ہین۔ اور اب ہم پہر نصارا سے ہوتے ہین جب یونیانوس کی اس امر سے اطمینان خاطر ہوئی اوسنے بادشاہت اختیار کی ادرشاپور سے صلح کرکے ہمراہ چند مصاحبون کے واسطے ملاقات کے اوسکے پاس گیا۔ اور درمیان ایک مکان کے ملاقات دوستانہ با معانقہ کرکے صلح اور دوستی کی بنیاد مضبوط کی پہر اپنے ہمراہ لشکر روم کا لیکر بلاد روم کی طرف مراجعت کی۔ بعد ازان شاپور اپنے ملک مین سلطنت کرتا رہا اور بعد بہتر برس جلوس کے کہ عمر بہی اوسکی اتنی تہی درمیان ۶۷۵ سکندری کے بعد گذرنے سات مہینے کے فوت ہوا۔ بعد ازان اردشیر بن ہرمز اوسکا بہائی بسبب وصیت شاپور کے بادشاہ ہوا کیونکہ اوسکا بیٹا بسبب صغر سن ہونیکے لایق سلطنت کے نہ تہا جب وہ بہی سنہ ۶۷۹ سکندری مین مرچکا اسوقت اوسکا بیٹا شاپور ابن شاپور ذی الاکتاف پانچ برس چہ

چہہ مہینے تک سلطنت کرتا رہا یہہ لڑکا بہی اپنے باپ ہی کی خصلت کا متبع تہا لیکن بسبب گرنے ایک خیمہ کے دب کر بعد گذرنے دس مہینے سنہ ۶۰۸ سکندری کے وفات پائی — اسکے بعد بہائی اوسکا بہرام ابن شاپور ذی الاکتاف جسکو کرمان شاہ کہتے ہین سلطنت کرنے لگا کرمان شاہ اسواسطے کہتے ہین کہ یہہ والی کرمان کا تہا اسنے بہی اچہی خصلت اور نیک باتین اختیار کی تہین بعد گیارہ برس کے ایک شخص نے اوسکے ایک تیر مارکر درمیان سنہ ۶۷۵ سکندری کے بعد گیارہ مہینے اس سال کے ہلاک کردیا کہتے ہین کہ اوس شخص نے بسبب انتقام کے قتل کیا تہا — بعد ازان اوسکا بیٹا یزدگرد بن بہرام بن شاپور تند خوا ور درشت خصلت اکیس برس پانچ مہینے تک سلطنت کرتا رہا یہہ بادشاہ بہت تند خو اور درشت مزاج اور بدخلق اور بدخصلت اور ظالم جفا شعار تہا اور خونریزی بہی بہت کرتا رہتا تہا — کہتے ہین کہ فارسیون نے کسی بادشاہ کے ہاتہہ سے ایسا ظلم اور ستم نہ دیکہا تہا جو اسنے اون پر کیا جبکہ اسکا ظلم بہت بڑہ گیا اور پیشہ جفا شعاری کا حد کو پہنچ گیا تب تمام فارسیون نے خدا کے سامنے تضرع وزاری اوسکے مرنے کی دعا چاہی چنانچہ وہ دعا تیر بہدف ہوئی کہ ایک دولتی گہوڑے سے درمیان سنہ ۷۱۶ سکندری کے بعد گذرنے چار مہینے کے مر گیا — اس یزدگرد کے ایک بیٹا بہرام گور تہا اوسنے اپنی حین حیات بادشاہ منذر کو جو عرب کا ایک بادشاہ تہا واسطے تربیت اور پرورش اور تعلیم نیک اخلاق کے سپرد کر دیا تہا جب وہ لڑکا جوان اور قوی ہو گیا تب وہ اپنے باپ کے پاس واسطے ملاقات کے حاضر ہوا — ہر چند کہ یہہ لڑکا بہت عظمت اور ادب پر سرپکا تہا لیکن اوسکے سرکش باپ نے اوسکے ساتہہ کچہہ

 کچہہ التفات نہ کی چنانچہ یہہ امر اوس لڑکے پر ناگوار گذرا اوسنے اپنی مراجعت کے واسطے درخواست کی وہ منظور ہوئی وہ بچارہ بحالت اوارہ ملک عرب کا پاس منذر کے مراجعت کرکے چلا آیا جب اوسکا باپ مرگیا اسوقت سب اہل فارس نے مجتمع ہوکر یہہ صلاح کی کہ یزدگرد کے بیٹون مین سے ہم کسیکو بادشاہ مقرر نہ کرین گے کیونکہ ہمنے اسی شخص کے ہاتہہ سے بہت ظلم اٹہایا ہے اور علاوہ ازین بہرام گور نے چونکہ درمیان عرب کے نشو ونما پایا ہے وہ لایق اس ریاست کے ہی نہین ہے کیونکہ اہل فارس اور اہل عرب کے عادات اور رسمیات مین اختلاف عظیم ہے اسلئے اون لوگون نے کسرےٰ کو جو اولاد اردشیر سے تہا اپنا بادشاہ مقرر کرلیا جبکہ یہہ خبر بہرام کو پہنچی ــ اوسنے منذر اور اوسکے بیٹے نعمان ابن منذر سے مدد طلب کرکے اور درمیان اہل عرب ــ اور اہل فارس کے اپنے بہت خطوط ونامہ بہیج کر سب سے تائید لیکر فارس مین آیا آخر الامر بہرام گور اپنے باپ کی جاے بادشاہ مستقل ہوا اسکی شجاعت اور قوت اور جوانمردی بہت بیان کی گئی ہینــ بعد ازان وہ اسطرح پر ہلاک ہوا ایکروز شکار کیلئے گیا تہا ایک شکار اوسنے دیکہا چاہتا تہا کہ اوسکو روکے اوسکے پیچہے جو بہاگا زمین شور کی کیچڑ مین دہنس گیا اوس زمین کے اندر دہنسا ہوا نیچے چلا گیا اسنے کل تیئس برس تین مہینے سلطنت کی اور سنہ ۴۱ ء مین بعد گذرنے تین مہینے اس سال کے فوت ہوا ــ بعد اوسکے بیٹا اوسکا یزدگرد ابن بہرام گور اٹہارہ برس چار مہینے تک سلطنت کرتا رہا اور جمیع خصایل اپنے باپ کے استعمال مین لاتا رہا یعنے تخریب اعدا اور تعمیر بلاد مین مثل اپنے باپ کے سرگرم تہا ــ بعد گذرنے سات مہینے سنہ ۵۹ ء کے یہہ بہی ہلاک ہوا ــ اسکے دو بیٹے تہے ایک ہرمز ــ دوسرا فیروز جبکہ یہہ مرگیا تب ہرمز ابن یزدگرد تخت پر بیٹہا

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

تخت پر بیٹہا اور سات برس تک لوگون پر ظلم اور رعیت پر ستم کرتا رہا
اور دوسرا لڑکا فیروز جو اسکا بہائی تہا وہ قوم ہیاطلہ کے پاس خواہان کمک
اور مدد کا ہوکر پہنچا یہہ وہ قوم ہے جو درمیان خراسان اور بلاد ترکستان کے
جسکو طخارستان کہتے ہین رہتے ہین وہانکے بادشاہون نے یہہ فریاد کی کہ میرے
باپ کا ملک مجکو ملجائے اور میرا بہائی ہرمز سے تخت سلطنت چہین لیا جاے
اون لوگون نے اسکو مدد دی چنانچہ لشکر خراسان اور طخارستان کا فیروز
مذکور جمع کرکے اپنے بہائی ہرمز سے لڑنے کے ارادہ پر آیا اور درمیان رے
کے دونو کا مقابلہ ہوا خداتعالے نے فیروز کو فیروزمند کیا اور فتح اوسکی
ہوئی اوسنے اپنے بہائی ہرمز کو گرفتار کرکے قید کردیا اور آپ تخت پر بیٹہکر
حکومت کرنے لگا چنانچہ سلطنت ہرمز کی سنہ ۷۶۶ سکندری مین تمام
ہوچکی اس فیروز نے ستائیس ۲۷ برس سلطنت کی اور خصایل نیک برتنی
اور تالیف قلوب خلق مین مصروف رہا اسکے ایام حکومت مین سات برس کا
قحط پڑا تہا جسمین تمام چشمی اور گہانس خشک ہوگئی تہی اور چارپاے
ہونکے مرگئے تہے بعد میعاد مذکور کے خداتعالے نے باران رحمت نازل
فرمایا اور پہر کر دنیا مین تازگی اور سبزی دکہلائی دی اخشنوار
جوکہ ایک بادشاہ قوم ہیاطلہ کا تہا اوسمین اور فیروز مین کچھہ رنجیدگی ہوگئی
تہی اور سبب اس رنجیدگی کا یہہ تہا کہ فیروز نے اوسکی لڑکی سے اپنی شادی
کی درخواست کی تہی اوسکو نامنظور ہوئی فیروز اپنا لشکر لیکر قوم ہیاطلہ پر
جا چہڑا اور وہان جاکر اوس قوم کے گناہون کو بیان کرنے لگا چنانچہ
اوس قوم پر فیروز نے جو گناہ ثابت کئے تہے ایک گناہ یہہ بہی ثابت
کیا تہا کہ یہہ لوگ مردون سے اغلام کرتے ہین آخر الامر یہہ ہوا کہ ایک خندق

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

۱۲ مین جوکہ قوم ہیاطلہ نے ایک کہائی کہود کر اوپر سے ڈہانپ رکہی تہی معہ اپنے ہمراہیون کے اوسمین گرکر راہی ملک بقا کا ہوا اخشنوار نے نکل کر تمام اسباب جو اوسکے لشکر کا تہا سب لوٹ لیا یہہ واقعہ سنہ ۷۷۳ سکندری مین وقوع مین آیا تہا — بعد ازان اوسکے بیٹے بلاش بن فیروز نے چار برس بادشاہت کی اور سنہ ۷۹۷ سکندری مین فوت ہوا — اوسکے بعد اوسکے بہائی قباد بن فیروز نے تینتالیس برس بادشاہت کی جسمین چہہ برس تک اپنے بہائی جاماسپ سے لڑا کیا اسی بادشاہ کے ایام حکومت مین مردک الزندیق ظاہر ہوا تہا اسنے دعوہ نبوت کا کیا اور یہہ حکم لوگون کو سنایا کہ سب لوگ مال مین مساوی رہین یعنے جو کوئی مالدار ہو وہ مفلس کو برابر حصہ بانٹ دیوے اور عورتون مین سبکی مشارکت رہے کیونکہ واقع مین عورتین سبکی حقیقی بہن ہین اسلئے کہ سب آدمی حضرت آدم عم اور حوا کی اولاد مین ہین پس سب آپسمین مرد و زن بہائی بہن ہوئے اسلئے چاہئیے کہ ہر ایک کی عورت سے جو چاہے حاجت پوری کرلے کیونکہ وہ عورتین حقیقت مین مال مشترکہ ہین — اس بادشاہ پہلے وقوت یعنے کے قباد نے اسکا دین قبول کیا اور اسی سبب سے بہت سے آدمی مارے گئے مگر رعیت پر یہہ امر سخت ناگوار اور گران گذرتا تہا اسلئے تمام رعایا نے مجتمع ہوکر یہہ ارادہ کیا کہ قباذ کی جائے اور کوئی بادشاہ مقرر کرد اور اسکو تخت پر سے اوٹہادو چنانچہ اوسکے بہائی جاماسپ بن فیروز کو تخت پر بٹہلایا — اور قباذ بہاگ کر قوم ہیاطلہ کے پاس سفیت ہوکر گیا اس قوم نے اوسکی مدد کی قباذ لشکر خراسان کا لیکر اپنے بہائی جاماسپ سے آکر لڑا آخر الامر قباذ نے فتح پائی اور جاماسپ کو قید کیا پہر بدستور بادشاہت کرتا رہا اور سنہ ۸۴۰ کی ساتوین مہینے مین وفات پائی — اوسکے بعد اوسکا

طبقہ چوتھا ساسانیہ کا

بیٹا اوسکا نوشیروان بن قباد — بن فیروز — بن یزدگرد — بن بہرام گور — بن یزدگرداثیم — ابن بہرام — بن شاپور ذی الاکتاف — بن ہرمز بن نرسی — بن بہرام — بن بہرام — بن ہرمز — بن شاپور — بن اردشیر — بن بابک بادشاہ ہوا نوشیروان حالت صغر سن ہی مین بادشاہ ہوا تہا اور اڑتالیس برس تک سلطنت کرتا رہا کہتے ہین کہ نوشیروان جسوقت تخت پر بیٹہا اوسوقت اوسنے اپنے خواصون سے یہہ کہا کہ قبل از تخت پر بیٹہنے اور بادشاہ ہونے سے مینے خداتعالے سے ایک عہد کرلیا تہا اب اوسکا ایفا ضرور ہے وہ یہہ ہے کہ مینے جناب باری سے عرض کی تہی کہ اے خداوند جب مین بادشاہ ہونگا دو باتین ضرور کرونگا — ایک یہہ ہے کہ منذر کی اولاد کو پہر ملک حیرہ مین لاونگا اور حارث غاصب کو اوسمین سے نکال دونگا — دوسرا امر یہہ ہے کہ جتنے لوگ مزدک مذہب مین ہین اور اونہون نے تمام عورتین اور مال لوگون کے مشترک کرتے ہین اسطور پر کہ کسی کی کوئی خاص جورو نہین جسپر چاہو چڑہ جاو اور نہ مال کسیکا ہے جسکو چاہو لوٹ لو یہانتک کہ پاجیون کو اشرافون سے مخلوط کردیا ہے — اور داماد ہوجانا بہت آسان کردیا ہے جتنے کمینے اور رذالے اون اشراف زادیون کو رکہتے ہین کہ جنکو کبہی آنکہہ بہر دیکہنے کی اونکو طاقت نہین ہوئی تہی ان سب لوگون کو قتل کرونگا اسوقت مزدک بہی تخت کے پاس حاضر تہا کہنے لگا کہ جہان پناہ آپکو اتنا مقدور ہے کہ آپ ان سب لوگون کو قتل کردیجے گا یہہ کام کبہی نہ کرنا کیونکہ خداتعالے نے تمکو اسواسطے نہین پیدا کیا کہ تم دنیا مین فساد برپا کرو بلکہ تمکو فساد کے کہونے اور اصلاح امور

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

۱۲ کے واسطے بادشاہ بنایا ہے — اسوقت بادشاہ خفا ہوا اور کہا کہ حرام
زادے کی تجکو وہ بہی یاد ہے جبکہ تونے قباذ سے کہا تہا کہ مجکو اجازت دو تو مین
نوشیروان کی والدہ سے صحبت کرون اور بادشاہ نے بسبب اتباع تیرے
دین کے اجازت دی اور تو اوسکے مکان مین گیا — اور مین دوڑکر تیری
پیر دنہین پڑا اور تیری منتین کرکے تجسی اپنی والدہ کو بخشوایا جب تونے
مجکو بخشی اور پہر تو اولٹا چلا گیا وہ تیرے پیرون کی جرابون کی بو آجتک
میری ناک سے نہین گئی ہے مجہے تو خوب یاد ہے مزدک بولا کہ سچ
ہے — نوشیروان نے اوسیوقت قاتل کو حکم کیا کہ اسکو قتل کر دو فوراً
بادشاہ کے روبرو اوسکا سر اوڑا دیا گیا اور لاشہ اوسکا جلاکر خاک
سیاہ کر دیا گیا — اور منادی ہوگئی کہ جو قوم مزدکیہ ہین یعنے جو لوگ اسکے
مذہب مین ہین اونکا خون ہدر ہے جو پاوے مار ڈالے اوس روز بہت آدمی
مارے گئے — اور دوسرا حکم نوشیروان نے یہہ بہی دیا کہ مانوی لوگ
بہی قتل کئے جائین چنانچہ فرقہ مانویہ کے بہت آدمی مقتول ہوئے — بعد ازان
نوشیروان نے وہی مذہب قدیم جو مجوسیونکا تہا جاری کیا — اور تمام حاکمون
کے نام شقہ روانہ کرکے سلطنت کو مضبوط کیا اور ہمیشہ امورات سلطنت مین غور
پر داخت کرتا رہا یہانتک کہ جو سقم یا ضعف اوس سلطنت مین آگیا تہا بکلی
جاتا رہا — اور جو لوگ تابع وہم وخیال کے تہے وہ سب چہوڑ دا دیا اور خون
کہانا لوگون سے موقوف کر دیا — اور لشکر کی بہی غور پر داخت کرکے
برچہی بہالے اور ہتیارون سے سبکو آراستہ کر دیا — اور جو شہر ٹوٹا
پہوٹا تہا اوسکی از سر نو تعمیر کروائی — اور اطراف وجوانب کے ملکون کے
جو لوگ بسبب ضعف سلطنت قابض ہوگئے تہے وہ ملکتین پہر سلطنت مین شامل

طبقہ چوتہا سامانیہ کا

شامل کین اِن بلاد کے شامل کرنے کی بہت سبب بیان کئے گئے ہین بہرکیف
وہ ملک یہہ ہین — سند رخج — زابلستان — طخارستان — درستان وغیرہ
اور چند قلعے اور کوٹ بہی اسی بادشاہ نے بنوائے — اور وہ مال و دولت
جو مردکیہ مذہب والونکا ہاتھہ آیا تہا اسکے لئے یہہ قانون مقرر کیا کہ جس مال کا
مالک دستیاب ہو بشرط پہچاننے کے لیجاوے اور باقی جو بدون مالک رہا
وہ فقرا اور مساکین کو تقسیم کروادیا اور جس بچہ کے حسب و نسب مین اختلاف
پایا اوسکو مشتبہ تصور کیا — اور اگر کسی مردکی کا بچہ ثابت ہوا اوسکو اوس
شخص کا غلام مقرر کردیا جسکے تخم سے پیدا ہوا تہا — اور جس نیک بخت عورت
کے زور و قوت کسی مردکیے نے پکڑ کر عزت خراب کرڈالی تہی اوس عورت کو
بقدر مہر روپیہ اوسے دلوادیا — اور جو عورتین اس قسم کی تہین کہ اونکے متوسلون نے
بسبب غیرت اور ننگ کے اونکے متولی ہونے سے انکار کرلیا تہا یا انکہ کوئی اونکا
متولی نہ تہا بلکہ لاوارث تہین اونکے واسطے ایک مکان بادشاہی مقرر کرکے یہہ
حکم دیا کہ اس مکان مین اس قسم کی عورتین سب جمع کیجائین جبکہ وہ جمع ہوچکین اوسوقت
یہہ حکم دیا کہ جس سے چاہین اپنا نکاح کروالین بادشاہی خزانہ سے خرچ واسطے
اونکی شادی کے دیا جائے — اور ایسا ہی اون لڑکیون لاوارث کے بابت
مین حکم دیا جنکا کوئی مالک نہ تہا اور وہ مردکیہ بہی نہ تہین — اور جتنے لڑکے لاوارث
اکٹھے ہوئے اونکو غلامان شاہی مین مندرج کیا — بعد اس بندوبست کے منذر کو
ملک حیرت دلوایا اور حارث کو وہانسے نکالدیا جبکہ حارث خوف کہا کر معہ اپنے
قبایل کے بہاگ نکلا اوسوقت بموجب حکم منذر کے واسطے تعاقب حارث
کے سوار گئے چنانچہ اوسکے اہل و عیال کو گرفتار کرلائے مگر حارث یا تہہ نہ آیا بلکہ
مفقودالخبر ہوگیا اس کے گم ہونے مین اختلاف ہے چنانچہ ہم بہی اسکا حال ملوک

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

۱۲۱ کندہ کے حالمین درمیان چوتہی فصل کے انشاء اللہ تعالے بیان کرینگے
بعدازان اپنے باپ قباذ کی جورون کو نوشیروان نے یہہ حکم دیا کہ اگر تمہارا
رغبت خانہ نشینی کی ہو تو مجہسے تنخواہ لے جاؤ گہرمین بیٹہے رہو والا نہ اپنے لئے
کے مردون کو تلاش کرکے نکاح کر لو تم کو اختیار ہے ۔ بلاد مفتوحہ نوشیروان
کی تفصیل یہہ ہے کہ اس بادشاہ عادل نے الرہا جو شہر ہرقل کا ہے فتح کیا
اسکندریہ بہی فتح کیا اور قیصر روم نے بہی اوسکی اطاعت منظور کی بعدازان
الخزر کو گیا اور وہان سے عدن کو پہر ایک نواح مین سمندر کے پاس جو دا
دو پہاڑون کے صخور مشہور ہے وہان قیام پذیر رہا ہے اور وہانسے اکلا
کو گیا ۔ بعدازان قوم ہیاطلہ کے سر پر خرابی لایا چنانچہ وہان جاکر فیروز کے
خون کا مطالبہ کیا اور اس بہانہ سے تمام اونکے بادشاہونکو مارکر ۔ شہر اور
ویران و منیت و نابود کردیئے اور خلق کثیر ماری گئی پہر بلخ وغیرہ کو کوچ کیا اور
وہانسے مدایق کو مراجعت کرکے یمن کی مہم پر ایک لشکر مہیا کرکے اوسکا سپہ سالار
دہرز کو بنا کر روانہ کیا اسنے وہان جاکر تمام ملوک حبشہ کو جو یمن پر غالب ہوگئے
تہے قتل کئے ۔ اور پہر از سر نو ریاست ابن ذی یزن بعد مقتول ہونے
بادشاہ حبشہ کے جسکا نام مسروق ابن ابرہۃ الاشرم تہا بادشاہ ہوا
یہہ وہی بادشاہ ہے جو کعبہ پر بارادہ مسمار کرنے کے ہاتہی لیکر آیا تہا ۔ پہر
جرجان پر ایک بہاری لڑائی ہوئی بعد اوسکے باب الابواب اس نوشیروان
نے بنوایا اسی بادشاہ کے زمانہ کے چوبیسوین سال جلوسی مین عبداللہ والد
رسول اللہ صلعم کے پیدا ہوئے تہے اور پیغمبر خدا صلعم بیالیسوین ۴۲ سال جلوسی مین
پیدا ہوئے ۔ اور درمیان سنہ ۸۸۸ سکندری کے ساتوین مہینے نوشیروان
راہی ملک بقا کا ہوا ۔ بعد اس بادشاہ ذیشان کے ہرمز ابن نوشیروان اوسکا

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

۱۳۴۳ اوسکا بیٹا جو کہ بہت عادل اور نیک نیت آدمی تہا تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ
ایسا عادل ہوا کہ ایک ادنے کے واسطے شریف سے مواخذہ کرتا اور دربار
انصاف کے بہت مبالغہ کرتا تہا یہانتک کہ اوسکے امراء عظام کو یہہ امر ناگوار
گذرا اور سب اوسکے دشمن ہوگئے کہتے ہین کہ اپنے بیٹون اور دوستون
کی بہی کچہہ خاطر درباب حق مدعی کے روانہ رکہتا تہا اور عدل مین اسقدر
افراط کرتا تہا کہ سب سردار اور اکابر شہر رنجیدہ تہے کسی قوی کا یہہ
مقدور نہ تہا کہ کسی ایک ضعیف کے ہاتہہ لگا سکے اور طریقہ اسنے یہہ نکالا
تہا کہ ایک صندوق دربار کے باہر رکہوا دیا کرتا اوس صندوق کو اپنی مہر
اور کنجی سے بند کر دیا کرتا اور اوپر اوس صندوق کے ایک سوراخ ہوتا تہا
جو مظلوم آتا اوس صندوق مین عرضی ڈالدیتا یہہ بند و بست اسواسطے
جاری کیا تہا کہ شاید کوئی مظلوم اقربا یا کسی امیر کبیر کا ہو اور وہ بسبب
دہشت کے نالش ظاہر نہ کر سکے ایسا نہ ہو کہ پہر وہ مظلوم ہی رہجائے چنانچہ
اسلئے خود آپ صندوق کہولکر ایک ایک شخص کی عرضی دیکہہ کر پہرتا اور
مستغیث کی فریاد کو پہنچتا بعد ازان عادت انصاف پسندنے اسکو ایسا
تنگ کیا کہ اسنے اب یہہ تجویز کی کہ کوئی تدبیر ایسی نکالنی چاہیے جسسے
دمبدم ظالم کے ظلم سے اطلاع ہوتی رہے انصاف رسانی مین تاخیر نہ ہوا
کرے چنانچہ ایک رسّی دراز جسکا ایک سرا خلوت خانہ بادشاہی کے ایک
سوراخ مین اور ایک سرا اوسکا راہ عام پر باندہا گیا اور حکم دیا کہ جو کوئی مظلوم
آیا کرے جلدی سے اس رسّی کو ہلادے اور اوسکو جلد دربار مین حاضر
کرین تاکہ اوسکا ظلم کا دفعیہ فوراً کیا جائے پہر ایسا اتفاق ہوا کہ بادشاہ
مذکور پر چند دشمنون نے اطراف اور اکناف سے خروج کیا ایک او دشمن سے

طبقہ چوتہا ساسانیہ

۱۲۴ شابہ بادشاہ ترکستان کا لشکر کثیر لیکر آیا ۔ اور ایک بادشاہ روم کا اور ایک عرب کا بادشاہ خلق کثیر اپنے ہمراہ لایا یہہ سب بادشاہ فرات کے دونو کنارون پر آپڑے ۔ اسوقت ہرمز نے ایک شخص باشندہ رے کو جسکا نام چوبین بن بہرام خشنش ہے سپہ سالار مقرر کرکے بادشاہ ترک کے مقابلہ کو بہیجا چنانچہ مابین لشکر ہرمز اور بادشاہ ترک کے خوب جنگ ہوئی مگر فتح چوبین کے نام رہی ۔ چوبین مذکور نے شابہ مذکور کو قتل کیا اور تمام اسباب محمولہ اوسکے لشکر کا جو ہاتہہ آیا لوٹ کر ہرمز کے پاس بہیجدیا ۔ جب شابہ مارا گیا تب ابن شابہ اوسکا بیٹا اپنے باپ کے قایم مقام ہوا اسنے بہرام چوبین سے صلح کر لی اور آپسمین خوب خلط ملط ہوگیا تحفہ و تحایف جانبین سے لینے دینے لگے ۔ مگر ایسا اتفاق ہوا کہ بادشاہ ہرمز نے بہرام چوبین سے کہا کہ تو ترکستان مین جاکر اونکے شہرون پر چڑہائی کرکے اونکی شہرونمین لڑائی کر ہرمز نے چونکہ صلح کرلی تہی اور مناسب وقت ہی نہ جانتا تہا اور بادشاہ کی حکم عدولی مین اپنے جان کا ضرر متصور تہا اسلئے وہ اپنے لشکر سے سازش کرکے باغی ہوگیا بادشاہ کی اطاعت چہوڑ بیٹہا ۔ اسلئے ہرمز نے اور لشکر واسطے گوشمالی بہرام چوبین کے روانہ کیا اولاً تو کچہہ لڑائی ہوئی آخر کار تمام آدمی لشکر چوبین مذکور سے مل گئے ۔ پرویز ابن ہرمز جو اوسکا بیٹا تہا وہ آذربیجان مین بسبب نکالدینے ہرمز کے رہا کرتا تہا اوسکو یہہ معلوم ہوا کہ اب میرے باپ کا حکم سست ہوگیا اور ارکان ریاست اور تمام لشکر کے آدمی چاہتے ہین کہ اوسکو بادشاہت سے معزول کرین ایسا نہ ہو کہ بہرام چوبین ملک پر مسلط ہوکر بادشاہت کرنے لگے یہہ سوچ کر وہ آذربیجان اپنے باپ کیطرف

طبقہ چوتھا ساسانیہ

کیطرف آیا جب پرویز اسجائے آچکا اسوقت دونو ماموں پرویز کے ہرمز پر ۱۳۵
چڑھ آئے اور ہرمز کو قید کرکے اوسکے دونو آنکہین پہوڑ ڈالین اور پرویز کے
سر پر تاج شاہی رکہا گیا — اول سال جلوس ہرمز سے تا وقت جلوس
پرویز کے تیرہ برس چہہ مہینے کا عرصہ ہوا اور ہرمز مدت تک قید رہا بعد ازان
گلا گہوٹ کر مار ڈالا — مگر جسوقت پرویز تخت پر بیٹہا اسوقت بہرام چوبین
نے اوسکی مخالفت اور بغاوت مین دم مارنا شروع کیا اور ہرگز اوسکی
اطاعت نہ کی اور پرویز سے انتقام ہرمز کی آنکہین پہوڑ ڈالنے کا خواہان
رہا چنانچہ اس معاملہ مین درمیان بہرام چوبین اور پرویز کے بہت مدت تک
خط کتابت رہی کوئی خط بہرام چوبین نے ایسا نہ لکہا کہ اوسے پرویز خوش
ہوا ہو بلکہ خفا ہی ہوتا رہا آخر الامر بہرام چوبین غالب آیا — اب پرویز کو
یہہ خوف دامنگیر ہوا کہ بہرام چوبین از سرِ نو میرے باپ کو برائے نام
بادشاہ بناکر آپ اوسکی طرف سے حکومت کریگا یہہ خیال محال دلمین ٹہراکر
خواصون کو حکم دیا کہ میرے باپ کو قتل کرو چنانچہ اون لوگون نے اوسکو
قتل کیا اور پرویز بہاگ کر روم کے بادشاہ کے پاس مدد لینے کو گیا
— بہرام چوبین نے ملک کو خالی پاکر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور سب
ارکان دولت کو بلاکر یہہ کہا کہ سنو اگرچہ مین خاندان شاہی سے نہین ہون
پر خدا تعالے نے مجکو آجکے روز بادشاہ بنایا ہے کیونکہ ملک اور حکومت اللہ کے ہاتہہ
مین ہے جسکو چاہے دیوے — اور پرویز جو روم مین پہنچا روم والے نے
اوسے یہہ سلوک کیا کہ اپنی بیٹی مسماۃ مریم سے اوسکا نکاح کردیا اور اسی
ہزار سوار جنگی اوسکے ہمراہ کردئے چنانچہ پرویز نے اتنی سپاہ لیکر بہرام چوبین
سے آکر مقابلہ کیا بہرام نے بہی خوب لڑائی کی جانبین کے بہت آدمی مارے

گئے اور لڑائی بڑی بہاری ہوئی اور اکثر فارسیون نے پرویز کا ساتہہ دیا
بہرام کو شکست ہوئی وہانسے بہاگ کر خراسان کو گیا اور ترکون سے جاملا۔
پرویز بعد اخراج دشمن صعب کے پہر کرار سر نو بادشاہ ہوکر تخت پر بیٹہا اور
اُس خوشی مین آدمیون کو جو اپنے ہمراہ لایا تہا بہت مال بخشا اور سپاہ کو
نہال کر دیا اور حکم دیا کہ اب جاؤ تمہاری کچہہ حاجت نہین ہے دوسری
دفعہ پرویز درمیان سنہ ۹۰۲ سکندری کے تخت پر بیٹہا اور کل اٹہتیس برس
پرویز نے بادشاہت کی — پرویز نے جب خوب طرح پر اپنے ملک کو
قبضہ مین کرلیا اور اطمینان خاطر ہوئی اوسوقت آدمیون سے لڑائی کی —
سبب رومیون سے لڑنے کا یہہ تہا کہ جس رومی بادشاہ نے اسکے ساتہہ
احسان کیا تہا بعد اوسکے مرنے کے سب رومیون نے متفق ہوکر اوسکے بیٹے
کو تخت پر بیٹہنے نہ دیا بلکہ ایک اور اپنا بادشاہ مقرر کرلیا — اسلئے رومیون
سے پرویز لڑا اور بعد چند لڑائیون کے پہر اوسکے بیٹے کو تخت پر بٹہلایا اس لڑائی
مین پرویز کے سوار قسطنطنیہ تک پہنچ گئے تہے — کہتے ہین کہ پرویز نے اپنی
سلطنت مین اتنا مال جمع کیا تہا کہ اور بادشاہ نے اتنا کچہہ کبہی فراہم نہ کیا تہا
— اور ایک ڈومنی مسماۃ شیرین سے نکاح کرکے اوسکے واسطے ایک
محل بنام قصر شیرین درمیان حلوان اور خانقین کے طیار کروایا تہا اور اس بادشاہ
کے اٹہارہ بیٹے تہے بڑے بیٹے کا نام شہریار — اور ایک کا نام شیرویہ
تہا جو اوسکے بعد بادشاہ ہوا یہہ شیرویہ اوس روم کی بادشاہزادی کے
پیٹ سے تہا — بعد ازان پرویز کا حال خراب ہوگیا یعنے متکبر ہوکر سرداروں
اور رئیسون اور اکابر مملکت کو حقیر سمجہنے لگا اور رعیت پر بہت ظلم کرنا
شروع کیا — چنانچہ ایک شخص مسمی زادان فروخ نے جو جیلخانہ کا داروغہ

دارو غہ نے عرض کی کہ جہان پناہ قید خانہ مین چھتیس ہزار آدمی مقید ہین اب قید خانہ مین جائے کسی قیدی کے نہین رہی ہے اور اونکی بدبو کثرت سے بڑہ گئی ہے اس حالمین جسکو حضور قابل سزا تصور فرماوین اوسکو سزا ملے اور جو قابل قتل کے ہے قتل کیا جائے اور جو لایق مخلصی کے ہے وہ رہا کر دیا جاوے — پرویز نے کہا کہ نہین سبکو قتل کر ڈالو اور اونکے سر کٹوا کر دار السلطنت کے دروازہ پر ڈہیر لگوا دو زادان فرخ داروغہ بندیخانہ نے ہر چند کہ عذر کیا اور کہا اس بات سے درگذر کیجے انصاف فرمائے کچھہ اثر نہ ہوا — کسرے پرویز نے کہا کہ یہہ کبھی نہ ہوگا اور حکم دیا کہ اگر آج تو نے اونکو قتل نہ کیا تو تجکو اون سب سے اول قتل کرونگا اور بہت برا بھلا کہا اور گالیان دیکر دربار سے باہر نکلوا دیا — زادان فرخ قیدیون کے پاس گیا اور اُن سے سب ماجرا بیان کیا کہ اسطرح سے تمہارے حقمین بادشاہ نے ارشاد کیا ہے وہ لوگ رونے پیٹنے لگے اور غل مچانے لگے — زادان فرخ نے کہا کہ سنو جو مین تمکو بتلاؤن وہ کرو اونہون نے کہا فرمایے اوسنے کہا کہ مین تمکو بندیخانہ سے چھوڑ دیتا ہون تم سیدہے بادشاہ کے محل مین گھسے ہوئے چلے جاؤ اور بازار مین جو کسی کاریگر کا اوزار — یا لکڑی جسجا سے پاؤ چھین لو اور بادشاہ پر حملہ کرو — ان لوگون نے قسم کہائی اور کہا کہ ہم یہی کرینگے زادان نے اونکو چھوڑ دیا وہ لوگ بطور یلغار بادشاہ کے محل مین گہس گئے اور کسرے پرویز کو مطلق خبر نہوئی مگر جبکہ آواز اور غل حملہ کا سُنا اوسوقت اوسنے جانا کہ دربان لوگ اس جماعت کثیر کو روک نہ سکے — اور اون لوگون نے کسرے پرویز کو ڈہونڈنا شروع کیا کسرے پرویز خوف کے مارے درمیان ایک گھر کے جو باغ ہند

۱۴ بین تہا جا چہپا مگر ایک نوکر نے بادشاہ کو بتلا دیا مقیدین نے بادشاہ کی مشکین باندہ لین اور فوراً زادان فرخ کے سامنے جا حاضر کیا۔ زادان نے بادشاہ کو ایک شخص مسمی مار سفید کے گہر مین بڑی سختی مین مبتلا کر کے مقید کیا اور چند آدمی اوسپر نگاہبان متعین کر کے زادان فرخ عفر بابل کو گیا وہانسے اوسکے بیٹے شیرویہ کو لاکر تخت پر بیٹہلایا اسکی اطاعت سب عام خاص نے قبول کی مگر ایک مدت دراز تک مابین شیرویہ اور پرویز اوسکے باپ کے رسم خطوط جاری رہی شیرویہ نے اپنے باپ کو لکہا کہ تمکو تعجب نکرنا چاہئے اگر مین تجکو قتل ہی کرڈالون تب بہی توکچہہ فکر نکر کیونکہ مین تیری پیروی کرتا ہون تو نے بہی تو اپنے باپ ہرمز کی آنکہین پہوڑ کر قتل کرڈالا تہا اگر تو اپنے باپ سے ایسی بدسلوکی روا نرکہتا تو تیرا بیٹا بہی کسی طرحکی بدسلوکی نہ کرتا۔ پہر شیرویہ نے چند لوگون کو جو اولاد اساورہ سے تہے جنکو پرویز نے قتل کیا تہا یہہ حکم دیکر بہیجا کہ جاکے سر اوڑا دو چنانچہ اون لوگون نے جاکر پرویز کا سر کاٹ ڈالا بعد گذرنے ۳۲ بتیس برس پانچ مہینے پندرہ دن جلوس پرویز سے پیغمبر خدا صلعم نے ہجرت مکہ سے طرف مدینہ کے کی تہی اور بعد پانچ برس چہہ مہینے پندرہ دن کے ہجرت سے پرویز نے وفات پائی۔ کیونکہ بیالیسوین برس سلطنت نوشیروان کے نبی صلعم پیدا ہوئے اور نصف سال مین ۳۳ تیتیس جلوس پرویز مین پیغمبر خدا صلعم نے ہجرت کی یہہ سال ۵۳ ترپنوان تہا پیغمبر خدا صلعم کے ظہور کا اور یہی سال انکی ہجرت کا تہا تفصیل اسکی یہہ ہے۔ کہ بیالیسوین سال جلوس نوشیروان مین پیغمبر خدا صلعم پیدا ہوئے اور بروقت ہجرت کے عمر ۵۳ ترپن برس کی تہی۔ اِس سے معلوم ہوا حضرت نے سات برس ہا حکومت نوشیروانی دیکہی۔ اور بارہ برس ہرمز

ہرمز ابن نوشیروان کی سلطنت کے پائے اور چھہ برس چھہ مہینے تخمیناً اس فتور کے
دیکھے جسمین ہرمز پکڑا گیا اور اوسکا بیٹا پرویز تخت پر بیٹھا — اور ساڑھے ہنتیس
برس سلطنت پرویز کی دیکھی سبکی جمع ترپین برس کی ہوئی اسطرح پر وہ سن
تینتیسوان ۳۳ سلطنت پرویز کا تہا اور سن سکندری تخمیناً سنہ ۹۳۵ تہے — کل
بادشاہت پرویز نے اٹہتیس برس کی ہے اسسے معلوم ہوا کہ اوسنے درمیان
سنہ ۹۴۰ سکندری کے وفات پائی اوسکے بعد شیرویہ بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ
مزاج کا پاجی بہت تہا کہتے ہین چہوٹا سا قد تہا اور بیمار بہت رہا کرتا تہا — اور
ایک ظلم اسنے ایسا کیا کہ وہ بہی قابل لکھنے کے ہے وہ یہہ ہے کہ اسکی سترہ ۱۷
بہنین خوشقد خوبصورت صاحب خلق — ادب والیان بہت نیک اور
حسین تہین جب یہہ بادشاہ ہوا اسبکو قتل کروا ڈالا — مگر ندامت بہی ایسی
اٹہائی کہ اوسی مین جان گنوائی — یعنے بعد اونکی قتل کرنے کے اسطرح کی
مرضون مین گرفتار رہا کہ کچھہ دنیا کی لذت اوسکو حاصل نہ ہوتی تہی مشکل سے
اپنی زندگی کے دن پورے کرتا تہا — اور اونکے فراق اور اپنی ندامت
کے سبب رات کو ہرگز نہ سوتا تمام روز روتا رہتا اور جو کبہی دنمین خیال آجاتا
تہا سر پرسے تاج اوتار کر پہینک دیا کرتا تہا آخر الامر اسی مرض مین ہلاک
ہوا — اس بادشاہ نے کل آٹہہ مہینے سلطنت کی — بعد اوسکے اردشیر
بن شیرویہ بن پرویز سات برسکی عمر مین بادشاہ ہوا اس لڑکے کو ایک
شخص مسمی مہاذرخشنش نے پرورش کیا تہا اسنے انتظام ملک کا اچہی طور پر
رکہا مگر بعد ایک برس چھہ مہینے کے وہ بہی مقتول ہوا — اوسکے بعد شہریران
قاتل اوس لڑکے اردشیر بن شیرویہ کا بادشاہ ہوا اسکا حال یہہ ہے
کہ یہہ شخص ایک سپہ سالار اس سلطنت کا واسطے مقابلہ روم [illegible]

طبقہ چوتہا ساسانیہ

۱۴۰ ہوا تہا مگر چونکہ اسکی اطاعت مین لشکر کثیر ملک فارس اور شام کے اطراف کا تہا
اوسنے جسوقت سنا کہ اردشیر ابن شیرویہ چہوٹی ہی عمر مین بادشاہ ہوگیا ہے
دفعتہً بطور یلغار شہر طیسبون مین رات کو آگہسا اور لوگون کو قتل کرتا ہوا بادشاہی
محل تک چلاگیا اور مہا ذرخشنش مرزبان اردشیر بن شیرویہ کو بہی قتل کیا اب اور
اوس لڑکے اردشیر بن شیرویہ کا بہی سر اوڑا دیا اور تمام خزانے اور مال
سب لیلئے اور سر پر تاج رکہہ کر تخت پر جلوس کیا مگر یہہ شخص خاندان شاہی
سے مطلق نہ تہا کہتے ہین کہ بروقت جلوس تخت کے تمام امرار عظام مبارکبادی
دینے کے واسطے حاضر ہوئے اوسوقت اس شخص کے پیٹ مین درد اسہال شدت
کا اوٹہا کہ بیت الخلا تک جانے کی بہی فرصت نہ ہوئی سامنے ہی تخت کے
طشت اور چوکی منگواکر بیٹہانہ پہر اسب باشندگان فارس نے اسکی تعبیر یہہ
دی کہ یہہ شگون زوال سلطنت کا ہے قریب ہے کہ یہہ مارا جائے چنانچہ
ایسا ہی ہوا۔ کیونکہ اہل فارس کی یہہ رسم تہی کہ جب کوئی بادشاہ بارادہ
کہین جانیکے سوار ہوا کرتا تہا اسوقت ایک رسالہ سوارون کا واسطے محافظت
بادشاہ آیا کرتا تہا اور اونکے پاس نیزہ اور تلوار اور ڈہال ہر ایک آدمی کے
پاس ہوا کرتا تہا اور سلامی کا یہہ دستور تہا کہ جسوقت وہ محافظین بادشاہ کو
دور سے دیکہتے اپنی ڈہالین زمین پر رکہہ کر سر جہکا دیتے بعد ازان بادشاہ کے
گرد ہوجاتے اور اپنے کار حفاظت پر مستعد رہتے۔ جبکہ شہریران سوار ہوا
۔ اوسوقت اوسکے واسطے بہی محافظین موافق دستور کے آئے اور سلامی
اداکرکے جسوقت قریب گئے وہ جوان جو آپسمین بہائی تہے اونہون نے بڑہکر
بادشاہ کے نیزہ ایسا مارا کہ گہوڑے پر سے نیچے گرپڑا اوسکے ہمراہی جب
مقابلہ کو اوٹہے اوسوقت رؤسار فارس نے اونکی بہی خوب گت کی اوس روز

طبقہ چوتھا ساسانیہ کا

اوس روز بہت آدمی مارے گئے تھے — مگر شہریران بڑی خواری اور
ذلت سے اٹھایا گیا یعنے بعد اوسکے مرنے کے اوسکے پیر مین ایک رسی باندھکر
تمام شہر مین کھینچتے پھرے تاکہ لوگونکو اقبال اور ادبار کی خبر ایسے شخص کی جو
خاندان شاہی سے نہ تھا اور متعرض بادشاہت کا ہو جائے — بعد ازان
ملکہ بوران پرویز کسرے کے لڑکی کو تخت پر بٹھلایا یہہ بہت نام نیک کر گئی کیونکہ
وہ لکڑی صلیب کی جسپر بزعم نصارا کے حضرت عیسی علیہ السلام کو سولی ہوئے تھی
وہ اسنے پھر کر ملک روم ہی مین بھیجوا دی اسلئے روم والے کے نزدیک بھی
اسکا مرتبہ اور منزلت بڑھ گیا تھا چنانچہ جو اوسنے کیا بادشاہ روم نے کبھی انکار
نکیا اور اوسکی اطاعت کرتا رہا — مگر کل ایک برس چار مہینے اسنے سلطنت
کی اور بقضاء الہی فوت ہوئے — اوسکے بعد خشنشن چچازادہ کسرے پرویز کا
بادشاہ ہوا اگرچہ بسبب اپنی نالیاقتی اور عدم حسن سلوک ایک ہی مہینے سلطنت
کرنے پایا تھا کہ مارا گیا — اوسکے بعد ملکہ آزرمی دخت بیٹی کسرے پرویز کی
سلطنت کرنے لگی جبکہ یہہ تخت پر بیٹھی تو اوسنے بہت عدل اور احسان خلق پر
کرنا شروع کیا اسکے ایام حکومت مین فرخ ہرمز ایک سردار خراسان کا تھا
اوسنے جو اوسکے حسن اور خوبصورتی کی شہرہ آفاق سنی یہہ کہلا بھیجا کہ مجھسے
نکاح کرلے اس لڑکی نے کیا چالاکی کی کہ اوسے یہہ کہلا بھیجا کہ اولا رات کو
چھپ کر میرے پاس آؤ اور ملاقات کرو بعد ازان دیکھہ لین گے جو کچھہ ہوگے
چنانچہ رات کو شمع اور خوشبو لیکر وہ حاضر ہوا اوسوقت اپنے دربانون کو
حکم دیا کہ اسکا سر اوڑا دو — مگر اوسکے جو ایک لڑکا رستم نامی مشہور تھا
جو مسلمانون سے بھی لڑا ہے اوسنے یہہ کام کیا کہ لشکر جمع کرکے اپنے باپ کے
خون کا عوض لینے کو ملکہ آزرمی دخت پر چڑھ آیا چنانچہ اوسکو قتل کر ڈالا

طبقہ چوتہا ساسانیہ کا

۱۴ اپنا دل ٹہنڈا کیا اس بادشاہزادی نے کل چھ مہینے سلطنت کی ہے اب رد سار فارس مین اختلاف پڑا کہ کس شخص کو بادشاہ مقرر کرین بعد تلاش کے ایک شخص اولاد اردشیر بن بابک سے مسمی کسریٰ ابن مہر خشنش پایا اوسکو تخت پر بٹہلایا مگر چونکہ لوگون نے اسکا کچھ حکم نہ مانا اسلئے اسکو بھی ارکان دولت نے مار کر برابر کر دیا ــ اب کئی روز تک ملک بدون بادشاہ کے پڑا رہا کوئی شخص خاندان شاہی سے دستیاب نہ ہوا جو تخت پر جلوس کرے ــ بعد کئی روز ایک شخص فیروز بن خشنشان دستیاب ہوا ایسا خیال کیا گیا ہے کہ شاید یہ شخص نوشیروان کی اولاد سے ہو اوسکو تخت پر بٹہلایا لیکن اوسکا سر چونکہ بہت بڑا اور موٹا تہا وہ تاج اوسکے سر پر ٹہیک نہ آیا اوسنے کہا کہ تاج بہت تنگ ہے ارکان دولت نے یہ شگون لیا کہ اسکو بھی پہننا نصیب نہ ہوگا چنانچہ اوسکو بھی قتل کیا ــ اوسکے بعد فرخ زاد خسرو کو بادشاہ بنایا جو کہ نوشیروان کی اولاد سے تہا بعد چھ مہینے کے اسکو قتل کر ڈالا ــ اسکے بعد یزدگرد ــ بن شہریار ــ بن پرویز ــ بن ہرمز ــ بن نوشیروان ــ بن قباذ ــ بن فیروز ــ بن یزدگرد ــ بن بہرام گور ــ بن یزدگرد ــ بن بہرام ــ بن شاپور ذی الاکتاف ــ بن ہرمز ــ بن نرسی ــ بن بہرام ــ بن بہرام ثانی ــ بن ہرمز ــ بن شاپور بن اردشیر ــ بن بابک ــ بادشاہ ہوا ــ یہ بادشاہ اصطخر مین رہتا تہا جس وقت اسکا باپ ہمراہ اپنے بہنون کے قتل کیا گیا جسکو شیرویہ نے قتل کیا تہا موافق بیان سابق کے جب سے یہ چھپا ہوا اصطخر مین رہتا تہا لیکن اسکی سلطنت مانند ایک خواب و خیال کے بہ نسبت اوسکے آبا و اجداد کے تہی وزیر لوگ تدبیر امور ملک کی کیا کرتے تہے اونہین ایام مین سلطنت فارس کو بہت ضعف ہو گیا تہا اور دشمنون نے طاقت اور جرأت پائی تہی چنانچہ مسلمان بہی بعد چار برس

برس اوسکے جلوس فارسیون سے لڑے اور یزدگرد مروین جب مارا گیا اسوقت عمر اوسکی بیس برس کی تھی یہہ بادشاہ حضرت عثمان ابن عفان کے خلافت مین بعد اکیسوین سال ہجری کے مقتول ہوا تھا یہہ سب سے پچھلا بادشاہ فارس کا ہے اسوقت سے یہہ سلطنت مسلمانون کی ہاتھہ آئی اور اوس خاندان مین سے ابد الاباد کو جاتی رہی — یہہ ترتیب اوشہنج بادشاہ اول سے یزدگرد پچھلے بادشاہ تک ہے جو ہمنے بیان کی یہہ حال کتاب تجارب الامم سے جو تصنیف کی ہوئی ابن مسکویہ کی ہے اور کتاب ابی عیسے سے ہمنے نقل کیا ہے

تیسری فصل

اسمین مصر کے فرعونون — اور یونان کے قیصرون اور روم کے بادشاہونکا حال ہے

واضح ہو کہ ابو سعید مغربی کتاب صاعد بن طبقات الامم سے یہہ نقل کرتا ہے اگلے زمانہ مین مصر کے بادشاہ بڑے رتبہ والے اور ذی شان گذرے ہین مگر مصریون کے گروہ مین جنکے مذہب بھی مختلف ہین — کوئی قبطی — کوئی یونانی — کوئی عملیقی — لیکن بادشاہ اونکے سب قبطی تھے — ابو سعید کہتا ہے کہ وہ لوگ جو مصر کے بادشاہ ہوگئے تھے اکثر اونہین کے غریب آدمی تھے — اور مذہب اونکا صابیہ تھا بتون کو پوجا کرتے تھے — اور بعد از طوفان نوح عم کے درمیان مصر کے اچھے اچھے عالم فاضل گذرے

مصر کے فرعونوں کا بیان

ہیں خصوصاً علم طلسمات — اور علم نجوم — اور علم کیمیا کے بہت فاضل
تھے اوس وقت میں شہر منف دار السلطنت تھا یہہ شہر بارہ میل کے فاصلہ پر
فسطاط سے واقع ہے — ابن سعید مغربی شریف ادریسی سے نقل کرتا ہے
کہ اول ہی اول مصر کا بادشاہ بعد از طوفان نوح ع کے بیصر ابن حام ابن نوح ع ہوا
تھا یہہ بادشاہ شہر منف میں مع تیس مردمان اہلخانہ کے آکر اوترا تھا — اوسکے
بعد بیٹا اوسکا مصر بن بیصر بادشاہ ہوا چونکہ مدت دراز تک اس شخص نے
بادشاہت کی اور عمر بھی اسکی بہت بڑی ہوئی اسیواسطے اسکا نام پر تمام
شہروں کا نام مصر کہا گیا — بعد اوسکے قبط بن مصر بادشاہ ہوا — اوسکے
بعد اتریب ابن مصر بادشاہ ہوا اس بادشاہ نے ایک شہر مسمی عین شمس
بناکر اور سوار اوسکے اور آثار عظیمہ اپنی یادداشت کے لئے چھوڑے میں اوسکے
بعد بھائی اوسکا صا بادشاہ ہوا اسنے شہر صا بنایا جو کہ بالفعل رود نیل پر
اوجڑ پڑا ہوا ہے — اوسکے بعد تدارس بادشاہ ہوا — اوسکے بعد مالیق
ابن تدارس بادشاہ ہوا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا حرایا بن مالیق بادشاہ
ہوا بعد ازاں کلکلی ابن حرایا بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ حکیم تھا اسی نے
اوداپارہ جمایا اور شیشہ کو ڈھالا — اوسکے بعد حربیا ابن مالیق بادشاہ ہوا
یہہ سخت کافر تھا بعد اوسکے طوطیس بادشاہ ہوا یہی ہے وہ فرعون جسنے
اپنی لونڈی ہاجر حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع کی بیوی سارہ کو ہبا کردی تھی یہہ
بادشاہ فرما میں رہا کرتا تھا — بعد اوسکے ملکہ حوریان اوسکی ہمشیرہ بادشاہ
ہوئی — اوسکے بعد ملکہ زلفا بیٹی ماموں کی لیکن اسکی انتظام اچھا نہیں ہوا
قوم عمالقہ جو شام میں رہتی تھی اونکو جب یہہ خبر پہنچی کہ اس ملک سے
تعلق ونسبت نہیں ہے تا وہ آکر مصر پر لڑی اور سلطنت کرنے لگی اوس وقت سے

مصر کے فرعونون کا حال

اوسوقت سے قوم عمالقہ کے بادشاہ ہونے شروع ہوئے — اول بادشاہ اِس قوم کا جسنے مصر کا ملک اِس ملکہ سے چھین لیا تہا ولید بن دومغ عملاقی کہلاتا ہے یہہ شخص گائین کو پوجتا تہا ایک روز کسی شیر نے اوسکو جنگل مین درمیان شکارگاہ کے پہاڑ ڈالا یہہ بہی کہتے ہین کہ اول اسی کا نام فرعون رکہا گیا ہے پہر اوسکے بعد یہہ لقب عام ہوگیا یعنے جو بادشاہ مصر کا ہوا وہ فرعون کہلایا — اوسکے بعد الریان ابن ولید اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ درمیان زمانہ حضرت یوسف عم کے تہا اور شہر عین الشمس مین رہا کرتا تہا اوسکے بعد دارم ابن الریان اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا اسی کے زمانہ مین حضرت یوسف علیہ السلام فوت ہوئے ہین — یہہ بادشاہ بہت ظالم اور ستم شعار اور سخت کافر تہا اکثر رود نیل مین سوار ہوکر سیر کرتا تہا خدا تعالے نے ایک باد تند ایسی نازل کی کہ وہ قریب حلوان کے غرق ہوگیا — بعد ازان کاسم ابن معدان عملیقی بادشاہ ہوا یہہ چاہتا تہا کہ ہرمین کو مسمار کرکے برابر کردے لیکن حکمار مصر نے اسے کہا کہ اگر تمام مصر کا خراج اسکے مسمار کروانے پر صرف کیجئے گا تب بہی کافی نہ ہوگا اور چونکہ یہہ دونو قبرین دو نبیون کی ہین ایک حضرت شیث ابن آدم عم کی دوسری ہرمس نبی کی اسواسطے مناسب نہین کہ یہہ منہدم کیجائین — چنانچہ باز آیا اور پہر ارادہ منہدم کرنیکا نہ کیا اوسکے بعد ولید بن مصعب مصر کا بادشاہ ہوا یہی فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مین تہا لیکن اختلاف اسمین ہے کہ یہہ قوم عمالقہ سے تہا یہہ تو ظاہر ہے مگر بعضے کہتے ہین کہ یہہ وہی فرعون ہے جو حضرت یوسف عم کے زمانہ مین موجود تہا خدا تعالے نے اسکی عمر بڑی دی تہی چنانچہ حضرت موسیٰ عم کے زمانہ تک موجود رہا —

مصر کے فرعونون کا حال

۱۴۶ — ابو سعید کہتا ہے اور یہی مقولہ القرطبی نے تواریخ مصر مین لکہا ہے کہ ولید ذکر
قوم قبط سے تہا اور ابتدا مین درمیان بیادون کا سم علاقی کے نوکر تہا اور پہر
بادشاہ قوم قبط سے ہوئے ہین بعد گذرنے کا سم کے ولید مذکور بادشاہ ہوا
اور اسی کے وقت سے قوم عالقہ کی سلطنت مصر سے جاتی رہی وہ کہتا ہے کہ اس
ولید نے دعوی خدائی کا کیا تہا اور ہر ایک آدمی کے موافق اوسکی خصلت کے
ایک قسم مقرر کردی تہی اور اوسکے ایام دولت مین زمین مصر نہایت آباد
اور معمور رہتی بعد ازان اسکا لشکر بہت وافر ہوگیا اور دولت کثرت سے ہوگئی
چنانچہ حضرت موسے علیہ السلام نے درمیان اپنی مناجات کے جو پروردگار
سے عرض کی ہے اوس سے یہی معلوم ہوتا ہے وہ یہہ ہے (کہ اے پروردگار
کیون بڑہادی عمر تو نے اپنے دشمن یعنے فرعون ولید کی باوجودیکہ وہ دعوے
کرتا ہی اسی شئے کا کہ وہ تیری ذات کو لایق ہے یعنے خدائی کا — اور انکار
کرتا ہے تیری نعمت کا — پس کہا خدا تعالے نے کہ چہوڑ رکہا ہے یعنے اوسکو
اسلئے کہ اوسمین دو خصلتین ایماندارون کیسے ہین ایک سخاوت دوسرے حیا)
اور ہامان اس فرعون کا وزیر تہا اسنے ایک خلیج سردوس کہودی ہے جبکہ
ہامان نے اس خلیج کو کہودنا شروع کیا ہر ایک قریہ اور گانو کے رہنیوالون نے
یہہ درخواست کی کہ ہمارے گانو کے قریب کو کہود تاکہ پانی سے ہماری کہیتیان
بہی سیراب رہین ہم اوسکی عوض تجکو روپیہ دینگے چنانچہ ہامان نے ایسا ہی
کیا کہ کبہی ایک گانو مین جو شرق مین واقع تہا وہان لیگیا اور کبہی ایک گانو
مغربی مین جا ملائی اور جنوب اور شمال کے گانون مین بہی اسیطرح پانی
پہنچایا اور ایک لاکہہ دینار سب گانو کے لوگون سے جمع کرکے وہ خلیج بنا کر
فرعون مصر کے خدمت مین جب حاضر ہوا اور تمام قصہ سے مطلع کیا کہ جسطرح

مصر کے فرعونون کا حال

اسطرح سے رعیت سے روپیہ لیا ـــ فرعون مصر بہت خفا ہوا اور کہا کہ جوانمرگ یہہ مناسب نہین سردار کو کہ رعیت سے جو مثل غلامون کی ہے روپیہ سلے لیوے بلکہ سردار کو یہہ زیبا ہے کہ جتنا کچھہ اور ہو سکے اونکے ساتہہ سلوک اور مہربانی کرے اور کسی چیز کا اونکی لالچ نہ کرے چنانچہ دہ دینار ہر ایک گانوواسے کے پہر وادئے ـــ پہر فرعون کو نجومیون نے کہا کہ اب تیرا ملک ایک شخص کے ہاتہہ سے زوال پائے گا اور وہ شخص ترتیب پیدا ہونیکے ہی اسلئے فرعون نے بچون کا قتل کرنا شروع کیا یہانتک کہ نوّے لاکہہ بچہ مارڈالے مگر خدا تعالے نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسطور پر بچایا کہ اونکی جورو آسیہ نے اوسکو اوٹہا کر پرورش کی ـــ یہودی لوگ بیان کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ عم کو فرعون کے بیٹے نے اوٹہا لیا تہا نہ زوجہ نے ـــ مگر صحیح یہی ہے کہ زوجہ ہی نے اوٹہا لیا تہا جیسا کہ قران شریف مین وارد ہوا ہے ـــ بعد ازان حضرت موسیٰ علیہ السلام سے معجزات ظاہر ہوئے اور فرعون کو دکہلائے جنکی تفصیل یہہ ہے ـــ ایک عصا ـــ دوسرا ید بیضا ـــ تیسرا ٹڈیون کا آنا ـــ چوتہا جوون کا ہوجانا ـــ پانچوان مینڈکون کا گہرون مین بہرجانا ـــ چہٹا خون سے برتنون کا بہرجانا اسوقت فرعون نے بنی اسرائیل کو اجازت دی کہ جہان چاہو لیجاؤ مگر رخصت کرکے پشیمان ہوا اور اپنا لشکر لیکر حضرت موسے عم کا تعاقب کیا چنانچہ بحر قلزم پر حضرت موسیٰ عم سے مٹہہ بہیڑ ہوئی اوسوقت کہ حضرت موسیٰ عم نے موافق وحی کے دریا کے کنارہ پر عصا مارا اوس دریا مین بارہ راہ کشادہ ہوگئین جب حضرت موسیٰ عم نکل گئے فرعون نے بہی حضرت موسیٰ عم کی پیروی کرکے دریا مین قدم رکہا جسوقت مع تمام اپنے لشکر کے دریا مین پہنچ گیا اوسوقت دریا ملگیا

مصر کے فرعونونکا حال

۱۴ اور وہ ڈوب گیا بروقت غرق ہونے فرعون کے حضرت موسیٰ عم کی عمر
اسّی برس کی تہی اور قبل ولادت حضرت موسیٰ عم کے یہی فرعون سلطنت کرتا تہا
چنانچہ بچون کو مروایا اور مدت تک سلطنت کی اسسے معلوم ہوا کہ اسّی برس سے
تو بیشک فرعون کی عمر زیادہ تہی — بعد اوسکے ملکہ دلوکہ جو مشہور بنام عجوز ہے
بادشاہ ہوے یہہ بادشاہزادی ایک بادشاہ قبط کی بیٹی تہی کہتے ہین کہ ایسی
جادوگر تہی گویا تمام ملک کا سحر اوسکی حصہ مین آیا تہا اور بسبب اسکے کہ عمر رسیدہ
تہی اسلئے اوسکو عجوز یعنے بڑہیا کہا کرتے تہے — اس عورت نے درمیان
زمین مصر کے اسوان کے آخر حد تک ایک چار دیواری متصل بنوائی تہی اسی جگہ
تک ابن سعید کے کلام تمام ہوچکے مگر اونے یہہ ذکر نہین کیا کہ بعد دلوکہ عجوز
جادوگرنی کے کون شخص بادشاہ ہوا

مگر مینے تاریخ ابن جنبون الطبری کے چند اوراق مین جو کہ ایک تواریخ قدیمہ ملک
مصر کے ہے یہہ لکہا ہوا پایا ہے کہ بعد دلوکہ کے ایک لڑکا کسی امیر کا امرار قبط
سے بادشاہ مصر کا ہوا اوسکا نام درکون ابن ملطوس تہا اوسکے بعد نوذس
پہر لقاشش اوسکے بعد مرینا — اوسکے بعد استماذس — اوسکے بعد بلطوس
ابن میکاکیل بادشاہ ہوا — پہر بعد اوسکے مالوس — اوسکے بعد ماکیل
— اوسکے بعد بولہ بادشاہ ہوا یہہ وہ بادشاہ ہے جو رحبعم ابن سلیمان ابن
داؤد علیہما السلام سے لڑا تہا — اور یہودیون کی کتابونمین یون لکہا ہے
کہ وہ فرعون جو بنی اسرائیل سے ایام رحبعم مین لڑا تہا اوسکا نام شیشاق
ہے اور یہی صحیح ہے — بعد شیشاق مذکور کے کوئی بادشاہ مشہور نہین ہوا
سوا اوس فرعون لنگڑے کے جسکو بخت نصر نے گرفتار کرکے سولی دی تہی
— اور رحبعم بن سلیمان عم سے بخت نصر چار سو برس بعد ظاہر ہوا تہا — مگر

ذکر ہے یونان کی بادشاہونکا

۱۴۹ گزشتیناق ایام رحجم مین تہا اسے معلوم ہوتا ہے کہ فرعون لنگر اشیشاق سے
چارسو برس سے بہت زیادہ برس بعد ہے — اون فرعونون کے نام
جو درمیان ششیناق اور فرعون لنگڑے کے گذرے ہین مجکو معلوم نہین ہوے
— اور جب فرعون مذکور کو بخت نصر نے مارکر اون تمام بلاد مصر کو خراب
و ویران کیا اوسوقت سے چالیس برس تک سلطنت مصر کی خراب پڑی
رہی ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ جبسے
بخت نصر نے ملک مصر اور ملک شام کو فتح کیا تہا اوسوقت سے تا انتقال
بخت نصر اوسیکی تحت حکم رہا اور بعد بخت نصر کے اولاد بخت نصر سے حاکم
مقرر ہونے لگے جبتک کہ خاندان بخت نصر مین حکومت تہی چنانچہ ایک حاکم
کا نام کسر خوشش القان ہے جسنے ایک محل موم کا بنایا تہا — پہر اوسکے
بعد دالی ہوا طحارست طویل ابوسعید کہتا ہے کہ بقراط حکیم بہی اسکے زمانہ
مین تہا — اسکے بعد فارس کے نواب حاکم ہوتے رہے تا ظہور اسکندر رومی
کے اور فارسیون کے لڑائی تک

ذکر ہے یونان کے بادشاہون کا

واضح ہو کہ یونان کے بادشاہ جنمین سب سے اول بادشاہ فلیبس سکندر کا
باپ مشہور ہے جسکا دارالسلطنت مقدونیہ تہا یہہ ایک شہر حکماء یونان کا
خلیج قسطنطنیہ پر شرق کی طرف واقع ہے ہرچند کہ یونان کے بادشاہ
کے گروہ گذرے تہے مگر سوا فلیبس کے اور کوئی مشہور نہین ہوا — مگر یہہ
بادشاہ باجگذار مملکت فارس کا تہا — جسوقت فلیبس مرگیا اوسکے
بعد اوسکا بیٹا سکندر جسکا حال ملوک فارس کے بیان مین گذر چکا ہے

ذکر ہی یونان کی بادشاہونکا

۱۵ بادشاہ ہوا اِس بادشاہ نے کُل تیرہ برس سلطنت کی ہے اور اپنے غلبہ کے ساتوین برس انتقال پایا — جب سکندر نے یہہ وفات پائی تو اوسکے ملک آپسمین تقسیم کیے گئے چنانچہ ایک جانشین سکندر کا انطیاخس تہا اسکے حصہ مین بعضے ممالک شام اور ملک عراق تہا — اور مقدونیہ کا بادشاہ سکندر کا بہائی جو مسمی فلیبس اپنے باپ کے نام پر تہا وہی رہا — اور بلاد عجم پر وہ ملوک طوایف جنکو خود سکندر نے مرتب کیا تہا وہ حکومت کرتے تہے — اور ملک مصر اور بعضے مملکت شام پر البطالسہ بادشاہت کرتے رہے جو کہ بادشاہ یونان کے تہے ہر ایک بادشاہ کا لقب ایکے بطلیوس پر ہوتا تہا یہہ ایک لفظ ہے جسکے معنے بڑا اڑنیوالے کے ہین — یہہ بطالسہ تیرہ تہے جب یہہ سلطنت کر چکے تب ان سبکی اخر ملکہ قلوبطرا بیٹی بطلیوس کے بادشاہ ہوئے مگر اوس بطلیوس کا نام معلوم نہین نہ کنیت معلوم ہو کہ کیا تہی — اس بادشاہزادیے کے وقت سے بطلیوسیون کا دورہ گیا اور اغسطس رومی کے بادشاہ ہونے سے سلطنت رومیون کی ہوگئی — ان سب یونانیون نے کل دوسو پچتر برس سلطنت کی ہے — اور درمیان غلبہ اسکندر اور غلبہ اغسطس کتنے فاصلہ دوسو بیاسی برس کا ہے اور بعد غلبہ دارا کے سکندر سات برس تک اور زندہ رہا ہے جبکہ یہہ سات برس دوسو بیاسی مین کم کردین تو باقی رہین گے وقت مرنے سکندر سے غلبہ اغسطس تک دوسو پچتر برس یہی مدت ہے بطلیوسون کے دورہ کے — اب ہم اونکے تفصیل لکہتے ہین — پوشیدہ نرہے — اول بطلیوس کا نام بنتسون ابن لاغوس ہے اور اوسکا لقب منطقی بہی تہا اس شخص نے بیس برس تک سلطنت کی ہے — بعد ستائیس برس غلبہ سکندر کے یہہ بطلیوس

ذکر ہی یونانکے بادشاہونکا

بطلیوس فوت ہوا — اوسکے بعد بطلیوس ثانی مسمی فیلوذفوس (اسکے
معنے ہین (دوست اپنے بہائی کا) بادشاہ ہوا اڑتیس برس بادشاہت
کرتا رہا یہہ وہی بطلیوس ہے جسکے واسطے توریت کا ترجمہ زبان عبرانی سے
یونانی مین کیا گیا ہے اور اسنے ہی یہودیون کو قیدخانہ سے رہائی دی تہی بروقت
تخت نشینی کے چنانچہ ہم اسکا ذکر درمیان ذکر بنی اسرائیل کے کرچکے ہین
یہہ بطلیوس بعد پینسٹہہ[65] برس غلبہ اسکندر کے فوت ہوا — اوسکے بعد تیسرا
بطلیوس مسمی اورزاخطس بادشاہ ہوا اسنے پچیس[25] برس سلطنت کی اسکے
زمانہ مین شام کا بادشاہ خراج دیتا تہا — بعد نوے برس غلبہ اسکندر کے
اسنے بہی راہ ملک بقا کی طی کی — اوسکے بعد چوتہا بطلیوس مسمی فیلوبطور
(اس لفظ کے معنے ہین) دوست باپ کا) بادشاہ ہوا اسنے سترہ برس
بادشاہت کی سنہ ۱۰۷ اسکندری مین فوت ہوا — اسکے بعد پانچوان
بطلیوس بادشاہ ہوا اسکا نام فیفنوس تہا اسنے چوبیس برس بادشاہت
کی اور سنہ (۱۳۱) اسکندری مین فوت ہوا — بعد ازان چہٹا بطلیوس مسمی
فیلومیطور بادشاہ ہوا اس لفظ کے معنے ہین (کہ اپنی والدہ کا دوست)
اسنے پینتیس[35] برس بادشاہت کی اور سنہ ۱۳۶ اسکندری مین فوت ہوا —
بعد ازان ساتوان بطلیوس مسمی اورزاخطس ثانی انتیس[29] برس سلطنت کرکے
سنہ ۱۹۵ اسکندری مین فوت ہوا — بعد اوسکے آٹہوان بطلیوس مسمی
سوطیرا سولہ برس سلطنت کرکے سنہ ۲۱۱ اسکندری مین فوت ہوا —
بعد ازان نوان بطلیوس مسمی سیدرطس نوے[9] برس سلطنت کرکے سن
دوسو بیس اسکندری مین راہی ملک بقا کا ہوا — پہر دسوان بطلیوس
مسمی اسکندروس بادشاہ ہوا اوسنے تین ہی برس سلطنت کی اور سنہ ۲۲۳

بیان ہے رُوم کے بادشاہونکا

۱۵۲ مین فوت ہوا — اوسکے بعد گیارہوان بطلیوس بادشاہ ہوا اسکا نام فیلوذوفس
ہے اسنے آٹھ برس سلطنت کی اور سنہ ۲۳۱ سکندری مین فوت ہوا — بعد
اوسکے بارہوان بطلیوس مسمی دیونوسیوس انتیس ۲۹ برس بادشاہت کرکے سنہ ۲۶۰
سکندری مین فوت ہوا — اسکے بعد ملکہ قلوبطرا بادشاہزادی سلطنت کرتی تہی
اس ملکہ نے باییس ۲۲ برس سلطنت کی بعد گذرنے باییس برسکے اغسطس رومی اسپر
غالب آیا قلوبطرا نے بسبب ننگ کے اپنے تئین آپ ہلاک کیا اس ملکہ پر یونان
کے سلطنت تمام ہوچکی — اور اسوقت سے رومیونکی بادشاہت چلی ہے
رومی لوگ اولاد اصفر کہلاتے ہین — یہہ واقعہ یعنے ملکہ قلوبطرا کا مغلوب ہونا اور
اغسطس کا اوسپر غالب آجانا بعد سنہ ۲۸۲ غلبہ اسکندری کے مین ہوا تہا

بیان ہی رُوم کی بادشاہونکا

ابو عیسے اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ اول ہی اول بادشاہ رُوم کا روملوس تہا
اور روموتوس دونو بہائی ہوئے ہے اونہون نے ایک شہر بساکر اپنے نام
اوسکا نام رومیہ رکہا — بعد ازاین روملوس نے اپنے بہائی روماتوس پر
چڑہائی کرکے جنگ کی اور اوسکو قتل کیا پہر اوسنے تن تنہا اٹہتیس ۳۸ برس تک
سلطنت کی ہے اور روملوس نے درمیان شہر رومیہ کے ایک ہیکل گہر بہت عجیب
بنایا تہا — اوسکے بعد رومیہ مین چند اور بادشاہ بہی ہوئے ہین لیکن مشہور نہین
ہوئے اور نہ اونکی خبرین مرتب دستیاب ہوتی ہین — کتاب کامل مین
ابن اثیر لکہتا ہے کہ قبل غالب آنے رومیون کے یونان پر اونکی دار السلطنت
رومیہ کبری تہی اور مذہب اونکا صابیین کا مذہب تہا یعنے اونکے پاس چند بت
تہے بسبب سیارہ کے نام پر اونکا نام تہا اونکی پوجا کیا کرتے تہے — اور پہلا بادشاہ

بیان ہے روم کے بادشاہوں کا

بادشاہ اونکا غابنوس مشہور ہے ــــ اوسکے بعد بوکبوس ــــ اوسکے بعد اغسطس بادشاہ ہوا اس بادشاہ کا لقب قیصر تہا اسکے معنے ہین (چیرا گیا) یہہ لقب اسواسطے رکہا گیا تہا کہ اسکی والدہ جنتی ہوئی مرگئی تہی اوسکا پیٹ چیرکر اسکو نکالا تہا اسواسطے قیصر نام رکہا گیا پہر یہی لقب تمام بادشاہان روم کا ہوگیا ــــ بارہوین برس اپنے جلوس کے اغسطس نے فوج کشی تری اور خشکی کی راہ کی اور بلاد مصر سے کوچ کرکے یونان پر غالب آگیا جبکہ اغسطس یونان مین آیا اسوقت ملکہ قلوبطرا اسکندریہ مین سلطنت کرتی ہین اونسنے یہہ حال دریافت کرکے بارہوین سال جلوسی اغسطس مین اپنی جان اپنے ہاتہہ سے ہلاک کی ــ جب اغسطس یونان پر غالب آگیا اسوقت تمام مردمان یونان روم کیطرف جابسے اور بروقت فتح کرتے ملک شام اور دیار مصر کے تمام بنی اسرائیل بہی اطاعت اغسطس مین داخل ہوئے جیسے کہ اوسمین وہ لوگ بطلمیوسیون کے تحت حکم تہے ــــ اور اغسطس نے یہودیون پر جو درمیان بیت المقدس کے رہتے تہے ایک حاکم اونہین مین ہی سے اپنی طرف سے مقرر کیا اوسکا نام ہیرودوس تہا جیسا کہ پہلے اسکا ذکر آچکا ہے ــــ اسی اغسطس ہی کے وقت مین حضرت عیسے عم پیدا ہوئے تہے چنانچہ یہہ بہی ذکر پہلے آچکا ہے اور یہہ اغسطس کا غالب ہونا دیار مصر پر اور قلوبطرا کا مقتول ہونا بعد گذرنے دو سو بیاسی برس غلبہ سکندر کے ہوا تہا ــــ اور کل مدت سلطنت اغسطس کی چہتالیس برس ہین از انجملہ بارہ برس تو وہ قبل غالب آنے یونان پر سلطنت کرتا رہا ــ اور اکتیس برس بعد غلبہ کے سلطنت کے اور درمیان سنہ ۳۱۳ سکندری کے فوت ہوا ــــ پہر اغسطس کی طیباریوس اول سنہ ۳۱۴ سکندری مین بادشاہ ہوا ــــ ابو عیسے لکہتا ہے کہ طیباریوس نے بائیس برس بادشاہت کی ــــ اور طیباریوس یہہ وہ شخص ہے جسنے شہر طبریہ ملک شام مین بسایا تہا

بیان ان روم کے بادشاہوں کا

۱۵ چنانچہ اس شہر کا نام بھی اوسیکے نام پر رکھا گیا — اور بعد گذرنے تین سو چھتیس برس غلبہ اسکندر کے طبیاریوس فوت ہوا اوسکے بعد غانیوس بادشاہ ہوا اوسنے چار برس سلطنت کی اسی بادشاہ کے اول سال جلوس کے گذرنے کے بعد حضرت عیسے آسمان پر اوٹھائے گئے تھے یعنے بعد تین سو چھتیس برس غلبہ سکندر کے — اور غانیوس نے بعد گذرنے تین سو انتالیس برس غلبہ اسکندر کے وفات پائی — اسکے بعد قلوذیوس بادشاہ ہوا کہتے ہین کہ اسنے کل چودہ برس سلطنت کی یہہ ہمنے کتاب قانون سے نقل کی ہے — اس بادشاہ کے ایام دولت مین ایک بڑا جادوگر سیمون رومیہ مین رہتا تھا نقل کیا گیا ہے یہہ کامل ہے — اور اسی بادشاہ کے عہد مین شمعون پطرس کو قید سے رہائی دی گئی تھی چنانچہ وہ اطراف انطاکیہ مین جاکر مذہب نصارے کی تعلیم کرتا رہا — اور پھر کر شہر رومیہ مین جاکر ہدایت کی اوسکے سبب بادشاہ کی جورو ایمان لائی اور نصرانی ہوگئی — اور بعد گذرنے تین سو تریسٹھ برس غلبہ سکندر کے قلوذیوس نے وفات پائی — اوسکے بعد ناردن بادشاہ ہوا نقل کیا گیا ہے قانون ابی ریحان بیرونی سے کہ اسنے تیرہ برس سلطنت کی — یہہ وہی بادشاہ ہے جسنے اپنے ایام حکومت کی اخیر دنون مین پطرس اور بولوس کو شہر رومیہ مین سولی دی تھی یہہ بادشاہ سنہ ۳۷۶ سکندری مین فوت ہوا تھا — اوسکے بعد ساسیانوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے کہ اس بادشاہ نے دس برس سلطنت کی اور آخر سنہ ۳۷۷ سکندری مین فوت ہوا — پھر بادشاہ ہوا بیداوسکے طیطوس قانون مین لکھا ہے کہ اسنے سات برس بادشاہت کی — یہہ وہی بادشاہ ہے کہ جسنے یہودیون سے جہاد کرکے اونکو خراب ویران کیا اور بیت المقدس کو جلا دیا — اور ہیکل کو بھی جلا دیا تھا جیسا کہ اولاً اسکا ذکر آچکا ہے جسجا سے دوسری دفعہ ویران ہونے بیت المقدس کا ذکر ہوا ہے اور آخر سن تین سو تراسی ۳۸۳ سکندری مین

بیان ہے رُوم کے بادشاہونکا

سکندری مین طیطوس نے وفات پائی — اوسکے بعد ذومطنیوس بادشاہ ہوا
قانون مین لکہا ہے کہ اسنے پندرہ برس بادشاہت کی اور یہودیون اور نصاریٰ کو
ڈہونڈ ڈہونڈ کر ہلاک کیا یہہ بادشاہ معہ اور بادشاہان رُوم کے بُت پرستی کرتا تہا
— اسنے درمیان آخر سنہ ۳۹۸ کے وفات پائی — اوسکے بعد نارواس بادشاہ
ہوا ابوعیسے کہتا ہے کہ اسنے ایک برس بادشاہت کی ہے اور سنہ ۳۹۹ سکندری
مین فوت ہوا اوسکے بعد طرابانوس بادشاہ ہوا اسکو غراطیانوس بہی کہتے ہین
ابوعیسے کہتا ہے کہ اسنے انیس ۱۹ برس سلطنت کی — اور ایک قول یہہ ہے کہ اُنتیس ۲۹
برس بادشاہت کرتا رہا اسیکے ایام حکومت مین بطلیوس صاحب کتاب مجسطے
موجود تہا — اور یہہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ بطلیموس لقب ملوک یونان کا ہوتا
رہا ہے لیکن بعد ان بادشاہون کے پہر یہہ لقب عام ہوگیا تہا عوام الناس
بہی یہہ نام رکہنے لگے تہے — مگر یہہ بطلیوس اونہین بادشاہونمین سے تہا
— کتاب کامل مین لکہا ہے کہ بطلیوس مذکور یعنی صاحب کتاب مجسطی اولاد قلوذیوس مین
سے ہے اسیواسطے اوسکو قلوذی بہی کہتے ہین — اس آذریانوس بادشاہ
کو اٹہارویں برس اوسکے جلوس کے بیماری جذام کی ہوگئی تہی — ہرچند کہ دیار
مصر کو واسطے طلب علاج اس بیماری کے گیا لیکن صحت نہ ہوئی اور آخر سنہ ۴۳۹
سکندری مین فوت ہوا — اوسکے بعد انطونینوس بادشاہ ہوا ابوعیسے کہتا ہے
کہ اسنے تیئیس ۲۳ برس بادشاہت کی — ایک رصد ارصاد بطلیوس سے اسکے تیسری
سال جلوسی مین طیار ہوئی ہی یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۴۶۲ سکندری کے فوت
ہوا اوسکے بعد مرقوس بادشاہ ہوا بعضے اوسکو مرذوس بہی کہتے ہین قانون
مین لکہا ہے کہ اسنے اُنتیس برس سلطنت کی — کتاب کامل ابن اثیر مین لکہا ہے
کہ اسی بادشاہ کے ایام حکومت مین ابن دیصان ظاہر ہوا تہا جسنے لوگون کو

بیان ہے رُوم کے بادشاہونکا

یہہ تسلیم کی کہ خدا ۳ دمین یہہ شخص ترسایون کا پیشوا تہا ــ اسکے مسکن مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ درمیان رُما کے رہا کرتا تہا ــ بعضے کہتے ہین کہ ایک نہر جو رہا کے دروازہ پر کو گذرتی ہے وہان رہتا تہا اسکا نام درمیان ہی اسنے نہر کے کنارہ پر ایک گرجا گہر بنایا تہا اور مرقوس بادشاہ درمیان سنہ ۴۸۱ سکندری مین فوت ہوا ــ اوسکے بعد قوموذوس بادشاہ ہوا اسنے تیرہ برس سلطنت کی اور سانس گہٹ کر درمیان سنہ ۴۹۰ سکندری کے دفعتہً مر گیا ــ کتاب کامل مین لکہا ہے کہ جالینوس اسی بادشاہ کے ایام حکومت مین تہا اور جالینوس نے بطلیوس کو بہی دیکہا ہے اسکے ایام مین نصاراے کا دین شایع ہوگیا تہا چنانچہ جالینوس نے اپنی کتاب جامع کتاب افلاطون مین جو کہ درباب سیاست مدنی کے اوسنے تصنیف کی ہے یہہ لکہا ہے ــ کہ تمام خلق کے آدمی اقوال برہانیہ سمجہنے کی طاقت نہین رکہتے چنانچہ اسلیئے اون لوگون کو رموزات کی احتیاج ہے مراد رموزات سے یہہ ہے کہ ثواب و عذاب اخروے سے ڈرانا ــ چنانچہ اب ہم اس زمانہ مین ایک قوم دیکہتے ہین جنکو نصاراے کہتے ہین وہ لوگ لوگون کے ایمان لیتے ہین رموز سے اور اونکے فعل ایسے ہین جیسے کہ فیلسوفونکی فعل ہوتے ہین جیسا کہ موت سے اضطراب نہ کرنا یہہ ایسا امر ہے کہ سب فیلسوف اسکو مانتے ہین ــ اور فضلا بجا جانتے ہیے کیونکہ ایک گروہ ان لوگونمین ایسے ہی ہین کیا مرد اور کیا عورت تمام اپنی زندگی مین کبہی جماع نہین کرتے اس فعل سے باز رہتے ہین ــ اور ایک قوم اونمین سے ایسی ہے کہ وہ لوگ اپنی حفاظت نفس اور تدبیر نفس مین بہت کوشش کرتے ہین اور شدت سے انصاف و عدل کے لالچی ہین یہہ سب افعال فیلسوفونکے سے ہین تمام ہوئے کلام جالینوس کے ــ بعد قوموذوس نرکو

ذکر ہی روم کے بادشاہونکا

۱۵۷ مذکور کے فرطنجوس نے چہہ مہینے سلطنت کی اور اپنے صحن خانہ مین درمیان سنہ ۴۹۵ کے مقتول ہوا — اوسکے بعد سیوارس بادشاہ ہوا قانون مین لکھا ہے کہ اسنے اٹھارہ برس سلطنت کی اسیکے ایام دولت مین علماء مجوسی مین بحث ہوئی تہی بابت عید فصح کے آخر کو روزہ رکھنے پر اتفاق ہوا — اور سیوارس مذکور درمیان سنہ ۵۱۳ کے ہلاک ہوا — اوسکے بعد انطینوس ثانی بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے کہ اسنے چار برس بادشاہت کی اور آخر کار درمیان حران اور الرہا کی مقتول ہوا درمیان سنہ ۵۱۷ کے اوسکے بعد اسکندروس بادشاہ ہوا ابی عیسے کہتا ہے کہ اسنے تیرہ ۱۳ برس سلطنت کی اور سنہ ۵۳۰ مین وفات پائی — اوسکے بعد مکسینوس بادشاہ ہوا قانون مین لکھا ہے کہ اسنے تین برس سلطنت کی اور نصاراے کے قتل کرنے مین اس شخص نے بہت تشدد کیا تہا یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۵۳۳ سکندری کے فوت ہوا — اوسکے بعد غورذیانوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کی کتاب مین لکھا ہے کہ اسنے چہہ برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۵۳۹ سکندری کے درمیان حدود فارس کے مقتول ہوا — اوسکے بعد دقیوس بادشاہ ہوا اسکو دقیانوس بہی کہتے ہین ابو عیسے نے لکھا ہے کہ اسنے ایک ہی برس سلطنت کی — وہ بادشاہ جو اوسکے اول تہا وہ نصاراے ہو گیا تہا اسی سبب سے دقیانوس نے خروج کرکے اوسکو قتل کیا اور پہر بتون کی پرستش اور دین نصاراے کا جاری کر دیا تہا اور ڈہونڈ ڈہونڈ کر اسنے نصاراے کو قتل کیا تہا اسی بادشاہ سے ڈر کر اصحاب کہف جو سات جوان تہے بہاگ کر ایک غار مین جا سوئے تہے اونکا حال معلوم نہین کہ کتنے عرصہ سے وہ لوگ سوتے ہین جیسا کہ خبر دی ہے خدا تعالے نے اور درمیان سنہ ۵۴۰ کے دقیانوس فوت ہوا — اسکے بعد غالیوس بادشاہ ہوا نقل ہے کتاب ابی عیسے

ذکر ہے رُوم کے بادشاہونکا

۱۵۱ ہے کہ اِس بادشاہ نے تین برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۳۴۳ اسکندری کے وفات پائی اسکے بعد ملیوس اور ولریانوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے کہ ان دونون نے پندرہ برس بادشاہت کی ہے — اور کتاب کامل مین یہہ لکہا ہے کہ ولریانوس جسکو ولوسیوس بہی کہتے ہین بعد دو برس کے تن تنہا مستقل بادشاہ ہوگیا تہا اور اسنے درمیان سنہ ۵۵۵ کے وفات پائی اوسکے بعد بادشاہ ہوا قلودیوس اسنے ایک برس سلطنت کی اور سنہ ۵۵۹ مین انتقال پایا — اوسکے بعد اَذرفانس جسکو اورلیانوس بہی کہتے ہین بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے کہ اسنے چہہ برس بادشاہت کی اور ایک بجلی سے جو اوسکے اوپر گر پڑی تہی جل کر مرگیا — اور درمیان سنہ ۵۶۵ کے وفات پائی — اوسکے بعد فرونوس بادشاہ ہوا کتاب ابی عیسے مین ہے کہ اسنے سات برس بادشاہت کی اور سنہ ۵۷۲ مین انتقال پایا — پہر بادشاہ ہوا بعد اوسکے فاروس اور اوسکے شرکا، ابو عیسے کہتا ہے اسنے دو برس بادشاہت کی اور سنہ ۵۷۴ مین وفات پائی اوسکے بعد دقلطیانوس اکیس برس سلطنت کرتا رہا تیرہوین سال اوسکے جلوس کے باشندگان مصر اور ساکنین اسکندریہ مخالف ہوگئے چنانچہ وہ رومیہ سے گیا اور اونکا بندوبست کیا اور قلع وقمع کرکے اپنے ملک کو آیا یہہ بادشاہ بُت پرست تہا — کیونکہ اسکے بعد بادشاہ رُوم کے نصارا ہوگئے تہے — یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۵۹۵ سکندری کے فوت ہوا — اوسکے بعد قسطنطین بادشاہ ہوا اسنے اکتیس برس سلطنت کی — کتاب قانون مین لکہا ہے کہ تیسرے سال اپنے جلوس مین وہ رومیہ سے طرف قسطنطیہ کے گیا اور ایک فصیل وہان بنائی اور مذہب اوسکا عیسوی تہا پہلے اس شہر کا نام بزنطیہ تہا اسنے اوسکا نام اپنے نام پر قسطنطنیہ رکہا — نصارا ہے گمان کرتے ہین کہ چہہ برس بعد اوسکے جلوس کے اس بادشاہ

ذکر ہے رُوم کے بادشاہونکا

بادشاہ کو آسمان پر ایک صورت سُولی کی دکہلائی دی تہی اسواسطے یہہ عیسے مسیح ع پر
ایمان لایا اور مذہب نصارا اسنے اختیار کیا — وہ بادشاہ جو اوس سے اول گذرے
ہین وہ مذہب صابئیہ کا استعمال کرتے تہے یعنے اون بتون کو جنکے نام کواکب
سبعہ سیارہ کے نام پر تہے پوجا کرتے تہے جبکہ اسکی سلطنت کے بیس برس
گذر چکے تب اسنے دو ہزار اڑتالیس ۲۰۴۸ پیشوا بُت پرستون کے جمع کیے اور
تین سو اٹہارہ پیشوا چُن کر اونکی ناک کاٹ ڈالی — انہین مین سے اریوس الاسکندرانی
تہا جو حضرت عیسے ع کے مخلوق ہونیکا قایل تہا — اور علماء نصارا اسکے پاس
قسطنطین کے جمع ہوکر شرایع نصرانی بنائی کیونکہ پہلے سے یہہ شرع نہ تہی
— سرداران پادریون کا وہ پادری تہا جو اسکندریہ مین رہتا تہا — گیارہین
برس اوسکے جلوس کے والدہ قسطنطین کی مسماۃ ہیلانی بیت المقدس مین گئی
اوسنے وہان جاکر عید صلیب ادا کی اور وہ صلیب جسپر حضرت عیسے ع کو بزعم نصارا
سُولی ہوئی وہ نکال لی — اور اس بادشاہ نے اور اوسکی والدہ نے کئی گرجا اکثر
بنائے ہین از انجملہ ایک بیت المقدس مین نام قمامہ مشہور ہے اور ایک گرجا
ہے حمص کا اور ایک گرجا ہے الرہا کا اور قسطنطین درمیان سنہ ۲۲۶ سکندری
کے فوت ہوا — بعد مرنے قسطنطین کے اوسکی سلطنت اوسکے تین بیٹون پر
منقسم ہوگئی مگر حاکم اونکا قسطس رہا قانون مین ہے کہ قسطس ابن قسطنطین نے
چوبیس ۲۴ برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۵۰۶ کے وفات پائی بعد از ان
قسطنطین کی اولاد کے ہاتہ سے سلطنت جاتی رہی اور بادشاہ للیانوس ہوا
یہہ شخص پہر کر مرتد ہوگیا اور بتون کی پرستش کرنے لگا اور شاپور ذی الاکتاف
سے بہی یہہ لڑنے گیا تہا چنانچہ اوسکو زیر کیا مگر بسبب اپنی قضا کے زمین فارس
ہی مین ایک تیر کے لگنے سے جو اوسکے سینہ مین آگہسا تہا مرگیا جیساکہ دوسری

ذکر ہے رُوم کے بادشاہونکا

فصل مین ذکر ہو چکا ہے — جبکہ للبانوس مرگیا او سوقت اوسکے لشکر مین بسبب خوف فارسیون کے بہت بڑا اضطراب پیدا ہوا تہا اسنے دو برس بادشاہت کی اور سنہ ۶۵۲ سکندری مین فوت ہوا — بعدازان یونیانوس نے ایک برس سلطنت کی — نقل ہے کتاب ابو عیسے سے کہ یونیانوس مذکور جبکہ بادشاہ ہوا اسوقت اسنے دین نصارا ے کو رونق دی اور جتنے نصرانی بت پرست ہوگئے تہے اون کو پہر کر مذہب نصرانیہ پر قایم کیا — اور جبکہ بادشاہ ہوا روم پر اور دے رومی لوگ زمین فارس مین تہے او سوقت یونیانوس نے سابور سے صلح کی بعد اوسکے مکان پر جاکر ملاقات کی اور باہم معانقہ ہوا — بعدازان یونیانو اپنا لشکر لیکر اپنے بلاد کی طرف مراجعت کر آیا اور سنہ ۶۵۳ مین فوت ہوا — پہر بعد اوسکے النطیانوس بادشاہ ہوا — کتاب ابی عیسے مین لکہا ہے کہ اسنے چودہ[۱۴] برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۶۶۷ کے وفات پائی — اوسکے بعد انونیانوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے کہ اسنے تین[۳] برس بادشاہت کی اور سنہ ۶۷۰ مین وفات پائی — اوسکے بعد خرطیانوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے کہ اسنے تین برس سلطنت کی ہے اور درمیان سنہ ۶۷۳ کے وفات پائی — اوسکے بعد تاوذوسیوس اکبر بادشاہ ہوا اس شخص نے انچاس[۴۹] برس حکومت کی اور سنہ ۷۲۲ مین انتقال پایا — اوسکے بعد ارقاذیوس قسطنطنیہ مین بادشاہ ہوا — اور رومیہ مین اونوریوس اوسکا شریک — قانون مین لکہا ہے کہ ان دونون نے تیرہ[۱۳] برس بادشاہت کی اور سنہ ۷۳۵ مین انتقال پایا — اوسکے بعد تاوذوسیوس ثانی بادشاہ ہوا اسنے بیس برس بادشاہت کی اسی بادشاہ کے ایام دولت مین فارسی رومیون سے لڑے تہے اور اصحاب کہف بہی جاگ اوٹہے تہے اوسنے درمیان سنہ ۷۵۵ کے انتقال پایا پہر ایک مجمع کثیر اور بیان

ذکر ہے رُوم کے بادشاہوں کا

161 درمیان افسس کے اوسکے ایام حکومت مین ہوا تہا جس مجمع مین دوسو عالم مجمع ہوئے تہے اور نسطورس صاحب مذہب علیحدہ کے گئی اور بطرک قسطنطنیہ مین تہا سبب قول نطورس کے کہ مسیح مین دو جوہر ہین ایک جوہر لاہوتی — دوسرا ناسوتی — یہہ شخص دو اقنومون کا قایل تہا — یعنے ایک اقنوم لاہوتی دوسرا ناسوتی کہتے ہین کہ تاذوسیوس مذکور نے بیالیس [42] برس سلطنت کی ہے — اوسکے بعد مرقیانوس بادشاہ ہوا نقل ہے قانون سے کہ اسنے سات برس بادشاہت کی اور بعد ایک برس اپنے جلوس کے دیر بار دن او بنایا تہا درمیان حمص کے اور اوسکے ایام حکومت مین نسطورس ملعون ہوکر دفع کیا گیا — اور مرقیانوس درمیان سنہ ۷۶۲ کے بادشاہ ہوا — اوسکے بعد والنطیس بادشاہ ہوا اسنے ایک برس بادشاہی کی ہے اور وفات اسکی درمیان سنہ ۷۶۳ کے ہوئی اوسکے بعد لاون کبیر بادشاہ ہوا قانون مین لکہا ہے کہ اسنے سترہ [17] برس حکومت کی اسکے ایام حکومت مین ایک زلزلہ عظیم ایسا آیا تہا کہ بہت گہر لوگون کے درمیان انطاکیہ کے زمین مین دہنس گئے — اور درمیان سنہ ۷۸۰ کے وفات پائی اوسکے بعد زینون بادشاہ ہوا — قانون مین لکہا ہے کہ اسنے اٹہارہ برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۷۹۸ سکندری کے فوت ہوا — پہر اوسکے بعد سطقیانوس بادشاہ ہوا ابی عیسے کہتا ہے کہ اسنے ستائیس [27] برس سلطنت کی یہہ وہ ہے جسنے شہر حماۃ کی فصیل کی تعمیر شروع کی تہی درمیان اول سال جلوسی کے اور دوسرے سال مین فراغت پائی تہی — اور دسوین سال جلوسی اوسکے مین کال پڑا اور ٹڈی پہیلی اور بارہوین [12] سال سپہ سالار فارس کا آمد پہ [illegible] لڑا اور محاصرہ کرکے اوسکو ویران کیا اسنے درمیان

ذکر ہے روم کے بادشاہونکا

۱۶۲ سنہ ۵۲۵ کے وفات پائی اوسکے بعد نیسطینوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے
کہ اسنے نو برس سلطنت کی اور سنہ ۸۴۳ سکندری مین یہہ شخص فوت ہوا
پہر بعد اوسکے نیسطینوس ثانی بادشاہ ہوا اسنے اٹھتیس ۳۸ برس سلطنت کی اور
اوسکے عہد مین بہت جنگ واقع ہوئی درمیان فارسیون اور رومیون کے
آٹھوین سال جلوسی اوسکے مین فارسیون اور رومیون کا مقابلہ کنارے فرات پر ہوا
چنانچہ اس لڑائی مین بہت خلق ماری گئی — اور رومیون کے آدمی فرات
مین بہت غرق ہوئے بعد ازان یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۸۷۲ سکندری کے
فوت ہوا — اوسکے بعد نیسطینوس ثانی بادشاہ ہوا قانون مین لکہا ہے
کہ اسنے چودہ ۱۴ برس حکومت کی اور سات برس اسکو تخت پر بیٹہے ہوئے
گذرے تہے جب فارس کا بادشاہ اوسے آکر شام کے ملک پر لڑا اور
شہر افامیہ اوسنے جلادیا اور درمیان سنہ ۸۸۶ کے اسنے وفات پائی —
اوسکے بعد طبریوس اول بادشاہ ہوا اسنے تین برس بادشاہت کی اور درمیان
سنہ ۸۸۹ کے وفات پائی — اوسکے بعد طبریوس ثانی بادشاہ ہوا
یہہ چار برس سلطنت کرکے سنہ ۸۹۳ مین راہی ملک بقا ہوا — اوسکے بعد
مارنقوس بادشاہ ہوا ابی عیسے کہتا ہے کہ اسنے آٹہہ برس سلطنت کی اور
سنہ ۹۰۱ مین انتقال پایا — اوسکے بعد برقوس ثانی بادشاہ ہوا کتاب ابی
عیسے سے ہے کہ اسنے بارہ برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۹۱۳ کے
وفات پائی — پہر بادشاہ ہوا بعد اوسکے فوقاس اسنے آٹہہ برس
سلطنت کی اور سنہ ۹۲۱ مین وفات پائی پہر اوسکے بعد ہرقل بادشاہ ہوا
اسکا نام رومی زبان مین ارقلیس ہی اسکے جلوس کے بارہوین سال ہجرت نبوی صلعم
کے واقع ہوئی تہی پس ہجرت نبوی باین حساب درمیان سنہ ۹۳۳ غلبہ سکندری

فصل چوتھی ذکر ہے عرب کے بادشاہونکا

اسکندری کے واقع ہوئی لیکن ہم درمیان نقشہ کے لکھہ چکے تھے کہ غلبہ اسکندر اور ۱۶۲

ہجرت نبوی مین فرق اور فاصلہ نو سو چونتیس ۹۳۴ برس کا ہے اس فرق کا یہہ

سبب ہے کہ وہ سال جو ہمنے نقشہ مین لکھے ہین وہ سال مصر کے ہین

جنکی تعداد تین سو پینسٹھہ ۳۶۵ دن کی بلا کسر صحیح ہے — اور اسجائے جو مذکور ہوئے

ہین وہ سال رومی ہین انکی مدت تین سو پینسٹھہ ۳۶۵ دن اور چار دن کی ہے

اس تفاوت مذکور سے وہی مقدار حاصل ہوتی ہے جو فرق معلوم ہوتا ہے

چوتھی فصل

اسمین ذکر ہے عرب کے بادشاہونکا

واضح ہو کہ وہ حال جو عرب کے قبیلون اور نسبون سے متعلق ہے اوسکو ہم

پانچوین فصل مین جسمین تمام امتون دنیا کا ذکر ہے درمیان ذکر امت عرب کے

انشاء اللہ تعالے بیان کرینگے

نقل ہے کتاب ابن سعید مغربی سے کہ جبکہ زبانین لوگون کی علیحدہ علیحدہ ہوگئین

اور اولاد حضرت نوح عم کی الگ الگ ملکون مین جابسی تو قحطان بن عابر

بن شالح جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے یمن مین آکر اوترا — اول ہی اول یہہ

شخص زمین یمن کا بادشاہ ہوا اور تاج شاہی اول ہی اسکے سر پر رکھا گیا

— جب قحطان مرگیا تو اسکے بعد یعرب ابن قحطان بادشاہ ہوا یہہ وہ

شخص ہے جسنے زبان عربی ایجاد کی اور استعمال کرنا عربی کا شروع کیا

— اوسکے بعد اوسکا بیٹا یشحب بن یعرب بادشاہ ہوا — اوسکے بعد عبد شمس

یشحب اوسکا بیٹا بادشاہ جب یہہ شخص سریر سلطنت پر بیٹھا تو اطراف

ذکر ہے عرب کے بادشاہوں کا

۱۶۴ بلاد مین اسنے بہت لڑائین کین اسلیئے اسکا نام سبا رکہا گیا — یہہ وہی ہی جسنے
مآرب کے زمین مین ایک دیوار بنا کر بہتیر نہرین اوسکے اطراف مین کہود کر
ملائین اور دور سے پانی اونمین لایا — اور شہر مارب جو کہ مشہور بنام مدینہ سبا
ہے وہ بہی اوسیکا بسایا ہوا ہے — اِبس شہر مارب مین اختلاف ہی کوئی
کہتا ہے کہ یہہ نام ہے اوس ملک کا جو یمن کے پاس ہے — اور بعضے کہتے
ہین کہ مارب نام ہے بادشاہی محل کا اور شہر کا نام سبا ہی — جب یہہ
سبا مرا تو اسنے اپنے پیچہے کئی بیٹے چہوڑے یعنے حمیر — اور عمرو — اور کہلان
— اور اشعر وغیرہ چنانچہ ہم انکا ذکر پانچوین فصل مین درمیان ذکر امت عرب
کے کرین گے انشاء اللہ تعالے — بعد وفات سبا مذکور کے اوسکا بیٹا حمیر ابن
سبا یمن کا بادشاہ ہوا اسنے ثمود کو یمن سے نکالدیا تہا جب وہ حجاز مین
جا کر رہا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا وائل بن حمیر بادشاہ ہوا — اوسکے بعد
بیٹا اوسکا السکسک بن وائل بادشاہ ہوا — پہر یعفر بن السکسک کی سلطنت
— اوسکے بعد ذو ریاش یعنے عامر بن باران بن عوف بن حمیر ملک یمن پر تاخت
لایا — اور ادہر سے وائل کی اولاد مین سے نعمان بن یعفر بن السکسک بن وائل
بن حمیر بہت لوگون کو جمع کر کے اوسکے مقابلہ کو اٹہا چنانچہ عامر بن باران بہاگ
گیا اور نعمان مذکور ملک یمن کا بادشاہ مستقل ہو گیا اس نعمان مذکور کا لقب
معافر بہی ہے — اسکے بعد بیٹا اوسکا اشمح بن المعافر بادشاہ ہوا — بعد ازان
شداد بن عاد بن الملطاط بن سبا اصغر سلطنت یمن پر مسلط ہوا — یہہ اطراف
وجوانب مین بہت لڑا اور اسنے انتہاء مغرب تک بلاد فتح کئے ہین اور بہت
سے شہر اور کارخانہ بنا کر اپنے آثار عظیمہ صفحہ ہستی پر یادگار چہوڑے ہے — اسکے
بعد اوسکا بہائی لقمان ابن عاد بادشاہ ہوا — جب وہ مر گیا تو اوسکا بہائی ذو سدد

ذو سدد سریر سلطنت پر متمکن ہوا۔ اوسکے وفات کے بعد اوسکا بیٹا حارث
بن ذی سدد جسکو حارث الرایش بھی کہتے ہیں تخت سلطنت پر بیٹھا۔ کہتے
ہیں کہ حارث الرایش مذکور بیٹا ہے ابن قیس ابن صیفی بن سبا الاصغر اور
یہی ہے تبع اول۔ اوسکے بعد بیٹا اوسکا ذو القرنین الصعب بن الرایش
بادشاہ ہوا۔ ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ حضرت عباس رض سے لوگون نے
پوچھا تھا کہ حضرت قران شریف مین جو ذو القرنین کا ذکر آیا ہے اوس سے مراد
کون شخص ہے آپنے فرمایا کہ وہ ایک بادشاہ تھا اولاد حمیر سے چنانچہ وہ
یہی صعب مذکور ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ذو القرنین کا ذکر جو قران شریف
مین آیا ہے اوس سے مراد صعب بن الرایش ہے نہ اسکندر رومی جو عوام الناس
نے مشہور کر رکھا ہے۔ اسکے بعد بیٹا اوسکا ذو المنار ابرہہ بن ذو القرنین
بادشاہ ہوا۔ جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا افریقس بن ابرہہ تخت سلطنت
پر بیٹھا۔ اسکے مرنے کے بعد اوسکا بھائی ذوالاذعار عمر بن ذو المنار بادشاہ
ہوا۔ جب اوسنے وفات پائی تو اوسکا بھائی شرحبیل بن عمرو بن غالب
بن المنتاب بن زید۔ بن یعفر۔ بن السکسک بن وائل۔ جو حمیر کے
قوم سے تھا سلطنت کرنے لگا۔ اسکا حال یہہ ہے کہ جب ذوالاذعار
سلطنت کرتا تھا تب ایسا اتفاق ہوا کہ سب قوم بنی حمیر کی اوس سے ناراض
ہوگئی اور سب اطاعت اوسکی چھوڑکر شرحبیل مذکور کی تابع ہو گئے چنانچہ بہوجب
سبب رنجیدگی جانبین کا ہوا اور شرحبیل اور ذوالاذعار مین جنگ عظیم واقع
ہوئی اس لڑائی مین بہت جوانان تنومند کام آئے اور خلق کثیر قتل ہوئی
آخر کار شرحبیل بادشاہ مستقل ہوگیا۔ بعد وفات شرحبیل کے اوسکا بیٹا
الہدہاد بن شرحبیل بادشاہ ہوا جب یہہ بادشاہ مرگیا تو اوسکے بیٹے بلقیس

(حاشیہ: بادشاہ ... از ... ؛ بلقیس بادشاہ)

ذکر ہے عرب کے بادشاہوں کا

بنت الہدہاد تخت سلطنت پر بیٹھے اور بیس برس تک اس عورت نے بادشاہت کی جبکہ حضرت سلیمان بن داود سے اسکا نکاح ہوگیا تب اوسکا چچا ناشر النعم بن مشرحبیل بادشاہ ہوا۔ بعضے یہہ بہی کہتے ہین کہ بلقیس کی چچا ناشر النعم کا نام مالک ابن عمرو بن یعفر بن عمر ہے جو کہ النتاب بن زید الجمہری کے اولاد مین تہا۔ اسکے بعد جو بادشاہ ہوا اوسمین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ شمر برعش بیٹا ناشر النعم مذکور کا تہا۔ اور بعضے کہتے ہین کہ شمر بن افریقس ابن ابرہہ ذی المنار تہا۔ اوسکے بعد بیٹا اوسکا مالک بن شمر بادشاہ ہوا۔ اوسکے بعد عمران بن عامر الازدی تخت سلطنت پر بیٹھا اوسکا نسب نامہ یہہ ہے۔ عمران۔ بن عامر۔ بن حارثہ۔ بن امرء القیس۔ بن ثعلبہ۔ بن مازن۔ بن ازد۔ بن الغوث۔ بن نبت۔ بن مالک۔ بن اُدَد۔ بن زید۔ بن کہلان۔ بن سبا۔ اسوقت سے اولاد حمیر بن سبا کے ہاتہہ سے سلطنت جاتی رہی اور کہلان ابن سبا جو بہائی ہے حمیر بن سبا کا اوسکی اولاد سلطنت کرنے لگی۔ یہہ عمران مذکور کا بن تہا۔ اسکے بعد بہائی اوسکا مزیقیا یعنے عمرو بن عامر الازدی بادشاہ ہوا۔ مزیقیا اسکو اسواسطے کہتے ہین کہ یہہ شخص ہر روز ایک پوشاک پہنکر اپنی مجلس مین آیا کرتا جب مجلس مین داخل ہوتا تب وہ پوشاک بہاڑ کر پہینک دیتا تاکہ قابل کسی کے پہننے کے نرہے اسواسطے مزیقیا اسکا نام رکہا گیا۔ یہانتک تمام ہوچکے کلام ابن سعید مغربی کے۔ اب ہم تاریخ حمزہ اصفہانی سے نقل کرتے ہین وہ کہتا ہے کہ بعد ابی مالک ابن شمر مذکور کے اوسکا بیٹا الاقرن ابن ابی مالک قبل عمران الازدی کے بادشاہت کرتا تہا اوسکے بعد ذو جیشان بن الاقرن بادشاہ ہوا یہہ وہ بادشاہ ہے جسنے درمیان قبیلہ طسم اور جدیس کے لڑائی کرا دی تہی۔ اسکے بعد اوسکا بہائی تبع بن

ذکر یمن کے عرب کے بادشاہونکا

ابن الاقرن بادشاہ ہوا ۔ اوسکے بعد بیٹا اوسکا کلیکرب بن تبع سلطنت کرتا رہا ۔ جب وہ مرگیا تب ابوکرب اسعد جو تبع اوسط کہلاتا ہے بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ مقتول ہوکر مرا ۔ پہر اسکے بعد بیٹا اوسکا حسان بن تبع بادشاہ ہوا ۔ اسنے اپنے باپ کے سب قاتلین کو ڈہونڈ ڈہونڈ کے قتل کیا ۔ پہر ایسا اتفاق ہوا کہ اسکے بہائی عمرو ابن تبع نے اسکو قتل کر ڈالا اور آپ یمن کا بادشاہ ہوگیا ۔ مگر اِس عمرو کو ایسی بیماری تہی کہ کثرت سے رہتی تہین کہ دائم المرض تہا اور صحن تک اوٹہہ کر بہی کبہی نہ جا سکتا تہا جبتک لوگ چارپائی پر نہ ڈالکر لیجاتے اسیواسطے اسکا نام ذالاعواد رکہا گیا تہا ۔ اسکے وفات کے بعد عبد کلال ابن ذالاعواد بادشاہ ہوا ۔ اوسکے بعد تبع بن حسان ابن کلیکرب جوکہ تبع الاصغر بہی کہلاتا ہے بادشاہ ہوا اسکے بعد بہانجا اوسکا حارث بن عمرو بادشاہ ہوا جب یہہ بادشاہ ہوچکا تب یہہ یہودی ہوگیا ۔ اوسکے بعد مرثد ابن کلال بادشاہ ہوا اسکے بعد حمیر کے قبیلہ مین سلطنت منتفرق ہوگئی تہی ۔ اوسکے مرنے کے بعد جو بادشاہ مشہور ہوا وہ وکیعہ ابن مرثد تہا ۔ اوسکے بعد ابرہہ ابن الصباح بادشاہ ہوا ۔ پہر صہبان ابن محرث کا دورہ آیا ۔ پہر عمرو بن تبع بادشاہ ہوا اوسکے بعد ذو شناتر بادشاہ ہوا ۔ اوسکے بعد ذو نواس بادشاہ ہوا یہہ ایسا یہودی پنے مین غلو رکہتا تہا کہ جو شخص یہودی نہ ہوتا اوسکو دہکتے آگ کے بہٹے مین ڈالدیتا اسیواسطے اسکا نام صاحب الاخدود رکہا گیا ہے اوسکے بعد ذو جدن بادشاہ ہوا یہہ پہلا بادشاہ ہے قبیلہ حمیر مین کا ان سب بادشاہون کے سلطنتون کو دو ہزار بیس برس کا دورہ ہوا اور ہر ایک کی مدت سلطنت کا ذکر بسبب عدم صحت کے لکہنے نہین کیا ۔

اخدود اوس غار کو کہتے ہین جو دراز کہودی جاوے زمین مین

ذکرے عرب کی بادشاہونکا

۱۶۸ چنانچہ اسس ہمارے قول کا مدعا ہے قول صاحب تواریخ الامم کا کہتا ہے کہ
کوئی تواریخ پوچ اور بہر ہئین پائی جاتی سوا تواریخ ملوک حمیر کے کیونکہ اونکی
تواریخ مین برس تو زیادہ اور بادشاہ تہوڑے ذکر کیئے گئے ہین — اسیطرح
کہ وہ کہتے ہین کہ اونکے بادشاہ چھبیس تہے جنکی سلطنت کا دور دو ہزار برس
برس کا بیان کرتے ہین — پہر ملک یمن پر چار تو بادشاہ ملک حبش کے
— اور آٹھہ فارس کے بادشاہون نے سلطنت کی — اونکے بعد اہل اسلام کا
دورہ آیا — نقل ہے کتاب ابن سعید مغربی سے کہ حبشہ کے بادشاہ
بعد ذی جدن حمیری کے غالب ہوگئے تہے — اول بادشاہ حبشہ کا جو یمن
پر غالب ہوا اوسکو ارباط کہتے ہین — اسکے بعد ابرہہ الاشرم صاحب
فیل جو مکہ کو بارادہ مسمار کرنیکے آیا تہا وہ یمن پر سلطنت کرتا رہا اوسکے بعد
یکسوم بادشاہ ہوا — اوسکے بعد مسروق بن ابرہہ بادشاہ ہوا یہہ پچہلا
بادشاہ ہے اونکا جو یمن پر مسلط ہوگئے تہے اور وہ حبشہ کے رہنوالے تہے
— اسکے بعد پہر حمیر کی اولاد کو سلطنت نصیب ہوئی اور پہر کر اونکا دورہ جمیا
چنانچہ سیف بن ذی یزن حمیری یمن پر مسلط ہوا — اس شخص کو کسرے نوشیروان
نے سلطنت دلوائی تہی حال مجمل اسکا یہہ ہے کہ سیف بن ذی یزن کے ہمراہ
نوشیروان نے ایک اپنا سپہ سالار ملک فارس سے جسکا نام وہرز تہا
لشکر عجمی دیکر یمن کو بہجدیا چنانچہ اوسنے یمن مین پہنچکر حبشہ کے بادشاہ کو جو
سلطنت ملک یمن پر کرتا تہا نکالدیا اور سیف ابن ذی یزن کو تخت پر بٹہلایا
جبکہ سیف بن ذی یزن تخت سلطنت ملک یمن پر بیٹہہ چکا اور حبشہ کا بادشاہ
نکالاگیا — تب اسنے یہہ دستور اپنا مقرر کیا کہ غمدان مین جو اوسکے آبا
و اجداد کا بنایا ہوا ایک گہر تہا نشست اپنی مقرر کی شراب نوشی مین مشغول

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

مشغول رہنا شروع کیا چنانچہ عرب نے اپنی اشعار مین اوسکی مدح جو بیان کی ہے خصوصاً امیة ابی صلت نے جو سیف ابن ذی یزن کے دیس بدیس پہرنی اور اولاً واسطے طلب کمک کے پاس قیصر روم کے جانے اور پہر کسرے نوشیروان کے مدد سے اپنے آبار کا ملک یانی کا مع حال آنے وہرز سپہ سالار ملک فارس کے جو اوسکے مدد کے واسطے کسرے نے ساتہہ کردیا تہا اپنے اشعار مین مثل گوہر آبدار کے پرویا ہے اور اوسکی مدح جو کی ہی اون اشعار سے یہہ حال سابق ہمکو دریافت ہوا ترجمہ اون اشعار کا بسبب عدم ضرورت کے چہوڑ دیا جاتا ہے کیونکہ سوا تضحیک ارباب خرد کے اور کچہہ حاصل نہ ہوگا — المختصر سیف بن ذی یزن نے یہہ شیوہ اختیار کیا تہا اور ایک نادانی اوسے یہہ ہوئی کہ چند آدمی حبشہ کے رہنوالون کو اپنی خواصی اور مصاحبت مین منظور کیا انہین لوگون نے اوسکو فریب دیکر قتل کیا جب وہ مرچکا تب کسرے نے ایک عامل اپنی طرف سے یمن کا حاکم مقرر کرکے بہیجدیا اسوقت سے ملک یمن زیر حکومت کسرے کے ہوگیا یہہ حال باذان کے وقت تک رہا جو کہ پچہلا حاکم کسرے کیطرف سے مقرر تہا زمانہ نبی صلعم کے وقت مین — جبکہ باذان مذکور مسلمان ہوگیا تو اوسیوقت سے ملک یمن مین مسلمانون کا دخل ہوگیا تمام ہوئے تاریخ ملوک یمن کی

ذکر ہے اون بادشاہون عرب کا جو سوا یمن کے اور ملکون مین تہے

اول ہی اول بادشاہ عرب کا جو زمین حیرت پر مسلط ہوا وہ مالک بن فہم — بن غنم — بن دوس — بن عدثان — بن عبد اللہ — بن زہران — بن کعب — بن حارث — بن کعب — بن مالک — بن نصر — بن ازد — تہا اور ازد

ذکر بادشاہان عرب کا

۱۷۰ سے اولاد کہلان ابن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان سے یہہ بادشاہ ایام ملوک الطوائف مین سلطنت کرتا تہا قبل دورہ اکاسرہ کے — جب وہ مرگیا تب اوسکا بہائی عمرو بن فہم بادشاہ ہوا — اسکے بعد بہتیجا اوسکا خذیمہ بن مالک بن فہم سلطنت کرنے لگا — چونکہ اسکے جسم مین بیماری برص کی تہی اسواسطے اوسکو خذیمۃ الابرش کہتے تہے مگر اسکی شان وشوکت بڑی رتبہ پر تہی — ایک اسکے بہن تہی مسماۃ رقاش وہ ایک شخص کو جو قبیلہ ایاد سے تہا چاہتی تہی اور اس شخص کے ساتہہ خذیمہ نے بہی احسان اور نکوئی کی تہی — اور نام اوسکا عدی بن نصر بن ربیعہ تہا — اور عدی مذکور بہی بدل وجان اوسپر مرتا تہا اور اسی شخص کو عہدہ داروغگی شراب خواری مجلس شاہی کا مفوض تہا — اب یہہ دونون آپسمین ایکدوسرے کے عاشق ومعشوق تہے مگر کبہی اتفاق صحبت کا نہوتا تہا ایکروز اوس مسماۃ رقاش نے اسے کہا کہ جب بادشاہ کو شراب کا نشہ خوب غالب ہو تب تو بادشاہ سے اس بات کی اجازت مانگ لینا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بادشاہ نشہ مین مدہوش ہوگیا تہا — عدی نے کہا کہ آپکی بہن رقاش سے فرمائے تو صحبت کرون اوسنے اجازت دیدی پہر تو عدی نے رقاش سے خوب چین اوڑائے — جب صبح ہوئی اور خذیمہ کو ہوش آیا اور وہ راز کہل گیا تب بہت خفا ہوا اور یہہ امر بہت گران گذرا عدی مذکور نے یہہ عقلمندی کی کہ وہان سے بہاگ گیا — مگر لوگ کہتے ہین کہ پہر خذیمہ نے اوسکو گرفتار کیا اور مار ڈالا شاید یون ہو لیکن بادشاہ کی بہن رقاش کو اوسی شب عدی سے حمل ہوگیا چنانچہ خذیمہ نے یہہ دو شعر اپنی بہن رقاش کو مخاطب ہوکر سنائے

شعر
خبّرینی رقاش لا تکذبینی ... ابحرٍ زنیت ام بہجین

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

ام بعیدٍ فانت اہل لبعید ۔ ام بدونٍ فانت اہل لدون ۱۷۱

ترجمہ ان دو شعرون کا یہہ ہے

شعر: بتلا مجکو اے رقاشش سچ سچ ۔ کسی شریف سے زنا کیا تو نے یا نچی سے
اگر کسی غلام سے کیا ہے تب تو سزاوار غلام کے ہے ۔ اگر کسی زر والے سے کیا ہے تب تو لایق اوسکے ہے

رقاشش نے جواب دیا کہ مینے اوس سے زنا کروایا ہے جو عرب کے اشراف میں ہے خدیمہ چپ ہو رہا — بعد گذرنے مدت حمل کے ایک بیٹا رقاشش کے پیدا ہوا اوسکی اوسنے پرورش کی اور ہنسلی گلے میں پہنائی اور بڑے چاؤ سے پالا اور نام اوسکا عمر رکہا اس لڑکے کو خدیمہ نے اپنا بیٹا کرلیا یعنے ولد متبنٰے خدیمہ کا یہی لڑکا ولد الزنا ہے — پہر ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لڑکا اس چاؤ کا پالا ہوا ایک روز گم ہو گیا بہت تلاش کی کہین پتا نہ پایا تب عرب کے لوگون نے یہہ خیال کیا کہ کوئی جن اوسکو اوٹہا لیگیا — چنانچہ یہی خیال تہا کہ ناگاہ دو شخص یعنے مالک اور عقیل کہین سے اوسکو ڈہونڈ لائے اور خدیمہ کی خدمت مین جا حاضر کیا اوس روز خدیمہ کو اسطرحکی خوشی ہوئی کہ قریب تہا کہ شادی مرگ ہو جائے — چنانچہ اوسکے انعام مین بادشاہ نے اون دونون شخصون سے جو اوسکو لائے تہے فرمایا کہ جو تم مانگوگے مین تمکو دونگا اب تم مجہسے کہو کیا دون — اون دونون نے عرض کی ہم کچہہ نہین مانگتے بجز ایک بات کے وہ یہہ ہے کہ جبتک آپ زندہ رہین اور جبتک ہم جیتے رہین اپنی مصاحبت مین ہمکو منظور کیجئے خدیمہ نے منظور کیا یہہ وہ ندیم ہین جنکے ضرب المثل عرب مین مشہور ہے اور کہنہ زمانی حد امتد ہر ایک شخص بولتا ہے (یعنے مانند دو ندیمون خدیمہ کے) اسی خدیمہ کے

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۷۱ امام حکومت مین ایک شخص قوم عمالقہ سے جسکو عمرو بن الضرب بن حسان العملقی
کہتے ہین تمام فرات کے بلاد عالیہ اور مشارق شام اور جزیرہ پر مسلط ہو گیا
تہا — اور درمیان اوسکے اور خدیمہ کے بہت لڑائین ہوئین آخرکار خدیمہ
نے فتح پائی اور اوس عمر مذکور کو قتل کیا — لیکن اس عمرو مذکور کے ایک
بیٹی تہی اوسکا نام زباتہا اور حقیقت مین نام نہا نایلہ لیکن مشہور نام اول
ہو گئی تہی — یہہ لڑکی بعد اپنے باپ کے مرنے کے سلطنت کرنے لگی اور
اسنے دو شہر آمنے سامنے کنارہ فرات پر بسائے تہے اور اسی نے فریب
دیکر خدیمہ کو گرفتار کرکے قتل کیا اور اپنے باپ کا قصاص پایا وہ فریب یہہ
تہا کہ اسنے خدیمہ کو کہلا بہجا کہ مین تجہسے نکاح کرونگی تو میرے پاس آ
وہ اسی فریب میں آکر چلا گیا اوسنے پکڑکر قتل کر ڈالا اور اپنے باپکا خون لے لیا

ذکر ہے ابتداء سلطنت لخمیین کا مراد لخمیین سے وہ وہ بادشاہ ہین جو شہر حیرہ پر سلطنت کرتی تہی

اور وے ہین نادرہ بیٹے عدی بن نصر بن ربیعہ کے اولاد لخم بن عدی بن عمرو
بن سبا کے جبکہ خدیمہ مقتول ہو کر مارا گیا تب بہانجا اوسکا عمرو بن عدی بن نصر
بن ربیعہ یعنے وہ لڑکا ولد ازنا تخت پر بیٹہا — اور اسی ارادہ مین تہا کہ کسی
تدبیر سے اپنے ماموں خدیمہ کا خون ملکہ زبا سے لون ہادی خیال سے یہہ رہنمونی
کی کہ ایک غلام خدیمہ کا تہا مسمی قصیر اوس سے ملکر اور سازش کرکے ناک
اوسکی کاٹکر اور کوڑی لگوا کر شہر بدر کردیا وہ قصیر بحالت حقیر دربار ملکہ زبا

زبا مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے ولی نعمت نے یہہ حال میرا کیا ہی یعنی میری
ناک کٹوا کر کوڑے لگوا کر بے قصور جلا وطن کر دیا ہے — زبا کو اوسکے حال پر
رحم آیا فرمایا کہ تو ہمارے ملک مین چین سے رہا کر اور اس سرکار دولتمدار
کے واسطے سوداگری کیا کر وہ تو یہہ چاہتا ہی تہا زبا کے پاس رہنا اور سوداگری
کرنا شروع کیا — ادہر سے مال بہر کر اپنے آقا قدیم کے پاس لیجاتا —
اودہر سے بیچ کر اور مال بہر کر زبا کی خدمت مین حاضر ہوتا اسی طرح مدت گذر گئی
جبکہ زبا کو اوسپر اعتماد واثق ہو گیا تب اوسنے یہہ نمک حرامی کی کہ ایک ہزار اونٹ پر
صندوق لادکر اور انمین سپاہ عمرو مذکور کی بہر کر لادلایا اون صندوقون کے قفل
اندر کے جانب لگے ہوئے تہے جب وے صندوق آئے اور زبا نے ملاحظہ
فرمایا تو یہہ دو شعر زبا نے پڑہے

ما للجمال مشیہا وئیدا — اجندلاً یحملن ام حدیدا
ام صرفانا بارداً شدیدا — ام الرجال جثماً قعودا

جب وے صندوق داخل قلعہ شاہی ہو چکے تب بطور یلغار اون مین سے آدمی
نکلے اور بزور شمشیر اونہون نے ملک لے لیا اور زبا کو بہی قتل کر ڈالا اسطور پر
قصیر مذکور نے اپنے آقا جذیمہ کا عوض خون زبا سے لیا — اسکے بعد عمرو بن عدی
مذکور نے مدت تک سلطنت کی بعد اوسکے فوت ہونے کے امرؤ القیس بن عمرو
بن عدی بن نصر بن ربیعۃ اللخمی بادشاہ ہوا اسکو امرؤ القیس اول کہتے ہین
— بعد اوسکے بیٹا اوسکا عمرو بن امرؤ القیس بادشاہ ہوا یہہ شخص شاپور ذی الاکتاف
کے دورہ مین سلطنت کرتا تہا — اوسکے بعد اوس بن قلام العملیقی بادشاہ ہوا

ذکر بادشاہان عرب کا

۱۷۴ — پہر ایک اور شخص قوم عمالیق مین سے بادشاہ ہوا — اسکے بعد پہر سلطنت عمرو
بن عدی بن نصر بن ربیعہ المخمین مذکورین کی اولاد کو نصیب ہوئی اور وہ شخص جو اونکا
اولاد مین سے بادشاہ ہوا اوسکا نام بہی امرء القیس تہا بیٹا عمرو بن امرء القیس کا
کا تہا اوسکو امرء القیس ثانی کہتے تہے — مگر عرف اوسکا محرق تہا کیونکہ اوسنے
سزا آگ کے لوگون کو دینی شروع کی تہی جب یہہ مرگیا تو بیٹا اوسکا نعمان
یک چشم بادشاہ ہوا — اسی کی بنا ہوئی خورنق اور سدیر ہے — اس
بادشاہ نے بتیس ۳۲ برس سلطنت کی آخرکار فقیر ہوکر عبادت کرنے لگا اور
بہرام گور بن یزدگرد کے وقت مین سلطنت سے دست کش ہوا اس بادشاہ کا
حال عدی بن زید نے درمیان اپنے قصیدے رائیہ کے جو مشہور ہے بیان
کیا ہے بسبب لاطایل ہونے کے اون اشعار کا ترجمہ فروگذاشت کیا گیا —
جبکہ نعمان مذکور زاہد ہوگیا اور کنج عزلت مین سلطنت سے دست کش ہوکر بیٹہ رہا
تب بیٹا اوسکا منذر ابن نعمان تخت پر بیٹہا اسکی سلطنت بہی فیروز بن یزدگرد
کے وقت مین تمام ہوچکی اسکے بعد اسود بن منذر اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا یہہ وہ
ہے جو غسان عرب پر فتح پاکر چند اونکے بادشاہون کو گرفتار کرلایا تہا اور
چاہتا تہا کہ اونکی جان بخشی کرے مگر اوسکے چچازاد بہائی نے جسکو ابو اذینہ
کہتے ہین اونکے قتل پر آمادہ کیا اور باعث اوسکا یہہ تہا کہ کسی لڑائی مین ابو اذینہ
کے بہائی کو آل غسان مین سے کسی شخص نے قتل کر ڈالا تہا اسلئے یہہ اونکا دشمن
جان ہورہا تہا اسلئے اوسنے ایک قصیدہ لکہکر اسود کو سنایا اور اوسمین سوجہایا
کہ اونکو قتل کرنا بہتر ہے پہر یہہ وقت ہاتہہ نہ آئیگا — اور تاریخ ابن اثیر مین
یہہ لکہا ہے کہ غسان نے اسود پر غالب ہوکر اوسکو قتل کیا مگر یہہ بہی اوسمین
لکہا ہے کہ اسکے برعکس بہی مشہور ہے ہر کیف اسود ابن منذر کے سلطنت فروز

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

فیروز کے زمانہ مین تمام ہو چکی تھی اسکے بعد اوسکا بھائی منذر بن منذر بن النعمان الاعور بادشاہ ہوا ۴۷۵
اوسکے بعد علقمہ الذمیلی[۲۵] بادشاہ ہوا اوسکے بعد امرء القیس بن النعمان بن
امرء القیس المحرق تخت پر بیٹھا یہہ وہ بادشاہ ہے جسنے سنمار[۲۴] نامی ایک کاریگر کو
ایک کوشک پر سے جو اسکے ہاتھہ کی بنائی ہوئی تھی نیچے ڈالکر مار ڈالا تھا تاکہ دوسرے کو
ایسی نہ بنادے اوسکے بعد بیٹا اوسکا منذر ابن امرء القیس بادشاہ ہوا اس منذر
مذکور کی والدہ بہت خوبصورت تھی اسواسطے اوسکو ماء السما کہتے تھے اور یہہ
منذر بھی اپنی والدہ کے نام سے مشہور ہوگیا تھا چنانچہ منذر بن ماء السماء اسکو کہا
کرتے تھے اور حقیقت مین نام اوسکی والدہ کا ماویہ بنت عوف بن جشم تھا
پھر ایسا اتفاق ہوا کہ کسریٰ قباذ نے منذر مذکور کو ملک حیرت سے نکالدیا اور
اوسکی جاے حارث بن عمرو بن حجر الکندی کو حاکم مقرر کیا اسکا باعث یہہ تھا
کہ قباذ نے مزدک کا دین قبول کرلیا تھا جب وہ مزدک کے دین کے موافق
عمل کرنے لگا تو حارث بن عمر مذکور اسکے ہمراہ اوسپر ایمان لایا اور منذر اوسپر
ایمان نہ لایا تھا اسلئے اوسنے ملک سے اوسکو نکالدیا اور سلطنت اوسکی چہین
لی لیکن جب قباذ مرگیا اور اوسکا بیٹا نوشیروان ابن قباذ بادشاہ ہوا تب
اوسنے حارث مذکور کو ملک حیرت سے نکالکر پھر منذر بن ماء السماء بادشاہ اوسکے
ملک کا مقرر کیا چنانچہ یہہ حال فصل ثانی مین درمیان ذکر نوشیروان کے ہے

---

[۲۴] سِنِمّار بکسر تین نام ہے اوس کاریگر کا جسنے ایک کمرہ واسطے نعمان امرء القیس کے نزدیک
کوفہ کے بنایا تھا جب وہ کمرہ بن چکا تب اوسکو اوپر سے ڈالکر مار ڈالا یہہ سمجھکر اگر
زندہ رہیگا تو اور کسیکو شاید ایسا بنادے اسلئے یہہ بات ضرب المثل ہوگئی درمیان عرب کے کہا کرتے
ہین کہ جزاء سنمار یعنے سزا مثل سنمار کے

---

[۲۵] ذمیل ایک گروہ ہے قبیلہ لخم کا اور لخم اون کو کہتے ہین جو یمن کے رہنے والے ہین فقط

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

بیان کرچکے ہین — جبکہ منذر مرگیا تب اوسکا بیٹا عمرو مضرط الحجارہ یعنے ابن المنذر
ابن ماء السماء بادشاہ ہوا اسکی والدہ کا نام ہند تہا یہہ بہی اپنی ما کے نام سے
مشہور ہے یعنے عمرو بن ہند کہتے ہین — جبکہ یہہ آٹہہ برس سلطنت کرچکا
تب نبی صلعم پیدا ہوئے — اسکے بعد بہائی اوسکا قابوس ابن المنذر
بن ماء السماء بادشاہ ہوا مگر کہتے ہین کہ یہہ شخص نام ہی کا بادشاہ تہا حقیقت
مین اسکو سلطنت نصیب نہین ہوئی اور بادشاہ اسواسطے اسکو کہتے تہے کہ اسکے
بہائی اور باپ چونکہ بادشاہت کرچکے تہے اونکی نسبت کر اسکو بہی بادشاہ
کہنے لگے تہے اسکے بعد اوسکا بہائی منذر ابن منذر اوسکے مرنے کے بعد بیٹا اوسکا
نعمان ابن منذر بن منذر بن ماء السماء بادشاہ ہوا کنیت اوسکی ابو قابوس ہے
یہہ وہ شخص ہے جو نصارا ہوگیا تہا اور اسکی مان کا نام سلما ہے وہ بیٹی
ہے وایل کی اور وایل بیٹا ہے عطیتہ کا جو کہ سنار کا پیشہ کرتا تہا اور رہتا تہا
فدک مین اسنے بائیس برس سلطنت کی بعد ازان کسرے پرویز نے اسکو قتل کیا
اسکے مقتول ہونے کے سبب ایک بڑا ہنگامہ فارسیون اور عربیون مے ہوا تہا
بعد وفات پانے نعمان مذکور کے سلطنت ملک حیرت کی لخمیین کے ہاتہ سے
جاتی رہی اور ایاس بن قبیصہ الطائی بادشاہ ہوا چہہ مہینے ایاس کی سلطنت
کے گذرے تہے کہ پیغمبر خدا صلعم مبعوث ہوئے — اوسکے بعد زاذویہ بن ماہیان
الہمدانی بادشاہ ہوا پہر سلطنت لخمیین کو نصیب ہوئی اور بعد زاذویہ کے ایک
لخمیین مین سے منذر بن نعمان بن المنذر بن المنذر بن ماء السماء مسلط ہوا — اس
بادشاہ کا نام عرب نے مغرور رکہا تہا — اسنے تا خروج اور استیلا خالد بن
ولید کے سلطنت کی — یہہ مناذرہ نصر بن ربیعہ کے اولاد عامل تہی اکا سرہ

مناذرہ سے مراد ہین وے لوگ جو منذر کی اولاد مین سے تہے یا ایک قوم مراد رکہے جاتے

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

اکاسرہ فارس کے طرف سے عراق عرب پر جیسا کہ غسان عامل تہی قیاصرہ روم کی طرف سے عرب شام پر

ذکر ہے ملوک غسان کا

جو کہ عامل تہے قیاصرہ روم کیطرفسے عرب شام پر

واضح ہو کہ اصل غسان کی ملک یمن سے ہے وہ اولاد ہین ازد بن الغوث بن نبت بن مالک بن اُدُد بن زید بن کہلان بن سبا کی یہہ لوگ بسبب آنے ایک رو العرم کے یمن سے نکل کر شام مین پہنچے وہان جاکر ایک چشمہ پر فرد کش ہوے اوس چشمہ کا نام غسان تہا انکو بہی اوسکی طرف منسوب کرکے غسان کہنے لگے ــ اور اونکے زمانہ کے پہلے شام مین جو عرب رہتے تہے اونکو ضجاعمہ کہتے تہے یہہ لوگ سلیح کی اولاد سے تہے جبکہ غسان وہان پہنچے تب انہون نے اونکو شہرون مین سے نکالکر اونکے بادشاہون کو پکڑکر مار ڈالا اور انکی جا آپ رہنے لگے اور آپ ہی حکومت کرنے لگے اول ہی اول جو شخص غسان مین سے بادشاہ ہوا وہ جفنہ بن عمرو بن ثعلبہ بن عمرو بن مزیقیا تہا اسکے سلطنت قریب چارسو برس اول ظہور اسلام کے تہی اور بعضے اسسے زیادہ بیان کرتے ہین ــ جبکہ جفنہ بادشاہ ہو چکا اور سلیح کے خاندان کے بادشاہون کو قتل کر چکا تب اوسکے پاس خضاعہ اور جو کاریگر شام مین تہا روم کا آکر حاضر ہوے چنانچہ اوسنے چند کارخانہ شام مین بنائے ــ وہ مرگیا تب اوسکا بیٹا عمرو بن جفنہ بادشاہ ہوا اسنے اپنے ایام حکومت

۱۷۸ بن چند گرجا گہر بنائے ازانجملہ کلیا حالی — اور کلیا ایوب — اور کلیا ہند
یہہ ہی ہین — اسکی سلطنت کے بعد اوسکا بیٹا ثعلبہ ابن عمر تخت شاہی پر بیٹھا
اسنے ایک کوتنک بنائی اوسمین حوض بہی بنایا یہہ مکان اطراف حوران
مین قریب بلقار کے بنایا تہا — اسکے بعد اوسکا بیٹا حارث بن ثعلبہ بادشاہ
ہوا — پہر اوسکا بیٹا جبلہ بن حارث تخت پر بیٹھا اسنے پل اور ادرج اور
قسطل بنائے اسکے بعد بیٹا اوسکا حارث ابن جبلہ بادشاہ ہوا یہہ بلقا مین تہا
تہا اسنے ایک گڑہ مُردون کے واسطے بناکر کارخانہ اوسکا طیار کیا اسکے بعد
بیٹا اوسکا منذر اکبر بن الحارث بن جبلہ بن الحارث بن ثعلبہ بن حفنہ اول
بادشاہ ہوا — جبکہ منذر اکبر مر گیا تب اوسکے بعد بہائی اوسکا نعمان ابن الحارث
بادشاہ ہوا — اوسکے بعد بہائی اوسکا جبلہ ابن الحارث بادشاہ ہوا —
اسکے بعد اوسکا بہائی الایہم بن الحارث بادشاہ ہوا اسنے ایک بڑا کلیا بنایا
اوسکا نام دیر ضخم رکہا اور ایک کلیا اور بناکر اوسکا نام دیر النبوۃ رکہا پہر بادشاہ
ہوا اوسکا بہائی عمرو بن الحارث — پہر جفنۃ الاصغر بیٹا منذر اکبر کا بادشاہ ہوا
یہہ وہ ہے جسنے شہر حیرہ کو جلادیا تہا اسواسطے اسکی اولاد کا نام آل محرق
رکہا گیا تہا اسکے بعد بہائی اوسکا نعمان الاصغر بن المنذر الاکبر بادشاہ ہوا
— پہر نعمان بن عمرو بن المنذر بادشاہ ہوا — اس بادشاہ نے ایک
کالا محل بنایا تہا — اس نعمان کا باپ یعنے عمرو مذکور بادشاہ نہتا جیساکہ
نابغہ ذبیانی نے اسکے حق مین ایک شعر کہا ہے اوس سے صاف معلوم ہوتا ہے
کہ اسکو سلطنت نصیب نہین ہوئی — بعد ازان بیٹا نعمان کا یعنے جبلہ بن
النعمان بادشاہ ہوا یہہ وہ ہے جو منذر بن ماء السماء سے لڑا تہا — اور
رہا کرتا تہا صفین مین — بعد ازان نعمان بن الایہم بن الحارث بن ثعلبہ بادشاہ ہوا

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

پہر بادشاہ ہوا اوسکے بعد بہائی اوسکا حارث بن الایہم بادشاہ ہوا — پہر بیٹا اوسکا نعمان بن الحارث حاکم ہوا اسنے تمام شہر کی موریان جوکوچون مین بہتی ہین صاف کروا ئین اگلے بادشاہون نے بسبب کم توجہ کے موریان شہر کی خراب کروا رکہین تہین — پہر بیٹا اوسکا منذر ابن نعمان بادشاہ ہوا — بعد ازان بہائی اوسکا عمرو بن النعمان بادشاہ ہوا پہر اوسکا بہائی حجر بن النعمان — پہر بیٹا اوسکا حارث ابن حجر — پہر بیٹا اوسکا جبلہ بن الحارث پہر بیٹا اوسکا حارث بن جبلہ پہر بیٹا اوسکا نعمان بن الحارث بادشاہ ہوا اسکی کنیت ابوکرب اور لقب قطام تہا — بعد ازان الایہم بن جبلہ بن الحارث بادشاہ ہوا یہہ بڑا خونی تہا اور اسکی طرف سے جو عامل تہا اوسکو نبین ابن خسر کہتے ہین اوسنے ایک محل بلند جنگل مین بناکر بادشاہ کی نذر کیا اور اوسکو کہا کہ فلک سنفتین یہی ہے — اوسکے بعد بہائی اوسکا منذر بن جبلہ — پہر اوسکا بہائی اسراحیل بن جبلہ — پہر اوسکا بہائی عمرو بن جبلہ — پہر اوسکا بہتیجا جبلہ ابن الحارث بن جبلہ بادشاہ ہوا — اوسکے بعد جبلہ بن الایہم بن جبلہ بادشاہ ہوا یہہ پچھلا بادشاہ ہے ملوک غسان مین کا یہہ بادشاہ درمیان خلافت حضرت عمر رض کے مسلمان ہوگیا تہا لیکن جبکہ روم کو گیا تو وہان جاکر پہر نصارا ہوگیا تہا انشاء اللہ تعالے بیان خلافت عمر مین اسکا حال بیان کرینگے اب مدت دورہ سلطنت ملوک غسان مین اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ چہار سو برس تک ان لوگونکا دورہ رہا اور کسی کا مذہب یہہ ہے کہ چہ سو اور چہار سو کے درمیان انکا دورہ تہا

ذکر ہے اون بادشاہونکا جو جرہم کی اولاد سی ہین

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۰ واضح ہو کہ جرہم کے قبیلے مین ایک جرہم اول ہے جو کہ زمانہ عاد مین تہا اون لوگو
حال معلوم نہیں ہوتا کیونکہ وے ہلاک ہو گئی اور اخبار اونکی جاتی رہی وہ لوگ اون
عرب مین ہین جو اول ہی اول تہے — مگر قبیلہ جرہم ثانی کا یہہ وہ لوگ ہین جو
جرہم ابن قحطان کے اولاد مین ہین — اور جرہم اور یعرب ابن قحطان دونو بہائی
تہے پہر ایسا اتفاق ہوا کہ یعرب مالک ہو گیا یمن کا — اور جرہم مالک ہو گیا حجاز
کا — بعد جرہم کے اوسکا بیٹا عبد یالیل بن جرہم مسلط ہوا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا
جرشم بن عبد یالیل — پہر بیٹا اوسکا عبد المدان بن جرشم — پہر بیٹا اوسکا
ثعلبہ بن عبد المدان — پہر اوسکا بیٹا عبد المسیح بن ثعلبہ — پہر اوسکا بیٹا مضاض
بن عبد المسیح پہر اوسکا بیٹا عمرو بن مضاض — پہر بہائی اوسکا حارث بن
مضاض پہر بیٹا اوسکا عمرو بن الحارث — پہر بہائی اوسکا بشر بن الحارث
— پہر مضاض بن عمر بن مضاض اسطور پر پشت در پشت مسلط ہوتے اور حکومت
کرتے چلے آئے — یہہ وہ جرہم ہین جنکے پاس حضرت اسمعیل عم جا کر رہے
اور اونکے درمیان نکاح کیا اسکا حال ہی اولاد اسمعیل کے حال مین ذکر کرونگا
انشاء اللہ تعالے

ذکر ہے بادشاہان کندہ کا

نقل ہے کتاب کامل سے اوسمین لکہا ہے کہ اول بادشاہ ملوک کندہ مین کا
حجر آکل المرار بن عمرو ہے یہہ اولاد کندہ سے ہے اور نام کندہ کا ثور ہے
یہہ شخص بیٹا ہے عفیر ابن الحارث کا زید بن کہلان بن سبا کی اولاد مین سے
— ہوا واضح ہو کہ قبل بادشاہ ہونے حجر کے قبیلہ کندہ پر کوئی بادشاہ یا حاکم
نہ تہا اسلئے اِس قوم مین بڑا خدرپح رہا تہا زبردست زیردست پر ظلم کرتا تہا

ظلم کرتا تہا اور یہہ حال تہا کہ قوی نے ضعیف کو کہا لیا تہا — جبکہ حجر بادشاہ ہوا تب اسنے اونکے سب امورات کا بندوبست کیا اور اچہی طرح سے انتظام کیا اور بحرین کے قبضہ مین جو بکر ابن وایل کے زمین تہی وہ ضبط کر لی جبتک کہ یہہ بادشاہ ہوا یہی حال اسکا رہا یعنے بندوبست اور حسن انتظام ہی مین رہا — اور اسکو آکل المرار اسواسطے کہتے تہے کہ یہہ اپنی بیوی سے بغض رکہا کرتا تہا — ایک روز اوسنے کہا کہ تو تو ایسا ہے جیسا اونٹ کڑوا نیب کہا کر آیا ہو اسواسطے یہی لقب اسکا پڑ گیا سب لوگ آکل المرار کہنے لگے — بعد حجر مذکور کے بیٹا اوسکا عمرو بن حجر بادشاہ ہوا اس عمرو کو مقصور کہا کرتے تہے کیونکہ اسنے اپنے باپ کے ملک پر اقتصار اور قناعت کی تہی اور ملک فتح نہین کیا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا حارث بن عمر بادشاہ ہوا اسکا ملک بہت ہو گیا تہا اور ایہہ کسرے قباذ بن فیروز سے موافق ہو گیا تہا مذہب مین یعنے مزدک کے دین مین یہہ بہی شامل ہو گیا تہا اسیواسطے کسرے قباذ نے منذر بن ماء السماء لخمی کو ملک حیرت سے نکالکر بجاے اوسکے گدی نشین کیا تہی سبب اسکی ترقی حکومت کا تہا جیسا کہ پہلے درمیان ذکر نوشیروان ابن قباذ کے دوسری فصل مین ہم بیان کر چکے ہین لیکن جبکہ نوشیروان بادشاہ ہوا تب اوسنے پہر منذر کو اوسکا ملک حوالہ کیا اور حارث مذکور کو نکالدیا جبکہ یہہ ذلیل ہوا اور نکالا گیا تب بہاگا اور تغلب اور چند قبایل عرب نے اسکا تعاقب کیا — چنانچہ تمام اوسکا مال اور چالیس نفر اولاد حجر آکل المرار سے گرفتار آئے ازانجملہ دو لڑکے اولاد حارث مذکور کے بہی گرفتار ہوئے تہے منذر نے سب مقیدین کو ہلاک کیا — مگر حارث اپنی جان بچاکر بار کلب کی طرف بہاگ گیا اور وہان جا کر رہنے لگا پہر گم ہو گیا اور معلوم

ذکرے بادشاہان عرب کا

18 نہ ہوا کہ کہان گیا اوسکے معدوم ہونے کی صورت مین اختلاف ہے ــ مگر اپنے
جیتے جی حارث مذکور نے اپنے لڑکون کو علیحدہ علیحدہ ریاست تقسیم کر دی تھی
ــ چنانچہ حجر ابن الحارث کو بنی اسد ابن خذیمہ بن مدرکہ کا رئیس کر دیا تھا
ــ اور باقی بیٹون کو اور قبایل عرب پر مع بن تفصیل مقرر کیا ــ کہ شراحیل
بن الحارث کو قبیلہ بکر ابن وایل کا حاکم کیا اور اپنے بیٹے معدی کرب ابن الحارث
کو قیس غیلان پر مسلط کیا ــ اس معدی کرب کا لقب غلفا ہی ہے وجہ تسمیہ
یہہ ہے کہ یہہ لڑکا اپنے سر پر خوشبو لیپٹی رکہتا تہا اسواسطے اسکو غلفا کہا
کرتے تہے ــ اور اپنے بیٹے سلمہ کو قبیلہ تغلب اور نمر پر مسلط کیا تہا ــ
واضح ہو کہ حجر مذکور امرء القیس شاعر کا باپ ہے ــ ایک مدت تک
بنی اسد مین اوسکی بات بندہی رہی لیکن بعد ایک عرصہ کے سب اوسکی
اطاعت و فرمانبرداری سے جدا ہو گئی ــ مگر حجر مذکور بہی داد شجاعت اور
مردانگی دکہلا کر اونسے خوب لڑا اور اونکو زیر کیا پہر منقاد تو ہو گئی مگر دلمین عداوت
رکہتی تہی ــ چنانچہ فرصت پا کر یکدفعہ ہی تمام بنی اسد حملہ کرکے اوسپر چڑہ
آئے اور بیخبری مین قتل کر گئے اس ہنگامہ کے بابت امرء القیس بن حجر مذکور نے
جبکہ وہ دمون مین تہا جو زمین یمن کی اشعار کہے ہین اونکا ترجمہ کرنا ضرور نہین
ــ بعد ازان امرء القیس نے قبیلہ بکر ــ اور قبیلہ تغلب سے مدت چاہی اونہون
نے مدد بہی دی اور اسنے تعاقب بہی بنی اسد کا کیا مگر ہاتہہ نہ آئے ناکام رہا
ــ اور اسی ہنگامہ مین ایک اور دشمن پیدا ہوا وہ منذر ابن ماء السماء تہا چنانچہ
اوسیکے خوف سے جتنے آدمی امرء القیس کے ساتہہ تہے وسے بہی علیحدہ علیحدہ
متفرق ہو گئے اور امرء القیس بہی ڈر کر بہزار خرابی گرتا پڑتا لوگون کو بہگاتا ہوا
سموئل بن عادیا یہودی کے پاس چلا گیا اس یہودی نے اوسکی عزت اور

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

اور تو قیر اچھی طرح سے کی مگر یہہ معلوم نہین کہ کتنے روز وہان مقیم رہا — بہرکیف اپنی زرہ اور ہتیار سموال ابن عادیا کے پاس چھوڑکر قیصر روم کی خدمت مین بارادہ طلب کمک کے حاضر ہوا — اور حماۃ اور شیزر پر گذرا ایک قصیدہ اوسکا اس امر کے بیان مین ہے — حاصل کلام یہہ ہے کہ جبکہ امراء القیس نے قیصر روم کے پاس سے رخصت ہو کر مراجعت کی تب ایک پہاڑ کے پاس جسکو عسیب کہتے ہین بلاد روم ہی مین انتقال کیا اور مرتے وقت یہہ شعر اوسنے کہا شعر

اجارتنا ان الخطوب تنوب　　　　وانی مقیم ما اقام عسیب

کہتے ہین کہ جبکہ امراء القیس مرگیا تب حارث بن ابی سمر الغسانی سموال مذکور کے پاس گیا اور اوس سے زرہ اور اسباب امراء القیس کا مانگا کہتے ہین کہ زرہ تعداد مین ایکسو تہین — اور سموال کی بیٹی کو اوسنے گرفتار کر لیا تہا جبکہ سموال نے زرہون کے دینے سے انکار کیا تب حارث نے یہہ کہلا بہیجا کہ یا تو زرہ میرے سپرد کر دے والا نہ تیرے بیٹے کو قتل کر ڈالونگا سموال نے کہا کہ مین ہرگز نہ دونگا چنانچہ اوس قصائی نے اوس لڑکے کو اوسکے باپ کے سامہنے کہ وہ قلعہ پر سے دیکہتا تہا ذبح کر ڈالا

ذکر ہے چند بادشاہان عرب کا
جو متفرق تہی یعنی علیحدہ علیحدہ ریاستین کرتی تہیں

از انجملہ عمرو بن لحی ابن حارثہ بن عمرو مزیقیا بن عامر بن حارثہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن مازن بن الازد اولاد کہلان بن سبا سے ہے — یہہ عمرو بن لحیا مذکور بادشاہ حجاز کا تہا ایام جاہلیۃ مین اسکا بہت ذکر ہوتا تہا اور قوم خزاعہ

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۴ جو اولاد ازد سے ہین وے بہی اسی کی طرف منسوب ہین کیونکہ عرب لوگ کہتے ہین
کہ یہہ قبیلہ اولاد کعب بن عمرو مذکور سے ہے — شہرستانی کہتاہے کہ عمرو بن لحی
مذکور ہے اول ہی اول بتون کو کعبہ مین لایا تہا اور اونکی پرستش اسنے ہی اول جاری
کی تہی اسکے دیکہا دیکہی عرب مین ہی بت پرستی نے شیوع پایا مگر ظہور اسلام تک
رہی — اور سبب اسکے لانے کا یہہ ہے کہ یہہ عمرو مذکور شہر بلقا مین جو ایک شہر
ملک شام کا ہے گیا تہا وہان جاکر اسنے دیکہا کہ بہت لوگ بتون کی پرستش کرتے
ہین اسنے پوچہا کہ یہہ کیا ہین اونہون نے بیان کیا کہ یہہ معبود پرورش کرنے والے
ہین انکی مورتین ہمنے بنا کر رکہہ چہوڑی ہین اور تمام خلق انسے مدد پاتے ہین بلکہ
یہی بت برساتی ہین اوسکو تعجب ہوا آخر کار اسنے بہی ایک بت اونسے مانگا
اونہون نے ہبل اسکے حوالہ کیا یہہ اوس بت کو لئے ہوئے مکہ مین آیا اور اسکو
کعبہ مین رکہا اوسکے ہمراہ دو بت اور بہی لایا تہا جنکو اساف — اور نایلہ کہتے ہین
جب اونکو کعبہ مین رکہہ چکا تب سب لوگون سے کہا کہ انکو پوجو سب نے قبول کیا
شہرستانی کہتاہے کہ یہہ معاملہ ایام شاپور مین چار سو برس قبل ظہور اسلام کے
وقوع مین آیا تہا اگر شاپور سے شاپور بن اردشیر بن بابک مراد ہے تب تو
راست ہے والا نہ اگر شاپور ذوالاکتاف مراد رکہین تو سراسر غلط ہے
کیونکہ یہہ شاپور اول سے بہت مدت بعد پیدا ہوا ہے

بادشاہان عرب سے ایک بادشاہ زہیر بن جناب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ
ابن بکیر — ابن عون بن عذرۃ الکلبی بہی ہے — اس زہیر مذکور کو کاہن
بہی بسبب صحت راے اور متانت عقل کے کہتے تہے اس بادشاہ کے بڑی عمر
ہوئی ہے — اور لڑائیان بہی اسنے بہت کی ہین — اسکے ایام حکومت مین ایسی
واردات ہوئی کہ قابل بیان ہے وہ یہہ ہے کہ ایک شخص مسمی میمون نقیب تہا اوسے

ذکر ے بادشاہان عرب کا

اوسے قضاعہ کے گروہ کے سب آدمی متفق ہوگئے تہے اونمین اور غطفان میں
خوب لڑائی ہوئی سبب اسکا یہہ تہا کہ بنی بغیض بن ریث ابن غطفان نے
ایک دیوار مثل حرم مکہ کے بنا کر اوسکے خادم مرّہ ابن عوف کی اولاد مین سے
چند آدمی مقرر کئے تہے جبکہ یہہ خبر زہیر کو پہنچی اوسنے کہا کہ قسم ہے خدا کی ایک
آدمی کو بہی غطفان مین سے نہ چہوڑونگا کیونکہ یہہ بات جو اونہون نے کی ہے
ایسا نہ ہو کہ ہمیشہ کو جاری ہوجائے چنانچہ اونمین اور زہیر مین خوب لڑائین ہوئین
مگر فتح کا نقارہ زہیر کے نام بجا پہر زہیر نے وہ دیوار ڈہا کر سب مال اونکا
لوٹ لیا مگر اونکی کسی عورت کے ہاتھہ نہ لگایا اس باب مین زہیر نے شعر
کہے ہین ازانجملہ ایک یہہ شعر ہے **شعر**

ولولا الفضلُ منّا ما رجعتم الی عذرا شیمتُہا الحیاء

بعد ازان زہیر مذکور نے ابرہہ الاشرم حبشی صاحب فیل سے ملاقات
کی اوسنے اسکا بہت اعزاز و اکرام کیا اور سب عرب پر اسکو فضیلت دی
اور قبیلہ بکر اور تغلب کا امیر مقرر کر دیا — پہر زہیر اونپر حکومت کرنے لگا
لیکن ایک دفعہ وے لوگ اسسے باغی ہوگئے تہے مگر پہر مار کوٹ کر اسنے درست
کر لئے — اور ایسا ہی بنی القین سے یہہ شخص لڑا تہا ان لوگون سے اتنی
لڑائیان اسنے کی ہین کہ شرح اونکی بہت طویل ہے حاصل یہہ کہ زہیر کو
ان سب لڑائیونمین فتح نصیب ہوئی لیکن افسوس یہہ ہے کہ بڑا پیلے مین یہہ
بادشاہ شارب الخمر ہوگیا تہا یعنے مرتے دم تک شراب نوشی کرتا رہا —
ابن اثیر کہتا ہے کہ شراب خوار ایسا کہ تمام عمر تا وقت مرگ شراب پیتا رہا ہو
ایسے دو شخص گذرے ہین — ایک عمرو بن کلثوم التغلبی — دوسرا ابو عامر
ملاعب الاسنہ العامری

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۶ اور ایک بادشاہ عرب کا کلیب بن ربیعہ ابن الحارث بن زہیر بن جشم بن بکر ابن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب بن وایل تہا اور وایل بیٹا قاسط کا بن ہنب ابن اقصے — بن دعمی بن جدیلہ — بن اسد بن ربیعہ الفرس بن نزار بن معد بن عدنان کا ہے — اس بادشاہ کلیب کا نام وایل ہے اور لقب کلیب مگر چونکہ لقب بسبب شہرت کے نام پر غالب ہوگیا تہا اسواسطے کلیب بہت معروف تہا اور نام اسکا کم مشہور تہا — اسنے بہت لڑائیاں کی ہین ازانجملہ ایک وہ لڑائی ہے جسمین افواج یمن کو اسنے شکست دی تہی اسی سبب سے اسکی شان وشوکت بڑہ گئی تہی — مگر بعد ایک مدت کے متکبر اسطرحکا ہوا کہ تمام قوم سے دشمنی پیدا کر لی اور محل مین الساقدم رکہا کہ لوگون کو منادی کی اسبات کی کہ مرے چراگاہ کا گہانس کوئی جانور کہا نہ دے اور جتنے جانور دشتی ہین میرے قرب وجوار کے انکو کوئی شکار نکرے — اور میرے اونٹ کے ہمراہ کسیکا اونٹ نہ چرنے پاوے — اور مرے آگ سے کوئی آگ نہ سلگا وے یہی حال اسکا رہا جبتک جساس بن مرہ بن ذہل بن شیبان نے اسکو قتل کیا — یہ شیبان اولاد بکر بن وایل سے ہے جسکا اولاً ذکر آچکا ہے — سبب اسکے قتل کا یہ تہا کہ ایک شخص قوم جرم کا جساس کے پہوپی کے پاس جسکا نام سبوس تہا اوترا تہا یہہ عورت بنی منقذ کے قوم سے تیمی تہی اوس جرمی مذکور کے پاس ایک ناقہ تہی اوسکا نام سراب تہا — وہ اونٹنی چرتی ہوئی کلیب کے حاظہ مین گہس گئی کلیب نے اولاً اوسپر تیر مارے اور پہر اوسکے تہن کاٹ ڈالے وہ لوہو مین لتہڑی ہوئی اپنے مالک کے پاس آئی اور چیخنے لگی سبوس نے جو اوسکو لہولہان پایا اوسکے سر پر ہاتہہ شفقت کا رکہہ کے للکارنے اور

ذکر سے بادشاہان عرب کا

اور بہت شرمندہ ہوئی کہ مہمان کو میرے سے تکلیف ہوئی جساس نے جو اپنی پھوپی کو غمگین پایا تمام قوم کے لوگ جمع کرکے کلیب کو جا گھیرا وہ تا ہنوز اپنے احاطہ ہی مین پھر رہا تہا اوسکے ایک نیزہ ایسا مارا کہ وہ مرگیا — جب وہ مرگیا اور اوسکے بھائی مہلہل ابن ربیعہ بن الحارث مذکور نے جو دیکہا کہ میرے بھائی کو مار ڈالا اوسنے قبایل تغلب کو جمع کرکے بنی بکر کو جا گھیرا چنانچہ اسی سبب سے چند ہنگامہ آپسمین برپا ہوئے — ازانجملہ ایک یوم عنیزہ مشہور ہے جس لڑائی مین افواج جانبین کی چوپایون پر سوار ہوکر چشمہ مسمی تہی پر فروکش ہوئے — اور قبیلہ تغلب کا سردار مہلہل تہا — اور بنی شیبان ابن بکر الحارث بن مرہ کا سردار جساس کا بہائی تہا اس لڑائی مین میدان تو تغلب قبیلہ کے ہاتہ رہا یعنے فتح انکو ہوئی اور قبیلہ بکر کے بہت آدمی مارے گئے — پہر دوسری لڑائی ہوئی یہہ سب لڑائیون سے بڑی بہاری لڑائی تہی اس جنگ مین بہی مہلہل اور بنو تغلب کو فتح ہوئی — اور بنی بکر مین سے بہت آدمی مقتول ہوئے — اور بنی شیبانیین سے بہی ایک جماعت کثیر ماری گئی انہین مین شراحیل ابن ہشام بن مرہ بہتیجا تہا جساس کا وہ بہی مارا گیا — شراحیل مذکور بہی سے جد معن ابن زایدہ الشیبانی کا — اور حارث ابن مرہ یعنے بہائی جساس کا وہ بہی مارا گیا — اسطرح ہر ایک گروہ رؤسا بنی بکر کا بہی مقتول ہوا — پہر ایک بہاری لڑائی ہوئی جسکو یوم واردات کہتے ہین اسمین لڑائی مین بہی قبیلہ تغلب کو فتح ہوئی اور قبیلہ بکر کے بہت آدمی مارے گئے اور اسی جنگ مین جساس کا حقیقی بہائی یعنے ہمام مقتول ہوا — جبکہ یہہ لڑائی ہوچکی تغلب نے جساس کے جستجو کرنی شروع کی — اور جساس کو جب اپنا بچنا مشکل ہوئی ابو مرہ نے اوسکو یہہ تدبیر بتلائی کہ ملک شام میں جا پہنچا ہو تا

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۶ کے پاس چلا جا کسی مخبر نے یہہ خبر بعینہ مہلہل کو سُنا دی اوسنے تیس جوان اوسکے گرفتار کرنے کے واسطے روانہ کئے چنانچہ اونہون نے جساس کو جلد جا پکڑا اور جو کچھہ آدمی جساس کے ساتھہ تھے اونمین اور ان آدمیونمین جو اوسنے پکڑنے کو روانہ کئے تھے لڑائی ہونی شروع ہوئی اس لڑائی مین جانبین کے سب آدمی مارے گئے دو نفر مہلہل کے اور دو ہی جساس کے بچ رہے تھے اور جساس کے بھی ایسا ایک زخم کارگر لگا کہ اوسی مین اوسکا کام تمام ہو گیا — وہ دو نفر جو ثابت بچ رہے تھے اونہون نے آکے یہہ خبر اپنے یارون کو سُنائی — اور ادہر مہلہل نے بجر ابن حارث البکری کو قتل کیا جبکہ اوسکو مارا تب مہلہل نے کہا کہ جا کلیب کے جوتی کے تسمے کے پاس رہ — اس بجر کے مرنے پر اوسکے باپ نے چند اشعار کہے تھے جنکا ترجمہ کچھہ ضرور نہین اسطرحکی یہی خون خرابی اور لڑائیان بنی وایل مذکورین مین چالیس برس تک رہین — جبکہ جساس مارا گیا تب اوسکے باپ نے ایک قاصد مہلہل کے پاس روانہ کرکے یہہ کہلا بھیجا کہ اب لڑائی موقوف کرنی چاہئے کیونکہ تو اپنا خون لیچکا جساس کو مار چکا مہلہل نے ہرگز نہ مانا لیکن بعد چند لڑائیون کے بنی تغلب نے جب اپنا مقصد پورا کر لیا تب لڑائی سے باز آئے اور مہلہل گم ہو گیا اسکے گم ہونے مین بہت اختلاف ہے اختصاراً چہوڑا جاتا ہے

انہین بادشاہان عرب مین ایک بادشاہ زہیر ابن جذیمہ بن رواد بن ربیعہ بن مازن بن الحارث بن قطیعہ بن عبس بھی تہا یہی ہے والد ملک قیس بن زہیر العبسی کا — اس زہیر نے قبیلہ ہوازن پر جو خراج مقرر کر رکہا تہا وہ ہر سال ایام موسم حجاز مین درمیان عکاظ یعنے بازار عرب کے لے لیا کرتا تہا اور ہوازن اوسکو تکلیف دینی چاہتے تہے یہہ بات اونکے دلونمین متمکن تہی اسکا

ذکر بیے بادشاہان عرب کا

اسی اثنا رمین ایک لڑائی درمیان زہیر اور بنی عامر کے جو ہوئی نوبت ہوازن
خالد بن جعفر بن کلاب سے متفق ہو گئے — اور بنی عامر زہیر کے دشمن جان
ہو رہے تہے سب ملکر زہیر پر چڑھ آئے اور لڑائی ہونی شروع ہوئی
یہانتک نوبت پہنچی کہ زہیر اور خالد دونو باہم ہوکے لڑے اس لڑائی مین
زہیر مارا گیا اور خالد کے میدان جنگ ہاتہہ آیا اور وہ صاف بچ نکلا یہہ لڑائی
قریب ارض ہوازن کے ہوئی تہی — زہیر کی اولاد نے جو دیکہا کہ ہمارا باپ
مارا گیا وہ اوسکے جنازہ کو اپنے ملک مین لے گئے — ورقہ بن زہیر نے اپنے
باپ کے مرتے ہی ایک مرثیہ اور خالد کے حال مین چند شعر لکہے مین — جب
زہیر خالد کے ہاتہہ سے مارا گیا تب اوسکو اپنی جان بچانی بہی مشکل معلوم ہوئی
اسلئے خالد مذکور وہان سے بہاگ کر نعمان ابن امر القیس لخمی کے پاس جو کہ
بادشاہ ملک حیرت کا تہا گیا اور اوسکی سرکار مین درمیان سلک ملازمین
کے مندرج ہوا — لیکن چونکہ زہیر قبیلہ غطفان کا سردار تہا اسلئے حارث ابن
ظالم المری بعد فراغت رسوم نوحہ و بکا کی نعمان ابن امر القیس کے پاس کسی
حاجت کے لئے گیا وہان جاکر اوسنے دیکہا کہ نعمان نے واسطے خالد کے ایک
برج بنوایا تہا اوسمین وہ رہا کرتا تہا — اسنے دوشنبہ ایک کار سمجہہ کر جبکہ
رات ہوگئی اور اندہیرا چہا گیا اوس قبہ مین گہس کر خالد کا کام تمام کیا اور آپ
صحیح و سالم وہانسے بہاگ آیا جب یہہ راز کہل گیا تب خالد کے بہائی احوص
ابن جعفر نے بنی عامر کو جمع کرکے اپنی بہائی کے عوض خون کا خواہان ہوکر حارث
ابن المری کو ڈہونڈنا شروع کیا اور نعمان کو اپنے ملازم کا پاس بہت ہوا
وہ بہی چاہتا تہا کہ حارث کو پکڑ کر قصاص لے اس سبب سے بہت لڑائیان
اور جہگڑے ایسی ہوئین کہ اوسکی شرح بہت طویل ہے آخر لڑائی یوم شعب جبلہ

ذکر بادشاہان عرب کا

۱۹۰ مشہور ہے یعنے پہاڑ کی گہاٹی کے پاس جنگ ہوئی تہی ہم بہی اسکا ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالے

انہین بادشاہان متفرقہ عرب سے ایک بادشاہ ملک قیس ابن زہیر العبسی مذکور ہے اسنے بہت لوگون کو واسطے لڑائی بنی عامر کے اپنے باپ کے خون کے قصاص کا خواہان ہوکر جمع کئے تہے ـــ اور حجاز مین جاکر قریش کا بہت فخر اور خوب کرکے کوچ کیا پہر درمیان اولاد بدر الفرازی الذبیانی کے جاکر حذیفہ بن بدر کے گہر مین اوترا ـ اس قیس کے پاس دو گہوڑے عربی اصیل تہے ایک کا نام داحس ـــ دوسریکا نام غبراء تہا یہہ بچہری تہی داحس کے تخم کی اسمین اختلاف ہے کہ غبراء داحس سے پیدا ہوئی تہی یا عرب مین سے قیس نے لے لی تہی مگر داحس کے مول لینے مین کچہہ شک نہین اس گہوڑے کو عرب کے بازار سے قیس نے مول لے لیا تہا جس شخص کے پاس جاکر یہہ اوترا یعنے حذیفہ بن بدر اوسکے پاس بہی دو گہوڑے تہے ایک کا نام خطار ـــ دوسریکا حفار تہا اوسنے قیس سے کہا کہ تم اپنے دونو گہوڑون کو میرے دونو گہوڑونکی ساتہہ دوڑاؤ دیکہین کون آگے نکل جاتا ہے جسکا گہوڑا آگے بڑہ جاوے تو جیت لی قیس نے کہا کہ یہہ کچہہ بات نہین جانے دو اوسنے ہرگز نہ مانا آخر کار لاچار ہوکر قیس نے بہی مانا اور چارون گہوڑے ایک جائے جسکو الاصاد کہتے ہین چہوڑ دئے ـــ وہ میدان جسمین یہہ گہوڑے چہوڑے گئے تہے اکسو بیس تاپ تیر تہا اتفاق سے قیس کا گہوڑا داحس آگے نکل گیا اور سب لوگ کہڑے دیکہتے تہے ـــ حذیفہ نے

داحس نام ہے ایک گہوڑے کا جو قیس ابن زہیر العبسی کا تہا اسی گہوڑے کے نام پر جنگ داحس مشہور ہے یہہ لڑائی اسی گہوڑے کیواسطے ہوئی تہی درمیان عبس اور ذبیان کے چالیس برس تک یہہ لڑائی رہی ۱۲ صراح

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

پہلے سے ایک آدمی اون گہوڑون کی راہ مین چہپا دیاتہا اور یہہ کہہ دیا تہا کہ اگر قیس کا گہوڑا داحس آگے نکل جاے تو اوسکو روک دینا اوسنے روکا مگر وہ نہ رکا آخرکو اوسنے ایک چوٹ اوسکے تہوڑی پر ماری وہ رک گیا مگر دوسرا گہوڑا غبرانہ رکا برابر چلا گیا اور خطار اور خفار جو دو گہوڑے حذیفہ کے تہے وے پیچہے رہ گئے قیس نے شرط جیت لی اور حذیفہ نے انکار کیا آخر کی بار پہر دوڑا اسی سبب سے بنی قیس اور بنی بدر مین کینہ پیدا ہوگیا — اور ایک بغض درمیان ربیع بن زیاد اور قیس کے اول ہی سے تہا سبب اسکے کہ قیس کی زرہ ربیع نے چہین لی تہی ربیع یہہ بات چاہتا ہی تہا کہ کوئی سبب نا اتفاقی کا درمیان بنی بدر اور قیس کے ہو جاوے سو یہہ کینہ اوسکے حسب خواہش پیدا ہوگیا مگر دلمین دشمنی رہی ظاہر نہ ہوئی جب بہت دشمنی بڑہ گئی اور کینہ بازیہ بہڑکا تب قیس نے بدر ابن حذیفہ کو مار ڈالا — لیکن قیس کا ایک بہائی مسمی مالک بن زہیر بنی ذبیان کے پاس اوترا ہوا تہا اونکو جو یہہ خبر پہنچی اونہون نے اوس لڑکے کے عوض اوسکو بے خبر قتل کر ڈالا — یہہ خبر جو ربیع ابن زیاد کو پہنچی کہ مالک مقتول ہوا اوسکو بدنا گوار گذرا وہ قیس پر چڑہ آیا آخرکار قیس اور ربیع مین صلح ہوگئی اور معانقہ ہوا — قیس نے ربیع کو کہا کہ جو شخص تیرا ملتجی ہوا وہ تجہسی کچہہ بہاگا نہین اور جسنے تجہسے کمک یا مدد چاہی اوسکو کچہہ استغنا بہی حاصل نہ ہوئی یعنے مجہکو ملنا نہ ملنا برابر ہے — پہر ایسا ہوا کہ قیس اور ربیع نے عبس کی اولاد کو فراہم کیا اور بنی بدر نے فزارہ اور ذبیان کی اولاد کو جمع کیا اور بہت سخت لڑائیان اونمین ہوئین یہہ لڑائی مشہور ہے اونمین اسکا نام جنگ داحس ہے اول حلہ مین عوف بن بدر مارا گیا تہا اور قوم فزارہ کو شکست ہوئی مگر بنی عبس خوب لڑے — دوسری لڑائی مین بہی بنی عبس ہی کو فتح ہوئی اور قوم فزارہ بہاگ گئی اور

ذکر ہے لڑائیون عرب کا

۱۹۲ حارث ابن بدر مارا گیا پہر مدت تک لڑائی رہی آخرالامر یہہ ہوا کہ پہر ایک لڑائی ہوئی اور فزارہ کی قوم کو شکست فاحش ایسی ہوئی کہ حذیفہ تنہا رہگیا اور اوسکا بہائی حمل باقی رہ گیا تہا ان دونو کے ہمراہ چند آدمی تہی انہون نے بارادہ جانے جفر الہیائہ کے کوچ کیا بنی عبس نے بہی معہ قیس اور ربیع ابن زیاد و عنترہ کے جلدی سے پہنچ کر اونکو جا پکڑا حذیفہ اور اوسکی بہائی حمل کو مار ڈالا اکثر شعرا نے بنی بدر کا مرنا اور جفر الہبائہ کا جانا ذکر کیا ہے — اس جنگ مین عنترہ ابن شداد نے داد مردانگی دیکر بڑی شجاعت دکہلائی — پہر قوم فزارہ کے بہت قبیلون نے بسبب مرنے بنی بدر کے مدت دی جب فزارہ قوی ہوئی تو بنی عبس پر چڑہ گئے اور بہت قبیلون عرب پر گذرتے ہوئے گئے آخرالامر بنی عبس نے فزارہ سے خواہان صلح ہوکر درخواست کی اوس قوم کے بڈہون نے منظور کر لیا اور صلح ہو گئی — کہتے ہین بنی عبس جکہ بنی فزارہ کیطرف گئے اور اونسے صلح کی تو اونکے ہمراہ قیس نہین گیا تہا بلکہ وہ اونسے جدا ہوکر تائب ہوا اور مذہب نصاریٰ مین داخل ہو گیا تہا اور سیاحی زمین کرتے ہوئے عمان تک پہنچا وہان جاکر ایک زمانہ راہب بنکر ایک کنج عزلت مین درمیان جنگل کے عبادت کرتا رہا بعضے کہتے ہین کہ قیس نے درمیان قبیلہ نمر بن قاسط کے نکاح کیا تہا اوس سے ایک بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام فضالہ ہے — یہہ فضالہ مذکور پیغمبر خدا صلعم کے پاس آیا تہا اور اوسکے ہمراہ نو آدمی تہے دسوان وہ تہا آپنے اوسکو اون پر سردار مقرر کیا تہا

واضح ہو کہ درمیان بادشاہان عرب کے لڑائیان بہت ہوئی ہین وہ دو لڑائیان بہت مشہور ہین چنانچہ ایک لڑائی کا نام یوم خزار ہے یہہ لڑائی درمیان نزار بن معد بن نزار یعنے ربیعۃ الفرس اور درمیان قبایل عرب کے ہوئی تہی اس جنگ مین یمن کے آدمی بہاگ گئے اور بنی ربیعہ کی فتح ہوئی تہی اور بہت آدمی مارے گئے

ذکر ہے لڑائیون عرب کا

مارے گئے تہے — کہتے ہین کہ سپہ سالار بنی ربیعہ کا کلیب وایل مقدم الذکر تہا
خزاز نام ہے ایک پہاڑ کا جو کہ درمیان بصرہ کے مکہ تک واقع ہے —
چند لڑائیان بنام ایام بنی وایل کے مشہور ہین یہہ لڑائیان بسبب مارے
جانے کلیب کے درمیان تغلب کے جنکا سپہ سالار مہلہل بہائی کلیب کا تہا
اور درمیان بنی بکر کے جنکا سپہ سالار مرّہ ابو جسّاس تہا ہوئی ہے — ان ایام
مین سے ایک یوم عنیزہ مشہور ہے اس روز فریقین برابر رہے تہے — پہر ایک
لڑائی ہوئی وہ بنام یوم واردات مشہور ہے اس لڑائی مین قبیلہ تغلب کو قبیلہ بکر پر
فتح ہوئی تہی اور بنی بکر ایسی مصیبت مین گرفتار ہوئے تہے کہ اونکو اپنے ہلاک
ہونے کا گمان کامل ہو گیا تہا — پہر ایک لڑائی بنام یوم القصیبہ ہوئی اسکو
یوم التحالق بہی کہتے ہین اس روز جانبین سے بہت آدمی مارے گئے ایسے
ایام جنگ اونکی درمیان اور بہی ہین مگر جیسے یہہ لڑائیان مشہور ہین ایسی اور
نہین ہین پوشیدہ نرہے ایام عرب سے
ایک یوم عین اباغ بہی مشہور ہے یہہ لڑائی درمیان ملوک غسان اور ملوک لخم
کے ہوئی تہی قبیلہ غسان کا سپہ سالار حارث تہا جسنے امرؤالقیس کی ذرہ کا
مطالبہ کیا تہا بعضے کہتے ہین کہ اور کوئی تہا اور لخم کا منذر بن ماء السماء سپہ سالار
تہا اسمین کچہہ خلاف نہین اس لڑائی مین منذر مارا گیا تہا اوسکے مرتے ہی تمام
لخم کے آدمی سب بہاگ گئے — اور غسان نے اونکا پیچہا ملک حیرت تک کیا
اس ہنگامہ مین بہت آدمی مارے گئے تہے — (عین اباغ نام ہے ایک جاے
کا جسکو ذات الخیار بہی کہتے ہین)
ایک لڑائی کا نام یوم مرج حلیمہ ہے یہہ لڑائی بہی درمیان غسان اور لخم کے
ہوئی تہی اور لڑائیون سے یہہ بڑی بہاری لڑائی ہے کہتے ہین کہ اس لڑائی

ذکر ہے لڑائیون عرب کا

۱۹۴ یمن حابئین کا بہت لشکر اور فوجین جمع ہوئین کہتے ہین کہ اونکی آتنیسی غبار اتنا اٹھا تہا کہ شمس چھپ گیا اور ستارے دکہلائی دینے لگے تہے اور لڑائی ایسی ہوئی کہ اوسمین حابئین سے خلق کثیر مقتول ہوئے مگر یہہ نہین معلوم ہوا کہ فتح کسکی ہوئی تہی

اور ایک لڑائی بنام یوم الکلاب الاول مشہور ہے یہہ لڑائی درمیان دو بہائیون کے ہوئی تہی ایک کا نام شراحیل دوسریکا نام سلمہ تہا یہہ دونو بیٹے حارث بن عمرو الکندی کے تہے بڑا بہائی شراحیل تہا اسکے ہمراہ قبیلہ بکر بن وایل وغیرہ تہے اور سلمہ کے ہمراہ تغلب وایل وغیرہ تہے یہہ لڑائی درمیان مقام کلاب کے جو درمیان بصرہ اور کوفہ کے ہے ہوئی تہی بڑی بہاری لڑائی ہوئی تہی اور شراحیل نے یہہ منادی کردی تہی کہ جو شخص مری بہائی سلمہ کا سر کاٹ کر لادے گا اوسکو ایکسو اونٹ انعام مین ملین گے — اور سلمہ نے بہی یہہ منادی کردی تہی کہ جو کوئی شراحیل بری بہائی کا سر کاٹ کر لادے گا وہ ایکسو اونٹ انعام مین پاویگا اس لڑائی مین سلمہ کو فتح ہوئی اور شراحیل شکست پاکر بہاگا اوسکے پیچھے اوسکے بہائی کے سوارون نے تعاقب کیا اور اوسکو پکڑ کر مار ڈالا اور اوسکا سر کاٹ کر اوسکے بہائی سلمہ کے پاس لائے۔

اور ایک لڑائی بنام یوم اوارہ مشہور ہے آوارہ نام ایک پہاڑ کا ہے جہان وہ لڑائی درمیان منذر ابن امرء القیس بادشاہ حیرت کے اور درمیان بکر ابن وایل کے ہوئی تہی اور سبب اسکا یہہ تہا کہ تمام قبیلہ بنی بکر کا سلمہ ابن الحارث سے متفق ہوگیا تہا یہہ امر اسکو ناگوار گذرا اسلئے لڑائی ہوئی مگر منذر نے بکر پر فتح پائی اور اوسنے قسم کہائی تہی کہ جبتک اس پہاڑ کی چوٹی سے اوسکی جڑ تک خون بہہ کر نہ پہنچ سلے تب تک لوگون کو ذبح کئے جاؤنگا

ذکر ہے لڑائیوں عرب کا

نقل ہے کتاب عقد سے کہ ایک دن کا نام یوم رحرحان ہے راوی کہتا ہے
کہ اسکا حال یہہ ہے کہ حارث ابن ظالم المری اور ذبیانی جبکہ خالد ابن جعفر
بن کلاب کو قتل کیا تو زہیر کو بھی قتل کیا جیسا اوپر ذکر ہوا تب حارث بادشاہ
نعمان سے جو ملک حیرت کا بادشاہ تھا ڈر کر بھاگا کیونکہ اوسنے خالد کو قتل
کیا تھا جب وہ بھاگ کر آیا تو کسی عرب نے بسبب نعمان کے اوسکو نوکر نہ رکھا
یہانتک کہ معبد ابن زرارہ کے پاس جاکر نوکر ہوا مگر اوسکی قوم تمیم اوسکی
ہمراہ نہ ہوئی بلکہ ڈرتے رہے اور بنو ماویہ اور بنو دارم فقط اوسکے موافق ہوگئے
جبکہ یہہ خبر احوص خالد کے بھائی کو پہنچی کہ حارث المری معبد کے پاس رہا ہے
وہ اوسکے طرف کوچ کرکے آیا اور وادی رحرحان میں لڑائی ہوئی اوس لڑائی
میں بنو تمیم سب بھاگ گئے مگر معبد بن زرارہ اوسکے ہاتھہ آگیا ہر چند کہ اوسکے
بھائی لقیط ابن زرارہ نے چاہا کہ اسکی جان بخشی کرداوں لیکن نہو سکا اور انھوں
نے اوسکو ایسا رنج و عذاب دیا کہ وہ مرگیا

اونہی لڑائیوں میں سے ایک لڑائی بنام یوم شعب جبلہ مشہور ہے یہہ بڑی لڑائی
ہوئی ہے ایام عرب میں اوسکا حال یہہ ہے کہ جبکہ رحرحان کی لڑائی ہو چکے
تب لقیط ابن زرارہ تمیمی نے بنی ذبیان سے کمک طلب کی چنانچہ اونہوں نے
بدیت دی اور تمام بنی تمیم سوائے قبیلہ سعد کے اوسکے ہمراہ ہو گئے اور بنو اسد
بہی اوسکے ساتھہ ہوئے وہ انکو لیکر بنی عامر اور بنی عبس پر اپنے بھائی کے خون کا
بدلا لینے کے واسطے چڑھ گیا — اور بنو عامر نے اپنا سلحہ خانہ ایک مشرف پہاڑ
میں جسکا نام جبلہ تھا چھپا رکھا تھا یہہ پہاڑ درمیان دو چشموں مسمی شریف اور
شرف کے واقع ہے — جبکہ لقیط وہاں جا موجود ہوا تب بنو عامر نے
اوس پہاڑ کی گھاٹی سے نکل کر سب لشکر کو شکست دی اور لقیط کو بھی مار ڈالا

ذکر ہے لڑائیون عرب کا

۱۹۶ — اور اوسکے بہائی حاجب ابن زرارہ کو گرفتار کرلیا اِس روز بنو عامر اور بنو عبس کی بڑی فتح ہوئی اور بنی ذبیان اور بنی تمیم — اور بنی اسد کے بہی بہت آدمی مارے گئے عرب نے مقتولین اِس جنگ کے حق مین بہت مرثیہ کہے ہین — یوم رحرحان کی لڑائی ایک برس اول یوم شعب جبلہ کے لڑائی سے ہوئی تہی — اور یوم شعب جبلہ کے لڑائی جس سال مین ہوئی تہی اوسی سال مین جناب سرور کائنات نے تولد پایا تہا تمام ہوئی نقل کتاب عقد سے جو تصنیف ابن عبدالرب کی ہے

اور ایام مشہورہ عرب سے ایک یوم ذی قار

بہی ہے یہہ لڑائی درمیان سنہ چالیس تولد رسول خدا کے سے ہوئی تہی سبب اوسکا یہہ تہا کہ کسرے پرویز نے نعمان ابن منذر پر خفا ہوکر قید کیا وہ قید ہی میں مرگیا — اور نعمان مذکور نے اپنے ہتیار اور زرہ ہانی ابن مسعود بکرے کے پاس سپرد کردی تہی پرویز نے ایک قاصد ہانی مذکور کے پاس بہیجکر وہ سلاح اور زرہ اوسکی مانگی اوسنے جواب مین یہہ کہا کہ یہہ امانت ہے اور امانت مین خیانت اچہے لوگ نہین کیا کرتے — اور کسرے پرویز نے جب نعمان کو پکڑا تہا تو ایاس بن قبیصہ الطائی کے مکان مین درمیان ملک حیرہ کے رہتا تہا کسرے نے ایاس مذکور سے مشورت لی اور کہا کہ اب کیا کرنا چاہئے اوسنے کہا کہ مصلحت یہہ ہے کہ آپ بالفعل درگذر فرمائین ایسا کہ اوسکو اطمینان حاصل ہوجائے پہر مین جاکر اوسکو پکڑ لاؤن گا پرویز نے کہا کہ وہ تیرا مامون ہے تجہسے یہہ حرکت نہین ہوگی اوسنے کہا کہ بادشاہ کا حکم اور ادای سلطانی سب سے افضل ہے اسلئے پرویز نے دو ہزار آدمی ہر وزان کے ہمراہ کرکے ایک ہزار بہرآ کے راہ اور ایک ہزار اوسکے ہمراہ روانہ کردئے — جب یہہ خبر بکر ابن وایل کو پہنچی تو سب وے جمع ہوکر ایک گروہ ذی قار کے مکان پر آ اوترے جب اہل عجم کا لشکر اونکے مقابل ہوا ایک

فصل پانچوین اسمین امتون جہان کا بیان ہی امت سُریانی اور امت صابئین

ایک گہنٹہ کامل لڑائی ہوئی عجمی بہاگ نکلے او نکو شکست فاحش ہوئی اسلیے عرب 197
نے اس دن کے بابت بہت قصیدے کہے ہین اور اپنے اشعار مین اس دن کا
اکثر ذکر کرتے ہین فقط

پانچوین فصل

اسمین اُمتون جہان کا بیان ہے

ذکر ہے امت سریان اور امت صابئین کا

ابو عیسےٰ مغربی کہتا ہے کہ امت سریان کی سب مذہبون اور امتون سے اول ہے
چنانچہ حضرت آدم ؑ اور اوسکی اولاد کے زبان سریانی ہی تہی اور اونکے ملت
اور مذہب بعینہ ملت صابئین کے ہے ـــ یہہ لوگ کہتے ہین کہ ہمنے اس دین کی
تعلیم حضرت شیث اور حضرت ادریس علیہما السلام سے پائی ہے انکے پاس
ایک کتاب بہی ہے جو حضرت شیث کیطرف منسوب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ
حضرت شیث علیہ السلام کے صحیفے ہین جو خدا تعالےٰ نے اوسپر نازل کی تہی ان
صحیفون مین اچہی اچہی خلق یعنے سچ بولنا ـــ اور شجاعت کرنی ـــ اور تعصب
کرنا واسطے مسافرونکے ایسی ایسی باتین اوس کتاب مین لکہی ہین اور اوس کتاب مین
مذکور بہی ہے جو بہی موجود ہے بُری باتین جنسے پرہیز کرنا چاہیئے اور اچہی باتین جو کرنی
چاہین اوسمین سب مذکور ہین ـــ اب ہم صابئین کی عبادت کا طور بیان کرتے
ہین واضح ہو کہ صابئین کے مذہب مین بہت طرحکی عبادتین ہین ازانجملہ عبادت

ذکر ہے اٹھویں شہریان اور صابئین کا

وقت کی نماز ہے جنمین سے پانچ وقت کی نماز مطابق پنج وقتی نماز اہل اسلام کی ہے اور چاشت کے وقت کی نماز کو صلوٰۃ ضحی یعنے دوپہر کی نماز کہتے ہین ـــ اور ساتوین وقت کی نماز کا وقت چھہ گھنٹہ بجے رات کو ہوتا ہے یہہ لوگ مسلمانون کی مانند نماز پڑھتے ہین نیت نماز کی مسلمانون ہی کی مانند کرتے ہین اور ایک نماز کو دوسری سے نہین ملاتے ـــ اور جنازہ کی ہی نماز بدون رکوع اور سجدہ کے پڑھتے ہین ـــ اور تیس دن کے روزہ بہی رکھتے ہین اگر مہینا انتیس 29 دنکا ہوا اور چاند دکھلائی دیا تو انتیس 29 روزہ رکھتے ہین ـــ اور روزہ مین چاند کا دیکھنا اور افطار کرنا سب کچھہ کرتے ہین ـــ اور جب سورج اول برج یعنے حمل مین آتا ہے تب عید کرتے ہین اور چوتہائی رات باقی سے سورج کے غروب تک روزہ رکھتے ہین ـــ اور جب پانچ ستارہ جنکو متحیرہ کہتے ہین اپنے اپنے بیت شرف مین داخل ہوتے ہین تب یہہ لوگ عیدین کرتے ہین ـــ وہ پانچ ستارہ متحیرہ یہہ ہین زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد اور مکہ کے بہی عزت کرتے ہین ـــ اور اونکا ایک مکان باہر حران کے ہے اوسکا حج کرتے ہین ـــ اور اہرام مصر جو مشہور ہین اونکے یہہ لوگ بڑی توقیر اور عزت کرتے ہین بسبب اسکے کہ یہہ جانتے ہین کہ ایک قبر شیث بن آدم ؑ کی ہے دوسری قبر ادریس کی جنکو خنوخ کہتے ہین تیسری قبر صابی بن ادریس کی ہے جنکی طرف یہہ لوگ منسوب ہین ـــ جس روز سورج حمل مین داخل ہوتا ہے اوس روز یہہ لوگ بہت خوشیان کرتے ہین ایک دوسرے کو آپسمین تحفہ و تحائف بہیجتے ہین اور لباس فاخرہ پہن کر آپسمین ملتے ہین یہہ عید انکی اور عیدون سے بہت بڑی عید ہوتی ہے ـــ ابن حزم کہتا ہے کہ صابئین کا مذہب تمام دنیا کے مذہبون سے اول ہے سب لوگ زمانہ متقدم کے اسی مذہب پر تہے مگر جب ان لوگون نے اوسمین افراط و تفریط کرنی شروع کی تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو نازل

ذکر ہے امت قبط کا

199 ...ل فسر مایا اونہون نے انکو وہ دین بتلایا جسپر ہم لوگ اتبک ہین شہرستانی
...نا ہے کہ صابئین حنفیہ لوگون سے دشمنی کرتے ہین اور لڑتے ہین کیونکہ انکے مذہب کا
...دار تعصب پر ہے روحانی شیؤن پر جیسا کہ مذہب حنفا، کا یہہ ہے کہ جسمانی چیزون
...ر بشر سے تعصب کرنا چاہیے

ذکر ہے امت قبط کا

یہہ لوگ اولاد حام بن نوح ؑ کی ہین اور مسکن قدیم انکا مصر ہے ان لوگون کے
ذی شان اور ذی عزت ہونے مین کوئی شک نہین مگر جبکہ یونانی اور عمالیقی
اور رومی وغیرہ انسے مل جل گئے تب اونمین بہت قسمین ہوگئین بسبب کثیر ہونے
بادشاہان مصر کے — کیونکہ اکثر غربا رمین سے ملک مصر پر بادشاہ ہوئے ہین
— واضح ہو کہ زمانہ قدیم مین یہہ قبطی لوگ صابیہ تہے تصویرون اور بتون کے
پرستش کیا کرتے تہے — اور انمین علما ہر قسم کے موجود تہے علم فلسفہ کے ماہر
بہت تہے خصوصاً علم طلسمات اور علم ستارگان و علم مرایا و مناظر — اور علم کیمیا
کی کہان تہے — ان لوگون کا دار الملک شہر منف تہا جو غربی جانب مین رود نیل
کے بستا ہے اور انکی بادشاہون کا لقب فرعون ہوا کرتا تہا جیسا کہ اولاً ذکر ہوچکا ہے

ذکر ہے فارس کی امت کا

واضح ہو کہ فارسی لوگون کا مسکن وسط معمور جسکو ارض فارس کہتے ہین قدیم الایام
سے ہے اسی زمین کے متعلقات مین کرمان اور اہواز اور چند اقالیم اور بہی ہین جنکا

ذکر ہے فارس کی اُمّت کا

۲۰۰ ذکر بسبب طوالت کے فردگذاشت کیا جاتا ہے — پوشیدہ نرہے کہ دریا
جیحون سے جتنے ملک اسطرف واقع ہین اونکو ایران کہتے ہین یہی وہ زمین ہے
جسکو زمین فارس کہتے ہین اور بادر ارجیحون جو اوسطرف باقی ہے وہ توران
کہلاتا ہے یہہ زمین ترک کی ہے اب اسمین اختلاف ہے کہ فارسی لوگ کسکی اولاد
مین ہین بعضے کہتے ہین کہ یہہ لوگ اولاد فارس ابن ردم بن سام سے ہین بعضے کہتے
ہین کہ یافث کی اولاد مین ہین — اور فارسی لوگ یہہ کہتے ہین کہ ہم اولاد
کیومرث سے ہین — مگر کیومرث اونکے نزدیک ایسا ہے جیسا حضرت آدم
یعنے اونکے زعم مین نسل دنیا مین اوسے کیومرث ہی سے شروع ہوئی ہے —
اور یہہ بہی کہتے ہین کہ اونمین بادشاہ کیومرث کی اولاد سے ہوتا رہا ہے سوا
ایک تغلب ضحاک اور فراسیاب ترکی کے جو بعد چند شخص غیر معتد بہ کے حاصل
ہوا تہا — بہرکیف بادشاہان فارس ساری امتون کے نزدیک تمام روئے زمین
کے بڑے بادشاہونمین اور عزت والون مین شمار کیے جاتے ہین — اور یہہ
لوگ بڑے عقلمند اور دانا ہوتے آئے ہین اور انتظام ملکت مین بہی انکی کوئی
برابری نہین کرسکتا — کسی پاجی یا رزیل کو کبہی امور اشت خاصہ مین انہون نے
دخیل نہین کیا — اب یہہ جاننا چاہیے کہ فارسیونمین بہت فرقے ہین ازانجملہ
ایک فرقہ کا نام دیلم ہے یہہ لوگ پہاڑ مین رہتے ہین — اور ایک فرقہ کا نام
جیل ہے یہہ لوگ دطاۃ مین رہتے ہین جو دیلم کے پہاڑ کے پاس ہے اور زمین
انکی دریا رطبرستان کے کنارہ پر ہے — ایک فرقہ کا نام گُرد ہے یہہ لوگ
جبال شہرزور کے اسکے پاس رہتے ہین بعضے کہتے ہین کہ گرد عرب کے لوگ
ہین یہان آرہے ہین — اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ یہہ عجم کے عرب ہین — بہر
تقدیر فارسیونکی ملت قدیمہ ہے اور اونمین چار دا ہین ہین جنکو مرتبہ کہتے ہین اونکا

ذکر ہے فارس کی اُمّت کا

۲۰۱ اونکا یہہ مذہب ہی کہ خدا دو ہین ایک خدا قدیم جسکو یزدان کہتے ہین — اور کہتے ہین کہ ایک خدا پیدا ہوا ہے اندھیرے سے اوسکو اہرمن کہتے ہین — یزدان اونکے نزدیک خدا تعالے ہے اور اہرمن شیطان ہے — انکے مذہب کا اصل قاعدہ یہہ ہے کہ وے لوگ نور کی پرستش کرتے ہین اوسکو یزدان کہتے ہین — اور پرہیز کرتے ہین اندھیرے سے وہ اہرمن ہین — بس اسی قاعدہ سے نور کے بزرگی کرتے کرتے آگ کو پوجنے لگے — فارسیون کا مذہب زرادشت کے ظاہر ہونے تک یہی رہا — یہہ زرادشت ایام حکومت گشتاسف مین پیدا ہوا تھا جب یہہ پیدا ہوا اسنے اسکا دین قبول کر لیا اور اوسکے دین مین ہو گئے کہتے ہین کہ زرادشت ایک گانو کا آدمی تھا اون گانون مین کا جو آذربیجان سے متعلق ہین وہان کے لوگ زردشت کے پیدا ہونیکے بہت بڑے بڑے کلام کرتے ہین وہ ہم چھوڑ دیتے ہین — بہرکیف جب زردشت پیدا ہوا اسنے اونکو یہہ سکھلایا کہ خدا ایک ہے جسکو فارسی مین ارفرد کہتے ہین اوسکا کوئی شریک نہین اوسنے نور اور اندھیرے کو پیدا کیا ہے اور نیکی اور بدی اور بھلائی اور برائی جو ہوئی ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ نور اندھیرے سے جب ملتا ہے تب یہہ ظہور پکڑتا ہے اور اگر اُجالا اندھیرے سے نہ ملتا دنیا کبھی پیدا نہ ہوتی اب یہی حال رہیگا یہانتک کہ پھر نور اندھیرے پر غالب ہوگا جب نیکی نیکون کو اور بدی بدون کو ملے گی — اور قبلہ زردشت کا مشرق ہے اب یہہ معلوم کرنا چاہیے کہ فارسیون مین بہت عیدین اور رسمین ہین — ایک دن کا نام نوروز ہے یہہ عید اول تاریخ فروردین ماہ کی ہوتی ہے اس دن کو نیا روز کہتے ہین کیونکہ تحویل جدید شروع ہوتی ہے — اسکے بعد پانچ عیدین اور آتی ہین — ایک عید کا نام تیرگان ہے یہہ تیر ۱۳ ہوین تاریخ تیر ماہ کی ہے اصل قاعدہ انکے درمیان

ذکر ہے فارس کی امت کا

 یہہ ہے کہ جس تاریخ کا نام اوس مہینے کے نام سے موافق ہو جاوے وہی اون
عید ہے ـــ چنانچہ ایک عید کا نام مہرجان ہے یہہ عید سولوین تاریخ مہر ماہ کو
ہوتی ہے اس عید مین وہ لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ افریدون نے ضحاک ہوپر
جادوگر پر آج ہی کی روز فتح پائی تھی اور اوسکو دنیاوند پہاڑ مین قید کیا تھا
ہے اور ایک عید کا نام فروردجان ہے یہہ عید پانچ روز تک رہتی ہے آخرایام
آبان ماہ مین اس عید مین مجوسی لوگ طعام اور شراب اپنے مردون کی روحون کے
واسطے بموجب اپنے زعم کے مہیا کرکے رکھتے ہین ـــ ایک عید کا نام زکوب الکوسج
ہے اس عید مین یہہ لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ آجکے روز ایک مرد کوسج گدہے پر
سوار ایک کوا ہاتھہ مین لئے ہوئے پنکھا جھلتا ہوا جاڑے کو ہنکاتا ہوا آتا ہے یہہ
عید اول فصل ربیع مین ہوتی ہے اور اوسکی ایک تصویر بنا کر رکھتے ہین اور جو کوئی
اوسے ہیئت کا بعد اوس روز کے ملتا ہے اوسکو مارتے ہین ـــ اور ایک عید کا نام
سدق ہے یہہ دسوین تاریخ بہمن ماہ کو ہوتی ہے اس عید کی شب کو آگ جلا کر
گرد اوسکے بیٹھہ کر شراب پیتے ہین ـــ اور ایک عید ہے جسکو کنھارات کہتے
ہین یہہ عید بسبب اختلاف ایام سال کے مختلف ہو جاتی ہے اور اسکی چھ قسم ہین
اول ہر قسم مین پانچ روز ہوتی ہین ـــ زردشت نے یہہ گمان کیا ہے کہ ہر ایک
مخلوق مین خدا تعالے نے سب طرحکی پیدائش پیدا کی ہے یعنے ہر ایک مین آسمان اور زمین
اور پانی اور نباتات اور حیوانات اور انسان پیدا ہوئے ہین اور چھہ روز مین تمام
خلقت پیدا ہوئی ہے

ذکر ہے یونان کے لوگون کا

ابو عیسے کہتا ہے کہ صاحبان سیر نے یون نقل کیا ہے کہ یونان کے لوگ پیدا

ذکر ہے یونان کے لوگون کا

پیدا ہوئے ایک شخص مسمی الثن سے جو کہ چوہتر برس بعد تولد حضرت موسی ع کے پیدا ہوا تہا — اور امیرمش شاعر یونانی جو کہ درمیان سنہ ۵۶۸ موسوی کے موجود تہا اوسکے وقت سے سب یونان کو ظہور وشیوع ہوا پہلے سے انکو کوئی نجانتا تہا — ابوعیسے کہتا ہے کہ یونانی لوگ صاحب فصاحت اور بلاغت اور شاعر تہے پہر بخت نصر کے زمانہ مین علم فلسفہ اونمین شایع ہوا یہہ بات ہمکو کتاب سکورس یونانی سے معلوم ہوئی ہے جس کتاب مین اوسنے ردّ و قدح للیان پر کی ہے بسبب مناقضہ کرنے للیان مذکور کے انجیل مقدس پر — مین کہتا ہون کہ شہرستانی یہہ کہتا ہے کہ انبیذقلیس حضرت داؤد نبی ع کے وقت مین موجود تہا ایسا ہی فیثاغورس حضرت سلیمان بن داؤد ع کے وقت مین موجود تہا چنانچہ اوسنے حکمت اونہین سے سیکہی اور حضرت سلیمان ابن داؤد سنہ ۵۷۰ موسوی مین فوت ہوئے اور انبیذقلیس اور فیثاغورس دونو فیلسوف مشہور تہے یونان مین اس سے ثابت ہوا کہ ابوعیسے جو کہتا ہے کہ علم فلسفہ یونان مین درمیان زمانہ بخت نصر کے شایع ہوا یہہ شہرستانی کے قول کے مطابق نہین ہے — کیونکہ بخت نصر کچہہ زیادہ چارسو برس بعد حضرت سلیمان ع کے ہے — ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ بلاد یونان کو بی شرقی اور غربی خلیج قسطنطین پر واقع ہے بحر محیط تک اور بحر قسطنطین وہ ایک خلیج ہے درمیان بحر روم اور بحر قرم کے اور بحر قرم کا اصلی نام نیطش ہے وہ کہتا ہے — کہ یونان مین دو فرقے تہے مین — فرقہ اولی کا نام غریقیون ہے یہہ لوگ زمانہ قدیم کے پرانے یونانی ہین اور فرقہ ثانی کو لیطینون کہتے ہین واضح ہو کہ یونان کے نسب مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ یونانی یافث کے اولاد سے ہین — اور بعضون کا یہہ مذہب ہے کہ وہ صوفر بن العیص بن یعقوب بن ابراہیم خلیل ع کے مثل رومیون کے

ذکر ہے یونان کے لوگونکا

۲۰۴ اولاد مین مین — یونان کے بادشاہ بڑے ذی عزت بادشاہ اور دولتین اونکی بڑی بھاری دولتین تھین غلبہ روم تک اونکی سلطنت بنی رہی جیسا کہ اولاد عیص مین بیان ہو چکا ہے اوسوقت سے یونان روم کے زیر حکومت ہو گئی اور یونان کا ذکر ہی رہا اور اونکی شہر شمال مغربی کے جو تہائی حصہ مین تھے درمیان اونکی خلیج قسطنطنی تھے تمام علوم عقلی یونان سے لی گئی ہین جیسا کہ علم منطق اور علم طبعی — اور علم الٰہی اور ریاضی وے لوگ فنون ریاضیہ کو جو مطریی کہتے ہین انمین ہیئہ اور ہندسہ اور حساب اور راگ اور لڑایون کے فن وغیرہ ہوتے ہین اور جو شخص ان فنون کو جانتا ہے اوسکو فیلسوف کہتے ہین معنے فیلسوف کے ہین (جاننے دالا حکمت کا) کیونکہ فیل کہتے ہین محب کو اور سوف بمعنی حکمت ہے اب ہم یہ ذکر کرتے ہین کہ یونانی فیلسوف کون کون مشہور ہے واضح ہو کہ ایک فیلسوف کا نام تالیس اللطی ہے ابو عیسے کہتا ہے کہ یہہ شخص بخت نصر کے زمانہ مین تھا ایک کا نام امبیدقلس ہے اور ایک فیثاغورس یہہ دہ دونو حضرت داؤد اور سلیمان عم کے زمانہ مین تھے — اور فیثاغورس بڑا حکیم شہرہ آفاق سب حکمار مین تھا — لوگ گمان کرتے ہین کہ یہہ حکیم آسمان تک گیا تہا اور اسنے آسمان کے چلنے کی آواز سنی تہی چنانچہ وہ بہی کہتا ہے کہ کوئی شئی لذیذ اور خوش آیندہ حرکات افلاک اور صورت فلک سے میںنے نہین دیکھی — اونہین مین بقراط حکیم طبیب مشہور ہے یہہ حکیم سنہ ۷ بخت نصر کے مین ظاہر ہوا تہا اس حساب سے ایکہزار ایکسو کچھ اوپر نشتر برس پیشتر ہجرت نبوی صلعم کے تہا

ایک حکیم سقراط تہا شہرستانی کہتا ہے درمیان کتاب ملل اور نحل کے کہ یہہ شخص حکیم اور فاضل اور زاہد تہا علم ریاضی مین بہت مشغول رہتا تہا اور دنیا کو ترک کر کے ایک پہاڑ کی کہوہ مین گوشہ نشین ہو بیٹھا تہا اور لوگون کو شرک اور بتون

ذکر ہے یونان کے لوگون کا

اور تبون کی پرستش سے منع کیا کرتا تہا چنانچہ اسی لئے اسپر ایک ہنگامہ ہوا اور سب لوگ چڑہ گئے اور اوسکو پکڑ بادشاہ کے پاس لیجاکر اوسکے قتل کے خواہان ہوئے بادشاہ نے اوسکو قید کیا پہر زہر پلاکر مار ڈالا —

ایک افلاطون الٰہی تہا یہہ حکیم سقراط مذکور کا شاگرد تہا جب سقراط کو زہر دیکر لوگون نے مار ڈالا تب افلاطون اوسکے قایم مقام ہوا اور اوسکی گدی نشینی اوسکو ملی ایک ارسطاطالیس ہی یہہ افلاطون کا شاگرد تہا اور ارسطو سکندر کے زمانہ مین تہا — اور درمیان ہجرت اور زمانہ اسکندر کے نوسو چونتیس برسکا فاصلہ ہے اس حساب سے افلاطون کچہہ اول اوسکے ہوا اور سقراط افلاطون سے کچہہ ہی قبل تہا اس سے معلوم ہوا کہ درمیان زمانہ سقراط اور سنہ ہجری مین تخمیناً ایک ہزار برس کا فاصلہ ہے — اور افلاطون کے زمانہ اور ہجرت مین ایک ہزار سے کچہہ کم ہن

ایک حکیم طیاوس ہے یہہ شخص مشایخان افلاطون مین شمار کیا جاتا ہے مگر ارسطاطالیس مشہور مترادف حکیم مطلق ہے — شہرستانی کہتا ہے کہ ارسطو کے جب سترہ برسکی عمر ہوئی تب اوسکے باپ نے افلاطون کے سپرد کردیا تہا اوسکے پاس کچہہ اوپر بیس برس بیٹہا بعد از ان حکیم لاثانی ایسا ہوا کہ اور لوگ اوس سے علم سیکہنے لگے ارسطو کے شاگردون مین سے ایک شاگرد اوسکا بادشاہ سکندر ہے جو غرب سے شرق تک حکومت کرتا تہا کہتے ہین کہ سکندر نے ارسطو سے کل پانچ برس علم پڑہا اور اچہا کامل علم فلسفہ وغیرہ مین ایسا ہوگیا کہ اور کوئی شاگرد اوسکا ایسا نہین ہوا جب فیلقوس سکندر کا باپ مرنے لگا تب اوسنے اپنے بیٹے سکندر کو ارسطو سے لیکر ملک اوسکے سپرد کیا

ایک حکیم برقلس بعد ارسطو کے ہوا تہا اوسنے ایک کتاب تصنیف کی ہے جسمین

ذکر ہے یونان کے لوگونکا

۲۰۶ اعتراضات عالم کے قدیم ہونے پر کئے ہین

ایک حکیم سکندر فرودیسی ہے یہہ بہی ارسطو کے بعد ظاہر ہوا تہا یہہ شخص نامور حکیمون مین ہے — ابن قفطی جو کہ وزیر ہے حلب کا درمیان اخبار حکما کے وہ اپنی تواریخ مین لکہتا ہے کہ اونہین حکمار سے طیموخارس حکیم بہی ہے یہہ حکیم علم ریاضی خوب جانتا تہا اور ہیئۃ فلک سے ماہر و آشنا تہا اپنے زمانہ مین اسنے کوایک بہی رصد بنائی تہی بطلیموس نے بہی درمیان مجسطی کے اسکا ذکر کیا ہے اسکا وقت دورہ بطلیموس سے قریب چارسو بیس برس کے پیشتر تہا — انہین حکمار مین سے فرفوریوس بہی ہے یہہ شخص شہر صور مین رہتا تہا جو دریار روم پر درمیان شام کے ہے جالینوس کے زمانہ کے بعد یہہ شخص تہا اور ارسطو کے کلام کو خوب سمجہتا تہا چنانچہ اسنے اوسکی کتابون کا ترجمہ کیا ہے جبکہ لوگون نے بسبب دقت اور نہ سمجہنے اوسکے کلام کے شکوہ کیا تب اسنے اوسکی کتابون کی تفسیر لکہی — اونہین مین سے ثلوطیس حکیم ہے یہہ حکیم یونانی فاضل ہے اسنے بہی ارسطو کی کتابونکا زبان رومی سے سریانی زبانمین ترجمہ کیا — اس شخص نے کہا ہے کہ مجکو معلوم نہین ابتک عربی مین بہی ارسطو کے کلام مین سے کچہہ خارج ہوا ہے یا نہین — انہین مین سے ایک حکیم فولس الاجانیطی ہے اوسکو قوابلی بہی کہتے تہے کیونکہ یہہ شخص عورتون کی طبابت خوب جانتا تہا اور سب حاملہ عورتین اسکے پاس آیا کرتین تہین اور اپنے اپنے مرض کا حال اسسے کہتی تہین جو مرض عورتون کو بعد ولادت کے ہوا کرتا ہے یہہ شخص اونکا خوب علاج کرتا تہا اور اچہا جواب دیتا اسکا زمانہ بہی بعد زمانہ جالینوس کے ہے اور اسکندریہ مین رہا کرتا تہا — انہین مین سے ایک ثسلون المتعصب ہے یہہ حکیم یونانی فلسفہ افلاطون کا پڑہا کرتا تہا اور اوسکی پیچ

ذکر ہے یونان کے لوگونکا

یہ کیا کرتا تہا اسواسطے اسکو متعصب کہتے تہے

ایک اونمین سے مقسطراطیس ہے اس فیلسوف یونانی نے کتب ارسطو کا ترجمہ عربی مین کیا ہے ایک منظر الاسکندری ہے یہہ علم فلک مین سب سے زیادہ جانتا تہا گویا امام تہا علم فلک کا — اور اسنے ہمراہ افطیمون کے اسکندریہ مین باہم ہوکر آلات رصد درست کرکے تارون کو خوب تحقیق کیا ان دونون حکیمون کا زمانہ قبل زمانہ بطلیموس صاحب مجسطی کے قریب پانسو اکہتر برس کے تہا

اونمین سے ایک مورطس ہے اوسکو مورسطس بہی کہتے ہین یہہ بہی حکیم یونانی ماہر علم ریاضی کا ہے اسنے ایک کتاب تصنیف کی ہے اوسمین ارغن الہ کا حال تمام لکہا ہے یہہ وہ آلہ ہے جو ساٹھ میل پر سنائی دیتا ہے

اونہین مین سے مغنس الحمصی ہے رہنیوالا حمص کا یہہ بقراط کے شاگردونمین سے ہے اوسکے زمانہ مین اسکی بہی بڑی قدر تہی اسنے بہت کتابین تصنیف کی مین ازانجملہ کتاب البول وغیرہ اسکی تصنیف سے ہے — اونہین مین سے مثرودیطوس ہے اسکا زمانہ معلوم نہین ہوتا کہ کسوقت مین تہا ہان اتنا معلوم ہے کہ وہ طبیب حکیم تہا یہہ وہ حکیم ہے جسنے معجون مثرودیطوس بنائی اوس معجون کا بہی نام اسی کے نام سے مشہور ہوگیا ہے اور اسکو ادویات کا بہت تجربہ تہا یہہ حکیم دواؤن کے قوت کا امتحان اون لوگون پر کیا کرتا تہا جو قابل مارڈالنے کے یا واجب القتل ہوتے تہے اسطرح پر دواؤنکا اسنے اثر دریافت کیا تہا بعضی ادویہ کا اثر مثل کاٹنے سانپ کے اور بعضی کا اثر مثل بچہو کے ڈنک کے اسنے پایا ہے تمام ہوئے کلام ابن القفطی کے

اور بطلیموس اور جالینوس ان دونوکا زمانہ یونانیون کے دورہ کے بعد ہے

ذکر ہے یونان کے لوگون کا

۲۰۸ یہہ دونون رصدون رومیون کے عہد مین تہے اور کچہہ ہی زمانہ کا ان دونون مین فاصلہ ہے کہ پیچہے کا ہے بطلیموس جالینوس سے تہوڑے ہی زمانہ اول تہا — ابن اثیر کہتا ہے کہ جالینوس نے بطلیموس کا زمانہ کچہہ دیکہا ہے اور بطلیموس صاحب کتاب مجسطی انطونیوس بادشاہ کے زمانہ مین تہا اور انطونیوس شروع سال چارسو باسٹہویں اسکندری مین فوت ہوا ہے — اور درمیان رصد بطلیموس اور رصد مامون کے چہہ سو نوے برس کا فاصلہ ہے — اور جب مامون نے رصد بنائی تو دوسو ہجری گذرے تہے اس حساب سے درمیان ہجرت اور رصد بطلیموس کے چارسو نوے برس کا فاصلہ ہے تخمیناً اور بادشاہ قوموذوس کے وقت جالینوس موجود تہا اور یہہ بادشاہ بعد گذرنے چارسو چورانوین اسکندری کے فوت ہوا ہے اسے معلوم ہوا کہ درمیان جالینوس اور سنہ ہجری کے چارسو برس سے کچہہ زیادہ گذرے یہہ سال جو ہمنے بیان کئے بطور تخمین کے بیان کئے ہین — اور حکماء یونان سے ایک حکیم اقلیدس بہی ہے صاحب کتاب الاستقصات جو کہ اوسکے نام سے مشہور ہے — ابو جیبے مورخ کہتا ہے کہ اقلیدس یونانیون کے دورہ مین درمیان سلطنت بطالسہ کے تہا اسسے معلوم ہوا کہ ارسطو سے بہت پیچہے نہین ہے اور یہہ بہی ابو جیبے کہتا ہے کہ کتاب اقلیدس اوسکی اختراع کی ہوئی نہین ہے بلکہ اسنے ہندسہ کی شکلین جمع کرکے اوسکی تحریر کی ہے اسیواسطے تحریر اقلیدس مشہور ہے — انہین حکماء سے ابرخس حکیم ہے یہہ حکیم علم ریاضی اور کواکب کا فن خوب جانتا تہا اسکے کلام مین سے بطلیموس نے بہی مجسطی مین نقل کی ہے اور رصد ابرخس اور بطلیموس کی رصد مین تخمیناً دوسو پچاسی برس فارسی کا فاصلہ ہے

ذکر ہے امت یہود کا

ذکر ہے اُمّت یہود کا

واضح ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر اولاً ہو چکا ہے اور ایسا ہی بنی اسرائیل کا بھی ذکر پہلے آچکا ہے اب اوسکے اعادہ کی حاجت نہین مگر یہہ معلوم رہے کہ اسرائیل نام حضرت یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیم خلیل ع کا ہے — اس اسرائیل کے بارہ بیٹے تھے اونکا نام یہہ ہے — روبیل — شمعون — لاوی — یہودا — یساخر — زبولون — یوسف — بنیامین — دان — نفتالی — کاذ — اشار — یہہ بارہ شخص اسرائیل مذکور کے اولاد ہین — اور جتنے بنی اسرائیل ہین وہ سب ان بارہ مین سے کسی کے اولاد مین ہین یعنے جو شخص انکی اولاد مین ہے وہ بنی اسرائیل کہلاتا ہے — مگر لفظ یہودی عام ہے کیونکہ بہت آدمی عربی فارسی رومی یہودی ہو گئے تھے اور حالانکہ وہ بنی اسرائیل نہ تھے اس سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل اصل یہودی ہین اور ماسوا اونکے غیر قوم جو اس فرقہ مین داخل ہو گئی ہین وہ یہودی کہلاتے ہین اور وہ حقیقت مین دخیل ہین مگر کبھی اونکو بھی تسامحاً بنی اسرائیل کہدیا کرتے ہین — انکے حکام اور سلاطین کا حال فصل اول مین ہم بخوبی بیان کر چکے ہین مگر اسجا حرف یہود کے معنے کی تحقیق کرتے ہین واضح ہو کہ شہرستانی نے ملل والنحل مین لفظ یہود کی یہہ تحقیق کی ہے کہ ہادالرجل بمعنے رجع و تاب کے ہین یعنے ہاد کے معنے ہین توبہ کے اور اپنے اطوار بد سے پھرا اور وجہ تسمیہ یہہ ہے انکو یہودی اسواسطے کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تہا کہ اے خدا تعالے ہم لوگ توبہ کر کے تیری طرف پھر آئے ہین اس قول سے لفظ یہود مشتق کیا گیا اور اوسکی امت کا نام یہود رکھا گیا — بیرونی کہتا ہے کہ یہہ تقریر لچر ہے بلکہ وجہ تسمیہ اوسکے نزدیک یہہ ہے کہ ایک لڑکا جو حضرت یعقوب کی نسل سے مسمی یہودا تہا اسکی طرف انکو نسبت کر کے یہودی کہتے ہین کیونکہ سلطنت اوسکی اولاد کو

ذکر ہے اُمت یہود کا

۲۱۰ نسبت ہوئی ہے اور ملک کی حکومت بہی اوسکی ذریت نے کی ہے اسلئے تغلیباً اسکو یہود کہتے ہین — اس امت کے مذہب کی کتاب توریت ہے وہ کئی کتاب پر مشتمل ہے پہلی کتاب مین پیدایش دنیا کا ذکر ہے — پہر دوسری کتاب مین احکام اور حدود اور احوالات اور قصص اور نصیحتین اور اگلے ذکر ہر ہر کتاب مین اسی اسی طرح پر ایک ایک بات مندرج ہے — اور اللہ تعالے نے حضرت موسی علیہ السلام پر تختیان نازل فرمائین تہی جسکی مثل مختصر درمیان توریت کے مذکور ہے تمام ہوئے کلام شہرستانی کے

نقل ہے کتاب خیر البشر بخیر البشر سے اوسکا مصنف کہتا ہے کہ توریت مین ذکر قیامت کا اور آخری جہان کا اور پہر کر زندہ ہونے کا اور جنت اور آگ کا کچہ نہین — ہر ایک سزا اوس کتاب مین مُعجّل ہے یعنے دنیا ہی مین ہوجاتی ہے — اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ جو شخص خدا کی عبادت اور تابعداری کریگا اوسکو اپنے دشمنون پر فتح ہوگی اور بڑی عمر پاوے گا اور رزق اوسکو بہت ملیگا — اور جو کوئی کفر اور گناہ کریگا اوسکو سزا موت کی ہوگی — اور قحط پڑیگا مینہہ نہ برسیگا بخار اویگا ٹڈی کہیت کہا جائے گی — اور عوض برسات کے اندہی آوے گی خاک اوڑے گی اندہیرا چہا جاگا اور ایسے ہی ایسے عذاب جو دنیا پر منحصر ہین وہ اوسمین لکہے ہین اور اوس کتاب کے دنیا کی بری ہونے کی یعنے مذمت دنیا کی اور حال زہد کا کچہہ نہین ہے اور نہ نماز کا طور اوسمین مذکور ہے بلکہ شجاعت اور جوانمردی اور کہیل کود اور لہو اوسمین مندرج ہے چنانچہ ایک یہہ بات اوسمین لکہی ہے کہ یہودا ابن یعقوب نے درمیان زمانہ نبوت کے اپنے بیٹے کی جورو سے زنا کیا اور اوسکی خرچی ایک بکرا مقرر کیا تہا لیکن چونکہ اسوقت اوسکی پاس نہ تہا اسلئے اپنا عمامہ اور انگوٹہی اوسکے پاس

ذکر ہے اُمّت یہود کا

پاس بطور رہن رکہہ آیا تہا لیکن حالت بعلمی مین یہہ حرکت اوسنے کی تہی یعنے یہہ جانتا تہا کہ یہہ عورت میرے بیٹے کی جورو ہے ــ اور اوس عورت نے وہ انگوٹہی اور عامہ لیکر اپنے پاس بطور نشانی کے رکہہ چہوڑا اسنے مکان پر آکر بکرا اوسکے پاس بہجوایا اوسنے نہ لیا مگر وہ پیٹ سے ہوگئی اسبات کی خبر یہودا کو کی گئی اوسنے حکم دیا کہ اِس عورت کو آگ مین جلا دو اوسنے وہ نشانی یہودا کی دکہلائی جب اوسکو معلوم ہوا کہ یہہ عورت وہ ہی ہے جسسے مینے جماع کیا تہا حکم دیا کہ چہوڑ دو اور کہا ہے کہ یہہ قصہ بہت سچا ہے ــ اور ایک گندی بات اوسمین یہہ لکہی ہے کہ روبیل ابن یعقوب نے اپنے باپ کی جورو سے جماع کیا اور اوسکے باپ کو بہی اِس حرکت ناشایستہ کی خبر تہی ــ ایک یہہ بات اوسمین لکہی ہے کہ اولاد یعقوب علیہ السلام کی جو کنیزک کے شکم سے تہی وہ حضرت یعقوب عم کی بیویون سے جماع کیا کرتے تہے حضرت یوسف عم نے یہہ خبر اپنے باپ کو کردی تہی ــ ایک بات واہیات یہہ اوسمین مندرج ہے کہ راحیل نے جولیا کی بہن تہے (اور یہہ دونو بہنین حضرت یعقوب کے گہر مین منکوحہ تہین یہہ بات یعنے جمع بین الاختین اِس زمانہ مین حلال تہی) لیا کی بیٹی اپنی بہن لیا سے یعنے روبیل کو مول لے لیا تہا اسواسطے کہ اوس سے جماع کروایا کرے اور قیمت اوسکی عوض یہہ دی تہی کہ حضرت یعقوب عم کو لیا کے سپرد کر دیا تہا باین شرط کہ روبیل کو لیا سے لیکر جماع کروائے ایسی ایسی واہیات باتین اوس کتاب مین مندرج ہین اب ہم اوسکو چہوڑ کر کلام شہرستانی کے نقل کرتے ہین

مترجم کہتا ہے کہ یعنے چند نسخے توراۃ کے جو ان ایام مین پادریون نے تقسیم کئے ہین بزبان فارسی اور عربی اور اردو بنظر دیکہے ایک اور عجیب واہیات بات اوسمین پائی وہ یہہ ہے کہ حضرت لوط عم کو جب حضرت جبرائیل نے ارشاد کیا کہ تم اِس شہر سے نکل جاؤ خدا تعالے اس شہر کو نیست و نابود کریگا اوسوقت حضرت لوط عم مع اپنی جورو اور دو بیٹون کے شہر کے باہر نکل کر چلے گئے

ذکر ہے امت یہود کا

۲۱۲ ہین — پوشیدہ نرہے یہودی کہتے ہین کہ شریعت دنیا مین الہی نازل ہوئی یہ
وہی شریعت ہے جو حضرت موسی ع کے معرفت ہکو ملی اور زمانہ مقدم مین یعنے
قبل حضرت موسی ع کے سوا این عقلیہ اور احکام مصلحت آمیز تہے — اور منسوخ
ہونے کے بہی یہودی قایل نہین اسیواسطے اوس شریعت کو جو اون کی شریعت
کے پیچہے مقرر ہوئی نہین مانتے اونکی دلیل یہہ ہے کہ نسخ حکمون مین کرنا بدا ہے —
اور خدا تعالے کو بدا نہین ہوتا — اور اونین فرقے بہی بہت ہین — ایک فرقہ
کا نام ربانیہ ہے یہہ فرقہ ایسا ہے جیسا کہ فرقہ معتزلہ مسلمانون مین — اور ایک
فرقہ قرا دُون کا ایسا ہے جیسا فرقہ مجسمہ اور مُشتبہ درمیان ہمارے ہے — اور ایک
فرقہ یہودیونمین عانانیہ ہے وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ اس فرقہ کے لوگ عانان ابن
داؤد کی طرف منسوب ہین — یہی شخص راس جالوت کہلاتا ہے اور راس جالوت
نام اوس حاکم کا ہے جو یہودیون پر بعد دوسری دفعہ ویران ہونے بیت المقدس
کے مقرر ہوا تہا کیونکہ جبسے کہ سلطنت یہودیون کی ہاتہہ سے جاتی رہی تہی بسبب
جنگ بخت نصر کے اسوقت سے اونین جو حاکم مقرر ہوا اوسکا خطاب ہیرودس
ہوا کرتا تہا اور وہ حاکم فارس کے بادشاہ کیطرف سے ایک نایب کہلایا کرتا تہا
پہر جب یونانیون کا دورہ آیا اونکی طرفسے نایب مقرر رہا — پہر اغسطس کے دورہ مین اغسطس کیطرف سے نایب مقرر ہوا
اسکے بعد جب رومی غالب ہوگئے جبسے روم کیطرف سے حاکم مقرر ہوتا ہے یہی حالت

ابہی راہ ہی مین تہے کہ اونکی جورو پتہر کی ہوگئی پہر حضرت لوط ع مع دونو دختر اپنے کے
ایک پہاڑ مین جاکر ٹہرے راتکی وقت بڑے لڑکے نے باپ کو شراب پلاکر جماع کروایا
— دوسرے روز چہوٹے بیٹے نے شراب پلاکر حالت نشہ مین زنا کروایا اون
دونون سے نسل اسی طرح باقی رہی ایسی ایسی واہیات دیکہکر یقین ہوتا ہے
کہ اس کتاب مین یقیناً تحریف وتبدیل ہوئے ہے لایق اعتماد نہین فقط

ذکر ہے امت یہود کا

طیطوس کی لڑائی اور بیت المقدس کی دوسری دفعہ پھر خراب کرنے تک رہی ۲۱۲

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے بعد اس واردات کے پھر یہودیون کو سلطنت معتد بہ نصیب نہ ہوئی اور ملک ملک کو نکل بھگے ان ملکوین اور تمام عراق مین پھیل گئے تھے مگر سے لوگ جو باقی رہے تھے جب کبھی اونکا کچھہ قصہ فساد ہوتا تب وے ایک یہودی کے پاس جو اونکا تھا فیصلہ کے لئے جاتے اس چودہری کا نام راس جالوت مقرر کر رکھا تھا — آمدیم بر مقصد — اس فرقہ عانانیہ کا مذہب یہہ ہے کہ یہہ لوگ حضرت عیسے عم کی تصدیق کرتے ہین اور اوسکی تمام نصیحتین اور اشارات مانتے ہین اور کہتے ہین کہ اوسنے خلاف تورات کے کبھی کوئی حکم نہین دیا بلکہ اوسکی احکام کو مضبوط کیا اور لوگون کو توریت ہی کے ترغیب دیتا رہا وہ ایک نبی تھا مثل اور نبیون کو جو تورات کو مانتے چلے آئے ہین مگر یہہ فرقہ حضرت عیسے عم کو خدا کا بیٹا نہین کہتے — اور انہین یہودیون سے ایک فرقہ یہہ کہتا ہے کہ حضرت عیسے عم نے دعوہ نبوت کا نہین کیا اور نہ اوسنے یہہ کہا کہ مین کوئی دوسری شریعت اول شریعت کو منسوخ کرنے والے لایا ہون بلکہ وہ ایک ولی تھا اولیا راللہ سے — اور انجیل بطور وحی اوسپر نازل نہین ہوئی بلکہ وہ ایک کتاب ہے جسمین تمام حال حضرت عیسے کا جو اونپر گذرا ہے مندرج ہے اس کتاب کو چار شخصون نے جو اوسکے ہمدم تھے مرتب کیا ہے — لیکن یہودیون نے اوسپر ظلم کیا کیونکہ اول اوسکو جھٹلایا — اور بعد اوسکے دعوے کی بہی اوسکو نہ پہچانا بلکہ قتل کیا اور اوسکی عزت اور رتبہ بالکل نہ پہچانا — اور چند جا سے تورات مین بہی مسیحا کا ذکر آیا ہے اوسسے مراد مسیح ہے — اب ہم حال بیان کرتے ہین سمرہ کا انمین ایک فرقہ کا نام دستانیتہ ہے اس فرقہ کو الفانیہ بہی کہتے ہین — اور ایک فرقہ ہے اوسکو کوسانیہ کہتے ہین فرقہ دستانیہ کہتے ہین کہ آدمی کو ثواب اور عقاب

ذکر ہے امت یہود کا

۲۱۲ دنیا ہی مین ہو لیتا ہے یہہ فرقہ قیامت کا اقرار نہین کرتا ہے اور فرقہ کو مانیہ قیامت کے قایل ہین یہہ کہتے ہین کہ عذاب اور ثواب قیامت مین ہو گا ہے اور یہودیون کی عیدین اور روزہ بہی ہین اونمین سے ایک عید کا نام عید فسح ہے یہہ عید یہودیون کی نیسان مہینے کے پندرھوین تاریخ کو ہوتی ہے اور یہہ بڑی عید ہوتی ہے یہی اول روز ہے اون سات دنون مین کا جو فطیر کے کہاتے ہین ان ایام مین یہودیون کو فطیر کہانا جایز نہین کیونکہ اونکو درمیان توراۃ کے حکم ہوا ہے کہ ان ایام مین فطیر کہاؤ یہہ عید اکیسوین تاریخ ماہ مذکور تک رہتی ہے ـــ اور فسح بارہوین تاریخ ماہ آذار سے پندرہوین نیسان تک دورہ کرتے ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ بنی اسرائیل نے جب فرعون کے ہاتہہ سے مخلصی پائی ہے اور جنگل مین جاکر ڈیرا کیا تہا تو وہ تاریخ پندرہوین ماہ نیسان کی تہی اور چاند تمام روشن تہا اور ربیع کی موسم تہی اوسوقت انکو حکم ہوا کہ اس روز کو یاد رکہو کہ آجکے روز تمہارے خدا نے تمکو ظالم کے ہاتہہ سے مخلصی دی اور آخر ان ایام مین فرعون درمیان دریا سے سوفت یعنے بحر قلزم کے غرق ہوا ہے ـــ اور ایک عید کا نام عنصرہ ہے ـــ یہہ عید بعد گذرنے پچاس روز کے ایام فطر سے چھٹی تاریخ ماہ شیون کو ہوتی ہے اس روز تمام مشایخ بنی اسرائیل کے ہمراہ حضرت موسی ؑ کے کوہ طور سینا پر مجتمع ہوئے تہے اپنے کانون خداتعالے کے کلام سے جو جو خداتعالے نے وعدہ یاد عید فرمایا اسلیے اس روز کے عید مقرر کی انہین عیدونمین سے ایک عید کا نام حنکہ ہے معنے اسکے پاکی کے ہین یہہ عید آٹہہ روز تک رہتی ہے ـــ دستور اس عید کا یہہ ہے کہ پچیسوین تاریخ ماہ کسلیو سے چراغ جلانے شروع کرتے ہین اسطرح پر یہہ کہ پہلے روز ایک چراغ ـــ دوسرے روز دو چراغ تیسرے روز تین چراغ علے ہذا القیاس ایک ایک بڑہاتے ہوئے چلے جاتے ہین آٹہوین روز

ذکر ہے اُمّت یہود کا

روز آٹھہ چراغ جلاتے ہین اُس عید مین یادداشت اُسکی آٹھہ بھائیون والے کے ہے ۲۱۵
جنہے کسی ایک یونانی بادشاہ کو جو بیت المقدس پر غالب آکر یہودیون پر حکومت
کرتا تھا قتل کیا تہا — اور حال اوسکے قتل کرنے کا یہہ تہا — کہ اُس
بادشاہ نے اپنا یہہ دستور مقرر کر رکہا تہا کہ جیہرہ بند عورتون سے صحبت کیا
کرتا اور جو کوئی شخص بیاہ یا نکاح کرتا قبل اسکے کہ اوس عورت کا خاوند صحبت
کرے وہ بادشاہ کے پاس آتے بادشاہ جب صحبت کر لیتا تب وہ اپنے
خاوندکے پاس جاتی — اور ایک دستور یہہ مقرر کیا تہا کہ ایک سوراخ
مین کو دو رسیان لٹکا کر اونکے سر دونین دو جہانجین باندہ رکھین اونہین جب دہنی
جہانجھ کی رسی ہلاتا اوسوقت وہ عورت بادشاہ کے پلنگ پر چلے جاتی
— جب بائین جہانجھ رسی ہلا دیتا وہ اپنے گہر کو چلی جاتی کوئی اوسکو نہ روکتا
— اتفاقاً کسی ایک بنی اسرائیل کے آٹھہ بیٹے تہے اور ایک بیٹی تہی — اوس
لڑکی کی ایک اسرائیلی کے ہمراہ شادی کردی اوسکے خاوند نے کہا کہ رخصت کرو
لڑکی کا باپ بولا کہ بیٹا کسطرح رخصت کرون اگر مین اسکو رخصت کرونگا تو یہہ
بادشاہ ملعون پہلے اوس سے صحبت کریگا یہہ بات کہہ کر اور اپنے بیٹون کیطرف
دیکھہ کر اونکو لعنت اور ملامت کی کہ افسوس تم جوان جوان ہو تم سے کچھہ نہین ہو سکتا
تمہاری بہن کو اسطرح بادشاہ بیحرمت کریگا — اون لڑکونین جو سب سے
چھوٹا تہا اوسنے جلدی سے دوڑکر عورتونکا لباس اپنے تن پر آراستہ کرکے اور
ایک خنجر ہاتہہ مین لیکر کپڑونین چھپا کر بادشاہ کے دروازہ پر گیا اوسنے جانا
کہ وہ لڑکی جسکا نکاح ابہی ہوا ہے آئے بادشاہ نے دہنی رسی ہلائی وہ
جلد اندر گہس گیا بادشاہ کو اکیلا پاکر ذبح کرکے سر کاٹ کر بائین رسی آپ
ہلادی دربانون نے کچھہ نہ کہا سر ہاتہہ مین لئے ہوئے چلا گیا — جب صبح کو

ذکر ہی امت یہود کا

۲۱۶ بادشاہ کے مقتول ہونیکی خبر ہوئی سب بنی اسرائیل اس واقعہ سے بہت خوش ہوئے اور اوس روز کی عید مقرر کی اور یہہ تجویز کی کہ آٹھون بھائیون کی یادگاری کے واسطے آٹھہ چراغ جلائے جایا کرین ــ اور ایک عید کا نام مظال ہی یہہ عید سات روز تک رہتی ہے پندرہوین تاریخ ماہ تشری سے شروع ہوتی ہے آجکے روز بید وغیرہ کے درختون کے سایہ کے تلے جا کر بیٹھتے ہین ــ یہہ عید مسافر پر فرض نہین مقیم پر واجب ہے یہہ عید اسواسطے مقرر کی ہے کہ اس سے یادداشت نکلتی ہے جو کہ خدا تعالے نے بنی اسرائیل پر گرمی کی سبب سایہ کیا تہا اور وہ لوگ جنگل مین تہے اکیسوین تاریخ تشری تک یہہ عید رہتی ہے اور اسکو عراب بہی کہتے ہین عراب کے معنے بید کے درخت کے ہین ــ دوسرے روز صبح کو عراب کے یعنے بائیسوین تاریخ کا نام تبریک ہے اس روز کچہہ کام نہین کرتے ــ کیونکہ وے لوگ یہہ گمان کرتے ہین کہ آجکے روز توراۃ تمام نازل ہو چکی تہی اسیواسطے اس عید کی بہت عزت اور شان اور تبرک کے طور پر توراۃ مین لکہا ہے اور روزون مین کوئی روزہ اونپر فرض نہین ہے سوا صوم کیور کے یہہ روزہ دسوین تاریخ تشری اول کو ہوتا ہے ــ اس روزہ کا یہہ دستور ہے کہ نوین تاریخ سے قبل غروب شمس کے آدہے گہنٹے اول سے دسوین تاریخ کی آدہے گہنٹے غروب تک روزہ رکہتے ہین یعنے پچیس گہنٹے کا روزہ ہوتا ہے ماسوا اسکے اور اسطرحکے اونکے مذہب مین روزہ اور نفلین اور سنتین ہین

ذکر ہے امت نصارا کا جسکو امت حضرت مسیح علیہ السلام کی کہتے ہین

نقل ہے کتاب ملل و النحل سے شہرستانی کہتا ہے کہ کلمہ کے مجسم ہونے مین نصارا

ذکر ہے امت نصاراے کا

نصاراے کے کئی مذہب ہین — ایک فرقہ یہہ کہتا ہے کہ وہ کلمہ چمکا جسم پر مثل ١٧
چمکنے نور کے جسم شفاف پر — ایک فرقہ یہہ کہتا ہے کہ جسطرح موم مین چھاپا
لگتا ہے اسطرحسے وہ کلمہ جسم کے ساتھہ منقش ہوگیا تہا — ایک مذہب یہہ
ہے کہ الوھیۃ انسانیت سے اکٹھے ہوگئے تہے — ایک فرقہ اسطرح پر بیان
کرتا ہے کہ کلمہ جسم مسیح عم سے اسطرح پیوستہ ہوگیا تہا جیسا پانی دودہ مین
ملجاتا ہے — بہر تقدیر سب نصاراے اسبات پر متفق ہین کہ حضرت مسیح عم
کو یہودیون نے سولی دی اور مار ڈالا اور کہتے ہین کہ مسیح عم بعد مرنے اور سولی
پانے کے پہر زندہ ہوا اوسکا جسم شمعون الصفا نے دیکہا اور حضرت عیسے عم
شمعون سے باتین کرکے اور وصیت کرکے دنیا کو چہوڑکر آسمان کو چڑہ گئے
— شہرستانی کہتا ہے کہ ملت نصاراے مین بہتر فرقہ ہین سب سے بڑے
تین ہین — یعنے ملکانیہ — اور نسطوریہ — اور یعقوبیہ — ملکانیہ اون
نصاراے کو کہتے ہین جو ایک بادشاہ روم کے وقت مین بسبب غلبہ اور سطوت
اوس بادشاہ کے اوسکے ہمراہ نصاراے ہوگئے تہے — یہہ فرقہ صاف
تثلیث کا اقرار کرتے ہین — انہین کی خدا تعالے نے قران مجید مین خبر دی ہے
— وہ یہہ ہے — کہ کفر کرتے ہین وہ لوگ جو قایل ہین اسبات کے کہ خدا
ایک ہے تین مین کا — یہہ فرقہ ملکانیہ کہتا ہے کہ مسیح عم انسان کلی ہے
اور وہ قدیم ازلی ہے قدیم ازلی سے اور حضرت مریم نے ایک خدا ازلی جنا
— اور سولی اور قتل واقع ہوا ہے انسانیت اور لاہیت دونو پر یہی لوگ لفظ
باپ اور بیٹے کا اطلاق خدا اور مسیح پر کرتے ہین — اور اسکا باعث یہہ ہے
کہ اون لوگون نے انجیل مین اکلوتا بیٹا لکہا ہوا پایا ہے — اور ایک دلیل
انکی یہہ بھی ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت عیسے عم کو جب سولی دیچکے اور قتل کرچکے

تو انہون نے آپ فرمایا تہا کہ مین اپنے اور تمہارے باپ کے پاس جاتا ہون اور
کہتے ہین کہ خدا تعالے قدیم ہے اور مسیح مخلوق ہے بعد اس حادثہ کے پہلوان ان
تومند اور عالمان عقلمند اور ہوشیار آدمی سب ایک بادشاہی مکان مین قریب
مین سو تیرہ مرد کے جمع ہوئے اور سب نے بالاتفاق حضرت عیسے ع پر اعتقاد کر
قبول کیا۔ اون لوگون کا یہہ قول ہے کہا کرتے ہین کہ ایمان لاتے ہین ہم خدا
واحد باپ پر جو مالک ہے ہر شئی کا اور صانع ہے مخلوقات کا مرئی اور غیر مرئی کا
اور ایمان لاتے ہین اکلوتے بیٹے یسوع مسیح اکلوتے بیٹے خدا کے پر جسنے
پیدا کیا تمام خلق کو اور وہ خود مصنوع نہ تہا خدا سے سچا پیدا ہوا ہے سچے خدا سے
اپنے باپ کے جوہر سے جسکے ہاتہہ سے سب عالم پیدا ہوئے اور وہ شئی
جو واسطے ہمارے اور واسطے مخلصی ہمارے کے آسمان سے اوترتے ہے۔ اور
قایل ہین اسبات کے کہ حضرت عیسے ع مجسم ہوئے روح قدس سے اور پیدا ہوئے
مریم سے اور سولی بہی ہوئی اور دفن بہی کئے گئے پہر تیسرے روز جی اوٹہے اور
آسمان کو چڑہ گئے اور اپنے باپ کے دہنے طرف بیٹہے اور پہر بہی تشریف لاوینگے
کو مستقد مین دوسرے بار واسطے انفصال قضایا مردون اور زندون کے اور
ایمان لاتے ہین ہم روح قدس پر ایسی روح جو اوسکے باپ سے نکلتی ہے اور
ایمان لاتے ہین ہم اسبات پر کہ بہروسا کرنا حضرت عیسے کی شفاعت پر موجب
ہے گناہون سے معاف ہوجانیکا اور ایمان لاتے ہین ہم اوس جماعت قدسیہ پر
جو حضرت عیسے ع کے ہم جلیس تہے مسیحی اور ایمان لاتے ہین اسبات پر کہ بدن
ہمارے اوٹہینگے اور ابد الاباد تک زندہ رہینگے ۔ یہہ جو ہمنے ذکر کیا انکا
مذہب اور طور یہہ اول ہے اول اتفاق ہوا تہا اور شریعت بہی اونہون نے
بنائی ہے جسکو ایمانوت کہتے ہین۔ اور فرقہ دوسرا یعنے نسطوریہ یہہ دو لوگ

ذکر امت نصارے کا

لوگ ہین جو نسطورس کے زمانہ مین تہے یہہ لوگ نزدیک نصارے کے ایسے ہین
جیسے معتزلہ ہمارے نزدیک یہہ فرقہ اول فرقہ سے تجسد مسیح ع مین مختلف ہے انکا مذہب
امتزاج کا نہین بلکہ یہہ لوگ کہتے ہین کہ کلمہ جسد مسیح ع پر ایسا چمکا جیسا کہ شمس آئینہ
یا بلور مین چمکا کرتا ہے اور یہہ کہتے ہین کہ مسیح علیہ پر الوہیت کی جہت سے قتل واقع نہین ہوا
بلکہ جہت انسانیت پر قتل ہوا ملکانیہ اسکو نہین مانتے — تیسرا فرقہ یعقوبیہ وہ ہین
جو یعقوب البردغالی کے ہم عصر تہے یہہ ایک راہب تہا قسطنطیہ مین انکا یہہ مذہب ہے
کہ کلمہ ہی گوشت اور خون ہوکر خداوند عیسے مسیح ع کی شکل پیدا ہوگئے تہے — ابن
حزم کہتا ہے کہ فرقہ یعقوبیہ کے لوگ یہہ کہتے ہین کہ مسیح ع خدا ہے قتل بہی کیا گیا
اور مصلوب بہی ہوا اور تین روز تک مردہ زمین پر رہا انکا یہہ مقولہ ہے اون تین دن
تک دنیا بدون خدا کے جو سبکا مدبر ہے رہی — ان لوگون کے بہی خدا تعالے نے
قران مین خبر دی ہے اوس آیت کا یہہ ترجمہ ہے کہ کافر ہین وہ شخص جو کہتے ہین
کہ مسیح ع ابن مریم خدا ہے — ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ بطارقہ درمیان نصارے
کے ایسے ہین جیسے مسلمانون مین ائمہ دین گذرے ہین — اور مطارنہ مثل قاضیون کے
اور اساقفہ یا دری لوگ جنکو قسیس کہتے ہین بمنزلہ قاریون کے اور جاثلیق بمنزلہ
امام کے جو مسلمانونمین نماز پڑہاتا ہے — اور شماسہ بمنزلہ موذنون کے مقرر ہوے
ہین — اور نماز نصارے کے سات وقت کے ہوتی ہے فجر — دوپہر — ظہر
— عصر — مغرب — عشا — آدہی رات کی نماز اور نماز مین زبور پڑہتے ہین
جو حضرت داود علیہ السلام پر نازل ہوئی تہی یہودیون کے اتباع سے — اور سجدون
کے کچہہ شمار نہین کبہی ایک رکعت مین پچاس سجدے کرتے ہین کبہی ایک ہی اور وضو
نہین کرتے بلکہ مسلمانون اور یہودیون سے وضو کرنے سے بیزار ہوتے ہین اور
کہتے ہین کہ اصل پاکی دل کی ہے

کتاب نہایۃ الادراک فی درایۃ الافلاک کی

ذکر ہے ایسٹ نصاریٰ کا

۲۲. جو کہ تصنیف کی ہوئی خرقی کی درمیان علم ہیئۃ کے ہے لکہا ہے — جملہ صیام اور عیدوں نصاریٰ سے ایک روزہ بڑا ہے وہ انچاس دن روزہ رکہتے ہین اور اوس اتوار سے شروع کرتے ہین جو قریب آوے دوسری تاریخ ماہ شباط سے یعنی ماہ اذار تک پہر جو اتوار قریب ہو یا بعید اس اجتماع سے روزہ رکہتے ہین — اور عید الفطر اونکی اکادن دن کی بعد ہوتی ہے اور سبب اونکی تخصیص کرنے کا یہ ہے کہ وے اس بات کے معتقد ہیں کہ قیامت اوس روز ہوگی جس روز حضرت عیسیٰ مردون مین سے زندہ ہوئے ہین — اور ایک عید اونکی شعانین کبیر ہے یہہ ایک دن ہے بیالیسوان صوم مذکور کا معنے شعانین کے تسبیح کے ہین — کیونکہ اسی روز حضرت عیسیٰ ع بیت المقدس مین ایک گدہی بچی والی پر سوار ہوکر داخل ہوئی تہی اور اونکا استقبال سب مردون اور عورتون اور لڑکون نے کیا تہا جنکے ہاتہہ مین زیتون کے ورق تہے اور وہ لوگ توریت پڑہتے جاتے تہے یہانتک کہ حضرت مسیح بیت المقدس مین داخل ہو چکے اور تین روز مفصلہ الذیل یعنے دوشنبہ سہ شنبہ چارشنبہ تک چہپے رہے اور چارشنبہ کے روز اپنے حوارین کے ہاتہہ اور پیر دہوئے اور اونکے ہاتہہ پیر اپنے کپڑون سے پوچہے چنانچہ اٹک پادری لوگ یہہ رسم اپنے یارون کے ساتہہ برتتے ہین پہر جمعرات کے روز روٹی اور شراب سے روزہ کہولا اور ایک دوست کے مکان مین گئے — اور جمعہ کی رات کو حضرت عیسیٰ نکل کر پہاڑ کیطرف گئے اور یہودا نے جو ایک شاگرد اونکا تہا تیس درہم بطور رشوت لیکر حضرت عیسیٰ کو پکڑوا نے گیا خدا تعالےٰ نے اونکی شبہہ اوسکو دیدیا — لوگون نے اوسکو پکڑ لیا اور مارا اور اوسکے سر پر ایک کانٹون کا تاج رکہا اور بہت سختی اوسپر کی اور تمام رات جو باقی رہی تہی عذاب دیتے رہے صبح کے وقت سولی پر کہینچا بموجب قول متی اور مرقوس اور لوقا تین گہنٹہ دن ہوگا

بیان نصاریٰ کا

جمعہ کا چڑہا تہا جب سولی ہوئی تہی اور یوحنا کے بموجب چہہ گہنٹے دن آیا تہا پہر کہت اوس جمعہ کو جمعۃ الصلوب کہتے ہین (یعنے سولیون والا جمعہ) اوسی روز حضرت عیسےٰ علیہ کے ہمراہ دو چور تہے بہی سولی دیئے گئے تہے اور یہہ سولی ایک پہاڑ پر جسکو اجمہ کہتے ہین اور عبرانی مین اوسکا نام کا کلہ ہے کہڑی کی گئے تہی نصاریٰ کہتے ہین کہ نو گہنٹے مین حضرت عیسےٰ کا دم نکلا تہا جب مر چکے تب یوسف نجار نے جو چچا کا بیٹا مریم کا تہا اوسکی لاش کو یہودیون کے بادشاہ مسمی فیلاطوس سے مانگا بسبب اسکے کہ یوسف مذکور کا اوس حاکم کے نزدیک رتبہ تہا وہ لاش اوسکو بخش دی یوسف نے اپنی قبر وعوض مین حضرت عیسےٰ عم کی لاش کو مدفون کیا ۔ نصاریٰ کہتے ہین کہ حضرت عیسےٰ عم ہفتہ کی رات اور سارے دن ہفتہ کے اور یکشنبہ کی رات تک قبر مین ٹہرے رہے ۔ پہر یکشنبہ کی صبح کو جس روز وہ روزہ کہولتے ہین حضرت عیسےٰ اوٹہے اسواسطے نصاریٰ نے ہفتہ کی شبکا نام بشارت الموتی بقدوم المسیح رکہا ہے (یعنے بشارت مردون کو حضرت عیسےٰ عم کے آنے کی) ۔ اور وہ یکشنبہ نیا ہوتا ہے یہہ وہ اتوار ہے جو اول ہی آتا ہے بعد الفطر اس روز کو مبدا ازعلون کا اور تاریخ شروط اور قبالات کے مقرر کرتے ہین ۔ ان نصاریٰ کے ایک اور بہی عید ہے جسکو عید سلافا کہتے ہین یہہ عید پچاسوین روز فطر کے چالیس دن گذرنے کے بعد ہوتی ہے اس روز حضرت عیسےٰ عم پہاڑ طور سینا سے آسمان کو چڑہے تہے ۔ اور ایک عید فنطی قسطی کہلاتی ہے یہہ عید اوس یکشنبہ کے روز ہوتی ہے جو سلافا کے بعد دس روز کے آتا ہے اس عید کا نام اونکی زبان مین پچاس کے لفظ سے مشتق ہے اس روز حضرت عیسےٰ عم اپنے شاگردون مین دکہلائی دیے ۔ پہر سبکی زبانین متفرق ہوگئین جسکی زبان جس دیس کی ہوگئی وہ اوسی ملک کو چلاگیا ۔ اور ایک عید دبح ہے یہہ چہٹی تاریخ کانون ثانی کو ہوتی ہے اس روز

بیان نصارا سے کا

۲۲۲ حضرت یحیے بن ذکریا نے حضرت عیسے ؑ کو نہر اردن مین غوطہ دیا تہا — اور عید الکبیر الصلیب سے یہہ عید مشہور ہے اور روز مولود بہی یہہ لوگ مانتے ہین اوسی روز کے چالیس روز اول روزہ رکہتے ہین پہلا مولود سولوین تاریخ تشرین آخری کو ہوتا ہے مگر عید انیس چوبیسوین تاریخ کانون اول کی ہوئی تہی اسی رات کو حضرت مریم علیہا السلام نے حضرت عیسے ؑ کو درمیان ایک گانو مسمی بیت اللحم کے جو بیت المقدس کے قریب ہے جنا تہا — اب ہم حال اونکی کتاب انجیل کا لکہتے ہین واضح ہو کہ انجیل ایک کتاب ہے جسمین حضرت عیسے ؑ کے احوال وقت ولادت سے خروج تک یعنے جبتک کہ عالم مین ظاہر ہوئے سب مندرج ہین اس کتاب کو حضرت عیسے کے چار اصحاب نے لکہی ہے ایک کا نام متی ہے اس شخص نے انجیل زبان عبرانی مین درمیان فلسطین کے لکہی تہی — ایک شاگرد مرقس ہے اسنے بلاد روم میں درمیان زبان رومی کے لکہی تہی — ایک لوقا ہے اسنے شہر اسکندریہ مین یونانی زبان مین لکہی تہی — چوتہا یوحنا ہے اسنے شہر افسس مین درمیان یونانی زبان کے لکہی ہے اور اونکے روزہ چہالیس ہین جنکو صوم السلیحین کہتے ہین یہہ روزہ پیر کے روز سے جو فنطی قسطی کے بڑی فطر کے پچاس دن بعد آتا ہی شروع ہوتے ہین — مگر اسمین اونکو خلاف ہے — اور تین روزہ اور ہین جنکو صوم نینوی کہتے ہین پہلا انمین کا روزہ پیر کے دن صوم کبیر کے بائیس دن اول ہوتا ہے — اور صوم عذاری بہی اونمین روزہ مشہور ہین یہہ بہی تین روزہ ہین پیر کے روز جو عید ذبح کے ہوتا ہے شروع ہوتے ہین اور جمعرات کے روز کہولی جاتے ہین

ذکر ہے اون امتون کا جنہون نے دین نصارا سے کا قبول کیا ہے

بیان کرسٹانون کا

واضح ہو کہ رومی بھی تمام نصاراے ہین ابو عیسے کہتا ہے کہ یہہ لوگ بوجہ کثرت اور عظمت شان سلاطین اور وسیع ہونے اونکے شہرون کے اولاد عیص ابن اسحاق ابن ابراہیم خلیل علیہ السلام سے ہین یہہ لوگ بعد گذرنے تین سو چھہتر برس موسوی کے ظاہر ہوکر بلاد روم مین جا بسے تہے وہی لوگ رومی کہلاتے ہین ابن سعید مغربی اپنی کتاب مین کہتا ہے کہ رومی بنی الاصفر بہی مشہور ہین ایسکا سبب یہہ ہے کہ اصفر بہی نام ہے روم ابن عیص ابن اسحاق کا بموجب ایک قول کے کتاب کامل وغیرہ مین لکہا ہے کہ رومی لوگ اول زمانے مین دین صابیہ رکہتے تہے اور اون تبون کے جنکے نام ستارون پر ہوا کرتے تہے پوجا کیا کرتے تہے ایک مدت تک وہان کے بادشاہ معہ رعیت بت پرست رہے یہانتک کہ قسطنطین جب بادشاہ ہوا تو اسنے مذہب نصارا کا اختیار کرکے ساری رعیت کو کرسٹان بنا دیا — اور انہین نصاراے کے مذہب مین ملک ارمن بہی ہے جنکے شہر ارمینیہ مشہور ہین اونکی دار السلطنت شہر خلاط ہے جب مسلمان اس شہر پر غالب آگئے تہے اوسوقت سب ارمنی بطور رعیت رہتے تہے لیکن پہر ارمنی لوگ پہاڑ کی گہاٹیون پر غالب ہوگئے وہ بادشاہ مسلمان جو اس ملک پر غالب ہوگئے تہے دو تہے ایک کا نام طرسوس دوسرے کا نام مصیصہ یہہ دونو شخص اون شہرون پر غالب ہو چکے ہین جو اتہک بلاد سلیس مشہور ہین سلیس نام ہے ایک شہر کا جسمین ایک قلعہ بڑا مضبوط بنا ہوا ہے اور وہی شہر ہمارے زمانہ تک دار السلطنت ارمن کی مشہور رہا ایک قوم گرجی مشہور ہے ان لوگون کے شہر متصل بلاد خلاط کے واقع ہین خلیج قسطنطنیہ سے انکے شہر شروع ہوئے ہین اور شمال کی جانب کو پہیلتے ہوئے چلے گئے ہین یہہ شہر تمام کوہستانی ہے گرجی لوگ بہت ہین لیکن سبکے سب

بیان کرسٹانون کا

۲۲ مذہب نصارا ے کا رکہتے ہین اور ان لوگون کے ملک مین قاعہ مضبوط اور شہر
بڑے بڑے ہین ہمارے زمانہ مین قوم تتر سے انکی صلح ہوگئی تہے اور سلطنت انکی
خاندانی موروثی ہے یعنے جس خاندان سے سلطنت شروع ہوئی ہے اوسی کی
اولاد مین سے خواہ عورت خواہ مرد تخت پر بیٹہتا ہے — ایک قوم نصارا ے
کی چرکس ہے یہہ سمندر نیطش کے شرق کیطرف رہتی ہین یہہ لوگ بہت عیش پسند
ہین اور بڑے چین سے گذران کرتے ہین اور سب مسیحی ہین — ایک قوم روس
بہی ہے انکے شہر شمال کی جانب بحر نیطش پر واقع ہین یہہ لوگ یافث ابن
نوح کی اولاد سے ہین اور سب دین نصارا ے کا رکہتے ہین — ایک قوم
بلغار ہے یہہ لوگ جس شہر مین رہتے تہے اوس شہر کا نام چونکہ بلغار تہا اسواسطے
انکو بہی اوس شہر کیطرف منسوب کرکے بلغار کہنے لگے بلاد انکے بحر نیطش کی شرق
کیطرف واقع ہین اکثر تو انہین نصارا ے ہین مگر تہوڑے سے مسلمان بہی ہوگئے
ہین — ایک ملک ہے الیمان اس ملک کو نصارا کی کہان کہنا چاہیئے جانب
غربی قسطنطنیہ شمال تک انکے شہر واقع ہین اور انکے بادشاہ کے پاس لشکر
بہی بہت ہے ایک دفعہ اس ملک کا بادشاہ صلاح الدین ابن ایوب پر ایک
لاکہہ جوان تنومند لیکر چڑہ آیا تہا لیکن اتفاق سے وہ بادشاہ ہلاک ہوا اور
لشکر اوسکا راہ مین ویران ہوگیا ملک شام تک بہی پہنچنے نہ پایا انشاء اللہ تعالے
ہم بہی اسکا ذکر درمیان اخبار صلاح الدین کے بیان کرینگے — ایک
قوم ہے برجان یہہ لوگ بڑی کثرت سے ہین اور خصلت انکی بہت بری یعنے سرکش
اور مغرور ہین مذہب انکا نصارا ے کا ہے تثلیث کے معتقد ہین اور شہر
انکے شمال کی جانب واقع ہین اخبار انکے ہمارے ملک بسبب بعد مساکن
اور خصایل ذمیمہ انکی کے کہ لوگون کو مار ڈالتے ہین نہین پہنچے — ایک ملک ہے

بیان کرشتانون کا

ملک ہے فرنج وہان بہت لوگ رہتے ہین اوسکو ملک فرانس بہی کہتے ہین یہہ
ملک جزیرہ اندلس کی شمال کی طرف واقع ہے انکے بادشاہ کو فرانسیس کہتے
ہین اسی ملک کا بادشاہ ایک دفعہ مصر پر چڑہ آیا تہا اور اوسنے دمیاط کو پکڑکر
قید کر لیا تہا مسلمانون نے یہہ چالاکی کی کہ اسکو بہی گرفتار کیا اور دمیاط کو اسکی
قید سے چہڑا کر اور احسان اوسپر رکہکے اوسکو بہی چہوڑ دیا یہہ وارداتیں بعد مرنے
ملک صالح ایوب ابن الملک الکامل محمد ابن ابی بکر ابن ایوب کے ہوئی تہی چنانچہ
سیتم ہی اسکا حال انشاء اللہ تعالے درمیان سن ۶۴۸ چہہ سو اڑتالیس ہجری کے
لکہین گے اور جزیرہ اندلس پر بہی فرانسیس غالب ہین ان لوگون کے دریاے روم
مین کئی جزیرہ مشہور ہین مثل صقلیہ اور قبرس اور اقریطش وغیرہ کے اور انہین
نصاراے مین سے ایک قوم ہے جنویہ یہہ لوگ شہر جنوہ کیطرف منسوب ہین
جو کہ ایک بڑا شہر قسطنطنیہ کے غرب کے طرف دریاے روم پر واقع ہے
اور اون نصاراے مین سے ایک قوم ہے بنادقہ یہہ قوم بسبب اپنی شہرت
کے محتاج بیان کی نہین انکے شہر کا نام بندقیہ ہے یہہ شہر اوپر اوس خلیج کے
جو سمندر سے نکل کر سات میل شمال اور غرب کی طرف بہتی ہے واقع ہے
اور انکے شہر مین اور جنوہ مین فاصلہ آٹہہ دن کی منزل کا ہے اور دریا سے
انکا شہر دو ہفتے کی راہ سے کچہہ زیادہ فاصلہ پر ہے کیونکہ یہہ لوگ دریا کی
گہاٹی سے نکل کر جسکے کنارے پر بندقیہ سات میل پر واقع ہے طرف بحر روم کی
مشرق کو ہوکے جاتے ہین پہر وہان سے مغرب کی راہ ہوکر جنوہ کو پہنچتے ہین
اور شہر رومیہ بڑا شہر ہے جنوہ اور بندقیہ کے غرب کی طرف واقع ہے اور
اسی شہر مین انکا بادشاہ بہی رہتا ہے اوس دار السلطنت کا نام الباب بہی
کہتے ہین یہہ دار السلطنت اندلس سے ایک کوس کے فاصلہ پر مشرق کی جانب ہے

ہندوستان کے آدمیون کا بیان

۲۲۶ واقع ہے ـ ایک قوم نصارا ے کی جابلقہ مشہور ہے یہہ فرانسیس لوگون سے بہت
عفت اور بےحیا ہین اکثر انمین سے جاہل اور ظالم ہوتے ہین اور آرائستگی انکی
یہہ ہے کہ کرتے سے اپنے کبھی نہین دہوتے یہانتک کہ میلے ہوکر سڑ اور گل کر ادہر جاتے
ہین اور ایک دوسرے کے گہر مین بدون اجازت گہس جاتے ہین حقیقت مین
یہہ لوگ مثل بہائم کے ہین انکے ہی شمالی جانب اندلس کے جانب بہت شہر واقع
ہین ـ ایک قوم نصارا ے کی باشقرد ہی اس قوم کے آدمی درمیان الیمان
اور بلاد فرانس کے بہت پائے جاتے ہین انکا بادشاہ اور اکثر اوسکی رعیت
نصارا سے ہے مگر اونمین کچہہ مسلمان بہی ہین مگر بدخلق پرلے درجہ کے

ذکر ہے ہندوستان کے لوگون کا

واضح ہو کہ ہندوستان مین بہت فرقہ ہین شہرستانی کہتا ہے کہ ہندوستان مین
ایک فرقہ کا نام باسویہ ہے یہہ لوگ گمان کرتے ہین کہ ہمارے درمیان ایک رسول
فرشتہ خو روحانی خصلت بصورت بشر نازل ہوا تہا اوسنے ہمکو آگ کی پوجا بتلائی
اور حکم دیا کہ اس طور سے برابر تم حاصل کرو خوشبوئی چڑہاؤ مینڈہے قربانی کو
آگ کے سامنے نذر لاؤ مگر اوس رسول نے ان لوگون کو منع کیا کہ خون نکرو
اور کوئی قربانی سوائے آگ کے نہو اور یہہ جال انکے واسطے مقرر کی کہ
ایک بڑی دراکی کے دہاگے ہونڈ سے بائین بغل کے نیچے کو باندہا کرو اسکو
فارسی مین زنار اور ہند مین جنیئو کہتے ہین اور اوس رسول نے ان لوگون کے
واسطے زنا کرنا مباح کیا اور یہہ حکم دیا کہ گاؤ بیل کی بڑی تعظیم کرو جہان اوسکو
دیکہو وہان سبہن نواؤ اور اپنے رام کے سامنے جب توبہ کرو تب گاسے کو

ہندوستان کے آدمیون کا بیان

شہرستانی کہتا ہے کہ ایک فرقہ ہندوستان مین بہودیہ
کو چھوڑ اور گڑگڑا ود — شہرستانی کہتا ہے کہ ایک فرقہ
ہے انکے مذہب مین یہہ حکم ہے کہ کسی شئی کو برا نہ جانو کیونکہ جتنے چیزین دکہلاتی
دیتے ہین سب اوسی خالق کی بنائی ہوئی ہین یہہ لوگ اپنے گلین ہار پہنتے اور ہڈیون
کی ڈالتے ہین اور اپنے بدنون اور سرون پر راکہہ ملتے ہین اور جانورونکو مارنا
اور نکاح کرنا اور مال جمع کرنا حرام جانتے ہین — اور ہندوستان مین شمس پرست
اور چاند پرست اور بت پرست بہی ہین لیکن بت پرست زیادہ ہین اونکے بت
چند طرح کے ہین ہر ایک قوم کا بت علیحدہ ہے اور شکلین بہی اون بتون کی ایک
نہین ملتین مثلاً بعضے بت کے بہت سے ہاتہہ ہین کسی بت کی شکل عورت کیسی ہے
اور ساتہہ اوسکے سانپ ہین ایسی ایسی صورتین بنا کر پوجتے ہین — اور بعضے لوگ
ہندوستان مین پانی کو پوجتے ہین اونکو جلہکتی کہتے ہین یہہ لوگ گمان کرتے ہین کہ
پانی بادشاہ ہے اور وہی اصل ہر شئی کی ہے جب پانی کو پوجنے جاتے ہین اونکا
یہہ دستور ہے کہ کپڑے اوتار کے دہوتی باندہ کے ستر چہپا کر پانی مین گہس کر بیچ
مین کہڑے ہوتے ہین بعضے دو ساعت بعضے زیادہ اور موافق اپنے حوصلہ کے پہول
بہی اپنے ہمراہ لیجاتے ہین اون پہولون کو ریزہ ریزہ کرکے اوس پانی مین پہینک
دیتے ہین اور رالا جپتے جاتے ہین اور موہنہ سے کچہہ پڑہتے ہین جب وہ اسکے
چلنے لگتے ہین تب پانی ہاتہہ سے ہلاتے ہین اور کچہہ تہوڑا سا پانی لیکر سر پر ڈالتے
ہین پہر سیس نوا کر چل دیتے ہین — ایک فرقہ ہندوستان مین آتش پرست ہے
جنکو اگنہوتری کہتے ہین اونکے پوجا کی یہہ صورت ہے کہ اپنے اپنے گہر مین ایک گڑہا کہود
انگیٹہیان کہود کر آگ بہڑکاتے ہین اور جو طعام لذیذ یا شراب لطیف یا اچہا
کپڑا یا خوشبودار شئی مثل عطر وغیرہ کے یا جواہر نفیس جو اونکو دستیاب ہوتا ہے
اوسکو آگ کی نذر کرتے ہین اور ثواب دنیا کا بڑا سبب حاصل کرتے ہین مگر جانتے ہین

ہندوستان کے آدمیون کا بیان

 ڈالنا حرام جانتے ہین بخلاف اور فرقہ کے کہ وہ آگ مین جلنے کو بھی ثواب سمجھتے ہین — ایک فرقہ ہے برہمنونکا انکو بدیا رتی کہتے ہین یہہ لوگ علم نجوم اور فن ہیئت سے بھی واقفیت اپنے طور کی رکھتے ہین مگر اونکے نجوم تمام اہل تجسیم اور رومیون کے خلاف ہین کیونکہ اکثر احکام انکے اتصالات ثوابت پر مقرر ہین اور ماسوا اوسکے جو اور اہل تجسیم نجومی ہوتے ہین اونکے احکامات سبعہ سیارہ کی گردش وغیرہ پر موقوف ہوتے ہین اسلئے انمین اور اونمین زمین آسمان کا فرق ہے بدیا رتی انکو اسواسطے کہتے ہین کہ بدیا یعنی علم کو یہہ لوگ بہت دوست رکھتے ہین اور بڑا سوچ بچار کرتے رہتے ہین انکا قول ہے کہ فکر درمیان محسوس اور معقول کے واسطہ ہے اور یہہ لوگ بہت کوشش کرکے اپنے تمام فکر کو محسوس سے ہٹا کر عالم غیب کی طرف رجوع کرتے ہین چنانچہ اکثر عالم غیب دان ہوجاتے ہین اور انکے اوہام مین یہہ تاثیر ہوجاتی ہے کہ ایک زندہ شخص پر وہم ڈالکر مارڈالتے ہین یہہ رتبہ ان لوگون کو بعد کوشش بلیغ اور محنت شاقہ کے نصیب ہوتا ہے کہتے ہین کہ لوگون سے ملنا چھوڑ دیتے ہین آنکھین مدت تک بند رکھتے ہین برہمن لوگ کسی نبی کے قایل نہین اس مقام پر جو وہ شبہ کرتے ہین کتاب ملل والنحل مین مفصل لکھا ہوا ہے حاجت بیان کی نہین — ابن سعید مغربی اپنی کتاب مین مسعودی سے نقل کرتا ہے کہ ہندو اسطرح کے بے شرم ہین کہ گوز مارنا اونکے نزدیک کچھہ برا نہین بہ نسبت کہانسنے کے اور ڈکار لینا بڑا معیوب جانتے ہین پادنے سے اور یہہ بھی اوسنے نقل کیا ہے کہ ہندو لوگ اپنی جان کا ہلاک کرنا اور آگ مین جلنا بہت ثواب سمجھتے ہین جب انکا ارادہ جلنے کا ہوتا ہے بادشاہ کے دربار مین حاضر ہوکر اجازت لیتے ہین جب اوسکو اجازت ہوجاتی ہے تب اوسکو

ہندوستان کی آدمیونکا بیان

اوسکو ریشمی منقش کپڑے اچھے اچھے پہنا کر اوسکے سر پر ایک تاج رکھہ کر ڈہول اور طاشہ و مرفہ آگے آگے بجاتے ہوئے لیجاتے ہین اور تمام شہر کے بازارون مین گشت کرکے معہ اپنے اقرباکے اوس مقام پر جہان اوسکے جلانے کیواسطے آگ جلا رکھتے ہین پہنچتا ہے تب ایک خنجر اپنے ہاتھہ مین لیکر پیٹ چاک کر کے آگ مین گر پڑتا ہے راوی مذکور کہتا ہے کہ ان لوگومین زنا مباح ہے اور یہہ لوگ نہر گنگا کی بہی بڑی تعظیم کرتے ہین یہہ ایک بڑی نہر جاری ہے حدود ہندوستان مین جانب شرق سے غرب کو اسکا پانی بہت تیز چلتا ہے ہندو لوگ بہت خواہش اور خوشی سے اپنی جان اسمین غرق کرکے کہوتے ہین بعضے اوسکے کنارے ہی پر اپنی جان کہو دیتے ہین اور اس نہر کے پانی کی ایسی عزت کرتے ہین جیسے آب زمزم کی مسلمان لوگ عزت کرکے بطور تبرک تحفون کے طور پر آپسمین لین دین کرتے ہین — پوشیدہ نرہے کہ ہندوستانمین کی مملکت مین ایک مملکت عظیم کا نام مونگیر ہے اوپر دریاے اللان کے یہہ مملکت دریاے اللان پر جسکی اوپر سندہ بہی ہے واقع ہے یہہ دریا ایسا عمیق ہے کہ اوسکا گہراؤ دریافت نہین ہوتا یہہ اول ہے دریا ہے اون دریاؤن ہندسے جو عرب کی طرف واقع ہین اور یہہ مملکت مسلمانونکی شہرونکی بہت نزدیک ہے جیا بچہ محمود ابن سبکتگین نے کئی بار ان ملکونمین لڑائی کرکے کئی شہر فتح کئے تہے اس مملکت کا بڑا شہر لہاوڑ ہے وہ اوپر دو کنارون ایک نہر عظیم کے واقع ہے مثل بغداد کے راوی کہتا ہے کہ مملکت مونگیر کی قریب یہہ مملکت قنوج واقع ہے یہہ مملکت کوہستانی دریا سے فاصلہ پر ہے جو شخص اس مملکت کا بادشاہ ہوتا تہا اوسکو نودہ کہا کرتے تہے یہان کے باشندون کے پاس چند بت ہین بطور وراثت کے انکی پوجا کرتے چلے آتے ہین اور یہہ گمان

ذکر ہے باشندگان سندہ کا

کرتے ہین کہ دو لاکہہ برسکا عرصہ گذرا جبسے یہہ بت ہمارے بزرگون کے وقت سے ۲۲ب
آجتک موجود ہین اِس مملکت کے پاس ہی ایک مملکت قماری ہے یہہ وہ مملکت ہے
جسکی طرف عود قماری منسوب ہے یہہ دریا کے اوپر واقع ہے یہان کے
باشندے زنا کرنا حرام جانتے ہین ابن سعید نے مسعودی سے روایت کی ہے
کہ اس مملکت کے بادشاہ کا نام رسیم تہا اوسی بادشاہ جزیرونکا جنکو مہاراج
کہتے تہے دریا کیطرف سے آکے لڑا کرتا تہا — اور ممالک ہند کے آخر مین
مشرق کی جانب ایک مملکت ہے نبارس یہہ قریب بلاد چین کے ہے یہہ
بڑی مملکت ہے عرض اسکا دس دن کے منزل کا ہے اور بحر ہند جزیرہ جنکو جزایر
عرب الہند کہتے ہین بیشمار ہین اور اونکے بادشاہ بہی انہین مین اکثر مصنفین نے
ان جزیرونکا احوال لکہا ہے ہمنے بسبب اختصار کے چہوڑ دیا

ذکر ہے باشندگان سندہ کا

مخفی نرہے کہ مملکت سندہ عرب الہند کہلاتی ہے اِس مملکت کے بلاد دو قسم ہیں
ایک قسم سمندر کیطرف واقع ہے ان بلاد کو الّاان کہتے ہین اون شہرون مین
بڑے شہر ملتان — اور منصورہ — اور دیبل مشہور ہین اِس حصہ پر مسلمان
لوگ غالب ہین — اور قسم ثانی جنگل کیطرف پہاڑ کی جانب واقع ہے
اِس حصہ کے شہر بہت تنگ اونکی راہین مشکل گذار ہین ان بلاد کا نام کشمیر ہے
— ان شہرون پر کفار مسلط ہین اور وہان کے باشندے بتون کی پرستش
مثل ہنود کے کرتے ہین اور جو بادشاہ ملک سندہ کا ہوا کرتا تہا اوسکو
زنبیل کہا کرتے تہے

بیان سودان کا

بیان سودان کے لوگونکا یہہ لوگ حام کی اولاد مین ہین

ابن سعید کہتا ہے کہ سودان کے مذہب مختلف ہین — بعضے اونمین مجوسی ہین اور
بعضے سانپون کو پوجتے ہین — بعضے بتون کی پرستش کرتے ہین — جالینوس
کہتا ہے کہ ان لوگونمین دس عادتین پائی جاتی ہین — ایک یہہ بالون کا سیاہ ہونا
سبک ہونا ڈارہی کا — اور ہتھنے ناک کے ان لوگون کے پہولے ہوئے ہوتے
ہین اور ہونٹ موٹے ہوتے اور دانت باریک تیز ہوتے ہین — چمڑے مین سے بدبو آیا کرتی ہی
— رنگ سیاہ ہوتا ہے — ہاتہہ اور پیر پہٹے ہوتے ہین ذکر انکا بڑا ہوتا ہے —
عیش طرب مین بہت رہتے ہین — بڑا ملک اونکا حبش ہے اس مملکت کے
شہر سامنے حجاز کے واقع ہین درمیان حجاز اور حبش کے دریا واقع ہے یہہ شہر
بہت لنبے چوڑے ہین — نوبہ کے جنوب مشرق کو واقع ہین یہہ وہ لوگ ہین
جو قبل اسلام کے یمن پر بادشاہت کر چکے ہین جیساکہ اوپر بیان ہو چکا ہے جو ذکر
ملوک یمن کے اور خوجے حبشہ کے تمام جہان مین قدر پاتے ہین درمیان اور
خوجون کے — اس حبشہ کے جنوب کیطرف پاس ہے اوسکے زیلع واقع ہے
اس جاے دین اسلام غالب ہے — اور سودان ہی کے لوگون مین سے ملک
نوبہ ہے یہہ لوگ حبشہ کے قریب ہی رہتے ہین رہتیا شمال اور غرب کی طرف کو اور
نوبہ درمیان جنوب حدود مصر کے واقع ہے بہت دفع لشکر مصر نے ان لوگون سے
لڑائی کی ہے — کہتے ہین کہ لقمان حکیم جو حضرت داود علیہ السلام کے پاس تہا
وہ بھی نوبہ سے ہے پیدائش تہا ایلہ مین پیدا ہوا تہا — انہین لوگونمین سے ذوالنون
مصری ہین — اور بلال بن حمامہ ہین — اونہین لوگونمین سے ایک قوم ہے

بیان سودان کا

۲۳۱ بجا یہہ قوم بہت سخت اور مضبوط اور سیاہ اور ننگے ہوتے ہین بتون کی پوجا کرتے ہین — مگر انکے ملک مین امن ہے اور اچھی طرح پر رہتے ہین سوداگرون سے اچھی موافقت رکھتے ہین ان کے شہرونمین سونا بہت ہوتا ہے یہہ لوگ حبشہ کے اوپر کی جانب جنوب کی طرف کو رودنیل پر رہتے ہین — اونہین کے قوم مین سے دمادم ایک قوم ہے انکے شہر بہی رودنیل پر واقع ہین زنگیون کے شہرون کے اوپر کی جانب کو — یہہ قوم دمادم تترالسودان کہلاتے ہین کیونکہ یہہ لوگ ان سے نکل کر سودان سے لڑا کرتے ہین جیسا کہ مسلمانون سے بہی اونکی لڑائی ہوچکی ہے — مگر مذہب مین بالکل جہل ہین کیونکہ بت پرست اور اوضاع مختلفہ کے بت رکھتے رہا — انکے ملک مین ایک قسم کا جانور ہوتا ہے جسکو شترگاو پلنگ کہتے ہین — اور اونکی زمین مین کو رودنیل مصر تک بہتی ہے — انہین لوگون مین زنگی ایک قوم ہے یہہ بہت سیاہ کمال ہوتے ہین اور جب کبہی لڑائی کو نکلتے ہین تو بیلون پر سوار ہوکر جنگ کرتے ہین اور بتون کی پوجا کیا کرتے ہین مگر ڈرپوک بہت اور دل کے سخت ہوتے ہین ان کے شہرونمین پہاڑ کے پاس سے رودنیل منقسم ہوئی ہے — ایک قوم انہین کے لوگون مین ہے اوسکو نکرور کہتے ہین یہہ رودنیل کی غرب کے جانب رہتے ہین اور بلاد اونکے درمیان غرب اور جنوب کے واقع ہین انکے شہرونمین سونے کی کہان ہوتی ہے مگر سب لوگ کافر ہین — بعضے مسلمان بہی ہین — ایک قوم ہے مسمی کا نم اکثر اس قوم مین مسلمان ہین رودنیل پر رہتے ہین مگر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب برتتے ہین — اور شہر غانہ بڑا شہر ہے بلاد سودان مین یہہ نہایت جنوب و غرب کی جانب واقع ہے مسافر لوگ تجار سجلماسہ سے غانہ کو جاتے ہین اور سجلماسہ ایک شہر ہے نہایت غرب مین سمندر سے دور ہے اور سجلماسہ سے غانہ تک بارہ دن کی راہ تک پانی معتبر

بیان ہے چین کے لوگون کا

میسر نہین آتا سوداگر لوگ انجیر اور نمک اور تیل اور پارچہ وہان لیجاتے ہین
اور سونا وہان سے بہر لاتے ہین

بیان ہے چین کے لوگون کا

واضح ہو کہ بلاد چین بڑے لنبے چوڑے ہین طول اونکا مشرق سے مغرب
تک دو مہینے کی راہ سے زیادہ ہے اور عرض دریاے چین جو جنوب مین
ہے دیوار یاجوج ماجوج تک جو شمال مین ہے واقع ہے — اور یہہ بہی
کہتے ہین کہ عرض اس اقلیم کا طول سے زیادہ ہے بہرکیف اس عرض مین
سات اقلیم ہین — اور باشندے وہان کے صاحب سیاست اور عادل
اور عقلمند صناعات مین مگر قد اونکے چہوٹے اور سر بڑے ہوتے ہین مذہب
اونکے مختلف ہین بعضے مجوسی یعنے بُت پرست بعضے آگ پرست کہتے ہین
کہ اس ولایت کا بڑا شہر خُمدان ہے اور سکو چیر کر ایک نہر عظیم نکلی ہے اہل
چین تمام خلق اللہ سے تصویر نباتی اور نقش و نگار مین فوقیت رکہتے ہین
اگر چین کا ایک باشندا اپنے ہاتہہ تصویر ایک نکالدے پہر ویسی کسی سے
نہین نکلتی — ایک چین اقصا ہے جسکو چین ماچین کہتے ہین اسمین بہت
آبادی ہے مشرق کی جانب ہے پرے اوسکے ہوا اور بحر محیط کے کچہہ نہین بڑا
شہر اسکا سیلی مشہور ہے خبرین اونکی ہمکو نہین ملتی اسواسطے اتنا ہی لکہا گیا

ذکر ہے بربر کا

ذکر ہے بربر کا

۲۴۴ واضح ہو کہ بربری لوگون کے نسل مین اختلاف ہے کہا گیا ہے کہ وہ لوگ فارق ابن بیصر بن حام کی اولاد ہین — مگر بربری لوگ یہہ تصور کرتے ہین کہ ہم قیس عیلان کی اولاد مین ہین — اور ایک قوم صنہاجہ بربر کی یہہ خیال کرتے ہین کہ افریقیس بن صیفی الحمیری کی اولاد مین ہین — اور قوم زناتہ اونکی خیال کرتی ہے کہ ہم لخم کی اولاد سے ہین — صحیح یہہ ہے کہ یہہ لوگ کنعان کی اولاد مین ہین جیساکہ مین پہلے بیان کر چکا ہون اصل حقیقت یہہ ہے کہ جبکہ بادشاہ جالوت مارا گیا تب اولاد کنعان کی الگ الگ ہو کر متفرق ہو گئی اونمین سے ایک گروہ بلاد مغرب کیطرف جا بسی تہے وہ لوگ بربری کہلاتے ہین — قبایل بربر بہت ہین — ایک قوم ہے اوسکو کتامہ کہتے ہین انکے شہر درمیان پہاڑونکے غرب اوسط مین واقع ہین — کتامہ وہ لوگ ہین جنہون نے دولت سیدیون کی قایم رکہی ابی عبداللہ شیعہ کی جانب ہو کر — ایک قوم اونمین صنہاجہ ہے اسی قوم مین سے افریقیہ کے بادشاہ ہوتے آئے ہین یہہ لوگ اولاد بلکین ابن زیری کے ہین — ایک قوم اونکی زناتہ ہے اس قوم مین سے بادشاہان فارس اور تلمسان اور سجلماسہ ہوئے ہین انکی دانائی اور شجاعت مشہور ہے — ایک قوم مصامدہ ہے انکے رہنے کے مقام درمیان پہاڑون کے واقع ہین یہہ لوگ وہ ہین جنہون نے مہدی بن تومرت کی مدت اور کمک دے تہے — اور انکی تائید سے عبدالمومن اور اوسکے اولاد نے بلاد مغرب کی بادشاہت کی — ایک قبیلہ اس قوم مصامدہ مین سے علیحدہ ہو گیا ہے اوسکو ہنتانہ کہتے ہین اس قبیلہ کے آدمی افریقہ اور غرب اوسط مین بادشاہ ہوئے ہین جیساکہ ابوزکریا یحیٰی بن عبدالواحد بن ابی حفص — پہر اوسکا بیٹا ابی عبداللہ محمد بن یحیٰی بادشاہ ہوا یہی حال چہ سو باون برس تک رہا انشاء اللہ اسکا ذکر کرونگا — ایک قوم بربر کی برغواطہ ہے انکے

ذکر ہے اُمّت عاد کا

انکے مقام بود باش کے تا مسنا اور جہات سنلا دریا محیط پر ہین بربر مثل عرب کے لوگون کے ہین درمیان سکونت جنگلون کے اور انکی زبان عربی سے نہین ملتی — ابن سعید کہتا ہے کہ زبان اونکی رجوع کرتی ہے ایک اصول کے طرف مگر فروعات اوسکی بہت مختلف ہین بدون ترجمہ کے سمجھنے مین نہین آتی

ذکر ہے اُمّت عاد کا

یہہ لوگ اولاد عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح کے ہین قوم عاد کی بڑی بڑی جسد تہے اور متکبر بہی پرلے درجہ کے — جبکہ زبانین متفرق ہوگئین تب عاد حضرموت مین آرہا تہا — اسکی اولاد جب بہت گنہ گار ہوگئی تب خدا تعالے نے حضرت ہود عم کو نبی نباکر اونکے پاس روانہ فرمایا جیسا کہ اول ذکر آچکا ہے فصل اول مین اونہون نے اوسکو نہ مانا یہہ لوگ بہت قوی اور طاقت ور تہے اور ان لوگون نے زمانہ مین بڑے بڑے آثار اور مکانات عظیم نباکر چہوڑے ہین چنانچہ حضرت ہود عم نے اونکو کہا تہا کہ تم نباتی ہو ہر جاے مین ایک نشانی عبث اور کارخانہ جو نبالی ہو اِس امید پر کہ ہمیشہ جیتے رہوگے اور جب تم طاقت وری کرتے ہو تو مانند طاقت وری ظالمون کی — بلاد عاد کا نام احقاف بہی کہتے ہین یہہ شہر بلاد یمن اور بلاد عمان کے متصل واقع ہین بادشاہ بہی عاد کی اولاد مین ہوئے ہین اول بادشاہ جو اونمین سے ہوا ہے اوسکا نام شدّاد بن عاد ہے — پہر اوسکی اولاد مین سے بہت لوگ بادشاہ ہوئے عاد کے حال مین بہت اختلاف ہے اور جسنے جو ذکر کیا ہے وہ بے ٹہکانے ہے اِسلئے ہم بہی اور زیادہ کچہہ نہین لکہتے

ذکر ہے عمالقہ کا

ذکر ہے عمالقہ کا

یہہ لوگ عملیق بن لاوذ بن سام کی اولاد مین سے ہین۔ جبکہ زبانین لوگون کی متفرق ہوگئین تہین اوسوقت عمالقہ صنعا ریمن مین آرہے تہے ۔ پہر حرم کو چلے گئے اور جسے انسے لڑائی کی اوسکو انہون نے مار ڈالا ۔ اِس قوم عمالقہ مین سے ایک گروہ شام کے ملک مین رہتا تہا جسکو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بعد اونکے حضرت یوشع عم نے لڑکر فنا کردیا اِس قوم مین مصر کے بادشاہ بہی ہوئے ہین ایک بادشاہ انہین سے یثرب اور خیبر اور ان نواحی کا بہی بادشاہ ہو گذرا ہے صاحب الاغانی کہتا ہے کہ یہودیون کے خیبر وغیرہ مین رہنے کا سبب یہہ تہا کہ موسیٰ عم نے ایک لشکر عمالقہ سے لڑنے کے لئے بہیجا تہا وہ لوگ خیبر اور یثرب وغیرہ حجاز مین رہا کرتے تہے اور حضرت موسیٰ عم نے اون سے یہہ کہدیا تہا کہ سبکو مارڈالنا ایک شخص بہی اونمین کا زندہ نہ رکہنا ۔ جب وہ لشکر عمالقہ پر چڑہ کر آیا سبکو مار کر نیست و نابود کردیا مگر ایک لڑکا بادشاہ کا بیٹا زندہ رہا جب بنی اسرائیل مراجعت کرکے اپنے ملک کو گئے تب یہودیون نے اونکو کہا کہ تم لوگ گناہگار ہو ہم تمکو اپنی شہر مین نہ آنے دینگے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہوگیا تہا اونہون نے کہا کہ تم نے کیا گناہ کیا اونہون نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہہ حکم تہا کہ ایک کو بہی زندہ نہ چہوڑنا تمنے بادشاہ کے بیٹے کو کیون نہ مارا ۔ اونہون نے جواب دیا کہ اگر تم ہمارے رہنے سے ناراض ہو ہم اونہین شہرونمین جنکو ہمنے فتح کیا ہے جا بستے ہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ بنی اسرائیل یثرب اور خیبر وغیرہ بلاد حجاز مین آبسے اور ہمیشہ چین سے رہا کئے اوسوقت تک کہ اوس دور

ذکر ہے عرب کے لوگون کا

کہ قبیلۂ اوس اور خزرج انکے پاس آیا جبکہ وہ لوگ متفرق ہوگئے یمن سے بسبب سیل العرم ۲۳۷
کے — بعضے یہہ کہتے ہین کہ بخت نصر نے بیت المقدس جب ویران کیا اور
یہودیون کو نکالدیا تب سے یہودی اس ملک مین آبسے تہے

ذکر ہے عرب کے لوگونکا جو قبل اسلام کے تہے

شہرستانی ملل اور نحل مین کہتا ہے کہ عرب زمانہ جاہلیت مین کئی قسم پر تہے
— ایک قسم خدا تعالے کا بالکل انکار کرتے تہے اور اونکا یہہ مقولہ تہا
کہ ہر ایک شئی اپنی طبیعت سے زندہ ہوجاتی ہے اور زہر مار ڈالتا ہے اور
پہر ہرگز زندہ نہ ہون گی جیساکہ قران شریف مین بہی ان لوگون کی خدا تعالے
نے خبر دی ہے — ترجمہ اوس آیت کا یہہ ہے — کہتے تہے وہ کافر کہ
ہماری زندگی دنیا ہی کی ہے آپ ہی ہم مرتے ہین اور آپ ہی زندہ ہوجاتے ہین
نہین مارتا ہمکو مگر زمانہ — اور ایک قسم کے کافر خالق کا اقرار کرتے تہے
مگر پہر زندہ ہونے کا انکار کرتے تہے — انکی بہی قرانمین بایمضمون خبر آئی
ہے — کہ اقرار کیا انہون نے پیدایش اول کا اور شبہہ مین ہین نئی پیدایش
سے یعنے پہر کر زندہ ہونیکا اقرار نہین کرتے — اور ایک قسم کے کافر بتون کو
پوجتے تہے اور ہر ایک بت ہر ایک قبیلہ کے ساتہہ مختص تہا — باین تفصیل
— وَدّ ایک بت تہا قبیلہ کلب کا اسکو پوجتے تہے یہہ بت دریائی ایک قلعہ
مسمی دُومتہ الجندل مین رکہا رہتا تہا — اور سُوَاع ایک بت تہا قبیلہ
ہذیل کا — اور یغوث کو مذحج قبیلہ پوجتا تہا اور قبایل یمن کے بہی اسکے
پرستش کیا کرتے تہے — اور نسر نام ایک بت کا تہا اسکو قبیلہ ذی الکلاع

ذکر عرب کی لوگون کا

۲۲ ارض حمیر مین پرستش کرتے تہے — اور یعقوق کو ہمدان نے اور لات کو ثقیف درمیان طایف کے نے اور عزی کو قریش اور بنی کنانہ اور منات کو اوس اور خزرج پوجا کرتے تہے — اور ہبل سب بتون سے معظم اور بڑا بت تہا یہہ بت کعبہ کے اوپر رکہا رہتا تہا — اور اساف اور نایلہ یہہ دو بت صفا و مروہ پر رہا کرتے تہے — بعضے لوگ اونمین کے میلان طبیعت یہودیون کی مذہب کی طرف بہی رکہتی تہے — اور بعضے نصرانیہ کی طرف کو ڈہلی ہوئے تہے — بعضے صابیہ کے مذہب کیطرف تہے وہ لوگ انوار منازل اور ستارون اور منجمین کا بہت اعتقاد رکہتے تہے — سب کام انکے انواء پر مقرر تہے حتی کہ حرکت اور جنبش بہی نہ کرتے جبتک اوسکے موافق نوء نہ پاتے — اور کہا کرتے تہے کہ انکے فلانی نوء کے سبب ہمارے ملک مین مینہہ برسا — بعضے انمین کے فرشتون کو سجدہ کرتے تہے اور بعضے جنون کو پوجتے تہے — اور علم اوس زمانہ مین یہہ پڑہے جاتے تہے — علم الانساب — علم الانوا — علم التواریخ — تعبیر الرویا — حضرت ابا بکر صدیق رض ان علوم مین بڑے دست قدرت رکہتے تہے — اور بعضے بعضے باتین جو ایام جاہلیت مین کفار کرتے تہے شریعت اسلام مین بہی وہ جایز ہین — چنانچہ وہ لوگ ما اور بیٹے سے نکاح نکرتے تہے — اور دو بہنون کو جمع کرنا اون کے نزدیک بہت برا تہا — اور جو شخص اپنے باپ کی جورو کو گہر مین ڈال لیتا اوسکو برا جانتے تہے اوسکو ضیزن کہا کرتے تہے جسکے معنے ہندی مین مادرچود ہین اور خانہ کعبہ کا حج کیا کرتے تہے اور عمرہ اور احرام باندہتے اور طواف کرتے اور دوڑتے اور جو جائے ٹہرنے کی ہے وہان ٹہرتے اور کنکریان پہینکتے اور بعد تین سال کے ایک مہینہ بہر مراقبہ کرتے — اور غسل کی حاجت سے نہاتے

نہاتے — اور کلّی کرتے — اور ناک پاک پانی سے کرتے اور سر پر پانی
ڈالتے اور مسواک کرتے اور استنجا کرتے — اور ناخون لواتے اور بغل کے
بال لیتے — اور موی زہار مونڈواتے اور ختنہ کرتے اور چور کا دہنا ہاتھ
کاٹ ڈالتے یہی باتین شریعت اسلام مین بہی جاری رہین

ذکر ہے تقسیم قبایل عرب کا

واضح ہو کہ مورّخین عرب نے عربی لوگون کی تین قسم کی ہین — قسم اول بایدہ
قسم ثانی عاربہ — قسم ثالث مستعربہ ہے
بایدہ اون عرب کو کہتے ہین جو سب سے اول تہے اون کے اخبار و نوشتے ہمارے
ہاتہہ نہین آئے بلکہ بسبب قدامت اور بعید ہونے عہد کے اونکی خبرین دستیاب
نہین ہوئین وہ عاد — اور ثمود — اور جرہم اولی ہین — زمانہ عاد کے
وقت مین یہہ لوگ تہے اخبار اور تواریخ اونکی بالکل جاتی رہی — مگر جرہم
ثانی قحطان کے اولاد سے ہین انہین لوگون مین اسمعیل ابن ابراہیم خلیل علیہ السلام
جا رہا تہا ان عرب بایدہ کا حال کچہہ تہوڑا سا جو دستیاب ہوا ہے وہ اب
مین ذکر کرتا ہون — دوسری قسم عرب کی جنکو عرب العاربہ کہتے ہین یہہ وہ
عرب ہین جو یمن مین رہتے تہے اولاد قحطان سے — اور عرب مستعربہ یعنے
تیسری قسم عرب کی یہہ لوگ اسمعیل ابن ابراہیم کی اولاد مین ہین

بیان ہے اخبار عرب بایدہ کا

بیان ہے اخبار عرب بایدہ کا

۲۴۴. عرب بایدہ کے دو قبیلے مین ایک کا نام طسم ــ دوسرا جدیس ــ یہہ دونو قبیلے درمیان جزیرہ یمامہ کے جو عرب کا ایک جزیرہ ہے رہا کرتے تہے مگر قبیلہ طسم کے لوگ بادشاہت کرتے تہے ایک زمانہ اسی چین سے رہے یہانتک کہ ہراونکے ہاتہہ ریاست جاتی رہی ایک اور شخص ظالم اور گنہگار تکبر بادشاہ ہوا اسنے یہہ قانون مقرر کیا کہ قبیلہ جدیس کے کوئی عورت باکرہ جب نکاح کرے تو وہ قبل صحبت کرنے اوسکے شوہر کے بادشاہ کے پاس حاضر ہو جب وہ اوسکو سرفراز کرلے تب وہ اپنے خاوند کے پاس جایا کرے ــ جب یہہ قانون قبیلہ جدیس پر جاری ہوگیا سبکو برا معلوم ہوا اور اوس بادشاہ کے مارنیکے فکر مین پڑے چنانچہ اونہون نے یہہ تدبیر کی کہ اپنی تلوارین ریتی مین چہپا کر ایک مکان مین بادشاہ کی دعوت اور مہانداری کی اور جب کہانا پکایا جب بادشاہ معہ خواص حاضر ہوا تلوارین لیکر جہک گئے سب ہم ایما بادشاہ کو معہ اوس بادشاہ ظالم کے مار کر فی النار والسقر کیا ــ اور ایک شخص قبیلہ طسم کا بادشاہ ہوگیا ــ مگر ایک اور شخص قبیلہ طسم کا جسکو حسان بن اسعد کہتے ہین بادشاہ یمن کے خدمت مین واسطے طلب کمک کے حاضر ہوا اور قبیلہ جدیس کا بہت شکوہ اور گلہ کیا بادشاہ یمن معہ لشکر اوس ملک پر چڑہ آیا اور سبکو ایسا مار کر فنا کیا کہ پہر قبیلہ جدیس اور طسم کا نام بہی نرہا

بیان ہے عرب عاربہ کا

یہہ لوگ قحطان ابن عابر ابن شالح بن ارفخشد بن سام بن نوح کی اولاد مین مگر سبکے سب اولاد جرہم بن قحطان کے ہین انکے رہنے کے مقام حجاز مین

بیان عرب عاربہ کا

حجاز مین تہے جبکہ ابراہیم خلیل ع نے اپنے بیٹے اسمعیل کو درمیان مکہ کے ان لوگون کو لا بسایا اوسوقت جرہم مکہ سے تہوڑی دور جا اوترے تہے — پہر اسمعیل سے سے اور اوسکا نکاح کر دیا اسمعیل سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ عرب مستعربہ کہلائی — کیونکہ اصل زبان اسمعیل کی عبرانی تہی اسیواسطے اسمعیل اور اوسکی اولاد کو عرب مستعربہ کہنے لگے — ملوک جرہم کا ترہم حال درمیان چوتہی فصل کے ہمراہ ذکر ملوک عرب کے کر چکے ہین — مگر اب عرب عاربہ کا ذکر کرتے ہین واضح ہو کہ عرب عاربہ اولاد سبا کی ہین — اور نام سبا کا عبد الشمس تہا جبکہ اسنے بہت لڑائیان کرکے سبایا یعنے قیدیون کو گرفتار کر لایا تب اسکا نام سبا رکہا گیا یہہ سبا یشحب بن یعرب بن قحطان کا بیٹا ہے — اور اسکے کئی بچے تہے — ایک حمیر — ایک کہلان — ایک عمرو — ایک اشعر تہا تمام عاملین اولاد سبا کے اور قبایل عرب الیمن کے اور بادشاہان التبابعہ جنکو تبع کہتے ہین یہہ سب اولاد سبا مذکور سے ہین — اور سب تبابعہ مین اولاد حمیر ابن سبا کے ہین سوا ر عمران اور اوسکے بہائی فریقیا کی کیونکہ یہہ دونو عامر بن حارثہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن مازن بن الازد کی اولاد مین ہین اور ازد اولاد کہلان بن سبا سے ہے مگر اسمین اختلاف ہے اور تبابعہ کا بہی ہم حال درمیان فصل رابع کے ہمراہ ملوک عرب کے کر چکے ہین اسلئے اب اعادہ کچہہ ضرور نہین مگر اسجائے ہم صرف عرب کے قبیلون کا حال لکہتے ہین اور اون قبایل کا حال لکہنا منظور ہے جو سبا کی طرف منسوب ہین اور کچہہ حال بنی حمیر بن سبا کا بہی لکہتے ہین

بیان ہے بنی حمیر ابن سبا کا

بیان بنی حمیر ابن سبا کا

معلوم رہے کہ اولاد حمیر سے تبابعہ ملوک یمن کے تہے جنکا حال چوتہی فصل مین مجری ہم ذکر کر چکے ہین — انہین لوگونمین قبیلۂ قضاعہ ہے یہہ لوگ قضاعہ بن مالک بن سبا کی اولاد مین ہین — بعضے کہتے ہین کہ قضاعہ بیٹا ہے مالک کا وہ بیٹا ہے عمرو کا اور وہ بیٹا ہے مرہ کا وہ بیٹا ہے زید کا وہ مالک کا وہ حمیر کا وہ سبا کا کہتے ہین کہ قضاعہ مذکور بلاد شحر کا بادشاہ تہا اور اوسکی قبر شحر پہاڑ مین ہے اور اس قضاعہ مذکور سے قبیلہ کلب بہی ہے یہہ لوگ اولاد مین کلب بن وبرہ بن تغلبہ بن حلوان بن عمران — بن الحاف — بن قضاعہ کے ہین ایام جاہلیت مین بنی کلب دومۃ الجندل اور تبوک اور اطراف شام مین اوترا کرتے تہے — اور مشاہیر قبیلہ کلب سے زہیر بن جناب الکلبی صاحب کتاب الاغانی نے اسکا ذکر کیا ہے — اور انہین لوگونمین زہیر بن شریک الکلبی بہی ہے — اور انہین مین سے حارثہ الکلبی ابو زید بن حارثہ غلام رسول اللہ صلعم کا ہے اسکے بیٹے زید کو مسلمان لوگ گرفتار کر کے لیگئے تہے وہ حضرت خدیجہ زوجہ نبی صلعم کے پاس روتا ہوا شعر پڑہتا ہوا آیا پہر آملا اپنے بیٹے زید سے وہ حارثہ اور یہہ لڑکا رسول اللہ صلعم کے پاس تہا آپنے اوس لڑکے کو اختیار دیا کہ جہان تو چاہے رہ اوسنے کہا کہ مین اپنے باپ اور اپنے کنبے کے لوگونمین رہونگا — اور قضاعہ ہی سے بلی ہے — اور قبایل قضاعہ ہی سے تنوخ ہے ان لوگونمین اور بادشاہان لخمین یعنے ملوک الحیرہ مین بہت لڑائیان اور جنگ ہوتی رہی ہین اسی قضاعہ ہی سے ایک قبیلہ ہے بہر اور ایک قبیلہ جہینہ ہے یہہ بڑا قبیلہ ہے اسکی طرف بہت گروہ منسوب ہین اس قبیلہ کا مسکن اطراف حجاز مین شمال کی طرف دریائے جدہ کے واقع ہے — اور قبایل قضاعہ سے ایک قبیلہ بنو سلیح ہے یہہ لوگ شام کے جنگل مین رہتے تہے — پہر بادشاہان غسان اونپر غالب آئے اور بنو سلیح کو ہلاک کر ڈالا

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

ہلاک کرڈالا — ایک قبیلہ قضاعہ سے بنو نہد ہے — انکے مشاہیر میں صقعب بن عمرو النہدی مشہور و معروف ہے — اسیکو ابو خالد بن صقعب کہتے ہیں یہہ شخص مسلمانوں میں بہی سردار تہا — اور قضاعہ ہی کی قوم میں بنو عذرہ ہیں اور انہیں میں عروۃ بن خزام اور جمیل صاحب بثینہ ہے اور گروہ حمیری سے بنو سفیان ہیں انہیں میں کا شبی فقیہ مشہور ہے اور نام اوسکا عامر ہے تمام ہوئے کلام در بیان بنی حمیر ابن سبا کے

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

واضح ہو کہ بنی کہلان مذکور کے بہت قبیلہ ہیں مگر مشہور انمیں سے سات ہیں یعنے — ازد — طی — مذحج — ہمدان — کندہ — مراد — انمار — اب ہم انمین سے ہر قبیلہ کا بیان کرتے ہیں پوشیدہ نرہے کہ قبیلہ ازد کے لوگ ازد ابن الغوث ابن نبت ابن مالک ابن اُدد ابن زید ابن کہلان ابن سبا کے اولاد میں ہیں اب ہلکو چاہیے کہ قبایل ازد کا حال تمامہ لکہیں تب قبایل طی اور مذحج کا اوسکے بعد تمامہ حال بیان کرین اسیواسطے ہم کہتے ہیں کہ اسی ازد کہ قبیلو نمیں سے ایک قبیلہ ہے جسکو غسانہ کہتے ہیں اسی قبیلہ کے بادشاہان شام تہے یہہ لوگ عمرو ابن مازن ابن ازد کی اولاد میں سے ہیں اور اسی قبیلہ ازد میں سے دو قبیلہ ہیں اوس اور خزرج یہہ لوگ یثرب میں رہتے تہے ان دو قبیلوں میں سے جو ابتدا میں مسلمان ہوئے تہے وہی لوگ انصار ہیں رضی اللہ عنہم اور اوسی ازد کے قبیلہ میں سے یہہ قبیلے مفصلہ الذیل بہی ہیں یعنے خزاعہ اور بارق — اور دوس — اور

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

۲۴۳ شکیب — اور غافق — مگر یہہ لوگ چہوٹے چہوٹے گروہ مین مگر خزاعہ
جب الگ ہوگئے قبایل مین سے جن لوگون نے تفتیش سبا کی سیل عرم سے
پراگندہ کردی تہی تب یہہ لوگ ایک گروہ کے پاس جو قریب مکہ کے رہتے
تہے گذرے وان انکا نام خزاعہ رکہا گیا اور دولت اور ریاست انکو حاصل
ہوئی اور جبکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمراہ کفار قریش کے درمیان سال
حدیبیہ کے صلح کرلی تہی تب یہہ قبیلہ خزاعہ بہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے گروہ مین اور عہد مین مل گیا تہا مگر ان لوگون کے نسب مین اختلاف ہے کوئی کہتا کہ
معدے کے رہنے والے ہین اور کوئی کہتا ہے یمن کے رہنے والے مگر اکثر لوگونکا
اتفاق اس بات پر ہے کہ وہ یمنی ہین وہ شخص کہ جسکی طرف قوم خزاعہ منسوب ہے
وہ کعب ابن عمرا ابن لحی ابن حارثہ ابن عمر مزیقیا ہے اور پہلے ہم عمر مزیقیا ابن عامر
ابن حارثہ ابن امرالقیس ابن ثعلبہ ابن مازن ابن ازد کا ذکر درمیان فصل چوتہی
کے ہمراہ بادشاہان یمن کے بیان کر چکے ہین اسی حالت پر ہمیشہ خزاعہ کی
سلطنت رہی یہانتک ازنین سے ایک شخص ابوغبشان درمیان زمانہ
قصی ابن کلاب کے بادشاہ ہوا اور درمیان شہر طایف کے ایک روز
قصی مذکور نے ابوغبشان خزاعہ مذکور کو شراب پلاکر کنجیان خانہ کعبہ کی
بعوض ایک مشکیزہ شراب کے مول لی لین تہی اور اوسکے اوپر گواہ کرلئے
تہے جب اوسنے کنجیان اوسے لے لین تب اوسنے اپنے بیٹے عبدالدار ابن
قصی کو وہ کنجیان سپرد کر کے طرف مکہ کے روانہ کیا جب وہ مکہ مین پہنچا
تب باآواز بلند اوسنے کہا کہ اے گروہ قریش کے یہہ کنجیان تمہارے باپ
اسمعیل کے گہر کی پہر کر مکو دین۔ اللہ نے بدون ظلم زیادتی سبکے عنایت کین
مگر جبکہ ابوغبشان نشہ غفلت سے ہوشیار ہوا بہت ندامت اوٹہائی اور

بیان نسب بنی کہلان بن سبا کا

اور سے پھیلا اکثر شعرا نے بہی اوسکے اس حال مین شعر کہے ہین جنکا ترجمہ اس جا کرنا کچھہ ضرور نہین اور قصی مذکور نے ان قریشونکو کہ جو متفرق اور پریشان تہے سبکو جمع کرکے قوم خزاعہ پر چڑہ کر اوسکو مکہ سے نکال دیا وہ قبیلہ طرف گردہ مر کی چلا گیا اسی قوم خزاعہ سے بنی مصطلق ہین جنسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لڑے تہے مگر بارق اولاد عمر مزیقی ازدی سے کہی یہہ لوگ ایک پہاڑ مسمی بارق پر جو جانب یمن کے واقع ہے جا اوترے تہے اسیواسطے انکابہی نام بارق ہوگیا انکے مشاہیر مین سے معقر ابن حمار البارقی ہے ذکر کیا ہے اسکا صاحب اغانی نے کہ وہ صاحب قصیدہ بہی ہے اور قبیلہ دوس بیٹا ہے عدثان ابن عبد اللہ ابن زہران ابن کعب ابن الحارث ابن کعب ابن مالک ابن نصر ابن ازد کا ہے اولاد دوس کی اون جہونپڑ دین رہتی تہی جو کسی ایک راہ تہامہ پر پڑے ہوئے تہے اور حکومت انکی اطراف عراق پر تہی ان لوگو نین سے جسکو اول سلطنت نصیب ہوئی تہی وہ مالک ابن فہم بن دوس تہا جسکا ادپر ہم بیان کر چکے ہین در بیان فصل رابع کے اسی قبیلہ دوس کا ابو ہریرہ تہا اس شخص کے نام مین اختلاف ہے اکثر کا یہہ مذہب ہے کہ اوسکا نام عمیر ابن عامر تہا ہے اور قبیلہ عتیک اور غافق یہہ دو قبیلہ مسلمانون مین مشہور ہین یہہ لوگ اولاد ازد سے ہین اور بنو الجلندی اور ملوک عمان بہی ازد کی اولاد مین سے ہین جلندی لقب ہوتا تہا اوس بادشاہ کا جو مالک ہوا کرتا تہا عمان کا بعد ظہور مذہب اسلام کے عمان کا حاکم جیفر اور عبد یہہ دونو بیٹے جلندی کے تہے مگر حضرت عمرو بن العاصی کے ہاتھ سے دونو معہ باشندگان بلاد عمان کے مسلمان ہوگئے تہے تمام ہوئی گفتگو قبیلہ ازد کے بیان کی

اب ہم بنی کہلان کے دوسرے قبیلہ کے تحقیق بیان کرتے ہین وہ قبیلہ طی ہے واضح ہو کہ جبکہ مالک ابن نبت اسنے

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

رود کے باشندہ وہان کے متفرق ہوگئے — اسوقت قبیلہ طی حجاز کے نجد بن مدیان دو پہاڑون اجا و سلمی کے جا اوترے اون دونو پہاڑون کا نام جبل طی آجتک روز تک مشہور ہے — اور طی نام ہے ادد بن زید بن کہلان بن سبا کا اس قبیلہ کے گروہون کے یہہ نام ہین — جدیلہ — نبہان — بولان — سلامان — ہنی — سُدوس سین کے ضمہ سے — کیونکہ سَدوس بالفتح ایک قبیلہ ہے قبایل ربیعہ بن نزار سے — اور گروہ سلامان سے نبو بحتر مشہور ہین — اور قبیلہ ہنی مین کا ایاس بن قبیصہ تہا جو بعد نعمان کے بادشاہ ہوا تہا — اور قبیلہ طی کا عمرو بن المسیح ا تبے یہہ اولاد ثعل الطائی سے ہے — اور اولاد ثعل الطائی سے زید الخیل بہی ہے جسکا نام پیغمبر خدا صلعم نے زید الخیر رکہا تہا — اور قبیلہ طی سے حاتم طی ہے جو سخاوت اور کرم مین مشہور و معروف ہے

تیسرا قبیلہ بنی کہلان سے نبو مذحج ہین اور نام مذحج کا مالک بن ادد بن زید بن کہلان بن سبا ہے — اس قبیلہ مذحج سے بہت گروہ ہیں چنانچہ اسی قبیلہ مین سے ایک گروہ خولان — اور ایک جنب ہے اس جنب کے گروہ مین سے معاویۃ الجز الجنی تہا جو قبیلہ مذحج کا علم بردار ہوا تہا درمیان جنگ بنی وایل کے اور ہمراہ نبی تغلب کے — اور قبیلہ مذحج سے اود بہی ایک گروہ ہے جسمین کا الافوہ الاودی شاعر ہے — اور اس قبیلہ مذحج کے اولاد سے نبو سعد العشیرہ بہی ہے اس شخص کو عشیرہ اسواسطے کہتے ہین کہ عشیرہ عربی مین کنبے کو کہتے ہین — اس شخص کی اولاد مین تین سو آدمی جبتک پیدا ہوئی تب تک یہہ شخص جیتا رہا تہا جب کہین کو سوار ہوکر جاتا سب اپنی اولاد کو ہمراہ لیجاتا لوگ اسے پوچہتے کہ یہہ شخص ہمراہ تیرے کون ہین کہا کہ میرے کنبے کے ہین یہہ نہ کہتا کہ میری اولاد ہین تاکہ نظر نہ لگ جائے اسواسطے اسکا نام سعد العشیرہ رکہا گیا تہا — اس سعد

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

اس سعد العشیرہ کے گروہ مین سے ایک گروہ بنام جعف مشہور ہے اور زبید ایک قبیلہ ہے عمرو بن معدی کرب کا — اور مذحج کے گروہون مین ایک گروہ النخع سنان بن انس ہے جو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے لڑے تھے — اور انہین مین سے قاضی شریک تہا — اور مذحج ہی کی اولاد مین سے ایک قبیلہ عنس ہے اسی قبیلہ مین اسود کذاب پیدا ہوا تہا جسنے دعوہ نبوت کا کیا تہا درمیان یمن کے — اور عنس ہی کے قبیلہ مین سے عمار بن یاسر صحابی رسول اللہ صلعم کا نہلا — چوتہا قبیلہ بنی کہلان کا بنام ہمدان مشہور ہے یہہ لوگ ربیعہ بن حیان بن مالک بن کہلان کے اولاد مین ہین ان لوگون کا آوازہ جاہلیت اور اسلام مین بہت زور و شور سے برپا تہا — پانچوان قبیلہ بنی کہلان سے بنام کندہ مشہور ہین یہہ لوگ ثور کی اولاد مین ہین اور ثور نام ہے کندہ بن عصر بن الحارث کا اولاد زید بن کہلان سے اور کندہ اسواسطے نام رکہا گیا کہ اسکا باپ اوسکی نعمت سے ناشکر تہا — ان لوگون کے شہر درمیان یمن کے پاس حضرموت کے واقع ہین اور اوپر ہم ملوک کندہ کا حال ہمراہ ملوک یمن کے چوتہی فصل مین بیان کر چکے ہین — اس قبیلہ کندہ کا حجر بن عدی دوست علی ابن ابی طالب کا تہا جسکو معاویہ نے ظلم کرکے قتل کیا تہا — اور اسی قبیلہ کا قاضی شریح بہی ہے — اور اس قبیلہ کے گروہ مین سے ایک گروہ السکاسک اور السکون اولاد سرش بن کندہ کے ہین — السکون کے گروہ مین معاویہ بن خدیج قاتل محمد بن ابی بکر رضی کا تہا — اور انہین مین سے حصین بن نمیر السکونی ہے جو یزید بن معاویہ کا لشکر لیکر بہیجا مسلم بن عقبہ کے ایک دفعہ دقت پڑنے گرمی کے درمیان مدینہ رسول صلعم کے گیا تہا — چہٹا قبیلہ بنی کہلان سے بنو مراد ہی یہہ لوگ جانب زبید کے یمن

ذکر ہے بنی عمرو بن سبا کا

۲۴۸ کے پہاڑون کی طرف رہتے ہین انہین کی طرف ہر ایک مرادی منسوب ہے
— ساتوان قبیلہ کہلان مین سے نبوانمار ابن کہلان ہین اس انمار کے دو فرقے
ہین ایک بجیلہ — دوسری خثعم — بجیلہ ایک گروہ ہے جسمین کا جریر بن عبداللہ
البجلی صحابی رسول اللہ صلعم کا تہا تمام ہوئے کلام تحقیق قبایل بنی کہلان بن سبا کی نبیا

ذکر ہے بنی عمرو بن سبا کا

وہ قبایل جو عمرو بن سبا کیطرف منسوب ہین ادنمین سے ایک قبیلہ لخم بن عدی بن عمرو
بن سبا ہی سے ہے — اور قبیلہ لخم مین سے ایک گروہ مسمی نبوالدار ہے جسمین کا تمیم الداری
صحابی رسول اللہ صلعم کا تہا — اور قبیلہ لخم مین سے المناذرہ ہین جو ملک حیرت
کے بادشاہ تہے — یہہ لوگ عمرو بن علی بن نصر لخمی کی اولاد مین سے ہین —
انکی سلطنت تمام عرب کے بادشاہون کی سلطنت سے زیادہ تہی جیسا کہ فصل رابع
مین ذکر ملوک العرب کے ہمراہ انکا حال تمامہ ہم لکہہ چکے ہین — اونہین قبایل مین سے
جو عمرو بن سبا کیطرف منسوب ہین ایک قبیلہ جذام ہے یہہ بہائی تہا لخم کا اور جتنے
لوگ قبیلہ جذام مین ہین یہہ سب خزام اور جشم کی اولاد مین سے ہین اور یہہ دونو
جذام کے بیٹے تہے — خزام کے اولاد مین سے قبیلہ عدد — اور قبیلہ شرف
ہے — اور جشم کی اولاد مین سے عتیب بن اسلم ایک گروہ مشہور ہے

ذکر ہے بنی اشعر بن سبا کا

واضح ہو کہ اولاد اشعر کے لوگون کو اشعریون کہتے ہین ابی موسی الاشعری

ذکر ہے بنی عاملہ کا

الاشعری عبد اللہ بن قیس انہین کے قبیلہ سے نکلے

ذکر ہے بنی عاملہ کا

نبو عاملہ بہی اونہین قبیلوں مین سے ہین جو یمن کے قبایل ملک شام کو بسبب آنے
رُدّ العرم کے چلے گئے تہے یہہ لوگ قریب دمشق کے درمیان ایک پہاڑ کے جسکو
عاملہ کہتے ہین جا بسے تہے اسواسطے نبو عاملہ ہوگئے — اسی نبو عاملہ مین سے
عدی بن الرقاع شاعر مشہور ہے تمام ہوا بیان اولاد سبا کا جنکو عرب الیمن کہتے ہین

بیان ہے عرب مستعربہ کا

جو لوگ اسماعیل ابن ابراہیم خلیل اللہ عم کے پشت سے عرب مین پیدا ہوئے تہے
اونکو عرب مستعربہ کہتے ہین کسواسطے لفظ اسماعیل عبرانی ہے وہ خود بہی عبرانی
تہے جب عرب مین آکر رہے اور اونکی اولاد عرب مین پیدا ہوئی اونکا نام عرب مستعربہ
رکہا گیا اور اوپر ہمراہ ذکر ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے سبب رہنے اسماعیل
اور اونکے والدہ مسماۃ ہاجرہ کا درمیان مکہ کے بیان کرچکے ہین وہ یہہ تہا
کہ سارہ بی بی حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے نے ہاجرہ سے غیرت
لیجاکر ابراہیم عم سے کہا کہ اسماعیل کو مع اونکی والدہ کے میرے پاس سے
نکال دو چنانچہ اللہ تعالے نے بہی حضرت ابراہیم عم کو بہی حکم دیا کہ اپنی بی بی
سارہ کی اطاعت مان اسلئے حضرت ابراہیم عم اسماعیل کو مع اونکی والدہ ہاجرہ
کے درمیان مقام الحجر کے مکہ مین لاکر چہوڑ گئے تہے اور اوسوقت حضرت

بیان سے عرب مستعربہ کا

ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالے سے یہہ عرض کی تہی کہ اے خداوند میںنے اپنی اولاد کو ایسے جنگل میں بسایا ہے جہاں کہیتی نہیں ہوتی پہر اونکو چہوڑکر حضرت ابراہیم ملک شام کو چلے گئے اوسوقت حضرت اسماعیل کی عمر چودہ برس کی تہی اور حضرت ابراہیم علا سو برس کی ہوچکی تہی حضرت اسماعیل علا کے رہنے سے ہجرت تک دوہزار سات سو تہتر اور اوس جائے قبایل جرہم بہی رہتے تہے حضرت اسماعیل نے اونمیں سے ایک عورت کے ساتہہ نکاح کرلیا اوس عورت کے بارہ لڑکے پیدا ہوئے اونمیں سے ایک قیذار بہی تہے والدہ حضرت اسماعیل کی ہاجر مر گئیں اور الحجر میں بے مدفون ہوئے پہر جبکہ حضرت اسماعیل دربان ایکہ کے مرے تب وہ بہی الحجر میں ہی مدفون ہوئے ہیں اب مورخین کو اس مقام میں یہہ اختلاف ہے کہ اوس زمانہ میں سلطنت آیا قبیلہ جرہم میں تہے یا اولاد اسماعیل کی سلطنت کرتے تہے بعضے تو یہہ کہتے ہیں کہ سلطنت ملک حجاز پر اولاد جرہم کا کرتی تہی مگر کلیدبان خانہ کعبہ کی اور خدمتگذاری بیت الحرام کی اولاد اسماعیل کی سپرد تہی اور بعضے یہہ کہتے ہیں کہ قیذار جو اسماعیل کا بیٹا تہا اوسکی ماموں قبیلہ جرہم کے سب اوسکے پاس آئے اور سب نے ملکر اوسکو رئیس حجاز مقرر کیا۔ مگر خدمتگذاری بیت الحرام کی اور کنجیبان خانہ کعبہ کی بیشک اولاد اسماعیل ہی کے پاس تہی اسمین کچہہ اختلاف نہیں یہانتک وہ کنجیبان ایک شخص مسمی ثابت تک جو اولاد اسماعیل میں تہے رہی بعد ازان خدمتگذاری خانہ کعبہ کی جرہم کے قبیلہ میں آگئی پہر قیذار کا ایک بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام تہا حمل ابن قیذار پہر پیدا ہوا حمل سے نبت ابن حمل اسکو نابت بہی کہتے تہے اور بعضے نبت ابن قیذار کہتے ہیں۔ اور بعضے نبت ابن اسماعیل کہتے ہیں اس مقام میں بہت اختلاف کرتے ہیں بہرتقدیر نبت سے سلامان ابن نبت پیدا ہوا اور سلامان سے ہمیسع ابن سلامان ابن نبت پیدا ہوا۔ پہر

بیان ہے عرب مستعربہ کا

پھر ہمیسع سے الیسع ابن الہمیسع پیدا ہوا — پھر الیسع سے اُدُد ابن الیسع پیدا 251
ہوا — پھر ادد سے بیٹا اوسکا اُدّ ابن اُدُد پیدا ہوا — پھر اُدّ سے عدنان ابن
اُدّ پیدا ہوا اسکو عدنان ابن اُدد بھی کہتے ہین — پھر عدنان سے معد —
پھر معد سے نزار پیدا ہوا — پھر نزار سے چار بیٹے پیدا ہوئے اونمین سے ایک
کا نام مُضَر ہے — جو نسب نامہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ داخل ہے
اور تین لڑکے نسب سے خارج ہین اون تین مین سے ایک کا نام ایاد ہے
یہہ لڑکا مضر سے بڑا تہا اور اسی ایاد ابن نزار کیطرف تمام ایادی — اولاد معد
سے منسوب ہین یہہ شخص حجاز کو چہوڑکر اطراف عراق مین جا بسا تہا اسیواسطے
کعب ابن مامتہ الایادی اولاد ایاد سے ہے یہہ شخص سخاوت مین ضرب المثل ہے
— اور قس ابن ساعدۃ الایادی بھی اسی قبیلہ کا ہے جو کہ فصاحت مین
ضرب المثل ہے — اور دوسرا لڑکا اولاد نزار سے ربیعہ ابن نزار ہے اسکو
ربیعۃ الفرس بھی کہتے ہین یہہ اسواسطے کہ اسکو اپنی باپ کی میراث مین سے
گہوڑے بہت مانند لگے تہے اس ربیعہ مذکور کے دو بیٹے پیدا ہوئے اسد
— اور ضُبَیعۃ — پھر اسد سے جدیلہ — عَنَزہ — اور جدیلہ سے وایل
پیدا ہوا — اور وایل سے دو بیٹے بکر — اور تغلب — اور تغلب سے کلیب
بادشاہ بنی وایل کا پیدا ہوا جسکو جساس نے قتل کیا تہا اور ایک جنگ کا منہ
درمیان بنی وایل اور بنی بکر اور بنی تغلب کے برپا ہوا تہا چنانچہ ذکر اوسکا
فصل چوتہی مین ہم کرچکے ہین — اور بنی بکر سے بنو شیبان جنکے مرد ونمین مرۃ
اور بیٹا اوسکا جساس قاتل کلیب اور طرفہ ابن العبد شاعر مشہور ہین اور
بکر سے مرقس اکبر اور اصغر مشہور ہین اور بکر ابن وایل سے بنو حنیفہ ہین
جنمین کا مسیلمۃ الکذاب ہے — اور عنزہ ابن اسد ابن ربیعہ مذکور سے بنو عنزہ

بیان ہے عرب مستعربہ کا

ہین جوکہ خیبر مین رہتے تھے اور اولاد عنزہ سے قارظان مشہور ہین — اور ضبیعہ
ابن ربیعہ سے متلمس شاعر مشہور ہے — اور ربیعہ کے قبیلونمین تین قبیلہ اور ہین
قبیلہ نمر — قبیلہ لجیم — قبیلہ العجل — قبیلہ بنی عبد القیس اولاد اسد ابن
ربیعہ سے ہے اور انہین بنی ربیعہ مین سے دو قبیلہ اور ہین یعنے سدوس
اور لہازم نیز قبیلہ کا ط ... یلد کا انمار ابن نزار سے یہہ انمار
یمن کی طرف چلا گیا تہا اسکی اولاد اون اطراف مین پیدا ہوئی اونکو بہی عرب
یمانی کہنے لگے — پہر مضر کے ایک لڑکا پیدا ہوا الیاس ابن مضر یہہ اونکا نسب نامہ
مین داخل ہے — اور ایک لڑکا اوسے پیدا ہوا جو نسب مین داخل نہین یعنے
قیس عیلان ابن مضر اسکو قیس ابن عیلان ابن مضر بہی کہتے ہین — کہ عیلان
اوسکے گہوڑے کا نام تہا بعضے کہتے ہین کہ کتے کا نام تہا بعضے کہتے ہین کہ عیلان
عیلان بہائی الیاس کا تہا اور نام عیلان کا اناس ابن مضر تہا — عیلان
سے قیس ابن عیلان پیدا ہوا خدا تعالے نے قیس مذکور کو بہت معظم کیا تہا اسکے
اولاد مین قبیلہ ہوازن کے ہین اور ہوازن مین سے بنو سعد ابن بکر ابن ہوازن
ہین جن مین رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا تہا اور پرورش پائی تہی —
اور قیس کے قبیلونمین سے بنو کلاب بہی ہین ان لوگونین کے حلب مین رہتے تہے
اول اونین کا صالح ابن مرداس — اور اس قیس ہی کے قبیلونمین سے ایک
قبیلہ ہے عقیل اسی قبیلہ کے لوگ بادشاہ موصل مقلد اور قرواش وغیرہ
کے ہوئے ہین اور اولاد قیس سے بنو عامر اور صعصعۃ اور خفاجۃ قبایل
خفاجہ ہمیشہ سے اتبک عراق کے سرداری کرتے رہے ہین — اور قوم ہوازن
ہی سے بنو ربیعہ بن عامر بن صعصعۃ بن معویہ بن بکر — بن ہوازن — بن منصور
— بن عکرمہ — بن خصفہ بن قیس عیلان بہی ہے — اور ہوازن ہی سے

ذکر ہے عرب مستعربہ کا

سے جشم ابن معویہ بن بکر بن ہوازن ہے اور جشم سے درید بن الصمۃ ہے — اور قیس سے بکر اور نبو ہلال — اور ایک قبیلہ ثقیف ہے نام اسکا عمرو بن منبہ — بن بکر — بن ہوازن ہے — بعضے کہتے ہین کہ ثقیف قبیلہ اباد سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ یہہ لوگ قوم ثمود کے بچی ہوئی ہین یہی لوگ طایف مین رہتے ہین — اور قیس سے قبیلہ نبو نمیر — اور باہلہ — اور مازن — اور غطفان بہی ہین — غطفان بیٹا ہے سعد بن قیس عیلان کا — اور قبیلہ نبو عبس بن بغیض بن ریث ابن غطفان بن سعد بن قیس عیلان بہی قیس کی قوم سے ہین — اس قبیلہ عبس اور ذبیان مین جو لڑائی سخت گذری ہے اوسکا حال فصل رابع مین ہم لکہہ چکے ہین — نبی عبس سے ایک قوم سے عنترۃ العبسی مشہور ہے (بلایا تہا اوسکو باپ اوسکے نے جب وہ بالغ ہوا اور بڑا ہوگیا تہا) — اور قیس سے قبیلہ اشجع جو اولاد غطفان سے ہے مشہور ہے — اور قبایل سلیم بہی قیس کیطرف منسوب ہین اور نبو ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس عیلان قیس کی اولاد مین ہین — اور نبی ذبیان مذکورین مین سے نبو فزارہ مشہور ہے جنمین کا حصین بن حذیفہ بن بدر جسکی مدح زہیر نے کی ہے نامور ہے — یہہ حصین مسلمان ہوکر منافق ہوگیا تہا — اور نبی ذبیان اور نبی عبس مین وہ جنگ جو بابت گہوڑے داحس کے ہوئی تہی مشہور ہے یہہ لڑائی چالیس برس تک جاری رہی تہی — اسی قبیلہ ذبیان کا نابغہ ذبیانی شاعر مشہور ہے — اور قبایل قیس سے عدوان بن عمرو بن قیس بن عیلان بہی ہے یہہ لوگ طایف مین منزل کرتے تہے قبل ثقیف کے اور اونمین بہی ذوالاصبع العدوانی شاعر ہے نام ہوچکا کلام بیان اولاد قیس بن مضر مین جو نسب نامہ رسالت مآب سے خارج ہے —

ذکر عرب مستعربہ کا

۲۵۳ ۔ اب ہم الیاس بن مضر کا حال لکھتے ہیں واضح ہو کہ الیاس سے مذکورہ نسب نامہ
کے ہمسدہ یہ پیدا ہوا اسی سے طابخہ جو نسب نامہ سے خارج ہے وہ پیدا ہوا ۔
یعنی لڑکے مدرکہ ۔ اور طابخہ کو اونکی والدہ مسماۃ خندف کی طرف نسبت کیا کرتے
ہیں ۔ اس خندف کا نام لیلی بنت حلوان ۔ بن عمران ۔ بن الحاف ۔ بن
قضاعہ ہے اور سب اولاد الیاس کی خندف مذکورہ سے ہے اوسیکی طرف
منسوب ہیں چنانچہ بنو خندف کہلایا کرتے ہیں ۔ اور الیاس ابن مضر کا نام بہت
نہیں ذکر کیا جاتا ۔ اس طابخہ خارج النسب سے کئی قبایل پیدا ہوے ۔
ایک قبیلہ بنو تیم بن طابخہ ۔ دوسرا قبیلہ الرباب ۔ تیسرا بنو ضبہ ۔
تیسرا قبیلہ مزینہ ۔ یہہ قبیلہ مزینہ اولاد عمرو بن اد بن طابخہ کے ہیں اپنی ماں
مسماۃ مزینہ بنت کلب بن دبرہ کی طرف منسوب ہیں اسواسطے مزینہ کہلاتے
ہیں ۔ پھر مدرکہ ابن الیاس سے خزیمہ ابن مدرکہ داخل النسب پیدا ہوا ۔
اور ہذیل ابن مدرکہ خارج النسب پیدا ہوا ۔ اس ہذیل مذکور سے تمام قبایل
ہذیلین کے ہیں انہیں میں سے عبد اللہ ابن مسعود صحابی رسول اللہ صلعم کا
اور ابو ذویب الہذلی شاعر وغیرہ ہیں ۔ پھر خزیمہ بن مدرکہ مذکور سے
کنانہ بن خزیمہ داخل النسب ۔ اور ہون اور اسد خارج النسب یہہ تین
لڑکے پیدا ہوئے ۔ اور ہون سے ایک قبیلہ عضل جسکا باپ عضل بن الہون
بن خزیمہ ہے مشہور ہوا ۔ اور اوسی سے دیش بن الہون بھائی عضل کا ہے
ان دونو قبیلوں ۔ یعنے عضل اور دیش کو القارہ کہتے ہیں ۔ اور اسد سے
قبیلہ کاہلہ اور دودان وغیرہ ہیں اور بنو اسدی اسی قبیلہ کی طرف منسوب ہے
۔ پھر کنانہ ابن خزیمہ مذکور سے نضر ابن کنانہ داخل النسب پیدا ہوا اس
نضر کے چہہ بھائی تھے خارج النسب ۔ وہ یہہ ہیں ملکان ۔ عبد منات ۔

ذکر عرب مستعربہ کا

— عمرو — عامر — مالک اولاد کنانہ کی — ملکان سے تو بنو ملکان ہین — اور عبد مناۃ سے چند گروہ پیدا ہوئین — انہین مین سے بنو غفار قوم ابی ذر کی اور بنو بکر ہین — اور بکر الدعل سے ایک قوم ابی الاسود الدعلی کی ہے — اور عبد مناۃ ہی سے بنو لیث اور بنو الحارث — اور بنو مدلج — اور بنو ضمرۃ ہین — اور عمرو ابن کنانہ سے عمریین مشہور ہین — اور اوسکے بہائی عامر سے عامریون — اور مالک بن کنانہ سے بنو فراس — اور کنانہ ہی کی قوم سے ایک گروہ احابیش کا ہے اسی گروہ مین حلیس ابن عمرو سردار قبیلہ احابیش کا تہا جنگ احد مین جو شخص اس قبیلہ سے واقف نہین ہے وہ جب لفظ احابیش کا جنگ احد مین دیکہتا ہے یہہ خیال کرتا ہے کہ یہہ لوگ حبشہ کے رہنے والے تہے اور حقیقت مین ایسا نہین ہے بلکہ وہ لوگ عرب تہے قبیلہ بنی کنانہ سے ایسا ذکر کیا گیا ہے کتاب عنا مین یہہ لوگ بہائی اور بہی ہین نضر ابن کنانہ کے — لیکن نضر مذکور کو قریش کہتے ہین — اور صحیح یہہ ہے کہ قریش وہ لوگ ہین جو فہر کی اولاد مین ہین جیسا کہ ہم بیان کرین گے انشاء اللہ تعالے — نضر سے مالک ابن نضر داخل النسب پیدا ہوا اور کوئی لڑکا اسکا مشہور نہین ہوا — پہر مالک سے فہر بن مالک داخل النسب پیدا ہوا اور فہر مذکور ہی قریش ہے — جو شخص اسکی اولاد مین سے ہے وہ بیشک قریش ہے اور جو اسکی اولاد مین نہین ہے وہ قریشی نہین ہے — کہتے ہین کہ اسکو قریش بسبب تشبیہ کے ایک دابہ کے ساتہ جو دریا مین ہوتا ہے اور اوسکو قریش کہتے ہین وہ سب دواب بحر کو نگل جاتا ہے کہتے ہین — اور ایک وجہ یہہ بیان کرتے ہین کہ قصی ابن کلاب جبکہ خانہ کعبہ پر مسلط ہوا تب اسنے تمام اولاد فہر مذکور کو جمع کیا اور اسکا نام قریش رکہا گیا کیونکہ اوسنے اونکو جمع کیا اور قرش کے معنے جمع کرنے کی ہین یہہ دونو وجہہ ابن سعید مغربی نے

ذکر ہے عرب مستعربہ کا

 لکھی ہیں ۔ اس صورت میں حاصل یہ ہوا کہ لفظ قریش کا نام ہے اولاد فہر کا نہ خود فہر کا ۔ اور مالک سے سوا فہر مذکور کے اور کوئی داخل النسب نہیں پیدا ہوا ۔ فہر کا بیٹا غالب داخل النسب اور دو بیٹے اور خارج النسب یعنی محارث ۔ اور حرث پیدا ہوئے ۔ پھر محارب سے بنو محارب اور حرث سے بنو الخلج پیدا ہوئے انہیں میں سے ابو عبیدہ بن الجراح ایک صحابی عشرہ مبشرہ کا ہے پھر غالب سے لوی داخل النسب ۔ اور تیم الادرم ناقص الذقن خارج النسب پیدا ہوا ۔ اور تیم مذکور سے بنو الادرم ہیں ۔ پھر لوی مذکور سے چھ بچے ہوئے ایک کعب یہہ داخل النسب ہے باقی پانچ یہہ خارج النسب وے یہہ ہیں ۔ سعد ۔ خزیمہ ۔ حارث ۔ عامر ۔ اسامہ ۔ اولاد لوی بن غالب سے ہیں پھر ہر ایک کی انہیں سے اولاد ہے جو منسوب ہے اپنے اپنے باپ کیطرف سوا حارث کے ۔ اولاد عامر بن لوی سے عمرو بن عبدود سوار عرب کا ہے جسکو حضرت علی بن ابی طالب نے قتل کیا تہا ۔ پہر پیدا ہوے کعب سے مرہ داخل النسب ۔ اور دو بیٹے خارج النسب یعنی ہصیص ۔ اور عدی پیدا ہوئے ۔ ہصیص سے بنو جمح ہیں جنکے مشاہیر میں سے امیہ بن خلف دشمن رسول اللہ کا اور بہائی اوسکا ابی ابن خلف ہے یہہ اپنے بہائی کے برابر ہے عداوت کرتا تہا ۔ اور ہصیص ہی سے بنو سہم ہیں ۔ اور بنی سہم سے عمرو بن العاص ۔ اور عدی بن کعب سے بنو عدی ہیں جنمیں سے عمر ابن الخطاب اور سعید بن زید عشرہ مبشرہ سے ہیں پہر مرہ سے کلاب داخل النسب پیدا ہوا ۔ اور دو بیٹے تیم ۔ اور یقظہ خارج النسب مرہ سے ہوئی ۔ اس لڑکے تیم سے بنو تیم قبیلہ ہوا جسمیں سے ابو بکر صدیق اور طلحہ عشرہ مبشرہ میں کے ہیں اور یقظہ سے بنو مخزوم قبیلہ ہوا جسکی طرف خالد بن ولید اور ابی جہل بن ہشام جسکا نام عمرو بن ہشام مخزومی ہے منسوب ہیں ۔

ذکر ہے عرب مستعربہ کا

— پھر کلاب سے قصی بن کلاب داخل النسب اور زہرۃ ابن کلاب خارج النسب
یہہ دو لڑکے پیدا ہوئے — اس زہرۃ ابن کلاب سے بنو زہرہ قبیلہ ہوا جسکی طرف
سعد ابن ابی وقاص ایک صحابی عشرہ کا منسوب ہے اور آمنہ والدہ رسول اللہ کی
اور عبد الرحمن ابن عوف یہہ بہی اسی کی طرف منسوب ہیں — یہہ قصی مذکور تمام
قریش میں عظیم الشان آدمی تہا اسنے خانہ کعبہ کی کنجیاں خزاعہ سے واپس کروائیں
اور سب قریش کو جمع کرکے پہر اونکی بزرگی کو استوار کردیا جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے
— پہر قصی سے عبد المناف داخل النسب اور دو لڑکے اور یعنے عبد الدار — اور عبد العزی
خارج النسب پیدا ہوئے — عبد الدار سے بنو شیبہ الحجبۃ قبیلہ ہوا اور اولاد عبد الدار
سے نضر ابن الحارث ہے جو پیغمبر خدا صلعم سے بہت شدت سے دشمنی رکہتا تہا
اسکو بدر کے روز رسول اللہ نے قتل کیا تہا اور عبد العزی بن قصی ہی سے
زبیر بن العوام ایک صحابی عشرہ مبشرہ میں کا ہے — اور عبد العزی ہی کی
اولاد سے خدیجہ بنت خویلد زوجہ رسول خدا کی — اور ورقہ بن اسد بن عبد العزی
بن قصی ہے — اور عبد مناف سے ہاشم داخل النسب پیدا ہوا اور عبد شمس
اور مطلب اور نوفل اولاد عبد مناف کی خارج النسب پیدا ہوئی — عبد
شمس سے امیۃ ہوا جسے بنو امیۃ مشہور ہوئے انہیں میں سے عثمان ابن عفان بن
ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس ہے — اور معاویہ ابن ابی سفیان بن حرب
بن امیہ — اور سعید ابن العاص بن امیہ — اور عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو
بن امیہ — اور عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہیں — اس عتبہ مذکور کے بیٹی ہے ہند
معاویہ رضہ کی جورو اور عقبہ کو پیغمبر خدا صلعم نے بدر کے روز قتل کیا تہا — اور مطلب بن
عبد مناف سے مطلبیون ہیں انہیں میں سے ہی امام شافعی اور نوفل سے نوفلیون
— پہر ہاشم سے عبد المطلب داخل النسب پیدا ہوا اور ما سوا اسکی اور لڑکا ہاشم

ذکر ہے عرب مستعربہ کا

۲۵ کی اولاد مین سے نہین سنا گیا ہے — پہر عبد المطلب سے عبد اللہ ذخل النسب
پیدا ہوا اور تمام پیغمبر خدا کے چچے خارج النسب پیدا ہوئے وہ حمزہ — اور عباس
اور ابو طالب — اور ابو لہب اور عیداق ہین — بعضے کہتے ہین کہ وہ حجل تہا
ہم بہی اسکا ذکر کرین گے — اور حارث اور حجل — اور مقوم — اور ضرار
— اور زبیر — اور قثم اصغر مندرج کیا گیا ہے اور عبد الکعبہ — اور بعضے کہتے
ہین کہ وہ مقوم ہے — پہر عبد اللہ سے پیدا ہوئے محمد رسول اللہ صلعم انکی
ولادت درمیان اوس سال کے ہوئی تہی جس سال مین اصحاب فیل کعبہ پر چڑہکر
آئے تہے اب ہم اصحاب فیل کا قصہ بیان کرلین تب پیدایش رسول اللہ کا حال
لکہین گے — نقل ہے کتاب کامل ابن اثیر سے — وہ کہتا ہے کہ حبشہ کے بادشاہ
جبکہ یمن پر مسلط ہوئے بعد مرنے حمیر کے تو وہ ریاست ابرہہ تک رہی جب ابرہہ
حکومت کرنے لگا اوسوقت اسنے ایک بڑا گرجا گہر بنایا اور ارادہ یہہ کیا کہ خانہ کعبہ
کے زایران اور حاجیان مکہ کو روک کر بیت اللہ الحرام کو باطل کرے اسطور پر
کہ اس خانہ کا حج ہوا کرے وہان لوگ نہ جایا کرین — اس اثنا مین ایک
شخص عرب سے آیا وہ اوس خانہ مین جا کر ہگا نہ پہر آیا یہی سبب ابرہہ کے
غضب اور غصہ کا ہوا اسلئے اپنا لشکر لیکر معہ تیرہ زنجیر فیل کے کعبہ پر چڑہ گیا
— جبکہ ابرہہ طایف پر پہنچا اوسوقت اسود ین مقصود نے مکہ مین جا کر وہان
لوگون سے بہت مال جمع کرکے ابرہہ کی خدمت مین حاضر کیا ابرہہ نے قریش
کے پاس ایک قاصد بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ مجکو مال و متاع کے کچہہ پرواہ
نہین ہے بلکہ مین صرف خانہ کعبہ کی ڈہانی اور مسمار کرنے کیواسطے آیا ہون
عبد المطلب نے یہہ بات سنکر کہا کہ اگر ایسا ہی ہے تو خانہ کعبہ خانہ خدا ہے وہ
خدا تعالے اپنے گہر کی حفاظت آپ کریگا — اور اگر اوسکو خود حفاظت منظور نہین ہے

ہے تو ہم کسیطرح بھی روک نسکینگے — یہہ کہکر عبد المطلب اوس قاصد کے ہمراہ
ابرہہ کے خدمت مین گئے اوسنے انکی بہت تواضع اور تکریم کی برابر اپنے تخت پر
بٹھلایا اور عبد المطلب سے پوچھا کہ تمکو جو حاجت ہو بیان کرو — عبد المطلب نے
کہا کہ میرے اونٹ سرکاری آدمیون نے جو گرفتار کرلئے ہین اونکے چھڑوانے
کے واسطے آیا ہون — ابرہہ نے کہا کہ مین یہہ گمان کرتا تھا کہ تو مجھسے خانہ
کعبہ کے نہ ویران کرنیکو اور بازگشت کے واسطے سوال کریگا کیونکہ یہہ تمہارا دینی
ہے — عبد المطلب نے کہا کہ مین اونٹون کا مالک ہون وہ مانگتا ہون — اور
خانہ کعبہ کا اور شخص مالک ہے یعنے خدا وہ آپ باز رکھیگا — ابرہہ نے
حکم کیا کہ انکے اونٹ دیدو عبد المطلب اپنے اونٹ لیکر قریش کے پاس
آگئے اور ابرہہ بارادہ مسمار کرنے کعبہ کے پہنچا ہوا — وہ ہاتھی مست جو
خانہ کعبہ کے منہدم کرنے کے واسطے مامور ہوا تھا اوسکا نام محمود تھا —
اوسکی یہہ حالت تھی کہ جب ہاتھی وان آنکس مار کر کعبہ کے طرف اوبھارتا
تھا وہ سو جاتا تھا اور زمین پر گر پڑتا تھا اور جو سوار اوسکے اور طرف کو
متوجہ کرتے تھے دوڑتا تھا اور جب چلتا تھا — یہی حالت تھی کہ خدا
تعالے نے ایک فوج پرندون ابابیل کے جنکے دونون پیرون مین اور
منقار مین ایک ایک پتھری تھی یعنے ہر ایک جانور کے پاس تین تین پتھریان تھے
بھیجی وہ جانور اونکے اوپر وہ کنکریان پھینکتے تھے اور وہ کنکریان چنے کے
برابر اور مسور کی برابر تھین جسکے لگتے تھے وہ مرجاتا تھا سبکی موت اون
کنکرون ہی سے نہین ہوئی بلکہ خدا تعالے نے ایک رو بھی اونکے برو بر دیا تھی
اوس رو نے سبکو اوٹھاکر سمندر مین ڈال دیا — جو شخص اوسمین بچ گیا
وہ ابرہہ کے ساتھ یمن کو بھاگا ہر ایک شخص چشمہ مین گرتا جاتا تھا یہانتک

ذکر بنی عرب مستعربہ کا۔

۲۴۰ کہ ابرہہ کے جسد مین معصیت پہنچی اور تمام اعضا اوسکے گر پڑے اور صنعا مین پہنچکر
وہ بھی مرگیا سب جبکہ معاملہ اسطور پر گذر رہا اوسوقت قریش نکلے اور اونہون نے
سب مال جو حبشہ کے آدمی چھوڑ کر مر گئے تھے سمیٹ کر گھر بہر لئے جب
ابرہہ مرگیا اوسکے بعد بیٹا اوسکا یکسوم بادشاہ ہوا اوسکے بعد بھائی اوسکا
مسروق بن ابرہہ بادشاہ ہوا اُس بادشاہ سے عجم کے لوگون نے ملک یمن لی لیا تھا

تمام ہوئی فصل پانچوین

یہہ آخر کتاب جلد

اول کتاب الوالفدا کا ہی

اور تواریخ قدیمہ اسجاے تک پوری ہوچکی اب ہم دوسری جلد کا ترجمہ
شروع کرتے مین انشاء اللہ تعالے فقط

بیان ہی پیدایش محمد مصطفیٰ اور شرافت بیت طاہرہ انجناب کا

واضح ہو کہ محمد رسول اللہ صلعم کے والد کا نام عبد اللہ ابن عبد المطلب ہے حضرت عبد اللہ کی پیدایش اصحاب فیل کے آنے سے پچیس ۲۵ برس پیشتر ہوئی تھی عبد المطلب اونکے باپ حضرت عبد اللہ کو بہت پیار کرتے تھے اور باعث اسکا یہہ تھا کہ یہہ لڑکا اونکی اولاد مین سب سے خوبصورت اور پارسا سیرت تھا ایکدفعہ کا ذکر ہی کہ حضرت عبد اللہ والد رسول اللہ صلعم بموجب ارشاد اپنے باپ عبد المطلب کے بطور مسافرت کہین کو گئے تھے جبکہ مقام یثرب کے پاس پہنچے تقاضائے پیغام اجل طایر روح اونکا اس مقام سے بعالم بالا پرواز کر گیا اور محمد مصطفیٰ اون ایام مین دو مہینے کے تھے بعضے کہتے ہین کہ حمل ہی مین تھے بہر تقدیر عبد اللہ مذکور درمیان مکان حارث ابن سراقۃ العدوی کے جو کہ عبد المطلب کا ماموں تھا مدفون ہوئے — بعضے کہتے ہین کہ درمیان مکان نابغہ کے جو بنی نجار کا تھا اسمین دفن کئے گئے — اور میراث مین اونہون نے پانچ اونٹ — ایک لونڈی حبشیہ مسماۃ برکت جسکی کنیت ام ایمن ہے جسنے رسول مقبول کو گود مین کھلایا تھا چھوڑی تھی — اور والدہ رسول مقبول کی جو کہ عبد اللہ ابن مطلب کی بیوی تھی اونکا نام آمنہ ہے یہہ آمنہ بیٹی ہے وہب بن عبد مناف — بن زہرہ — ابن کلاب — ابن مرہ — بن کعب — بن لوی — بن غالب — بن فہر کی اس فہر کا نام قریش بھی ہے عبد المطلب نے وہب مذکور سے جو بنی زہرہ کا سردار تھا خواہش کر کے اپنی بیٹے عبد اللہ کی شادی کی تہی اونسے محمد مصطفیٰ صلعم بارہوین ۱۲ تاریخ ربیع الاول کو درمیان اوس سال کے جسمین اصحاب فیل نے کعبہ پر چڑہائی کی تہی پیدا ہوئے

 اور اصحاب فیل بعد گذرنے نصف ماہ محرم سنہ ۴۲ نوشیروانی کے اور مطابق کہ جس میں پیغمبر خدا پیدا ہوئے آئے تھے ــ اور غلبہ اسکندر کو دارا پر آٹھ سو اکیاسی برس گذر چکے تھے اور ابتدا سلطنت بخت نصر کو ایک ہزار تین سو سولہ برس ہو چکے تھے ــ درمیان کتاب دلایل النبوۃ کے جو حافظ ابی بکر احمد البیہقی الشافعی کی تصنیف ہے یہہ لکھا ہے کہ ساتوین روز ولادت محمد مصطفی صلعم کے اونکے جد بزرگوار نے ایک ذبیحہ کرکے تمام قریش کی دعوت کی جب سب قریش جمع ہو چکے اسوقت کہنے لگے کہ اے عبد المطلب جس لڑکے کی خاطر تونے ہماری ضیافت کی ہے اوسکا کیا نام رکہا اونسنے جواب دیا کہ مینے اوس لڑکے کا نام محمد صلعم رکہا ہے قریش بولے کہ اپنے بزرگون کے ناموں پر نام نرکہا عبد المطلب نے درجواب اون سبکے یہہ بیان کیا کہ لفظ محمد کے معنے ہین سراہا گیا اسلئے مینے یہہ نام رکہا تاکہ خدا آسمان پر اور بندے زمین پر اوسکی حمد کرین اور ہر ایک کے مونہہ سے محمد نکلے ــ روایت ہے حافظ ابی بکر مذکور سے اس روایت کے سند حضرت عباس تک پہنچی ہی ــ حضرت عباس فرماتے ہین کہ محمد مصطفی صلعم ناف بریدہ اور مختون پیدا ہوئے تھے یہہ حال عبد المطلب دیکہکر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ یہہ امر میرے بیٹے کی عزت اور فوقیت پر دلالت کرتا ہے ــ روایت کی ہے حافظ مذکور نے جسکی سند مخزوم بن ہانی المخزومی تک پہنچی ہے وہ اپنے باپ کی زبانی روایت کرتا ہے کہ جبکہ رسول مقبول اس جہان میں پردہ عدم سے جلوہ آرا ہوئے اسوقت کسرےٰ کے محل کو ایسی حرکت ہوئی کہ اوسکے چودہ کنگورہ گر پڑے ــ اور وہ آگ فارس کی جو ہزار برس سے جلتی تہی اور کبہی افسردہ نہوئی تہی یکبارگی ٹہنڈی ہوگئی اور بحیرہ ساوہ کا پانی سوکہ گیا اور موبدان قاضی فارس نے ایک خواب مہیب دیکہا کہ کوئی عربی گہوڑا ایک شتر قوی کو کہینچے ہوئے لئے جاتا ہے اور نہر دجلہ ٹوٹ کر تمام اوسکے بلاد مین پہیل گیا

بیان محمد مصطفی ص کا

پہل گئے ہیں بوقت صبح کے کسرے بہت مضطرب اور بیقرار ہوا کہ یا الہی یہہ کیا خواب ہے چنانچہ اوسنے موبذان قاضی فارس سے دریافت کیا اس قاضی کو آیندہ شے ہونے والی کا بھی علم تہا اوسنے سوچ بچار کر کہا کہ جہان پناہ تعبیر اس خواب کی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ کوئی شخص عرب کے ملک مین دنیا مین پیدا ہوا ہے اوسکے ظہور کی یہہ بشارت ہے یہہ شنکر کسرے نے ایک نامہ نعمان بن المنذر کو لکہا اوس نامہ کا مضمون یہہ ہے کہ بعد حمد و صلوۃ کے پیدا صحیح ہو کہ کوئی شخص عالم و فاضل عرب سے اسطرحکا کہ جو مین اوسے سوال کرون وہ میری تشفی کردے میرے پاس روانہ کرو ۔ نعمان نے عبد المسیح بن عمرو بن حیان الغانی کو بہیجدیا اوسکے سامنے کسرے نے سب حال خواب کا اور محل کا ہلنا اور کنگورون کا گرجانا بیان کیا اور کہا اسکا جواب شافی مجکو دے اوسنے عرض کی کہ جہان پناہ میرا ماموں مسمی سطیح جو نواح شام مین رہتا ہے اوسکو اس علم مین مہارت تامہ ہے ۔ کسرے نے حکم دیا کہ اچھا اوسکے پاس جاکر سب بیان کرو جو تاویل و تعبیر وہ بیان کرے اوسکی جلد اطلاع کرو چنانچہ عبد المسیح بارادہ ملاقات سطیح ملک شام مین گیا مگر افسوس کہ جب وہ اپنے ماموں سطیح کے پاس پہنچا وہ حالت نزع مین تہا اسنے جاکر سلام کیا اور مزاج پرسی کی وہ مطلق جواب نہ دیسکا تب عبد المسیح نے چند شعر درباب ناکامی اور عدم مقصود براری سکے پڑہ کر سنائے سطیح نے وہ شعر سنکر آنکہین کہولکر دیکہا تب عبد المسیح نے کہا کہ مین شتر تیز رفتار پر سوار ہو کر آپکی ملاقات کے واسطے آیا تہا اور مجکو بادشاہ بنی ساسان نے بسبب حرکت کرنے اوسکے ایوان کے اور سرد ہوجانے آگ فارس کے واسطے تعبیر خواب موبذان کی بہیجا ہے اوسنے خواب مین یہہ دیکہا ہے کہ کوئی عربی گہوڑا شتر قوی کو کہینچے ہوسے لئے جاتا ہے اور نہر

بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۲۶۱ دجلہ ٹوٹ کر تمام اوسکے ست ہر زمین پہیل گئی ہے — لیکن بسبب شامت طالع کے
آپسی ملاقات اوسوقت ہوئی کہ آپ کوئی دم کے مہمان ہین اوسنے کہا عبد المسیح
جب کہ قرضدار بہت ہوگئے تب ڈاہی والا پیدا ہوا اسلئے آگ فارس کی بجھ
گئی اور نہر سماوہ اور بحیرہ ساوہ دونو کا پانی سوکھ گیا اب ملک شام نمیرات تہر
اوسکے خاندان کے بادشاہ اور بادشاہزادیان راج کرینگی اور جو آنے والا ہے
بیشک آویگا یہہ کہکر سطیح مرگیا — اور عبد المسیح نے کسریٰ کی خدمت مین حاضر ہوکر
جو اوسنے کہا تہا سب سنایا — راوی کہتا ہے کہ میرے سامنے کی بات ہے
کہ چودہ ۱۴ بادشاہ ہوئی اور ایسا انقلاب عظیم اس عرصہ قلیل مین ہوا کہ کہا نہین جاتا
چنانچہ دس بادشاہ تو چار برس کے عرصہ مین حکومت کرچکے تہے — کتاب
عقد مین لکہا ہے کہ سطیح نزار بن معد بن عدنان کے زمانہ مین موجود تہا جسنے میراث
کی تقسیم درمیان بنی نزار کے کی تہی مراد بنی نزار سے مضر اور اوسکے بہائی ہین
درباب شرافت جناب رسولخدا اور اہل بیت انجناب کے روایت ہے حافظ بیہقی سے اوس روایت کی سند حضرت
عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچی ہے حضرت عباس فرماتے ہین کہ ایکروز مینے پیغمبر خدا ص سے عرض کی کہ قریش جب آپس مین ملتے ہین تو بہت
بشاشت ہوکر ہنسی خوشی سے ملتے ہین اور یا حضرت جب ہمسے ملتے ہین تو موہنہ بنا لیتے ہین یہہ بات سنکر جناب رسولخدا ص کو
بہت غصہ آیا اور آپنے ارشاد کیا کہ قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھہ مین جان ہے محمد کی کبھی وہ شخص مومن نہوگا جبتک تمکو
خالص واسطے اللہ اور رسول کے نہ کریگا — ایک روایت حضرت عمرو رضی سے ہے کہ حضرت عمرو فرماتے ہین کہ ہم چند شخص رسول اللہ کے گہر
مین بیٹھے ہوئے تہے ایک عورت ادہر کو گذری کسی نے کہا کہ یہہ عورت پیغمبر خدا کی بیٹی ہے ابوسفیان کہنے لگا کہ محمد بنی ہاشم مین ایسے ہین جیسے بیچ میدان
خوشبو کے یہہ بات وہ عورت سنتی ہوئی چلی گئی اوسنے جاکر رسول خدا ص
کو سب باتین سنائین آپ یہہ سنکر خفا ہوئے اور غصہ مین بہرے ہوئے
باہر آئے اور آپ نے ارشاد کیا کہ افسوس ہے اون لوگون پر جنکی مجہ تک
باتین پہنچتی ہین سنو خدا تعالے نے سات آسمان پیدا کرکے جو زمین سب سے بلند تہا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

بلند تہا او سکو پسند کیا اور اُن آسمانوں میں جسکو اپنی پیدائش سے چاہا بسایا۔ پہر دنیا پر اپنی پیدائش پیدا کی اور اوس میں سے آدمیوں کو برگزیدہ اور پسندیدہ بنایا۔ پہر تمام آدمیوں پر عرب کو شرافت دی۔ اور عرب میں سے خصوصاً قبیلہ مضر کو برگزیدہ کیا۔ اور اوس قبیلہ میں سے خاص قریش لوگ نکالے اور قریش میں سے بنی ہاشم پسندیدہ کئے۔ اور تمام بنی ہاشم میں سے مجھکو پسند کیا اِس روایت سے شرافت جناب رسولخدا کی اظہر من الشمس ہے اور ایک روایت حضرت عائشہ سے یہی ہے وہ فرماتی ہیں کہ سنا میں نے رسول خدا سے اونکو حضرت جبرائیل نے کہا کہ اے محمد صلعم میں تمام زمین پر مشرق سے مغرب تک پہرا ہوں کوئی قبیلہ یا قوم خاندان بنی ہاشم سے بہتر میں نے نہیں پایا۔

بیان ہے پیغمبر خدا صلعم کی نسب کا

واضح ہو کہ پانچویں فصل میں اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کا حال ہم لکھہ چکے ہیں یعنے جو لوگ کہ پیغمبر خدا صلعم کے نسب نامہ میں داخل ہیں اونکا نام اور جو خارج ہیں اونکا نام بہی مذکور ہو چکا ہے اب ہم نسب نامہ جناب رسول خدا صلعم کا علے التواتر اوپر نیچے ہم ایکطرف سے ذکر کرتے ہیں وہ یہہ ہے۔ کہ ابوالقاسم محمد صلعم بیٹا عبد اللہ کا۔ وہ بیٹا عبد المطلب کا۔ وہ بیٹا ہاشم کا۔ وہ بیٹا عبد مناف کا۔ وہ بیٹا قصی کا۔ وہ بیٹا کلاب کا۔ وہ بیٹا مرہ کا۔ وہ بیٹا کعب کا۔ وہ بیٹا لوے کا۔ وہ بیٹا غالب کا۔ وہ بیٹا فہر کا۔ وہ بیٹا مالک کا۔ وہ بیٹا نضر کا۔ وہ بیٹا کنانہ کا۔ وہ بیٹا خزیمہ کا۔ وہ بیٹا مدرکہ کا وہ بیٹا الیاس کا۔ وہ بیٹا مضر کا۔ وہ بیٹا نزار کا۔

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۲۶۴ وہ بیٹا معد کا ـــ وہ بیٹا عدنان کا ـــ معلوم رہے کہ نسب رسول خدا صلعم کا عدنان تک بالاتفاق ہے اسمین کچھ گفتگو نہین اور یہہ بہی بیشک ہے کہ عدنان حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے اولاد سے ہین لیکن وہ پشتین جو کہ درمیان عدنان اور اسماعیل کے ہین اونکی تعداد مین اختلاف ہے ـــ بعضون نے چالیس آدمی شمار کئے ہین ـــ اور بعضے سات کہتے ہین ـــ اور ام سلمہ یعنے زوجہ نبی صلعم روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ یون فرماتے تہے کہ عدنان بیٹا ہے ادد کا ـــ اور وہ بیٹا زید کا ـــ وہ بیٹا برا کا ـــ وہ بیٹا ہے اعراق الثرے کا اسلئے ام سلمہ نے فرمایا کہ ہمیسع اور برا اور نبت ـــ اور اسماعیل اعراق الثری یہہ پیچہے سے بڑہائے گئے ہین ـــ اور بیہقی نے یون ذکر کیا ہے کہ عدنان بیٹا ادد کا ـــ وہ بیٹا المقوم کا ـــ وہ بیٹا ناحور کا ـــ وہ بیٹا تارح کا ـــ وہ بیٹا یعرب کا ـــ وہ بیٹا یشجب کا ـــ وہ بیٹا نابت کا ـــ وہ بیٹا اسماعیل کا ـــ وہ بیٹا ابراہیم خلیل اللہ کا ـــ اب ہم وہ بیان کرتے ہین جو کہ جوالی النسابہ نے درمیان شجرۃ النسب کے ذکر کیا ہے اور وہ ہی مذہب مختار ہے وہ یہہ ہے کہ عدنان بیٹا اد کا ـــ وہ بیٹا ادو کا ـــ وہ بیٹا الیسع کا ـــ وہ بیٹا ہمیسع کا ـــ وہ بیٹا سلامان کا ـــ وہ بیٹا حمل کا ـــ وہ بیٹا قیدار کا وہ بیٹا اسماعیل علیہ السلام کا ـــ اور نسب نامہ اسماعیل کا درمیان نسب ابراہیم کے اول فصل مین بیان ہو چکا ہے اوسکے اب پہر ذکر کرنے کی کچہہ حاجت نہین بیہقی بیان کرتا ہے کہ ہمارا استاد ابو عبد اللہ الحافظ کہتا تہا کہ نسب رسول اللہ صلعم کا عدنان تک صحیح ہے اور ماورا عدنان کے غیر معتبر ہے

بیان دودہ پلانے رسول اللہ صلعم کا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

مخفی نرہے کہ دایہ اول رسول خدا کی جسنے بعد حضرت کے والدہ کے دودہ پلایا اوسکا
نام ثوبیہ ہے یہہ ابی لہب کی یعنے رسول اللہ کی چچا کی کنیزک تہی اس لونڈی کے ایک
بیٹا تہی مسروح تہا اوسکا دودہ رسول خدا اور آپکی چچا حضرت حمزہ کو اور ابا سلمہ
ابن عبدالاسد مخزومی کو پلایا کرتی تہی اسلئے یہہ دونو شخص پیغمبر خدا صلعم کے رضاعی
بہائی تہے

بیان دودہ پلانے دایہ حلیمہ سعدیہ کا رسولخدا صلعم کو

پوشیدہ نرہے کہ عرب کا دستور یہہ تہا کہ بدوی عورتین یعنے جنگل کی رہنیوالیان
درمیان مکہ معظمہ کے دودہ پلانے کی تلاش مین آیا کرتین تہی چنانچہ اوسی
عادت قدیمہ پر چند عورتین بخواہش دودہ پلانی کے مکہ مین آئین سبکو بچے واسطے
پرورش کے ملگئے مگر دایہ حلیمہ کو کوئی بچہ سوائے محمد مصطفی صلعم کے نملا بابت یہہ
ہے کہ رسولخدا اون ایام مین یتیم تہے اسلئے کوئی دایہ اونکا انکو دودہ پلانا اختیار
نکرتی تہی کیونکہ وہ اپنے بہلے کی امید لڑکے کی باپ سے رکہا کرتی تہین اور جو
عورت خود رانڈ ہوتی تہی اوسکو جانا کرتی تہین کہ یہہ کیا سلوک کریگی لیکن دایہ
حلیمہ بنت ابی ذویب بن الحارث السعدیہ نے حضرت کی والدہ آمنہ سے
آپکو لیکر دودہ پلانا شروع کیا اور اپنے ہمراہ اونکو لئے ہوئے بادیہ بنی سعد کو
جہان وہ رہتے تہے چلی گئی خدا تعالے نے اوس عورت کو ایسی برکت
بخشی کہ کبہی اوسکو ایسی فراغت نصیب نہوئی تہی جب آپنے دودہ چہوڑ دیا
تب ایکبار حضرت کو مکہ مین لائے اور آپکی والدہ ماجدہ سے درخواست
کی کہ حضرت کو تا چندے بطوع میرے ہی پاس رہنے دیجے کیونکہ مجکو اس لڑکے سے
کمال الفت ہے اور مکہ مین وبا کا بہت زور و شور رہتا ہے جب حضرت کی

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۶۸ والدہ نے دیکھا کہ یہہ کسیطرح نیڈ نہین چھوڑتی اونہون نے بہی اجازت دیدی وہ دایہ حضرت کو ہمراہ اپنے لیکر با دیہ بنی سعد کو پہر گئی حضرت نے اوس دایہ کے پاس رہنا اور پرورش پانا شروع کیا ایک روز کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلعم اپنے بہائی رضاعی کے ساتہہ جنگل مین گئے تہے کہ ناگاہ وہ دایہ حلیمہ کا بیٹا اپنی ماکے پاس مضطرب آیا اور آکر کہنے لگا کہ اوس لڑکی قریشی کا دو آدمی سفید کپڑے والون نے لٹا کر پیٹ پہاڑ ڈالا ۔ یہہ خبر دایہ حلیمہ سنکر مع اپنے خاوند کے مضطرب الحال بہاگی گئی وہان جاکر جو دیکھا تو حضرت صحیح و سالم کہڑے ہین بروقت استفسار کے حضرت نے بیان کیا کہ دو آدمی آئے تہے اونہون نے لٹا کر میرا پیٹ پہاڑ ڈالا تہا ۔ حلیمہ کا خاوند بولا کہ مین تو یہہ جانتا ہون اس لڑکے کو جنون ہو گیا ہے تو اسکو اپنے ہمراہ لیجاکر اسکے کنبے مین چہوڑ آ دایہ حلیمہ کو بہی خوف ہوا وہ حضرت کو ہمراہ اپنے لیکر اونکی والدہ آمنہ کے پاس آئی حضرت کی والدہ نے ارشاد کیا کہ دایہ حلیمہ آج تیرے دلمین کیا سمائی جو تو میرے بیٹے محمد صلعم کو اپنے ساتہہ بارادہ چہوڑ جانے کے لائی تجکو تو اس لڑکے سے نہایت محبت تہی دایہ حلیمہ نے سب حال بیان کیا آمنہ نے فرمایا کہ تو جہوٹی ہے اسکو نہ جنون ہے نہ کوئی دیو چمٹا ہے نہ کسی شیطان کو اسپر دخل ہو سکتا ہے کیونکہ میرا بیٹا ایسا ہی رتبہ والا ہے ۔ رضاعی بہائی حضرت کے یہہ ہین ۔ عبد اللہ ۔ اور انیسہ ۔ اور حذافہ جو کہ موصوف بصفات اسمائے تہے یہہ تینون لڑکے دایہ حلیمہ سعدیہ کے پیٹ سے اور حارث بن عبد العزی کے تخم سے تہے اور یہ حارث مذکور رضاعی والد پیغمبر خدا صلعم کا ہے ۔ جن ایام مین کہ پیغمبر خدا صلعم نے حضرت خدیجہ سے نکاح کر لیا تہا اون ایام مین دایہ حلیمہ انکے پاس آئی تہی اور کہنے لگی کہ بسبب قحط سالی کے ہم لوگ بہت تنگ ہین حضرت نے یہہ حال اپنی بیوی خدیجہ رضہ سے بیان کیا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

بیان کیا اوسنے چالیس گوسفند اوسکو دین — اور ایک دفعہ دایہ حلیمہ سعدیہ اپنے
شوہر حارث مذکور کے بعد نبوت رسول خدا صلعم کے آئے تھے اور دونو بشرف اسلام
مشرف ہوکر چلے گئے تہے — جبکہ دایہ حلیمہ حضرت کو اونکی والدہ کے سپرد کرگئی تب
جناب رسول مقبول نے اپنی والدہ ماجدہ کے خدمت مین رہنا شروع کیا جب
انکی عمر چھ برسکی ہوئی اسوقت یکبارگی یہہ حادثہ عظیمہ برپا ہوا کہ حضرت کی والدہ
درمیان ایک گانو ابواو کے جو درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب ودان کے ہے
بقضا و رضاء الہی فوت ہوئین اور اونکے اسیجانے آنیکا یہہ سبب تہا کہ آمنہ اپنے
بہائیون سے جو قبیلہ بنی عدی بن النجار سے ہین حضرت کی ملاقات کروانے کو آئی تہی
بعد مراجعت کے راہ مین انتقال فرمایا — بعد ازان حضرت کو اونکی دادا عبد المطلب
پرورش کرتے رہے بعد دو برس کے وہ بہی گذر گئے اوسوقت حضرت
کی عمر آٹھ برسکی تہی — تب حضرت کے چچا ابو طالب بن عبد المطلب خبرگیر حضرت
کے ہوئے ابو طالب حقیقی بہائی عبد اللہ والد رسول اللہ صلعم کا تہا — ذکر ہے
کہ ایکدفعہ ابو طالب پیغمبر خدا صلعم کو اپنے ہمراہ ملک شام کیطرف کسی تجارت مین
لیگئے تہے جبکہ شہر بصری مین داخل ہوئے (یہہ وہ شہر ہے جو شام مین واقع ہے
اور یہہ وہ بصرہ نہین جو عراق کا ایک شہر مشہور ہے) تب عمر حضرت کی تیرہ ۱۳
برسکی تہی اس شہر مین عبد المطلب کی ملاقات ایک راہب مسمی بحیرا سے ہوئی
اوس راہب نے ابو طالب سے کہا کہ اس لڑکے کو بحفاظت تمام اپنے ہمراہ
لیکر اولٹا چلا جا اور یہودیون سے ڈرتا رہ ایسا نہ ہو کہ اس بچہ کو مار ڈالین
کیونکہ یہہ تیرا بھتیجا ہونہار ہے — چنانچہ ابو طالب نے حضرت کو اپنے ہمراہ
لیکر بعد فراغ تجارت کے مکہ کو مراجعت کی — جبکہ پیغمبر خدا صلعم جوان ہوئے
اسوقت سے یہہ اوصاف انکی ہین کہ صاحب مروت اور ذی حلم اور بہت

بیان محمد مصطفی ص کا

۲۵۰ آدمیون سے زیادہ فصیح — اور سچی اور امین اور پارسا ایسے تہے کہ آپکے معروف میں اور کوئی شخص ایسا نہ تہا چنانچہ تمام قوم میں حضرت بہت بڑے امین مشہور تہے کیونکہ خدا تعالے نے ایسے امور صالحہ اور نیک چلن اونمیں جمع کئے تہے کہ ذہن میں معزز اور مکرم تہے — جبکہ ایک لڑائی درمیان فجار اور قریش کے یعنے حضرت کے چچاؤن سے جو ہوے تہے اوسوقت حضرت کی عمر چودہ برس کی تہی یہہ ایک لڑائی درمیان قریش — اور کنانہ اور ہوازن کے ہوئی تہی فجار اسواسطے کہتے ہین کہ قوم ہوازن نے حرم کی ہتک عزت کی تہی اسوقت سے اونکو فجار کہا کرتے تہے — اس جنگ مین اول حملہ قریش اور کنانہ پر ہوا — بعد ازان قوم ہوازن پر ہوا مگر فتح قریشون کی ہوئی

بیان اوس سفر کا جو حضرت نی واسطی سوداگری کے خدیجہ بنت خویلد کی طرفسے کیا تہا

واضح ہو کہ حضرت خدیجہ خویلد بن اسد بن عبدالعزی — بن قصے — بن کلاب کے بیٹی ہے یہہ سوداگر بڑی عزت والی اور بڑی مالدار قوم قریش مین تہی جبکہ انسنے زبانی لوگون کی یہہ سُنا کہ محمد مصطفے ص بہت سچے اور امین آدمی ہین حضرت کو بلا کر اونسے کہا کہ آپ میرے واسطے ملک شام کو بطور تجارت تشریف لیجائے اور ہمراہ اپنے میرا غلام میسرہ لیجئے — حضرت نے منظور فرمایا — اور جو اسباب اسکے پاس سے لاد کر لیگئے تہے جاتے ہی ملک شام مین بیچ ڈالا اور اوسکی عوض اور خرید کر کے مکہ معظمہ کو مراجعت فرمائی — چنانچہ معہ اسباب محمولہ ملوکہ خدیجہ رضہ کے ہمراہ اوسی غلام کے مکہ مین تشریف لائے اوس غلام نے حضرت

بیان محمد مصطفی صلعم کا

حضرت کی جو جو کرامات وہان دیکھی تہین سب اپنی مخدومہ کے سامنے حرف بحرف بیان کین — اور کہا کہ اکثر ایسا دیکھنے مین آیا کہ بوقت شدت گرما دوپہر کے وقت دو فرشتے جناب رسالت مآب کو سایہ کرتے تہے — بیوی خدیجہ نے یہہ باتین سنکر پیغمبر خدا صلعم سے درخواست اپنے نکاح کی کی حضرت نے بعوض مہر بیس اونٹ کے بیوی خدیجہ سے نکاح کرلیا — یہہ عورت اول زوجہ رسول مقبول کی تہی تاحین حیات اس بیوی کے حضرت کا نکاح دوسری کسی بیوی سے نہین ہوا — اور وقت نکاح حضرت خدیجہ کے عمر پیغمبر خدا کی پچیس برس کی تہی اور بیوی خدیجہ کی چالیس برس کی تہی اور وہ بیوی بیوہ تہی تمام پیغمبر خدا کی بیویون سوا عایشہ صدیقہ کے کوئی باکرہ نہ تہی اور یہہ خدیجہ اول سب سے پیغمبر خدا پر ایمان لائی ہین بعد اونکے نبی ہونیکے دس برس تک اونکی صحبت مین رہین اور تین برس قبل ہجرت پیغمبر خدا صلعم کے حضرت بیوی خدیجہ نے وفات پائی

بیان ہے تعمیر کعبہ کا جو پہر کرکے سر سے قریش نے کی ہی

کہتے ہین کہ بعد وفات حضرت اسماعیل عم کے اونکا بیٹا نابت متولی خانہ کعبہ کا ہوا اوسکے بعد جرہم کیونکہ عامر بن الحارث جرہمی کہتا ہے کہ ہم لوگ بعد نابت کے خانہ کعبہ کے متولی ہوئے اور ہم لوگ اوس خانہ بزرگ کا طواف کیا کرتے تہے جس حالمین کہ کوئی مکہ مین نہ رہتا تہا ہمہیں وہان رہا کرتے تہے مگر گردشات زمانہ اور بدنصیبون ہماری نے ہمکو ہلاک کیا کیونکہ جرہم نے خدا سے بغاوت اختیار کی اور سب محارم کو حلال جان لیا اسواسطے وہ ہلاک ہوئے اور پہر خانہ کعبہ کا متولی قبیلہ خزاعہ ہوا — اونکے بعد قریش ہوئے — جبکہ قریش لوگ خانہ کعبہ کے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۲۷۲ متولی ہوئے انکے وقت یہہ تجویز ہوئے کہ خانہ کعبہ کو بلند بنانا چاہیے اسلئے اون لوگون نے بنا ء اول کو مسمار کرکے پہر نئے سریے سے تعمیر کرنی شروع کی جبکہ حجرالاسود تک تعمیر پہنچی اسوقت تمام قبایل عرب مین اختلاف ہوا کیونکہ ہر ایک قبیلہ بسبب عزت اور بزرگی حجرالاسود کے خواہان اسبات کا تہا کہ مین حجرالاسود کو اوسکے مقام پر رکہون آخرش یہہ تجویز ٹہرائی کہ کلکے روز بوقت صبح اول سب سے جو شخص حرم کے دروازہ سے یہان آوے اوسکو حاکم اور منصف بناؤ وہ شخص جسکو حکم کرے وہ اس حجر کو اوسکے مقام پر رکہے۔ پیغمبر خدا صلعم اول سبسے حرم سکے دروازہ کو آئے حضرت کو سبنے حکم بنایا حضرت نے یہہ حکم دیا کہ ایک چادر مضبوط بچہا کر اوسپر حجرالاسود رکہہ کر ہر ایک قبیلہ ایک ایک کونہ اوس کپڑے کا پکڑ کر برابر اٹہاؤ تاکہ سب مساوی رہین۔ سبکو یہہ راے پسند آئی چنانچہ یونہین کیا حضرت نے بروقت پہنچنے حجرالاسود کے اوسکے موضع پر اپنے ہاتہہ سے وہ پتہر اوسکے مقام پر رکہا بعد ازان تعمیر ہوچکی اور کعبہ شریف طیار ہوگیا۔ پہناوا ان لوگونکا اسوقت مین یہہ تہا کہ کتان کے کپڑے سفید مصریون کے طور پر پہنا کرتے تہے بعد ازان چادرون کا رواج شروع ہوگیا مگر سبسے اول حجاج ابن یوسف نے چادر پہنی ہی۔ اوسوقت عمر حضرت کی جبکہ قریش نے آپکو حکم اور منصف بنایا تہا پینتیس ۳۵ برس کی ہی یعنے پانچ برس پیشتر رسالت سے یہہ معاملہ ہوا

بیان سب ہے رسول ہونے محمد مصطفٰے صلعم کا

واضح ہو کہ محمد مصطفٰے صلعم چالیس برس کی عمر مین عہدہ رسالت پر ممتاز ہوکر خلق اللہ کو ہدایت فرمانے لگے تہے اور اللہ تعالے نے اونکے واسطے شریعت ناسخ عنایت

بیان محمد مصطفی صلعم کا

عنایت فرمائے جس سے تمام شرایع ماضیہ کو منسوخ کر دیا پہلے ابتدا رسالت مین جناب سرور کاینات کو رویاء صادقہ دکہلائے دیا کرتے تہے — اور چونکہ جناب سرور کائنات خدا تعالے کو بہت دوست رکہتے تہے اور خدا تعالے اونکو چاہتا تہا اسلئے درمیان جبل حراء کے ہر سال مین ایک مہینہ مراقبہ اور خلوت فرماتے تہے — چنانچہ اوسی عادت قدیم پر پیغمبر خدا صلعم جس سال مین کہ رسول ہوئے درمیان ماہ مبارک رمضان شریف کے جبل حرا کو واسطے اعتکاف کے سعادتخانہ سے تشریف لیگئے — جبکہ وہ رات آئی جسمین کہ خدا تعالے نے اپنے محبوب کو خلعت فاخرہ رسالت کا پہنایا اوس رات کو یہہ واردات ہوئے کہ حضرت جبرائیل اپنے پیغمبر خدا صلعم کی خدمت مین تشریف لائے اور کہا کہ اقرا یعنے پڑہ — آپنے ارشاد کیا کہ مین کیا پڑہون جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اقرا باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرا وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم چنانچہ حضرت نے بموجب ارشاد کے یہہ پڑہا

ترجمہ

پڑہ ساتہہ نام پروردگار اپنے کے جسنے پیدا کیا — پیدا کیا آدمی کو جمی ہوئے لہو سے — پڑہ اور پروردگار تیرا بہت کرم کرنیوالا ہے — جسنے سکہایا ساتہہ قلم کے — سکہایا آدمی کو جو کچہہ نہین جانتا تہا — بعد ازان نبی صلعم جب پہاڑ مین تشریف لیگئے اسوقت آسمان سے یہہ آواز آئے کہ اے محمد تو رسول ہے اللہ کا اور مین جبرائیل ہون حضرت نے جبرائیل کو اوس مقام پر کہڑے رہ کر خوب ملاحظہ کیا — پہر محمد مصطفے صلعم ہوئے سے خدیجہ رض کے پاس آئے حضرت نے جو مشاہدہ کیا تہا وہ سب حال بیان کیا بیوی خدیجہ کہنے لگی کہ قسم ہے مجکو اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین خدیجہ کی جان ہے مین امید رکہتی ہون

بیان محمد مصطفیٰ صلعم کا

۲۷۳ اور بہت خوش ہوئن اسبات سے کہ آپ اس امت کے نبی ہو وین — چنانچہ بیبی خدیجہ رض ورقہ ابن نوفل اپنے چچا زاد بہائی کے پاس جنسے کہ کتابون کو خوب پڑہا تہا اور یہودیون اور عیسائیون سے حضرت کی نبوت کی خبر جانتا تہا تشریف لیگئے اور سب حال زبانی محمد مصطفیٰ صلعم کا اوسے بیان کیا ورقہ نے کہا سبحان اللہ اے خدیجہ قسم ہے مجکو خدا تعالے کی اگر تو سچی ہے تو البتہ وہ رازدار جو نزد موسیٰ ابن عمران کے ہے وہ بیشک ظاہر ہوا اور وہ امت کا نبی ہے حضرت خدیجہ نے یہہ حرف بحرف پیغمبر خدا سے بیان کیا کہ ورقہ یون کہتا ہے — جبکہ پیغمبر خدا اعتکاف پورا کر چکے تب خانہ کعبہ کے طواف کو تشریف لیگئے اور ایک ہفتہ تک حضرت طواف مین رہے — بعد ازان گہر کو تشریف لائے — پہر حضرت پر متواتر وحی کا نازل ہونا شروع ہوا — سبسے اول بیبی خدیجہ مسلمان ہوئین اسیواسطے اس بیبی کی بزرگی حدیث سے بہی ثابت ہے چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مردون مین سے بہت مرد کامل ہوئے ہین لیکن عورتونمین سوا چار عورتون کے کوئی کامل نہین ہوئی یعنے آسیہ — جورو فرعون کی — مریم بنت عمران — خدیجہ بنت خویلد — چوتہی فاطمہ بنت محمد

بیان ہے اوس شخص کا جو سبسے اول مسلمان ہوا

واضح ہو کہ جناب خدیجہ رض کے اول ایمان لانے اور مسلمان ہونے مین کسیکو اختلاف نہین ہے — مگر اختلاف اونکے بعد مین ہے کہ بیبی خدیجہ کے بعد کون شخص اول ایمان لایا — صاحب سیرۃ اور بہت سے اہل علم بیان کرتے ہین کہ مردون مین سے اول حضرت علی ابن ابیطالب نو برس کی عمر مین سبسے اول مسلمان ہوئے بعضے دس برس کی عمر بیان کرتے ہین — اور ایک قول سے گیارہ برس کی ثابت ہے — قبل مسلمان

بیان محمد مصطفی صلعم کا

مسلمان ہونیکے حضرت مرتضی علی رض پیغمبر خدا صلعم کے گہر مین تشریف رکہا کرتے تہے ۲۷۵
تفصیل اِس اجمال کی یہہ ہے کہ جبکہ عرب مین قحط پڑا اوسوقت ابو طالب بسبب کثیر العیال
ہونیکے بہت تنگ تہے — محمد مصطفی صلعم نے اپنے چچا عباس رض سے یہہ کہا کہ آپکا بہائی
ابو طالب چونکہ کثیر العیال ہے آپ ہمراہ میرے تشریف لیچلیے ہم دونوں اونکو ہلکا
کردین اور اوسکے بوجہہ کو تقسیم کرین چنانچہ حضرت عباس اور پیغمبر خدا تشریف لیگئے
اور ابو طالب سے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ آپکا بوجہہ ہلکا کرین ابو طالب نے کہا کہ
عقیل کو میرے پاس رہنے دو اور جسکو چاہو لیجاؤ پیغمبر خدا صلعم نے حضرت علی کو لیا
— اور حضرت عباس رضی نے حضرت جعفر رض کو اپنے ہمراہ لیا اسواسطے حضرت
علی کرم اللہ وجہہ پیغمبر خدا صلعم کے پاس تشریف رکہتے تہے تا حین دعوے رسالت
انحضرت چنانچہ جسوقت حضرت نے ارشاد کیا کہ مین نبی ہون خدا کا حضرت علی رض
اولاً ایمان لائے — اور جعفر حضرت عباس کے پاس رہا کرتا تہا آخر کو وہ بہی مسلمان ہوا
حضرت علی رض نے ایک شعر عربی اپنے اول مسلمان ہونیکا کہا ہی جسکا ترجمہ یہہ ہے

شعر مسلمان مین ہوا ہون سبسے پہلے   ور انحالیکہ نابالغ تہا لڑکا

صاحب السیرۃ لکہتا ہے کہ بعد علی مرتضی رض کے زید بن حارثہ غلام رسول اللہ کا
جسکو حضرت نے خرید کر آزاد کر دیا تہا وہ مسلمان ہوا — بعد اوسکے ابو بکر صدیق رض
ایمان لائے نام انکا عبد اللہ ہی اور یہہ بیٹے ہین ابی قحافہ کے جسکا نام عثمان ہے
اور کنیت ابو قحافہ اور بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ سبسے اول ابو بکر صدیق مسلمان ہوئے
— بعد اونکے حضرت عثمان ابن عفان — اور عبد الرحمن ابن عوف — اور سعد
ابن ابی وقاص — اور زبیر ابن العوام — اور طلحہ ابن عبید اللہ — یہہ لوگ
بسبب تحریک کرنے ابو بکر رض کے اور بسبب فہمائیش حضرت ابو بکر کے جو انکو
اپنے ہمراہ پیغمبر خدا صلعم کے پاس لایا مسلمان ہوئے تہے یہہ لوگ اولین مسلمانون مین ہیں

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۲۷۶ شمار کئے جاتے ہین — پہر ابو عبیدہ مسلمان ہوئے جنکا نام عامر بن عبداللہ بن الجراح ہے — اور عبیدۃ بن الحارث — اور سعید ابن زید ابن عمرو بن نفیل بن عبد العزی یہہ چچا کا بیٹا حضرت عمر و ابن الخطاب کا ہے اور عبداللہ ابن مسعود اور عمار بن یاسر یہہ مسلمان ہوئے — واضح ہو کہ تین برس تک پیغمبر خدا محمد مصطفی یہہ دعوت طرف اسلام کی خفیہ کرتے رہے مگر جبکہ یہہ آیت نازل ہوئی کہ وانذر عشیرتک الاقربین یعنے ڈرا اپنے کنبے والون کو جو قریب کے رشتہ کے ہین اوسوقت حضرت نے بموجب حکم خدا کے اظہار کرنا دعوت کا شروع کیا — بعد نازل ہونے اس آیت کے پیغمبر خدا صلعم نے حضرت علی رض سے ارشاد کیا کہ اے علی ایک پیمانہ کہانیکا میرے واسطے طیار کر اور ایک بکری کا پیر او سپر چہوا لے — اور ایک بڑا کاسہ دودہ کا میرے واسطے لا اور مطلب کی اولاد کو میرے پاس بلا کر لا تا کرین اونسے کلام کرون اور سناؤن اونکو وہ حکم جسکا کہ جناب باری سے مامور ہوا ہون — چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے وہ کہانا ایک پیمانہ بموجب حکم طیار کر کے اولاد مطلب کو جو قریب چالیس آدمی کے تہے بلایا ان آدمیون مین حضرت کے چچا ابو طالب اور حضرت حمزہ — اور حضرت عباس بہی تہے — اوسوقت حضرت علی رض نے وہ کہانا جو طیار کیا تہا لا کر حاضر کیا سب کہا پی کر سیر ہو گئے — حضرت علی رض سے ارشاد کیا کہ جو کہانا ان سب آدمیون نے کہایا ہے وہ ایک آدمی کی بہوک کے موافق تہا اس اثنا مین حضرت چاہتے تہے کہ کچہہ ارشاد کرین کہ ابو لہب جلد بول اٹہا اور یہہ کہا کہ محمد صلعم نے بڑا جادو کیا یہہ سنتے ہی تمام آدمی الگ الگ ہو گئے یعنے چلے گئے پیغمبر خدا صلعم کچہہ کہنے بہی نہ پائے — یہہ حال دیکہہ کر جناب رسالت مآب نے ارشاد کیا کہ اے علی دیکہا تو نے اس شخص نے کیسی سبقت کی

بیان ہے محمد مصطفی ؐ کا

سوقت کی مجکو بولنے ہی نہ دیا — اب تو پہر کلکو طیار کر جیسا کہ آج کیا تہا اور پہر اونکو بلاکر جمع کر چنانچہ حضرت مرتضیٰ علی رضؓ نے دوسرے روز پہر موافق ارشاد آنحضرت ؐ کے وہ کہانا طیار کر کے سب لوگون کو جمع کیا جب وہ کہانے سے فراغت پاچکے اوسوقت رسول اللہ ؐ نے ارشاد کیا کہ تم لوگون کی بہت اچہی قسمت اور نصیب کیونکہ ایسے چیز مین اللہ کی طرف سے لایا ہون کہ اوسے تمکو فضیلت حاصل ہوتی ہے اور آیا ہون تمہارے پاس دنیا اور آخرۃ مین اچہا — خداتعالےٰ نے مجکو تمہاری ہدایت کا حکم فرمایا ہے کون شخص تم مین سے اس امر کا اقتدا کر کے میرا بہائی اور وصی اور خلیفہ بنا چاہتا ہے اوسوقت سب موجود تہے اور حضرت پر ایک ہجوم تہا حضرت علی رضؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین آپکے دشمنون کے نیزہ مارونگا اور آنکہین اونکی پہوڑونگا اور پیٹ چیرونگا اور ٹانگین کاٹونگا اور آپکا وزیر ہونگا — حضرت نے اوسوقت علی مرتضیٰ رضی کی گردن پر ہاتہہ مبارک رکہکر ارشاد کیا کہ یہہ میرا بہائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تمہارے درمیان اسکے سنو اور اطاعت قبول کرو — یہہ سنکر سب قوم کے لوگ ازروے تمسخر کے ہنس کر کہڑے ہوگئے اور ابوطالب سے کہنے لگے کہ اپنے بیٹے کی بات سننا اور اطاعت کرنا تجہے حکم ہوا ہے — اسی طرح پر مدت گذر گئی کہ پیغمبر خدا ؐ اونمین رہتے تہے اور احکام الٰہی اونکو پہنچاتے تہے لوگ بہی اونکے کلام کو کچہہ رد نہ کرتے تہے جبتک کہ حضرت نے اونکی بتون کو عیب نہ لگایا جب حضرت نے اونکے خداؤن اور معبودون کے عیب اور نقصان بیان کرنے شروع کئے اور اونکی آبا و اجداد کو کافر ٹہرائے اور گمراہ بتلائے اسوقت سب آدمی حضرت کے دشمن ہوگئے اور کینہ اور بغض رکہنے لگے مگر جو مسلمان ہوگیا اور ابوطالب حضرت کا چچا بہت خفا ہوا یہہ معاملہ جسوقت ہوا تب اشراف قوم قریش کی سب جمع ہوکر ابوطالب

بیان بعثت محمد مصطفی صلعم کا

۲۰۲۸ کے پاس آئے وہ لوگ یہہ تہی عتبہ اور شیبہ یہہ دونو بیٹے ربیعہ بن عبد مناف کے تہے اور ابو سفیان بن امیہ بن عبد شمس اور ابو البختری بن ہشام بن الحارث بن اسد اور اسود بن المطلب بن اسد اور ابو جہل بن ہشام بن المغیرہ اور ولید بن المغیرۃ المخزومی چچا ابی جہل کا اور نبیہ اور منبہ یہہ دونو شخص حجاج سہمیان کے بیٹے تہے اور عاص بن وائل السہمی اسکو ابو عمرو بن العاص بہی کہتے ہین یہہ لوگ ابو طالب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپکے بہتیجے نے ہمکو معیوب ٹہرایا ہے اور ہمکو کمینے اور گمراہ بتلایا ہے اور ہماری باپ دادون کو برا بتاتا ہے کہ وہ لوگ کافر تہے یا تو آپ اوسکو منع کر دیجئے ورنہ جو ہمسے ہوگا ہم کرین گے تو اوسسے دست بردار ہو جاے ابو طالب نے اون لوگون کو حکمت عملی سے دور کر دیا مگر رسول اللہ ہدایت خلق سے باز نہ آئے جسطرح پر کہ آپ ہدایت فرماتے تہے اوسطرح پر ہدایت فرماتے رہے دوسری دفعہ پہر وہ لوگ جمع ہوئے اور ابو طالب سے وہی تقریر اول بیان کی اور کہا کہ اگر تو اوسکو نہ روکیگا تو ہم تجکو اور اوسکو دونو کو سمجھ لین گے اور فریقین مین سے کسی نہ کسیکا خون بالضرور ہو جاویگا اسوقت ابو طالب محمد مصطفی صلعم کے پاس آئے اور بیان کیا کہ اے بہتیجے تجکو آدمی ایسا ایسا بیان کرتے ہین مناسب یہہ ہے کہ تو ایسی باتون سے باز آ پیغمبر خدا صلعم نے دریافت کیا کہ میرا چچا میرے لئے ڈر گیا حضرت نے ارشاد کیا کہ اے چچا اگر وہ لوگ میرے دہنے ہاتہہ مین شمس رکہہ دین اور بائین ہاتہہ مین چاند یعنے یہہ امر محال بہی کر گذرین تب بہی یہہ طریقہ راست اور کار ہدایت خلق کا مین نہ چہوڑونگا اور حضرت اوسوقت آبدیدہ ہوئے اور ابو طالب بہی رویا بعد ازان چلنے کے ارادہ کہڑا ہوا اور پکار کر پہر کہا کہ اے بہتیجے اب بہی میری بات قبول کر اور کہدے کہ مین یہہ بات ہرگز نہ کرونگا

بیان ہے محمد مصطفی صلعم کا

ذکر دنکا خدا کی قسم کبہی تجکو کیچکے سپرد نکر دنگا بعد ازان یہہ ہوا کہ ہر ایک قبیلہ نے ۲۷۹
رنج اور عذاب دیتا ہر ایک شخص کو جو مسلمان ہوتا تہا شروع کیا اور اللہ تعالی نے
اپنے رسول مقبول کو منع کر دیا کہ اپنے چچا سے باز رہو

بیان ہے حضرت حمزہ رضی کے مسلمان ہونیکا

راوی یون روایت کرتا ہے کہ رسول مقبول جبل صفا پر تشریف رکہتے تہے کہ
ابو جہل بن ہشام کا بہی وہانکو گذر ہوا اسنے حضرت کو اوسجا دیکہہ کر گالی دی
حضرت نے اوسے کچہہ کلام نہ کے اوسوقت حضرت حمزہ رضی شکار کہیل رہے تہے
جبکہ وہ گہرمین آے عبد اللہ ابن جدعان کی کنیزک نے حضرت حمزہ سے بیان کیا
کہ ابو جہل نے آج اپنے بہتیجے محمد کو گالی دی تہی یہہ بات سنکر حضرت حمزہ کو بہت
غصہ آیا کمان اپنے گلے مین ڈالے ہوے خانہ کعبہ کا طواف کرنے چلے گئے اوسجا
ابو جہل بہی لوگو نمین بیٹہا ہوا اونکو ملگیا حضرت حمزہ نے وہ کمان اوسکے سر پر اوٹہا کے
مارہی اور کہا کہ تو محمد صلعم کو گالیان دیتا ہے اور حالانکہ ہم اوسکے دین پر ہین
یہہ حال دیکہہ کر چند حمایتی ابو جہل کے بنی مخزوم کے قبیلہ کے سے حضرت حمزہ پر اوٹہے
ابو جہل بولا کہ تم لوگ کچہہ نہ کہو کیونکہ مینے اپنے چچا کے بیٹے محمد کو سخت گالی دی
ہے یہہ سبب تہا حضرت حمزہ کے مسلمان ہونیکا چنانچہ حضرت حمزہ رضی کامل
مسلمان ہوگئے اور قریش کے نزدیک یہہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ کو بسبب حضرت
حمزہ کے مسلمان ہونیکی بزرگی اور افتخار حاصل ہوا

بیان ہے حضرت عمر رضی کے مسلمان ہونیکا

بیان ہے محمد مصطفیٰ صلعم کا

۲۱ واضح ہو کہ عمر ابن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی دشمن صعب پیغمبر خدا صلعم کا تھا — راوی یون بیان کرتا ہے کہ پیغمبر خدا صلعم فرمایا کرتے تھے کہ اے بار خدا اسلام کو معزز اور مکرم کر دو شخصون سے یعنے عمر بن الخطاب اور ابی الحکم بن ہشام یعنے ابو جہل سے چنانچہ خدا تعالےٰ نے حضرت عمر رض کو ہدایت کی کہ وہ مسلمان کامل ہوئے — اس شخص کا حال قبل مسلمان ہونیکے یہہ تھا کہ ہاتھہ مین تلوار لئے ہوئے بارادہ قتل جناب محمد مصطفےٰ صلعم کے پھرا کرتا تھا چنانچہ ایک روز پیغمبر خدا کے قتل کا ارادہ کرکے ہاتھہ مین تلوار لیکر چلا جاتا تھا کہ راہ مین نعیم بن عبد اللہ النحام ملے اونہون نے پوچھا کہ اے عمر کیا ارادہ رکھتا ہے — حضرت عمر بولے کہ نبی صلعم کو قتل کرونگا — نعیم نے بیان کیا کہ اگر تو نے محمد صلعم کو قتل کر ڈالا تو عبد مناف کی اولاد تجکو بھی زندہ نہ چھوڑے گی اس حرکت سے باز آ اگر تجھسے ہو سکے تو اپنی بہن اور چچا زادون کو یعنے سعید بن زید اور خباب کو جو مسلمان ہو چکے ہین پھر کر مرتد کر لے — یہہ حال سنکر عمر رض راہ ہی مین سے پھر کر اونکے گھر گئے وہ سورہ طٰہٰ پڑھ رہے تھے انہون نے کچھہ کھڑے ہو کر سنا جب یہہ گھر مین گئے اوسوقت اونہون نے وہ صحیفہ چھپا لیا اور چپکے ہو رہے — عمر رض نے پوچھا کہ تم کیا پڑھتے تھے وہ انکار کر گئے انہون نے بسبب غصہ کے اپنی بہن کے ایک تھپڑ بہت سخت مارا کہا کہ مجکو دکھلا تو کیا پڑھتی تھی بہن اونکی یہہ خوف کرتی تھی کہ اگر اوسکو صحیفہ دیدونگی تو شاید یہہ گم کر دے پھر دستیاب نہ ہو سکے — اور خباب حضرت عمر سے ڈر کر چھپ گیا تھا جسوقت حضرت عمر نے یہہ کہا کہ مین پھر تجکو دیدونگا تو مجکو دکھلا دے وہ کیا پڑھتی تھی اسوقت اونکی بہن نے دیا — عمر چونکہ پڑھا لکھا آدمی تھا پڑھ کر کہا کہ کیا خوب باتین اسمین لکھی ہوئی ہین مین بھی مسلمان ہونگا خباب نے جب یہہ سنا اوسوقت وہ باہر آیا حضرت عمر کو

حضرت عمر نے خباب سے پوچھا کہ رسول اللہ کہاں تشریف رکھتے ہیں اونسنے کہا کہ ایک مکان میں درمیان صفا کے ہیں پیغمبر خدا اوس مکان میں ہمراہ قریب چالیس مرد و عورت کے بیٹھے ہوئے تھے اونمیں حضرت حمزہ — اور ابوبکر صدیق رض اور علی ابن ابیطالب بھی موجود تھے کہ ناگاہ عمر ابن الخطاب بھی وہان جا پہنچے گئے کہ انکی گردن میں تلوار لٹکی ہوئی تھی جاتی ہے اونہون نے اجازت گھرمین آنیکی چاہی پیغمبر خدا نے اجازت دی جب اندر گئے اوسوقت پیغمبر خدا کھڑے ہوئے اور عمر و بن الخطاب سے منہ پکڑ دن جھٹ گئے اور بعد معانقہ کے ارشاد کیا کہ اے عمر و کس ارادہ پر آئے ہو اب ہمیشہ تا قیام قیامت لڑتے ہی رہو گے حضرت عمر و نے اوسوقت عرض کی کہ یا رسول اللہ مین مسلمان ہونے اور خدا اور اوسکے رسول پر ایمان لانیکو آیا ہون یہہ سنکر پیغمبر خدا بہت خوش ہوئے اور آپنی تکبیر کہی اور حضرت عمر و ابن الخطاب مسلمان کامل ہوئے

بیان ہے ہجرت اول کا

یہہ وہ ہجرت ہے جسمین مسلمان درمیان زمین حبشہ کے جا رہے تھے واضح ہو کہ قریشون نے جب اصحاب رسول اللہ کو بہت تنگ کرنا اور ایذا دینی شروع کی اسوقت پیغمبر خدا صلعم نے یہہ ارشاد کیا کہ جس کسی کے کنبہ نہ ہو اوسکو اختیار ہے وہ حبشہ کی طرف چلا جاوے چنانچہ اول بارہ شخص جنمین ایک عثمان ابن عفان معہ اپنی جورو رقیہ دختر نیک اختر رسول مقبول کی — اور ایک زبیر ابن العوام — اور ایک عثمان ابن مظعون — اور عبد اللہ بن مسعود — اور عبد الرحمان ابن عوف تھے ہجرت کر کے دریا پار ہو کر زمین حبشہ مین طرف بادشاہ نجاشی کے گئے

گئے اور وہان جاکر قیام کیا بعد انکے جعفر ابن ابیطالب نے ہجرت کی پہر اکثر مسلمان ہجرت کرکے حبشہ مین جا بسے کہتے ہین کل وہ مرد جو ہجرت کرگئے تہے تراسی تہے اور عورتین اٹھارہ یہہ تعداد سوا اون بچون کے ہے جو ہمراہ تہے اور جو وہان پیدا ہوئے — بعد ازان قریش نے عبد اللہ ابن ربیعہ — اور عمرو بن العاص کو واسطے انعام نجاشی کے دیکر روانہ کیا اور مسلمانون کو اوسے طلب کیا نجاشی نے کچہہ التفات نہ کی اور اوسکی ہدیہ واپس کی اور مسلمانون کو نہ دیا اوسوقت عمرو بن العاص نے کہا کہ آپ ان مسلمانون سے یہہ تو پوچہئے کہ یہہ لوگ حضرت عیسے علا کے حقمین کیا کہتے ہین — چنانچہ نجاشی نے پوچہا کہ تم لوگ حضرت عیسے علا کو کیا کہتے ہو مسلمانون نے جواب دیا کہ جو خدا تعالے حضرت عیسے علا کے حقمین فرماتا ہے وہی ہم بہی کہتے ہین — وہ یہہ ہے کہ عیسی المسیح علا کلمہ ہے اللہ کا ڈالا اوس کلمہ کو طرف مریم کنواری کے نجاشی نے کہا کہ سچ کہتے ہین جبکہ یہانبہی قریش کی دال نہ گلی اسوقت عمرو بن العاص — اور عبد اللہ ابن ربیعہ دونو مایوس ہوکے چلے آئے — مگر قریش نے دشمنی مین کچہہ کمی نہ کری کیونکہ جب اون لوگون نے دیکہا کہ اسلام بڑہا چلا جاتا ہے اور تمام قبایل عرب مین پہیل گیا اسوقت آپسمین یہہ عہد کیا کہ بنی ہاشم اور اولاد مطلب سے سب عقد موقوف کرنے چاہین یعنے نکاح اور بیع بیپار کبہی نہ کرین گے اس امر کا ایک اقرار نامہ لکہہ کر واسطے تاکید اپنے نفسون کے کعبۃ اللہ مین رکہہ آئے — اور بنی ہاشم مین کافر اور مسلمان منافق مجتمع ہوکر ایک گروہ کفار کا مقرر ہوا جسکا سردار ابی طالب تہا اور ابولہب عبد العزی بن عبد المطلب نبی کا چچا مع اپنی جورو ام جمیل بنت حرب کے جو ابو سفیان کی بہن تہی اپنی دشمنی اظہار کرنے کے واسطے قریش کے ہمراہ ہوا یہہ وہی عورت ہے جسکا نام خدا تعالے نے قرآن شریف مین حَمَّالَةَ الْحَطَب رکہا ہے اسواسطے

بیان محمد مصطفی ص کا

اسواسطے کہ وہ کانٹے لاکر رسول اللہ کی راہ مین بسبب عداوت کے بچھایا
کرتے تھے — اور ایک گروہ بنی ہاشم کا علیحدہ رہ گیا جنکے ہمراہ رسول کریم
تین برس تک اس دشواری مین رہے اس اثنا مین مہاجرین حبشہ کو یہہ خبر
پہنچی کہ اہل مکہ سب مسلمان ہوگئے ہین وہ لوگ بہت خوش ہوے اور تینتیس مرد
وہانسے آئے جب قریب مکہ معظمہ کے پہنچے اوسوقت اونکو دریافت ہوا کہ یہہ
خبر جھوٹ تھی چنانچہ اسلیئے سب کے سامنے ظاہر ہوکر مکہ مین نہ گھسے مگر رات
کو چھپ کر آئے اونمین سے عثمان ابن عفان — اور زبیر بن العوام — اور عثمان
ابن مظعون اول آئے تھے

بیان ہے خراب ہوجانے اقرارنامہ کا

راوی کہتا ہے کہ ایک روز جناب سرورکائنات نے اپنے چچا ابوطالب سے
ارشاد کیا کہ اے چچا میرے خداتعالے نے اوس اقرارنامہ پر جو قریش نے
درمیان خانہ کعبہ کے آویزان کیا تھا دیمک اسطرح پر مسلط کی کہ اوسنے سوا
نام خدا کے اوس اقرارنامہ مین کچھہ نہین چھوڑا سب چاٹ گئی — ابوطالب
یہہ بات سنکر قریشون کے پاس گیا اور اس حال سے اونکو اطلاع کی — اور
یہہ اقرار کیا کہ یہہ بات جو میرے بھتیجے نے کہی ہے اگر راست ہوئی تو ہماری
قطع رحم کرنے سے باز آؤ اور اگر جھوٹ نکلے تو بیشک اپنے بھتیجے کو تمہارے
سپرد کردونگا — چنانچہ اونہون نے وہ بات راست پائی اسلئے وہ لوگ
اور زیادہ قساوت قلب اور بدی کے درپے ہوئے اور ایک گروہ قریش
نے اوس عہد اقرارنامہ کو توڑ دیا اور بنی مطلب سے متفق ہوگئے

بیان ہے فوت ہونی ابو طالب کا

ابو طالب درمیان ماہ شوال دسوین سال نبوت مین بیمار ہوکر فوت ہوا واضح ہو کہ جبکہ ابو طالب بہت سخت بیمار ہوا اوسوقت پیغمبر خدا ؐ نے ارشاد کیا کہ اے چچا اگر تو کلمہ شہادت میرے سامنے کہہ لے تو دن قیامت کے مین تیری شفاعت بیشک کرونگا — ابو طالب نے جواب دیا کہ اے بھتیجے اگر مجھکو خوف ننگ و عار کا ہوتا تو بیشک مین کلمہ شہادت کہتا کیونکہ قریش لوگ یہہ کہینگے کہ اسنے موت سے ڈر کر کلمہ شہادت کہا ہے — اور حضرت عباس رضؓ سے ایک یہہ روایت کی گئی ہے کہ بروقت وفات کے ابو طالب ہونٹ ہلاتا تھا حضرت عباس فرماتے ہین کہ مینے کان لگا کر سنا اور اسنے کہا کہ قسم ہے خدا کی اے بھتیجے وہ کلمہ جسکے کہنے کے واسطے تو مجھکو کہتا تھا مینے کہہ لیا اسوقت رسول خدا نے اللہ کی حمد کی اور فرمایا کہ حمد ہے اوس خدا کو جسنے اے چچا تجکو ہدایت نصیب کی یہہ روایت حضرت عباس رضؓ سے منقول ہے مگر مشہور یہہ ہے کہ وہ کافر مرا ہے — مگر چند اشعار ابو طالب سے یہہ دریافت ہوتا ہے کہ اوسنے رسول اللہ کی تصدیق کی ہے اون اشعار کا ترجمہ یہہ ہے

ترجمہ

شعر ہدایت کی تونے مجکو اور مینے جان لیا کہ تو سچا ہے امین ہے
اور جانا مینے کہ دین محمدی تمام دینوں سے بہتر ہے
قسم ہے خدا کی نہ پہنچینگے سب طرف تیری جبتک کہ گاڑے نہ جاوین مٹی مین
اور عمر ابو طالب کی کچھہ اوپر اسی برس کی تھی فقط

بیان ہے وفات حضرت خدیجہ زوجہ مطہرہ پیغمبر خدا ص کا

منتخب نزہے کہ بعد وفات ابوطالب چچا رسول خدا کے بیوی حضرت کی یعنے خدیجہ رضی اللہ علیہا نے بہی تین برس قبل ہجرت نبوی ص کے مرحلہ پیمائے ملک عدم کی اختیار کی جناب سرور کائنات کو بسبب مرنے ابوطالب اور خدیجہ رض کے بہت رنج لاحق حال ہوا اور خصوصاً قریش کے اشراف مثل ابولہب بن عبدالمطلب اور حکم بن العاصیہ اور عقبہ بن ابی سعیط ابن ابی عمرو بن امیہ جو قرب وجوار رسول کریم کے مقام سکونت رکہتے تہے حضرت کو انواع انواع اور اقسام اقسام کے تکلیف اور رنج دیتے تہے یعنے بروقت نماز خوانی اور عبادت خدا کے حضرت کے اوپر اشیاء ناپاک ڈالدیتے اور حسد اور کینہ سے طعام سرور کائنات کے بیچ اشیاء غیر طاہرہ ملادیا کرتے

بیان ہے رسول اللہ کے سفر کرنیکا طرف طایف کی

بعد وفات ابوطالب چچا پیغمبر خدا ص کے جب قریش بہت ایذا دینے لگے اور رسول اللہ کو شدت سے ستانے لگے اسوقت حضرت طایف کو باین ارادہ تشریف لیگئے کہ شاید وہ لوگ خداترسی کرکے میری مدد اور حمایت کرین اور خدا اونکو ہدایت نصیب کرے چنانچہ طایف مین جاکر ایک جماعت اشراف قوم ثقیف (یعنے مثل مسعود اور حبیب کے جو کہ عمرو کے بیٹے تہے) اپنے پاس بلاکر حضرت نے اونکو بٹہلایا اور کار رسالت اونکے سامنے اظہار کیا اونکو

بیان محمد مصطفی ص کا

 ہدایت طرف خدا کی کرنے لگے — ایک شخص نے ان دونوں کورین بالا مین سے یہہ کہا کہ آپ کے سوا اور کسی پیغمبر کو بھی خدا ملا ہے یا نہین — دوسرا یہہ بولا کہ خدا کی قسم مین تجھے کبھی کلام نہ کرونگا کیونکہ اگر تو رسول اللہ ہے جیسا کہ تو دعوے کرتا ہے تب تو تجھے ڈرتا ہون کیونکہ تیرے کلام رد کرنے سے خوف آتا ہے — اور اگر خدا پر تو نے بہتان بندی کی ہے تو تجھے کلام کرنا روا نہین پس ہر تقدیر مین کبھی نہ بولونگا حضرت وہانسے ناامید و مایوس ہوکر کھڑے ہو گئے اور اونکے غلام اور کم بہت لوگ سینے لگے اوس قوم کے حضرت کو پکار پکار کر برا بھلا کہنے لگے چنانچہ ایک انبوہ کثیر آپ پر ہوگیا اوسوقت حضرت نے ایک دیوار کے نیچے مقام پکڑا اور جناب باری مین یہہ التجا کی کہ اے خداوند مین ضعیف بے حیلہ بے وسیلہ ہون رحم دل کردے تمام آدمیون کو مجھپر سب سے بڑے مہربان اور رحم کرنے والے تو پروردگار ہے ناطاقتون کا اور حامی کم زورون کا میرے سر پر قایم ہے اور تو خوب جانتا ہے کہ جن لوگون نے مجکو آزردہ کیا ہے اگر تو مجھپر خفا نہو تو مجکو کچھہ پروا نہین — بعد از این رسول اللہ مکہ معظمہ کو تشریف لائے اور قوم قریش اور زیادہ مخالف اور دشمن ہوگئی تھی

بیان ہے ظاہر کرنے رسول اللہ کا اپنے نفس کو قبایل عرب پر

جملہ عادات رسول کریم سے ایک عادت حضرت کی یہہ تھی کہ درمیان موسم حج کے پیغمبر خدا صلعم ظاہر ہوتے اور تمام قبایل عرب کے ہر ایک قبیلہ کو نام و نشان اونکے پکار کر یہہ ارشاد کیا کرتے کہ اے اولاد فلانی شخص کی مین رسول ہون اللہ کا بھیجا ہے مجکو خدا نے پاس تمہارے مین یہہ کہتا ہون کہ عبادت کرو خدا کی اور اوسکو وحدہ لا شریک سمجھو اور جبکہ تم پڑے تھے سوا اوسکے اونکی پرستش سے دست کش ہوا اور مجھہ ایمان

بیان محمد مصطفی ص کا

ایمان لاؤ میری تصدیق کرو آپ کا یہہ مقولہ تہا ۔ اور حضرت کا چچا ابولہب

یہہ منادی کرتا کہ اے لوگو یہہ محمد صم تمکو نئی راہ سکہلاتا ہے اور بدعت و گمراہی
کی طرف بلاتا ہے یہہ چاہتا ہے کہ پرستش لات اور عزا کی چہوڑ دا دے کوئی اسکا
کہنا مانیو یہہ مقولہ ابولہب کا ہے واضح ہو کہ ابولہب آنکہ سے بہینگا تہا اور سر پر
اوسکے مینڈہیان بالونکی تہین

بیان ہاے ابتدا رحال انصار کا

جبکہ مشیت ایزدی مقتضی اسباب کی ہوئی کہ اپنے دین مستقیم اور نبی کریم کو معزز
و مکرم کرنا چاہئے اسوقت پیغمبر خدا صلعم موافق عادت قدیمہ کے درمیان موسم
حج کے قبایل عرب پر ظاہر ہوئے ابہی حضرت عقبہ ہی کے پاس تہے کہ آپکی
ملاقات چند آدمیون سے ہوئی جو کہ قبیلہ الخزرج کے اور رہنیوالے
شہر یثرب کے تہے واضح ہو کہ شہر یثرب مین دو قبیلے رہتے تہے یعنے الاوس
ــــ اور الخزرج یہہ دونو قبیلہ ایک باپ کے اولاد سے ہین اور مسکن قدیم انکا
یمن ہے ان دونو قبیلونمین لڑائی اور جنگ برپا ہو رہی تہی ــــ اور یہہ دونو
قبیلے دو فرقہ یہود یعنے قریظہ اور النظیر سے جو کہ نسل ہارون ابن عمران کے ہین
قدم رافقت رکہتے ہیے) وہ آدمی چہہ تہے حضرت نے اونکے سامنے حقیقت
اسلام کی بیان کی اور قرآن شریف پڑہ کر سنایا وہ ایمان لائے اور حضرت
تصدیق کر کے مسلمان ہوئے بعد ازان جبکہ وہ شہر یثرب مین پہنچے اپنے بہائی
دن سے رسول اللہ کا ذکر کرنا اور اپنا مسلمان ہونا بیان کیا پہر تمام گہر دن
ار رسول اللہ صلعم کا ذکر ہو گیا ۔

بیان ہے شب معراج کا

مخفی نرہے کہ صاحب السیرۃ کہتا ہے کہ معراج رسول خدا کو قبل از موت ابی طالب کے ہوئی — اور ابن الجوزی نے یہہ نقل کیا ہے کہ بارہویں برس نبوت کے بعد موت ابیطالب کے حضرت کو شب معراج ہوئی — اور اس بات مین بھی اختلاف ہے کہ ہفتہ کی رات سترہوین تاریخ رمضان شریف کی تیرہوین برس ہجری مین ہوئی یا کہ ماہ ربیع الاول — یا ماہ رجب مین اور اسمین بھی اختلاف علمار کا ہے کہ رسولخدا جسم سمیت گئے تھے یا آپکو خواب صادق ہوا ہے مذہب جمہور کا یہی ہے کہ جسم سمیت تشریف لیگئے تھے — مگر بعضے کا مذہب یہہ ہے کہ حضرت کو رویا رصادق ہوا اس مذہب کا مویّد قول حضرت عائشہ صدیقہ رضی کا ہے وہ فرماتے مین کہ نہ گم ہوا تھا جسم مبارک رسولخدا کا بلکہ سیر کروائی خدا تعالے نے روح رسولخدا کو — اور معاویہ سے بھی یہہ روایت ہے کہ شب معراج خواب مین ہوئی اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلعم بجسم مبارک بیت المقدس ہی تلک تشریف لیگئے تھے اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ سیر روحانی تمام آسمانون کی حضرت نے کی بہر تقدیر جتنے اختلاف تھے وہ سب ہمنے لکھہ دئے ہین

بیان ہے اوس بیعت کا جو اول مرتبہ ہوئی

واضح ہو جب نیا سال شروع ہوا پیغمبر خدا صلعم واسطے ادای مناسک حج کے

بیان محمد مصطفی ص کا

حج کے تشریف لیگئے اولاً حضرت نے بارہ مردون سے ملاقات کی یہہ بارہ
آدمی انصار مین سے ہین اونہون نے حضرت سے مثل عورتون کے بیعت کی
اور ابہی لڑائی فرض اون پر نہوئی تہی — یہہ جو ہمنے کہا کہ مثل عورتون کی بیعت
کی اُسکی یہہ مراد ہے کہ اس عہد پر بیعت ہوئی کہ خدا کو کوئی شریک نہ کرو
— چوری نکرو — زنا نکرو — اپنی اولادون کو قتل نکرو انہین باتون پر عورتون
نے بیعت کی تہی جب وہ بیعت کرچکی حضرت نے مصعب بن عمیر بن ہاشم
بن عبد مناف بن عبد العلا کو واسطے تعلیم قران شریف اور طریقہ اسلام کے
اون کے لئے مامور کیا — جب مصعب ہمراہ اسعد ابن زرارہ کے جو کہ ایک
شخص اونہین چہہ بیعت کرنے والون مین سے تہا جنہون نے درمیان عقبہ کے
حضرت کی بیعت کی تہی داخل ہوئے تو اولاً بنی ظفر کے احاطہ مین گئے ان لوگون کا
سردار سعد بن معاذ تہا جو کہ رشتہ مین پہوپہی زاد اسعد بن زرارہ کا بہی تہا
— اور اسید بن حصین بہی اس قبیلہ کا سردار شمار کیا جاتا تہا — اسید بن حصین نے
جو ایک تعلیمی طور کی پائی طیش مین آکر اپنا حربہ ہاتہہ مین لیکر آیا اور مصعب اور
اسعد سے یہہ کہنے لگا کہ تم لوگ ضعفاء قوم کو کیا پہسلاتے بہلاتے نئی نئی باتین سکہلاتے
پہرتے ہو اگر تم دونون کو اپنے جان بچانے منظور ہے تو اس حرکت بیجا سے
باز آؤ نہین تو تمہارے ٹکڑے کر ڈالونگا — مصعب رض نے نرمی سے یہہ جواب دیا
کہ حضرت سلامت آپ تشریف رکہئے اور ہم لوگ کہتے پہرتے ہین بغور سنئے
اگر کچہہ ہمارا قصور ہوگا آپ جو چاہئے گا سو کیجئے گا اس کلام سے وہ ٹہنڈا
ہوا اور بیٹہ کر سننے لگا حضرت مصعب نے اوسکو قران شریف کی آیتین سنائین
اور طریقہ مسلمان ہونیکا اور اسلام مین جو باتین چاہئین سب بتلائین اسید سنکر
بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ کیا خوب مذہب ہے یہہ پہر اوسنے سوال کیا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۲۹۰ کہ کیونجی اگر کوئی مسلمان ہوا چاہئے تو کیا کرے حضرت مصعب نے سب طریق اسلام کے قبول کرنے کا اوسکو تبلایا وہ فوراً مسلمان ہوگیا پہر اوسنے کہا کہ ہمارا ن صاحب ایک پیرے پیچہے اور آدمی ہے اگر اوسنے بہی یہہ دین تمہارا قبول کرلیا تو پہر تم یہہ جانا کہ کوئی ہمارا مقابلہ اور ہمسے تیزی نکرسکیگا اور مین ابہی اوسکو تمہاری خدمت مین بہیجتا ہون مراد اوسکی اوس شخص سے سعد ابن معاذ کی تہی چنانچہ اسید اپنا حربہ سنبہال کر سعد ابن معاذ کے پاس دوڑا ہوا گیا اور اوسکو بلا لایا جب سعد بن معاذ آئے تو اسید نے مصعب سے مخاطب ہوکر یہہ کہا کہ اب سردار قوم آپ کے پاس آیا ہے یہہ بہت قوی ہے اوس سے جو اول تمہارے پاس آیا تہا فہنے مین — یہہ کہکر اور سعد ابن معاذ کے طرف مخاطب ہوکر یہہ کہا کہ اگر میرے اور آپکے قرابت اور رشتہ داری نہوتی تو آپکو باین لحاظ کفر ہرگز یہان آنے نہ دیتا حضرت مصعب نے نرمی سے یہہ کہا کہ حضرت سلامت آپ تشریف رکہئے اور کچہہ قران شریف کے سنئے اگر آپکو اچہا معلوم ہوگا تو مسلمان ہو جائیگا اور نہین تو آپکو اختیار ہے سعد ابن معاذ نے کہا کہ یہہ بات انصاف کی آپنے کہی بہت بہتر یہہ کہکر بیٹہ گیا — حضرت مصعب نے تمام حقیقت اسلام کی اور چند آیتین قران شریف کی پڑہ کر اوسکو سنائین راوی کہتا ہے کہ خدا کی قسم اوسیوقت ہمنے اوسکی بشرہ پر علامات اسلام کی قبل اوسکے بولنے کے دریافت کرلین تہین جب وہ سناچکے سعد ابن معاذ نے کہا کہ مسلمان کیونکر ہوا کرتے ہین اونہون نے طریقہ مسلمان ہونیکا سکہلایا وہ بہی اوسیوقت مسلمان ہوگیا — اور اپنے ہمراہ اسید بن حضین کو لیکر اپنے قوم من آیا سب نے کہا کہ ہم لوگ قسم کہاتے ہین خدا کی سعد کے چہرہ پر اور ہی طرح کی نشان معلوم ہوتے ہین بالکل بدلا ہوا بشرہ ہے جس چہرہ سے وہ گیا تہا وہ بالکل نہین — بعد ازان سعد ابن معاذ نے ارشاد کیا کہ اے اولاد عبد

عبد الاشہل کے تم لوگ مجکو کیا سمجھتے ہو اونہون نے کہا کہ اپنا سردار اور افضل
اپنے سے ہم لوگ آپکو جانتے ہین ـــ اوسنے کہا کہ آج کی روز نہ تمہاری عورتون
اور نہ تمہارے مردون سے کسی سے نہ ملونگا اور بات بہی کرنی حرام جانونگا
جب تک تم سب کے سب اللہ پر اور اوسکے رسول پر ایمان نہ لاؤگے ـــ یہہ
کہتے ہی یہہ حالت ہوگئی کہ شام تک عبد الاشہل کے خاندانمین کا کوئی شخص بے
ایمان نہ رہا سبکے سب مسلمان ہوگئے اور حضرت سعد ابن معاذ اور مصعب اور
اسعد ابن زرارہ ان تینون شخصون نے سعد کے گہر مین اوترکر سب لوگون کو مسلمان
کیا اور سب آدمی انصار مین سے مسلمان ہوگئے کوئی بے ایمان نہ رہا سوا اسکے
خاندان بنی امیہ بن زید کے کیونکہ وہ لوگ ایمان نہ لائے

بیان اوس بیعت ثانیہ کا ہی جو عقبہ مین درمیان اسکے رسول ہونیکی ہوئی

واضح ہو کہ یہہ بیعت اسطرح پر ہوئی کہ مصعب ابن عمیر مدینہ منورہ سے مکہ شریف کو
اپنے ہمراہ تہتر مرد اور دو عورتین مسلمان لیکر ہمراہ ایک قافلہ کفار کے اپنے تئین
اونسے چہپائے ہوئے تشریف لیگئے تہے اونکے ساتہہ جو وہ لوگ مسلمان تہے
اونمین سے کچہہ قبیلہ اوس کے اور کچہہ الخزرج کے تہے جب وہ درمیان مکہ کے
پہنچے تو انہون نے پیغمبر خدا ص سے یہہ وعدہ کیا تہا کہ رات کے وقت درمیان
ایام تشریق کے بیچ عقبہ کے ہم آپکی خدمت مین حاضر ہون گے ـــ پیغمبر خدا ص
یہہ سنکر خود مع اپنے چچا عباس کے تشریف لائے اور حضرت عباس اون
ایام مین مشرک تہے لیکن وہ پیغمبر خدا ص کی محافظت بسبب محبت کے بہت
سرگرمی رکہتے تہے ـــ جب وہان آئے حضرت عباس نے اون لوگون سے مخاطب

بیان محمد مصطفی صلعم کا

 ہوکر یہہ کہا کہ اے قبیلہ الخزرج کے لوگو تم خوب جانتے ہو کہ ہمنے اپنے بھتیجے محمد صلعم کے حفاظت ہر ایک امر کی آج تک کی اور یہہ درمیان اس شہر کے عزت اور حرمت سے اچھی طرح رہتے تھے مگر اب اونکا ارادہ یہہ ہے تم لوگون سے وہ ملے اگر تم وفاداری اوسے کرو اور اوسکی پیچ ہر ایک بات مین کرتے رہو اور اوسکو اوسکے دشمن سے محافظت بھی کرو تب تو تمکو اور اوسکو اختیار کہ وہ تمہارے مین رہیگا۔ اور اگر تم کو یہہ خیال ہو کہ ہمسے محافظت نہ ہوسکے گی اور جو اوس کا دشمن ہوگا ہم اوسکے سپرد کر دین گے تو ابھی سے اسکو جواب دیدو اونہون نے کہا کہ ہمکو بسر و چشم حفاظت منظور ہے اور ہماری جانین اوس سے لڑی ہوئی ہین اوسوقت حضرت عباس رض نے فرمایا کہ اے محمد صلعم اب تجکو ہمنے خداکو سونپا بعد اسکے پیغمبر خدا صلعم نے قرآن شریف کی آیتین پڑھ کر سنائین۔ پھر یہہ ارشاد کیا کہ بیعت کرو میری اس بات پر کہ جو چیز اپنے اہل و عیال کے واسطے تم جائز نہین رکھتے اور اوسے اونکو باز رکھتے ہو وہ سلوک مجھسے بھی کرنا۔ یہی کلام درمیان مضبوط کرنے وثیقہ اور عہود حانبین کے رہے۔ بعد ازان لوگون نے پیغمبر خدا صلعم سے پوچھا کہ یا حضرت اگر ہم لوگ کافرونکو قتل کرین گے تو ہمارے واسطے کیا اجرت ملیگی۔ رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ تمکو عوض مین اوسکے جنت اور حورین اور غلمان اللہ تعالے دیگا یہہ سنکر سب نے بالاتفاق کہا کہ یا حضرت ہمکو ہاتھہ دیجئے ہم بیعت کرین حضرت نے ہاتھہ پھیلایا سبنے پیغمبر خدا صلعم سے بیعت کی اور بعد اس بیعت ثانیہ کے پیغمبر خدا صلعم نے مکہ مین تشریف لاکر تمام اصحاب کو ارشاد کیا کہ تم سب لوگ ہجرت کر جاؤ یہان سے مدینہ مین چلے جاؤ اور وہ قافلہ بھی مدینہ کو مراجعت کر گیا مگر پیغمبر خدا صلعم تن تنہا مکہ شریف مین اس خیال سے رہے کہ جبتک حکم جناب باری کا مجکو یہانسے جانیکا نہ آوے مین نہ جاونگا

 گا اور آپکے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق رض اور علی ابن ابیطالب رض یہہ دونون رہ گئے تھے

بیان ہجرت فرمانی رسول اللہ صلعم کا

واضح ہو کہ ہجرت فرمانا رسول خدا صلعم کا مکہ سے طرف مدینہ کی وہی ہے ابتدا تاریخ اہل اسلام کی مگر لفظ تاریخ کا عربی نہین ہے بلکہ وہ معرب ماہ روز سے اسی بیان کی روایت ابی سلمان نے میمون بن مہران سے کی ہے اور اوسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچا دی ہے وہ راوی کہتا ہے کہ درمیان خلافت حضرت عمر رض کے ماہ شعبان کا جب آیا تو آپ نے ارشاد کیا کہ کونسا شعبان ہے یہہ جس سال مین ہم ہین اوسی سال کا شعبان ہے یا وہ جو آنے والا تہا وہ ہے — بعد ازان جمیع صحابہ کو جمع کرکے یہہ کہا کہ بیت المال مین روپیہ بہت ہے اور اوسکی غیر موقت تقسیم نہین کیا چاہتے اب کونسی صورت ہے جس سے انضباط وقت کا ہو سبنے عرض کیا کہ اہل فارس کی رسوم مین سے کوئی رسم مبدا حساب کا ٹہراو یہہ باتین ہو ہی رہین تہین کہ عمر ہرمزان فارسی وہان آگئے اونسے بہی دریافت کیا — اونسے کہا کہ ہم لوگون نے تمام زمانہ کا انضباط ایک حساب سے کیا ہے اوسکو ہم ماہ روز کہتے ہین اور معنے اوس لفظ کے مہینون اور دنون کے ہین — یہہ لفظ یعنے ماہ روز چونکہ عجمی تہا اسواسطے انہون نے اوسکو معرب کرکے مورخ بنایا بعد ازان اوسکا نام تاریخ رکہا اور اسی لفظ کو استعمال مین لانا شروع کیا جب یہہ لفظ بہی موضوع کر چکے تب فکر اونکو ہوی کہ کونسا حادثہ یا وقت اول مبدا تاریخ ایام دولت اہل اسلام کا مقرر کرین سبنے متفق اللفظ والمعنی ہوکر اول سال ہجرت نبوی علیہ السلام کا مقرر کیا یہہ ہجرت پیغمبر خدا صلعم نے مکہ سے مدینہ منورہ تک فرمائی

بیان محمد مصطفی صلعم کا

یعنی اوس سال مین سے دو مہینے محرم ــ اور صفر کے اور آٹھ روز ربیع الاول کے منقطع کر کے واسطے تجدید ہجرت کے رجعت قہقری آٹھ ۸ مہینہ دو ۲ دن کی کر کے مبدا تاریخ سال نو کا ماہ محرم الحرام ٹھہرایا ــ بعد ازان اول روز محرم سے آخر روز عمر محمد مصطفی صلعم تک مدت شمار دس برس دو مہینے ہوئے ــ واقع مین اگر حساب کیا جاوے عمر نبی صلعم کا ہجرت سے تو وہ نو ۹ برس گیارہ مہینے بائیس ۲۲ دن ہین ــ ہمنے ایک زایچہ متضمن سا لہائے ہجرت اور تواریخ قدیمہ مشہورہ کا بناکر اول کتاب مین درمیان مقدمہ کے لکھا ہے اگر کسیکو فاصلہ درمیان دو تاریخون کے معلوم کرنا منظور ہو تو اوس جدول سے اسطور پر دریافت کرے کہ جہان وہ دو نو تاریخ جس خانہ مین ملی ہین اوسکو معلوم کرکے اور درمیان ہجرت کے دیکھکر جو عدد کم ہو اوسکو زاید سے دور کر کے تحت جو رہے وہ فاصلہ ہے دو نو تاریخون مین ــ مثلاً ہم چاہتے ہین معلوم کرنا کہ کیا فاصلہ ہے پیدائش مسیح عم اور پیدائش رسول اللہ صلعم کی مین تو کم کرین ہم اوس فاصلہ کو جو درمیان پیدائش رسول اللہ صلعم کے اور درمیان ہجرت کے ہین وہ تریپن ۵۳ برس دو مہینے اور آٹھ دن ہوتے ہین اونکو ہمنے مفروق بناکر چھ سو کتیس سے جو مفروق منہ ہین دور کیا باقی رہے پانسو اٹھتر ۵۷۸ برس اور سین سے دو مہینے آٹھ دنکو بھی جب کم کر دیا وہ فاصلہ درمیان پیدائش پیغمبر خدا ــ اور جناب مسیح عم کے ہوگا اسیطرح سے جونسی دو تاریخون مین کا فاصلہ نکالنا منظور ہو اوسے دریافت کر لے

تواریخ قدیمہ مشہورہ کے سال

واضح ہو کہ درمیان ہجرت نبوی صلعم اور آدم صلعم کے بمقتضائے توریت یونانی اور بموجب مذہب مورخین کے چھ ہزار دو سو سولہ ۶۲۱۶ برس ہین ــ اور بمقتضائی فحوائے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

بفحوائے توریت یونانی اور مذہب منجمین کے جیسا کہ اونہون نے اپنی زیچون مین
لکہا ہے پانچہزار نوسو چہتہتر ہین — اور بموجب بیان توریت عبرانیہ اور مذہب
مورخین کے چار ہزار سات سو اکتالیس برس ہوتے ہین — اور منجمین کے نزدیک
دو سو انچاس برس جمع مذکورہ سے کم کرنے چاہئین — اور بموجب فحوائے
توریت سامریہ اور مذہب مورخین کے پانچہزار ایکسو سینتیس — اور بموجب
مذہب منجمین کے وہی دو سو انچاس برس کم کرنے چاہئین — یہی حال
اور سب تواریخ قدیمہ مین جو بخت نصر سے اول تہے چلا آتا ہے — اور درمیان
ہجرت نبوی اور طوفان کے مورخین کے مذہب موافق تین ہزار نوسو چہتر برس
ہوتے ہین — اور طوفان جب آیا تہا اوسوقت حضرت نوح علیہ السلام کی
عمر چہہ سو برس کی تہی — اور بعد طوفان کے حضرت نوح علیہ السلام تین سو پچاس
برس تک زندہ رہے تہے — اور منجمین کے نزدیک تین ہزار سات سو پچیس
برس ہین جیسا کہ ابو معشر اور کوشیار وغیرہ نے اپنی زیچون اور تقویمون مین
لکہا ہے — اور جب زبانین اور بولین علیحدہ علیحدہ ہوگئین تہین اوسمین اور
ہجرت مین بموجب مذہب مورخین کے تین ہزار تین سو چار برس ہین —
اور منجمین کے نزدیک دو سو انچاس برس اوسمین سے کم کرنے چاہئین جیسا کہ اوپر
بیان ہو چکا ہے — اور درمیان پیدایش حضرت ابراہیم خلیل ع اور ہجرت
کے بمقتضائے مذہب مورخین کے دو ہزار آٹہہ سو تہتر برس ہوتے ہین اور منجمین کے
نزدیک دو سو انچاس کم کرنے چاہئین — اور درمیان ہجرت اور بنائے کعبہ
معظمہ کے جو حضرت ابراہیم خلیل ع اور اونکے بیٹے اسماعیل ع نے بنایا تہا
دو ہزار سات سو اور قریب تہتر برس کے ہوتے ہین جب کعبہ طیار کیا گیا اوسوقت
حضرت ابراہیم ع کی عمر ایکسو برس کی تہی — اور درمیان ہجرت اور وفات

بیان محمد مصطفیٰ ص کا

حضرت موسیٰ ع کے مورخین کے نزدیک دو ہزار تین سو اٹھتالیس [۲۳۴۸] برس ہین منجمین
کے نزدیک دو سو انچاس کم ہے — اور درمیان ہجرت اور تعمیر بیت المقدس کے
مورخین کے نزدیک ایکہزار آٹھہ سو [۱۸۰۲] اور قریب دو برس کے ہین جب اسکی تعمیر سے
فراغت ہو چکی تہی دہ سال گیارہوان جلوس حضرت سلیمان ع کا تہا — اور حضرت
موسیٰ ع انتقال فرمائے ہی پانسو چہالیس برس ہو چکے تہے — منجمین کے نزدیک
دو سو انچاس [۲۴۹] برس کم کرنے چاہین — اور درمیان ہجرت اور ابتداء ملک بخت
نصر کے ایکہزار تین سو انہتر [۱۳۶۹] برس ہین اسمین کچہہ خلاف نہین — اور درمیان ویرانی
بیت المقدس اور ہجرت نبوی ص کے ایک ہزار تین سو پچاس [۱۳۵۰] برس گذرے ہین
جب بیت المقدس ویران ہوا تہا بخت نصر کے جلوس کو انیس [۱۹] برس گذر چکے تہے
اور ستر برس تک ویران پڑا رہا بعد انچاس برس گذرنے کے پہر اوسکی تعمیر ہوئی
اور بنی اسرائیل آکر اوسمین بسے اور درمیان ہجرت اور غلبہ پانے سکندر کے دارا
بادشاہ فارس پر نو سو چونتیس [۹۳۴] برس ہین یہی ابتداء سلطنت سکندر کی فارس پر تہی
— بعد غلبہ پانے کے دارا پر سات برس سکندر جیا تہا — اور درمیان ہجرت اور
فیلبس کے نو سو ستائیس [۹۲۷] برس ہین یہہ شخص سکندر کا چہوٹا بہائی بارہ برس اوسے
عمر مین کم تہا اوسکے بعد مقدونیہ کا یہہ بادشاہ ہوا بطلیموس نے اوسکا ذکر کیا ہے
— اور درمیان ہجرت اور غلبہ پانے اغسطس کے قلوبطرا ملکہ مصر پر چہہ سو باون
برس ہین جس سالمین غلبہ پایا تہا دہ بارہوان برس سلطنت اغسطس کا تہا —
اور درمیان پیدائش حضرت مسیح ع اور ہجرت نبوی کے چہہ سو اکتیس [۶۳۱] برس ہین
اور وہ پیدائش مسیح کی جب ہوئی تہی تین سو چار برس اسکندر کے غلبہ کو دارا پر
— اور اکیس برس غلبہ اغسطس کو قلوبطرا پر گذرے تہے — اور درمیان ہجرت
اور ویران ہونے بیت المقدس کے دوسری دفعہ پانسو اٹھاون [۵۵۸] برس ہین یہہ

بیان محمد مصطفی صلعم کا

یہہ ویرانی اور تباہ ہوجانا بیت المقدس کا بعد چالیس برس جناب مسیح علیہ السلام کے ظہور مین آیا تہا اور اسی سال مین تمام یہود پراگندہ اور متفرق ہوگئے تہے — اور درمیان ہجرت اور ابتداء سلطنت اردیانوس کے پانسو ساٹہ برس ہین — اور درمیان ہجرت اور قیام سلطان اردشیر بن بابک کے چارسو بائیس برس کا فاصلہ ہے یہی تاریخ تہا ہی ملوک طوایف کی ہے — اور درمیان ہجرت اور ابتدا سلطنت قفلطیانوس کے تین سو انتالیس برس ہین — یہہ بادشاہ اخیر بت پرست شاہان یونان مین سے ہے — اور درمیان ہجرت اور پیدائش پیغمبر خدا صلعم کے ترپن برس اور دو مہینے آٹہہ دن کا فاصلہ ہے — اور درمیان ہجرت اور مبعوث ہونے پیغمبر خدا صلعم کے تیرہ برس دو مہینے اور آٹہہ دن ہین — اور درمیان ہجرت اور وفات پیغمبر خدا صلعم مین نو برس گیارہ مہینے بائیس دن ہین بعد ہجرت کے

بیان ہے سبب ہجرت کا

واضح ہو کہ سبب ہجرت فرمانے رسول اللہ صلعم کا یہہ تہا کہ قوم قریش نے یہہ خیال کیا تہا کہ چونکہ رسول اللہ صلعم کے مددگار اور معاون اب بہت ہوگئے ہین اور اصحاب مین بہی بہت آدمی داخل ہین ایسا نہو کہ رسول اللہ مکہ سے اپنے معاونین کو ہمراہ لیکر مدینہ پر چڑہائی کرکے اپنے قبضہ مین لاوین اسسے بہتر یہہ ہے کہ ہر ایک قبیلہ کا ایک ایک مرد اپنے ہمراہ جمع کرو اور رسول اللہ پر تلوار کشی کرکے اوسکو قتل کرو — یہہ خبر جب پیغمبر خدا صلعم کو معلوم ہوئی حضرت نے حضرت مرتضے علی کرم اللہ وجہہ کو ارشاد کیا کہ یا علی تم میری جائے پر یہہ سبز چادر میرا اوڑہ کر سو رہو اور مین چلا جاتا ہون تم سب امانتین اور ودیعتین لوگونکی جو میرے پاس سپرد

کے ہوئی ہین اونکو پہنچاکر ہر ایک کی ودیعت اوسکے سپرد کرنا — اور مخالفین رسول
مقبول کے یعنی کفار قریش کے سب پیغمبر خدا کے دروازہ پر باراوہ کو دنے کے
حضرت صلعم کے گہر مین مجتمع ہو رہے تہے کہ حضرت نے ایک مٹہی خاک کی اپنے ہاتہ مبارک
مین لیکر سورہ یسین اوسپر پڑہ کر پہونک کر اون کافرون کے سرون پر پہنک دی
اور حضرت اوس مجمع مین کو صاف نکل گئے کسی نے حضرت کو نہ پہچانا — لیکن کسی
مخبر نے اونکو خبر دی کہ پیغمبر خدا تمہاری آنکہون مین خاک ڈالکر چلے گئے اسلئے وہ نہایت
مضطرب ہوئے اور اس راز کے تفتیش کے تو حضرت علی رض کو پیغمبر خدا صلعم
کا چادرہ اوڑہے ہوئے پایا لیکن اونکو صبح تک یہی خیال رہا کہ پیغمبر خدا صلعم سوتے
ہین — جب بوقت صبح حضرت علی رض بیدار ہوئے اونکے چہکے چہوٹ گئے اور یقین
ہوگیا کہ پیغمبر خدا ہمارے ہاتہ سے نکل گئے — حضرت علی رض بہی تمام ودائع پیغمبر
خدا صلعم کے سپرد کی ہوئین اونکے وارثون کو دیکر پیغمبر خدا صلعم کی خدمت مین تشریف
لیگئے — جب پیغمبر خدا صلعم نے ہجرت فرمائے تو آپ حضرت ابوبکر رض کے گہر مین
تشریف لائے — حضرت ابوبکر رض بشارت ہجرت کی سنکر بہت خوش ہوئے
بلکہ اس خوشی کے سبب رونے لگے اور حضرت کے ہمراہ ایک غار مین جسکا نام
ثور ہے یہہ ایک پہاڑ ہے نیچے مکہ سے وہان پہنچے — ایک شخص مسمی عبداللہ ابن
اریقط نے جو مشرک تہا کافرون سے کہا کہ مین تمکو پیغمبر خدا صلعم کے جانیکا حال اور
جہان وہ گئے ہین تبلا دونگا تم مجکو کیا اجرت دوگے اونہون نے اوسکو کچہہ اجرت
دیکر اپنا ہادی بنایا — پیغمبر خدا صلعم اوس غار مین ہمراہ ابوبکر صدیق رض کے تین روز
چہپے بیٹہے رہے — بعد تین روز کے حضرت مع اپنے یار ابوبکر صدیق رض
اور عامر بن فہیرہ کے جو کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کا غلام تہا راہی طرف مدینہ
منورہ کے ہوئے — ہرچند کہ قریش نے پیغمبر خدا صلعم کے ڈہونڈنے مین کچہہ کمی

بیان محمد مصطفی ص کا

کمی نہ کی تہی بلکہ سراقہ بن ملک المدلجی نے ایسا تعاقب کیا کہ حضرت کے قریب جا پہنچا
اور حضرت ابوبکر صدیق رض کی عرض کی کہ یا رسول اللہ کا فرون نے ہمکو پا لیا۔
پیغمبر خدا صا نے ارشاد کیا کہ اے ابوبکر رض تو کچھہ غم نکر کیونکہ خدا بچانے والا
ہمارے ساتہہ ہے یہہ فرما کر حضرت نے سراقہ مذکور کے حقمین بد دعا کی مجرد
اس بد دعا کے سراقہ کا گہوڑا پیٹہہ تک اوس زمین سخت مین جو زم نہ تہی دہنس
گیا۔ سراقہ نے پکار کر عرض کی کہ یا حضرت میرے واسطے دعا خیر فرمائیے
مین کسی کا فر کو آپ تک نہ آنے دونگا بلکہ جو آیا ہوا پاونگا اوس سے یہہ کہدونگا
کہ پیغمبر خدا یہان کو تشریف نہین لیگئے مین مین ڈہونڈ آیا ہون۔ حضرت نے
دعا کی وہ گہوڑا نکل آیا لیکن وہ بسبب اپنے دل سخت ہونے کے پہر باز نہ آیا
بلکہ اوسنے پہر تعاقب کیا۔ حضرت نے پہر بد دعا کی پہر گہوڑا دہنس گیا دوسری
دفعہ اوسنے پہر التجا کی کہ حضرت ابکی بار مجکو مخلصی ہوجاوے مین چلا جاونگا
اور کسی ڈہونڈنے والی کو نہ آنے دونگا سب کہوجیون کو ہٹا دونگا۔ حضرت
نے پہر دعا کی اور فرمایا کہ چلا جا۔ چنانچہ سراقہ اولٹا پہر گیا اور جو شخص
اوسکو ملا سراغ لگانے والون مین سے اوسکو یہہ کہتا ہوا چلا جاتا تہا کہ کیون
تضیع اوقات کرتے ہو پیغمبر خدا کا آگے کہین کہوج نہین ملتا۔ اور پیغمبر خدا ص
بارہوین تاریخ ربیع الاول روز دوشنبہ کو بوقت ظہر سنہ اول ہجری مین داخل
مدینہ منورہ کے ہوئے۔ اور قبا مین کلثوم ابن الہدم کے پاس فروکش ہوکر
دوشنبہ۔ سہ شنبہ۔ چارشنبہ۔ جمعرات تک حضرت نے وہان
تشریف رکہکر مسجد قبا کی بنیاد ڈالی۔ جمعہ کے روز حضرت برآمد ہوئے
وہان کے باشندون کی یہہ حالت تہی کہ جو حضرت کے ناقہ کو دیکہتا تہا اور جس
گہر پر انصار کے حضرت گذرتے تہے بہت تواضع وتکریم سے پیش آتے تہے

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۰۰ اور حضرت کے ناقہ کو روک روک لیتے تہے اور یہ کہتے جاتے تہے کہ حضرت یہین قدم رنجہ فرمائیے اور آرام کیجئے کیونکہ آپ بہت تہکے ہوئے ہونگے یہانتک کہ حضرت اسی تکریم اور تعظیم سے اوس مقام تک جس جائے مسجد نبوی بنی ہے تشریف لیگئے — حضرت کا ارادہ سہل اور سہیل سے جوکہ دو لڑکے عمرو کے یتیم تہے ملاقات کرنے کا تہا اسلئے حضرت معاذ ابن عفراء کے مکانین تشریف لیگئے — اور اوسجائے کو حضرت نے برکت دی اور ناقہ سے اوترکر تشریف رکہی ابو ایوب انصاری مارے شوق کے حضرت کے ناقہ کا کجاوہ اپنے گہر اوٹہا کر لیگیا چنانچہ حضرت بہی ابو ایوب انصاری کے گہرین تشریف لیگئے تا طیاری مسجد نبوی اور مسکن شریف کی اوسی گہر پر قیام پذیر رہی — کہتے ہین کہ جسجائے مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی ہے وہ زمین بنی نجار کے ملک سے تہی اوسجائے پر درخت کہجور کے تہے اور ویرانہ پڑا ہوا تہا اور مشرکین کے وہان قبرستان بہی تہی

بیان ہے نکاح کرنے پیغمبر خدا ص کا حضرت عایشہ بنت ابی بکر صدیق رض سے

واضح ہو کہ پیغمبر خدا ص نے حضرت عایشہ صدیقہ رض قبل ہجرت زمانے کے اور بعد فوت ہونے حضرت خدیجہ بیوی سابقہ کے نکاح کیا تہا مگر اس بیوی سے حضرت نے بعد گذرنے آٹہہ مہینے کے ہجرت سے صحبت اور مباشرت فرمائی اون ایام مین جب صحبت مین حضرت کی آئین اس بیوی کی عمر نو برس کی تہی اور جب پیغمبر خدا ص نے رحلت فرمائی اوسوقت اس بیوی کی عمر اٹہارہ برس کی تہی

بیان ہے بہائی چارہ ہونیکا درمیان مسلمانون کے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

مخجب نرہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے حضرت علی بن ابیطالب رض کو اپنا بھائی بنایا چنانچہ ۳۰۱
حضرت علی رض اسیواسطے درمیان کوفہ کے منبر پر اپنے ایام خلافت مین فرماتے
تہے کہ اے مسلمانون مین پیغمبر خدا صلعم کا بھائی ہون اور اللہ کا بندہ ہون جب حضرت
نے حضرت علی رض کو اپنا بھائی بنایا تو سب صحابہ نے آپسمین ایک دوسرے کو
باین تفصیل بہائی بنائے — حضرت ابوبکر رض — اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر
انصاری دونو بہائی ہوئے — اور ابو عبیدہ بن الجراح — اور سعد ابن معاذ
انصاری دونو بہائی ہوئے — اور عمر ابن الخطاب — اور عتبان بن مالک
انصاری دونو بہائی ہوئے — اور عبد الرحمن بن عوف — اور سعد بن الربیع
انصاری دونو بہائی ہوئے — اور عثمان ابن عفان — اور اوس بن ثابت
انصاری دونو بہائی ہوئے — اور طلحہ ابن عبید اللہ اور کعب بن مالک انصاری
دونو بہائی ہوئے — اور سعید بن زید — اور ابی بن کعب انصاری دونو
بہائی ہوئے — مخجب نرہے کہ اول بچہ جو مہاجرین مین سے بعد ہجرت کے
پیدا ہوا تہا وہ عبد اللہ ابن زبیر ہین — اور انصار مین سے اول بچہ جو
پیدا ہوا وہ نعمان ابن بشیر ہین

بیان بدلجانے قبلہ کا نماز مین

پوشیدہ نرہے کہ دوسرے سال ہجرت کے موجب حکم خدا تعالے کے حکم ہوا
بدل جانے قبلہ کا طرف کعبہ شریف کی اول ادسی نماز درمیان مکہ شریف کے
اور بعد آنے رسول اللہ صلعم کے مدینہ مین بھی اٹہارہ مہینے تک بیت المقدس کے
طرف نماز پڑہی جاتی تہی — لیکن ماہ شعبان مین پیر کے دن پیغمبر خدا صلعم ظہر کی

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۲۰ نماز پڑہ رہے تہے کہ دفعتہً حضرت کعبہ کیطرف پہر گئی وہ لوگ جو حضرت کے
مقتدی تہے وہ بہی فوراً حضرت کے ہمراہ ہی پہر گئے اور نماز ہی مین رہے ۔
اور اسی سالمین یعنے سنہ ۲ دو ہجری مین رمضان شریف کے روزہ فرض ہوئی تہے
۔ اور اسی سالمین پیغمبر صلعم عبد اللہ بن جحش اسدی کے ہمراہ آٹہہ آدمی کرکے
طرف نخلہ کے واسطے جاسوسی اخبار قریش کے روانہ فرمایا تہا یہہ نخلہ درمیان
مکہ اور طائف کے واقع ہے جب وہ لوگ وہان پہنچے اونکے نزدیک کو قریش
کے گدہے گذرے اون لوگون نے اون گدہون کو لوٹ لیا اور دو گدہے متقید
کرکے معہ اونکے حضرت کے پاس لا حاضر کئے یہہ اول غنیمت مسلمانون کے تہے
جو پہلے ہی دفعہ اونکے ہاتہہ آئے (نقل کیا گیا ہے یہہ کتاب الاشراق سے
جو مسعودی کی تصنیف سے ہے) اور اسی سالمین عبد اللہ ابن زید بن عبد ربہٖ انصاری
نے درمیان اپنے خواب کے دریافت کیا تہا کہ اذان اسطور پر دینی چاہیے
جسے مسلمانون کو اطلاع وقت نماز کی ہو جایا کرے اور اوسکے خواب ہی کے
موافق وحی بہی نازل ہوئی

بیان ہے اوس جنگ عظیم کا جسکو جنگ بدر کہتے ہین

پوشیدہ نرہے کہ یہہ وہ لڑائی ہے جسمین خدا تعالے نے ظاہر کیا تہا یہہ سچا
دین اسلام ہے حال اسکا یہہ ہے ۔ کہ قافلہ ملک شام سے ہمراہ ابو سفیان
ابن حرب کے معہ جمعیت تیس مردون کے قریش مین آیا تہا اوسکے پاس رسول اللہ
نے چند آدمیون کو بہیج کر اپنے پاس بلوایا یہہ خبر ابو سفیان نے پاکر مکہ میں جاکر
تو تمام قریش سے اسطور پر بیان کی کہ رسول اللہ کا ارادہ تمپر چڑہائی کرنیکا ہے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

ہے یہہ خبر سنکر وہان کے باشندون کی تنون مین آگ پہنک گئی فوراً نوسو پچاس ۹۵۰ مرد کی جمعیت لیکر جنمین سو آدمی سوار باقی پیادہ تہے مکہ سے خروج کیا اس لڑائی مین تمام اشراف پیغمبر خدا صلعم پر چڑہ کر آئے تہے مگر ابو لہب نہ آیا اوسکی جاگہ پر عاص بن ہشام تہا — اور اسطرف پیغمبر خدا صلعم کے ہمراہ تین سو تیرہ ۳۱۳ مرد مدین تفصیل تہے ستتر مہاجرین مین سے باقی انصار — اور سوار کوئی نہ تہا سوار دو مرد دون کے ایک مقداد بن عمر کندی بلاشک وشبہہ — اور دوسرے مین اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ وہ زبیر بن العوام ہے اور کوئی کہتا ہے کہ نہین کوئی اور تہے اور ستر اونٹ حضرت کے ہمراہ تہے — جب حضرت الصفرا مین پہنچے آپکو خبر آئی کہ مشرکین عیر کے پاس آ پہنچے ہین اوسین وہ وہ لوگ اپنی جمعیت کے ساتھہ اتر ہین گے — اسلئے حضرت نے وہان سے کوچ فرما کر بدر مین ایک چشمہ خورد پر جو ایک قبیلہ کا تہا مقام کیا حضرت سعد ابن معاذ نے لکڑیونکی ایک چہت واسطے اجلاس فرمانے پیغمبر خدا کے بنادی اوسپر جناب سرور کائنات مع ابوبکر صدیق رض کے بیٹھے اور حضرت نے قوم قریش کو ملاحظہ فرما کر — دست بدعا ہو کر حضرت نے جناب باری سے عرض کی کہ اے خدا یہہ قوم قریش بہت تکبر اور غرور سے تیرے رسول کو جہٹلانے کے واسطے سوار لیکر آئے ہین جو تونے وعدہ کیا تہا اوسکے موجب اب اپنے بندہ کی مدد بہیج حضرت بدعا کر رہے تہے کہ قریش بہت نزدیک آگئے — اور عتبہ بن ربیعہ — اور شیبہ بن ربیعہ — اور ولید بن عتبہ یہہ تین شخص ننگا مہ ازا آئے مقابلہ ہوئے — پیغمبر خدا صلعم نے عبیدہ بن حارث بن مطلب کو ارشاد کیا کہ تم عتبہ سے مقابلہ کرو — اور اپنے چچا حمزہ کو ارشاد کیا کہ شیبہ سے لڑو — اور علی ابن ابی طالب کو حکم ہوا کہ ولید بن عتبہ

 مقابلہ کرو — چنانچہ حضرت حمزہ رض نے شیبہ مذکور کا سر اوٹہا سا اوڑا دیا — اور حضرت علی رض نے ولید کو جہنم واصل کیا — اور عبیدہ اور عتبہ دونو گہایل ہوئے اوسنے اوسکو مارا — اور اوسنے اوسکو — حضرت علی رض اور حضرت حمزہ رض نے جو یہہ حال دیکہا لیکر عتبہ کو قتل کیا اور عبیدہ کو دونون نے اوٹہا لیا کیونکہ اونکے پیر کٹ گئے تہے چنانچہ وہ بہی شہید ہوئے — پیغمبر خدا ص اوس چبوترہ پر دعا مین مستغرق تہے آپ کے ہمراہ ابوبکر رض بہی بیٹھے تہے اور حضرت یہی فرما رہے تہے کہ اے خدا ہلاک کر اس قوم سرکش کو جو عبادت نہین کرتے تیری درمیان زمین کے اور نجات دی ہمکو جیسا کہ وعدہ کیا ہے تو نے حضرت ایسے بیہوش آپنے دعا مین تہے کہ آپکی چادر گر پڑی حضرت ابوبکر صدیق رض نے وہ چادر آپکے اوپر پہر اوڑہا دی اور کفار نے حضرت کے اوس چبوترہ تک آ ہجوم کیا آپ دفعتًہ ہوشیار ہوئے اور فرمایا کہ اے ابوبکر اب اللہ تعالے کی مدد آئی یہہ فرماکر حضرت وہان سے اوترکر لوگون کو لڑنے پر برانگیختہ کرتے اور دہارس دیتے ہوئے تشریف لائے — اور ایک مٹہی کنکرون کی حضرت نے ہاتہہ مین لیکر قوم قریش پر پہینک کر بددعا دی — بعد ازان اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اون پر سختی اور تشدد کرو چنانچہ اونکو شکست ہوئی یہہ واقعہ سترہ دین تاریخ ماہ رمضان روز جمعہ کو ہوا — عبد اللہ ابن مسعود صحابی ابو جہل ابن ہشام کا سر جسوقت پیغمبر خدا ص کے پاس اوٹہا کر لیگیا حضرت نے سجدہ شکریہ کیا ابو جہل کی عمر بروقت مارے جانے کے ستر برس کی تہی نام ابو جہل کا عمرو ہے وہ بیٹا ہشام کا پوتا مغیرہ کا پڑپوتا عبد اللہ بن عمر — بن مخزوم کا ہے — العاص بن ہشام بہائی ابو جہل کا بہی اسی جنگ مین مارا گیا تہا اس لڑائی مین اللہ تعالے نے اپنے نبی کی مدد کو ایک ہزار ملایک کی کمک دی

ہوئی تہی — جب ابولہب نے یہہ حال اہل بدر کا مکہ مین سنا مارے غم والم کے سات
دن انکے بعد وہ بہی مر گیا — تعداد مقتول مشرکین کی ستر اور مقیدین بہی اتنے ہی تہے
سواے ان ستر مرد مقتولین کے اور بہی ہین چنانچہ حنظلہ بن ابوسفیان بن حرب
— اور عبیدہ بن سعید بن العاص بن امیہ — ان دونون کو حضرت علی ابن ابیطالب
رض نے قتل کیا — اور زمعہ بن الاسود کو حضرت حمزہ رض اور حضرت علی رض
نے ملکر مارا تہا — اور ابوالبختری بن ہشام کو المجذر بن زیاد نے قتل کیا — اور نوفل
بن خویلد بہائی خدیجہ کا جو ایک شیطان شیاطین قریش کا تہا یہہ وہ ہے جو نزدیک
ابوبکر اور طلحہ بن خویلد کے بوقت اونکے مسلمان ہونیکے درمیان پہاڑ کے تہا
اسکو حضرت علی رض نے قتل کیا — اور عمیر بن عثمان بن عمر التیمی کو بہی حضرت
علی رض نے قتل کیا — اور مسعود بن ابی امیہ مخزومی اوسکو حضرت حمزہ نے قتل
کیا — اور عبداللہ بن منذر مخزومی کو حضرت علی ابن ابیطالب نے قتل کیا —
اور منبہ بن الحجاج سہمی کو ابوالیسر انصاری نے قتل کیا — اور اوسکے بیٹے عاص
بن منبہ کو حضرت علی رض نے قتل کیا — اور اوسکے بہائی نبیہ بن الحجاج
کو حضرت حمزہ اور سعد بن ابی وقاص نے ملکر مارا — اور ابوالعاص بن قیس سہمی کو
حضرت علی رض نے قتل کیا — اور منجملہ مقیدین کے ایک عباس چچا حضرت کے
اور دو بہتیجے حضرت عباس کے ایک عقیل بن ابی طالب — دوسرا نوفل بن الحارث
بن عبدالمطلب تہے جب لڑائی سے فراغت ہو چکی حضرت نے ارشاد کیا کہ
مقتولین کی لاشین ایک کوئین جو قریب تہا ڈالدو چنانچہ چوبیس سرداران قریش
کی لاشیں کہینچ کر اوس کوئے مین ڈال دین — اور حضرت نے میدان بدر مین
تین رات ہمراہ چودہ مرد کے جنکی یہہ تفصیل ہے کہ چہہ اونمین سے مہاجرین اور آٹہہ
انصاری تہے اقامت فرما کر الصفرا کے طرف مال غنیمت لیئے ہوئے جانب بدر سے

۳۰۶ مراجعت کی اوسوقت پیغمبر خدا نے حضرت علی ابن ابیطالب رض کو ارشاد کیا کہ نضر بن حارث کو بہی قتل کرو یہہ شخص پیغمبر خدا کا بہت دشمن تہا جسوقت پیغمبر خدا صلعم قرآن شریف پڑہا کرتے تہے وہ یہہ کہا کرتا تہا کہ محمد اگلون ہی کے قصون کو بیان کرتا ہے کچہہ نئی بات نہین بولتا جب اوسکا سر حضرت علی رض نے اوڑا دیا اسوقت ارشاد کیا کہ عقبہ بن ابی معیط کو گردن مارو فورا وہ بہی قتل کیا گیا حضرت عثمان ابن عفان اس جنگ مین بموجب ارشاد پیغمبر خدا صلعم کے حاضر نہ تہے کیونکہ اونکی بیوی رقیہ جو کہ حضرت کی بیٹی تہی بیمار بہت ہورہی تہین اسلئے حضرت نے اونکو فرمایا تہا کہ تم مدینہ ہی مین رہو چنانچہ وہ دختر نیک اختر نبی صلعم کے یعنے بیوی رقیہ زوجہ حضرت عثمان ابن عفان کی راہی ملک بقا ہوئے بر وقت رحلت حضرت کے دیدار مبارک کو بہی دیکہنے نہ پائے کیونکہ انیس روز تک حضرت مدینہ مین تشریف نہ لیگئے تہے

بیان اوس لڑائی کا جو یہود یعنی اولاد قینقاع نے حضرت سے کی

یہہ اول یہود ہین جنہون نے پیغمبر خدا صلعم کا عہد توڑا چنانچہ اسیلئے حضرت نے درمیان ۲ سنہ ہجری کے اون پر خروج کیا وہ قلعہ مین متحصن ہوئے حضرت نے پندرہ دن تک اونکا محاصرہ کیا بعد ازان بموجب حکم پیغمبر خدا صلعم کے وہ قلعہ مین سے نکلے حضرت چاہتے تہے کہ اونکو قتل کرین لیکن عبد اللہ بن ابی سلول خزرجی منافق نے (یہہ یہود حلفاء الخزرج کے تہے) حضرت سے شفاعت اور عفو خطا چاہی حضرت نے اوسکی طرف سے مونہہ پہیر لیا اوسنے پہر سوال کیا حضرت نے پہر مونہہ پہیر لیا آخر لاچار ہوکر حضرت کے گریبان کو پکڑ لیا اور کہا کہ اے رسول اللہ مجکو جواب باصواب فرمائے رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ افسوس ہے تجہپر چہوڑ دے مجکو اوسنے

اوسنے کہا کہ یا حضرت قسم ہے خدا کی جنگ حضور جواب باصواب نفرمائینگے نہ چھوڑونگا اسوقت حضرت نے اونکی جان بخشی فرمائی اور حکم دیا کہ تمام اونکو جلا وطن کردو اور سب اسباب اونکا لوٹ لو چنانچہ مسلمانوں نے فوراً سب اسباب اونکا چھین لیا

بیان ہے غزوۃ السویق کا

اس لڑائی کا یہہ حال ہے کہ ابوسفیان نے اسطور پر قسم کہائی تہی کہ جبتک محمد صلعم سے نہ لڑلون جب تک نہ خوشبو کو سونگہون اور نہ عورت کے ہاتہہ لگاؤن کیونکہ مقتولین بدر سے اوسکو کمال رنج تہا اسلئے دو سو سوار لیکر لڑنے نکلا اور اپنے آگے پیادے مدینہ کیطرف روانہ کئے جب وہ عریض پر پہنچے اونہون نے چند مسلمانون کو جو انصار تہے شہید کیا جب رسول اللہ نے یہہ حال سُنا ابوسفیان کی تلاش مین حضرت بہی نکلے ابوسفیان معہ اپنے یارون کے بہاگ گیا اور ایسا ڈر کر بہاگا کہ بہت اسباب چہوڑ گیا تا کہ ہلکا ہوجاوے چنانچہ بعضے تہیلے ستو کی جو ساتہہ لائی تہی نہ سلئے اونکو اوسی مقام پر چہوڑا تاکہ تخفیف ہوجاوے اسواسطے اسکو غزوۃ السویق کہتے ہین غزوہ کے معنی جنگ کے اور سویق ستو کو کہتے ہین

بیان غزوہ قرقرۃ الکدر کا

کہتے ہین کہ یہہ لڑائی تیسرے سال ہجری مین ہوئی تہی اصل یہہ ہے کہ قرقرۃ الکدر نام ایک چشمہ کا ہے جو راہ عراق سے طرف مکہ کی پیوستہ ہے مخبرون نے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۳۰۸ جب حضرت کو یہہ خبر دی کہ اس مقام پر ایک گروہ قبیلہ سلیم سے اور غطفان کا واسطے شور و شر اور فساد کے مجتمع ہوا ہے اسلئے پیغمبر خدا صلعم بارادہ جنگ وہان تشریف لیگئے تھے لیکن جب وہان کوئی کافر حضرت کے مقابلہ پر نہ آیا اپنی طرف مدینہ کی نہضت فرمائی — اوسی سنہ ہجری مین عثمان بن مظعون رض فوت ہوئے اور اسی سالمین حضرت علی رض کا نکاح حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم سے ہوا تہا اور اسی سالمین ایک لڑائی درمیان بکر بن وابل اور لشکر کسری پرویز کی جسکا یہہ سپہ سالار ہامرز تہا ذی قار پر ہوی تہی اس لڑای مین فارسیون کو شکست فاحش ہوئی ہامرز سپہ سالار بہی مارا گیا اور بہت آدمی فارسیون کے کام آئے اسی سالمین امیہ ابن ابی الصلت نے بہی وفات پائی اوسکا نام عبد اللہ بن ربیعہ تہا وہ سرداران کفار سے گذرا ہے کتب انبیا اوسنے سب پڑہے تہین اور جانتا تہا کہ ایک نبی مبعوث ہوگا مگر وہ یہہ چاہتا تہا کہ مین خود نبی ہوتا تو خوب تہا اسلئے پیغمبر خدا صلعم کا اوسنے بسبب حسد کے انکار کیا اوسکی تصدیق بسبب بغض کے نہ کی — وہ ملک شام تک گیا تہا جب وہان سے پہر کر آیا لوگون نے اوس سے کہا کہ اس کوئے مین جنگ بدر کے مقتولون کی لاشین پڑی ہین اون مردون مین شیبہ — اور عتبہ — دو بہائی ماموزاد امیہ مذکور کے بہی تہے اوسکی لاشین دیکہہ کر امیہ مذکور کو بہت رنج ہوا چنانچہ اوسنے اپنی اونٹنی کے دونو کان کاٹ کر اوس کوے پر بیٹہہ کر ایک مرثیہ بہت بڑا تصنیف کرکے ماتم کیا — قول مترجم (اوسکے اشعار تذکرہ عرب مین بیشے لکہے ہین

اب شروع ہوا ۳ سنہ ہجری

اس سالمین درمیان ماہ رمضان شریف کے حضرت امام حسن ابن علی رضی پیدا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

پیدا ہوئے اور اسی سال مین کعب بن الاشرف یہودی مقتول ہوا اوسکو محمد بن مسلمہ انصاری نے قتل کیا تہا

بیان جنگ اُحد کا

واضح ہو کہ تین ہزار قریش جنمین سات سو زرہ پوش اور دو سو سوار تہے اور باقی پیادہ ہمراہ ابو سفیان ابن حرب کے مجتمع ہو کر ارادہ پرخاش کا رسول اللہ صلعم سے رکہتے تہے اس لڑائی مین زوجہ ابو سفیان کی یعنے ہند بنت عتبہ بہی اوسکے ساتہہ تہی — پندرہ عورتین ہاتہو نمین دف لئے ہوئے مقتولین جنگ بدر پر روتی اور مسلمانون سے لڑنے کیواسطے مشرکونکو برانگیختہ کرتی جاتی تہین — یہہ سب لوگ مکہ سے مجتمع ہو کر مقام ذوالحلیفہ مین جو مقابل مدینہ منورہ کے ہے بدہ کے روز چوتہی تاریخ ماہ شوال سنہ ۳ ہجری کو اترے — اب رسول اللہ صلعم نے تمام صحابہ سے اس امر مین مشورت لی کہ آیا مدینہ سے نکلکر اونکا مقابلہ کرین یا مدینہ ہی پر لڑین — عبد اللہ ابن ابی بن ابی سلول منافق نے یہہ کہا کہ یا حضرت آپ مدینہ ہی مین قیام فرمائے کیونکہ وہ لوگ بہت جمعیت رکہتے ہین میدان مین مقابلہ کرنا مناسب معلوم نہین ہوتا — اور جمیع صحابہ نے عرض کیا کہ میدان مین نکل کر لڑنا اور کافرون کو شکست دینا مناسب ہے — اسلئے پیغمبر خدا صلعم نے ایک ہزار صحابہ ہمراہ لیکر مقابلہ کفار پر مدینہ سے کوچ فرما کر مقام احد مین جسوقت پہنچے وہان سے عبد اللہ ابن ابی بن ابی سلول منافق تین اور منافقون کو اپنے ہمراہ لیکر اولٹا چلا گیا اور کہہ گیا کہ ہمنے اونکی اطاعت سب طرح سے کی مگر میری اونہون نے جب نہ سنی تو اب ہم بہی نہین جاتے اوسکے جانے سے جو شخص

بیان محمد مصطفی صلعم کا

منافق تہا وہ بہی اوسکا پیرو ہولیا ـــ پیغمبر خدا صلعم ایک گہاٹی احد کی مین جاکر اور سے
حضرت کے پشت احد کی طرف تہے ـــ یہہ لڑائی ہفتہ کے روز ساتوین تاریخ
شوال کو ہوئی تہی حضرت کے ہمراہ سات سو آدمی تہے جنمین ایکسو آدمی زرہ
پوش اور باقی بے زرہ مگر سبکے سب پاپیادہ تہے کسی کے پاس سوار دو شخصون
کے گہوڑا نہ تہا ـــ ایک رسول اللہ کے پاس تہا ـــ اور ایک ابی بردہ کے
پاس تہا ـــ اور مصعب ابن عمیر جو عبد الدار کے اولاد مین ہین اوس روز علم بردار تہا
ـــ اور مشرکین کے میمنہ پر خالد بن ولید تہا میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل ـــ اور علم
بردار اونکی عبد الدار کی اولاد کے آدمی تہے ـــ حضرت نے پچاس مرد تیرانداز
اپنے پیچہے کی صف مین کہڑے کر دئے تہے ـــ جسوقت جانبین کا مقابلہ ہوا اوسوقت
مسماۃ ہند بنت عتبہ زوجہ ابو سفیان کی معہ اور عورتون کے جو مشرکین کے
پیچہے کہڑے ہوئے دف بجارہی تہین یہہ صدا کہتی تہین ـــ افسوس ہے تم پرا ے
اولاد عبد الدار کی اور افسوس ہے تمپر اے بہادر و مارے گئے تم ایک ظالم کے
ہاتہہ سے ـــ اور حضرت حمزہ یعنے چچا پیغمبر خدا صلعم کے اس لڑائی مین خوب طرحکے
داد جوانمردی دیکر مسمی ارطاۃ علم بردار مشرکین کو قتل کیا اسی اثنا مین سباع
بن عبد العزی بیٹا مسماۃ ختانہ کا جو مکہ مین تہی حضرت حمزہ کے سامنے آیا آپ نے
اوسکو دیکہتے ہی فرمایا کہ آحرامزادہ یہہ کہتے ہی ایک ہاتہہ تلوار ابدار کا اوسکے
سر پر چہوڑا وہ وار خالی گیا پہر دوسری دفعہ وار کیا چاہتے تہے کہ دفعۃً حالت
بیخبری مین مسمی وحشی عبد جبیر بن مطعم نے جو رہنیوالا حبش کا تہا ایک ہاتہہ حربہ کا
حضرت حمزہ کے مارا وہ شہید ہوئے ـــ اور ابن قمیئۃ اللیثی نے مصعب بن عمیر
رض علم بردار مسلمانون کے کو شہید کیا مگر وہ شخص یہہ جانتا تہا کہ مینے رسول
مقبول کو شہید کیا بعد شہید ہونے مصعب ابن عمیر کے پیغمبر خدا صلعم نے وہ علم حضرت

بیان حملہ کرنی مشرکین کا مسلمانون پر پہر شکست پانا مشرکین کا

وہ مردمان تیرانداز جنکو رسول مقبول نے ایک مقام معین پر پیچھے مقرر کیا تہا سبب دامنگیر ہونے طمع لوٹ کے جس مقام سے حضرت نے نہ ٹلنے کو فرمایا تہا اوسکو چھوڑکر آگے بڑھ گئے خالد بن ولید نے جو ایک سوار مشرکین سے تہا یہہ شور وغوغا برپا کردیا کہ محمد صلعم مقتول ہوئے یہہ سنتے ہی تمام مسلمان جو صف بستہ کہڑے تہے تتر بتر ہو گئے بلکہ قریب بہاگنے کے ہوگئے تہے اوس روز مسلمانون پر صدمہ عظیم برپا ہوا تہا کیونکہ ستتر مسلمان شہید ہوئے اور مشرک کل بائیس مارے گئے اور بہاگڑ ایسی مچی کہ رسول اللہ صلعم تک نوبت بہاگنے کی آگئی اسی اثنا مین ایک پتہر کفار کی طرف سے رسول خدا صلعم کے ایسا زور سے آکر لگا کہ اگلی نچلی دانت کی ٹوٹ گئی اور ہونٹ سست پڑا یہہ پتہر عتبہ ابن ابی وقاص بہائی سعد ابن ابی وقاص نے مارا تہا حضرت نے یہہ فرمایا کہ یہہ گمراہ کسطرح سے نجات پاوینگے جنہون نے اپنے نبی کا یہہ حال کیا ہو کہ اوسکا مونہہ خون سے رنگ دیا حالانکہ وہ سوائے اسکے کہ اونکو ہدایت طرف خدا کی کرنے اور کچہہ نہین کہتا فوراً ایک آیت بایں مضمون نازل ہوئی کہ ای محمد صلعم تمکو بجز راہ راست دکہلانے یا جہاد کرنے کے اور کچہہ حکم نہین ہے کیونکہ وہ لوگ ظالم ہین حضرت جو سر مبارک پر خود دہنی ہوئے تہے اوسکے دو نو حلقے بسبب صدمہ چوٹ پتہر کے حضرت کے مونہہ مین گہس گئے تہے — اوسوقت ابو عبیدہ بن جراح نے ایک حلقہ رسول اللہ صلعم کے مونہہ سے جب کہینچا فوراً وہ ایک نچلی گر پڑی جب دوسرا

بیان محمد مصطفیٰ صلعم کا

۳۱۲ کہنچا وہ دسری کہلی گر پڑی تو گویا ابو عبیدہ نے دونو کہلین حضرت کی گرائین — ابو سعید حدری جو حاضر تہے اونہون نے حضرت کے دانتون شہید کا جلد لیسی خون چوس لیا اور دانتون کو نگل گیا تب حضرت نے فرمایا کہ جس شخص کے خونمین میرا خون پیوستہ ہوا وہ ہرگز آگ دوزخ نہ دیکہے گا — روایت کی گئی ہے کہ حضرت طلحہ رض کا ہاتہہ اسی لڑائی مین شہید ہوا وہ حضرت کے سامہنے سے مشرکین کی مدافعت کرتے تہے اوس روز حضرت دو زرہ پہنے ہوئے تہے اوس مدافعت کے باعث اونکا بہی ہاتہہ کٹ گیا — اور جب ہندہ اور اوسکے ہمراہیون عورتون نے مسلمانون کو مردہ پایا اوسوقت ہر ایک کے کان اور ناک کاٹکر اونکی گلون کے ہار نکال لئے بلکہ مساۃ ہندہ نے یہہ حرکت بد کے کہ حضرت حمزہ رض کا کلیجہ جبر کر دانتون سے کچا ہی چبا کر کہا گئی — حضرت حمزہ کو ابو سفیان نے اپنی عورت ہندہ مذکورہ کے خاوندسے ایک نیزہ کے انی اونکی کن پٹونمین گہسیڑکر شہید کیا تہا بعد اونکے شہید ہونے کے پہاڑ پر کہڑا ہو کر غل مچا کر یہہ کہا کہ آج کا دن بدر کا ہے اور لڑائی ہے آ اے لڑائی ظاہر کر اپنا دین و مذہب یہہ کہکر ابو سفیان نے معہ اپنے ہمراہیون کے مراجعت کی اور یہہ حضرت سے کہلا بہیجا کہ سال آیندہ پہر لڑائی ہوگی حضرت نے بہی قبول فرمایا جب مشرکین مکہ مین چلے گئے اوسوقت حضرت نے حضرت حمزہ کی تلاش کی اونکی لاش پائی کان اور ناک کٹا ہوا تہا اور کلیجا پہٹا ہوا پڑا تہا — حضرت نے ارشاد کیا کہ اگر اللہ تعالے قوم قریش پر مجکو فتح دیگا کہ تو تیس آدمی اسی طرح قتل کرکے دکہلا دونگا انشاء اللہ تعالے بعد ازان حضرت نے فرمایا کہ جبرائیل میرے پاس آیا اوسنے مجہے کہا کہ حمزہ کا نام ساتون آسمانون مین یہہ لکہا گیا ہے کہ (حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسول اللہ) یعنی حمزہ بیٹا عبد المطلب کا شیر ہے خدا اور اوسکے رسول کا

رسول کا — بعدازان حضرت نے اپنا چادرہ اون کے جنازہ پر ڈال کر حضرت نے
سات تکبیرین فرما کر نماز اونکی جنازہ کی پڑہی پہر اور مقتولین کی لاشین لوگ
اوٹہا کر لائے اور حضرت اون پر مع حمزہ کے جنازہ کی نماز پڑہتے جاتے تہے
یہانتک کہ بہتر نمازین حضرت نے حمزہ رض کے جنازہ پر ہمراہ اور شہیدون کے
پڑہین — امام ابو حنیفہ رض اسحاب شہید کے جنازہ پر نماز پڑہنے کی دلیل
لاتے ہین — مگر امام شافعی اسکو نہین مانتے — بعدازان بموجب حکم پیغمبر خدا
صلعم کے حضرت حمزہ رض مدفون ہوئے لوگون نے اپنی مردون کی لاشین مدینہ
مین لاکر دفن کین مگر حضرت نے فرمایا کہ جتنا جلد ہوسکا کرے اوتنا ہی جلد مردے کو
دفن کیا کرو اوسکے دفن کرنے مین تاخیر نہ کیا کرو

اب شروع ہوا چوتہا سال سنہ ۴ ہجری کا

بیان جنگ رجیع کا

واضح ہو کہ صفر کے مہینے سنہ ۴ ہجری مین پیغمبر خدا صلعم کے پاس ایک گروہ قبیلہ عضل
اور القارہ سے آئے تہے اونہون نے یہہ عرض کیا کہ یا حضرت کوئی شخص دیندار
جو مسایل اسلام سے خوب واقف ہو ہمارے ساتہہ واسطے ہدایت ہماری قوم کے
روانہ فرمائے حضرت نے ان چہہ آدمیون مفصل الذیل کو اونکے ہمراہ کردیا
وہ یہہ ہین — ثابت بن الاقلح — اور خبیب ابن عدی — اور مرثد ابن ابی مرثد
الغنوی — اور خالد بن بکیر اللیثی — اور زید بن الدثنہ — اور عبد اللہ ابن
الطارق — مگر اون پر مرثد ابن مرثد کو سردار مقرر کر کے حضرت نے اونکے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۳۱۴ ہمراہ روانہ کیا تہا یہہ لوگ جب مقام رجیع پر پہنچے (رجیع نام ایک چشمہ ہذیل کا ہے جو چودہ میل عسفان سے واقع ہے) وہان کفار نے اونسے بدسلوکی اور فریب کیا چہون صحابہ لڑے تین شہید ہوئے اور تین شخص یعنے زید بن الدثنہ اور خبیب اور عبد اللہ بن الطارق مقید ہوئے انکو گرفتار کرکے مکہ کی طرف وہ لوگ روانہ ہوئے لیکن عبد اللہ ابن الطارق بہر اونسے راہ مین لڑا چنانچہ مقام الحجارہ مین وہ بہی شہید ہوا باقی دو صحابہ مقید اونکے قید مین وارد مکہ ہوئے کفار مذکور نے وہان لاکر ان دونو شخصون کو قریش کے ہاتہہ بیچ ڈالا قریش نے ان دونو کو بہی قتل کیا وہ بیچارہ بہی شہید ہوئے

بیان غزوہ بیر معونہ کا

پوشیدہ نرہے کہ ماہ صفر سنہ ۴ ہجری مین ابو براٴ عامر بن مالک بن جعفر نزد پیغمبر خدا صلعم کی خدمت مین بحالت نفاق حاضر ہوکر یہہ عرض کی کہ چند صحابہ کو میرے ہمراہ نجد مین روانہ فرمائیے تاکہ یہہ لوگ وحدانیت اور راہ خدا اون لوگونکو تعلیم کرین کیونکہ یقین کامل ہے کہ بروقت ان لوگون کے وہان جانیکے سب آپ پر ایمان لے آئینگے حضرت نے ارشاد کیا کہ صحابہ کو وہان بہیجنے مین مجکو یہہ خوف ہے کہ وہ لوگ چونکہ کٹے کافر ہین ایسا نہو ان مسلمانون کو شہید کرین ابو براٴ نے عرض کی کہ مین بہی اونکی حمایت اور حفاظت کرونگا اپ یہہ خیال نفرماوین اسلئے پیغمبر خدا صلعم نے منذر بن عمر انصاری کے ہمراہ چالیس مسلمان منتخب کرکے روانہ فرمایا اون صحابہ مین عامر بن فہیرہ غلام حضرت ابو بکر صدیق رض کا بہی تہا جب یہہ صحابہ بیر معونہ پر جو چار منزل مدینہ سے ایک منزل ہے جاکر

بیان محمد مصطفی صلعم کا

جا کر اوس سے — وہانسے نامہ رسول مقبول کا عامر بن طفیل کافر کے پاس بھیجا اوس مردود نے قاصد کو مار ڈالا اور بہت جمعیت اپنے ہمراہ لیکر رسول اللہ کے صحابہ پر چڑھائی کی جب جانبین کا مقابلہ ہوا لڑائی ہونے لگے سب صحابہ شہید ہوئے مگر ایک بیٹے کعب ابن زید نیم جان ہوکر مردون مین گر پڑا تہا وہ اپنی جان بچانے کے واسطے لاشون مین مردون کی چہپ گیا تہا وہ بچ کر آیا اور رسول مقبول کی خدمت مین تا جنگ خندق حاضر رہا بروز خندق وہ شہید ہوا — کہتے ہین کہ عمرو بن امیہ الضمیری جو کہ ایک انصاری انصار رسول اللہ مین سے تہا چراگاہ جنگل مین پہر رہا تہا اوسنے دور سے دیکہا کہ جس جا سے مسلمانون کا لشکر اترا ہوا تہا وہان گدہ وغیرہ جانور اوڑ رہے ہین وہ بہاگا ہوا گیا سب کو مقتول پایا اسلئے اوسنے بہی کفار سے لڑکر شہادت پائے — اور ایک عمرابن امیہ کفار کی قید مین گرفتار ہوا تہا مگر اوسکو عامر بن طفیل نے بسبب اسکے کہ وہ قبیلہ مضر سے تہا رہائی دی اوسنے حضرت کی خدمتمین حاضر ہوکر سب ماجرا بیان کیا حضرت کو بہت رنج والم وغم اس واردات کے سننے سے ہوا

بیان لڑائی بنی نضیر یہودیون کا

واضح ہو کہ ماہ ربیع الاول سنہ ۴ ہجری مین پیغمبر خدا صلعم نے اون یہودونکا محاصرہ کیا تہا اسی محاصرہ مین شراب کے حرام ہونی کی آیت نازل ہوئی تہی بعد گذرنے چہہ روز محاصرہ کے کفار محصورین نے عرض کیا کہ ہم لوگون کو امن دیجیے ہم سب مال واسباب اپنا چہوڑ جاتے ہین فقط ہتیار اوٹون پر لادکر چلے جاتے ہین حضرت نے منظور فرمایا چنانچہ ہمراہیر گاتے بجاتے وہ لوگ اپنی شجاعت اور بہادری

 تبا ستے ہوئی نکل گئے وہ موضع جسمین رہتے تہے خالی کردیا — حضرت نے سب
مال اونکا لیکر مہاجرین پر تقسیم کیا انصار کو کچہہ نہ دیا مگر سہل ابن حنیفہ — اور ابو
دجانہ کو اسواسطے کچہہ دیا تہا کہ اونہون نے اپنا فقر اور محتاج ہونا جتلایا تہا — ان
بنی نضیر مین کے کچہہ لوگ ملک شام کو چلے گئے اور کچہہ خیبر مین جا بسے

بیان لڑائی ذات الرقاع کا

واضح ہو کہ ماہ جمادی الاول ۴ھ ہجری مین ایک گروہ قوم غطفان ذات الرقاع سے
حضرت کا مقابلہ ہوا تہا (ذات الرقاع اسواسطے کہتے ہین کہ اون لوگون کے
نیزون پر چہیتڑے اور پیوند پڑا نے لپٹے ہوئے تہے) جب وہ لوگ حضرت کے
سامنے آئے جرأت لڑائی کی نہ پاکر جنگ موقوف کی — اسی لڑائی مین ایک
شخص نے جو قبیلہ غطفان سے تہا اپنی قوم سے یہہ وعدہ کیا تہا کہ مین محمد ص کو
بیشک شہید کرونگا چنانچہ وہ حضرت کی خدمت مین آیا اور آتے ہی حضرت
سے اوسنے کہا کہ یا حضرت اپنی تلوار مجہے دیجئے تا کہ مین دیکہون کیسی ہے اوس
تلوار کا قبضہ چاندی کا تہا حضرت نے فوراً وہ تلوار اوسکے ہاتہہ مین دیدی
اوسنے کہینچ کر ننگی کی اور ہلانے لگا چاہتا تہا کہ رسول مقبول پر ایک وار سخت
کرے لیکن خدا نے اوسکو جرأت نہ دی اور مطلق ہاتہہ نہ اوٹہا سکا مگر یہہ اوسنے
کہا کہ یا حضرت آپ مجہسے کیون ڈرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ مین تو مطلق
نہین ڈرتا یہہ کہکر تلوار پہیر دی اسوقت ایک آیت جسکا یہہ ترجمہ ہے نازل ہوئی
کہ اے مسلمانون یاد کرو اللہ کی نعمت اور حمایت جو تم پر ہے دیکہو جسوقت ایک
قوم نے دست چالاکی کا تم پر قصد کیا خدا تعالے نے اوسکو روکدیا وہ لوگ تم

تسے دست درازی نہ کرسکے

بیان جنگ بدر ثانی کا

واضح ہو کہ ماہ شعبان سنہ ۴ ہجری مین حسب وعدہ ابوسفیان کے حضرت تشریف فرما طرف بدر کی واسطے مقابلہ کفار کے ہوئے تھے اور ابوسفیان بھی مکہ سے کوچ کر کے چلا مگر راہی مین سے مراجعت کر گیا جب ابوسفیان نہ آیا حضرت اوسکے انتظار دیکھہ کر مدینہ کی طرف مراجعت کر گئے اسی سال مین حضرت امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تھے

اب شروع ہوا پانچوان سال سنہ ۵ ہجری کا

بیان غزوہ خندق کا

اس جنگ کو غزوۃ الاحزاب بھی کہتے ہین یہہ لڑائی درمیان ماہ شوال سنہ ۵ ہجری کے ہوئی تھی حال یہہ ہے کہ رسول خدا صلعم کو یہہ خبر پہنچی تھی کہ تمام قبایل عرب واسطے لڑائی کے مجتمع ہوئے ہین اسلئے بعد مشورہ کے موافق راے سلمان فارسی کے یہہ تجویز ہوئی کہ ایک خندق گرداگرد مدینہ کے کھودی جائے اس خندق کے کھودنے مین پیغمبر خدا صلعم سے کئی معجزہ ظاہر ہوئے تھے ازانجملہ ایک یہہ روایت کی گئی ہے جابر سے وہ یہہ کہتا ہے کہ خندق کھودنے مین ایک پتھر بہت سخت نکل آیا تھا وہ ہرگز نہ ٹوٹتا تھا حضرت نے پانی منگوا کر اوسمین تھوک کر حکم دیا کہ اوس پتھر پر چھڑک دو جب وہ پانی اوس پتھر پر چھڑکا

۳۱۶ گویا فوراً ریزہ ریزہ ہوگیا — اور ایک یہہ معجزہ ہوا کہ بشیر بن سعد انصاری کے
بیٹے یعنے ہمشیرہ نعمان بن بشیر کی اپنی ماں کے پاس سے کھجوریں واسطے اپنے باپ
بشیر اور ماموں عبداللہ بن رواحہ کے لائی تھی جب وہ حضرت کے مقابل گذری
آپ نے اوسسے پوچھا کہ اے لڑکی یہہ کیا لائی اوسنے حضرت کے ہاتھہ میں
کھجوریں ڈال دیں راوی کہتا ہے کہ وہ کھجوریں اتنی تھیں کہ حضرت نے دونو
ہاتھہ میں لیں تھیں مگر لپ نہ بھری تھی حضرت نے فوراً ایک چادر منگوا کر وہ
کھجوریں اوسپر پہیلا دیں اور حکم دیا کہ جتنے آدمی خندق کھودرہے ہیں سبکو بلالو
اور کہدو کہ کہانا طیار ہے سب چلے آؤ چنانچہ سب آکر کہانے لگے وہ کھجوریں
غیب سے بڑہتی جاتی تھیں یہانتک بڑہیں کہ جتنے آدمی خندق کھودتے تہے
سب کہا کر سیر ہوگئے اور اوتنی ہی باقی رہ گئیں — دوسرا معجزہ یہہ ہوا روایت
ہے جابر سے وہ کہتا ہے کہ میںنے ایک روز اپنی بیوی سے کہا کہ ایک بکری کا بچہ
اسکو بہون کر طیار کر رکہنا اور چند روٹیاں جو کی پکا رکہنا حضرت کی دعوت کرونگا
بوقت مراجعت کے خندق سے میںنے حضرت سے کہا کہ یا حضرت ایک بچہ بکری کا
اور روٹیاں جو کی آپکے واسطے بندہ نے طیار کروائی ہیں آپ اوسکو تناول فرمائیے
(اون ایام میں تمام دن خندق کہودا کرتے شام کو اپنے گہر بہم چلے آیا
کرتے تہے) حضرت نے ایک آدمی سے یہہ فرمایا کہ تو پکار کر سب لوگوں سے
کہدے کہ ہمراہ رسول اللہ کے جابر کے گہر کہانا کہانے چلو اوسنے فوراً تمام لشکر
میں منادی کردی جابر کہتا ہے کہ جسوقت تمام صحابہ جمع ہوئے میں کلمہ انا للہ وانا الیہ
راجعون کا زبان پر لایا اور مجکو بہت غم ہوا کیونکہ میںنے تو فقط حضرت کی دعوت
کی تھی حضرت نے تمام صحابہ کو حکم دیا کہ جتنے خندق کہودنے والے ہیں سب چلیں
میں بہی یہہ سمجہہ کر کہ رسول کی بات کو رد کرنا اچہا نہیں ہوتا چپ ہو رہا جب حضرت

حضرت جمیع صحابہ کے رونق افسروز میرے گہر ہوئے مینے جلدی سے وہ روٹیان اور گوشت بکری کے بچہ کا حضرت کے سامنے لاکر کہا حضرت نے بسم اللہ پڑہکر برکت دی اور اوسمین تناول فرمایا پہر تمام صحابہ کہانے لگے اوسوقت یہہ حالت تہی کہ ایک قوم کے آدمی جب کہا چکتے کہڑے ہوجاتے تہے دوسرے قبیلہ کے لوگ کہانے پر بیٹہتے تہے تمام خندق کے جتنے آدمی کہودنے مین شریک تہے سب کہاکر سیر ہوگئے — اور سلمان فارسی یہہ بیان کرتا ہے کہ خندق کہودنے مین مین بہی حضرت کے قریب کہود رہا تہا (سلمان فارسی اس لڑائی مین اول ہی اول حضرت کے ساتہہ شریک ہوا ہے) پہلے اسسے کسی لڑائی مین ہمراہ نہ تہا) کہودتے کہودتے ایک زمین مین ایسا سخت پتہر نکل آیا کہ پتہر کہودنسکا حضرت نے میرے ہاتہہ سے کہودال لیکر ایک ضرب اوس پتہر پر ماری ایک چمکار روشنی کا اوس پتہر مین سے نکلا — پہر دوسری ضرب ماری اوسوقت بہی آگ جہڑی — پہر تیسری ضرب مین بہی روشنی پتہر مین سے نکلی سلمان فارسی کہتا ہے کہ مینے حضرت سے کہا کہ قربان شوم یہہ کیا بہید ہے حضرت نے فرمایا کہ اے سلمان دیکہا تونے مینے عرض کی کہ ہا حضرت دیکہا آپنے ارشاد کیا کہ اول چمکارہ جو چمکا تہا اوسکی یہہ معنے تہے کہ خداتعالے نے مجکو ملک یمن دیا — اور دوسرے کے یہہ معنے ہین کہ ملک شام اور مغرب مین فتح کرونگا — تیسرا چمکارہ جو تہا اوسسے یہہ مراد تہی کہ مشرق فتح ہوگا جب پیغمبر خدا ص خندق طیار کرچکے مشرکین قریش نے دس ہزار آدمی اپنے قوم اور قبیلہ کنانہ سے اور قبیلہ غطفان اور اہل نجد سے جواونکے ساتہہ ہوا ایکر چڑہائی کی بنو قریظہ بہی کفار کے ساتہہ تہے اونکا سردار کعب ابن اسد تہا انہین لوگون نے رسول اللہ ص سے عہد کیا تہا اتہا سبہا رسول اللہ کے ازبسکی عہد پر نہے مگر وہی لوگ پہرگئے تہے اور کفار کے ہمراہ ہوگئے تہے استرا عہد کے توڑ

بیان محمد مصطفی صلعم کا

جانے سے نفاق بہت پیدا ہوگیا تہا چنانچہ معتب ابن قشیر نے کہا کہ محمد صلعم کہتا ہے کہ کسرے اور قیصر روم کی سیم خزانے کہاں ہیں گے یہہ امر محال ہے عقل میں نہیں آتا — کچہہ اوپر بیس روز تک مشرکین نے تیر برسائے ہوا تیر باری کے کوئی لڑائی نہوئی مگر بعد عرصہ خندق کو کرکے مقابلہ ہوا شروع ہوا جانب کفار سے عمرو بن عبدود جوکہ اولاد لوی ابن غالب سے ہے مقابلہ کو آیا اوسکے مقابل حضرت علی رض ہوئے عمرو نے دیکھتے حضرت علی رض کو کہا کہ اے بہتیجے خدا کی قسم مجکو یہہ منظور نہیں کہ تجکو قتل کردن — حضرت علی رض نے فرمایا کہ خدا کی قسم مجکو بدل منظور ہے کہ مین تجکو قتل کردن — یہہ لفظ سنکر اوسکو غیرت آئی اول اوترنے سے اپنی گہوڑے کی اوسنے پیر کاٹے پہر حضرت علی پر حملہ کیا حضرت علی رض نے اوسپر حملہ کیا دونون کی ایسی کشتی ہوئی کہ سوا غبار کے کچہہ نہ کہلائی دیتا تہا کہ کون اوپر ہے اور کون نیچے ہے مگر جب آواز ایک تکبیر کی آئی مسلمانون نے یقین کیا حضرت علی رض نے اوس کافر کو بچہاڑا بعد کم ہونے غبار کے دیکہا تو حضرت علی رض عمرو ندکور کے سینہ پر چڑہے ہوئے اوسکا سر کاٹ رہے ہین بعد بس مقابلہ کے ایک ہوا چلی تہی جسکی خبر خدا تعالے نے قران شریف مین ہمہے دی ہے (یاد کرو اے مسلمانون نعمت اپنے خدا کی جب چڑہ آئی کفار تمہارے مقابلہ کو بہیجے اللہ نے لشکر فرشتون کے اور چلائے باد صبا) یہہ لڑائی موسم سرما مین ہوئی تہی آخرش ابوسفیان قریش کو لیکر بہاگ گیا قوم غطفان بہی یہہ حال سنکر کہ ابوسفیان چلا گیا اپنے شہرون کو مراجعت کر

بیان جنگ بنی قریظہ کا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۳۲۱ جس روز اس لڑائی مذکور سے رسول اللہ صلعم فراغت پاکر مدینہ منورہ کو مراجعت کرکے تشریف لیگئے مسلمان اپنے اپنے ہتیار رکہولکر بیٹہے تہا تنگ کہ ظہر کا وقت آیا اوسیوقت حضرت جبرائیل عم پیغمبر خدا صلعم کے پاس آئے عرض کی کہ یا رسول اللہ خداتعالے اسنے تمکو حکم دیا ہے کہ بنی قریظہ سے جاکر لڑو حضرت نے فوراً ایک شخص کو حکم دیا کہ سب مسلمانون کو یہہ حکم سنادو کہ جبتک کہ بنی قریظہ کے پاس نہ جالین نماز عصر نہ پڑہین یعنے تعمیل حکم خدا کے جلد کرلی جائیے اور حضرت علی رضہ کو علم مرحمت فرماکر اول روانہ کردیا آپ ایک گہوڑے پر جو بنی قریظہ کا تہا چڑہکر پیچہے سے سب مسلمان آجمع ہوئے مگر ایک گروہ مسلمانون کے بہت دیر کرکے بوقت شام آئے اونکی نماز عصر بے قضا ہوگئی تہی بسبب اوس حکم کے جو رسول مقبول نے کیا تہا آپ نے اونکو کچہہ ملامت نہ کی اس قوم کا پیغمبر خدا صلعم پچیس روز تک محاصرہ کئے رہے آخرکار اون لوگون کے دلون مین خداتعالے نے رعب ڈالدیا آپ سے آپ باہر نکل آئے یہہ قبیلہ قبیلہ اوس کا دوست تہا اون دونون قبیلاون مین عقد محبت چونکہ بہت تہا اسلئے قبیلہ اوس کے لوگون نے رسول اللہ سے درخواست کی کہ یا حضرت جسطرح سے آپ نے بنی قینقاع کی بسبب قبیلہ الخزرج کے جان بخشی فرمائی تہی اس طرح سے اس قبیلہ کو ہمارے کہنے سے مخلصی دیجئے حال یہہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے بنی قینقاع کو بسبب سفارش عبداللہ ابن ابی سلول منافق کے نجات دی تہی اسلئے اونہون نے بہی یہی درخواست کی تب پیغمبر خدا صلعم نے ارشاد کیا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو سعد ابن معاذ کو حکم بنادین جو وہ کہے اوسکی تعمیل تم بہی کرو مسلم ہوگئی یہہ شخص چونکہ قبیلہ اوس کا سردار تہا اور اوس قبیلہ کے آدمی اس قبیلہ سے بہت محبت رکہتے تہے فوراً سب نے منظور کیا کیونکہ وہ یہہ جانتے تہے کہ سعد ابن

سعاذ ہمارے مخلصی کے باب مین سعی کریگا — حکم ہوا سعد ابن معاذ کو بلاؤ اُس شخص
کی رگ ہفت اندام مین ایک زخم گہرا بروز جنگ خندق آیا تہا اسلئے وہ پیدل نہ اسکا
وہ لوگ ڈھونڈکر ایک گدہے پر تکیہ لگاکر سہارے سے اوسکو بٹہاکر رسول اللہ کی
خدمت مین لائے مگر ساری راہ یہہ کہتے آئے کہ اے سعد ہمارے حقمین بہترائی
کیجیو اور جہانتک ہوسکے ہمارے مخلصی تکے لئے سعی کرنا جب سعد مذکور حاضر دربار
نبوت شعار مین ہوا حضرت نے تمام صحابہ کو ارشاد کیا کہ اوسکی تعظیم دو مہاجرین
نے یہہ کہا کہ رسول اللہ نے انصار سے تعظیم دلوائی ہے اور انصار یہہ کہتے تہے
کہ حکم عام ہوا ہے ہماری کچھہ خصوصیت نہین غرضیکہ سب تعظیم کو کہڑے ہوئے سعد
کی کنیت ابو عمر تہی اوس قبیلہ کے آدمیون نے کہاکہ اے ابا عمر رسول اللہ نے آپکو
ہمارے اوپر حکم اور منصف مقرر کیا ہے آپ ہمارے واسطے جو حکم دین وہ
ظہور مین آوے — سعد نے کہا کہ مین یہہ حکم دیتا ہون کہ مردون کو مار ڈالو اور
عورتین اور لونڈیین انکی گرفتار کرو اور مال اونکا سب آپسمین بانٹ لو پیغمبر خدا صلعم
نے ارشاد کیا کہ اے سعد تو نے اسوقت وہ فیصلہ کیا جو خدا تعالےٰ نے سات
آسمانون پر سے حکم کیا ہے حضرت نے وہان عزم نہضت فرماکر مدینہ کا ارادہ
کیا اور انصار نے اون لوگون سے پہلے خندق کہودوائی بعد ازان سبکے گردن
کاٹ کر خندق مذکور مین لاشے اونکے ڈال کر مٹی اوپر سے ڈالدی تخمینا یہہ سات سو
آدمی تہے جو مارے گئے بعد ازان رسول خدا نے جتنی عورتین اور لونڈیان
بنی قریظہ کے گرفتار آئی تہین اور جتنا مال غنیمت وہان سے آیا تہا سب مین سے
پانچوان حصہ نکالکر صحابہ کو تقسیم کردیا اور اپنے واسطے ایک عورت مسماۃ
ریحانہ بیٹی عمرو کی چہانٹکر پسند کرلی یہہ عورت تا وفات پیغمبر خدا اسکے
اونکے ملک مین رہی — بعد مقتول ہونے بنی قریظہ کے سعد ابن معاذ بیضے حکم مذکور

مذکور کا بھی زخم پھٹ گیا وہ بھی راہی دار البقا ہوئے واضح ہو کہ جنگ خندق مین
چھہ مسلمان شہید ہوئے تھے از انجملہ ایک سعد بن معاذ مذکور ہی کیونکہ یہہ زخم
اوسکے جنگ خندق مین آیا تھا مگر اونسے جناب باری سے یہہ دعا کی تھی کہ اے
خداوند جبتک کہ بنی قریظہ کی لڑائی سے فراغت نہ پالون مین نہ مرون چنانچہ
وہ دعا قبول ہوئے اوسیوقت اوسکا زخم بھر گیا جب بنی قریظہ مارے گئے اوسوقت
موافق اوسکے اسندعا کی پھر زخم پھٹ گیا اور وفات پائی اس لڑائی بنی قریظہ
مین کوئی مسلمان نہین مر مگر ایک مسلمان شہید ہوا یہہ لڑائی بنی قریظہ کی ماہ
ذیقعدہ سنہ ۵ ہجری مین ہوئی تھی اور تا شروع سنہ ۶ ہجری پیغمبر خدا صلعم نے مدینہ مین
تشریف رکھی۔

اب شروع ہوا سنہ ۶ ہجری

بیان جنگ بنی لحیان کا

اس سال مین رسول اللہ صلعم واسطے انتقام اہل رجیع کے بنی لحیان پر جہاد کرنے
تشریف لیگئے وہ لوگ بسبب خوف کے پہاڑ پر جا چڑھے اسلئے پیغمبر خدا صلعم نے
نزول اجلال عسفان پر فرماکر مدینہ منورہ کو مراجعت کی

بیان جنگ ذی قرد کا

جب پیغمبر خدا صلعم مدینہ منورہ مین چند روز قیام فرما چکے بعد ایک عرصہ کے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۳۲۴ یہہ ہوا کہ عُیَینَہ بن حصین الفزاری نے دودہ دیتے ہوئے اونٹنی رسول خدا صلعم کے جنگل مین سے چرتی ہوئی پکڑلی اسلئے رسول خدا صلعم نے روز چہار شنبہ کو بارادہ جہاد کوچ کیا چوتہی تاریخ ربیع الاول کو ذی قرد کے پاس پہنچے لیکن وہ اونٹنی جب چہوڑ دی تب حضرت طرف مدینہ کی مراجعت کر آئے پانچ روز پیغمبر خدا مسافرت مین رہے ـــ ذی قرد ایک گانو دو دن کے رستے کی فاصلہ پر مدینہ سے خیبر کی راہ مین واقع ہے

بیان جنگ بنی مصطلق کا

واضح ہو یہہ لڑائی درمیان ماہ شعبان ۵ھ ہجری یا ۶ھ ہجری مین حسب اختلاف ہوئی تہی بنی مصطلق کا سپہ سالار جو مقابلہ مین آیا تہا حارث بن ابی ضرار تہا یہہ لڑائی اوپر ایک چشمہ کے جسکو مریسیع کہتے ہین ہوئی تہی بعد مقاتلہ اور مقابلہ کے بنی مصطلق نے شکست کہائی کچہہ مارے گئے اور کچہہ مقید ہوئے اور مال اونکا سب مسلمانون نے لوٹ لیا ـــ مسماۃ جویریہ بیٹی اوسی سپہ سالار حارث ابن ابی ضرار کی ہے جو ثابت ابن قیس کے حصہ مین آئی تہی اوسنے رسول اللہ کو لکہہ بہیجا تہا کہ آپ میری جان کے مالک مین رسول اللہ نے اوسے نکاح کرلیا جب وہ عقد نکاح مین آگئی اوسوقت بنی مصطلق نے جو مقید تہے یہہ کہا کہ ہم رسول اللہ کے رشتہ دار ہوگئے کیونکہ جویریہ ہماری بیٹی ہے اوس سے حضرت نے نکاح چونکہ کرلیا اسلئے اب وہ ہمارے داماد ہوگئے پیغمبر خدا صلعم نے اوس عورت کی اہل بیت مین سے سو آدمی آزاد کر دئے یہہ عورت اپنے قوم کی واسطے بہت مبارک تہی ـــ اسی لڑائی مین ایک انصاری نے ایک مسلمان

بیان محمد مصطفیٰ صلعم کا

مسلمان سمی ہشام کو جو اولاد لیث بن بکر سے تہا بہو لیسے کا فرجان کر قتل کر ڈالا
تہا — اوس مقتول کا بہائی مقیس جو مشرک تہا مکہ مین رہتا تہا اوسکو جب یہہ
خبر پہنچی کہ ایک انصار نے میرے بہائی کو قتل خطا مار ڈالا ہے وہ در پے
انتقام ہو کر آیا اور اوسنے بیان کیا کہ مین مسلمان ہون اپنے بہائی کا خون بہا
لینے آیا ہون حضرت نے اوسکو خون بہا دلوایا جب اوسنے روپیہ خون بہا
کا پایا چیندا ایام رسول اللہ کے پاس ٹہر کر اوس قاتل کو بہی مار کر مرتد ہو کر
مکہ کو بہاگ گیا اسی حالمین اوسنے چند شعر کہے ہین ازانجملہ ایک شعر کا یہہ ترجمہ ہے
(آیا تہا مین مدینہ مین دیکہے تو نے میری قوت اور شجاعت اور ہون مین
طرفت قیود ان کی جیسا کہ اول تہا) یہہ وہ ہی شخص ہے جسکا خون بروز فتح مکہ
حضرت نے ہدر فرمایا تہا اور حکم دیا تہا کہ جو کوئی اوسکو پاوے مار ڈالے
— اسی لڑائی مین جہجاہ غفاری — اور سنان الجہنی کی لڑائی ہوئی ایک
چشمہ پران دونون کا مقابلہ ہوا غفاری نے گروہ مہاجرین کو اپنی مدد کے
واسطے پکارا اور جہنی نے انصار کو اپنی کمک کے واسطے آواز دی عبداللہ
ابن سلول منافق یہہ دیکہہ کر بہت خفا ہوا چنانچہ اپنی قوم سے مخاطب ہو کر
اوسنے کہا کہ انہون نے ہمارے شہر دین آکر لڑائی کی اگر ہم مدینہ پر جا
پہونچتے تو ہر ایک عزیز کو ذلیل کرتے اور خوب لڑتے لیکن یہہ بات
تمنے آپ کی کیونکہ پہلے تمنے اونہون کو اپنے شہر دین اوتر لے دیا بعد ازان
اپنے مال مین اونکو شریک کیا جو تم اول روز سے روکے رہتے اونسے ہاتھ مل
نکالتے تو وہ کبہی تمہارے مزاحم نہو سکتے اپنے وطنون کو مراجعت کر جاتے
زید ابن ارقم جو اوسکے گروہ مین موجود تہا اوسنے یہہ سب بیان رسول اللہ
سے کیا حضرت عمر ابن الخطاب نے عرض کیا کہ یا حضرت عبداللہ بن بشیر کو

بیان محمد مصطفی صلعم کا

حکم دیجئے تا کہ وہ عبد اللہ منافق کو قتل کر ڈالے نبی صلعم نے فرمایا کہ اے عمر پھر لوگ کیا کہینگے اگر اوسکو قتل کیا تو سب کفار یہہ کہینگے کہ محمد صلعم اپنے اصحاب کو بھی قتل کر ڈالا کرتے ہین یہہ فرما کر حکم کوچ کا ہوا بعد ازان اسید ابن حضین سے جس وقت حضرت کی ملاقات ہوئی آپنے سب حال عبد اللہ کا جو اوسنے کفار سے کیا تھا بیان کیا اسید نے عرض کی کہ اوسکو حضور نکال دین کیونکہ وہ شخص منافق ہے رفتہ رفتہ یہہ خبر اوسکے بیٹے کو پہنچی اوسکا نام بھی عبد اللہ تھا وہ کامل مسلمان تھا اوسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ مینے سُنا ہے کہ آپ میرے باپ کو قتل کیا چاہتے ہین اگر حضور مجکو ارشاد فرماوین تو مین اوس منافق کا سر کاٹ کر حضور کے خدمت مین بہیجدون پیغمبر خدا صلعم نے ارشاد کیا کہ ہرگز نہین یہہ بات نکرنا تو اوسکی محبت اور مروت بیٹیں آ اور اوسکی تجئی کرنا

بیان قصہ بُہتان کا

جب پیغمبر خدا صلعم اس لڑائی سے پھر کر آئے تا ہنوز راہ ہی مین تھے کہ مطیح ابن اثاثہ ابن عباد بن المطلب پھوپہی زاد بھائی ابوبکر کے نے اور حسان ابن ثابت اور عبد اللہ بن ابی بن ابی سلول خزرجی منافق نے اور ام حسنہ بنت حجش نے یہہ طوفان نسبت کی کہ حضرت عایشہ صدیقہ رض نے صفوان بن معطل سے جو کہ اس لڑائی مین بہیر کا سردار تھا زنا کر دیا ہے جب حضرت عایشہ صدیقہ کی برات اور پاک ہونے کی آیت نازل ہوئی اوسوقت حضرت نے ہر ایک شخص کے جنہون نے بہتان بندی کی تھی اسّی اسّی کوڑے لگوائے مگر عبد اللہ ابن ابی منافق کو چھوڑ دیا اوسکے کوڑے نہین مارے روایت ہے کتاب استدراکات مسعودی سے کہ آیت تیمم کی بھی اسی جنگ بنی مصطلق مین نازل ہوئی تھا

بیان عمرہ حدیبیہ کا

واضح ہو کہ ماہ ذیقعدہ سنہ ۶ ہجری میں بارادہ عمرہ کے رسول صلعم نے معہ مہاجرین و
انصار کے کہ قریب چودہ سو آدمی کے تھے مدینہ سے کوچ فرمایا تھا آپکا ارادہ
لڑائی کا مطلق نہ تھا کیونکہ قربانی کے لئے جانور حضرت نے روانہ کر دئے تھے
اور احرام باندھ چکے تھے جب مرار کی گھاٹی پر جو کہ ایک جائے اوترنے کی
مشہور بنام حدیبیہ ہے پہنچے مکہ کے پیچھے حضرت نے ارشاد کیا کہ اسجاے اوترو
لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہاں پانی نہیں لوگوں کو بہت تکلیف ہوگی
حضرت نے ایک آدمی کو اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالکر دیا اور فرمایا کہ ایک
کوئے کے اوپر اسکو گاڑ دو اوس تیر کے گاڑتے ہی کوئے کے پانی نے ایسی
جوش زنی کی کہ وہ کوا لبریز ہو کر بہنے لگا یہہ ایک مشہور معجزہ رسول خدا کے معجزوں میں
سے ہے جسکو چودہ سو آدمیوں نے دیکھا — الغرض جبکہ وہاں قیام فرمایا
ایک ایلچی قریش کا عروہ بن مسعود ثقفی جو کہ اہل طایف کا سردار تھا پاس
رسول مقبول کے بموجب ایماے قریش کے حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ
قریشوں نے اپکی بابت لڑائی کا بڑا بندوبست کیا ہے اور وہ لوگ آپسے لڑنے
کو بہت آمادہ ہو رہے ہیں آپ مکہ میں تشریف نہ لیجائے — راوی کہتا ہے
کہ عروہ مذکور حضرت کی ریش مبارک چھوتا جاتا تھا اور کلام کرتا تھا اور مغیرہ بن
شعبہ جو ایک صحابی پیغمبر خدا کے تھے وہ کھڑے ہوئے یہہ کر رہے تھے کہ جب
عروہ حضرت کی ریش کے ہاتھ لگاتا وہ تسمہ اوسکے ہاتھہ پر کھینچ کر مارتے اور
فرماتے کہ دور رکھہ ہاتھہ اپنا قبل متوجہ ہونے رسول مقبول کے جب عروہ نے

بیان محمد مصطفی ص کا

دیکھا کہ کئی دفعہ وہ تسمہ بار چکا خفا ہو کر کہنے لگا کہ تو کیا سخت اور بے لحاظ آدمی ہے پیغمبر خدا یہ لفظ سنکر ہنس پڑے سوار اسکے عروہ نے اور اصحاب کا حال دیکھکر بہت تعجب کیا کیونکہ وہ لوگ پیغمبر خدا کی بہت تعظیم و تکریم اس رتبہ کی کرراہے تہے کہ کسی کی اجتک نہ ہوئی ہے اور نہ ہوگی از انجملہ ایک یہہ ہے کہ جب آپ وضو کرتے تہے حضرت کے پیرون اور کے ہاتہون اور وضو کے دہوون کا پانی یعنے آب وضو اصحاب لے لیتے تہے — اور جو تہوکتے سب تہوک اٹہا لیتے تہے — اور جو کوئی ایکا بال جہڑ جاتا تہا بطور تبرک جلدی سے اصحاب لے لیتے تہے یہہ حال دیکہکر وہ قریش کے پاس آیا سب حال بیان کیا اور کہا کہ قسم خدا کی یعنے کسرے اور قیصر کو اوس رتبہ اور عزت مین نہین پایا جو کہ آج کل رسول مقبول کو حاصل ہے — پہر حضرت نے عمر ابن الخطاب رض کو بلا کر ارشاد کیا کہ تم قریش کے پاس جا کر کہو کہ رسول اللہ ص تمسے لڑنے کو نہین آئے ہین حضرت عمر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ص قریش میرے دشمن جان ہین کیونکہ یعنے اونکے ہمراہ بہت تشدد اور سختی کی ہے مجکو اپنی جان کا خوف ہے اوسوقت حضرت نے عثمان ابن عفان رض کو پاس ابو سفیان اور سرداران قریش کے روانہ فرمایا اور یہہ کہلا بہیجا کہ رسول مقبول تمسے لڑنے نہین آئے صرف بارادہ حج کعبۃ اللہ کے تشریف لائے ہین — قریش نے جواب دیا کہ اے عثمان اگر تیرا ارادہ طواف کرنیکا ہو تو بیشک طواف کر جا حضرت عثمان رض نے فرمایا کہ مین بدون رسول اللہ ص کی کسطرح طواف کر دن یہہ نہین ہو سکتا قریش نے خفا ہو کر حضرت عثمان رض کو گرفتار کر لیا اور حضرت کو یہہ خبر پہنچی کہ عثمان رض کو شہید کیا اوسوقت پیغمبر خدا ص نے ارشاد کیا کہ اب بدون لڑائی اور قتل کفار کے ہم مراجعت نہین کرنے کے یہہ فرما کر حکم بیعت کا دیا

بیان بیعت رضوان کا

واضح ہو کہ یہہ بیعت رضوان ایک درخت کے نیچے سبابت پر ہوئی کہ تمام صحابہ
نے یہہ اقرار کیا کہ ہم اپنی جان دینگے کفار کو مارینگے اور خود مرجاینگے
اس مقام سے ہرگز نہ ٹلینگے — جابر نے یہہ کہا ہے کہ ہمنے یہہ بیعت صرف
اسواسطے کی تھی کہ بھاگینگے نہین بموجب ارشاد پیغمبر خدا صلعم کے سب لوگون نے
حضرت سے سوائی جد بن قیس کے کہ وہ اپنی اونٹنی کے نیچے چھپ رہا تھا سامنے
نہین ہوا تھا بیعت مرنے پر کی اس بیعت مین چونکہ حضرت عثمان رض حاضر
نہ تھے اسلئے حضرت نے اپنے ایک ہاتھہ کو حضرت عثمان رض کا ہاتھہ فرض
کر کے دوسرے اپنے ہاتھہ پر ہاتھہ مار کر اونکی طرف سے بہی بیعت کر لی تھی
جب سب صحابہ مرنے پر طیار ہوگئے اسوقت یہہ خبر آئی کہ حضرت عثمان رض
مقتول نہین ہوئے وہ زندہ ہین قریش نے اونکو قید کر رکھا ہے

بیان صلح ہوجانیکا درمیان رسول اللہ اور قریش کے

واضح ہو کہ اسی اثنا رمین سہیل ابن عمرو کو قریش نے واسطے صلح کے رسول اللہ صلعم
کی خدمت مین بہیجا اون نے جا کر حضرت سے درباب صلح ہوجانے کے عرض
کی حضرت نے مان لی اور صلح ہوگئی اوسوقت حضرت عمر ابن الخطاب بہ سبب
بسبب کہ محرز شی اسلام کے عرض کی کہ یا رسول اللہ یا تو آپ خدا کے رسول

[illegible]

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۳۳ عمر نے عرض کی کہ اب دین اسلام کی کیون عزت کہوتے ہین ان لوگون سے لڑنا ہی
بہتا سب ہے رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ مین ایک بندہ خدا کا ہون اور رسول اوسکا
ہون اور اوسکے حکم کی مین مخالفت ہرگز نہین کرسکتا مگر اتنا مین جانتا ہون کہ وہ مجکو
تباہ اور ضایع نکریگا بعد ازان حضرت علی رض کو بلوا کر ارشاد کیا کہ اے علی
رض ایک صلحنامہ تحریر کرو اسطور پر کہ اول مین اوسکے بسم اللہ الرحمن الرحیم
لکہو سہیل نے کہا کہ بسم یہہ نہین جانتے باسمک اللہم لکہو جو قریش لکہتے ہین آپنے
ارشاد کیا کہ باسمک اللہم ہی لکہو جب یہہ لکہہ چکے اوسوقت فرمایا کہ اے علی
یہہ لکہو کہ یہہ صلحنامہ ہے جو رسول مقبول محمد رسول اللہ صلعم نے قریش سے کیا سہیل
کہا کہ اگر ہم آپکو رسول جانتے تو آپ سے لڑتے کیون آپ فقط اپنا اور اپنے
باپ کا نام لکہئے اور رسول اللہ کا لفظ نہ لکہئے اوسوقت حضرت نے فرمایا
کہ اے علی اسطور لکہو کہ یہہ صلحنامہ محمد ولد عبد اللہ کا ہے جو سہیل ولد عمر کے ساتہ
باین طور کیا کہ لڑائی دس برس تک موقوف کی گئی جو شخص محب محمد ہو اور رسول کے
محبت چاہے وہ داخل عہد محمد صلعم کے ہو اور جو قریش کے ساتہہ ہونا چاہے وہ
اونکے ہمراہ رہی بعد لکہنے کے مسلمانون اور مشرکون کے یعنی جانبین کی اوسپر گواہی
ہوگئی — پوشیدہ نرہے کہ اصحاب رسول اللہ صلعم یہہ جانتے تہے کہ اسی سال
مکہ بالضرور فتح ہوگا کیونکہ رسول مقبول نے ایک خواب ایسا دیکہا تہا جس سے یہہ امید
تمام صحابہ کو تہی جبکہ اونہون نے اوسکے خلاف دیکہا کہ صلح ہوگئی اور رسول اللہ صلعم نے
مراجعت فرمائی اس امر سے تمام صحابہ کو رنج عظیم لاحق ہوا تہا راوی کہتا ہے
کہ اتنا غم تہا کہ قریب ہلاکت وہ لوگ ہوگئے تہے — الغرض بعد فراغت پانے
اس جہگڑے قریش کے سے حضرت نے اپنا ذبیحہ قربان کیا اور سر منڈوایا اوسوقت
اور لوگون نے بہی اپنے سر ان کو منڈوایا اوس روز حضرت نے ارشاد کیا کہ جنکے اور

بیان محمد مصطفی صلعم کا

روز اللہ تعالے سر منڈوانے والون پر رحم کریگا — صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ جو لوگ بال کتروائین اون پر بھی اللہ رحم کریگا یا نہین آپ نے ارشاد کیا کہ سر منڈوانے والون پر رحم کریگا پھر صحابہ نے وہی عرض کی آپ نے پھر وہی جواب دیا تین دفعہ یونہی فرمایا چوتھی دفعہ ارشاد کیا کہ بال کتروانے والون پر بھی رحم کریگا بعد ازان حضرت نے طرف مدینہ منورہ کی مراجعت فرمائی اور تا شروع ۷ھ ہجری مدینہ ہی مین قیام پذیر رہے

اب شروع ہوا ۷ھ ہجری

بیان جنگ خیبر کا

واضح ہو کہ درمیان ماہ محرم ۷ھ ہجری کے پیغمبر خدا صلعم نے خیبریون کا محاصرہ کیا اور مال اونکا سب چھین لیا اور مضبوط قلعہ جو اونکے رہنے کا تہا وہ فتح کیا اول ہی اول حضرت نے قلعہ ناعم فتح کیا — پھر قلعہ قموص فتح کیا ان دونو قلعون مین بہت عورتین قید مین آئی تہین چنانچہ اونہین مین کی مسماۃ صفیہ بیٹی حیی ابن اخطب کی گرفتار آئی تہی یہہ عورت اوس سردار مذکور کی بیٹی تہی اوس سے رسول اللہ مقبول نے اپنا نکاح کیا اور آزاد کر دیا اوسکا مہر مقرر فرمایا کیونکہ خاصیت جناب سرور کی یہہ تہی کہ لونڈی کو آزاد کر دیا کرتے تہے پھر حضرت نے قلعہ صعب کو جسمین غلہ اور چربی اور گوشت بھرا ہوا تہا فتح کیا یہانتک کہ فتح کرتے ہوئے وطیح — اور سلالم کے نزدیک پہنچے یہہ دو قلعے بعد فتح خیبر کے فتح کئے تہے — روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلعم کو درد شقیقہ جسکو آدہا سیسی کہتے ہین ہوا کرتا تہا جب قلعہ خیبر پر حضرت نے ڈیرا کیا آپکو وہی درد آدہا سیسی کا ہوا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۲۳۳۲ — حضرت ابوبکر صدیق نے اولاً علم لیکر خیبریون سے مقابلہ کیا اور اپنی شجاعت دکھلائی اور خوب لڑے — دوسرے روز حضرت عمر ابن الخطاب رض نے علم سنبہالا وہ حضرت ابوبکر صدیق سے زیادہ لڑے اور بہت مردانگی اور شجاعت کام مین لائے جب رسول اللہ کو خبر ہوئی کہ ابتک خیبر فتح نہین ہوا حضرت نے ارشاد کیا کہ قسم خدا کی کل کے روز بوقت صبح یہہ علم مین ایسے شخص کو دونگا کہ وہ خدا اور رسول کو دوست رکہتا ہے اور خدا اور رسول خدا کا اوسکو دوست رکہتے ہین کیونکہ وہ شخص بڑا حملہ آور بہادر ہے بلکہ وہ اس علم کو زبردستی سے چہین لیگا اور میدان جنگ کا عاشق ہے یہہ بات سُنکر تمام مہاجرین اور انصار نے گردن اوٹہا کر دیکہا حضرت علی رض اوسوقت حاضر نہ تہے — جب حضرت علی رض تشریف لائے تو اونکی آنکہون سے پانی بہتا تہا آنکہین دوکہتی تہین ایک پٹی آنکہون پر باندہے ہوئے تہے حضرت نے اپنے لب مبارک سے تہوک لیکر حضرت علی رض کی آنکہون کے مل دیا فوراً آنکہین اچہی ہوگئین اور درد جاتا رہا پیغمبر خدا صلعم نے وہ علم حضرت علی رض کو مرحمت فرمایا اور حکم دیا کہ خیبریون سے لڑو وہ علم لیتے ہی حضرت علی رض خیبریون کے مقابلہ کو تشریف لیگئے اوس روز حضرت علی رض سرخ جبّہ پہنے ہوئے تہے مرحب جو اوس قلعہ کا سردار تہا حضرت علی کے سامنے خود سر پر پہنے ہوئے یہہ شعر کہتا ہوا نکلا **شعر**

قد علمت خیبر انّی مرحب — شاکی السلاح بطل مجرب

حضرت علی رض عنہ نے یہہ شعر سُنکر یہہ شعر ارشاد کیا **شعر**

انا الذی سمتنی امّی حیدرہ — اکیلکم بالسیف کیل السندرہ

پہر مقابلہ ہوا حضرت علی رض نے ایک ضرب ایسی ماری کہ تلوار خود کو چیرتی ہوئی جبڑے تک پہنچی فوراً زمین پر گر پڑا [illegible]

بیان محمد مصطفی صم کا

خلافت روایت کی ہے لیکن ہمنے جو ذکر کیا ہے وہ صحیح ہے اوسکے مرنے
ہی قلعہ خیبر فتح ہوا یہہ قلعہ بعد محاصرہ دس روز کے فتح ہوا تہا — اور
ابورافع غلام رسول اللہ کا یون کہنا ہے کہ جب رسول اللہ نے حضرت علی کو
واسطے فتح خیبر کے روانہ فرمایا تہا مین بہی اونکے ہمراہ تہا جب وہ وہان
پہنچے ایک سوار اونکے مقابلہ کو باہر قلعہ کے آکر لڑا اسی اثنا مین ایک یہودی نے
حضرت علی رض پر ایک ضرب ایسی کی کہ آپکی ڈہال گر پڑی حضرت علی رض
نے خیبر کا دروازہ اپنی ڈہال بناکر لڑائی کی اور قلعہ خیبر فتح کیا جب فتح ہوچکا
اوسوقت دروازہ خیبر کو زمین مین ڈال دیا اوسوقت ہم آٹہہ آدمیون نے
زور آزمائی کر چاہا کہ اوس دروازہ کو اولٹین ہرگز اولٹا نہ گیا یہہ خیبر درمیان
ماہ صفر سنہ ۷ ہجری مین فتح ہوا تہا جب فتح ہوچکا باشندگان خیبر نے عرض
کی کہ ہم نصف پیداوار خیبر پر صلح چاہتے ہین یعنے جو ثمر اور بار اور پہل اسجاکے
پیدا ہوگا نصف اوسکا ہمیشہ ادا کرتے رہینگے حضرت نے مان لیا صلح ہوگئی
— ایسا ہی اہل فدک سے معاملہ ہوا تہا مگر اتنا فرق ہے کہ فدک خاصۂ رسول
اللہ صم کے ملک مین تہا اور خیبر تمام مسلمانون کا تہا کیونکہ وہ بدون حاجت سوارون
اور فوج کشی کے پیادہ پا مسلمانون نے فتح کیا تہا اسی صلح پر یہودی تا زمانہ
خلافت حضرت عمر رض کے رہا کئے یعنے اسی طرح سے نصف پیداوار دیتے رہے
اور نصف اپنے تصرف مین لاتے تہے جب حضرت عمر رض خلیفہ ہوئے
اونہون نے خیبریون کو جلاوطن کردیا جبکہ رسول اللہ صم فتح خیبر سے فراغت
پاچکے تو عنان عزیمت طرف وادی قرے کے پہیر کر ایک رات آپنے
اوسکا محاصرہ کیا اور بہت جلد اوسکو فتح کرکے مدینہ شریف کو تشریف
فرما ہوئے   جبکہ قدم مبارک سے مدینہ کو رشک

جنت فرمایا تو باقی ماندگان مہاجرین بھی حبشہ سے سب آکر ملے اونکے ہمراہ
جعفر ابن ابی طالب بھی تھے روایت کی گئی ہے کہ جبکہ جعفر ابن ابی طالب
مع مہاجرین باقی کے تشریف لائے نبی صلعم فرماتے تھے کہ مجکو معلوم نہین کہ ان
کون سے دو باتونمین سے زیادہ خوش ہون یعنے فتح خیبر سے مجکو زیادہ خوشی
ہوئے ہے یا جعفر کے آنے سے کیونکہ پیغمبر خدا صلعم نے نجاشی کو درباب طلب
مہاجرین اور نکاح ام حبیبہ بنت ابوسفیان کی لکھہ چکے تھے — یہہ ام حبیبہ بنت ابی
سفیان کی بھی اپنے خاوند عبیداللہ بن جحش کے ہمراہ ہجرت کر گئی تھی وہان جاکر
عبیداللہ نصارا ہو گیا اور حبشہ مین رہنے لگا — اسلئے اس عورت کے
چچا کی بیٹی نے جسکا نام خالد بن سعید بن العاص بن امیہ تھا اوسکا نکاح پیغمبر خدا
سے کر دیا اور وہ حبشہ مین رہتا تھا وہ بھی مہاجرین مین سے شمار کیا جاتا ہے
اور مہر چار سو دینار نبی صلعم کی طرف سے باندہکر اون کو روانہ کر دیا تھا —
جبکہ یہہ خبر اوس عورت کے باپ ابا سفیان کو پہنچی کہ نبی صلعم سے ام حبیبہ کا
نکاح ہو گیا ہے تو اوسنے کہا کہ البتہ وے لوگ بڑے ناک والے مین یعنے
ہاشمی عزت دار ہین جب وہ عورت مع مہاجرین باقی کے رسول اللہ صلعم کے
پاس آئی تب نبی صلعم نے مسلمانون سے ارشاد کیا کہ وہ مال غنیمت جو کفار کا
آیا ہے اوسمین سے انکا حصہ بھی لگانا چاہئے چنانچہ اونکے حصے بھی لگائے گئے

اور جنگ خیبر مین زینب بیٹی حارث یہودیہ
نے رسول اللہ صلعم کو بطور تحفہ ایک بکری زہر دار بھیجدی تھی آپنے اوسکا ایک
ٹکڑا لیکر چبایا پھر پہینک دیا اور ارشاد کیا کہ یہہ بکری مجکو خبر دیتی ہے کہ مین
زہر آلودہ ہون جب آپ مرض موت مین مبتلا ہوئے یعنے جس بیماری مین آپکا
انتقال ہوا تب آپنے فرمایا کہ وہ نوالہ زہر کا جو خیبر مین مینے کہایا تھا ہر روز

بیان محمد مصطفی صلعم کا

ہر روز مجکو تکلیف دنیا تہا آج وہ گہڑے ہے جسمین انقطاع رگ جان نزدیک ہے ۳۵

ذکر ہی قاصدون کا بہیجنا رسول اللہ کا طرف بادشاہان اطراف کی

در بیان ستہ ہجری کے رسول اللہ صلعم نے چند نامہ لکہہ کر قاصدون کے ہاتہہ بادشاہان اطراف کے پاس باین مضمون روانہ کئے کہ تم لوگ مسلمان ہوجاؤ اور مجپر اور خدا پر ایمان لاؤ — ازانجملہ عبد اللہ ابن حذافہ کو کسرے پرویز بن ہرمز پاس روانہ کیا تہا جبکہ وہ پہنچا کسرے پرویز نے نامہ پڑہ کر پہاڑ ڈالا اور کہا کہ تیرا بندہ ہوکر مجکو اسطرح پر لکہتا ہے جبکہ رسول اللہ کو یہہ خبر پہنچی آپ نے فرمایا کہ خدا تعالے اسیطرح اوسکی سلطنت کو پہاڑ ڈالیگا — مگر کسرے نے اپنے عامل باذان کو جو یمن کا حاکم تہا یہہ لکہا کہ اس شخص کو جو حجاز مین مبعوث ہوا ہے میرے پاس بہیجدے — باذان نے اپنی طرف سے ایک نامہ لکہا اور دو آدمیون کے ہاتہہ مین دیا اور کہا کہ جاؤ نبی کو دو اوسمین لکہا تہا کہ کسرے پرویز نے آپکو طلب کیا ہے آپکو چاہئے کہ ہمراہ ان دو آدمیون کے فارس کو جاؤ اون دو آدمیون مین سے ایک کا نام خرخسرہ تہا جبکہ وے دونو دربار نبوی مین پہنچے حضرت نے ملاحظہ فرمایا کہ اونکی دونو ڈاڑہیان منڈی ہوئی اور موچہین بہاری بڑہی ہوئی ہین آپنے عدم توجہ سے ملاحظہ کیا اور فرمایا کہ افسوس ہے تمپر یہہ تمکو حکم کیا ہے اسطرح کی شکل بنانے کا اونہون نے کہا کہ ہمارے خداوند نعمت کسرے نے — پیغمبر خدا صلعم نے ارشاد کیا کہ میرے خداوند نے یہہ حکم کیا ہے کہ ڈاڑہی کو بڑہاؤن اور موچہین کترواؤن — پہر اونہون نے عرض کی جس مطلب کے لئے حاضر ہوئے تہے اور کہا کہ اگر تشریف لیچلئے گا تو بہتر ہے والا نہ

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۳۶ کسرے پرویز آپکو ہلاک کرڈالے گا — رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ اسکا کل جواب پاے گا — اسی اثنا رین آسمان سے نبی صلعم کے پاس خبر آئی کہ خدا تعالےٰ نے کسرے اپر اوسکی بیٹی شیرویہ کو غالب کردیا اور اوسنے اپنے باپ کو قتل کیا — فی الفور رسول اللہ نے اون دونو قاصدون کو بلاکر کہا کہ اسطرح سے معاملہ ہوا ہے — اور اپنے ارشاد کیا کہ جہان تک ملک کسرے کا پہیلے گا وہان تک میرا دین پہیلتا جاوے گا — اب تم باذان کے پاس جاؤ اور اوسے کہو کہ مسلمان ہو جاوے — چنانچہ وے دونو باذان کے پاس مراجعت کر کے گئے اور ساری واردات بیان کی اسی اثنا رین ایک پروانہ شیرویہ کا باذان کے پاس آیا اوسمین لکہا تہا کہ مینے اپنے باپ کو قتل کرڈالا ہے — اور تو نبی صلعم سے کبہی معترض نہ ہونا — یہہ حال دیکہہ کر باذان مسلمان ہوگیا اور اوسکے ساتہہ بہت آدمی فارس کے مسلمان ہوئے — اور ایک قاصد رسول اللہ نے قیصر رُوم کے پاس روانہ کیا تہا اوسکا نام دحیہ بن خلیفہ الکلبی تہا — جبکہ یہہ قاصد قیصر رُوم کے پاس گیا اور بادشاہ نے نامہ رسول مقبول کا پڑہا بہت تعظیم اوسکی کی چنانچہ اپنے رخسارون پر ملا اور چوما اور قاصد کو بعزت تمام رخصت کیا — اور ایک قاصد آپنے مسمی حاطب بن ابی بلتعہ کو مصر کے بادشاہ کے پاس بہیجا تہا اوس بادشاہ کو مقوقس جریح ابن متی کہتے تہے — اوسنے حاطب مذکور کی بہت عزت کی اور چار لونڈیان بعضے کہتے ہین دو بطور تحفہ رسول اللہ کے پاس روانہ کین تہین ایک اونمین کی ماریہ قبطیہ ہے جس سے ایک لڑکا ابراہیم پیغمبر خدا ص کی پشت سے پیدا ہوا تہا — اور اسی بادشاہ نے ایک خچر واسطے پیغمبر خدا کے جسکو دُلدل کہتے ہین — اور ایک گدہا جسکا نام یعفور ہے بطور تحفہ بہیجے تہے — اور ایک قاصد مسمی عمرو بن امیہ بادشاہ حبشہ کے پاس یعنے نجاشی

بیان محمد مصطفی صلعم کا

نجاشی کے پاس رسول اللہ نے بہیجا تہا — اوسنے بہی نامہ رسول مقبول کا چوما
اور جعفر بن ابی طالب کے ہاتہہ سے جب کہ وہ اوسی کے پاس درمیان ہجرت
کے تشریف رکہتے تہے مسلمان ہوا — اور ایک قاصد مسمی شجاع بن وہب الاسدی
طرف حارث بن ابی شمر غسانی کے روانہ کیا تہا جبکہ یہہ قاصد نامہ لیکر پہنچا اور اوسنے
نامہ رسول اللہ کا پڑہا بہت خفا ہوا اور کہا کہ خبردار رہنا مین اوسکی طرف چڑہ کر
آتا ہون — جبکہ نبی صلعم کو یہہ خبر پہنچی آپنے بد دعا دی اور کہا کہ تباہ ہوجاویگا
ملک اوسکا — اور ایک قاصد مسمی سلیط بن عمرو کو ہوذہ بن علی نصرانی بادشاہ
یمامہ کے پاس روانہ کیا تہا — ہوذہ نے یہہ کہا کہ اگر حکومت مجکو دے تو مین
آتا ہون اور مسلمان ہوجاتا ہون ورنہ مین اوسے لڑونگا — پیغمبر خدا نے فرمایا
کہ نہین یہہ نہین ہوسکتا کیونکہ کرامت اور بزرگی دنیا کی یہان نہین ملتی اے خدا تعالی
دور کہہ اوسکو یہہ دعا مستجاب ہوئی بعد چند روز کے وہ مرگیا — ہوذہ نے
ایک آدمی مسمی الرحال کو پیغمبر ا کے پاس بہیجا تہا چنانچہ وہ آیا اور مسلمان ہوا
اور سورہ بقر پڑہ کر اوسکو سوچ سمجہہ کر یمامہ کو گیا مگر وہان جاکر مرتد ہوگیا
اور یہہ بیان کیا کہ نبی صلعم کے ہمراہ مسلیمہ الکذاب بہی نبوت مین شامل ہورہا ہے
— اور پیغمبر خدا ا نے العلاء الحضرمی کو جسکو منذر بن ساوی کہتے ہین ملک بحرین پر
روانہ کیا تہا یہہ شخص فارس کی طرف کا تہا مسلمان ہوگیا تہا جب بحرین مین یہہ
گیا تب تمام عرب بحرین کے اوسکے سبب ایمان لائے اور مسلمان ہوگئے

ذکر عمرۃ القضا کا

واضح ہو کہ رسول مقبول درمیان ماہ ذیقعدہ سنہ ہجری کے بارادہ ادا کرنے

بیان محمد مصطفی ص کا

۲۴۹ عمرہ کے مکہ شریف کو تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ شتر اونٹ تہے جبکہ خیام نبوی قریب مکہ شریف کے آئے تب قریش لوگ واسطے استقبال کے مکہ سے نکلے اور آپس مین کہتے تہے کہ ابکی بار رسول اللہ نے بہت محنت اور مشقت اٹھای ہے چنانچہ دار الندوہ کے پاس آپکے گرد گہوم کر سدتے ہوئے ۔ جبکہ مسجد مین تشریف لائے تو حضرت لپٹ گئے اسطرح پر کہ وسط چادر کی آپنی دہنے بازو کی نیچے بچہاکا اور دونو سرے اوسکے بائین طرف کو ڈال لئے پہر آپ نے ارشاد کیا کہ رحم کرے اللہ قوت والون پر اور آپ نے چار گشت طواف کے کئی پہر صفا او مروہ مین دوڑے اسی سفر مین جناب رسول خدا نے میمونہ بنت الحارث سے نکاح کیا تہا ۔ اس عورت کے چچا عباس نے آپسے نکاح کر دیا تہا ۔ کہتے ہین کہ احرام ہے مین آپنے اوس سے نکاح کیا یہہ بات آپکی ہی خواص سے تہی پہر مدینہ منورہ کو تشریف لیگئے

اب شروع ہوا آٹھوان سال ۸ھ ہجری نبوی ص کا

ذکر ہے مسلمان ہونی خالد بن الولید اور عمر ابن العاص کا

درمیان اسی سال یعنی ۸ھ ہجری مین خالد بن الولید اور عمرو بن العاص السہمی اور عثمان بن طلحہ بن عبد الدار مسلمان ہوئے ۔ بعد ازان درمیان جماد الاول ۸ھ کے ایک لڑائی ہوئی جسکو غزوہ موتہ کہتے ہین یہہ اول لڑائی تہی درمیان مسلمانون اور رومیونکی رسول اللہ ص نے تین ہزار آدمی واسطے لڑائی رومیون کے روانہ فرمائے اور اونکا سردار زید بن حارثہ مقرر کیا جو حضرت کا غلام تہا ہے اور

بیان محمد مصطفیٰ صلعم کا

اور بوقت رخصت کے جناب سرورِ کائنات نے یہہ ارشاد کر دیا تہا کہ اگر زید مارا جاوے تو جعفر ابن ابی طالب فوج کا سردار رہے اور بر تقدیر اگر وہ بہی شہید ہو جاوی تو عبد اللہ ابن رواحہ لشکر کا سپہ سالار ہوگا جب یہہ لشکر مسلمانون کا موتہ کی زمین مین جو شام مین واقع ہے جا پڑا اور رومی لوگ اور عرب قریب ایک لاکھہ آدمی کے انکی مقابل ہوئے اور لڑائی شروع ہوگئی ناگاہ زید علم بردار مارا گیا جعفر نے وہ نیزہ آپ نے لیا اور لڑائی بدستور شروع رہی اتفاقاً سے جعفر ابن ابیطالب بہی شہید ہوئے تب عبد اللہ بن رواحہ نے علم پکڑا وہ بہی شہید ہوا اب لشکر مسلمانون کا بے سر ہو گیا جب کوئی سردار لڑنے والا نرہا تب سب مسلمانون نے مجتمع ہوکر خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا خالد نے نیزہ ہاتھہ مین لیکر واپسی مدینہ منورہ کو مراجعت کی اس جنگ کا سبب یہہ تہا کہ رسول اللہ صلعم نے حارث بن عمیر کو قاصد بنا کر بادشاہ بصری کے پاس ایک نامہ دیکر مثل اور بادشاہون کے جیسا کہ اورون کو نامہ بہجوائے تہے روانہ فرمایا تہا جب وہ قاصد موتہ کی زمین مین پہنچا تو اسکو عمرو ابن شرجبیل نے مار ڈالا تہا کہ اور کسی نے ایسی حرکت نہ کی تہی اسواسطے یہہ لڑائی برپا ہوئی

ذکر صلح کے ٹوٹ جانی اور فتح مکہ کا

پوشیدہ نرہے کہ باعث صلح کے ٹوٹ جانے کا یہہ تہا کہ قبیلہ بنی بکر قریش کے طرف تہے اور انکی عہد اور عقد مین مندرج تہے اور قبیلہ خزاعہ رسول اللہ صلعم کی طرف تہے موافق اوس صلح نامہ کے جسکا ہم اوپر ذکر کر چکے ہین سنہ ۸ ہجری

بیان محمد مصطفیٰ صلعم کا

۸۳۴. ایسا اتفاق ہوا کہ بنی بکر خزاعہ سے کہیں ملے اور اونمین لڑائی ہو گئی لیکن قریش نے
بنی بکر کے مدد اور کمک دی — اسیواسطے وہ عہد جو قریش سے رسول اللہ صلعم نے
کیا تہا فسخ ہو گیا قریش کو بہی اس نقض عہد اور حرکت ناشایستہ کرنے سے ندامت ہوئی
اسلئے ابوسفیان بن حرب مدینہ کو گیا تا کہ نئے سر سے عہد باندہے اور اس ندامت کو
کہو دے جب ابوسفیان مدینہ مین گیا اور اپنے بیٹی ام حبیبہ پیغمبر خدا کی جورو کے
پاس گیا چاہتا تہا کہ پیغمبر خدا کی بچہونے پر بیٹہے ام حبیبہ نے وہ لپیٹ دیا ابوسفیان
خفا ہوا اور کہا کہ اے بیٹی بچہونا تو نے اوٹہا لیا مجہے نہ بیٹہنے دیا وہ بولی کہ یہہ
بچہونا رسول اللہ صلعم کا ہے اور تو کافر مشرک ناپاک ہے خفا ہوا اور بددعا
دینے لگا پہر وہان سے اوٹہکر پیغمبر خدا صلعم کے پاس آیا آپسے کلام کرتا رہا حضرت
نے کچہہ جواب ندیا اتنے مین صحابہ کبار مثل ابابکر صدیق اور علی رض کے ہو گئے
اونسے باتین کرنے لگا اونہون نے بہی کچہہ جواب ندیا — لاچار ہو کر مکہ کو چلا گیا
اور قریش کو جاکر جو وہان اوسپر گذرا تہا سب سنایا — اور پیغمبر خدا صلعم نے یہہ
قصد کیا کہ قریش مکہ پر دفعتہً بے خبری مین چڑہ جاوے — حاطب ابن ابی بلتعہ نے
جو یہہ سن پایا اوسنے ایک کنیزک بنی ہاشم کی مسماۃ سارہ کے ہاتہہ قریش مکہ کو
خط لکہہ بہیجا اوسمین پیغمبر خدا کا قصد لڑائی اور چڑہ آنے کا سب لکہہ دیا — اس
امر کے خبر خدا تعالے نے اپنے رسول مقبول کو دی آپنے حضرت علی ابن ابی طالب
اور زبیر بن العوام کو بہیجا اون دونون نے سارہ کو گرفتار کیا اوسکے ہاتہہ سے
خط لیا اور حاطب کو پکڑ کر مع اوس نامہ کے پیغمبر خدا کے پاس حاضر کیا — اوس
سے پوچہا گیا کہ تو نے یہہ کیا حرکت کی اور تجکو کیا اوس سے غرض تہی جو تو نے
اطلاع اس امر کی قریش کو لکہہ بہیجی اوسنے عرض کی کہ جناب عالی میری اولاد
اور گہر کے لوگ اور قبیلہ یہہ سب اونکے درمیان ہین مسلمان کامل ہون نہ پہرا ہون نہ

بیان محمد مصطفیٰ صلعم کا

ہوا نہ بد اعتقاد ہوا کہ اپنے اہلخانہ کے بچاؤ کیواسطے مینے اونسے سازش کی تہی ۔ حضرت عمر ابن الخطاب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجکو حکم دیجے اسکا سر اوڑا دون کیونکہ یہہ منافق ہے رسول اللہ نے معاف فرمایا اور اوسکی جان بخشی کی ۔ پہر پیغمبر خدا رمضان شریف مین بعد گذر نے دس روز کے درمیان اسی سال کے مع مہاجرین اور انصار اور چند قبایل عرب کے بطرف مکہ نہضت فرما ہوئے آپ کے ہمراہ کُل دس ہزار آدمی تہے ۔ جبکہ مکہ شریفہ کے نزدیک پہنچے تب حضرت عباس رسول اللہ صلعم کے خچر پر با این ارادہ سوار ہوئے کہ شاید کوئی شخص لکڑی چُنتا ہوا لکڑ ہارا یا کوئی چلتا پہرتا نظر پڑے تو اوسکو کہدون وہ جا کر پیغمبر خدا کے تشریف لانے کی خبر قریش کو کردے تاکہ وہ لوگ خواہان امن ہوکر جناب سرور کاینات کی خدمت مین حاضر ہون والا نہ سب مارے جاوینگے حضرت عباس فرماتے ہین کہ جبکہ مین نکلا تو ناگاہ ابی سفیان بن حرب اور حکیم بن حزام ۔ اور بدیل بن ورقا رالخزاعی کی آواز سنی یہہ لوگ جاسوسی کرتے پہرتے تہے ۔ حضرت عباس نے وہ آواز سُنکر فرمایا کہ اے ابا حنظلہ یعنے ابا سفیان ۔ اوسنے جواب دیا کہ اے ابا الفضل ہم یعنے کہا ہان ابی سفیان بولا کہ حاضر ہون یہہ آپ کے پیچہے کیا غل غبار ڑا ہے یعنے کہا کہ رسول اللہ صلعم دس ہزار مسلمان لیکر آئے ہین ۔ ابوسفیان گہبرایا اور سٹپٹایا ہوا کہنے لگا کہ اب مجکو کیا حکم کرتا ہے اے عباس مینے کہا آ خچر پر سوار ہوجا تاکہ تیری جان بچا دون رسول اللہ صلعم سے کہہ کر نہین تو گردن مارا جائیگا وہ میرے پیچہے سوار ہو بیٹہا مین اوسکو رسول خدا صلعم کے پاس لئے ہوئے چلا آیا ۔ اوسی راہ کو عمر بن الخطاب بہی تشریف لاتے تہے ۔ حضرت عمر بولے کہ اے ابا سفیان شکر ہے اوس خدا کا جسنے اب مجکو طاقت دی تجپر بدون عقد اور عہد کے ۔ پہر بہت سختی سے اوسکو

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۳۴۲ رسول خدا کے پاس لیگئے اور کہا کہ اے رسول اللہ مجکو حکم ہو تو مین اسکو گردن
مارون اور حضرت عباس نے سوال کیا کہ یا حضرت اسکو امن دیجئے رسول اللہ صلعم نے
ارشاد کیا کہ اے عباس لیجیے اسکو امن دی کل کے روز اوسکو حاضر کرنا حضرت
عباس ابو سفیان کو اپنے خیمہ مین لیگئے اور دوسرے روز ہمراہ اپنے پیغمبر خدا کے
پاس لائے — رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا کہ اے ابو سفیان کیا تو
نہین جانتا کہ کوی معبود لایق پرستش نہین سواے ایک خدا کے اوسنے کہا کہ البتہ
جانتا ہون — پھر ارشاد کیا کہ کیا ابہی وہ وقت نہین آیا کہ تو جانے کہ مین
پیغمبر ہون خدا کا — ابو سفیان بولا کہ قربان جاون اس امر مین ابہی مجکو کلام ہے
حضرت عباس بولے کہ کم بخت جلد گواہی دے محمد رسول اللہ ہونے کی ایسا
نہو گردن مارا جاوے ابی سفیان نے جلد محمد رسول اللہ کہا اور مسلمان ہوگیا
— اور اسکے ساتھ ہی حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا بہی مسلمان ہو گئے
— پھر پیغمبر خدا صلعم نے حضرت عباس کو ارشاد کیا کہ ابی سفیان کو مضیق الوادی
مین لیجا تا کہ خدا تعالے کی لشکر کا مشاہدہ کرے اور دیکھے — حضرت عباس
نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابو سفیان فخر کو بہت چاہتا ہے کوئی بات موجب
اسکے فخر کی اسکے قوم پر کر دیجئے — حضرت نے ارشاد کیا کہ جو شخص ابو سفیان
کے گھر مین داخل ہو جاویگا یا جو کوئی مسجد مین آگھسے گا یا اپنا دروازہ بند
کر لیگا اوسکو امن ہوگی اور جو کوئی حکیم بن حزام کے گھر مین بہے آجاے گا
اوسکی بہی جان بچ جاوی گی حضرت عباس کہتے ہین کہ ابو سفیان کو موافق
حکم پیغمبر خدا کے اپنے ہمراہ لشکر مین لیگیا ابو سفیان جب قبایل عرب سے
ملا ایک ایک قبیلہ کا حال پوچھتا جاتا تہا سب سے ملاقات مین رسول خدا صلعم
اپنے لشکر سبز پوشون یعنے مہاجرین اور انصار مین تشریف لائے اوس وقت

اوسوقت کا یہہ حال تہا کہ اوسکی کیفیت تیلی ہی آنکہہ کی اٹہا سکتی ہے اورکوئی بیان نہین کرسکتا تہا کہ کتنا لشکر تہا ابوسفیان نے یہہ عزت اور شان دیکہہ کر عبّیسے کہا کہ اتو تیرے بہتیجے کی بڑی سلطنت ہوگئی تینے کہا کہ کم بخت یہہ رتبہ نبوت ہے نہ کہ رتبہ بادشاہت اوسنے کہا ہان سچ ہے ــــ بعد ازان رسول مقبول نے زبیر ابن العوام کو ارشاد کیا کہ تو بعضے ہمراہ لوگون قبیلہ کدار سے جا ــــ اور سعد ابن عبادہ سردار قوم خزرج کو حکم کیا کہ تو تبنیہ کدار مین سے لوگ ہمراہ لیکر مکہ مین داخل ہو اور حضرت علی کو یہہ ارشاد ہوا کہ علم ہاتہہ مین لیکر مکہ مین گہسو کیونکہ حضرت نے سعد سے سُنا تہا کہ اج بڑی بہاری لڑائی کا دن ہے ــــ اور خالد بن ولید کو ارشاد ہوا کہ مکہ کے نیچے سے ہمراہ تہوڑے سے آدمیون کے آؤ اور کوئی لشکری آدمی نہین لڑا کیونکہ حضرت نے اول ہی سبکو منع کردیا تہا مگر خالد ابن ولید کو چند قریش ملے اونہون نے ادہر نیر چلائے اورگہسنے سے رُدکا اسلئے خالد ابن ولید اونسے لڑے اور اٹہائیس کافر جہنم واصل کرکے خدمت رسول مقبول مین جا حاضر ہوئے ــــ رسول مقبول نے ارشاد کیا کہ مینے تم کو منع کیا تہا تم کیون لڑے لوگون نے عرض کی کہ خالد ابن ولید سے پہلے قریش نے جنگ کی تب بعد ازان وے لڑے مین آپ چپ ہورہے مگر مسلمانون مین سے کل دو آدمی مرے تہے ــــ مکہ معظمہ روز اُن دس روز مین جو رمضان شریف کے باقی رہی تہے فتح ہوا تہا اب اسمین ابوحنیفہ اور شافعی کا اختلاف ہے کہ مکہ رسول مقبول نے بزور شمشیر لیا جیسا کہ شافعی کہتا ہے ــــ یا بطور صلح فتح کیا جیسا کہ ابوحنیفہ کہتا ہے ــــ جبکہ خدا تعالے نے اپنے رسول مقبول کو قریش کی گردنون کا مالک بزور کردیا تب آپ نے ارشاد کیا کہ کیا سمجہتے ہو تم تمکو ماردون یا چہوڑدون اونہون نے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۳۴۴ کہا جو اچہے سینچون کا کام ہوتا ہے وہ کرو حضرت نے کہا چلے جاؤ تمکو ہمنے چہوڑ دیا — جبکہ تہلکہ جاتا رہا اور لوگون کو اطمینان حاصل ہوئے تب نبی صلعم واسطے طواف کعبہ کے تشریف لیگئے اور آپ نے سات دفعہ حالت سواری مین طواف کیا اور رکن کو ایک لکڑی سے جو آپ کے دست مبارک مین تہی بوسہ دیا پہر درمیان کعبہ کے تشریف لیگئے اوسمین حضرت نے چند تصویرین ملایکہ کی اور ایک تصویر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دیکہی اوسکے ہاتہہ مین تیر تہے حضرت نے یہہ دیکہہ کر ارشاد کیا کہ مارے جاینگے وے لوگ جنہون نے ہمارے بزرگ کے ہاتہہ مین تیر دئے ہین کہا حضرت ابراہیم اور کہا تیر جوئی کے بموجب مصرعہ مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛ پہر ارشاد کیا کہ ان تصویرون کو توڑ ڈالو چنانچہ توڑی گئین اور آپ نے اندر کعبہ کے نماز پڑہی اور چہہ مرد اور چار عورتون کا خون ہدر فرمایا یعنے یہہ حکم دیا کہ جہان پاؤ مار ڈالو اون چہہ مردون کی تفصیل یہہ ہے کہ ایک عکرمہ بن ابی جہل تہا اوسکی بیوی ام حکیم نے جناب سرور سے عرض کی کہ اوسکو امن ہو چنانچہ اوسکا خون بخشا گیا پہر عکرمہ آکر مشرف اندوز ملازمت ہوکر مسلمان ہوا — دوسرا ہبار ابن الاسود تہا تیسرا عبد اللہ ابن سعد ابن ابی سرح تہا یہہ شخص حضرت عثمان ابن عفان کا رضاعی بہائی تہا اوسکو حضرت عثمان اپنے ہمراہ پیغمبر خدا کی خدمت مین لائے اور سوال کیا کہ حضرت اسکا خون معاف ہو آپ بہت دیر تک چپ رہے اور سوچتے رہے پہر اوسکو بہی امن دی وہ بہی مسلمان ہوا حضرت نے اپنے اصحاب سے ارشاد کیا کہ مین اتنی دیر تک عالم سکوت مین اسواسطے تہا تاکہ تم مین سے کوئی کہ اوسکو مار ڈالے اصحاب نے عرض کیا کہ ایسا کیونکر ہو سکتا تہا اور اب کیا وہ ملا گیا پہر حضرت نے ارشاد کیا کہ نبی خاینۃ آلعین نہین ہوا کرتی — اور اس عبد اللہ مذکور کا یہہ حال

یہہ حال ہے کہ یہہ شخص قبل فتح مکہ کے مسلمان ہو چکا تہا وحی لکہا کرتا تہا مگر اس کم بخت
کو عادت تہی کہ قران شریف کو مبدل کیا کرتا تہا پہر مرتد ہو گیا تہا اسواسطے حضرت
نے اسکا خون ہدر کر دیا تہا لیکن پہر مسلمان ہو گیا تہا اور حضرت عثمان رض کی خلافت
تک زندہ رہا حضرت عثمان نے اپنی خلافت مین اوسکو مصر کا حاکم کر دیا تہا
چوتہا مقیس بن صبابہ تہا اسنے ایک شخص انصاری کو جسنے اوسکے
بہائی کو خطاءً مار ڈالا تہا قتل کیا — پانچوان عبد اللہ بن اخطل بہی یہہ شخص
مسلمان ہو گیا تہا مگر ایک مسلمان کو مار کر پہر مرتد ہو گیا — چہٹا حویرث بن
نقیل تہا اسنے رسول اللہ کو بہت ایذا دی تہی کیونکہ اونکی ہجو کرتا پہرا کرتا تہا
ایک جا سے حضرت علی رض کو کہین ملگیا حضرت علی سنے اسکا کام تمام کیا —
وہ چار عورتین جنکا خون رسول اللہ صلعم نے ہدر فرمایا تہا ایک اونمین سے ہند
زوجہ ابو سفیان کی ام معاویہ تہی جسنے حضرت حمزہ کا کلیجہ کہایا تہا اسنے یہہ
حکمت کی کہ قریش کی عورتونمین چہپ کر رسول اللہ سے بیعت کی پہر رسول
اللہ سے عرض کی کہ مین وہی ہند ہون جسنے حضرت حمزہ رض کا کلیجہ کہایا
میرا جرم معاف فرمائیے چنانچہ آپ نے معاف کیا — بروز فتح مکہ نماز ظہر کی
وقت بلال نے کعبہ پر چڑہکر اذان دی مسماۃ جویریہ ابی جہل کی دختر نے کہا
کہ خدا تعالے کا بڑا احسان ہوا جو میرے باپ نے بلال کی رینگنی کی آواز
کعبہ پہ نسنی اس سے پہلے ہی مرگیا یہہ بہت اچہا ہوا — اور حارث بن ہشام نے
یہہ کہا کہ کاشکے آج کے روز مین زندہ نہ ہوتا — اور خالد ابن اسید نے بہی یہہ
کہا کہ خدا تعالے نے میرے باپ پر بڑا احسان کیا جو وہ آج کا روز دیکہنے نہ پایا
— بعد ازان رسول مقبول باہر تشریف لائے آپسے سب گفتگو لوگون کی
جو جو اونہون نے کہا تہا بیان کی گئی — حارث بن ہشام مسلمان ہو گیا اوسنے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تو رسول اللہ ہے قسم ہے خدا کی کوئی اسباب پر مطلع نہین تہا اب مین سبکو کہون گا ۔ اور نہین عورتون مین سے جو راجب القتل تہین ایک سارہ لونڈی بنی ہاشم کی تہی جو حاطب کا خط لیکر مکہ کو چلی تہی اور راہ مین پکڑی گئی تہی

بیان اوس جنگ کا جو خالد بن ولید اور بنی خزیمہ مین ہوئی تہی

پوشیدہ نرہے کہ بعد فتح مکہ کے رسول اللہ صلعم نے تہوڑے تہوڑے آدمی اطراف مکہ کے اسواسطے روانہ فرمائے تہے کہ لوگون کو دعوت اسلام کی کرین مگر یہہ شرط تہی کہ کسی سے لڑائی کرنا ۔ مگر ایام جاہلیت مین بنو خزیمہ نے عوف ابی عبد الرحمن بن عوف اور خالد ابن ولید کے چچا کو جبکہ وے دونون سے آتے تہے مار کر جو کچہہ اونکے پاس اسباب تہا لوٹ لیا تہا ۔ یہہ لوگ جو رسول اللہ نے واسطے ہدایت خلق کے مامور کئے تہے اونمین سے ایک خالد بن ولید بہی تہا ایسا اتفاق ہوا کہ خالد بن ولید ایک چشمہ پر جاکر اوترا وہ چشمہ بنی خزیمہ مذکورہ بالا کا تہا ۔ جب خالد ابن ولید وہان جاکر اوترا تمام بنو خزیمہ مسلح ہوکر خالد پر چڑہ آئے خالد نے کہا کہ اپنے ہتیار رکہہ دو کیونکہ بہت لوگ مسلمان ہو چکے ہین انہون نے اپنے اپنے سب ہتیار رکہہ دئے اور لڑائی موقوف کرکے یکطرف ہوگئے خالد ابن ولید نے بزور شمشیر اونکو قتل کرنا شروع کیا اور بہت جوان اونمین کے مار ڈالے یہہ خبر رسول اللہ صلعم کو جب پہنچی آپنے دونو ہاتہہ اپنی آسمان کی طرف اتنے بڑہائے کہ ابکی بغلون کی سپیدی بہی ظاہر ہوگئی اور خدا تعالے سے یہہ دعا کی کہ اے بارخدا مین بری الذمہ ہون خالد کے فعل سے کیونکہ اوسنے ممانعت رسول کا کچہہ خیال نکیا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

گیا اسلیے حضرت کو بہت رنج ہوا حضرت علیؓ کو ارشاد کیا کہ تم مال لیکر جاؤ اور سبکے خون بہا دیکر آؤ چنانچہ حضرت علی رض بموجب ارشاد پیغمبر خدا صلعم کے وہان تشریف لیگئے اور جتنے مارے گئے تہے سبکا خون بہا دیکر آپنے پوچہا کہ کوئی دیت کسی کی رہ گئی ہو تو وہ یاد دلوا دے سب نے عرض کی کہ اب کوئی باقی نہین ہا تب حضرت علی رض نے وہ روپیہ جو اونکے پاس باقی رہا تہا اون ہی لوگون پر تقسیم کردیا تاکہ ان لوگون کے دل زیادہ خوش ہون — یہہ خبر جناب رسالت مآب بہی سُنکر بہت خوشی ہوئی — مگر عبد الرحمن بن عوف نے خالد ابن ولید کو بہت ملامت کی کہ تو نے یہہ بڑا کیا خالد نے کہا کہ عبد الرحمن مینے تیرے باپ کے خون کا عوض لیا عبد الرحمن نے جواب دیا کہ نہین یہہ غلط ہے بلکہ تو نے اپنے چچا الفاکہ کا عوض خون لیا ہے اور یہہ فعل تو نے زمانہ جاہلیت کیسا کیا مسلمان ہوکر تجکو یہہ نکرنا چاہیئے تہا رسول اللہ صلعم کو جب یہہ خبر پہنچی کہ اون دونوین فساد اور جہگڑا ہوا آپ نے خالد کو ارشاد کیا کہ میرے اصحاب تو اپنے ساتہہ نرکہہ اے خالد تو انکی قدر نہین جانتا قسم ہے خدا کی اگر تیرے پاس سونیکا پہاڑ ہوتا اور تو اوسکو اللہ کی راہ مین خرچ کرتا تب بہی ایسے شخصون کی بو باس نہ پاتا

بیان جنگ حنین کا

یہہ لڑائی درمیان ماہ شوال ۸ہجری کے ہوئی تہی حنین نام ایک جنگل کا ہے جو کہ درمیان مکہ کے قریب تین میل پر مکہ سے واقع ہے — یہہ لڑائی اسطرح پر ہوئی تہی کہ جب پیغمبر خدا صلعم نے مکہ فتح کرلیا اور اطمینان خاطر انکی

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۴۷ جب چکی تب ہوازن نے اپنی ملک مین مجتمع ہوکر سب اسباب اور مال واسطے لڑائی رسول اللہ ص کے جمع کیا اُن کے ہمراہ طایف کے رہنے والے اور بنی سعد جنین رسول اللہ ص بیچ پرورش پائے تھے سب ہو گئے اور اونمین بنی جشم درید بن الصمہ بھی ہوکر بہت بڈہا تہا اور عمر اوسکی قریب زیادہ سو برس کی ہوگی شامل تہا اس پیر مرد کو فقط واسطے صلاح اور تدبیر اور رائے لینے کے ساتھہ لے لیا تہا۔ جبکہ رسول اللہ ص نے سُنا کہ یہہ لوگ کفار مجتمع ہوئے ہین تب جناب سرور کائنات بہی چھٹی تاریخ ماہ شوال ۸ھ مین باہر مکہ کے تشریف لائے۔ اور جس روز سے کہ مکہ فتح ہوا تہا اوس دن سے اس لڑائی تک حضرت صلوٰۃ مقصورہ پڑہا کرتے تھے اس لڑائی مین آپکے ہمراہ بارہ ہزار آدمی تھے دو ہزار باشندگان مکہ اور دس ہزار آپ کے ہمراہ کے۔ اور صفوان ابن امیہ کافر بہی حضرت کے ہمراہ تہا اس شخص نے دو مہینے کی مہلت رسول اللہ سے لی تہی یعنے یہہ کہا تہا کہ بعد دو مہینے کے مسلمان ہو جاونگا آپنے دو مہینے کی مہلت دیدی تہی۔ اس سے ایک سو زرہ حضرت نے اس جنگ مین لی تہی۔ ماسوا اُنکے اور ایک بڑی جماعت مشرکین کی بہی رسول اللہ کی ہمراہ تہی۔ رسول اللہ صلعم حنین مین پہنچے۔ اور مشرکین اوطاس مین رہے کیونکہ درید ابن الصمہ نے مشرکین سے پوچہا تہا کہ کونسے جنگل مین تم لوگ ہو گے انہون نے کہلا بہیجا کہ اوطاس مین ہم ہونگے اوسنے جواب دیا کہ وہ بہت اچہی جاے ہے کچہہ خوف و ضرر تمکو نہین۔ اور نبی صلعم اپنے دلدل پر سوار ہوئے۔ ایک مسلمان نے کہا کہ لشکر مسلمانون کا بہت بہت ہے کفار کا لشکر بہت تہوڑا ہے یہہ تہوڑے آدمی اوپر غالب نہ ہون گے اسی روز کے واسطے یہہ قول اللہ تعالے کا نازل ہوا جسکے یہہ معنے ہین۔ اور دن حنین کا جبکہ متعجب کر دیا تمکو کثرت تمہاری نے پہر نہ بیپرواہ کیا تمکو کسی شے نے جبکہ مقابلہ ہوا تھا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

جا نہیں کا ہوا اور مسلمانون کا کفار نے سامنا کیا تمام مسلمان متفرق ایسے ہوگئے
کہ ایک دوسریکو جانتا نہ تھا کہ کہان ہے اور رسول اللہ صلعم بھی ہمراہ مہاجرین اور
انصار اور اہل بیت کے ایک طرف کو تھے کہ دفعتہً مسلمانون کو شکست ہوئی
اوسوقت کفار مکہ کے دلون کے بغض وکینہ خوب ظاہر ہوئے ابوسفیان ابن حرب
کہتا تہا کہ یہہ مسلمان سمندر تک بہاگ کر جاوینگے اور اپنے ترکش کو تیرون سے بہرے
ہوئے مستعد کہڑا تہا ایک طرف سے صفوان بن امیہ کا بہائی پکار کر بولا کہ اب
جادو کا اثر جاتا رہا صفوان نے جو کہ ابہی مشرک ہی تہا للکار کر کہا کہ چپ رہ خدا
تیرے موہنہ کو پہوڑے یہہ بد دعا دیکر کہا کہ قسم ہے خدا کی اگر مجکو کوئی قریش غلام
بنالے یہہ میرے نزدیک بہتر ہے اسسے کہ کسی ہوازن کی غلامی کرون مگر پیغمبر خدا صلعم
ثابت قدم اوسی طرح پر جسطرح اول تھے کہڑے رہے ہرگز نہ ڈگے اسی اثنامین
پہر مسلمان لوٹ کر آئے اور بڑی بہاری لڑائی ہوئی خوب لڑے داد شجاعت دمی
جناب سرور کائنات نے اپنا گہوڑا دلدل زمین پر بٹہلا کر ایک موٹہی مٹی کی ہاتہہ
مین لی اور اوس مٹی کو مشرکین پر پہینک دی اوسکے پہینکتے ہی کفار کی فوج کو شکست
ہوگئی سب بہاگے مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا مارتے قتل کرتے ہوئے چلے
جاتے تہے آخر کار مسلمانون کے فتح ہوئی اور بہت عورتین اور مرد قید مین آگئے
ازانجملہ شیما بنت الحارث اور اوسکی والدہ حلیمہ السعدیہ جو پیغمبر خدا کی رضاعی
بہن تہے گرفتار آئے اوسنے پیغمبر خدا صلعم کے سامنے اپنا حال بیان کیا چنانچہ کبہی
لڑکپن مین حضرت نے جو اوسکی پیٹہہ مین کاٹا تہا وہ نشانی حضرت کو دکہلائے
حضرت نے اوسکی خاطر کے واسطے اپنی چادر بچہائی اور بڑی خاطر اوسکی کی اور
اوسکو زاد راہ کہانے کے لئے دیا اور جہان اوسنے اپنی قوم کا پتا بتلایا وہان
اوسکو پہنچا دیا

بیان محاصرہ کرنے جناب سرور کائنات کا طایف کو

واضح ہو کہ قوم ثقیف مقام حنین سے جسوقت شکست کہا کر طایف کی طرف گرتی پڑتی پہنچی جناب سرور کائنات بہی اونکی تعاقب جا پہنچے اون لوگون نے اپنے شہر کا دروازہ بند کر دیا حضرت نے اوس شہر کا محاصرہ کچہہ اوپر بیس روز تک کیا اور گولیون سے لڑائی ہوتی رہی پہر سرور کائنات نے حکم دیا کہ جتنے درخت انگور کے قوم ثقیف کے ہین سب کاٹے جائین چنانچہ حسب الحکم تعمیل امر جناب سرور کی اوسیوقت ظہور مین آئی — بعد ازان پیغمبر خدا نے حکم کوچ کا دیا چنانچہ وہان سے رخصت ہو کر جعرانہ پر منزل کی اسمقام پر جناب سرور کائنات نے جتنا اسباب ہوازن کا لوٹ کر لائے تہے سب چہوڑ دیا چنانچہ بعضے ہوازن آپکے پاس آئے پیغمبر خدا نے اپنا اور اولاد عبد المطلب کا حصہ اونکے سپرد کر دیا اور سب لوگون کو اونکی عورتین اور بچے اور اولاد اونکی سپرد کی — بعد ازان ابن عوف سپہ سالار اونکا رسول اللہ صلعم سے آکر ملگیا اچہا کامل مسلمان ہوگیا حضرت نے اوسکو اوسکے قوم کا سردار مقرر کیا اور فرمایا کہ جو کوئی اون قبایل مین سے مسلمان ہو تو اونکا سردار رہے — تعداد مال غنیمت لشکر اسلام کی جنہے جو اہل اسلام کے ہاتھ آئے سے مال غنیمت ہاتہہ آیا وہ یہہ ہے — اونٹ چوبیس ہزار اور بکریان چالیس ہزار سے بہی زیادہ تہین — اور چاندی چار ہزار اوقیہ — مگر جن لوگون کا دل پرچانا حضرت کو منظور تہا اونکو وہ عطا فرمائی — مثل ابی سفیان اور دونو بیٹے اوسکے یزید — اور معاویہ کو — اور سہیل بن عمر — اور عکرمہ بن ابی جہل — اور حارث بن ہشام بہائی ابی جہل کے کو اور صفوان ابن امیہ کو یہہ لوگ قوم قریش تہے — اور الاقرع بن حابس تمیمی — اور عیینہ بن حصن بن حذیفہ

حذیفہ بن بدر الفزاری کو اور سردار مقرر کیا ابن عوف سپہ سالار قوم ہوازن اور جو
کوئی اوس جیسا تہا اوسکو بہی عارت دی — اور ہر ایک اشراف کو ایک سو اونٹ
اور باسوا اونکے کو چالیس چالیس — مگر عباس بن مرداس السلمی کو چند اونٹ دیئے
تہے وہ راضی نہ ہوتا تہا چنانچہ اوسنے اس امر پر چند شعر بہی کہے تہے (مین تذکرہ
شعراء عرب مین لکہہ چکا ہون) پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ اسکو اور دو تاکہ اسکی زبان
بند ہو چنانچہ اوسکو پہر اتنے دئے کہ وہ راضی ہوگیا — جب رسول خدا صلعم نے
اسباب مال غنیمت تقسیم کیا انصار کو مطلق کچہہ نہ دیا اونکو اس امر سے رنج ہوا حضرت
نے اونکو بلاکر فرمایا — کہ اے گروہ انصار تمکو ایک حصہ دنیا کی واسطے رنج ہوا
اور حکمت عملی تم اس مقام پر نہین سمجہے ہو مینے فقط ان لوگون کو تالیف قلوب کیواسطے
مال تقسیم کیا ہے اور تمہارے مسلمان ہونے پر میرا بڑا بہروسا ہے کیا تم راضی نہین ہو
اسطرحسے کہ لوگ اونٹ اور بکری لیکر جائین اور تم رسول اللہ کو لیکر اپنے منازل
قطع کرو پہر آپنے اونکی فضیلت مین یہہ فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ قسم ہے خدا کی اگر
نہ ہوتی ہجرت تو البتہ مین ایک شخص مثل انصار کے ہوتا اور اگر آدمی چلتے اور راہون کو
مین انصار کی راہ پر چلتا اے خداوند رحم فرما انصار پر اور اون لوگون پر جو اولاد مین
انصار کی ہون اور اون لوگون پر جو اونکی اولاد مین ہون جبکہ پیغمبر خدا صلعم مال غنیمت
قبیلہ ہوازن کے تقسیم کر چکے اور عیینہ بن حصن اور ابا سفیان بن حرب وغیرہ کو
حصہ جات مذکورہ بالا دیچکے — تب ذوالخویصرہ نے جو اولاد تمیم کی ہے نبی صلعم
سے کہا کہ ہمنے اپکا عدل اور انصاف نہ دیکہا جناب سرور کائنات کو غصہ آیا
ارشاد کیا کہ افسوس ہے تم لوگون پر اگر مین عدل نہ کرونگا تو پہر عدل کہانتک کرونگا
— حضرت عمر بولے کہ پیغمبر خدا مجکو ارشاد کیجیے مین اسکو قتل کرون آپنے فرمایا
نہین جانے دو کیونکہ قریب ہے کہ اس سے ایک گروہ تم جیسے مسلمان متقی پیدا ہونگے

قول مترجم

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۱۲۵۴ یہہ روایت ہے محمد ابن اسحاق سے — ایک راوی یہہ روایت کرتا ہے کہ ذوالخویصرہ نے بروقت فراغت پانے تقسیم مال غنیمت مذکورہ کی یہہ کہا تہا — کہ محمد صلعم آپنی تقسیم برابر نکی اس مال کے اور مین صرف خدا لگتی خالصۃً للہ کہتا ہون رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا کہ قریب ہے کہ نکلیگا اس شخص کے کہنے سے ایک ایسا قوم کہ وہ خارج ہون گے دین سے مثل چھوٹ جانے تیر کے جب کمان سے علیحدہ ہوتا ہے پہر وہ ہاتہہ نہین آتا — اون لوگون کے حنجرہ کردن کے قریب ایمان نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ذوالخویصرہ مین سے ایک شخص حرقوص بن زہیر البجلی جسکو ذی الثدیہ بہی کہتے ہین ظاہر ہوا اس شخص نے سب سے اول بیعت خوارج کے ہمراہ کی اور ادعی امامت کا قایل ہوا اور اول ہی اول وہ ہی خارجی ہوا — یہہ نام ذوالخویصرہ پیغمبر خدا صلعم نے اس قوم کا رکہا تہا — پہر جناب سرور کاینات عمرہ باندہ کر مدینہ کو تشریف لیگئے اور عتاب بن اسید بن ابی العیص کو مکہ پر اپنا خلیفہ مقرر فرما گئے یہہ شخص جوان تہا تا ہنوز بیس برس کی عمر کو نہ پہنچا تہا — اور اسکے پاس معاذ بن جبل کو بہی واسطے تلقین اور وعظ مسایل کے چہوڑ گئے تہے — اسی سال مین عتاب بن اسید نے موافق معمول عرب کے حج خانہ کعبہ کا ادا کیا

درمیان ماہ ذوالحجہ ۸ھ کے ابراہیم بیٹا پیغمبر خدا صلعم کا ماریہ قبطیہ [illegible] سے پیدا ہوا — اور اسی سال یعنے ۸ھ مین حاتم طائی نے وفات پائی تہی یہہ حاتم بیٹا عبداللہ بن سعد بن الحشرج کا اولاد طی بن اُدد سے ہے کُنیت اسکی ابا سفانہ تہی کیونکہ ایک اسکے بیٹی تہی اوسکا نام سفانہ تہا اسواسطے اسکو ابا سفانہ یعنے باپ سفانہ کا کہا کرتے تہے — یہہ لڑکی حاتم مذکور کی پیغمبر خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوکر مشرف اندوز ملازمت ہوئی اور اپنے حال کی جو اوسپر مصیبت تہی شکوہ گذار ہوئے تہے یہہ وہ ہے حاتم ہے جسکی سخاوت اور کرم اور جود کی ضرب المثل

بیان محمد مصطفی صلعم کا

ضرب المثل مشہور ہے یہہ شخص شاعر جید تہا (مقولہ مترجم چنانچہ مین تذکرہ عربیہ مین ص ۳۵۴ اسکا حال مع اوسکے اشعار کے لکھہ چکا ہون)

اب شروع ہوا نوان برس سنہ ۹

جب نوان برس شروع ہوا تب نبی صلعم مدینہ منورہ مین تشریف رکھتے تہے لیکن قاصد عرب کے بہت آتے تہے چنانچہ ایک عروہ بن مسعود ثقفی جو سردار قوم ثقیف کا تہا اور بروقت محاصرہ نبی صلعم کے مقام طایف مین موجود نہ تہا مگر پہر حاضر ہو کر مسلمان جید ہو گیا تہا وہ یہہ کہا کرتا کہ یا رسول اللہ طایف کو تشریف لیچلیے اگر وہان آپ تشریف لیجاینگے تو مین سبکو آپکی خدمت مین لا حاضر کرونگا اور یقین ہے کہ سب مسلمان ہو جائینگے رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا کہ وہ کافر تجکو مار ڈالینگے ـــ پیغمبر خدا نہ گئے وہ خود تن تنہا طایف مین گیا اور سبکو کہا کہ مسلمان ہو جاؤ ایک شخص نے اوسکی آنکہہ مین تیر مارا فوراً مر گیا

ـــ اور ایک قاصد عرب کی طرف سے اسی سالین درمیان خلافت پیغمبر خدا صلعم کے کعب بن زہیر بن ابی سلمی آیا تہا یہہ وہ شخص ہے جسکا خون پیغمبر خدا صلعم نے ہدر فرمایا تہا اسنے نبی صلعم کی مدح مین ایک قصیدہ جو بانت سعاد مشہور ہے کہا ہے جسکا اول یہہ ہے + بانت سعاد فقلبی الیوم متبول + آپنے اپنی چادر اوسکو انعام مین عطا فرمائی جسکو معاویہ نے اپنے ایام خلافت مین بعوض چالیس ہزار درہم کے خرید کی تہی ـــ اور وہ چادر بطور وراثت خلفاء بنی امیہ ـــ اور خلفاء عباسیہ کے دورہ تک چلے آتے تہے آخر قوم تاتار نے چہین لی

بیان غزوہ تبوک کا

درمیان ماہ رجب سنہ ۹ مذکور کے نبی ص نے رومیون سے لڑائی کا حکم دیا لوگون کو بسبب دور ہونے راہ کے — اور قوی ہونے دشمن کے اور بسبب اسکے گرمی شدت سے پڑتی تھی اور شہر مدینہ میں قحط بھی ہو رہا تھا اسلئے یہہ مہم گران معلوم ہوتی تھی چنانچہ اسیواسطے اس لشکر کا نام جیش العسرۃ رکھا گیا ہے اور ایک بات یہہ بھی تھی کہ لوگون کی کھجورین پک رہی تھین وہ چاہتے تھے کہ اسی مقام پر رہین تاکہ اپنی کھجورون کے خبرداری کرین کیونکہ موسم کھجورون کا آگیا ہے — بہر تقدیر سامان جنگ سب لوگون نے بمجرد طیار کرکے مستعد جانے پر ہوئے پیغمبر خدا ص نے مسلمانون کو حکم دیا کہ جو کچھہ جسسے ہوسکے اس مہم کے لئے سامان نقدیا رسد وغیرہ کا مہیا کردے حضرت ابوبکر صدیق رض نے تمام اپنا مال جو انکے پاس تہا سب خدا کے نام پر دیا اور حضرت عثمان رض نے بھی بہت کچھہ دیا کہتے ہین کہ تین سو اونٹ اناج کے اور ایک ہزار دینار حضرت عثمان نے دئے تھے — روایت کی گئی ہے کہ نبی ص نے ارشاد کیا تھا کہ سوا آج کے روز کے عثمان کو پہر کبہی تکلیف نہ ہوگی جب کہ سب مجاہدین واسطے جنگ روم کے آمادہ ہو چکے تب عبداللہ ابن ابی منافق معہ اپنے تابعین منافقین کے پیچھے رہ گیا اور تین شخص انصار مین سے بھی کہ پیچھے رہ گئے تھے — ایک کعب ابن مالک — دوسرا مرارہ بن الربیع — تیسرا ہلال ابن امیہ — اوس روز پیغمبر خدا ص جاتے اپنے حضرت علی رض کو مقرر فرما گئے تھے منافقین نے حضرت علی رض سے کہا رسول اللہ آپکو بوجہ ہلکا کرنے کیواسطے چھوڑ گئے ہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

وجیہہ اپنے ہتھیار لیکر پیغمبر خدا سے جا ملے اور سب ماجرا آپسے بیان کیا۔ حضرت
نے ارشاد کیا کہ وہ لوگ جھوٹے ہین۔ مین تمکو اپنے پیچھے اپنا خلیفہ بنا کر آیا ہون
تم جاؤ اور میری خلافت کرتے رہو کیا تو راضی نہین ہے اس بات سے کہ تیرا رتبہ
وہ ہو جو ہارون کا رتبہ تہا نزدیک حضرت موسی کے۔ مگر اتنی بات ہی کہ میرے
بعد کوئی نبی نہین ہے اور پیغمبر خدا ص کے ہمراہ تیس ہزار مسلمان تھے اور دس ہزار
سوار اور ان لوگون کو راہ مین پیاس اور گرمی کی بہت شدت ہوئی تہی جب
بمقام الحجر پر جو کہ ارض ثمود مین ہے پہنچے پیغمبر خدا ص نے سبکو منع کر دیا کہ کوئی
اس چشمہ کا پانی نہ پیئیا اور اگر بہت پیاسا ہو کسی نے کچھ پی لیا ہو تو مناسب ہے
کہ قی کر ڈالے اور اگر آٹا گوندہا ہو تو اونٹون کو کہلا دو۔ جب کہ سرور کائنات
تبوک کے پاس پہنچے بیس روز تک وہان قیام پذیر رہے۔ بعد عرصہ مذکور کے
یوحنا حاکم ایلہ کا آپکے پاس آیا اور جزیہ دینا قبول کیا اور حضرت سے صلح کر گیا
۔ اونکا جزیہ تین سو دینار ٹہرا۔ اور اہل اذرح نے اقرار کیا کہ ہر رجب کے
مہینے ایک سو دینار جزیہ مین ہم دیا کرینگے۔ پہر آپنے خالد بن ولید کو پاس
اکیدر بن عبد الملک نصرانی کے جو قوم کندہ سے ایک حاکم دومتہ الجندل کا تھا
روانہ فرمایا خالد نے اوسکو جا کر پکڑ لیا اور اوسکے بھائی کو مار ڈالا اوسکے قبا دیبا کے
جو سونے کے تارون سے بنی ہوئی تہی رسول اللہ صلعم کے پاس پہنچے مسلمانون نے
اوسکو دیکھہ کر بہت تعجب کیا بعد ازان خالد معہ اکیدر کے مشرف اندوز ملازمت
ہوا آپنے اوسکا خون معاف فرمایا اور جزیہ کے ادا کرنے پر صلح کر لی اور حکم
دیا کہ اوسکو چہوڑ دو۔ جسوقت پیغمبر خدا ص مدینہ کو تشریف لائے اون تین
آدمیون نے جو آپکے ہمراہ نہ گئے تہے اور پیچھے بیٹھہ رہے تہے ہر ایک نے
عذر بیان کئے پیغمبر خدا ص نے حکم دیا کہ انسے کوئی شخص کلام نہ کرے اونسے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۴۵۶ یون چھوڑ دیا اس امر سے وہ لوگ بہت تنگ ہوگئے اور جان اونکی ضیق مین ہوئی غرضکہ اسی حال پر پچاس روز تک رہے بعد ازان جب ایک آیت قران شریف کی اون لوگون کے توبہ کے باب مین نازل ہوئی اوسوقت مسلمانون سے اونکا ملاپ ہوا اور بحال ہوئی — پیغمبر خدا صلعم درمیان ماہ رمضان کے مدینہ مبارک مین تشریف لائے تھے جب مدینہ منور کو قدوم میمنت لزوم سے رشک ارم فرما چکے اوسوقت قوم ثقیف کیطرف سے مقام طایف مین سے ایک قاصد آیا اوسوقت یہہ لوگ مشرک تھے مگر یہہ مسلمان ہوگئے تھے — یہہ لوگ پیغمبر خدا صلعم سے یہہ کہتے تھے کہ لات کو جسکو ہم لوگ پوجتے ہین تین برس تک نہ ڈہا کر پیغمبر خدا صلعم انکار فرماتے تھے پھر وہ لوگ کہنے لگے کہ ایک مہینے چھوڑ دیجئے آپنے یہہ بھی نہ مانا — پھر وہ کہنے لگے کہ ہم مسلمان ہوتے ہین لیکن نماز کے پڑہنے سے معاف کیجے حضرت نے ارشاد کیا کہ جس دین مین نماز نہین وہ دین بہت برا ہے آخر کو اونہون نے مان لیا اور مسلمان ہوگئے — پھر آپنے اونکے ہمراہ مغیرہ ابن شعبہ — اور ابوسفیان بن حرب کو لات کے ڈہانے کے واسطے روانہ فرمایا — مغیرہ نے جاکر اوسکو ڈہا دیا اوسوقت تمام عورتین قوم ثقیف کی برہنہ روتی ہوئی نکلین کیونکہ یہہ امر اون پر بہت ناگوار گذرا

بیان حج کرنیے ابی بکر صدیق کا ہمراہ لوگونکی

درمیان سنہ ۹ ہجری کے پیغمبر خدا صلعم نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو واسطے ادا حج کعبہ شریف کے ہمراہ تین سو مرد کے روانہ فرمایا اور اپنی طرف سے بیس اونٹ واسطے قربانی کے ساتھہ کردئے تھے — ابھی حضرت ابوبکر صدیق رض

صدیق رض خلیفہ ہی تک پہنچے تہے کہ اون کے پیچہے حضرت امیر المومنین علی رض کو
یہہ فرما کر روانہ فرمایا کہ تم خانہ کعبہ مین جا کر چند ایات سورہ برات کے
پڑہ کر لوگون کو سُنانا اور یہہ منادی کرنا کہ اگلے سال کے بعد کوی مشرک
اور بدن ننگا حج کرنے کو نہ آوے — یہہ بات سُنکر حضرت ابابکر صدیق رض
راہ ہی مین سے مراجعت کر کے پیغمبر خدا کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کی
کہ یا رسول اللہ کیا میرے بعد کوی حکم نیا آسمان سے نازل ہوا ہے آپ نے
ارشاد کیا کہ نہین کوی حکم نیا صادر نہین ہوا بلکہ بات یہہ ہے کہ عہدہ احکام
کے پہچانے کا میرا ہے اگر مین نہ ہون تو کوی شخص جو قریب میرا ہو وہ ادا کرے پہر
اے ابابکر صدیق کیا تجکو وہ فضیلت کافی نہین ہے کہ تو میرا مصاحب غار مین
تہا اور حوض کوثر پر میرے ہمراہ ہوگا — ابابکر صدیق نے عرض کی کہ سچ ہے
یا رسول اللہ — بعد ازان ابوبکر صدیق حج کو تشریف لیگئے — اور حضرت
علی کرم اللہ وجہہ لوگون کو سورہ برات عین ایام عید کے روز سُناتے رہے تہے
اور یہہ ارشاد کرتے جاتے تہے کہ اگلے سال مین کوی ننگا یا کوی مشرک حج
نہ کرے یہہ بیان نقل کیا گیا ہے کتاب اشراف مسعودی سے — اور اسی سال مین
یعنی درمیان ماہ ذیقعدہ سنہ ۹ ہجری کے عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق
بہی فوت ہوا

اب شروع ہوا دسوان برس سنہ ۱۰ ہجری

اس سال مین پیغمبر خدا صلعم درمیان مدینہ ہی کے تشریف رکہتے تہے ہر چہار طرف
سے اعراب کے قاصد آپکی خدمت مین حاضر ہونے جاتے تہے سنت اور خلق اللہ

 کی فوج کی فوج مسلمان ہونے لگی جیسا کہ خدا تعالےٰ نے درمیان قران شریف کے فرمایا ہے کہ جسوقت آئی مدت اللہ کی اور فتح اسوقت اللہ تعالےٰ کی دین مین فوجین کی فوجین داخل ہوتی تھین چنانچہ تمام اہل یمن اور بادشاہان حمیر اسی عہد مین مسلمان ہوگئے

ذکر حضرت علی کے بھیجنے کا طرف یمن کی

راوی بیان کرتا ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یمن مین بھیجا تھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسجاے پر جاکے قران شریف لوگون کو سنایا — بعد سننے قران شریف کے تمام قبیلہ ہمدان کا ایک ہی روز مین مسلمان ہوگیا حضرت علی نے احوال کراہت مال کی خبر جناب سرور کائنات کو کی حضرت نے بمجرد سننے اس خبر بشارت اثر کے خدا تعالےٰ کو سجدہ شکر کا کیا — اور حضرت علی کو حکم کر بھیجا کہ قبیلہ نجران سے جزیہ اور مال لو اونہون نے بموجب حکم رسول خدا کے تعمیل حکم کی کرکے مراجعت کی اور رسول اللہ صلعم سے حجۃ الوداع مین درمیان مکہ کے ملاقات کی

ذکر ہے حجۃ الوداع کا

واضح ہو کہ ماہ ذی قعدہ کے پانچ روز باقی تھے کہ جناب رسول خدا واسطے حج خانہ کعبہ کے تشریف لائے — اب اس حج مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین صرف قران تھا (معنے قران کے یہہ ہین حج اور عمرہ دونو ساتھہ ہونا) بعضے

بعضے کہتے ہین کہ صرف تمتع تہا (اسکے یہہ معنے ہین کہ بعد عمرہ کے سر منڈانا وغیرہ حلال ہوجاتا ہے بعد ازان حج کرین) یا فقط حج ہی تہا — ظاہر مذہب یہہ ہی کہ حج اور عمرہ دونو تہے اور حضرت نے ہمراہ لوگون کے حج کیا ہے — اس حج مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ بہی حالت احرام مین تشریف لائے تہے حضرت نے ارشاد کیا کہ اے علی جو تیرے یارون نے نیت کی ہی وہ ہی تو بہی نیت کرتا ہین یعنے سر منڈاکر حلال ہوجانا جیساکہ تیرے یار سر منڈواکر حلال ہوگئے حضرت علی نے عرض کی کہ میری نیت وہ ہے جو رسول اللہ کی نیت ہے چنانچہ وہ احرام ہی مین رہے اور پیغمبر خدا صلعم نے اونکی طرف سے بہی قربانی کی — اور پیغمبر خدا صلعم نے لوگون کو مناسک حج سب تعلیم کی اور سب سنتین اپنی تبلائین اس اثنا مین ایک آیت آسمان سے نازل ہوئی جسکا یہہ ترجمہ ہے — (کہ آجکے روز ناامید اور مایوس ہوگئے کافر لوگ پس کچہہ خوف نہ کرو تم اونکا مگر مجہسے ڈرو آجکے روز پورا کردیا مینے تمہارا دین — اور تمام کردے تمپر اپنی نعمت اور راضی ہوا ہون مین واسطے تمہارے اسبات سے کہ دین تمہارا اسلام ہے) — حضرت ابابکر صدیق اس آیت کو سنکر رونے لگے کیونکہ وہ جان گئے تہے کہ بعد کمال کے سوا نقصان کے اور کچہہ نہین ہوتا اور یہہ آیت پیغمبر خدا کی مرگ کی خبر دیتی ہے — بعد ازان رسول مقبول نے ایک خطبہ پڑہا اوس خطبہ مین احکام اسلام کے لوگون کو سنائے — اون احکام مین ایک یہہ آیت ہے — کہ حساب مہینون کا ملا جلا دینا بہی زیادتی کفر پر دالّ ہے اور زمانہ پہر آیا ہے اپنی اوسی ہیئت پر جیساکہ اللہ تعالے نے پیدا کیا تہا (یعنے جس دن زمین اور آسمان پیدا کئے گئے تہے) اور تعداد مہینون کی اللہ کے نزدیک بارہ ہین — پہر اپنا حج تمام کیا اس حج کو حجۃ الوداع اسواسطے کہتے ہین کہ رسول اللہ نے اسکے بعد پہر حج نہین کیا — بعد فراغت حج مذکور کے پیغمبر

بیان حج رسول خدا صلعم کا

۳۶۰ خدا صلعم مدینہ کو مراجعت کر آئے اور اس سال کے پورے ہونے تک مدینہ ہی مین مقیم رہے

اب شروع ہوا گیارہوان سال ۱۱ ہجری

بیان وفات جناب رسول خدا صلعم کا

جبکہ پیغمبر خدا صلعم حج الوداع سے فراغت پا کر مدینہ مین تشریف لائے تا تمام ہونے سال دہم اور تا اختتام ماہ محرم یا کچھ زیادہ یعنی ماہ صفر تک چنگے تندرست رہے آخر ماہ صفر ۱۱ھ مین بعضے کہتے ہین کہ دو روز اوس مہینے کے تمام ہونے کے رہے تہے کہ پیغمبر خدا صلعم بیمار ہوئے — اوس روز آپ زینب بنت حجش کے گہر جو آپکی ایک زوجہ ہین تشریف رکہتے تہے مگر حضرت اپنی باری کے موافق سب اپنی بی بیون کے گہر مین پہرتے رہتے تہے یہانتک کہ آپکا مرض بہت شدت سے بڑہ گیا تب جناب سرور نے سب بی بیون کو جمع کر کے اوس امر کی اجازت چاہی کہ چونکہ مین بیمار بہت شدت سے ہون اب تم مجکو اجازت دو تاکہ مین ایک بی بی کے گہر مین مقیم رہون — سبنے عرض کی کہ عایشہ صدیقہ کے گہر مین آپ تشریف رکہین چنانچہ حضرت وہان تشریف لیگئے اور حضرت نے ایک لشکر اپنے غلام اسامہ بن زید کے ہمراہ مہیا کر دیا تہا مگر اوسکو آپنے بہت تاکید چلنے کی بسبب اپنے مرض کے کردی تہی — روایت ہے حضرت عایشہ رض سے وہ فرماتی ہین کہ جسوقت کہ خدا میرے گہر مین تشریف لائے اوس روز میرے سر مین درد تہا — اور مین کہہ رہی تہی کہ ہاے سر ہاے سر حضرت نے ارشاد کیا کہ اے عایشہ مین بہی یہی کہہ رہا ہون (ہاے سر ہاے سر) — پہر حضرت نے عایشہ صدیقہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا

فرمایا کہ اے عائشہ اگر تو میرے آگے مرجاتی تو مین اپنے ہاتھہ سے تجھے کفناتا اور نماز
تیرے جنازہ کی پڑہتا اور تجکو اپنے ہاتھہ سے دفن کرتا ــ حضرت عائشہ نے
جواب دیا کہ یہہ سب کچھہ کرتے مگر گہر مین آکر بالکل بہول جاتے اور کسی بیوی سے
دل لگا لیتے پہر کچھہ بہی یاد نرہتا پیغمبر خدا ہنسے ــ اور عین حالت مرض ہی مین
کہ جب عائشہ ہی کے گہر مین تہے حضرت کو فضل ابن عباس ــ اور علی ابن
ابیطالب دونون نے بموجب ارشاد جناب رسول خدا کے اٹہایا حضرت
منبر پر بیٹہے اور اللہ کے حمد کی اور ارشاد کیا کہ اے لوگو جس کسی کی پیٹہہ مین
نیئے کوڑے مارے ہون ــ اب یہہ میری پیٹہہ حاضر ہے اپنا عوض لے لیوے
ــ اور جس کسیکو نیئے گالی دی ہو میری آبرو عزت موجود ہے اپنا بدلہ
لے لیوے ــ اور جس کسی سے مینے کچھہ مال لیا ہو یہہ مال میرا موجود ہے
اپنا مال لے لیوے ــ اور کچھہ حکومت یا سیاست کا میری طرف سے خیال
نکرے کیونکہ میری یہہ شان سے بعید ہے ــ پہر آپ منبر سے نیچے اوترے
اور ظہر کی نماز پڑہی ــ بعد فراغت نماز کے پہر منبر پر چڑہے اور جو اول فرما رہے
تہے وہ ارشاد کرنے لگے ــ ایک شخص نے دعوہ کیا کہ یا حضرت مجکو
تین درہم آپسے لینے ہین حضرت نے اوسکو دیدیئے ــ پہر حضرت نے ارشاد
کیا کہ یہہ یاد رکھو فضیحت ہونا دنیا کا آسان ہے آخرت کی فضیحت سے
پہر آپنے دعا اصحاب اُحد پر کی اور طلب مغفرت اونکے واسطے جناب باری
سے کی ــ پہر حضرت نے ارشاد کیا کہ سنو بندہ کو خدا تعالے نے دنیا پر
اور دین پر بہی اختیار دیا ہے جو چاہے اختیار کر لے حضرت ابوبکر پہر رونے
اور بسبب فرط محبت کے فدا شوم کہتے تہے پہر حضرت نے انصار کو وصیت
فرمائی جب آپکی بہت شدت سے درد ہوا کہ اسوقت گفتگو کرنے مشکل تہی

بیان محمد مصطفی صلعم کا

تب آپنے ارشاد کیا کہ ایک دوات اور کاغذ سفید میرے پاس لاؤ میں ایک
وصیت اور کتاب تمکو لکھ دون تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ — اس لکھنے پر
آپسمین جھگڑا برپا ہو گیا حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس سے کھڑے ہو جاؤ
نبی کے پاس جھگڑا مناسب نہین ہوتا — لوگون نے کہا کہ رسول اللہ آج جدا
ہونے ہیں — یہہ حال سُنکر بہت لوگ آپکی بیمار پرسی کے واسطے جانے
لگے حضرت نے ارشاد کیا کہ میرے پاس کوئی نہ آؤ کیونکہ مجکو بیماری کی طرف
نسبت تمہارے تکلیف دینے کے آسان معلوم ہوتی ہے — پیغمبر خدا صلعم اپنے
ایام مرض مین لوگون کے ساتہہ نماز ادا کرتے رہے — مگر تین روز آپنے نماز
لوگون کے ساتہہ نہین پڑہی تہی — ان تین ایام مین یہہ حال تہا جب اذان
سنتے اسوقت ارشاد کیا کہ ابابکر کو لیجاؤ تاکہ لوگون کو نماز پڑہوائے جب
حضرت کا مرض بہت شدت پر ہوا تب یکشنبہ کے روز ڈیڑہ پہر دن چڑہے
بعضے کہتے ہین کہ پوری دوپہر کو رحلت فرمائی حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ بوقت
موت رسالت مآب کے مینے آپکو دیکہا تہا آپکے پاس ایک پیالہ پانی کا تہا
اپ اپنا ہاتہہ اوس پیالہ مین ڈالتے جاتے تہے اور موُنہہ پر پانی ملتے تہے اور فرماتے تہے کہ اے
خداوند مدت کر میری سکرات موت پر — عائشہ کہتی ہین کہ جب میری گود
مین حضرت کا بہت بوجہہ ہو گیا تب مین آپکا چہرہ دیکھتی تہی کہ آنکہین اوپر کی
نکل آئین تہین — اور حضرت اوسوقت فرمارہے تہے الرفیق الاعلیٰ
عائشہ کہتی ہین کہ جب حضرت نے مٹہیان بند کر لین تب مینے آپکا سر مبارک
تکیہ پر رکہہ دیا اور مین کہڑی ہو کر ہمراہ عورتون کے ماتم کرنے لگی اور موُنہہ
پیٹنے لگے — حضرت کی وفات روز یکشنبہ بارہوین تاریخ ربیع الاول کو
ہوئی تہی — اس روایت کی موافق معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جس روز

بالکل ... رفتہ رہی اگر ... بعض ... مذکور ... [illegible]

روز پیدا ہوئے تھے اوسی روز انتقال فرمایا بعد انتقال رسول مقبول کے اکثر
باشندگان عرب اسلام سے پھر کر مرتد ہو گئے مگر باشندگان مدینہ — اور مکہ
اور طایف کے لوگ نیک رہے یہہ لوگ مرتد نہین ہوئے تھے — چنانچہ بسبب
خوف مرتدین کے عتاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ جو کہ ایک عامل مکہ کا
پیغمبر خدا کی طرف سے تھا اپنی جان بچانے کیواسطے کہین چھپ گیا تھا — اس
سبب سے مکہ کے باشندے ہی لڑکھڑا گئے تھے اور قریب تھا کہ مرتد ہو جاوینا
لیکن سہیل ابن عمر نے کعبہ اللہ کے دروازہ پہ کہڑے ہو کر سب قریش اور ماسوا
اونکے اور ون کو بلایا جب سب آچکے تب سہیل نے کہا کہ اہل مکہ تم لوگ سب سے
پیچھے مسلمان ہوئے ہو مرتد ہونے مین تو سب سے اول مرتد نہ ہو — پھر امر باعث
خوشنودی خدا ہے اوسنے فرمایا ہے کہ منع کر اہل مکہ کو مرتد ہونے سے —
اور قاضی شہاب الدین ابن ابی الدم اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ بعد وفات
پیغمبر خدا کے ایک گروہ پیغمبر خدا پر ہجوم کرکے مجتمع ہوا سب لوگ حضرت کو دیکھتے
تھے اور مضطرب اور پریشان ہو کر یہہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ فوت نہین
ہوئے بلکہ مثل عیسےٰ مسیح عم کے آسمان پر چلے گئے ہین اور دروازہ پر منادی کردی
کہ حضرت کو دفن نکرنا کیونکہ آپ فوت نہین ہوئے ہین چنانچہ اسیطرح بدن
[illegible] آپکا جنازہ رکھا رہا دفن نہ کرنے دیا تھا تک کہ
آپکے چچا عباس تشریف لائے اور کہا کہ قسم ہے اوس خدا کی جو وحدہٗ لاشریک ہے کہ
پیغمبر خدا ص نے وفات پائی اب مجکو کچھہ شک نہین

بیان مدفون ہونے پیغمبر خدا ص کا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۳۶۴ کہتے ہین کہ جس روز رسول مقبول نے انتقال فرمایا اوسکے تیسرے دن کے بعد یا بقول روایت صحیح یہی ہے کہ چوتھے روز مدفون ہوئے — اور تین روز تک بدون دفن کے حضرت کا جنازہ رکھا رہا — وہ لوگ جو آپکے تن مبارک کے غسل کے لئے مقرر ہوئے تھے وہ یہہ ہین علی ابن ابیطالب اور عباس — اور فضل — اور قثم یہہ دو نو بیٹے حضرت عباس کے تھے — اور اسامہ بن زید اور شقران غلام رسول اللہ کا — حضرت عباس اور اونکے دونو بیٹے پیغمبر خدا کو کروٹین دیتے جاتے تھے — اور اسامہ بن زید — اور شقران پانی ڈالتے جاتے تھے — اور حضرت علی نہلاتے تھے — اور حضرت تن مبارک پر کرتا پہنے ہوئے تھے — اوسوقت حضرت علی رض یہہ فرماتے جاتے تھے کہ قربان ہو جاوین میرے ماں اور باپ حضرت پر کیا خوشبو ہے حضرت کو شوق تھا زندگی مین جو لپیٹ خوشبو کی آتی تھی وہی بعد موت کے بھی آتی ہے — اور جو وارداتین حضرت کے مرنے کے بعد دیکھنے مین آئین وہ زندگی مین نہین دیکھی گئی تھین — کفن آپکو تین کپڑون کا دیا گیا تھا — دو کپڑے سفید — اور ایک چادر یمانی چھپی ہوئی — بعد فراغت نماز جنازہ کے جسجاے پیغمبر خدا نے رحلت فرمائی تھی اوسی جاے حضرت کو دفن کیا — ابو طلحہ الانصاری نے آپکی قبر کہودی — اور حضرت علی ابن ابیطالب — اور فضل اور قثم دونو بیٹون عباس کے نے آپکو درمیان قبر کے پہلے آپ اوتر کر اوتارا ۔

بیان عمر رسول خدا صلعم کا

واضح ہو کہ درمیان مدت عمر رسولخدا صلعم کے اختلاف ہے مشہور یون ہے کہ آپکی عمر ترسیٹہہ برس کی تھی — بعضے کہتے ہین پینسٹہہ برس کی تھی — بعضے ساٹہہ برس کی

بیان محمد مصطفی صلعم کا

ساٹھ برس کی عمر بیان کرتے ہین مگر مختار مذہب یہہ ہی کہ چالیس برس کی عمر مین حضرت کو نبوت ہوئی — اور تیرہ برس تک لوگون کو ہدایت درمیان مکہ کے فرماتے رہے — اور بعد ہجرت کے دس برس تک مدینہ مین ہدایت کی اسکی جمع کچھہ اوپر تریسٹھ برس ہوتے ہین اسکی تحقیق درمیان ذکر ہجرت کے ہم بخوبی بیان کر چکے ہین

بیان حلیہ اور اوصاف پیغمبر خدا صلعم کا

حضرت ابن ابیطالب فرماتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لمبے تہے نہ ٹہنگنے تہے بیچ بیچ کے راس کا قد مبارک تہا اور حضرت کا سر مبارک بڑا تہا — داڑہی بہت بڑہی ہوئی — اور دونو ہاتہہ پیرون کی ہتیلیان سخت ہین — اور تمام اعضا بدن کے فربہ تہے — اور چہرہ مبارک سرخ تہا — اور کہا گیا ہے کہ حضرت سیاہ چشم — کشادہ مو نرم رخسارہ تہے اور لمبی گردن آپکی ایسی تہی گویا چاندی کی صراحی رکہی ہوئی ہے — اور حضرت انس کہتے ہین کہ آپ کو خدا تعالے نے بہت بوڑہا ہی نہ کیا تہا آپکی داڑہی مین بیس سفید بال تہے اور سر کے ٹھڑی پر بہی سفید بال تہے اور حضرت خضاب بہی کیا کرتے تہے مہندی اور نیل سے اور دونو مونڈہون کے بیچون بیچ پیغمبر خدا صلعم کے مہر نبوت تہی وہ ایک پارہ گوشت کا علیحدہ تہا جسکے گرداگرد بال تہے اور مقدار مین برابر کبوتر کے انڈے کے تہا کہتے ہین رنگ اوس مہر نبوت کا سرخ تہا — شہاب الدین ابن ابی الدم اپنی تاریخ مظفری مین کہتا ہے کہ ابورمثہ نامی ایک طبیب تہا درمیان ایام جاہلیت کے اوسنے کہا تہا کہ یا رسول اللہ اگر ارشاد کیجے تو مین اسکی دوا کرون جو آپکی مونڈہے پر ہے — حضرت نے فرمایا کہ جسنے اسے پیدا کیا ہے وہ ہے اسکی دوا کرنیوالا

بیان خلق رسول خدا صلعم کا

پیغمبر خدا صلعم درمیان سب آدمیون کے تیز عقل اور ذکی ہوش اور صاحب رای تھے ہمیشہ ذکر خدا کا کرتے — اور لغویات کبھی نہ کرتے — اور بشاش و ہنس مکھ صورت چپ چاپ — نرم خو — خوش خلق رہتے تھے — اور آپکے نزدیک قریب اور بعید — قوی — اور ضعیف اپنے حقمین برابر تھے — اور مساکین و غربا سے محبت کرتے — اور فقیر کو بسبب احتیاج یا افلاس کے کبھی حقیر نہ سمجھتے — اور کسی بادشاہ سے بسبب اوسکی سلطنت یا حکومت کے کبھی نہ ڈرتے اور اشرافون کی تالیف قلوب فرماتے — اور اپنے اصحاب سے بہت گھلے ملے رہتے کبھی اُنسے نفرت نفرماتے — جو کوئی شخص حضرت کے پاس آکر بیٹھتا تحمل فرماتے کبھی نہ گھبراکر اوسے مونہہ موڑتے جبتک وہی شخص نہ چلا جاتا — اور جس شخص سے مصافحہ کرتے اول آپ اوسکا ہاتھ نہ چھوڑتے جبتک وہی نہ چھوڑتا — اور جو کوئی شخص اپنی غرض کے لئے حضرت کو کھڑا کر لیتا اوسکے ساتھ کھڑے رہتے جبتک وہی نہ چلا جاتا ہرگز وہان سے نہ ملتے — اور اپنے یارون پر بہت مہربانی فرمایا کرتے سبکی مزاج پرسی فرماتے — اور زمین پر بیٹھکر بھیڑ و نکا دودہ دُوہتے — اور اپنی جوتی آپ گانٹھ لیتے — کپڑونکو پیوند لگا لیتے — اور گٹھی ہوئی جوتی — اور پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے — ابوہریرہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مرتے دم تک تمام عمر مین جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہین کھائی — اور کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک ایک مہینے یا دو مہینے متواتر اہل بیت پر ایسی سختی گذر گئی تھی کہ چولہے مین آگ تک

بیان محمد مصطفی ص کا

بیان ازواج مطہرات نبی ص کا

رسول اللہ ص کا نکاح پندرہ بیویون سے ہوا تہا تیرہ عورتون سے صحبت کی اور
باقی دو سے نہین کی — بعضے کہتے ہین گیارہ سے صحبت کی ہے چار سے نہین تو اور
بعد رحلت جناب رسولخدا انکے نو بیبیان سوا ماریہ قبطیہ کے موجود تہین
وہ نو یہہ ہین عایشہ بیٹی حضرت ابابکر صدیق کے — حفصہ بیٹی عمر کی — سودہ
بیٹی زمعہ کی — اور زینب بیٹی جحش کی — میمونہ — اور صفیہ — اور
جویریہ — اور ام حبیبہ — اور ام سلمہ

بیان منشیون رسول خدا ص کا

پیغمبر خدا ص کے منشی یہہ لوگ تہے — عثمان بن عفان — علی بن ابیطالب
— خالد ابن سعید بن العاص — ابان بن سعید — العلا بن الحضرمی اول
سب سے کتابت رسول اللہ کی ابی ابن کعب نے کی ہے — اور زید بن
ثابت بہی لکہتے تہے — اور عبد اللہ ابن سعد بن ابی سرح جو مرتد ہو کر پہر مسلمان
ہو گیا تہا جس روز مکہ فتح کیا — اور بعد فتح کے معاویہ ابن ابی سفیان نے
بہی رسول اللہ کی کتابت کی ہے

بیان اون ہتیارون کا جو پیغمبر خدا کی پاس تہی

بیان محمد مصطفی صلی اللہ عم کا

جملہ سلاح رسول اللہ صلعم سے ایک تلوار مسمی ذوالفقار تھی جنگ بدر مین یہہ تلوار حضرت کے ہاتھ منبہ بن الحجاج السہمی سے ہاتھ آئی تھی بعضے کہتے ہین کہ کوئی اور شخص اوسکا مالک تہا — اور تین تلوارین بنی قینقاع کی جنگ مین سے بطور غنیمت آپکے ہاتھ آئین اونکو ہمراہ اپنے لئے ہوئے مدینہ کو تشریف لائے تہے — اور تین تیر — اور تین کمان — اور دو ذرہ بہی آپکے پاس تہین یہہ غنیمت بنی قینقاع سے دستیاب ہوئی تہی — اور ایک ڈہال بہی آپکے ہاتھ آئی تہی جسمین ایک تصویر لکہی ہوئی تہی جبکہ صبح ہوئی اوس تصویر کو حضرت نے مٹا دیا

بیان تعداد غزوات اور لشکر رسولخدا صلعم کا

کہتے ہین کہ انیس [19] لڑائین پیغمبر خدا صلعم نے کی ہین — بعضے کہتے ہین کہ چھبیس [26] بعضے کہتے ہین ستائیس [27] اور آخر جنگ رسولخدا صلعم کا غزوہ تبوک کہلاتا ہے ان سب لڑائیون مین قتال نہین ہوا بلکہ قتال فقط نو لڑائیون مین ہوا ہے — اونکے یہہ نام ہین — جنگ بدر — جنگ اُحد — جنگ خندق — جنگ قریظہ — جنگ مصطلق — جنگ خیبر — جنگ فتح مکہ — جنگ حنین — جنگ طائف — باقی اور لڑائیون مین قتال نہین ہوا — اور تعداد افواج مین بہی کلام ہے بعضے کہتے ہین کہ چھپن [56] سریہ بعضے اڑتالیس [48] سریہ بیان کرتے ہین (سریہ چار سو [400] آدمی کی فوج کو کہتے ہین)

بیان اصحاب پیغمبر خدا محمد مصطفی صلعم کا

بیان محمد مصطفی صلعم کا

واضح ہو کہ علماء کا اس امر مین اختلاف ہے کہ کس شخص پر اطلاق صحابی کا درست ہے — چنانچہ سعید بن مسیب کہتا ہے کہ جو شخص ایک برس یا زیادہ ایک برس سے پیغمبر خدا صلعم کے صحبت مین رہا ہو اور اوسنے ایک آدہ جنگ بہی رسول کے شامل ہوکر کی ہو مین اوسکو صحابی کہتا ہون ماسوا اوسکے میرے نزدیک صحابی نہین ہین — بعضے کہتے ہین کہ جو شخص حد بلوغت کو پہنچا ہو اور مسلمان ہوکر پیغمبر خدا صلعم کو بہی دیکہا ہو وہ صحابی ہے اگرچہ وہ ایک ساعت ہی پیغمبر خدا کی صحبت مین بیٹہا ہو — بعضے یہہ کہتے ہین کہ جس شخص کو جناب رسولخدا صلعم سے ایک خصوصیت ہو اور رسول مقبول کو بہی اوسسے خصوصیت ہو اور وہ رسول اللہ کے ہمراہ سفر و حضر مین ہمراہ بہی رہا ہو وہ صحابی ہے ماسوا اوسکے صحابی نہین — اکثر کا مذہب یہہ ہے کہ صحابی وہ شخص ہے جو مسلمان ہوگیا اور اوسنے پیغمبر خدا صلعم کو دیکہا اگرچہ تہوڑی ہی دیر دیکہا ہو — اب تعداد اون صحابیون کی مطابق قول اخیر کے یہہ ہے کہ نبی صلعم نے جس سال مین مکہ شریفہ کو فتح کیا اوسوقت آپکے ہمراہ دس ہزار مسلمان تہے — اور جنگ حنین مین بارہ ہزار — اور حج الوداع مین چالیس ہزار — اور بروقت وفات رسالت مآب کے ایک لاکہہ چوبیس ہزار صحابی تہے

اب ہم انکی مرتبے بیان کرتی ہین

مرتبے صحابیون کے یہہ ہین کہ مہاجرین افضل مین انصار پر بطریق اجمال اور بطریق تفصیل یہہ ہین کہ جو انصار سب سے اول ہین وہ متاخرین مہاجرین پر فضیلت رکہتے ہین — اہل تواریخ   نے صحابہ کے کئی طبقے مقرر کئے ہین — طبقہ اولے مین وہ لوگ ہین جو سبسے پہلے مسلمان ہوئے — جیساکہ خدیجہ — اور علی اور زید

اور زید ــ اور ابی بکر صدیق اور جو اونکے قریب کچھہ فاصلہ بعد ہے لیکن دار الندوہ
کے مسلمان نہین ہین ــ طبقہ ثانیہ مین وہ اصحاب ہین جو دار الندوہ مین مسلمان
ہوئے تھے ــ انہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہین ــ تیسرا طبقہ اون صحابیونکا
شمار کیا جاتا ہے جو ہجرت کرکے حبشہ مین جا رہے تھے ــ چوتھا طبقہ
صحابیون کا وہ ہے جو عقبہ اولے مین مسلمان ہوئے تھے یہی لوگ سابق
انصار کہلاتے ہین ــ پانچوان طبقہ اون صحابہ کا ہے جو عقبہ ثانیہ مین مسلمان ہوئے
ــ چھٹے طبقہ مین اصحاب عقبہ ثالثہ کے ہین جو ستّر آدمی تھے ــ ساتوین
طبقہ مین وہ مہاجرین ہین جو پیغمبر خدا صلعم سے بعد آپکے ہجرت کرنے کے شامل
ہوئے اور حضرت اسوقت قبا مین تشریف رکھتے تھے جن ایام مین کہ مسجد
نبوی طیار نہ ہوئی تھی ــ آٹھوین طبقہ مین اصحاب اہل بدر کرے گئے ہین
ــ نوین طبقہ مین وہ اصحاب ہین جنھون نے ہجرت درمیان بدر اور حدیبیہ
کے کی ہے ــ دسوین طبقہ مین وہ اصحاب ہین جنھون نے بیعت رضوان
مقام حدیبیہ مین نیچے ایک درخت کے کی تھی ــ گیارہوان طبقہ صحابہ
کا وہ ہے جو بعد بیعت حدیبیہ کے اور قبل فتح مکہ کے ہجرت کرکے مہاجرین مین
داخل ہوئے ــ بارہوان طبقہ صحابہ کا وہ ہے جو بروز فتح مکہ مسلمان ہوئے
ــ تیرہوان طبقہ اون لڑکون کا ہے جنھون نے نبی صلعم کو دیکھا ــ اہل صفہ
بھی انہین صحابہ مین ہین یہہ لوگ فقرا تھے نہ انکے گھر بار تھا نہ کنبہ تھا مسجد مین
سو رہا کرتے تھے درمیان زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے صفہ
کا مسجد ہے اونکی خوابگاہ تھی اسیواسطے اوسکی طرف منسوب کرکے
اونکو اصحاب الصفہ کہتے ہین جب رات کا وقت کہانے کا ہوتا رسول اللہ صلعم
اونمین سے چند آدمیون کو اپنے ہمراہ اور چند کو اور صحابہ کے ساتھہ تقسیم کر دیتے

بیان محمد مصطفی صلعم کا

۱۷۳ تاکہ رات کا کہانا اونکو کہلوا ئین اسطرح ان لوگون کو کہانا ملتا تہا اور لوگون کے مشاہیر مین سے ابوہریرہ — اور واثلہ بن الاسقع — اور ابوذر یہہ لوگ تہے

بیان اسود العنسی کا جسنے دعوی نبوت کا کیا تہا

معلوم رہے کہ جن ایام مین رسول اللہ بیمار تہے اونہین دنونمین اسود عنسی مقتول ہوا تہا نام اوسکا عبہلہ بن کعب ہے اور اوسکو ذوالخمار بہی کہتے ہین وجہ اسکی یہہ ہے کہ وہ کہا کرتا تہا کہ آیا کرتے ہین میرے پاس صاحب خمار یعنے نشہ والے اور اوسکا یہہ حال تہا کہ شعبدے اور عجوبہ طلسمات جہال کو دکہلا کر اپنی گفتگو سے مسخر اور تابعدار کیا کرتا جو شخص اوسکے کلام سنتا اوسی وقت اوسکا دل پابند اوسکی طرف ہوجاتا یہہ وہ شخص ہے جو مرتد ہوکر دعوے نبوت کا کرنے لگا تہا جہوٹے نبیونمین سے ایک یہہ بہی نبی جہوٹا ہے — جبکہ یہہ دعوے نبوت کا کرنے لگا اوسوقت ساکنین نجران نے اوسسے مکاتبت شروع کی — اوس شہر مین دو شخص مسلمان ایک عمرو بن حزم دوسرا خالد بن سعید بن العاص رہا کرتے تہے — اہل نجران نے ان دونونکو شہربدر کرکے اسود کے حوالہ کردیا — پہر اسود نجران سے شہر صنعا کو گیا اور اوسپر قابض ہوگیا اور ملک یمن اوسکے لئے سب صاف ہوگیا شجر اوسکی مراد کا بر ومند ہوا اوسکا ایک خلیفہ درمیان قبیلہ مذحج کے عمرو بن معدی کرب تہا جب رسول اللہ صلعم کو یہہ خبر پہنچی آپنے ایک قاصد کو طرف ابناء کے روانہ فرمایا اور اون لوگون کو حکم دیا کہ اوسکو دفعتہً یا بطور مقابلہ مار ڈالنا چاہئے اور قبیلہ حمیر اور ہمدان سے مدد لینا — اور اسود قبیلے قیس ابن عبد یغوث سے بنی تہا — اسلئے اوس قاصد

قاصد کے ہمراہ وہ لوگ جنکو پیغمبر خدا صلعم نے لکہا تہا سب شامل ہو گئے اور اسود
کے مار ڈالنے پر اوس قاصد سے ملکر سبنے یہہ تجویز کی کہ مارنا اسکا مناسب ہے
یہہ ٹہان کر اسود کی جورو سے جا کر ملے جورو بہی اوسکی بسبب اسکے کہ اوسنے
اپنے خسر کو مار ڈالا تہا بنی ہو رہی تہی ــ اوس عورت نے کہا کہ قسم ہی خدا کی
مین بہی اسکے جان ہی کی دشمن ہو رہی ہون ــ مگر نگاہبان قلعہ کو گہیرے ہوئے
ہین دروازہ سے گہر مین آنا ہو نہین سکتا اوسوقت اونہون نے اوسکے گہر مین
نقب دی اور ایک شخص مسمی فیروز کو اندر اوسکے داخل کیا اوسنے اسود کو
جاتے ہی قتل کر ڈالا اور سر اوسکا فوراً کاٹ ڈالا اسود ذکو بیل کی طرح
خرخر کرنے لگا نگاہبانون نے دروازہ پر آواز خرخراٹ کی سنکر اوسکی
جورو سے پوچہا کہ یہہ کیا آواز ہے اوسکی جورو نے کہا کہ یہہ نبی ہے اسکے
پاس وحی آئی ہے ــ جب صبح ہوئی انہون نے موذن سے کہا کہ درمیان
اذان کے اشہد ان محمد الرسول اللہ اور ان عبہلۃ کذّاب کا لفظ کہا (یعنے
گواہی دیتا ہون مین کہ محمد رسول اللہ کا اور عبہلہ جہوٹا ہے) وہ اصحاب پیغمبر خدا کے
جو وہان تہے اونہون نے پیغمبر خدا صلعم کو سب واردات لکہہ کر اطلاع کی تہی
مگر وہ نامہ رسول اللہ کی زیست مین نہ آیا بلکہ ایام خلافت ابوبکر صدیق مین
آیا مگر رسول اللہ صلعم نے بسبب نزول وحی کے سبکو اسود کے مقتول ہونے
کی خبر اوسی روز کر دی تہی وہ نامہ جسمین اسود کے مقتول ہونیکا حال لکہا ہوا
تہا حضرت ابوبکر صدیق کے ایام خلافت مین جب پہنچا اوسمین بعینہ وہی حال لکہا
ہوا تہا جو رسول اللہ نے قبل از رحلت فرمایا تہا ــ عبد اللہ ابن ابی بکر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اے لوگو مینے دیکہا ہی لیلۃ القدر
ــ پہر چلے گئے ــ اور دیکہا مینے کہ دونو ہاتہو نمین میرے دو کنگن ہونے کے

حضرت ابا بکر صدیق رضہ کی خلافت

۳۴۴ ہیں میں نے بسبب نفرت کے دے پہنک دئے وہ دونو اوڑ گئے — پہر میں نے اوکی تعبیر یہہ دی کہ وہ دو کنگن یہہ دو لوگ ایک صاحب الیمامہ یعنے مسلمۃ الکذاب دوسرا صاحب صنعا یعنے اسود عنسی ہے — اور فرمایا کہ جبتک تیس دجال مدعی نبوت پیدا نہ ہولین گے تب تک قیامت نہ آویگی یہہ اسود مذکور قبل وفات پیغمبر خداصلعم کے ایک رات ایکدن اول مقتول ہوا تہا اور کل چار مہینے جہوٹی نبوت کرتا رہا اور صاحب یمامہ یعنے مسلمۃ الکذاب اوسکا حال مع مقتول ہونے کے درمیان خلافت ابی بکر صدیق رضہ انشا اللہ تعالے بیان کرینگے

بیان اخبار خلافت ابا بکر صدیق رض عنہ کا

بعد رحلت خاتم رسالت کے یہہ حال ہوا کہ عمر ابن الخطاب نے کہا کہ جو کوئی شخص یہہ کہیگا کہ پیغمبر خدا مر گئے ہیں اوسکا سر اپنی اس تلوار سے کاٹونگا رسول اللہ مرے نہیں ہیں بلکہ خدا تعالے نے اونکو آسمان پر بلا لیا ہے اور ابوبکر صدیق نے یہہ آیت پڑہی وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ترجمہ محمد صلعم نہیں ہے مگر ایک رسول اوسکے پہلے ہی بہت رسول گذر چکے ہیں پس اگر وہ مرگیا یا قتل ہوگیا تو کیا تم لوگ اولٹے پیرون دین سے پہر جاؤگے

سب لوگ حضرت ابا بکر کی طرف متوجہ ہوگئے خصوصاً سقیفہ بنی ساعدہ نے بہت جلدی کی بعد ازان حضرت عمر رض نے ابابکر صدیق رض سے بیعت کی انہوں کے بیعت کرنے سے تمام آدمیوں نے بیعت کرلی اور یہہ حالت ہوئی کہ سب آدمی بیعت کرنے لگے یہہ بیعت درمیان ۱۲ یکی عشرہ ۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مین ہوئی

حضرت ابابکر صدیق رض کی خلافت

۲۰۵ ۔۔ رخالد بن سعید بن العاص
ہوئی مگر بنی ہاشم اور زبیر ۔ اور عتبہ بن ابی لہب ۔
۔ اور مقداد بن عمرو ۔ اور سلمان الفارسی ۔ اور ابی ذر ۔ اور عمار بن
یاسر ۔ اور البراء بن عازب ۔ ۔ ۔ ابی بن کعب یہہ سب حضرت علی کے
ہمراہ ہوگئے اسی بابت ۔ ۔ ابن ابی لہب نے چند شعر اس مضمون کے کہے
میں نکی نتا تھا ۔ ۔ ست اور حکم اولاد ہاشم سے جاتا رہیگا ۔ اور ابی حسن
کو ہی ۔ ۔ سبے اول ایمان لائے اور سبسے پہلے مسلمان ہوئے ۔ اور قران
اور سنن کو خوب جانتے ہین اور جس نے آخر وقت رسول خدا کو غسل دیا اور
حضرت جبرائیل عا نے اوسکی مدد غسل اور کفن دینے مین کی خلافت نہ ملے گی
بلکہ ایک اور ہی شخص کو ملجائے گی (قول مترجم یہہ اشعار ہینے اپنے تذکرۃ العرب
مین لکھے ہین) اسیطرح سے ابو سفیان نے ہی جو بنی امیہ مین سے تہا ابو بکر رض
کی بیعت نکی پہر ابو بکر صدیق رض نے عمر بن الخطاب کو حضرت علی پاس ایں
ارادہ بھیجا کہ جو لوگ انکے ہمراہ اہل بیت ہین مع اونکے حضرت علی رض کو حضرت
فاطمہ کے گہر مین سے نکالدو ۔ اور یہہ کہدیا تہا کہ اگر اونکو نکلنے سے کچھہ انکار
ہو تو بیشک تم اونسے لڑنا ۔ حضرت عمر تہوڑے سی آگ ہی ہاتھہ مین لیکر بارادہ
گہر کے پہونکنے کے گئے اسی اثنا رمین حضرت فاطمہ راہ مین اونسے ملین اونہون نے
پوچہا کہ کہان کو جاتا ہے اے ابن الخطاب کیا ہمارا گہر پہونکنے آیا ہے ۔ حضرت
عمر نے کہا کہ البتہ تمہارا گہر پہونک ڈالونگا نہین تو تم بہی ابو بکر صدیق سے بیعت
کرو جس بیعت مین تمام امت داخل ہوئی تم ہی داخل ہوجاؤ ۔ چنانچہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ باہر نکلی اور ابابکر صدیق سے آکر بیعت کی یہہ روایت قاضی جمال الدین
ابن واصل کی ہے اونسے سند اسکی ابن عبد ربہ المغربی تک پہنچائی ہے اور زہری
حضرت عائشہ سے اسکے خلاف روایت کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ بموجب ارشاد

حضرت ابا بکر صدیق رض کی خلافت

حضرت عایشہ کے کہ حضرت علی رض نے ابو بکر صدیق رض سے تا مین حیات حضرت فاطمہ کے بیعت نہین کی اور یہہ واقعہ بعد واقعہ جانگزا یعنے وفات رسول مقبول کے چھہ مہینے بعد واقع ہوا تہا — جب حضرت فاطمہ نے انتقال پایا اسوقت حضرت علی نے ایک قاصد ابو بکر کے گہر مین بہیجکر اور آپ اگر بیعت اونکے گہر مین کی اور پہر یہہ ارشاد کیا کہ مینے تمہارے فضل اور کمال کا جو خدا تعالے نے تمکو دیا ہے انکار نہین کیا تہا مگر بسبب ایک اور بات کے مین رک رہا تہا ورنہ مجکو تمہاری فضیلت مین کچہہ انکار نہین — جن ایام مین حضرت ابوبکر والی خلافت ہوی ان دنون مین اسامہ بن زید لشکر کا سردار تہا — اور حضرت عمر بن الخطاب بہی جلہ لشکر اسامہ سے اوس عہدہ پر تہے جس عہدہ پر رسول اللہ نے اونکو مقرر کیا تہا — ایکروز حضرت عمر نے ابو بکر صدیق رض سے کہا کہ انصار لوگ ایک ایسا شخص چاہتے ہین جو اسامہ سے عمر زیادہ رکہتا ہو یہہ بات سنکر حضرت ابو بکر اچہل پڑے اور کود کر حضرت عمر کی داڑہی پکڑ لی اور کہا کہ جوان مرگ رسول اللہ نے تو اوسکو عامل اور حاکم لشکر کا مقرر کیا اور تو مجکو یہہ کہتا ہے کہ مین اوسکو معزول کردون یہہ کبہی نہ ہوگی — پہر ابوبکر لشکر اسامہ کیطرف آئے اونکو ملاحظہ کیا اور راہ مین اسامہ سوار تہا اور حضرت ابو بکر صدیق رض پیدل چلے جاتے تہے — اسامہ نے اون سے کہا کہ اے رسول اللہ کے خلیفہ یا تو آپ سوار ہوجائے نہین مجکو حکم دیجئے مین بہی اوتر پڑون حضرت ابو بکر نے جواب دیا کہ نہین نہ تو تم اوترو اور نہ مین اسپر سوار ہونگا — اگر خدا تعالے کی راہ مین ایک ساعت اپنے قدمون کو ہکاؤن تو کچہہ مضایقہ نہین جب خلیفہ اول وہان سے پہرنے لگے اوسوقت آپنے اسامہ سے کہا کہ اگر تمہاری راے مین مناسب ہو تو تم عمر کو میرے پاس متعین کرو تمہارے حضرت عمر کو حکم قیام کا دیا — واضح ہو کہ حضرت ابو بکر صدیق رض یعنے ان خلیفہ

حضرت ابابکر صدیق رضی کی خلافت

خلیفہ اول ہی کے زمانہ مین مسماۃ سجاح بنت حارث تمیمیہ نے دعوہ نبوت کا کیا تہا اور قبیلہ بنو تمیم کے آدمی سوا اوسکے ماموں کے جو قبیلہ تغلب وغیرہ سے تہے اور بنی ربیعہ نے بہی گویا سب نے اوسکی تصدیق کرلی تہی بعد دعوے نبوت کے مسلمتہ الکذاب کے پاس وہ گئی جب وہان پہنچی اوسوقت اسنے یہہ قصد کیا کہ مسلمتہ الکذاب سے ملاقات کیجی — مسلمتہ الکذاب نے کہا کہ اپنے اصحاب کو میرے پاس نہ لاؤ یعنے تنہا ملاقات کرو چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا کہ سبکو دور کرکے علیحدہ اوسے ایک خیمہ مین جو مسلمتہ الکذاب نے قایم کرکے بخور اور خوشبو سے معطر کر رکہا تہا ملاقات کی اوس عورت نے پوچہا کہ آپ کے اوپر کیا وحی نازل ہوئی ہے اوسنے یہہ آیت پڑہی الم تر الی ربک کیف فعل بالحبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین صفاق وحشی ترجمہ اسکا یہہ ہے (کیا نہین دیکہا تو طرف پروردگار اپنے کی کہ کیا کام کرتا ہے جننے والی سے — نکالتا ہے اوسمین سے روح دوڑتی ہوئی — پردون اور جلیون سے) — جب یہہ سن چکی تب اوسنے پہر کہا کہ اور کچہہ سنائی اوسوقت اوسنے یہہ آیت بہی پڑہین الم تر ان اللہ خلق النسا افواجا وجعل الرجال لہن ازواجا فتولج فیہن ایلاجا ثم نخرج ما نشاء اخراجا فینتجن لنا انتاجا ترجمہ یہہ ہے (کیا نہین دیکہتا ہے تو کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا عورتون کو ذی فرج — اور بنایا مردون کو اونکے خصم — پس ہم گہیڑتے ہین وہ درمیان اونکے گہیڑنا — پہر نکالتے ہین ہم جو چاہتے ہین نکالنا — اور وے جنتی ہین وہ عورتین واسطے ہمارے بچی) — جب یہہ آیتین بہی سن چکی اوسوقت اوس عورت نے کہا کہ مین گواہی دیتی ہون بیشک تو نبی ہے اللہ کا پہر مسیلمتہ الکذاب نے کہا کہ اگر تمہاری صلاح ہو تو ایک جماع کی ٹہرا دین

حضرت ابابکر صدیق رضہ کی خلافت

۳۷ اور مسنے کہا بہت اچہا اسی مقام پر اوس بیحیا نے چند شرطین بسبب عدم احتیاج کے ترک کئے گئے بہرکیبت تین روز اوسکے پاس ٹہرکر پہر اپنی قوم کیطرف چلی گئی یہہ عورت بیحیا مسماۃ سجاح اپنے امورین جو قبیلہ تغلب سے تہے ہمیشہ مدعیہ نبوت رہی ــ جس سالمین کہ حضرت معاویہ سے بیعت کی گئی اوس سالمین معاویہ نے اوسکی رسالت کا انکار کیا اسلئے وہ مسلمان کامل ہوگئی اور پہر بصرہ کی طرف چلی گئی وہ وہین جاکر تا وفات رہی ــ اور درمیان ایام خلافت ابوبکر کے مسلیمۃ الکذاب بہی قتل کیا گیا تہا اسکے مقتول ہونیکا یہہ حال ہے کہ حضرت ابابکر خلیفہ اول نے ایک لشکر اوسکی لڑائی کے واسطے مہیا کرکے ہمراہ خالد ابن الولید کے روانہ فرمایا چنانچہ وہ اونسے لڑا اور جنگ شدید واقع ہوئی آخرش مسلمان غالب آئے اور مشرکین کو شکست ہوئی اور مسلیمۃ الکذاب مارا گیا اس کذاب کو ایک شخص مسمی وحشی نے اوسی حربہ سے مارا تہا جس حربہ سے حضرت حمزہ چچا نبی صلعم کی مقتول ہوئی تہی اور اوسکے قتل مین ایک اور شخص انصارین کا بہی شامل تہا حال اس شخص یہہ ہے کہ جائے سکونت اسکی یمامہ تہی اور وہ ایکدفعہ بطور قاصدی کے بنی حنیفہ کا قاصد ہوکر نبی صلعم کے پاس آیا تہا جب یہان آیا اوسوقت مسلمان ہوگیا تہا لیکن پہر مرتد ہوکر دعوہ نبوت کا کرنے لگا دعوے اول اول تو بطور استقلال کرتا رہا پہر پیغمبر خدا کو بہی شریک جتلایا مگر آپ نبی نہ تہا اور مسلمانون کے لشکر سے بہت قاری لوگ مہاجرین اور انصار کے شہید ہوگئے تہے جب حضرت ابابکر صدیق رضہ نے دیکہا کہ بہت حافظ لوگ جنکو قران شریف حفظ تہا مارے گئے اوسوقت انہون نے حکم دیا کہ قران شریف کو جو زبانی لوگون کے یاد ہے لکہو اور کہجورون کے پتون پر اور چمڑون پر جہان جہان لکہا ہوا ہے وہان سے جمع کرو ــ یہہ نقل قران شریف کی حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ نبی صلعم کی گہر مین رکہی گئی ــ بروقت خلافت

حضرت ابابکر صدیق رضا کی خلافت

خلافت حضرت عثمان کے انہون نے یہہ تجویز کی کہ اوس قران سے جو حفصہ کے گہر مین موجود تہا نقلین کرواکر امصار و اطراف مین روانہ فرمادین اور جو ماسوا اونکے نسخے پائے اونکو باطل کردیا یہہ امر بسبب اختلاف قراءت کے ظہور مین آیا تہا لوگون کی قراءت مین اختلاف بہت ہونا شروع ہوگیا تہا درمیان ایام خلافت ابوبکر صدیق رض کے بنی یربوع کے لوگون نے زکواۃ دینی چہوڑدی تہی — اسس قبیلہ کا سردار بن نویرہ تہا حال اوسکا یہہ ہے کہ وہ گہوڑے پر خوب چڑہنا جانتا تہا اور شعر بہی اچہا کہتا تہا پیغمبر خدا کے پاس حاضر ہوکر مسلمان ہوگیا تہا حضرت نے یہہ حکم دیا کہ تمہاری قوم زکواۃ دیا کرے وہ جمع کرکے بہیجدیا کرو تمکو اونپر سردار بنایا جبکہ اسنے زکواۃ دینی وقوف کردی تب حضرت ابوبکر صدیق رض نے مالک مذکور کے پاس خالد بن الولید کو زکواۃ کے لئے بہیجا — مالک نے جواب دیا کہ ہمکو نماز پڑہنے کا حکم ہے زکواۃ کا حکم نہین دیا گیا — خالد نے کہا کہ نماز اور زکوۃ معا مقبول ہوتے ہین ایک چیز دوسرے بغیر دوسرے کے مقبول نہین ہونے کے اگر نماز پڑہوگے اور زکواۃ نہ دوگے ہرگز قبول ہوگی زکوۃ دوگے نماز نہ پڑہوگے وہ بہی مقبول نہ ہوگی — مالک نے کہا کہ کیا تمہاری صاحب کا یہی حکم ہے (صاحب سے مراد حضرت ابوبکر رض تہی — خالد نے کہا کہ کیا وہ تیرا صاحب نہین قسم خدا کی سر اوڑا دونگا — اسی بات پر جہگڑا بڑہ گیا خالد نے کہا کہ مین تجکو مار ڈالونگا — مالک نے کہا کہ تیرے صاحب نے کیا یہی حکم کیا ہے — خالد نے کہا کہ یہی حکم اخیر ہے بعد اسس کلام کے — اسوقت عبداللہ بن عمر — اور ابو قتادہ بہی اصحاب سے حاضر تہے وہ دونو خالد کو سمجہانے لگے — آخر کار مالک نے کہا کہ اے خالد تو مجکو ابوبکر صدیق کے پاس لیچل جو وہ حکم کریگا وہ مین بجالاونگا — خالد نے کہا کہ یہہ نہین ہوسکتا مین تو تجہے قتل ہی کرونگا — ضرار بن الازور کو حکم کیا کہ تلوار مار اوسوقت مالک نے اپنی جورو کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اسنے مجکو قتل کروایا ہے

حضرت ابابکر صدیق رضؓ کی خلافت

۳۸۰ (وہ عورت بہت خوبصورت تہی) — خالد نے جواب دیا کہ نہیں خدا نے تمکو قتل کروا دیا کیونکہ تو مسلمان ہوکر اسلام سے پہر گیا ہے — مالک نے کہا کہ نہیں میں ابتک اسلام پر قایم ہون — خالد نے کہا کہ اسے ضرار گردن مارا اوسنے ایک ضرب اوسکی گردن پر سخت ماری کہ سر الگ ہوگیا — اور اوسکے سر کو ہنڈیا کے نیچے جلایا (اس شخص کے سر پر بال بہت تہے) اوسکے مرتے ہی ~~خالد نے اوسکی جورو کو پکڑ لیا~~ رکھ لیے ہنڈیا ابلنے لگا یہان اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ اوس عورت کو خالد نے اوسکی قوم سے خرید کر لی تہی اور پہر اوسکو جورو بنا لیا — اور بعضے کہتے ہین کہ وہ عورت تین حیض تک عدت مین رہی بعد ازان اوسسے نکاح ہوا کہتے ہین کہ خالد نے ابن عمر — اور ابی قتادہ کو کہا تہا کہ تم بہی مجلس عقد نکاح مین حاضر ہو اون دونون نے انکار کیا — ابن عمر نے تو یہہ کہا کہ مین ابی بکر کو لکہتا ہون اور اوسکا تیرے نکاح کرنے کی خبر بہیجتا ہون اوسوقت اوسکے سامنے انکار کیا مگر پہر نکاح کر لیا اس باب مین ابو نمیر سعدی نے شعر کہین ہین — جبکہ یہہ خبر ابوبکر رض اور عمر رض کو پہنچی تب حضرت عمر نے ابوبکر صدیق رض سے کہا کہ خالد نے زنا کیا ہے اوسکو رجم کرنا چاہیے — حضرت ابابکر صدیق رض نے فرمایا کہ مین رجم نہ کرونگا کیونکہ اوسنے اوّلًا اوسسے کلام کیے جب اوسنے نہ مانا اسنے قتل خطا کیا — حضرت عمر نے کہا کہ اوسنے ایک شخص مسلمان کو مار ڈالا ہے اوسکو قتل کرنا چاہیے حضرت ابابکر صدیق رض نے کہا کہ مین قتل بہی نہ کرونگا کیونکہ اوسنے جلدی کی اور خطا کی — پہر حضرت عمر رض بولے کہ اسکو عہدہ سے معزول کیجیے — حضرت ابابکر صدیق نے کہا کہ جس تلوار کو خدا تعالےٰ نے اون لوگون پر کہینچا ہے مین اوسکو میان مین نہین کرسکتا — جب مالک کے مرجانے کی خبر اوسکے بہائی متمم بن نویرہ کو پہنچی بہت رویا اور پیٹا اور ایک قصیدہ اوسکی ماتم مین جسکو قصیدہ متمم الغنیہ کہتے ہین اور وہ

بیان وفات ابوبکر صدیق رض کا

۸۱
دہ مشہور ہے لکہا ہے رنیبے بہی تذکرۃ الشعراء مین مندرج کیا ہے)

اب شروع ہوا بارواں اور تیرہوان سال ہجری نبوی صلعم

تیرہوین سال ہجری مین جنگ یرموک بسبب فتح ہونے شام کے واقع ہوئی تہی اوس وقت ہرقل درمیان حمص کے تہا جب اوسکو خبر پہنچی کہ روم کا لشکر یرموک مین شکست کہا کر بہاگا تب اوسنے حمص سے کوچ کیا اور رومی لوگ اوسکے اور مسلمانون کے بیچ مین گہر گئے — اور جبکہ خالد بن الولید اور ابو عبیدہ کو جنگ یرموک سے فراغت ہو گئی تب انہون نے بصرے کا قصد کیا — والی بصرے نے بہت گروہ واسطے مقابلہ کے جمع کئی — پہر آدمیون نے صلح کر لی صلح اس بات پر ٹہرے کہ ہر ارس پر ایک دینار اور ایک جریب گیہون دیا کرین گے

بیان وفات ابوبکر صدیق رض کا

واضح ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے سبب موت مین اختلاف ہے کہتے ہین کہ یہودیون نے چاولوںمین ملاکر زہر کہلایا تہا — اور کوئی کہتا ہے کہ کسی رفیق نے حریرہ مین زہر ملاکر اونکو اور حارث ابن کلاہ دونوںکو دیا تہا — حارث نے کہا کہ ہمنے زہر آلودہ کہانا کہایا ہے ایک برس مین وہ زہر اثر کریگا چنانچہ بعد برس روز کے دونو مر گئے — اور حضرت عایشہ سے بہ روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نے ایک روز جو موسم جاڑے کا تہا غسل کیا بسبب اوس غسل کرنے کے تپ چڑہ آئی چنانچہ پندرہ روز تک بیمار رہے بہانتک کہ نماز پڑہنے بہی باہر نہ آتے تہے — حضرت عمر کو حکم دیا کہ وہ نماز پڑہا

خلافت عمر ابن الخطاب رض کی

۳۰۶ دیا کرین اور خلافت بہی اونکے سپرد کی تہی بعد اذان شام کے وقت سہ شنبہ کی رات
کو درمیان مغرب اور عشا کی اوس اٹہوارے مین جو جمادی الاخرہ کی آخر مین تہا
درمیان سنہ ۱۳ ہجری کے فوت ہوئے اِس سے معلوم ہوا کہ کل خلافت اونکی
دو برس تین مہینے دس دن رات کی اور عمر اونکے ترسٹھ ۶۳ برس کی تہی۔ خلیفہ اول کو
اونکی بیوی اسما بنت عمیس نے غسل دیا تہا اور جس تابوت مین رسول اللہ صلعم
اٹہائے گئے تہے اوسی تابوت مین حضرت ابابکر صدیق رض رکہے گئے۔ اور
حضرت عمر نے اونکے جنازہ کی نماز مسجد نبوی مین پڑہائی پہر اونکی قبر کہودی
اور سر اونکا پیغمبر خدا صلعم کے دونو مونڈہون کی طرف کرکے اونکو دفن کیا۔
حضرت ابابکر صدیق رض خوش قد ہلکے چہرہ کے تہے اور معروق الوجہ تہے یعنے
رگین آپکے چہرہ پر نمودار رہتی تہین۔ آنکہین اندر کو بیٹہی ہوئین جبڑا باہر کو
اٹہا ہوا تہا اور اونگلیون کے جوڑون پر بال ہی نہ تہے اور مہندی اور نیل کا
خضاب کیا کرتی تہے

بیان خلافت عمر ابن الخطاب رض کا

حضرت عمر بن الخطاب رض بن نفیل بن عبد العزی سے لوگون نے اوس
سال مین بیعت کی جس سال مین حضرت ابوبکر فوت ہوئے تہے بعد خلیفہ ہونے
کے حضرت عمر رض نے یہہ خطبہ مین لوگون کو سنایا کہ اے لوگو قسم ہے خدا کی
میرے نزدیک تو تیر ضعیف ہے وہ ہے جو اپنا حق پا وے۔ اور ضعیف
تر تو سے وہ ہے کہ حق اوسکا لیا جاوے اور اول سب سے اول یہہ حکم صادر فرمایا
کہ خالد بن الولید کو سرداری سے موقوف و معزول کیا اور ابو عبیدہ کو جنگ

خلافت عمر ابن الخطاب رض کی

۲ حبش اور شام کا سردار مقرر کر کے روانہ فرمایا — حضرت عمر رض کا نام اول
امیر المومنین رکہا گیا تہا کیونکہ حضرت ابو بکر رض خلیفہ رسول اللہ صلعم کہلاتے تہے
اونکو کسی نے امیر المومنین نہین کہا یہہ خطاب حضرت عمر رض سے جاری ہوا
بعد ازان ابو عبیدہ دمشق پر جا کے باب الجابیہ کی طرف اوترا اور خالد
مشرق کی طرف سے باب توما پر اوترا — اور عمرو بن العاص دوسری طرف
جا کر اوترا اور شہر دمشق کا محاصرہ قریب ششماہ کے رہا آخر الامر
خالد نے اپنی طرف سے بزور شمشیر فتح کیا — اور باشندگان دمشق نے دوسری
طرف سے نکل کر ابو عبیدہ سے صلح کر لی اور دروازہ کہول دیا حضرت ابو عبیدہ
اونکو امن دیکر اندر گئے اور خالد سے درمیان شہر کے ملاقات ہوئی پہر ابو عبیدہ
نے فتح دمشق کی خبر حضرت عمر کو لکھ بہیجی واضح ہو کہ ملک عراق بہی حضرت
عمر رض ہی کے زمانہ مین فتح ہوا

اب شروع ہوا چودہوان برس ہجری ۱۴

درمیان ماہ محرم سنہ ۱۴ ہجری کے حضرت عمر رض نے واسطے تعمیر بصرہ کے
حکم دیا چنانچہ نشان واسطے بنانے اس شہر کے اسی سالمین کہینچے گئے — بعضے
کہتے ہین کہ پندرہوین سالمین حکم بنا بصرہ کا ہوا تہا — اور اسی سالمین
قحافہ باپ حضرت ابو بکر رض کے فوت ہوئے انکی عمر ستانوین برس کی تہی
مگر انکے بیٹے ابو بکر رض کے مرنے کے بعد انکا انتقال ہوا

اب شروع ہوا پندرہوان برس ہجری نبوی کا ۱۵

خلافت عمر ابن الخطاب رض کی

درمیان اسی سال یعنے سنہ ۱۵ ہجری کے شہر حمص بعد حصار کرنے مدت طویلہ کے
فتح ہوا تہا یہہ شہر بعد فتح دمشق کے مسلمانون کے ہاتہہ آیا جب یہہ فتح ہوچکا
اسوقت رومیون نے صلح چاہی چنانچہ ابو عبیدہ نے اونسے صلح اسطرح پر کرلی
جسطرح پر اہل دمشق سے کی تہی — پہر ابو عبیدہ حماۃ کی طرف گیا — قاضی
جمال الدین ابن واصل اپنی تاریخ مین جسسے ہمنے یہہ نقل کی ہے یہہ کہتا ہے کہ شہر
حماۃ درمیان زمانہ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے ایک بڑا شہر تہا
اور کہتا ہے کہ یعنے ذکر اس شہر کا ہمراہ اخبار داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے
درمیان اون کتب سلاطین کے پایا ہے جو یہودن کے پاس موجود ہین — اور
ایسا ہی وہ شہر یونانیون کے زمانہ مین تہا مگر زمانہ فتوح مین اور قبل اوس
زمانہ کے وہ شہر اور شیزر دونو چہوٹے تہے اور شہر حمص دار المملکت اون
بلاد کے تہا چنانچہ امرء القیس نے بہی اپنے قصیدہ مین اسکا ذکر کیا ہے — جبکہ
ابو عبیدہ حماۃ پر پہنچا اسوقت رومی لوگ جو اوسمین تہے طالب صلح ہوکر آئے
اور جزیہ دینا قبول کیا اور خراج زمین پر بہی مقرر کرکے صلح کرلی اور وہ جو انکا
بڑا عبادت خانہ تہا اوسکی جامع مسجد بنائی گئی — جسکو جامع السوق کہتے
ہین — پہر اسکی تجدید بہی درمیان خلافت مہدی کے جو خلفاء عباسیہ سے
گذرا ہے ہوئی تہی اور اسکی ایک تختی پر یہہ لکہا ہوا تہا کہ اس بازار کی پہر تجدید
ہوئی ہے خراج حمص سے — پہر ابو عبیدہ شیزر مین گیا اور وہان کے باشندون
سے صلح ہوگئی جیسے باشندگان حمات سے صلح ہوئی تہی — اور اسطرح پر
باشندگان معرۃ سے صلح ہوئی — پہلے زمانہ مین اوسکو معرۃ حمص کہتے تہے
— پہر معرہ نعمان ابن بشیر الانصاری کہنے لگے کیونکہ یہہ شہر معرۃ مع حمص اسکے
درمیان ایام خلافت معاویہ کے اس نعمان ابن بشیر کے پرگنات مین تہا — پہر ابو عبیدہ

خلافت عمر ابن الخطاب رض کی

عبیدہ لاذقیہ مین گیا اور اوسکو بہی بزور شمشیر فتح کیا — بعد ازان جبلہ اور
اور انطرطوس فتح کیا — بعد ازان ابوعبیدہ قنسرین کی طرف گیا جب اوس
جاے خالد ابن ولید اور ابوعبیدہ پہنچے اوسمین بہت رومی لوگ چہپے ہوے
بیٹہے تہے اونسے خوب لڑائی تہی مگر فتح مسلمانون کی رہی — آخر کار وہان
کے باشندون نے صلح منظور کی موافق صلح اہل حمص کے — ابوعبیدہ اور
خالد نے اونسے کہا کہ صلح منظور ہے مگر اس شہر کو ہم ویران کرینگے چنانچہ
یہی ہوا کہ وہ ویران کر دیا گیا — بعد ازان حلب — اور الطاکیہ — اور منبج
— اور دلوک — اور سرین — اور تیزین — اور عزاز فتح کیے اور
ان اطراف سے شام پر غالب آگئے — پہر خالد مرعش کو گیا اوسکو فتح کیا
اور وہان کے باشندون کو جلا وطن کر کے تمام شہر ویران کر دیا اور قلعہ الحدث
کو فتح کیا — جس سال مین یہہ شہر فتح کیے تہے (وہ پندرہوان سال بعضے کہتے
ہین سولہوان سال تہا) ہرقل مایوس ہو کر اہل شام سے الرہا کی راہ کو ہو کر
قسطنطنیہ کو چلا گیا مگر تہوڑے دور جا کر پہر شام کیطرف متوجہ ہو کر یہہ کہا السلام
علیک یا سوریا یہہ سلام رخصت کا ہے اب کوئی رومی تیرے پاس کبہی اونکا
مگر خایف و لرزان ہان اگر کوئی کمبخت بچہ پیدا ہو اور کاش کہ وہ بہی پیدا نہ ہو
کیونکہ تو نے رومیون کے ساتہہ ایسا ہی کچہہ فتنہ برپا کیا ہے — پہر قیساریہ
— اور صبصطیہ فتح کیا اسی شہر مین حضرت یحیے بن ذکریا ع کی قبر ہے اور نابلس
— اور لد — اور یافا یہہ سب شہر فتح کیے — اور بیت المقدس کا
مدت تک محاصرہ کیے رہا — انجام کار بیت المقدس والون نے ابوعبیدہ سے
کہا کہ مثل اہل شام کے ہمسے صلح کر لو بشرطیکہ عمر ابن الخطاب ہمسے صلح کرین
— ابوعبیدہ نے یہہ حال حضرت عمر رض کو لکہہ کر بہیجا چنانچہ حضرت عمر رض

خلافت عمر ابن الخطاب رض کی

۳۸ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مدینہ پر خلیفہ بنا کر آپ یہان تشریف لائے اور فتح کیا دا فتیح ہو گیا اسی سالمین یعنے سنہ ۱۵ ہجری مین حضرت عمر ابن الخطاب رض نے منشی اور دیوان مقرر کئے اور انعام اور بخشش مسلمانون کے واسطے مقرر کئے پہلے اسے کسیکو کچھ نہ ملتا تہا بجز مال غنیمت کے بعضے کہتے ہین سنہ ۲۰ ہجری مین مقرر ہوئے اس تفصیل سے حضرت عباس چچا رسول اللہ کے لئے پچیس ہزار پہر جو قریب تر رشتہ کا رسول اللہ سے تہا اوسکے لئے بہت عطا مقرر کئے — اور اہل بدر کے واسطے پانچ ہزار اور جو شخص بعد اونکے تہا اصحاب حدیبیہ اور بیعت رضوان تک چار ہزار پہر جو اونکے پیچھے تہا اونکے لئے تین ہزار — اور اہل قادسیہ اور یرموک والون کو ایک ایک ہزار — اور اونکے جو پیچھے تہے اون کو پانسو — پہر تین سو — پہر ڈہائی سو — پہر ڈیڑہ سو — اسطرح پر تنخواہین انعامون کی مقرر ہوئین مخفی نر ہے کہ درمیان اسی سن

یعنے سنہ ۱۵ ہجری مین جنگ قادسیہ ہوئی تہی اس لڑائی مین سعد ابن ابی وقاص عجمیون سے لڑا — اور اہل عجم کا سپہ سالار رستم تہا پہلوان تہا اس لڑائی مین درمیان مسلمانون اور عجمیون کے بہت کشت خون ہوا اول روز — کو یوم اغواث کہتے ہین — دوسرے روز جو لڑائی ہوئی وہ یوم عماس تہا — تیسری رات لیلتہ الہریر کہلاتی ہے کیونکہ اس رات کو کلام نہین کرتے تھے بلکہ وہ چپ چاپ تہے جب صبح ہوئی اسوقت لڑائی ہونے شروع کی اور دوپہر تک کشت خون ہوتا رہا اور پہر سوار تند یعنے آندہی چلی اسوقت سب مشرکین غبار مین چہپ گئے اسی سبب سے کفار کو شکست ہوئی اور غبار رستم کے تخت تک پہنچا چنانچہ رستم تخت پر سے کہڑا ہوگیا اور اون خچرون کے پیچھے چہپ گیا جنپر کسرے نے مال لادکر واسطے خرچ کے بہیجا تہا جبکہ رستم پر حملہ ہوا اوسوقت

اوسوقت رستم بہاگا ــ اور ہلال ابن علقمہ نے دوڑکر پیراوسکا پکڑکر قتل کرڈالا ــ پہر عجم کے لشکر مین آکر بہت آدمی قتل کئے پہر سعد رضہ وہان سے کوچ کرکے دجلہ کی غرب کیطرف نہر شیر پر جاکے ایوان کسرے پر ڈیرا کیا ــ جب مسلمانون نے کسرے کے محل دیکہے بسبب عظمت کے بہت تعجب کیا اور کہا کہ یہی محل کسرے کے ہین جنکے فتح کا وعدہ رسولخدا صلعم نے کیا تہا

اب شروع ہوا سولوان سال ہجری نبوی کا

درمیان اس سال یعنے سنہ ۱۶ ہجری کے سعد نہر شیر پر چند ایام ماہ صفر کے کاٹکر ہمراہ سب مجاہدین کے دجلہ پار اوتر آیا ــ اور فارسی لوگ مداین سے حلوان کیطرف نکلے جو اونکے ہاتہہ آیا لیکر بہاگ گئے اور مسلمانون نے مداین مین داخل ہوکر جسکو پایا مار ڈالا ــ اوسجا ایک محل سفید تہا اوسکا محاصرہ کیا اوس محل مین سعد رض قرو کشش ہوئے اور محل کسرے کو جامع مسجد بنایا وہان نمازین پڑہنے شروع ہوگئین ــ جتنا مال سونا چاندی برتن کپڑے بیشمار ہاتہہ آئے اونکو ضبط کیا ــ ایک مسلمان کو ایک خچر پانی مین بہتا ہوا ملگیا اوس خچر پر کسرے کا تاج اور ٹیکا اور زرہ اور سوا اسکے اور اسباب پوشاک لدا ہوا تہا وہ سب اسباب مرصع بجواہر تہا ــ سوا اسکے اور اشیا جو مسلمانون کو وہان سے ہاتہہ آئے وہ بیشمار ہین سب کا لکہنا موجب طوالت ہے ــ چنانچہ ایک فرش کسرے کا ہاتہہ لگا تہا جو ساٹہہ گز لنبا اور ساٹہہ گز چوڑا تہا مسلمان لائے وہ بچہونا روضہ کے ہیئت پر تہا جواہرات سے اوسمین تصویرین کلیو او درختونکو سونے کی ڈنڈیون پر بنی ہوئین ــ سعد نے وہ اپنے اصحاب سے لیکر حضر

۳۶ عمر رض کے پاس روانہ کردیا حضرت عمر نے اوسکو قطع کرکے سب مسلمانون مین تقسیم
کردیا — چنانچہ اوسمین کا ایک ٹکڑا جو حضرت علی ابن ابی طالب کے حصہ مین
آیا تہا وہ بیس ہزار درہم کو بکا تہا — سعد رض نے مداین مین قیام کرکے لشکر
مسلمانون کا جلولا پر روانہ کیا اوسجاے فارسی لوگ سب مجتمع ستے چنانچہ بیشمار
مقتول ہوئے اور مسلمانون کی فتح ہوئی — اس لڑائی کا نام جنگ جلولا ہے
— اون ایام مین یزدگرد حلوان مین تہا وہ مسلمانون کی فتح کی خبر پاکر وہان نکلکر
چلاگیا مسلمانون نے حلوان کو بہی فتح کیا اور اوسپر بہی غالب آئے پہر مسلمانون
نے کریت اور موصل فتح کی — بعد ازان ماسبذان زبردستی لیا اور
اسیطرح شہر قرقیسیا فتح ہوا درمیان اسی سنہ یعنی
سنہ ۱۶ ہجری مین جبلہ بن الایہم حضرت عمر ابن الخطاب رض کے پاس آیا تہا اور
بڑی شان و شوکت سے شہر مین داخل ہوا کیونکہ اوسکے آگے کوتل گہوڑے
سائیس لے ہوئے چلے جاتے تہے اور سب اوسکے یار جامہ دیبا پہن رہے تہے بعد ازان
حضرت عمر رض اسی سال مین حج کو تشریف لے گئے اور جبلہ نے بہی حضرت عمر کے ساتہ
حج کیا ایسا اتفاق ہوا کہ جبلہ طواف کررہا تہا کوئی شخص قوم فزارہ کا جبلہ کے کپڑے کو
چہوکر نکلا جبلہ نے ایک گہونسا اوسکی ناک پر ایسا مارا کہ ناک اوسکی بیٹہ گئی — وہ
فزاری حضرت عمر رض کے پاس فریادی ہوکر آیا — حضرت عمر رض نے جبلہ کی طلبی
کی اور کہا کہ فدیہ دے اپنی جان کا والا نہ حکم کرتا ہون کہ وہ بہی گہونسا ایساہی تیرے
مارے — جبلہ نے کہا کہ یہہ کیونکر ہوسکتا ہے مین بادشاہ ہون یہہ ایک بازاری
آدمی ہے — حضرت عمر رض نے ارشاد کیا کہ اسلام نے تم دونوکو برابر اور مستوی
کیا ہے درمیان حد کے یہہ نہین ہوسکتا کہ بادشاہ پر حد جاری نہو اور بازاری پر ہو
جبلہ نے کہا کہ مین تو یہہ خیال کرتا تہا کہ مسلمان ہوکر میری عزت زیادہ ہوجاویگی زمانہ

زمانہ جاہلیت سے — حضرت عمر رض نے جواب دیا کہ یہہ بات جانے دو ایسی نہ سوچو — جبلہ نے کہا کہ مین نصارا ے ہوجاتا ہون — حضرت عمر رض نے فرمایا کہ اگر تو نصارا ے ہوجاویگا تو مین تیرا سر اوڑا دونگا جبلہ نے کہا کہ آج رات میری انتظار کیجے چنانچہ جب رات آئی جبلہ اپنے سوار اور گہوڑے اور گاڑی لدوا کر ملک شام کو چلدیا اور وہانسے قسطنطنیہ مین گیا اور پانسو سوار اوسکے اوسکی قوم کے ہمراہ ہوگئے وہ سب لوگ بہی نصارا ے ہوگئے — ہرقل کو بہت خوشی ہوئی اوسنے بہت اکرام اور اعزاز اوسکا کیا مگر پہر جبلہ کو ندامت ہوئی اپنی فعل پر اور یہہ شعر کہے جنکا ترجمہ یہہ ہے — (نصارا ے ہوگئے اشراف شرمندگی ایک گہونسیکی سے اور حالانکہ نہ تہا اوسمین کچہہ ضرر اگر مین صبر کرتا — حفاظت کی مینے اپنے اوس گہونسے سے بسبب شان اور نخوت کے اور حالانکہ بدلا مینے اچہی آنکہہ کو کانی آنکہہ سے — کاشکے میری مان نہ جنتی مجکو — اور کاشکے رجوع کرتا مین طرف قول عمر رضا کی) — بعد ازان ایک قاصد حضرت عمر رض کا جو ہرقل کے پاس گیا اوسنے دیکہا کہ جبلہ بہت چین سے نعمت مین ہے اوسکے ہاتہہ جبلہ نے پانسو دینار حسان بن ثابت انصاری کے واسطے بہجوائے وہ دینار حضرت عمر رض نے اوسکے پاس بہجوادئے حسان ابن ثابت نے اوسکی مدح مین کئی شعر کہے ہین جنکا ترجمہ کچہہ ضرور نہین

دس رس کے بعد عمر ... سے ... مقصد ... [illegible]

اب شروع ہوا سترہوان سال ہجری نبوی صلعم کا ۱۷

درمیان اس سال کے شہر کوفہ کے خطوط کہنچے گئے یعنے بنیاد پڑی اور حضرت سعد رض نے آکر چہاونی وہان ڈالی — اور اسی سال مین حضرت عمر رض نے عمرہ

خلافت عمر ابن الخطاب رض کی

۲۹۰ ابدہا اور بیس روز مکہ مین قیام کیا اور مسجد حرام کو وسیع کیا اور جن لوگون نے
اوسے بیعت نہ کی تہی اون کے گہر فروخت کرکے قیمت اونکی بیت المال مین
داخل کی ـــ اور ام کلثوم بیٹی علی اور فاطمہ کی سے نکاح کیا ـــ اور اسی سال مین
مغیرہ ابن شعبہ پہ جو واردات گذری ـــ اوسکا حال یہہ ہے کہ مغیرہ کو حضرت
عمر رض نے بصرہ کا حاکم مقرر کردیا تہا ـــ اور جس مکان مین مغیرہ رہتا تہا اوسمین
ایک کہڑکی تہی اوسکے مقابل ایک دوسرے مکان مین ہی کہڑکی تہی مغیرہ اپنی
کہڑکی مین بیٹہا ہوا تہا مگر وہ بند تہی اور دوسری کہڑکی مین ابوبکرہ غلام نبی صلعم
اور ایک بہائی اوس غلام کا مادرزاد مسمی زیاد ـــ اور نافع ابن کلدہ ـــ اور
شبل بن معبد یہہ چار شخص بیٹہے ہوئے تہے بسبب چلنے ہوا کے وہ کہڑکی کا ایک
کواڑ کہل گیا ان چارون نے مغیرہ کو دیکہا کہ وہ ام جمیل بیٹی ارقم سے جو قبیلہ عامر
ابن صعصعہ کے تہی جماع کررہا ہے ـــ اون چارون مردون نے یہہ لکہہ کر حضرت
عمر رض کو خبر دی اونہون نے مغیرہ کو معزول کیا اور ابا موسی الاشعری کو بصرہ
کا والی کیا اور گواہون کو طلب کیا جب وہ گواہ دربار حضرت عمر رض کے مین
حاضر ہوئے ابوبکرہ ـــ نافع ـــ شبل ان تینون نے مغیرہ پر زنا کرنے کی
گواہی دی مگر زیاد بن ابیہ نے اچہی صاف گواہی نہ دی ـــ حضرت عمر رض
نے قبل گواہی دینے زیاد کے یہہ فرما دیا تہا کہ ایک آدمی سے مجکو امید
ہے کہ بسبب اوسکے ایک صحابی رسول اللہ صلعم کا جان سے شاید بچ جاوے
ـــ اسلئے زیاد نے یہہ گواہی دی کہ مینے اوسکو دونو ٹانگون مین عورت کی
بیٹہے ہوئے دیکہا اور اوس عورت کے دونو پیر اوپر کو ایسے اوٹہے ہوئے
تہے جیسے دو کان گدہے کے کہڑے رہتے ہین اور اسکا سانس ہی چڑہ رہا تہا
اور چوتڑ اوٹہہ رہے تہے ذکر کہڑا تہا اور سوا اسکے مین نہین جانتا حضرت عمر

خلافت عمر ابن الخطاب رضی

عمر رض نے فرمایا کہ تونے اسطرح بھی دیکھا جیسے سلائی سرمہ دانی مین جاتی ہے
اوسنے کہا نہین ــ پہر پوچہا کہ عورت کو پہچانتا ہے اوسنے کہا نہین لیکن ایسی
ہی عورت تہی جیسے یہہ حاضر ہے یہہ اظہار حضرت عمر رض نے سُنکر اون تین
گواہون کے حقمین یہہ حکم دیا جنہون نے زنا کی گواہی دی تہی کہ اون پر حدقذف
کی جاری کی جائے ــ زیاد بہائی ابی بکرۃ کا مادرزاد تہا اوسنے پہر زیاد
سے کبہی کلام نہ کیے کیونکہ اوسپر حدقذف اوسکے اظہار سے عاید ہوئی تہی

اسی سال مین مسلمانون نے اہواز کو فتح کیا اس ملک پر
ہرمزان مستولی ہورہا تہا یہہ شخص امراء کبار فارس سے تہا پہر مسلمانون نے
رام ہرمز اور تستر فتح کیا اور ہرمزان قلعہ مین محصور ہوگیا مسلمانون نے
اوسکا بہی محاصرہ کیا یہانتک کہ اوسنے کہا کہ مین صلح چاہتا ہون جسطرح سے
حضرت عمر رض ارشاد کرینگے چنانچہ مسلمانون نے اوسکو حضرت عمر رض
کے پاس بہیجدیا اسمراہ اوسکے اونہین مین سے انس بن ملک اور احنف بن قیس
بہی گئے جب یہہ لوگ مدینہ منورہ مین پہنچے اپنے لباس دیباء مذہب کے تن پر
آراستہ کئے اور سر پر اپنے تاج جو مرصع یاقوت اور جواہر سے تہا حضرت
عمر رض نے اور مسلمانون کے دکہلانے کو رکہا اور پوچہا کہ حضرت عمر رض کہاں
ہین اونکو ڈہونڈہا وہ نہ ملے جب لوگون سے پوچہا انہون نے کہا کہ مسجد مین
ہونگے وہ مسجد مین آئے دیکہا کہ حضرت عمر رض سوتے ہین ــ وہ اوپر بیٹہ
گئے ــ ہرمزان نے حضرت عمر رض کو سوتے ہوئے دیکہہ کر کہا کہ کہاں ہے
وہ عمر لوگون نے کہا کہ یہہ ہین اوسنے کہا کہ نگاہبان اور دربان اسکے کہاں ہے
ہین لوگون نے کہا کہ انکے نہ کوئی دربان نہ کوئی محافظ بسبب انبوہ ــ اوپر
حضرت عمر رض کی بہی آنکہہ کہل گئی آپنے ہرمزان کو دیکہا ارشاد کیا کہ حمد اسے

خلافت عمر ابن الخطاب رضہ کی

۳۹۱ اوس خدا کو جسنے ذلیل کیا بسبب اسلام کے اس جیسون کو یہہ حکم کیا کہ اسکا لباس اوتار لو چنانچہ اوسکا لباس سب اوتارا گیا اور موٹے کپڑے اوسکو پہنے کو ملے — حضرت عمر رض نے اسی مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ کیسا حال دیکھا تونے انجام غدر کا اور انجام خدا کے کام کا — ہرمزان نے کہا کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت مین جبکہ میدان کر دیا خدا نے ہمکو تم پر غالب کیا اسی نہج کے — بڑی دیر تک آپسمین کلام رہے — ہرمزان نے پانی واسطے پینے کے مانگا پانی پیکر — پہر ہرمزان بولا کہ مجکو یہہ خوف ہے ایسا نہو پانی پینے ہی پیتے تو مجکو قتل کر ڈالے — حضرت عمر رض نے ارشاد کیا کہ کچہہ خوف نکر جب تک کہ تو پانی نہ پی لے گا قتل نہ کرونگا جب ہرمزان نے یہہ عہد کر لیا فوراً پانی کا برتن ہاتہہ مین لیکر زمین پر ڈالدیا وہ پیالہ ٹوٹ گیا حضرت عمر رض نے اوسکے قتل کرنیکا ارادہ کیا — صحابہ نے عرض کی کہ آپ فرما چکے ہین کہ جب تک تو پانی نہ پی لیوے گا تجکو کچہہ خوف نہین اور یہ معنے امن کے ہین خلاف عہد نکیجی کیونکہ اسنے ابہی پانی نہین پیا ہے آخرکار یہہ ہوا کہ ہرمزان مسلمان ہوگیا اور حضرت عمر رض نے اوسکے واسطے دو ہزار دینار مقرر کئے درمیان سال اٹہارہ ہجری کے درمیان مدینہ اور حجاز کے بڑا قحط پڑا تہا مگر حسن سعی اور تدبیر حضرت عمر رض کی بہت کام آئی کیونکہ حضرت عمر رض نے تمام اطراف مین لکہہ بہیجا کہ مدینہ مین چونکہ قحط بہت شدت سے ہے تم لوگ ہمارے مدد جو کچہہ ہوسکے کرو چنانچہ ابو عبیدہ ملک شام سے چار ہزار اونٹ اناج کے لائے حضرت عمر رض نے وہ سب اناج مسلمانون مین تقسیم کر دیا یہانتک کہ مدینہ مین گونہ ارزانی ہوگئی — مگر جبکہ قحط نے بہت ہی لوگون کو ستایا اوسوقت حضرت عمر رض اپنے ہمراہ حضرت عباس رض کو لیکر شہر کے باہر نکلے اور نماز استسقا کی ادا کی حضرت عباس نے دعا استسقا کی چاہی تہی وہ لیسے مستجاب ہوئی

مستجاب ہوئی کہ مراجعت نہ کرنے پائے تہے کہ بادل آپہنچے اور مینہ برسنے لگا او سوقت
لوگون کا یہہ حال تہا کہ حضرت عباس رض کے دامن سبب برکت اور سمنیت
کے چہوتے تہے اور آنکہون کے لگاتے تہے

اور درمیان اسی سال یعنے ۱۸ سنہ اٹہارہ ہجری کے ایک وبا جسکو طاعون عمواس
کہتے ہین ملک شام بین ظاہر ہوئے — اسی وبا مین ابو عبیدہ بن الجراح
جسکا نام عامر بن عبد اللہ بن الجراح الفہری ہے فوت ہوئے یہہ صحابی ہی
ایک اون دس اصحابون مین سے ہے جو عشرہ مبشرہ کہلاتے ہین —
اوسکی وفات کے بعد معاذ ابن جبل انصاری اونکا خلیفہ مقرر ہوا وہ بہی
اوسی وبا مین راہی ملک بقا ہوئے — اونکے بعد عمرو بن العاص اوسکا
خلیفہ ہوا اس وبا مین پندرہ ہزار آدمی فوت ہوئے یہہ وبا ایک مہینے
کامل رہی اسی سبب سے دشمن مسلمانون کے اون کے ملکون پر طمع کرنے لگے
تہے — پہر بصرہ مین بہی وبا جسطرح یہان پہیل رہی ہی تہی پہیل گئی — اسی
سال مین حضرت عمر رض ملک شام کو تشریف لیگئے اور جتنے آدمی وہان
مرگئے تہے اونکی میراث تقسیم کرکے ماہ ذیقعدہ مین مراجعت کی

اب شروع ہوا سنہ ۲۰ بیس اور بیس ہجری

درمیان اس سال کے مصر اور اسکندریہ عمرو بن العاص — اور زبیر بن العوام
کی معرفت فتح ہوا — یہہ دونو شخص درمیان شہر عین شمس کے جو کہ قریب
مطریہ کے ہے اوترے تہے اور اسمین اون مخالفین کے گروہ اکہٹے تہے
چنانچہ وہ فتح کیا — اور عمرو بن العاص نے ابرہہ بن الصباح کو فرمایا کیطرف

خلافت عمر ابن الخطاب رضہ کی

۳۹ روانہ کیا اور اپنا خیمہ اوس مقام پر کیا جو بالفعل جامع عمرو درمیان مصر کے کہلاتا ہے
۔ اور مصر مین نشان کرکے اپنے خیمہ کی جائے ایک بازار بنایا جو جامع عمرو بن العاص
مشہور ہے ۔ پہر اسکندریہ کی طرف متوجہ ہوا اوسکو بہی بعد جنگ وجدل کے بزور
فتح کیا ۔ اور اسی سال یعنے ۲۰ھ میں ہجری مین بلال ابن
رباح موذن رسول اللہ صہ کا فوت ہوا یہہ شخص غلام تہا حضرت ابی بکر صدیق
رض کا ۔ اور اسکے والدہ کا نام حامہ تہا یہہ شخص اون لوگونمین سے ہے جو حبشہ
مین پیدا ہوئے ۔ اوسنے بعد مسلمان ہونے ابو بکر صدیق رض کے اسلام اختیار کیا تہا
۔ اور بعد انتقال سرور کائنات کے پہر اوسنے اذان نہین کی بلکہ ابو بکر
صدیق رض سے اوسنے سوال کیا تہا کہ مجکو جہاد کا حکم دیجے ابو بکر صدیق رض نے
فرمایا کہ تو میرے پاس قیام کر چنانچہ تا خلافت حضرت عمر و رض مقیم رہا ۔
بعد خلافت حضرت عمر و کے اوسنے کہا کہ مجکو جہاد کا حکم دیجے چنانچہ دمشق مین
اگر تا وفات اقامت اختیار کی اور باب صغیر کے پاس مدفون ہوا

اب شروع ہوا اکیسوان ۲۱ سال ہجری نبوی صہ کا

اس سالمین جنگ نہاوند ہمراہ عجمیون کے واقع ہوئی تہی عجمی لوگون کے ڈیڑہ
لاکہہ آدمی سے جمعیت کے ساتہہ تہے اور سپہ سالار اونکا فیرزان تہا ۔ بعد
وقوع جنگہائے شدید کے درمیان عجمیون اور مسلمانون کے یہہ ہوا کہ مسلمانون نے
عجمیون کو شکست دی اور قتل کیا اور سپہ سالار لشکر اہل عجم کا فیرزان بہاگ نکلا
جبکہ وہ ثنیۃ الہمدان مین جو کہ ایک گہاٹی ہے درمیان پہاڑ کے سے پہنچا خچر بہرے
ہوئے شہید کے سامنے سے آتے دیکہہ کر طاقت گذرنے کی نپاکر لاچار گہوڑے

گہوڑے پر سے اوتر کے پیدل پہاڑ مین بہاگ گیا — لیکن قعقاع نے پیادہ پای اوسکا تعاقب کیا اور قتل کر کے چہوڑا — اوس روز مسلمانون نے یہہ کہا کہ اللہ تعالی اپنے مخالفون کو شہد سے ہی مارتا ہے اور اسی سالمین دینور اور صیمرہ اور ہمدان اور اصفہان فتح ہوئے — اور اسی سالمین خالد بن ولید فوت ہوا مگر اوسکے موضع قبر مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین حمص مین مدفون ہوا — بعضے کہتے ہین مدینہ مین

اب شروع ہوا بائیسوان سال ہجری نبوی صلعم کا ۲۲

اسی سال مین آذربیجان اور — ری اور جرجان — اور قزوین — اور زنجان — اور طبرستان یہہ ملک فتح ہوئے — اور اسی سالمین عمرو بن العاص شہر برقہ پر گیا وہان کے باشندون نے جزیہ دینے پر صلح کرلیا — پہر طرابلس کی طرف جو عرب مین ہے وہان گیا اوسکا محاصرہ کیا اور فتح اوسکو بزور شمشیر کیا — اور اسی سالمین احنف بن قیس نے ملک خراسان پر جنگ کی اور یزدگرد لڑا اور ہرات بزور شمشیر مسلمانون کے قبضہ مین آئے — پہر طرف مرورود کے گیا یزدگرد نے ترکستان کے بادشاہ کو اور بادشاہ صغد اور بادشاہ چین کو واسطے اپنی مدد کے لکہا — اور شکست پاکر یزدگرد تن تنہا جان بچاکر بہاگ گیا اوسکے لشکر نے جتنا اوسکا خزانہ تہا سب لوٹ لیا اور یزدگرد مع ترکیون کے چند آدمی ہمراہ لیکر فرغانہ مین تازیست اپنے مقیم رہا اور لشکر اوسکا جہان جہان تہا وہین رہا اور مسلمانون سے سب نے صلح کرلی — اور اسی سالمین ابی بن کعب بن قیس جو اولاد ملک بن النجار سے ہے فوت ہوا اوسکی کنیت ابا منذر تہی یہہ ایک کاتب وحی رسول خدا صلعم کا تہا جسکو رسول خدا صلعم نے

ذکر حضرت عمر ابن الخطاب رض کے شہید ہونیکا

۳۹ یہہ ارشاد کیا جاتا کہ اے ابی میرے بعد میری اُمت کو تعلیم دینا وہ سن تیس ہجری مین درمیان خلافت حضرت عثمان رض کے فوت ہوا

اب شروع ہوا تیسوان ۲۳ سال ہجری نبوی کا

بیان حضرت عمر ابن الخطاب رض کی شہید ہونیکا

واضح ہو کہ درمیان اسی سال کے ابو لولو نے جسکو فیروز بھی کہتے ہین حضرت عمر ابن الخطاب رض کے درمیان نماز فجر کے پہلو مین زیر ناف خنجر مارا یہہ واقعہ چھٹی تاریخ ماہ ذالحجہ کو درمیان سال مذکور کے ہوا چنانچہ ہفتہ کے روز ذالحجہ کی سلخ کو وفات پائی اور روز یکشنبہ سنہ ۲۴ مین مدفون ہوئے — انہون نے کل دس برس چھہ مہینے اٹھہ دن خلافت کی قرار دی پاس پیغمبر خدا اور ابوبکر صدیق رض کے ہے — بروقت وفات کے حضرت عمر رض خلافت کے باب مین یہہ ارشاد کر گئے تھے کہ حضرت علی رض — اور عثمان — اور طلحہ — اور زبیر — اور سعد — جس سے راضی ہون وہ شخص امیر المومنین مقرر ہو — چنانچہ حضرت علی نے عبدالرحمن بن عوف سے درباب خلیفہ ہونے کے کہا اور سنے انکار کیا — حلیہ حضرت عمر رض کا یہہ ہے کہ لنبا قد سفید رنگ تھے شروع سر پر بال نہ تھے عمر پچپن ۵۵ برس کی پائی — بعضے کہتے ہین ساٹھہ ۶۰ برس کی — اور بعضے ترسیٹھہ ۶۳ برس کی بتاتے ہین — اور فضیلت اور زہد اور انصاف اور شفقت مین تمام مسلمانون پر حظ وافی رکھتے تھے — چنانچہ ایک روز کا حال ہے کہ عمر رض عبدالرحمن بن عوف کے پاس تشریف لائے اور وہ اپنے گھر مین نماز پڑھ رہے تھے — عبدالرحمن نے کہا کہ اے امیر المومنین آج رات کو

بیان حضرت عمر ابن الخطاب رض کے شہید ہونیکا

۲۹۷

رات کو اسوقت آپکا کیا سبب ہے آپ نے ارشاد کیا کہ چند مسافر بازار مین اترے
ہوئے ہین مجکو یہہ خوف ہے کہ شاید کے چور اونکا مال نہ چورا کر لیجاوین تو بہی میرے
ساتہہ چل تاکہ ہم سبکو نگہبانی کرین چنانچہ دونو بازار مین آئے اور ایک طرف کو
زمین پر بیٹھے باتین کر رہے تہے اونکے مال کی محافظت فرماتے رہے ـــ اور حضرت
عمر رض ہی کا نام اول امیر المومنین رکہا گیا ہے اور اولاً اسی شخص نے تاریخ نکالی ـــ
اور سن ہجری کی تاریخ اسی نے مقرر کی اور رات کی نگاہبانی بہی حضرت عمر رض
ہی نکالی ـــ اور امہات اولاد کی بیع کی اونہون نے ممانعت کی ـــ اور نماز
جنازہ لوگون کو چار تکبیرینا پڑہنے اونہون نے سکہلائین قبل اونکے چار یا پانچ
یا چہہ تکبیر کہتے تہے اور امامت سے تراویح کے پڑہنے کا حکم بہی درمیان رمضان
مبارک کے اونہون نے دیکر تمام اطراف و بلاد مین جاری کروایا ـــ اور اول ہی
اول درّہ بہی اونہون ہی نے اٹہایا اور درہ سے لوگون مارا ـــ اور دیوانات
کی تدوین کی ـــ اور ایک دفعہ بارہ پیوند کا پیجامہ پہن کر خطبہ پڑہا اور ایک
دفعہ درمیان کسی حج کے جب ضجنان پر گذری جو کہ درمیان حضرموت کے طرف مکہ
کے ایک موضع واقع وہان جاکر لا الہ الا اللہ کہہ کر یہہ فرمایا کہ دنیا ہے اللہ جسکو چاہے
جا ہے اس جنگل مین درمیان ایک زمانہ کے اونٹ خطاب کے مین چرایا کرتا تہا
جب مین کوئی قصور کرتا تہا وہ مجکو ڈرایا کرتا تہا اور مارا کرتا تہا اب پیچہے وہ رتبہ پایا
کہ ایسا کسیکو میسر نہین ہوا میرے اور خدا کے درمیان اب کوئی نہین رہا واسطہ
اور فضایل ان کے اتنے ہین کہ شمار سے باہر ہین

اب شروع ہوا چوبیسوان سال ہجری نبوی صلعم کا

بیان حضرت عمر رض کے شہید ہونیکا

۳۹۸ درمیان اِس سال کے بعد وفات حضرت عمر رض کے اہل مشورت جمع ہوئے وہ لوگ یہہ تھے — حضرت علی رض — اور حضرت عثمان — اور عبدالرحمان بن عوف رض اور سعد بن ابی وقاص رض اور عبد اللہ ابن عمر رض یہہ اسواسطے کہ حضرت عمر نے بر وقت وفات کے یہہ کہدیا تہا کہ میرے بیٹے عبداللہ کو بھی رائے مین شریک کر لینا گرچہ خلافت مین اوسکا کچہہ حصہ نہین ہے صرف رائے مین شریک رہے الغرض درمیان ان لوگون کے بہت گفتگو رہی یعنے تین دن گذر گئے آخر بتنگ ہوکر یہہ تجویز کی کہ اب چوتہا روز گذرنے نہ پاوے امیرالمومنین مقرر کر لینا چاہئے اور اگر تم مین کچہہ اختلاف ہو تو جسکو عبدالرحمان خلیفہ کردے اوسکے ہمراہ تم بھی منقاد و تابع ہوجاؤ — یہہ حال سُنکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عباس رض کے پاس گئے اور کہا کہ خلافت مجہسے گئی کیونکہ سعد عبدالرحمن کے مخالفت ہرگز نہ کریگا اسلئے وہ اوسکے چچا کا بیٹا ہے اور عبدالرحمان خسر ہی حضرت عثمان رض کا وہ دونو بھی مختلف نہ ہونگے بہر تقدیر یہی لوگ آپسین ایک کو دوسرا خلیفہ کرلےگا — حضرت عباس رض نے فرمایا کہ مین آپکے مقدمہ مین نہین بولتا کیونکہ اب آپ مجہسے صلاح لینے آئے یعنے قبل وفات رسول اللہ صلعم کے تمسے نہین کہا تہا کہ بابت خلافت مین اسوقت حضرت سے پوچہہ لو کہ خلافت کس سے متعلق رہےگی تو نے انکار کیا اور میرا کہنا نہ مانا بعدازان جبکہ حضرت عمر رض نے تمکو بھی اہل مشورت مین مقرر کیا اوسوقت بھی مینے کہا تہا کہ تم اونکے صلاح کنندون مین داخل نہو مجکو یقین ہے کہ اِس گروہ کو چین نہ آویگا جبتک کہ یہہ خلافت کا امر ہمسے نہ رفع کردین جب کوئی اور شخص ان پر مسلط ہوگا اوسوقت چین سے بیٹہین گے خدا کی قسم ان کے اوپر ایک شخص ظالم مسلط ہوگا — بعدازان یہہ ہوا کہ عبدالرحمان نے آدمیونکو جمع کیا آپنے خلافت سے دست بردار ہوکر

بیان حضرت عمر رضا کے شہید ہونیکا

ہوکر حضرت علی کو بلایا اور کہا کہ اے علی خدا کے عہد اور وعدہ کو لازم جانکر اوسکی
کتاب یعنی قران اور سنت یعنے حدیث رسول اللہ پر عمل کرنا اور دونون خلیفون کی
خصلت پر چلنا حضرت علی نے جواب دیا کہ مجکو بہی یہی امید ہی کہ اپنے علم اور طاقت
کے موافق عمل کرونگا — پہر حضرت عثمان کو بلایا اور اوسنے بہی وہی حال
جو حضرت علی سے بیان کیا تہا سب کہا اور سر اپنا مسجد کی چہت کی طرف اٹہاکر
اور ہاتہہ حضرت عثمان کا پکڑ کر یہہ کہا کہ اے میرے خدا تو دانا اور بینا ہے
میرا گواہ رہ مینے اپنی گردن کا بوجہہ عثمان کی گردن پر رکہدیا یہہ کہکر بیعت کرلی
— اوسوقت حضرت علی نے ارشاد کیا کہ یہہ وہ ہی اول روز ہے جس روز
کہ تمنے بظاہر دکہلانیکو ہمسے ایسی باتین ظاہر کی نہین — قسم ہے خدا کی حضرت
عثمان کو تونے اسواسطے والی کیا ہے کہ تاکہ خلافت تیری طرف عاید ہو اور
اللہ تعالے ہر روز جو چاہتا ہے سو کرتا ہے — عبدالرحمن کہنے لگا کہ اے علی تو
اپنے نفس پر کچہہ حجتہ اور راہ مت ہٹرا — اسوقت حضرت علی رض یہہ فرماتے
ہوئے کہ قریب ہے وہ ہی مرجاوے گا چلے گئے — یہہ حال دیکہہ کر مقداد بن الاسود
نے عبدالرحمان سے کہا کہ قسم خدا کی تونے حضرت علی رض کا اونکو حق نہ دیا حالانکہ
یہہ شخص اون لوگونمین سے ہے کہ اسکا حق پورا دینا چاہئے اور اسکا انصاف کرنا
چاہئے تہا — اوسنے جواب دیا کہ اے مقداد مینے بہی بہت کوشش اس امر کی
مسلمانون کی لیکن وہ نہ مانے تو کیا کرون — مقداد بولا کہ مجکو بہت تعجب
آتا ہے قریش سے کہ انہون نے ایسے شخصکو منظور نہ کیا مین تو کبہی یہہ کہون گا
میرے نزدیک کوئی مرد اسسے بہتر عدل اور علم مین نہین ہے عبدالرحمان نے کہا
کہ اے مقداد خدا سے ڈر ایسا نہ ہو کہ تو کسی فتنہ مین گرفتار ہوجاوے —
پہر حضرت عثمان رض نے جب اپنے اقارب اور رشتہ دارون کو ملکون پر

خلافت حضرت عثمان رض کا ۔

۴۰۰ مسلط کیا اسوقت عبدالرحمن بن عوف سے لوگون نے کہا کہ یہہ سب تیری کرتوت ہین اونسنے کہا کہ مین اسی یہہ خیال کرتا تہا لیکن اب مین اس سے کبھی کلام نہ کرونگا چنانچہ عبدالرحمن حضرت عثمان رض کی جدائی ہی مین مرگیا ایک دفعہ بیمار پرسی کیلئے حضرت عثمان رض گئے تہے وہ دیوار کی طرف چلا گیا اور اوس سے کلام نہ کئے تاکہ قسم نہ ٹوٹ جاے

بیان خلافت حضرت عثمان رض کا

دو ضبح ہوکر تیسری تاریخ محرم ۲۴ سنہ ہجری مین حضرت عثمان ابن عفان بن ابی العاص ابن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف سے بیعت لوگون نے کی والدہ ماجدہ انکی کا نام اروی بنت کریز بن ربیعہ ہے ۔ جبکہ بیعت رضے لوگون نے کی اوس وقت حضرت عثمان رض منبر پر چڑہے اور خطبہ پڑہا پہلے حمد اللہ کی کی اور پہر کلمہ شہادت ادا کیا بعدہٗ بند ہوگئے اور پہر یہہ کہا کہ اول ہر شی کا سخت ہوتا ہے اور اگر مین جیتا رہونگا تو بہت خطبہ سنو گے بعد ازان منبر سے نیچے اترے اور جو لوگ حضرت عمر کے وقت مین حاکم تہے انہین کو برس روز تک مقرر رکہا یہہ اسواسطے کہ وہ وصیت کرگئے تہے کہ میرے عاملین کو برس روز تک معزول نکرنا ۔ پہر مغیرہ ابن شعبہ کو جو حاکم کوفہ کا تہا معزول کیا اور سعد ابن ابی وقاص کواوسکی جاے پر مقرر کیا ۔ پہر اوسکو بہی معزول کیا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو جو مادرزاد حضرت عثمان کا بہائی تہا کوفہ کا حاکم کیا

اب شروع ہوا پچیسوان سال ہجری نبی ص کا

خلافت حضرت عثمان رض کا

اس سال مین ابو ذر غفاری نے جسکا نام جندب بن جنادہ ہے وفات پائی یہہ صحابی ۳۰ ۱
شام مین تہا معاویہ کو ہمیشہ بسبب جمع کرنے کے برا جانتا تہا اور یہہ آیت پڑہا کرتا تہا

ترجمہ وہ لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا چاندی اور نہین خرچ کرتے اوسکو اللہ کی راہ مین
معاویہ نے اس امر کا شکوہ حضرت عثمان کے پاس لکہہ کر بہیجا حضرت عثمان نے
اوسکو مدینہ مین بلوایا چنانچہ وہ مدینہ مین بہی لرکر سب لوگون کے سامنے یہی ذکر کرنے
لگا اور بہت برا کہتا تہا سونے چاندی کے جمع کرنیکو حضرت عثمان نے اوسکو ربذہ
مین بہیج دیا کہتے ہین کہ وہ ربذہ ہی مین مرا درمیان ۳۱ سنہ ہجری کے

اب شروع ہوا چہبیسوان سال ہجری نبوی صلعم کا

درمیان اس سال کی حضرت عثمان ابن عفان نے عمرو بن العاص کو مصر سے معزول کرکے
بجاے اوسکے عبداللہ بن سعد بن ابی سرح العامری کو مقرر کیا یہہ شخص رضاعی بہائی تہا
حضرت عثمان رض کا تہا اسی شخص کا خون رسول اللہ نے بروز فتح مکہ معظمہ کے
ہدر فرمایا تہا لیکن حضرت عثمان نے اوسکی جان بخشی کروا دی تہی — اور حضرت
عثمان ابن عفان رض کے وقت مین افریقیہ فتح ہوئے — افریقیہ کا متولی عبداللہ
بن سعد بن ابی سرح مذکور تہا اور اوسکے محاصل مین سے پانچوان حصہ حضرت عثمان
رض کے پاس بہیجا کرتا تہا — پہر مروان بن الحکم نے پانچ لاکہہ دینار کو وہ پانچوان
حصہ خرید کیا یہہ امر بہی حضرت عثمان رض سے ایسا ہوا تہا کہ بسبب اسکے لوگون کو
عداوت ہوگئی تہی — بعد فتح افریقیہ کے حضرت عثمان رض نے عبداللہ بن نافع
بن الحصین کو یہہ حکم دیا کہ تو اندلس کی طرف جا چنانچہ اوسنے اوس ملک پر جہاد

خلافت حضرت عثمان رض کا

۴۰ خود اوسیانے حضرت عثمان رض کی طرف سے نائب ہوکر مقیم ہوا مگر عبداللہ بن سعد کو مراجعت کرآیا

اب شروع ہوا ستائیسوان اور اٹہائیسوان سال ہجری نبوی کا

اسی سالمین حضرت عثمان رض سے معاویہ نے اجازت لڑنے کی سمندر مین حاصل کی تہی جبکہ حضرت عثمان رض نے اوسکو اجازت دی دی اسوقت معاویہ نے ایک لشکر جزیرہ قبرس کی طرف روانہ کیا ــ اور عبداللہ ابن سعد بہی مصر سے کوچ کرکے وہان جا پہنچا دونون نے مجتمع ہوکر وہان کے باشندون سے لڑائی کی مگر پہر ساٹہ ہزار دینار سالانہ پر بطور جزیہ کے صلح ہوگئی یہہ صلح بعد قتل اور گرفتار کرنے بہت باشندگان قبرس کے ہوئی تہی

اب شروع ہوا انتیسوان سال ہجری نبوی صلعم کا

درمیان اِس سال کے حضرت عثمان رض نے موسی الاشعری کو شہر بصرہ کی حکومت سے معزول کرکے اپنے بیٹے عبداللہ بن عامر بن کریز کو اوسکی جاے حاکم کردیا پہر ولید بن عقبہ کو کوفہ سے بسبب اسکے کہ اوسنے شراب پیکر حالت نشہ مین فجر کی نماز مسلمانون کو پڑہائی تہی اور دو رکعت کے چار رکعت پڑہ گیا تہا معزول کیا کہتے ہین کہ جب وہ چار رکعت پڑہ کر بسلام پہر کر لوگون سے پوچہنے لگا کہ کیا تمنے زیادہ پڑہی ابن مسعود نے کہا کہ ہمتو ہمیشہ تیرے ہمراہ زیادہ ہی پڑہتے ہین آج کے دن تک وہ شراب پیکر نماز پڑہایا کرتا تہا

اب شروع ہوا تیسواں سال ہجری نبوی صلعم کا

اسی سالمین حضرت عثمان رض کو یہہ خبر پہنچی کہ قران کے باب مین لوگو نمین بہت اختلاف ہے اہل عراق یہہ کہتے ہین کہ ہمارا قران بہت صحیح ہے اہل شام کے قران سے کیونکہ ہمارا قران ابوموسی اشعری کے قران کی نقل ہے — اور اہل شام یہہ کہتے ہین کہ ہمارا قران بہت صحیح ہے کیونکہ ہمکو مقداد بن الاسود کی معرفت پہنچا اسیطرح پر اور ملکونمین بہی اختلاف تہا — حضرت عثمان رض نے سب صحابہ سے مشورت لیکر یہہ بات ٹہرائی کہ لوگون کو اوس قران شریف کیطرف برانگیختہ کیجئی جوکہ درمیان خلافت ابی بکر صدیق کے لکہا گیا تہا اور وہ قران رکہا ہوا درمیان خانہ حفصہ زوجہ نبی صلعم کی تہا اور جمیع قران جو سوا اوسکے ہین سب جلا دئے جائین چنانچہ ایسا ہی کیا اور اوس قران کی نقلین کروا کے اونٹ بہر کر شہرونمین بہجوا دئے — اور وہ لوگ جو حضرت عثمان رض کے حکم کے بموجب قران شریف کے نسخون کے لکہنے پر مقرر ہوئے تہے یہہ ہین زید بن ثابت — عبداللہ بن زبیر — اور سعید بن العاص اور عبدالرحمان بن الحارث — بن ہشام المخزومی — مگر حضرت عثمان رض نے انکو یہہ اجازت دیدی تہی کہ جس کلمہ مین تمکو اختلاف ہو اوسکو قریش کی بولی مین لکہدو کیونکہ قران شریف قریش کی زبان اور اونکے محاورہ کے موافق اوترا ہے اسی سالمین مہر نبی صلعم کی حضرت عثمان رض کے ہاتہہ سے جاتی رہی تہی وہ مہر چاندی کی تہی اوسمین تین سطرون مین محمد رسول اللہ صلعم لکہا ہوا تہا پیغمبر خدا صلعم وہ مہر ان ناموں اور خطوط پر کیا کرتے تہے جو بادشاہان اطراف کے نام بہیجے جایا

خلافت حضرت عثمان رضہ کا ۔

۴۰ھ کرتا ہے بعد ازان حضرت ابوبکر صدیق بہی اوسی سے مُہر کرتے رہے — پہر حضرت عمر رضی دو بہی مہر کرتے رہے — بعد ازان حضرت عثمان رضی دو بہی مُہر کرتے تہے یہا تک کر درمیان ایک کوئے کے جسکو بیرارلیس کہتے ہین گر پڑے

۳۱ھ اب شروع ہوا اکتیسوان سال ہجری نبوی صلعم کا

بیان ہے ہلاک ہونے یزدگرد بن شہریار بن پرویز کا جو پچہلا بادشاہ ملک فارس کا تہا اسی سالمین یزدگرد ہلاک ہوا مگر اوسکے ہلاک ہونے کی صورت مین اختلاف ہے بعضے یہہ کہتے ہین کہ وہ مرو مین جاکر اوترا تہا وہان کے باشندون نے اوسپر غلبہ پاکر مار ڈالا — اور بعضے کہتے ہین کہ اہل ترک اوسے باغی ہوگئے تہے اونہون نے اوسکے مصاحبون کو مار ڈالا اور یزدگرد اکیلا بچ نکلا تہا وہ بہاگ پر ایک چکی رہنے کے گہر مین جا گہسا اوس چکی راہے نے اوسے مار ڈالا اور فارسی لوگ بہی اوسکے تعاقب مین تہے اوسکے پیر پر ڈہونڈہتے ہوئے اوسی چکی راہے کے گہر تک کہوج لیتے ہوئے جا پہنچے جب اوسنے اقرار کیا کہ مینے اوسکو مار ڈالا ہے اونہون نے اوسکو بہی مار ڈالا اور اسی سالمین اہل خراسان نے بغاوت اختیار کرکے ایک گروہ عظیم بسبب ان پر خاش کے جمع کیا تہا مسلمان لوگ پہر وہان گئے دوسری دفعہ خراسان فتح کیا یہہ معاملہ بہی حضرت عثمان ہی کے وقت مین ہوا — اور اسی سالمین ابوسفیان بن حرب بن امیہ ابو معاویہ نے وفات پائی

۳۲ھ اب شروع ہوا بتیسوان سال ہجری نبوی صلعم کا ۔

درمیان اسی سال کے عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ جو اولاد مدرکہ بن الیاس بن مضر سے ہے فوت ہوا — وہ مدرکہ کے پشت ہونے سے رسول اللہ کے ساتھ مجتمع ہے نسب میں — اور بعضی روایت میں یہہ بھی آیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود مذکور ایک صحابی عشرہ مبشرہ میں سے ہے جنکے واسطے رسول خدا نے جنت کی گواہی دی تھی — اور یہہ بھی روایت کی گئی ہے کہ حضرت نے اون دس میں سے ابو عبیدہ بن الجراح کو خارج کرکے عبداللہ مذکور کو اوسکی جائے عوض اوسکی مقرر کیا ہے یہہ شخص جلیل القدر عظیم الشان صحابی ہے اور ایک قاریوں سے بھی ہے

اب شروع ہوا ۳۳ تینتیسواں سال ہجری نبوی صلعم کا

درمیان اس سال کے ایک گروہ اہل کوفہ نے درباب حضرت عثمان رض کے یہہ کلام کرنے شروع کئے کہ عثمان رض نے بہت لوگوں کو اپنے کنبے اور اقربا دن سے ملکوں کے عامل مقرر کردئے ہیں اور حالانکہ وہ لوگ صلاحیت حکومت کی نہیں رکھتے — چنانچہ سعید ابن العاص والی کوفہ نے حضرت عثمان کو یہہ حال لکھہ بھیجا حضرت عثمان رض نے یہہ حکم صادر فرمایا کہ جن جن لوگوں نے یہہ بات نکالی ہے اونکو معاویہ کے پاس ملک شام میں بھیجدو اوسنے فوراً تعمیل حکم کی — اون لوگوں میں الحارث بن مالک جو اشتر النخعی معروف ہے اور ثابت ابن قیس النخعی — اور جمیل ابن زیاد اور زید بن صوحان العبدی — اور بھائی اوسکا صعصعہ — اور جندب ابن زہیر — اور عروہ بن الجعد اور عمرو بن الحمق یہہ لوگ تھے جب یہہ لوگ حضرت معاویہ کے پاس ہے گئے اونسے بہت مباحثہ رہا آخرش معاویہ نے اونکو ڈرایا اور کہا کہ تم ڈرتے نہیں ایسا نہو کہ کوئی فتنہ فساد برپا ہوا اونہوں نے کو ذکر معاویہ کے ڈاڑھی

۴۰۶ یکڑلی معاویہ نے اس حرکت ناشایستہ کی خبر حضرت عثمان رض کو کربہیجی ـــ حضرت عثمان رض نے درجواب اوسکے یہہ لکہا کہ ان لوگون کو سعید بن العاص کے پاس بہیجدو ـــ چنانچہ معاویہ نے سعید کے پاس بہیجدئے اونہون نے اوسی طرح سے حضرت عثمان رض کے بابت کلام کرنے شروع کئے اور اہل کوفہ بہی اونکے ہمراہ ہوگئے

اب شروع ہوا چونتیسوان سال ہجری نبوی صلعم کا ۳۴

اسی سال مین سعید حضرت عثمان رض کے پاس آکر اون سے سب حال جو کچہہ کہ اہل کوفہ نے اوسکے ساتہہ کیا تہا بیان کیا کہ وہ لوگ یہہ چاہتے تہے کہ ابو موسی اشعری ہمارا سردار ہو اسلئے حضرت عثمان رض نے ابو موسی اشعری کو کوفہ کا حاکم مقرر کردیا ـــ ابو موسی نے کوفیون کو خطبہ پڑہ کر سنایا اور حکم کیا کہ عثمان رض کی اطاعت کرو سبنے منظور کیا ـــ مگر تمام صحابہ مین اختلاف راے کا ہوگیا چنانچہ بعضون نے بعضون کو یہہ لکہا کہ ہمارا ارادہ جہاد کا ہے تم ہمارے پاس آؤ اور شکوہ اکثر نے حضرت عثمان رض کا آپسمین کیا اور کوئی صحابی اونکا مانع نہوا وے لوگ جو حضرت عثمان رض کے ثناگی تہے یہہ ہین زید بن ثابت ـــ اور ابو اسید الساعدی اور کعب بن مالک اور حسان بن ثابت اور سبب لوگون کے دشمن ہوجانے کا یہہ تہا کہ حضرت عثمان رض نے حکم ابن العاص کو جسکو پیغمبر خدا نے جلاوطن کردیا تہا اور دونون خلیفون کے وقت تک وہ نکالا ہوا رہا اوسکو بلا لیا تہا اور ایک سبب یہہ تہا کہ انہون نے مروان بن الحکم کو پانچوان حصہ محصول افریقہ کا جو پانچ لاکہہ دینار سالیانہ کی آمدنی تہی دیدئے تہے اسی باب مین عبدالرحمن کندی نے چند شعر کہے ہین جنکا مضمون یہہ ہے (کہ قسم ہے خدا کی کوئی امر خدا تعالے نے لغو اور بیفایدہ نہین بنایا

خلافت حضرت عثمان رض

بنایا مگر تو نے ہمارے واسطے ایک فتنہ پیدا کیا ہے تاکہ ہمارے اور تیرے آدمین آزمایش کیجائے۔ کیونکہ دو خلیفہ اول جو گذرے وہ ایک ہنار طریق ہدایت کا بنا گئے تھے اور کبھی اونہون نے کوئی ایک درہم بھی فریب سے نہین لیا اور کوئی درہم اپنی خواہش نفس مین صرف نہین کیا تو نے ایک یعین کو اپنا قرب عطا کرکے خلاف سنت گذشتہ کے راہ اختیار کی اور مروان کو پانچوان حصہ جو حق العباد تہا لوگون پر ظلم کرکے دیا اور اپنا کنبہ پالا (قول مترجم) ان اشعار کو تذکرہ شعراء عرب مین یعنے لکہا ہے) اور ایک سبب یہہ بھی تہا کہ باغ فدک جو میراث بیوی فاطمہ رض کے تہا وہ مروان نے چہین لیا تہا یہہ ایک باغ رسول اللہ کا تہا اوسکو جناب فاطمہ نے رسول اللہ صلعم سے میراث مین پایا تہا۔ ابوبکر رض نے روایت کی رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے ہین پیغمبر خدا صلعم کہ ہم گروہ ہین انبیاء کے جو ہم چہوڑین اوسکا کوئی وارث نہین بلکہ وہ بیت المال کا حق ہے یعنے صدقہ ہے۔ وہ باغ فدک مروان کے قبضہ مین اور اوسکے بعد اوسکی اولاد کے تصرف مین جبتک کہ عمر بن عبدالعزیز حاکم ہوا رہا کیونکہ اوسنے اوسکے اہل وعیال سے چہین کر پہر بیت المال مین ملا لیا تہا۔ درمیان اسی سال کے مقداد بن الاسود بھی فوت ہوا یہہ شخص بیٹا عمرو بن ثعلب کا ہے مگر نسبت کیا جاتا ہے طرف اسود بن عبد یغوث کے کیونکہ اسود مذکور نے ایام جاہلیت مین اسکو اپنا بیٹا کر لیا تہا اسواسطے مقداد بن الاسود مشہور ہوگیا جبکہ یہہ آیت نازل ہوئی کہ ادعوہم لآبائہم یعنے پکارو آدمیون کو اونکے باپ کے نام سے۔ اسوقت سے مقداد بن عمر کہنے لگے تہے۔ اور جنگ بدر مین سوار اسکے اور کوئی گہوڑے پر سوار نہ تہا بموجب ایک روایت کے اور ہمراہ رسول اللہ کے اسنے بہت مشاہدہ کیا ہے عمر اوسکی ستر برس کی تہی

خلافت حضرت عثمان رض

۳۵
اب شروع ہوا پینتیسواں سال ہجری نبوی صلعم کا

درمیان اس سال کے ایک گروہ ملک مصر سے آیا تہا کہتے ہین کہ ایک ہزار آدمیا
کی جمعیت ہتی بعضے کہتے ہین کہ سات سو تہے بعضے پانسو بیان کرتے ہین — اور
اسیطرح سے ایک گروہ کوفہ سے — اور اسیطرح ایک گروہ بصرہ سے آیا —
مصر کے لوگ جو آئے تہے اونکی خواہش یہہ تہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو
مسند خلافت پر بٹہلانا چاہئے اور کوفی یہہ چاہتے تہے کہ حضرت زبیر کو رض
کو خلیفہ بنادین — اور بصرے والے یہہ آرزو رکہتے تہے کہ طلحہ کو امیرالمومنین
قرار دین — اپنی اپنی خواہشین لیکر داخل مدینہ ہوئے جبکہ پہلا جمعہ اون لوگون
کے داخل ہونیکے روز سے آیا — تو حضرت عثمان باہر گہر سے تشریف لائے
اور ہمراہ لوگونکی نماز پڑہی بعد فراغت نماز منبر پر تشریف لیجاکر خطبہ سنایا
اور ان گروہون سے مخاطب ہوکر جو باہر کے آئے ہوئے تہے یہہ ارشاد کیا کہ ای لوگو
سنو کہ اللہ ہی جانتا ہے اور باشندگان مدینہ بہی واقف ہین کہ تم لوگون کو
پیغمبر خدا صلعم نے لعنت کی ہے — چنانچہ محمد بن سلمہ الانصاری کہڑا ہوا اور اوسنے کہا
کہ مین گواہی دیتا ہون اسبات کی واقعی یہہ لوگ ملعون ہین یہہ سنتے ہی اون
لوگون نے حملہ کیا اور سبکو جوش آیا چنانچہ اونہون نے آدمیون کے پتہر مارنے
شروع کئے حضرت عثمان رض کو لوگون نے مسجد سے اونکے گہر بہیجا کیونکہ
ایک پتہر حضرت عثمان رض کے بہی ایسا سخت آکر لگا کہ منبر پر بیہوش ہوکر گر پڑے
اونکو لوگون نے اونکے گہر مین پہنچایا — اور ایک جماعت باشندگان مدینہ نے
حضرت عثمان رض سے مقابلہ کیا اون لوگون مین سعد بن ابی وقاص — اور حسن بن علی

خلافت حضرت عثمان رض

اور ابو ہریرہ بہی تہے — اِس بن علی بن ابیطالب — اور زید بن ثابت — انثا مین حضرت عثمان رض نے ایک قاصد کی زبانی اونکے پاس یہہ کہلاکر بہیجا کہ تم چلے جاؤ چنانچہ وہ مراجعت کر گئے جب یہہ گروہ لوگون کا ٹل گیا اوسوقت حضرت عثمان رض مسجد مین تشریف لائے اور تین ۳۳ تینیس روز تک ہمراہ لوگون کے نماز پڑہی بعدازان اونکو مسجد مین بہی آنے کی ممانعت بسبب خوف مفسدین کے ہوگئی وہ جو سردار مصر کے گروہ کا عافقی تہا اوسنے امامت کروائی اور ان لوگون کے ہمراہ نماز پڑہی — اور باشندگان مدینہ سب اپنے اپنے گہر ون مین بیٹہہ رہے — اور حضرت عثمان رض اپنے گہر مین چالیس دن تک بعضے کہتے ہین پچاس دن تک محصور رہے — بعدازان حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عثمان رض کے پاس آئے اور یہہ صلاح کی کہ لوگ یہہ کہتے ہین کہ مروان کو عہدہ منشی گری سے موقوف کیجے — اور عبد اللہ بن ابی سرح کو مصر سے معزول فرمائیے — حضرت عثمان رض نے مان لیا — حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لوگون کو سمجہا کر ٹہا دیا اور وہ بات رفت وگذشت ہوگئی — بعدازان مروان پاس حضرت عثمان رض کے آیا اوسنے کہا کہ یہہ صلاح نیک نہین ہے — آخر کار لاچار ہوکر ابن ابی سرح کو مصر سے موقوف کیا — اور محمد بن ابی بکر صدیق رض حاکم مصر کا مقرر کر کے روانہ فرمایا — اور محمد کے ہمراہ ایک گروہ مہاجرین اور انصار کا گیا — یہہ لوگ تاہنوز راہ ہی مین تہے کہ ایک غلام ناقہ سوار اونٹنی کدا تا ہوا چلا آتا دیکہا وہ اونسے راہ مین ملا انہون نے پوچہا کہ کہان جاتا ہے اوسنے کہا کہ مصر کے حاکم کے پاس جاتا ہون انہون نے کہا کہ مصر کا حاکم تو یہہ ہے یعنے محمد بن ابی بکر الصدیق — اوسنے جواب دیا کہ نہین مین دوسرے عامل کے پاس جاتا ہون جو ابن ابی سرح ہے یہہ سنکر انہون نے

بیان شہید ہونی حضرت عثمان رض کا

۱۰۴ اوسکو پکڑ لیا اور تلاشی لی اوسکے پاس ایک نامہ نکلا اوسپر حضرت عثمان ابن عفان رض کی مہر تھی اور اوس نامہ مین یہہ لکہا ہوا تہا کہ جسوقت یہہ محمد بن ابی بکر مع اپنے ہمراہیون کے تیرے پاس آوے اور تجکو کہے کہ تو معزول ہے تو قبول نکرنا اور کوئی حیلہ کرکے اسکو قتل کر ڈالنا اور اوس نامہ پر کچھہ عمل نکرنا جو یہہ اپنے ہمراہ لایا ہے اپنی حکومت کرتا رہ — یہہ نامہ دیکہہ کر محمد بن ابی بکر مع اپنے ہمراہیون کے جو مہاجرین اور انصارین سے تہے مدینہ کیطرف مراجعت کر آئے اور سب صحابہ کو جمع کرکے وہ نامہ دکہلایا — اور حضرت عثمان رض سے بہی اسکا حال پوچھا انہون نے کہا کہ واقعی مہر تو میری ہے اور میری کاتب کا خط بہی ہے لیکن مینے یہہ لکہنے کو امر نہین کیا چنانچہ اسپر حلف اٹہائی اسیوقت اون لوگون نے کہا کہ مروان کو ہمارے سپرد کردو آپ نے مروان کو بہی سپرد نکیا اس سبب سے اور زیادہ دشمنی اور کینہ لوگون کے دلون مین چہا گیا اور کوشش اونکے قتل کرنے مین کرنے لگے حضرت علی نے اپنے بیٹے امام حسن ع کو اور زبیر نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو اور طلحہ نے اپنے بیٹے محمد کو دروازہ نگہبانی کے کہڑا کردیا اور کہا کہ کسیکو انکے پاس سے ہٹا دو کسیکو اندر گہر مین گہسنے مت دو یہہ تینون شخص آدمیون کو روکتے تہے یہانتک کہ حضرت امام حسن ع زخمی بہی ہوگئے اور خون مین رنگے گئے — آخرکار یہہ ہوا کہ وہ لوگ دیوار پر چڑہکر حضرت عثمان رض کے ہمسایہ کے گہر پہنچے اونکے گہر مین جا کودے اونمین محمد ابن ابی بکر بہی تہے وہان جاکر اونکو شہید کیا بروقت شہادت کے جناب عثمان رض روزہ سے تہے اور قرآن شریف کی تلاوت کر رہے تہے یہہ واقعہ جانگداز اٹہاروین تاریخ ذی حجہ ۳۵ سنہ ہجری مین واقع ہوا انہون نے کل بارہ برس بارہ دن کم خلافت کی اور عمر مین اونکی اختلاف ہے کہتے ہین کہ بیاسی برس کے تہے — اور بعض کہتے ہین کہ چہتیر برس کے اور بعضے کہتے ہین کہ نوّے برس کے تہے اور کچھہ کہتے ہین — اور قبر اون

خلافت حضرت علی رض

روز تک جنازہ پڑا رہا کیونکہ اون لوگون نے گاڑنے ندیا بعد از ان حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حکم دیا کہ اسکو دفن کرو — حلیہ حضرت عثمان رض کا یہہ ہے بیچ سکے راس کا قد تہا خوبصورت چیچک کے داغ چہرہ پر بڑی داڑہی گندم گون اول دماغ پر بال نہ تہے اور داڑہی کو کتروایا کرتے تہے — دو بیٹیون پیغمبر خدا صلعم سے نکاح کیا تہا اسی واسطے اونکو ذوالنورین کہتے ہین — اور کاتب اونکے پاس مروان ابن الحکم بن العاص اونکے چچا کا بیٹا تہا — اور قاضی اونکا زید ابن ثابت تہا فضایل اونکی یہہ ہین کہ جیش العسرۃ کو بہت اونٹ مال کے انہون نے دئے تہے — اور جب مجاہدین غزوہ تبوک مین بہت بہوکے تہے اوسوقت حضرت عثمان رض نے اناج موافق گذارہ لشکر کے خرید کرکے خچر لدوا کر بہیجے تہے جب وہ سامان پاس پیغمبر خدا صلعم کے پہنچا تب حضرت نے اپنے ہاتہہ آسمان کی طرف بلند کرکے یہہ دعا فرمائی تہی کہ اے خدا مین راضی ہوا ہون عثمان سے تو بہی راضی ہوا وسئے اور شعبی روایت کرتا ہے کہ عثمان رض پیغمبر خدا صلعم کے پاس اپنے کپڑے اپنے اوپر ڈال کر گئے تہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیون نہ حیا کرون مین اوس شخص سے کہ حیا کرتے ہین اوس سے ملایکہ سبب مقتول ہونے حضرت عثمان رض کے فتنہ و فساد کے دروازہ کہل گئے

بیان اخبار حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ

واضح ہو کہ نام ابوطالب کا عبدمناف ہے یہہ صاحب عبدالمطلب کے بیٹے تہے جو رسول اللہ صلعم کے جد بزرگوار تہے — اور والدہ حضرت علی رض کی فاطمہ بنت اسد ابن ہاشم ہے پس مرتضی علی والدہ کیطرف سے بہی ہاشمی ہین اور باپ کی طرف سے بہی — جس روز کہ حضرت عثمان رض مقتول ہوے اوسی روز

خلافت حضرت علی رض

۱۲ ہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لوگون نے بیعت کی مگر کیفیت بیعت مین اختلاف ہے
بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ اصحاب رسول اللہ کے سب جمع ہوکر جنمین طلحہ رض اور زبیر
بہی تہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کہ کسکو خلیفہ مقرر
کرین ــ جناب علی مرتضی رض نے ارشاد کیا کہ میرے سے پوچھنے کی کچہہ حاجت
نہین جسکو تم اختیار کرلوگے مین بہی اوس سی راضی ہون سب نے یہہ عرض کی کہ ہم
سوا آپکے کسیکو اختیار نہین کرتے چنانچہ یہہ کلام مکرر سہ کرر کئی دفعہ ہوئے
اور بیان کیا کہ آپ ہمارے نزدیک حقدار بہی زیادہ ہین اور سب مین مقدم زیادہ
ہین بسبب سبقت ایمان کے اور آپ جیسا کوئی قریب رسول اللہ صلعم کا بہی نہین
غرضیکہ طلحہ بن عبد اللہ نے اولاً جناب امیر سے بیعت کی مگر حضرت طلحہ رض کا چونکہ
ہاتہہ ٹنڈا ہوگیا تہا درمیان جنگ احد کے اور اول انہون نے حضرت علی رض کی بیعت
کی اسواسطے حبیب ابن ذویب نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون کیونکہ اول جس شخص نے
بیعت کی وہ ہاتہہ سے ٹنڈا ہے یہہ امر بیعت تمام ہوتا ہوا معلوم نہین ہوتا ــ پہر
بیعت کی بعد ازان حضرت زبیر رض نے بیعت کی ــ اور حضرت علی رض نے
یہہ فرمایا کہ اگر تم میری بیعت کرنی چاہتے ہو تب تو مجہسے بیعت کرو اور اگر راضی
نہین ہو تو مین تمسے بیعت کرون دونون نے کہا کہ نہین ہمین تمسے بیعت کرتے ہین
ــ ایک روایت یہہ ہے کہ بعد از بیعت کے دونو نے یہہ اظہار کیا کہ ہمنے تو اپنی
جان کے خوف سے بیعت کرلی تہی پہر دونو بہاگ کر چار مہینے بعد بیعت حضرت
علی رض کی مکہ کو چلے گئے مگر سعد ابن ابی وقاص رض کو لوگ وہان سے لائے حضرت
علی رض نے ارشاد کیا کہ میری بیعت کرو اونسنے جواب دیا کہ جب سب آدمی
بیعت کر لینگے اوسوقت کرونگا اور قسم ہے خدا کی کچہہ مجہسے آپ کسی نوع کا
خیال بدنہ لائے حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ بہت بہتر اور اسی طرح سے

طرح سے عبد اللہ بن عمر نے بھی بیعت نہ کی اور انصار نے بھی بیعت نہ کی مگر چند شخصون
نے انمین سے بیعت کی وہ یہہ ہین حسان بن ثابت اور بن کعب بن مالک — اور
مسلمہ بن مخلد — اور ابو سعید الخدری — اور نعمان بن بشیر — اور محمد بن مسلمہ —
اور فضالہ بن عبید اور کعب بن عجرہ اور زید بن ثابت — ان لوگون کو حضرت
عثمان رض نے زکواۃ وغیرہ کے لینے پر متولی کر رکہا تہا — اور سعید بن زید
اور عبد اللہ ابن سلام — اور صہیب بن سنان — اور اسامہ بن زید — اور
قدامہ بن مظعون — اور مغیرہ بن شعبہ نے بھی بیعت سے انکار کیا ان لوگون کا
نام معتزلہ رکہا گیا کیونکہ اعتزال بمعنی یکطرف شدن ہے جب یہہ لوگ بیعت سے
پہر گئے اور نہ کی اسوقت یہہ لقب پایا — نعمان ابن بشیر رض ملک شام مین
وہ کرتا خون آلودہ حضرت عثمان رض کا اپنے ہمراہ لیتا گیا تہا جب وہ کرتہ
معاویہ کے پاس پہنچا اوسنے وہ کرتہ منبر پر ڈالکر باشندگان ملک شام کو حضرت
علی رض کے مقابلہ اور مقاتلہ کے واسطے برانگیختہ کیا — چنانچہ اہل شام جسوقت
وہ کرتا خون کا تہرا ہوا دیکہی بہت غصہ ہوتے — سوار رسلکے اور روایتین بہی
حضرت علی رض کی بیعت کے باب مین منقول ہوئی ہین ازانجملہ ایک یہہ ہے
کہ بعد حضرت عثمان رض کے مقتول ہونے کے پانچ روز تک مدینہ بدون خلیفہ
کے پڑا رہا — اور غافقی امیر مصر والون کا معہ اپنے ہمراہیون کے اس تلاش
مین رہا کہ کس شخص کو خلیفہ بنا دین جب کوئی اونکو نملا کیونکہ حضرت طلحہ رض اپنے
احاطہ مین تہے اور سعد — اور زبیر یہہ دونو شخص مدینہ سے نکل گئے تہے اور
بنی امیہ مین کوئی نہ تہا وہ بہاگ گئے تہے اسلئے سب مصری حضرت علی رض
کے پاس آئے آپنے انکو دہتکار بتلائی اور اسیطرح کوفی لوگ حضرت زبیر
رض کے پاس گئے — اور بصرہ والے حضرت طلحہ کے پاس اونہون نے بہی

خلافت حضرت علی رض

۴۱۴ اور نسے کلام ہوگئے۔ اور سبکے سب مجمعہ اسباب مین مختلف تھے کہ کسکو خلیفہ بنادین آخرشش حضرت علی کی خدمت مین آئے اور کہا کہ ہم بیعت آپسے کرتے مین آپ بہی تو غور کیجئے کہ کیا حال ہورہا ہے اسلام کا اور کس حادثہ مین ہم مبتلا ہورہے ہین حضرت علی رض نے نہ مانا انسین منت اور سماجت اور الحاح کرنا شروع کیا اسوقت حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ یہہ بات اگر تمکو منظور تو میرا اختیار بالکل ہوگا یعنے جو چاہونگا سو کرونگا اگر تمنے میرے حکم کی اطاعت نہ کی تو پہر مین بہی تم جیسا ہوجاؤنگا اسبات کے کہنے پر پہر الگ الگ ہوگئے اور اس امر کی مشورت کرکے سبنے کہا کہ اگر طلحہ رض اور زبیر رض بہی اس مشورہ مین داخل ہون تو بیعت مستقیم ہوجاوے ۔ یہہ بات ٹہراکر حکیم ابن جبلہ کو بصریون نے حضرت زبیر رض کے پاس بہیجا اور اوسکے ہمراہ چند آدمی بہی کردئے چنانچہ حضرت زبیر کو تلوار سے ڈراکر بجبر لائے اونہون نے بجبر بیعت کی۔ اور حضرت طلحہ کے پاس اشتر کو معہ چند نفر کے بہیجا وہ انکو بہی لائے اور جبتک بیعت نہ کی نیند نہ چہوڑا ۔ جب صبح ہوئی وہ دن جمعہ کا تہا سب آدمی مسجد مین جمع ہوئے اور حضرت علی رض منبر پر چڑہے اور کہا کہ لوگو مجکو اس امر خلافت سے باز رکہو سبنے کہا کہ یہہ ہمکو منظور نہین ۔ چنانچہ اولا حضرت طلحہ نے بیعت کی اور کہا کہ مین بیعت کرتا ہون جبراً اور ہاتہہ حضرت طلحہ رض کا ٹنڈا تہا لوگون نے کہا کہ یہہ امر تمام نہین ہوگا فال بد ہوئی جیسا کہ اول روایت مین ہم ذکر کرچکے ہین ۔ اور اہل مدینہ مین سے تمام مہاجرین اور انصار نے سوا ان شخصون کے جنہون نے بیعت نہین کی جنکا نام اوپر گذرا سب نے بیعت کی یہہ روز جمعہ کا پچیسوین تاریخ ذالحجہ کی تہی اور ۳۵ سنہ ہجری مین یہہ بیعت ہوئی ۔ پہر حضرت طلحہ رض ۔ اور حضرت زبیر دونو مدینہ سے چلے گئے اور حضرت عائشہ رض سے جا ملے

خلافت حضرت علی رض

۳۵ھ جب حضرت عثمان

جا ملے وہ بیوی بارادہ حج تشریف لیگئی تہی اوس زمانہ مین کہ جب حضرت عثمان
رض اپنے گہر مین محصور تہے — اور حضرت عایشہ رض بہی حضرت عثمان رض سے کچہہ
نفرت رکہتے تہے ہمراہ اور منکرین کے لیکن یہہ نہ جانتے تہے کہ انجام کار یہہ ہوگا
جو ہوا — اور بروقت مقتول ہونے حضرت عثمان رض کے حضرت ابن عباس رض
کہین تشریف رکہتے تہے پہر مدینہ مین بعد بیعت حضرت مرتضی علی کے تشریف لائے
اور حضرت علی رض کے مکان مین جسوقت تشریف لیگئے تو اونہون نے مغیرہ بن شعبہ
کو حضرت علی رض کے پاس سے نکلتے ہوئے دیکہا — ابن عباس رض نے حضرت
علی رض سے پوچہا کہ مغیرہ کیا کہتا تہا — حضرت علی رض نے فرمایا کہ پہلے تو
اسنے یہہ مشورہ دی تہی — کہ معاویہ وغیرہ عمال عثمانیہ کو ابہی آپ معزول نفرمایے
اور ابہی جاے پر اونکو مقرر رہنے دیجیے جبتک کہ بیعت نہ کرلین اور امر خلافت
مستحکم نہ ہوجانے بیہے اسبات سے انکار کیا تہا آج یہہ پہر آیا اور اوسنے کہا کہ
جو آپکی راے عالی مین آوے وہ کیجیے وہی میری راے ہے — ابن عباس
رض بولے کہ اولا تو آپکو اسنے نصیحت کی بات کہی تہی مگر دوسری دفعہ اسنے
اولٹی سوجہائی اور بری نصیحت کی کیونکہ مجکو اسبات کا خوف ہے کہ شام کے
باشندے نہ پہر جائین — اور باوجودیکہ طلحہ اور زبیر کی طرف سے بہی میری
چہاتی نہین ٹہکتی کہ وہ آپسے نہ لڑین اگر مجہسے صلاح لیجیے تو مین یہہ صلاح دیتا ہون
کہ معاویہ کو ابہی آپ موقوف اور معزول عہدہ حکومت شام سے نہ کیجیے کیونکہ
اگر اوسنے آپ کی بیعت کرلی تو پہر ہر ایک کو جسکو آپ چاہینگے اوکہہ ڈالنا
معزول کردینا کچہہ کام نہین رکہتا — حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ قسم ہے
خدا کی اوسکو تلوار کے فرے کے سوا کچہہ نہ دونگا — اوسوقت مینے کہا کہ یا
امیر المومنین آپ مرد شجاع ہین صاحب راے نہین ہین حضرت علی نے جہنجلا کر کہا

 کہ تیری راے جب مین نہ مانون تو تجکو میری اطاعت کرنی چاہئے مجھے ان باتون سے کیا کام — ابن عباس فرماتے ہین کہ اوسوقت مینے کہا کہ جو آپکو اچھا معلوم ہو وہ کیجئے ہم تو تابعدار ہین — اور مغیرہ مدینہ سے نکل کر مکہ مین جا پہنچا

اب شروع ہوا چھتیسوان ۳۶ سال ہجری نبوی صلعم کا

درمیان اس سال کے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے اپنی طرف سے عامل اور حاکم مقرر کر کے اطراف اور بلاد کو روانہ فرمائے اور عمال عثمانیہ کو معزول فرمایا — تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ عمارۃ بن شہاب کو جو کہ ایک شخص مہاجرین مین سے ہے کوفہ کا عامل مقرر فرمایا — اور عثمان بن حنیف انصاری کو بصرہ کی حکومت مرحمت ہوئی — اور عبد اللہ بن عباس رض کو ملک یمن کا صوبہ کیا یہہ شخص مشہور سخاوت مین ہے — اور قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کو مصر پر متعین فرمایا — اور سہیل بن حنیف انصاری کو شام کا عامل کر کے روانہ فرمایا جبکہ یہہ شخص بمقام تبوک کے پاس پہنچا اوسکو چند عرب سوار اوسکو راہ مین ملے پوچھا کہ تو کون شخص ہے اسنے کہا کہ امیر ہون شام کا — اونہونے کہا کہ اگر تجکو سوا حضرت عثمان کے کسی اور شخص نے بھیجا ہے تو اولٹے پیر پھر جا — اوسنے کہا کہ کیا تمنے سنا نہین حال حضرت عثمان رض کا اونہون نے کہا کہ ہان سن چکے ہین چنانچہ وہ اولٹا چلا آیا — اور قیس بن سعد جو مصر پر متعین ہوئے تھے وہ جاتے ہی والی ہوگئے مگر ایک فرقہ عثمانیہ نے اوسکی اطاعت منظور نہ کی اور کہا کہ جبتک قاتل عثمان رض نہ مقتول ہوئی تب تک ہم کبھی اطاعت علی رض کی منظور نہ کرین گے — اور عثمان ابن حنیف جب بصرہ مین گیا — ایک فرقہ نے

فرقہ نے اطاعت منظور کی ایک نے مخالفت اختیار کی اور عمارہ جب کوفہ کو گیا

— اوسکو طلیحہ ابن خویلد الاسدی جسنے دعوہ نبوت کا درمیان خلافت ابوبکر صدیق کے

کیا تھا راہ مین ملا اوسنے کہا کہ اہل کوفہ اپنے امیر کا بدلا اور خون کا عوض لینا

چاہتے ہین وہ بھی حضرت علی رض کی خدمت مین مراجعت کر آیا — اور کوفہ پر ابو

موسیٰ اشعری اول سے حاکم تہا — اور عبد اللہ بن کو تشریف لیگئے وہا انکے عامل

یعلی بن منبہ تہا عبد اللہ جاتے ہی عامل ہوگئے یعلی نے یہہ چالاکی کی کہ سب محصول کا

روپیہ اور جو موجود تہا سب لیکر مکہ کو بہاگ گیا اور حضرت عایشہ رض — اور طلحہ

— اور زبیر سے جاملا وہ سب مال اونکے سپرد کیا

بیان حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر رض کی جانیکا طرف بصرہ کی

جب حضرت عایشہ رض کو یہہ خبر پہنچی کہ حضرت عثمان رض نے شربت شہادت

پیا یہہ امر اونپر گران گذرا اور درپے تلاش قاتل حضرت عثمان رض کے واسطے

قصاص کے ہوئین اور حضرت طلحہ اور زبیر رض — اور عبد اللہ بن عامر اور ایک

گروہ بنی امیہ کا سب مساعد اور مددگار حضرت عایشہ رض کے ہوے اور ایک

لشکر عظیم جمع ہوگیا اور مشورہ کے بعد یہہ تجویز ہوئی کہ بصرہ پر جاکر اپنا غلبہ کر لینا چاہیے

— اور معاویہ ملک شام مین علی رض سے سمجھہ لیگا — اتفاق سے عبد اللہ ابن عمر

بھی مدینہ سے مکہ مین آپہنچا تہا اوسے بھی اونہون نے کہا کہ آپ بھی ہمارے ہمراہ

چلئے اوسنے انکار کیا — لیکن وہ سب انبوہ صحابہ کا ہمراہ حضرت عایشہ رض کے

بصرہ کو روانہ ہوا — اور یعلی ابن منبہ نے حضرت عایشہ رض کو ایک اونٹ

جسکو عسکر کہتے تہے نذر کیا وہ اونٹ اسیو دینار کی خرید تہا بعضے کہتے ہین کہ اسی

خلافت حضرت علی رض

۱۸۴ زبیار کو خرید اتہا چنانچہ حضرت عایشہ رض اوس اونٹ پرسوار ہوئین اور راہ مین درمیان ایک جگہہ کے جسکو حواب کہتے ہین مقام کیا۔ وہانکے کتے ان لوگون کو بہونکنے لگے۔ حضرت عایشہ رض نے پوچہا کہ یہہ کونسا چشمہ تہے لوگون نے بیان کیا کہ اسکو ماء حواب کہتے ہین حضرت عایشہ نے باواز بلند غل مچانا شروع کیا اور کہا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون مینے سنا ہے رسول خدا صلعم سے آپ فرماتے تہے اوسوقت تمام بیبیان حضرت کی وہان موجود تہین کہ مجہکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید کوئی بیوی تمین سے ایسی ہے کہ اوسکو حواب کے کتے بہونکین گے۔ یہہ کہکر اپنے اونٹ کے بازو مین ایک لکڑی کی چوٹ ماری اور اوسکو بٹہلایا اور حضرت عایشہ رض نے کہا کہ مجکو جانے دو قسم ہے خدا کی مین ہی ماء حواب والی ہون اور لوگون نے حضرت عایشہ کا اونٹ ایکدن اور ایک رات بٹہلایا رکہا اور عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ یا ام المومنین یہہ بات جہوٹ ہے اس چشمہ کا نام ماء حواب نہین ہے ہر چند وہ یہہ کہتے تہے مگر حضرت عایشہ کو یقین نہوتا تہا غرضکہ وہان سے جلدی کوچ کرکے بصرہ پر لڑائی کرکے اپنے قبضہ مین کرلیا اور عثمان بن حنیف کو وہانسے نکالدیا۔ اس جنگ مین عثمان ابن حنیف کے مددگارونمین سے چالیس آدمی مقتول ہوئے اور عثمان ابن حنیف کو پکڑکر اوسکی ڈاڑہی اور بہوین نوچکر قید کیا مگر پہر چہوڑدیا

بیان سفر کرنی جناب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا طرف بصرہ کی

جبکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہہ خبر پہنچی کہ حضرت عایشہ رض مع طلحہ اور زبیر رض کے بصرہ کی طرف کوچ کرگئے ہین اوسوقت حضرت علی رض بہی چار ہزار باشندگان مدینہ اپنے ہمراہ لیکر بصرہ کی مہم پر تشریف لیگئے ان چار ہزار مین چار سو آدمی تو وہ تہے

خلافت حضرت علی رض

اور آٹھ سو انصار تھے جنہون نے حضرت علی رض سے بیعت نیچے ایک درخت کی تھی اور سیمنہ مین سے تھے — اور علم بردار اس لشکر کا محمد ابن حنیفہ رض آپکے بیٹے تھے اور میمنہ لشکر پر حضرت امام حسن رض — اور میسرہ لشکر پر حضرت امام حسین رض اور سوار ان پر عمار بن یاسر — اور پیادون پر محمد ابن بکر الصدیق اور پیش خیمہ کا سردار عبداللہ ابن عباس رض تھے یہہ سفر درمیان ربیع الاخر سنہ ۳۶ ہجری کے ہوا تھا جبکہ حضرت علی رض بمقام ذی قار پر پہنچے اوسوقت عثمان ابن حنیف اونکی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا امیر المومنین آپنے مجکو ڈاڑہی سمیت بہیجا تھا اور مین امرد ہوکر ڈاڑہی بچو اکر آیا ہون حضرت علی نے ارشاد کیا کہ تجکو اسکے عوض ثواب اور بہلائی ملے گی — اور ارشاد کیا کہ مجہسے پہلے دو شخص ان لوگون پر والی ہو چکے ہیں اونہون نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل کیا پہر جب تیسرا شخص اون پر والی ہوا اوسکے حقمین گفتگو کرتے رہے پہر مجہسے بیعت کی اور طلحہ اور زبیر نے بہی اول بیعت کی مگر پہر برگشتہ ہو گئے مین تعجب کرتا ہون کہ یہہ لوگ ابی بکر رض — اور عمر رض — اور عثمان رض سے تو متفق رہے اور علی سے مخالف ہین اسکا کیا سبب ہے قسم ہے خدا کی یہہ دونو جانتے ہین کہ مین اون لوگون سے جو اول گذرے کچھ کم رتبہ کا نہین ہون

بیان جنگ جمل کا

واضح ہو کہ درمیان اس جنگ کے ایک گروہ اہل کوفہ کا حضرت علی رض کے ہمراہ ہوا — اور ایک گروہ حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر کے ہمراہ ہوا اور ایک نے دوسرے پر چڑہائی کی اور نصف جمادالاخر سنہ ۳۶ مین درمیان ایک مقام

خلافت حضرت علی رض

۴۰ھ کے جسکو خریبہ کہتے ہین مقابلہ ہوا ــــ لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے زبیر رض کو کہلا بہیجا کہ مجکو تمسے کچہہ کہنا ہے قبل از جنگ اور مقابلہ کے تم میرے سامنے آؤ جسوقت کہ زبیر رض حضرت علی رض کے مقابلہ مین آ ئے اسوقت آپ نے ارشاد کیا کہ اے زبیر تجکو وہ بہی یاد ہے کہ ایک روز تو ہمراہ رسول اللہ صلعم دربیان بنی غنم کے گیا تہا پیغمبر خدا صلعم نے مجکو دیکہہ کر تبسم فرمایا تو نے یہہ کہا تہا کہ حضرت انمین کونسی بات موجب ضحک اور ہنسی کے ہے پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ اے طلحہ اسمین کوئی بات ہنسی کی نہین ہے تو اوسکو دوست رکہتا اسوقت تو نے کہا کہ مین اوسے محبت رکہتا ہون رسول اللہ نے فرمایا کہ نہین تو اوسے مقابلہ کریگا اور اوسپر ظلم کریگا اور تو نے یہہ کہا یا حضرت یہہ نہین ہوسکتا ــــ زبیر رض یہہ بات سنکر کہنے لگے کہ قسم ہے مجکو اب مین آپ سے ہرگز لڑائی نہ کرونگا کیونکہ قول رسول مقبول کا اب مجکو یاد آگیا حضرت زبیر کے بیٹے نے اوسے کہا کہ اے باپ تو نے جو قسم حضرت علی رض سے نہ لڑنے کی کہائی ہے اسکا کفارہ ادا کر دے چنانچہ زبیر رض نے اپنے غلام مسمی مکحول کو آزاد کر کے جنگ کی اور دو جانب سے لڑائی ہونے لگی اوسوقت حضرت عایشہ اوس اونٹ پر جسکا نام (عسکر) ہے درمیان ہودہ کے سوار تہین اور بسبب اجتماع دو انبوہ آدمیون کے وہ اونٹ مثل ایک ٹیلہ کے دکہلائی دیتا تہا آخر کار حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر کو شکست ہوئی ــــ اور مروان ابن الحکم نے حضرت طلحہ رض کے ایک ایسا تیر مارا کہ وہ شہید ہوگئے یہہ دونو حضرت عایشہ کے ہمراہیون مین تہے یون کہتے ہین کہ مروان بن الحکم نے حضرت عثمان رض کے قتل کا بدلا حضرت طلحہ سے لیا تہا کیونکہ اوسنے حضرت عثمان رض کے قاتلین کی مدد کی تہی ــــ اور زبیر رض مدینہ کیطرف بہاگ گئے اور وہ اونٹ کہ جسپر حضرت

حضرت عائشہ سوار تہین اوسکی باگ پر بہت ہاتہہ قطع کیے گئے اور کہتے ہین کہ جانبین سے بہت آدمی شہید ہوئے جبکہ جنگ و جدل سامنے اس اونٹ کے ہوچکا اوسوقت علی مرتضی نے ارشاد فرمایا کہ ذبح کر ڈالو اس اونٹ کو چنانچہ ایک شخص نے ایک ہاتہہ اوسکے ایسا مارا کہ وہ گر پڑا — اور حضرت عائشہ رض اپنے ہودہ مین رات تک بیٹہی رہین — آخر کو محمد بن ابی بکر نے جو حضرت عائشہ رض کے بہائی ہین اونکو بصرہ مین درمیان مکان عبد اللہ بن خلف کے اوتارا — اور حضرت علی رض نے تمام مقتولین اصحاب جمل کے لاشون کو دیکہا اور اونکی نماز پڑہکر اونکو دفن کیا — جسوقت حضرت علی نے دیکہا کہ طلحہ رض بہی مقتول ہوگئے اوسوقت آپنے بحسرت فرمایا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون قسم ہے خدا کی مجکو برا معلوم ہوتا ہے کہ مین قریش کو بچہڑا ہوا پاؤن اور حضرت طلحہ رض کے جنازہ کی نماز حضرت علی رض نے پڑہی — اور یہہ نقل نہین کی گئی کہ حضرت علی رض نے مقتولین جنگ صفین کے جو شام کے لوگ تہے نماز پڑہی یا نہ پڑہی مگر جنگ جمل والون کے جنازہ کی نمازین بیشک پڑہین — اور حضرت زبیر رض جنگ جمل سے بارادہ مدینہ کے تشریف لئے جاتے تہے جبکہ بنی تمیم کے چشمہ پر پہنچے اوسجاے احنف بن قیس بیٹہا ہوا تہا* — احنف کو لوگون نے خبر دی کہ یہہ حضرت زبیر آتے ہین — احنف نے کہا کہ دونون لشکرون کو بڑہاکر آپ چلا آیا ہے اوسجاے عمرو بن جرموز المجاشعی نے جب اوسکے کلام سنے وہ وہان سے اوٹہکر زبیر رض کے پیچہے ہولیا یہانتک کہ وہ وادی سباع مین اوسکو سوتا ہوا پاکر مار کر اونکا سر حضرت علی رض کے خدمت مین لے گیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد کیا کہ مینے سنا ہے کہ رسول اللہ فرماتے تہے کہ قاتل زبیر جہنمی ہے

---

* یہہ شخص جنگ سے یکسو ہوکر بایں ارادہ اسجاے بیٹہا تہا تاکہ دریافت کرے کہ فتح کسکو ہوئی

۴۲۲ اسوقت عمرو بن جرموز مذکور نے یہہ شعر پڑہے جنکا ترجمہ یہہ ہے (ایا مین سر زبیر کا حضرت علی رض کے پاس بامید انعام لیگیا اونہون نے بشارت دی مجکو آگ کے قبل ظاہر ہونیکے پس بری ہے بشارت اور تحفہ اور میرے نزدیک قتل زبیر اور گوز مارنا ٹیجر یہ وڑی کا برابر ہے) — بعد ازان حضرت علی رض نے حضرت عایشہ رض سے کہا کہ تم مدینہ مین جاکر اپنے گہر مین بیٹہو چنانچہ وہ بیوی رجب کا چاند دیکہہ کر درمیان اسی سن کے تشریف لی گئین اور بہت لوگون نے اونکی مشایعت کی اور حضرت علی رض نے مایحتاج اور جو کچہہ اونکو چاہیے تہا سب مہیا کر دیا اور اپنے بیٹون کو ارشاد کیا کہ ایک منزل تک تم جاکر انکو پہنچا دو چنانچہ حضرت عایشہ مکہ شریفہ کو تشریف لیگین اور اسی سال کا حج ادا کرکے مدینہ کو مراجعت فرمائے — کہتے ہین کہ تعداد مقتولین کی جو بروز جنگ جمل فریقین سے مارے گئے تہے دس ہزار تہے — اور حضرت رض نے بصرہ پر عبد اللہ ابن عباس کو حاکم مقرر کیا اور آپ کوفہ کو تشریف لیگئے وہان کا انتظام کرکے تمام عراق اور مصر اور یمن اور حرمین اور خراسان سوا شام کے سبکا انتظام کر لیا اور ملک شام مین معاویہ تہا وہان کے باشندے اوسکے تابعدار تہے — اسلئے حضرت علی رض نے جریر بن عبد اللہ البجلی کو باین ارادہ بہیجا کہ معاویہ سے بیعت کا اقرار کروائے اور اسے یہہ کہے کہ جس بیعت مین سب مہاجر اور انصار داخل ہو چکے ہین وہ بہی داخل ہو — چنانچہ حسب ارشاد حضرت علی رض کے جریر معاویہ کے پاس گیا معاویہ نے بیعت کی کرنے مین درنگ کی یہانتک کہ عمرو بن العاص فلسطین سے معاویہ کے پاس آگیا ان ایام مین عمرو بن العاص فلسطین مین تہا — اوسنے آکر دیکہا کہ اہل شام سب متفق اسبات پر ہین کہ حضرت عثمان رض کے خون کا عوض لینا چاہیے — عمرو مذکور نے اون لوگون سے کہا کہ تم حق پر ہو اور معاویہ سے یہہ مشورت کی کہ حضرت علی رض سے مین اور تو دونو متفق ہوکر جنگ کرین

خلافت حضرت علی رض

کرین لیکن اسمین یہہ شرط ہے کہ جب تبری فتح ہو تو مجکو مصر کا حاکم کر دینا اوسنے منظور کیا او سوقت مین متولی مصر قیس ابن سعد بن عبادہ حضرت علی رض کیطرف سے تہا جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہین کہ ایک فرقہ عثمانیہ نے اوسکی اطاعت منظور نہ کی تہی وہ لوگ ایک گانو مین جسکو خرتبا کہتے ہین اور قریب شہر مصر کے واقع ہے جا رہے تہے — اور قیس مذکور تیز عقل تمام عرب مین تہا اوسنے دیکہا کہ مصلحت یہہ ہے کہ انسے کچہہ تعرض نہ کرو اور لڑائی کرنی مناسب نہین تا کہ یہہ لوگ معاویہ سے نہ ملجائین اور معاویہ نے قیس مذکور چند خط اسطور کے لکہے کہ مین تجکو بہت بڑا اختیار اور اقتدار دونگا تو مجہسے ملجا اور متفق ہوجا اوسنے ہرگز نہ مانا — تب معاویہ نے ایک جہوٹا خط اوسکی جانب سے بنا کر لوگون کے سامنے پڑہا اور یہہ لوگون کو جتلا دیا کہ قیس مذکور مجہسے ملا ہوا ہے چنانچہ اسیواسطے اوسنے اون لوگون سے جو اوسکے فرمان برداری سے خارج ہوکر خرتبا مین جا رہے ہین کچہہ تعرض نہین کیا اور کسی سے لڑائی نہین کی یہہ خبر حضرت علی رض کے پاس پہنچی اونہون نے قیس مذکور کو مصر سے معزول فرما کر بجائے اوسکے محمد ابن ابی بکر کو حاکم مصر کا مقرر کر دیا — وہ مصر کو پہنچے اور قیس مدینہ مین آیا اور حضرت علی رض سے ملاقات کی اسی سبب سے جنگ صفین برپا ہی قیس مذکور نے سب حال اپنا جو معاویہ کے ہمراہ گذرا تہا بیان کیا جب حضرت علی رض کو معلوم ہوا کہ یہہ شخص صحیح کہتا ہے اور قیس مذکور حضرت علی رض اور حضرت امام حسن رض کے ہمراہ اسیطرح برابر رہا تہا یہانتک کہ خلافت معاویہ کو سپرد ہوئی — اور محمد ابی بکر جب مصر مین گئے اور اوسکے متولی ہوئے اسوقت قیس نے اونکو یہہ وصیت کردی تہی کہ اہل خرتبا سے تم متعرض نہ ہونا اونہون نے نہ مانا اور ایک قاصد کی زبانی باشندگان خرتبا کے پاس یہہ پیام کہلا بہیجا کہ یا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیعت اختیار کرو اور نہین مصر کی زمین سے نکل جاؤ اونہون نے یہہ جواب دیا کہ ہم بیعت نہین کرتے اور ہمکو ابہی مہلت دو دیکہین

 کہ انجام کار کیا ہوتا ہے اوسنے انکار کیا اور نمانا

بیان جنگ صفین کا

جبکہ عمرو مذکور بالا معاویہ کے پاس گیا اور حضرت علی رض سے لڑنے کا ارادہ ہوا جیساکہ ہم اوپر بیان کر چکے اوسوقت جریر بن عبد اللہ البجلی حضرت علی رض کی خدمت مین حاضر ہوئے اور سب حال اونسے کہا حضرت علی رض نے کوفہ سے معاویہ پر خروج کیا — اور معاویہ اور عمرو شام کی فوج لیکر حضرت علی رض کی طرف چلے لیکن معاویہ دیر سے چونکہ چلتا تہا اسلئے دونو جانب کے لشکرون کا مقابلہ صفین مین ہوا لیکن ابہی کچہہ لڑائی نہ ہوئی تہی کہ ۳۶ سنہ ہجری پورا ہو چکا اور شروع ہوا

اب شروع ہوا سینتیسوان ۳۷ سال ہجری نبوی کا

واضح ہو کہ درمیان اس سنہ کے دونو طرف کے لشکر صفین مین پڑے ہوئے تہے اور تمام ماہ محرم بہی گذر چکا تہا کہ لڑائی نہ ہوئی اور خط و کتابت جانبین سے آپسمین ہے مگر کچہہ انتظام نہ ہوا اور مراسلات سے کچہہ کار نہ نکلا المختصر ماہ صفر کے شروع ہوتے ہی جنگ ہونی شروع ہوئی اور بہت لڑائیان ہوئین کہتے ہین کہ نوے ۹۰ لڑائیان صفین مین واقع ہوئین اور ایکسو دس روز جانبین کا قیام اوسجا رہا اور شام کیطرف کے پینتالیس ہزار آدمی مارے گئے — اور اہل عراق کے پچیس ۲۵ ہزار شہید ہوئے اور مقتولین مین پچیس آدمی تو جنگ بدر کے تہے اور حضرت علی رض نے اپنے اصحاب سے تاکید یہہ کہہ رکہا تہا کہ جبتک طرف ثانی

کو لڑتا ہوا نہ دیکھو ہرگز نہ لڑنا اور بہاگتے کو قتل نہ کرو — اور اونکے مال مین سے
کچھہ نہ لو اور کسی کا ستر نہ کہولو — معاویہ کہتا ہے کہ میرا ارادہ بہاگنے کا جنگ
صفین مین ہوگیا تہا لیکن مجکو ابن الاطنابہ کا ایک شعر یاد آگیا اسلیے مین ثابت دل
اور مستقیم ہوگیا اوس شعر کا ترجمہ یہہ ہے — انکار کرتی ہے ہمت میری
اور حیا میری اور متوجہ ہونا میرا اوپر شجاع طاقت ور کے — اور دنیا مال
اوپر برے کار کے اور خریدنا حمد کا قیمت دیکر — اور قول میرا یہہ کہ جبکہ برانگیختہ
ہو اور جوشش زنی کرے نفس میرا وہ کار کر کیونکہ یا تیری تعریف ہوگی یا راحت
پاوے گا اوس رنج سے — اور عمار بن یاسر حضرت علی رض کے طرف ہوکر
خوب لڑے انکی عمر کچھہ اوپر نوے برس کی تہی اسیواسطے حربہ اونکے ہاتہہ مین کانپتا تہا
اور فرماتے تہے کہ یہہ وہ علم ہے جسے ہمراہ رسول اللہ صلعم کے تین دفعہ لڑا ہون
اب یہہ چوتہی لڑائی ہے اور ایک دودہ کا پیالہ مانگا اور پیا اور کہا کہ سچ کہا ہے
اللہ اور اوسکے رسول صلعم نے کہ آج کے روز محبین محمد صلعم اور اوسکے کنبے کو چہوڑونگے
اور کہا ہے رسول اللہ صلعم نے کہ آخیر رزق میرا دنیا مین دودہ آب آمیختہ ہے
اب مجکو معلوم ہوا کہ مین شہید ہونگا — روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر
جلد جلد باآواز بلند یہہ فرماتے تہے کہ ہم جنگ کرتے ہین تمسے تاویل قران پر جسطرح
کہ ہم لڑتے تہے تمسے بروقت نازل ہونے قران کے یعنے جیسا کہ تم انکار کرتے تہے
نزول قران کا حالت کفر مین اوسوقت ہم تمسے لڑے تہے اب ہم تمسے اسواسطے
لڑتے ہین کہ باوجود مسلمان ہونیکے تم نہین مانتے امر خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ
مین اختلاف کرتے ہو اور عمار ندکو تا وقت شہادت لڑا کئے — اور ایک
حدیث صحیح و متفق علیہ مین یہہ آیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا تہا کہ عمار ایک
فرقہ باغی سے لڑے گا — کہتے ہین کہ قاتل عمار ابو عادیہ ہے اسنے ایک نیزہ

۲۲۶ھ اونکے مارا وہ زمین پر گر پڑے اور ایک اور شخص آکر اونکا سر کاٹ کر لیگیا اور دونو
جھگڑتے ہوئے عمرو اور معاویہ کے پاس آئے ہر ایک شخص ان دونوں سے بامید
انعام کہتا تہا کہ مینے اوسکو قتل کیا ہے معاویہ نے جواب مین کہا کہ تم دونو جہنمی ہو
جب وہ دونو چلے اوسوقت معاویہ نے عمرو سے کہا کہ جیسا آجکے روز معاملہ پیش
مین آیا ہے ایسا کبھی مینے نہین دیکھا کیونکہ لوگونکا یہہ حال ہے کہ وہ ہماری غرض کو
نہین جانتے اپنی جان امورات لاطایلہ مین خرچ کرتے ہین عمرو نے کہا سچ ہے
یہی بات ہے قسم ہے خدا کی تو جانتا ہے مین اگر آجکے روز سے بیس برس پہلے
مرجاتا تو خوب ہوتا جبکہ حضرت عمار مقتول ہوچکے اوسوقت
حضرت علی رض نے بارہ ہزار جوان منتخب کرکے معاویہ کے لشکر پر حملہ کیا اوسوقت
یہہ حالت ہوئی کہ تمام لشکر شام کی صفین شکستہ ہوگئین اور حضرت علی رض فرماتے
جاتے تہے کہ قتل کرونگا مین ان سبکو اور مجکو معاویہ بڑی آنکہہ والا مثیل نہین دکہلائی
دتیا پہر آپ نے آواز بلند پکار کر کہا کہ اے معاویہ خلق اللہ کا کیون خون کرواتا ہے
آو ہم تم دونو لڑین اگر مین تجکو مارڈالونگا میری خلافت رہی اور اگر تو نے مجکو مارڈالا
تو بادشاہ ہوجاویگا — عمرو نے سنکر معاویہ سے کہا کہ تیرے چچا کے بیٹے نے
انصاف کی بات کہی ہے معاویہ نے کہا کہ کیا خاک انصاف کیا وہ جانتا ہے
کہ جو شخص اوسے لڑا ہے وہ کبھی فتح مند نہین ہوا بلکہ اوسنے قتل ہی کرڈالا ہے
— عمرو نے کہا کہ پہر لڑائی چھوڑ دینے بہی نہین بنتی معاویہ نے کہا کہ مین تو خلافت
رہنے بعد جانتا ہون پہر لیلتہ الہریر کو مشابہہ لیلتہ القادسیہ کے ایک لڑائی ہوئی
یہہ رات جمعہ کی تہی صبح تک لڑائی رہی روایت کی گئی ہے کہ حضرت علی رض نے
اس رات مین چار سو تکبیرین کہین اور عادت سے اونکی یہہ بات تہی کہ جب کوئی
مقتول ہوتا تہا تو ایک تکبیر کہا کرتے تہے اسے معلوم ہوتا ہے کہ شاید چار سو آدمی

آدمی مقتول ہوئے یہہ لڑائی روز جمعہ کے دوپہر دن تک ہوا کی — مگر اشتر خوب لڑا یہانتک کہ لڑتے لڑتے مخالفین کے لشکر تک پہنچ گیا اور حضرت علی رض نے آدمیونکی مدت اوسکو دی — جب عمرو نے دیکھا کہ معاملہ دگرگون ہوا اور حضرت علی رض کے مبارز غالب ہوئے جاتے ہین اوسوقت قران شریف نیزون پر رکھہ کر باواز بلند کہا کہ یہہ کلام اللہ ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے جب اہل عراق نے دیکھا کہ قران شریف نیزون پر لٹکے ہوئے ہین اوسوقت حضرت علی رض کی خدمت حاضر ہوکر عرض کرنے لگے کہ آپ قران شریف کو نہین مانتے — حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ تم اپنے حق اور صدق پر اپنے دشمنون سے لڑے جاؤ — کیونکہ عمرو اور معاویہ اور ابن ابی سیط اور ابن ابی سرج اور ضحاک بن قیس یہہ لوگ دیندار نہین ہین اور نہ صاحب قران ہین ہین اونکو خوب جانتا ہون تم اتنا نہین جانتے افسوس ہے کہ تم لوگ نہین سمجھتے اونہون نے فریب دینے کو قران شریف نیزون پر بلند کئے ہین اون لوگون نے جواب دیا کہ آپ ہمکو قران شریف سے منحرف کرتے ہین ہمتو نہین مانتے حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ مین ان لوگون سے اسواسطے لڑتا ہون تا کہ یہہ دیندار ہوجاوین اور خدا کے حکم کو مانین کیونکہ اونہون نے موافق حکم خدا کے عمل نہین کیا بلکہ نافرمان برداری کرتے ہین — اوسوقت مسعود بن فدک تمیمی — اور زید بن حصین الطائی جو اوس گروہ مین موجود تہے جنکا لقب خارجی مقرر ہوا اونہون نے کہا کہ یا علی قران کو ماننا چاہئے جب قران بیچ مین آگیا اوسوقت انکار نہ کیجے والا نہ ہم مخالفین کے حوالہ آپکو مع اپکے ہمراہون کے کردین گے اور جو حال حضرت عثمان ابن عفان کا کیا ہے ویسا ہی آپکا کرین گے — حضرت علی رض نے جواب دیا کہ اگر تمکو میری اطاعت منظور ہے تو جنگ کرو اور اگر نہین مانتے تو جو تمہاری

 رائے مین آیا ہے وہ کرو — انہون نے کہا کہ آپ ایک آدمی اپنا بہیج کر اشتر کو
بلوا لیجیے چنانچہ ایک شخص کو حضرت علی رض نے اشتر کے پاس بہیجا اوسنے جا کر کہا
کہ جناب علی مرتضیٰ تمکو بلاتے ہین — اشتر نے کہا کہ یہہ ساعت اس مقام سے
ٹلنے کی نہین ہے چنانچہ قاصد مراجعت کرکے حضرت علی رض کے پاس آیا اور
عرض کی کہ یہہ حال ہے اسی اثنا مین آوازین اور شور اشتر کے طرف سے برپا ہوئے
اوس فرقہ باغیہ نے کہا کہ آپنے اوسکو جنگ کا حکم دے رکہا ہے اور آپ بلاتے نہین
ہین — حضرت علی رض نے فرمایا کہ تم دیکہتے نہین ہو تمہارے روبرو مین قاصد بہیج چکا
ہون اور جو اوسکو نے کہلا کر بہیجا ہے تم بہی سنتے ہی تہے — فرقہ باغیہ کے لوگون نے
کہا کہ پہر آدمی اوسکے بلانے کو بہیجے تاکہ وہ آپکے پاس چلا آوے نہین تو آپکو ہم معزول
کردینگے — قاصد اشتر کے پاس گیا اور جا کر سب حال سے مطلع کیا — اشتر نے
یہہ سنکر کہا کہ مین جانتا تہا کہ قرآن شریف اوٹہانا اختلاف ڈالدیگا اور یہہ مشورہ
کسی حرامزادہ کا ہے — چنانچہ اشتر حضرت علی رض کے پاس گیا اور کہا کہ انہون
نے فریب دیا اور سب فریب مین آگئے — اس فرقہ مین جو جنگ کرنے سے
باز رہے تہے چند قاری تہے اونہون نے معاویہ سے پوچہا کہ کسواسطے تمنے
قرآن شریف اوٹہائے ہین اوسنے کہا کہ ایک حکم اپنی طرف سے تم قایم کرو اور
ایک حکم ہم اپنا کہڑا کرتے ہین اور اون سے کہین کہ جو کتاب الدین ہے تم دونو
منصف اوسپر عمل کرکے متفق ہوجاؤ جو وہ دونون منصف متفق ہوکر حکم کرین
وہ ہم بہی مانین اور تم بہی مانو — اوسوقت اشعث ابن قیس جو بڑا خارجی ہے
حاضر تہا اوسنے کہا کہ ہم تو ابی موسیٰ اشعری سے راضی ہین — حضرت علی رض
نے ارشاد کیا کہ پہلے تو تم نے میرا عصیان کیا اب تو عصیان نہ کرو کیونکہ میری صلاح
ابو موسیٰ اشعری کے منصف مقرر کرنے کی نہین ہے اونہون نے کہا کہ ہم اوسے

خلافت حضرت علی رض

اونسے راضی ہین اور کسی سے نہین — حضرت علی رض نے فرمایا کہ وہ شخص ثقہ نہین
ہے کیونکہ وہ مجھسے جدا ہوکر اور آدمیون کو الگ کرکے بھاگ گیا یہانتک کہ امن دیا
بیٹے اوسکو بعد کتنے مہینون کے — لیکن ابن عباس بہتر ہے اوس سے اونہون نے
جواب دیا کہ ابن عباس انکے چچا کا بیٹا ہے ہم ایسا شخص چاہتے ہین کہ آپسے اور
معاویہ سے اوسکو نسبت برابر ہو — حضرت علی رض نے فرمایا کہ اشتر کو مقرر
کرد اوسکو بھی اونہون نے نہ مانا لاچار ہوکر حضرت علی رض نے اونکا کہنا مانا اور ابو موسی
منصف ادہر کا — اور عمرو بن العاص بن وایل معاویہ کیطرف سے مقرر ہوا
یہہ دونو حکم حضرت علی رض کے سامنے حاضر ہوئے اور اقرار نامہ اس معاملہ کے
تصفیہ کا ہو گیا عبارت اوس اقرار نامہ کی یہہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ وہ
اقرار نامہ ہے کہ جسپر فیصلہ کیا امیر المومنین علی رض نے اتنی ہی عبارت لکھنے
پائے تھے کہ عمرو نے کہا کہ یہہ امیر تمہارے ہین ہمارے امیر نہین ہین — احنف نے
کہا کہ لفظ امیر المومنین کا محو نہ کرو — اشعث بن قیس نے کہا کہ محو کیا جائے چنانچہ
حضرت علی رض نے مان لیا اور کہا کہ ہان یہی امیر المومنین کا لفظ نہ لکھو — یہہ کہہ کر حضرت
علی رض نے کہا اللہ اکبر آچکے روز مثل یہہ ہوا مین درمیان سنت رسول کے کیونکہ
قسم ہے خدا کی مین ہی جنگ حدیبیہ کے روز رسول کی طرف سے اقرار نامہ لکھنے
بیٹھا تھا مینے محمد رسول اللہ لکھا تھا کفار نے کہا کہ آپ رسول اللہ نہین ہین آپ اپنا
نام لکھئے اور اپنے باپ کا نام لکھ دیجئے اوسوقت پیغمبر خدا صلعم نے مجکو ارشاد کیا
کہ محو کردو مینے عرض کی کہ یا حضرت مجکو اتنی طاقت نہین کہ مین محو کرون آپنے ارشاد
کیا کہ مجکو دکھلادو مینے دکھلایا آپنے اوسکو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا اور مجھسے فرمایا کہ تجکو
بھی ایسا ہی معاملہ پیش آویگا تو بھی مانیگا — عمرو نے کہا کہ سبحان اللہ
آپ ہمکو کفار سے تشبیہ دیتے ہین اور حالانکہ ہم مسلمان ہین حضرت علی رض نے

خلافت حضرت علی رض

۴۳۴ فرمایا کہ اسے نافرمان بردار کے بچے اب تک تو فاسقون کا سردار اور مسلمانونکا دشمن نہین ہوا — عمرو نے کہا کہ قسم ہے خدا کی ایسے مین آپکی مجلس مین کبہی اونگا حضرت علی رض نے فرمایا کہ مین خدا سے چاہتا ہون کہ تیری صورت پر کدورت سے اپنی مجلس مین پاک رکہون تجہ جیسون کو نہ بیٹھنے دون — بعدازان کاتب نے وہ اقرار نامہ اسطرح پر لکہا کہ یہہ وہ اقرار نامہ ہے جو علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان قاضی علی کے نے جو اہل کوفہ پر مقرر ہے مع اپنے ہمراہون اور قاضی معاویہ کے نے جو اہل شام پر مقرر ہے مع اپنے ہمراہون کے یہہ لکہا ہے کہ ہم ٹہیتے ہین حکم اللہ اور کتاب اللہ کو زندہ کرین گے وہ جو زندہ کیا خدا نے اور مٹا نے گے وہ جو منع کیا خدا نے یہہ دو منصف (یعنے ابو موسیٰ الاشعری عبداللہ ابن قیس — اور عمرو بن العاص) جو کچہہ خدا کے کتاب مین پاوین گے اوسپر ہم عمل کرین گے اور اگر کتاب اللہ مین نہ ملا اسوقت سنت عادلہ کیطرف رجوع کرین گے — اور دونو منصفون نے حضرت علی رض اور معاویہ سے اور دونون لشکر دن سے وثیقہ اس مضمون کے لکہوائے کہ ہم کو اور ہمارے اہل و عیال کو کوئی نہ مار ڈالے اور امت رسول اللہ صلعم ہماری مددگار ہو جو ہم ثابت کرکے مقرر کرین اوسکی تعمیل جلد ہو دونون منصفون نے اسکا فیصلہ رمضان شریف سال آئندہ پر رکہا اور یہہ بہی اونکو اختیار رہا کہ اگر اور مہلت چاہین تو وہ بہی چاہین سے پہلے یہہ اقرارنامہ چارشنبہ کے روز تیرہوین تاریخ صفر ۳۷ سنہ ہجری کو قلم بند ہوا اور یہہ وعدہ ٹہیرا کہ حضرت علی رض اور معاویہ مقام دومتہ الجندل مین دونو درمیان رمضان شریف کے اسمقام مین جو مقام اون دو حکمون کے واسطے مقرر ہوا تہا آکر ملاقات کرین یہہ دونو مجتمع نہون اسجائے تو سال آئندہ میں درمیان اذرح کے مجتمع ہون اسلئے حضرت علی رض طرف عراق کی تشریف لیگئے اور کوفہ مین آئی

آئے اور خارجی لوگ آپکے ہمراہ کوفہ مین نہ آئے وہین سے علیحدہ ہو گئے تھے پہر اسی
سال مین حضرت علی رض نے موافق وعدہ کے چار سو آدمی کا سردار ابا موسی
اشعری کو مقرر کرکے روانہ کیا اونمین عبد اللہ ابن عباس بہی تھے اور حکم دیا کہ انکے
ہمراہ نماز پڑہنا اور حضرت علی رض خود تشریف نہ لائے۔ اور معاویہ نے
عمرو بن العاص کو ہمراہ چار سو آدمی کے روانہ کیا پیچھے سے آپ بہی آکر اذرج پر مقام
ملگیا اونکے ہمراہ عبد اللہ ابن عمر۔ اور عبد اللہ بن الزبیر۔ اور مغیرہ ابن شعبہ
تہے۔ وہ دونو حکم جو مقرر ہوئے تہے آکر آپسمین ملے عمرو نے ابا موسی سے کہا
کہ میرے نزدیک معاویہ کا خلیفہ ہونا بہتر ہے اونسے کہا کہ یہہ کبھی نہ ہوگا تمام
مہاجرین اولین کو چھوڑکر اوسکو مین خلافت کا والی بناؤن یہہ نہوگا۔ ابو موسی
نے عمرو سے کہا کہ عبد اللہ بن عمرو بن الخطاب کے نام خلافت مقرر کیجائے
تو یہہ میرے نزدیک بہتر ہے اوسکا عمرو نے انکار کیا۔ پہر عمرو نے پوچھا کہ اب
آپکی کیا صلاح ہے ابا موسی نے کہا کہ اب یہہ تجویز ہے کہ حضرت علی رض اور معاویہ رض
دونون کو خلافت سے موقوف کرو اور لوگون کی مصلحت اور مشورت پر یہہ امر
ٹہراؤ جسکو مسلمان پسند کرین وہ خلیفہ مقرر ہو۔ عمرو نے کہا کہ یہہ رائے میری
بہی پسند ہے سبحان اللہ کیا اچھی تدبیر آپ نے نکالی ہے۔ یہہ بات ٹہرا کر
دونو لوگون کے سامنے آئے اوسجاے بہت آدمی مجتمع ہو رہے تہے ابو موسی
نے کہا کہ ہم دونون منصفون کی رائے اسبات پر متفق ہو گئی ہے کہ جس امر مین
بہترائی اس امت کی ہو وہ کرنا چاہئے۔ عمرو نے کہا سچ ہے ذرا آگے بڑہکر
بیان کیجے جب وہ آگے آئے اوسجاے اونکو عبد اللہ ابن عباس ملے اونہون نے
ارشاد کیا کہ اے ابا موسی مجکو ظن غالب یہہ ہے کہ تو فریب مین آگیا اگر تمہاری
دونو کی رائے ایک بات پر متفق ہو گئی ہے تو عمرو کو آگے کرو اور کہہ کہ پہلے وہ

خلافت حضرت علی رض

 لوگون کو سنائے کیونکہ مین جانتا ہون کہ جب تو وہ راے بیان کریگا پیچھے سے یہہ
تیری مخالفت بالضرور کریگا وہ راے متفق علیہ نہ مانے گا — ابو موسی نے نہ مانا
اور کہا ناکہ ہم متفق ہو گئے ہین اور راے ہماری دونو کی ایک ٹہر گئی ہے شکر ہے خدا کا
اور ثنا ہے اوسکی یہہ کہکر ابا موسی کہنے لگا کہ اے لوگو ہماری راے مین کوئی بہتر امر
اس امت کیواسطے سوا اوس امر کے جسپر راے ہم دونو کی متفق ہوگئی ہے اور کوئی
خیال مین نہین آتا وہ بات یہہ ہے کہ حضرت علی رض اور معاویہ رض دونو کو خلافت
سے برطرف کرو تم لوگ اس امت کے سب اس بات کو قبول اور منظور کرو اور جس شخص کو
تم چاہو خلیفہ مقرر کرلو اور مینے تو علی رض اور معاویہ رض دونو کو بعیت سے خلع کیا اب تم
سب مانو اور جسکو چاہو پسند کرلو اور مناسب جانو کہ وہ لایق اس امر کے ہے اوسکو
خلیفہ تجویز کرلو یہہ کہکر ابو موسی علیحدہ ہوئے عمرو منصف دویم اوسکے قایم مقام کھڑا
ہو کر اللہ کی حمد اور ثنا کرکے یہہ بیان کرنے لگا کہ اے لوگو تمنے سنا جو اس شخص نے کہا
اسنے اپنے صاحب کو یعنے امیر المومنین علی رض کو خلافت سے برطرف کیا اور مین بہی
اوسکے صاحب کو جیسا کہ اوسنے برطرف کیا برطرف کرتا ہون — اور مقرر کرتا ہون
اپنے صاحب کو یعنے معاویہ کو کیونکہ یہہ مقرر کیا ہوا عثمان رض کا ہے اور اونکے خونکا
طالب ہے اور سب آدمیون سے زیادہ حق رکہتا ہے اونکے قایم مقام ہونیکا —
ابو موسے نے اوسوقت خفا ہو کر بد دعا دی اور بیان کرنے لگے کہ اے عمر تونے مجہے
فریب کیا تو گناہگار رہا — یہہ کہکر وہ تو سوار ہو کر مکہ کو چلے گئے بسبب حیا
صحابہ کے مدینہ کو نہ گئے — اور عمرو اور اہل شام طرف معاویہ کی چلے گئے اور معاویہ
کے خلیفہ ہونیکی تسلیم سبنے کرلی اوسی روز سے حضرت علی رض کے ہر امر مین ضعف
ہوگیا اور معاویہ کو قوت اور توانائی حاصل ہوتی گئی — جبکہ خارجیون نے حضرت
علی رض کی بعیت خلافت کا انکار کیا اوسوقت آپ نے اونسے دعوی حق کا کیا

کیا اونہون نے نہ مانا اور جو قاصد حضرت علی رض کا اوسکے پاس جاتا اوسکا سر
کاٹ ڈالتے یہہ خارجی چار ہزار آدمی تہے حضرت علی رض نے اونکو وعظ اور
پند کرنے شروع کے اور جنگ و جدال سے مانع ہوئے لیکن یہہ پند سود مند
نہوئی اور ایک جماعت اونہین سے متفرق ہوکر عبداللہ ابن واہب کے ہمراہ
اوسی گمراہی اور تمردی پر رہا کی یہانتک کہ لڑکر سب مارے گئے اور حضرت
علی رض کے اصحاب مین سے سواے سات آدمیون کے کوئی شخص شہید نہین ہوا
اول یزید بن نوبرہ ہے یہہ وہ شخص ہے جو پیغمبر خدا صلعم کے ہمراہ جنگ اُحد مین
حاضر تہا ـــ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کوفہ کی طرف مراجعت فرمائی
تب آپ نے لوگون کو معاویہ پر چڑہائی کے واسطے برانگیختہ کیا لیکن اونکی ہمت
پست ہوگئی تہی سبنے کہا کہ بالفعل ہم لڑتے ہوئے آے ہین جب آرام کرینگے
بعد تسکین اور اطمینان خاطر کے لڑینگے اسلئے حضرت علی رض کوتشریف لیجانے
کوفہ کے بہت ضرورت ہوئی تہی

اب شروع ہوا سنہ ۳۸ ہجری نبوی صلعم

اس سالمین معاویہ نے عمرو بن العاص کے ہمراہ لشکر آمادہ کرکے مصر کی مہم پر روانہ
کیا تہا جب اوسنے مصر پر چڑہائی کی اوسوقت محمد بن ابی بکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
سے مدد طلب کی آپ نے اشتر کو اوسکی کمک کے واسطے روانہ فرمایا جبکہ اشتر
دریاے قلزم کے پاس پہنچا اوسجاے ایک شخص نے شہد مین زہر ملاکر اشتر کو
کہلا دیا وہ مرگیا معاویہ خوش ہوا اور بطور طنز کہنے لگا کہ خدا کا لشکر شہد مین بہی
ہے ـــ اور عمرو مصر پر جا پہنچا اصحاب محمد ابن ابی بکر اوس سے لڑے [illegible]

 اونکو شکست دی اوسوقت وہ لوگ تتر بتر ہوگئے اور محمد نکو رہاگ کر خرتبا پر بہیجا
کہ اوسکو بہی پکڑ لیا اور معاویہ ابن خدیج کے پاس حاضر کیا اوسنے اوسکو قتل کرکے
اونکی لاشہ کو مردار زمین جیسا ے گہدسے مرے ہوئے پڑے تہے ڈالدیا اور آگ
سے اوسکا لاشہ جلاکر خاک سیاہ کیا اور عمرو مصر مین داخل ہوا تمام اہل مصر نے معاویہ
کے بیعت کی جب یہہ خبر عایشہ رض کو پہنچی کہ میرا بہائی محمد اسطرح پر مقتول ہوا بہت جزع
فزع کیا اور ہر نماز کے بعد بد دعا معاویہ اور عمرو بن العاص کو دینی شروع کی تمام اہل
بیت اِس بد دعا مین اونکے شریک تہے — اور جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
اونکے مقتول ہونیکا حال سنا بہت رنجیدہ خاطر ہوئی اور فرمایا کہ خدا کے نزدیک
اوسکا حساب لینگے یہہ واقعہ ۳۸ھ مین گذرا پہر معاویہ نے
اپنے لشکر عاملین علی رض پر واسطے لوٹنے کے بہیجے چنانچہ نعمان بن بشیر انصاری کو
عین التمر مین بہیجا اوسنے وہان جاکر جو اصحاب علی رض کا پایا اوسکو لوٹا اور شکست دی
— اور سفیان بن عوف کو ہیت اور انبار — اور مداین کی طرف روانہ کیا اوسنے
وہان جاکر خوب ہاتہہ صاف کیا اور لوٹا اور جو مال پایا سب جمع کرکے معاویہ کی طرف
مراجعت کی — اور عبد اللہ بن مسعدہ الفزاری کو حجاز کیطرف روانہ کیا حضرت علی
رض نے بہی اوسپر سوار بہیجے دونو کا مقابلہ تیماء مین ہوا اور اصحاب معاویہ کو شکست
ہوئی وہ بہاگ کر شام مین چلے گئے اور متواتر لوٹ کہسوٹ بلاد علی رض پر رہی اور
حضرت علی اِس امر مین لوگون کو خطبہ بلیغہ پڑہکر سناتے تہے اور بہت کوشش
اور سعی اِس امر مین کرتے تہے کہ یہہ لوگ معاویہ سے لڑنے کے واسطے طیار ہون لیکن
کسی کے دلپر بہی اثر نہوتا تہا کیونکہ لشکر اونکا پست ہمت ہوگیا تہا

اب شروع ہوا ۳۹ھ ہجری نبوی صلعم کا

خلافت حضرت علی رض

یہہ سال شروع بہی ہوگیا اور حال یہی رہا اسی سالمین عبد اللہ ابن عباس نے جو ۳۵ھ
عامل بصرہ کا تہا زیاد کو ملک فارس پر بہیجا کیونکہ بسبب مقابلہ اور جنگ علی رض
اور معاویہ کے اضطراب لاحق حال فارس کے ہوگیا تہا — حضرت زیاد وہان
پہنچے اور خوب بندوبست کیا یہانتک کہ اہل فارس نے یہہ کہا کہ سیاست نوشیروان
سے آجتک ہمنے ایسا بندوبست نہین دیکہا جیسا کہ یہہ عربی کرتا ہے

اب شروع ہوا چالیسوان سال ہجری نبوی ۴۰ھ

درمیان اس سال کے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ عراق مین تہے اور معاویہ
ملک شام مین تہا اور ملک مصر بہی معاویہ کے قبضہ مین تہا اور حضرت علی رض دعا بد
پڑہتے تہے درمیان ہر نماز کے واسطے معاویہ اور عمرو بن العاص اور ضحاک اور
ولید بن عقبہ اور یکچشم سلمی پر — اور معاویہ بہی حضرت علی رض پر ہر نماز مین بددعا
کرتا تہا اور حضرت امام حسن اور امام حسین اور عبد اللہ بن جعفر پر بہی بددعا کیا
کرتا تہا اسی سالمین معاویہ نے بسر بن ارطاۃ کو لشکر دیکر حجاز پر بہیجا تہا چنانچہ وہ
مدینہ مین آیا اور سجائے ابو ایوب انصاری حضرت علی رض کی طرف سے عامل تہے
وہ بہاگ کر حضرت علی رض سے جاملے اور بسر نے مدینہ مین گہس کر خوب خونریزی کی
اور زبردستی لوگون سے بیعت معاویہ کی کروائی — پہر یمن کو گیا اور ہزارہا آدمی
وہان قتل کئے — مگر عبد اللہ بن عباس جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے
یمن کے عامل تہے وہ جان بچاکر بہاگ گئے لیکن اوس ظالم نے حضرت عبد اللہ کے
دو بیٹے صغرسن پکڑ کر ذبح کر ڈالے اسکا بہت رنج ہوا اون بچون کی مان یعنے
عائشہ بنت عبد اللہ بن عبد المدان روتی تہی اور چند شعر جو وہ پڑہتے تہے اوسکا ترجمہ

 بسبب اسکے کہ سوا ار رونے کے اور کچھہ فایدہ نہین بخشتا چھوڑ دیا گیا

بیان شہادت علی کرم اللہ وجہہ کا

راویان اخبار یون نقل کرتے ہین کہ تین شخص خارجی یعنے عبدالرحمان بن ملجم المرادی
سے اور عمرو بن بکر التیمی سے اور برک بن عبد اللہ التیمی جسکو حجاج بہی کہتے ہین ایک مقام پر
جمع ہوئے اور اپنے بہائیون تیراندازون کا جو نہروان پر مقتول ہوئے تہے تذکرہ
کرنے لگے پہر یہہ کہا کہ اگر ہم اوس فرقہ گمراہ کو قتل کر ڈالتے تو تمام بلاد اور
اطراف مین چین ہو جاتا — ابن ملجم نے کہا کہ علی رض کو تو مین کافی ہون — اور
برک نے کہا کہ معاویہ کو مین قتل کر ڈالونگا — عمرو ابن بکر نے کہا — کہ عمرو بن
العاص کو مین سمجھہ لونگا اور یہہ عہد ہو گیا کہ ہم بہائی ہم تینون مین سے جو جس کی
طرف جائے وہان سے بہاگے نہین اور اپنے ہمراہ ہر ایک زہر آلودہ تلوارین
لین اور وعدہ یہہ ہوا کہ ستروین تاریخ ماہ رمضان سنہ ۴۰ھ کو ہر ایک شخص اپنی اپنی
جائے پر کار مقبوضہ ادا کرے اور عبد الرحمان بن ملجم کے ساتہہ دو آدمی اور بہی
متفق ہو گئے تہے ایک کا نام وردان ہے یہہ شخص قبیلہ تیم الرباب سے ہے — دوسرا
شبیب بن ابجح وہ تینون حضرت علی رض کے قتل کرنے کے ارادہ پر گئے حضرت
علی مرتضی رض واسطے نماز صبح کے تشریف لاتے تہے شبیب نے بڑہکر ایک
ضرب تلوار کی ماری اوسکی تلوار طاق پر لگی وہ بہاگ کر کوفہ مین جا چہپا —
ابن ملجم نے آپکی پیشانی پر ایک ضرب ماری اور وردان بہاگ گیا مگر ابن ملجم پکڑا گیا
اوسکی مشکین باندہکر سامنے حضرت علی رض کے حاضر کیا حضرت علی رض نے
امام حسن سے اور امام حسین رض کو بلوایا اور فرمایا کہ وصیت کرتا ہون تمہین تقوی

بیان شہادت حضرت علی رضہ

تقوی اور پرہیزگاری کی اور دنیا کو نہ چاہنا اور جو تمسے چھینے جاوے اوسپر رونا نہیں پہر سوا ر کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے اور کچھہ نہ بولنے پائے تھے کہ روح قبض ہوگئی انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اب حال برک کا سنئے اسنے اوسی رات کو ایک ہاتھہ تلوار کا معاویہ پر مارا وہ ہاتھہ چوتڑ پر پڑا مگر وہ پکڑا گیا جب سامنے معاویہ کے حاضر ہوا کہنے لگا کہ مین آپکو خوشخبری سناتا ہون مجھے قتل نہ کیجے اوسنے پوچھا کہ وہ کیا خوشخبری ہے اوسنے کہا کہ میرے ایک رفیق نے آج ہی کے روز حضرت علی رضہ کو قتل کیا ہے معاویہ نے کہا کہ کیا یہہ نہین ہوسکتا کہ علی رضہ اوسکو قتل کرڈالے اوسنے کہا کہ نہین ہوسکتا کیونکہ علی رضہ کے ہمراہ کوئی نگہبان اور محافظ نہین ہین معاویہ نے اوسکو قتل کیا ۔ اور عمرو بن بکر اس رات عمرو بن العاص کے واسطے گہات لگا کر بیٹہا وہ اوس روز نکلا ہی نہین اوسنے خارجہ بن ابی حبیبہ کو جو اسی کی شکل کا تہا حکم دیا کہ لوگون کو نماز پڑہاؤ چنانچہ خارجہ لوگون کو نماز پڑہانے کو آیا عمرو بن بکر نے اوسپر حملہ باین گمان کیا کہ یہہ شخص عمرو بن العاص ہے اور اوسکو قتل کرڈالا لیکن اوسکو بہی لوگون نے پکڑ لیا اور عمرو کے پاس حاضر کیا اوسنے پوچھا کہ کون ہے یہہ لوگون نے کہا کہ عمرو ۔ پوچھا کہ قاتل کون ہوا لوگون نے کہا کہ خارجہ عمرو قاتل بولا کہ مینے تو ارادہ عمرو کے مارنے کا کیا تہا مگر بارادہ خدا خارجہ مارا گیا اسمین میرا کیا قصور ہے ۔ جسوقت حضرت علی رضہ نے وفات پائی اوسوقت عبد الرحمن بن ملجم کو قید مین سے نکالکر حضرت عبد اللہ بن جعفر نے ہاتہہ اوسکے کاٹے ۔ پہر پیر کاٹے اور آنکہون مین اوسکی گرم کرکے سلائی پہروائی ۔ اور زبان اوسکی کاٹی پہر اوسکا لاشہ جلادیا ایک خارجی مسمی عمران بن حطان لعنت اللہ نے اوس ابن ملجم علیہ اللعنۃ مذکور کا مرثیہ بہی کہا ہے (قول مترجم) مینے تذکرہ شعراء عرب مین لکہا ہے ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عمر مین اختلاف ہے بعضے کہتے

بیان اوصاف حضرت علی رضہ

مین ترسیٹہ ۶۳ برسکی تہی اور بعضے ننیسٹہ برسکی بیان کرتے ہین اور بعضے اونسٹہ ۵۹ اور تین مہینے کم پانچ برس خلافت کے اور جمعہ کی صبح سترہوین تاریخ رمضان ۴۰ھ مین یہہ واقعہ جان گزا گذرا تہا اور موضع قبر مین بہی اختلاف ہے بعضے کہتے ہین قریب مسجد کوفہ کے قبلہ رُو مدفون ہوئے ہین — اور بعضے کہتے ہین کہ محل امارت مین دفن کئے گئے اور بعضے کہتے ہین کہ امام حسن اونکے صاحبزادہ نے طرف مدینہ کی اونکو لیجاکر بقیع مین پاس اونکی زوجہ فاطمہ کے مدفون کیا اور صحیح تر اور وہ جو ابن اثیر وغیرہ اوسکو معتمد سمجھتے ہین وہ یہہ ہے کہ قبر اونکی نجف مین ہے اور یہی مشہور ہے اور آج کے روز تک زیارت بہی وہان ہوتی ہے

بیان اوصاف علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا

آپ کا رنگ بہت گندم گون تہا اور آنکہین بڑی بڑی تہین اور پیٹ بڑا تہا پیشانی پر کم بال تہے بڑی ڈاڑہی تہی اور چہاتی پر آپ کے بہت بال تہے اور کچہہ مایل بقصر قد تہا یعنے بہانہ قد خوبصورت تہے بڑاپے سے کچہہ تغیر نہ آیا تہا — کثیر التبسم تہے یعنے ہنستی پیشانی — اور دربان اونکا قنبر غلام تہا اور کوتوال آپکا معقل بن قیس الریاحی تہا اور قاضی آپکا شریح تہا اوسکو قضا کوفہ کی حضرت عمر نے دی تہی چنانچہ کوفہ کا وہ قاضی حجاج کے زمانہ تک رہا اور اول بیوی حضرت علی رض کی فاطمہ بنت رسول اللہ ہے ان کے جیتے جی اور بیوی نہین کی اسی بیوی سے تین بیٹے آپکے امام حسن اور امام حسین اور محسن پیدا ہوئے تہے مگر محسن چہوٹی ہی عمر مین فوت ہوگئے تہے — اور زینب اور ام کلثوم جو بیوی عمر بن الخطاب کی تہی — پہر بعد مرنے فاطمہ رض کے حضرت علی رض نے ام البنین بنت حزام کلابیہ سے نکاح کیا اوسسے عباس اور جعفر اور عبد اللہ

بیان اوصاف حضرت علی رضہ

عبداللہ اور عثمان پیدا ہوئے یہہ چارون اپنے بہائی حسین رض کے ہمراہ کربلامین
شہید ہوئے ــــ سوائے عباس کے اور کسی نے انمین سے اپنے پیچہے نہین چہوڑا
ــــ اور لیلی بنت مسعود بن خالد نہشلی تمیمی سے بہی نکاح کیا اوس سے عبداللہ
اور ابوبکر پیدا ہوئے ــــ یہہ دونو بہی اپنے بہائی حضرت حسین رض کے ہمراہ
مقتول ہوئے ــــ اور نکاح اسما بنت عمیس سے نکاح کیا اوسنے دو بچے یعنے
محمد الاصغر اور یحیی پیدا ہوئے انکی نسل باقی نہین رہی ــــ اور صہبا بنت ربیعہ
تغلبیہ سے بہی عمر اور رقیہ پیدا ہوئے عمر کی عمر پچاسی برس کی ہوئی اور اسنے نصف
میراث اپنے باپ حضرت علی رض کی پائی تہی یہہ عورت اول مقیدین مین
سے ہے جو بروقت حملہ کرنے خالد بن ولید کے عین التمر پر گرفتار آئے تہے
ــــ یہہ عمر ابن علی رض ینبع مین فوت ہوئے اور اوسکی اولاد بہی ہے ــــ
اور ایک عورت عمامہ بنت ابی العاص بن الربیع بن عبدشمس بن عبدمناف
سے نکاح کیا تہا اس عورت کے والدہ زینب بنت رسول اللہ صہ ہے اسنے
محمد الاوسط پیدا ہوئے اسکے اولاد نہین ہوئی ــــ اور خولہ بنت جعفر الحنفیہ سے
محمد الاکبر جو معروف ابن حنیفہ ہین پیدا ہوئے اونسے اولاد بہی ہے ــــ اور حضرت
علی رض کی بیٹیان ازواج متفرقہ سے بہت ہین ازانجملہ ام حسن ــــ اور
رملۃ الکبری ام سعد بنت عروہ کے شکم سے ہین ــــ اور ام ہانی ــــ اور
میمونہ ــــ اور زینب صغری ــــ اور رملہ صغری ــــ اور ام کلثوم صغری ــــ
اور فاطمہ ــــ اور امامہ ــــ اور خدیجہ ــــ اور ام الکرام ــــ اور ام سلمہ ــــ اور
ام جعفر ــــ اور جمانہ اور نفیسہ یہہ آپکی صاحبزادیان ہین پس تمام چودہ بیٹیان
حضرت علی رض کی ہے اور پانچ صاحبزادون سے نسل جاری ہوئی وہ یہہ
ہین ــــ حسن صہ ــــ اور حسین صہ ــــ اور محمد ابن الحنیفہ صہ ــــ اور عباس صہ اور عمر صہ

بیان فضایل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا

واضح ہو کہ فضایل علی رض سے ایک یہہ ہے کہ پیغمبر خدا صلعم کے ہمراہ ہر امر کا مشاہدہ کیا اور آپکے بہائیون مین سے ہین اور سب سے اول مسلمان ہوئے اور پیغمبر خدا صلعم نے درمیان غزوہ خیبر کے ارشاد کیا کہ کللکے روز یہہ نیزہ وہ شخص اٹہاوے گا جو دوست رکہتا ہے اللہ اور اوسکے رسول کو اور چاہتا ہے اللہ اوسکو اور رسول اللہ کا اوسکو اور ارشاد کیا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنے جسکا مین مولے ہون پس علی بہی اوسکا مولا ہے اور حضرت نے ارشاد کیا کہ اے علی کیا تو اس بات سے نہین راضی کہ تیرا رتبہ ہمراہ میرے ایسا ہے جیسا کہ ہارون کا رتبہ حضرت موسے کے نزدیک تہا یعنے جیسا ہارون اوسکا بہائی تہا تو میرا بہائی ہے — اور پیغمبر خدا صلعم نے ارشاد کیا کہ علی علم قضا جانتا ہے علم قضا کا وہ ہے جسمین تمام فقہ اور علم وکمال موجود ہون — بخلاف اوس قول کے جو حضرت نے زید کے حق مین فرمایا کہ یہہ فرایض خوب جانتا ہے — اور ابی کو کہا کہ یہہ قاری اچہا ہے — اور نہین دعوے کیا نبوت کا حضرت علی نے کبہی — ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جناب امیر المومنین کے ایک زرہ جاتی رہی آپنے ایک نصرانی کے پاس وہ دیکہی آپ اوسکو قاضی شریح کے پاس لے گئے اور کہا کہ اگر میرا مدعی علیہ مسلمان ہوتا تو مین اسکے برابر کہڑا ہوتا یہہ کہکر ایک جانب کو بیٹہہ گئے — اور کہا کہ یہہ زرہ میری ہے — نصرانی نے کہا کہ نہین یہہ میری زرہ ہے — قاضی شریح نے حضرت علی رض سے پوچہا کہ آپکے گواہ بہی ہین حضرت علی رض ہنستی جاتے تہے اور فرماتے تہے کہ نہین گواہ کوئی نہین — قاضی نے چہوڑ دیا نصرانی زرہ لیکر تہوڑی دور چلا تہا

بیان خلافت حضرت امام حسن ع

۱۴۴

دور چلا تھا کہ پھر کر آیا اور کہا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ یہہ جمیع احکام نبیون کے ہین اور مسلمان ہوگیا اور اقرار کیا کہ زرہ علی رض کی بروقت کوچ صفین کے گر پڑی تھی حضرت علی رض اوسکے مسلمان ہونے سے بہت خوش ہوئے اور زرہ بھی اوسکو بخشش دی اور ایک گھوڑا مرحمت کیا یہہ نصرانی حضرت علی رض کے ہمراہ ہوکر خارجیون سے لڑا تھا اور شہید ہوا تھا — اور ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت علی رض اپنی چادر مین کھجورین لے رہے تھے آپنے ایک درہم کو وہ خرید کین تھی لوگون نے آپسے عرض کی کہ یا امیر المومنین ہم اوٹھالین لائے ہمین دیجئے آپ نے فرمایا کہ نہین کنبے دار کو آپ ہی اوٹھانی چاہیئن — اور ایک خصلت آپ کی یہہ تھی کہ جو بیت المال مین جمع ہوتا جمعہ کے روز تقسیم کردیتے کچھہ اوس مین جمع نرکتے — چنانچہ ایک دفعہ آپ بیت المال مین تشریف لیگئے اور سونا اور چاندی دیکھہ کر یہہ ارشاد کیا کہ اے سونے خالی کر گھر میرا اور اے چاندی نکل بیت المال مین سے فریب اور غرور دنیا کسی اور شخص کو سوا ے میرے مجھے کچھہ حاجت تسے نہین ہے — ایک روز بھائی حقیقی حضرت علی مرتضی رض کا یعنے عقیل ابن ابی طالب طالب عطا ہوکر آپ کی خدمت مین آیا آپ کے پاس کچھہ نہ پایا اسواسطے اونکو چھوڑکر حب دنیا کے واسطے معاویہ سے جا ملا اور جنگ صفین کے روز بھی معاویہ کے ہمراہ تھا — چنانچہ معاویہ نے بطور ہنسی کے کہا کہ اے ابا یزید آج کے روز تو ہمارے ساتھہ ہے مناسب تھا تجکو علی رض کے ہمراہ ہوتا کیونکہ وہ تیرا بھائی ہے عقیل نے کہا کہ جنگ بدر مین بھی تو مین تمہارے ہمراہ تھا عقیل نہ کور جنگ بدر مین ہمراہ مشرکین کے وہ اور اوسکا چچا عباس تھے

بیان اخبار امام حسن علیہ السلام کا

خلافت حضرت امام حسن ع

۴۰ھ واضح ہو کہ بروقت وفات علی ابن ابیطالب رض کے تمام مسلمانون نے اون کی بیٹے امام حسن علیہ السلام سے بیعت کی۔ اور عبداللہ ابن عباس حضرت علی رض کی زندگی ہی مین بصرہ سے کچھہ مال لیکر مکہ کو چلا گیا تھا اور درمیان عبداللہ مذکور اور علی رض کے خط و کتابت نہایت ہو چکے تھے۔ جبکہ امام حسن ع خلیفہ متولی خلافت کے ہوئے اوسوقت ابن عباس نے انکو لکھا کہ تم مضبوط اور قوی قصد واسطے جہاد دشمن کے ہو رہو۔ اور اول حضرت امام حسن علیہ السلام سے قیس بن سعد بن عبادہ انصاری نے بیعت کی اور کہا کہ دراز کر ہاتھہ اپنا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور جنگ مخالفین پر حضرت امام حسن ع نے کہا کہ اوپر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم کے کیونکہ وہ دونو ثابت ہین پہر اور لوگون نے بیعت کی۔ اور حضرت امام حسن ع ہر ایک مسلمان سے جو بیعت کرتا تھا یہہ شرط کرتے جاتے تھے کہ میرے مطیع اور فرمان بردار رہنا جسکو مین چھوڑون تم بھی درگذر کرنا اور جسے مین لڑون تم لڑنا اس امر کے بیان کرنے سے سب کو شک ہو گیا اور سب کہنے لگے کہ یہہ شخص تمہارا سر دار لڑنے کا ارادہ رکھتا ہے

اب شروع ہوا اکتالیسوان سال ہجری نبوی صلعم

۴۱ھ

بیان ہے اسباب کا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے خلافت معاویہ کے سپرد کی کہتے ہین کہ قبل از وفات حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے اونسے چالیس ہزار آدمیون نے اونکے لشکر سے بیعت کی تھی مرنے پر اور سامان معاویہ پر چڑھائی کا کیا تھا۔ حضرت امام حسن ع نے اس لشکر کو آمادہ کر کے جنہون نے بیعت حضرت علی رض سے کی تھی کوفہ کو بارادہ جنگ معاویہ کے کوچ کر کے مداین تک

خلافت حضرت امام حسن ع

۴۴۲ تک پہنچے — اور حضرت امام حسن ع نے مقدمۃ الجیش یعنے پیش خیمہ اپنا قیس بن سعد کو دیا اور بارہ ہزار آدمی اونکے ہمراہ کئے — بعضے کہتے ہین کہ پیش خیمہ پر عبداللہ ابن عباس مقرر ہوئے تہے بہر تقدیر جب مداین کے پاس پہنچے حضرت امام حسن ع کے لشکر مین فساد برپا ہوا کہتے ہین کہ حضرت امام حسن ع کی بیوی کی طرف سے کچھہ جھگڑا ہوا ایک سفید محل ہے درمیان مداین کی داخل ہوئی اور لشکر مین بغض اور حسد برپا ہوا جب حضرت امام حسن ع نے دیکہا کہ لوگون کا یہہ حال ہے اوسوقت حضرت امام حسن ع نے معاویہ کو ایک نامہ باین مضمون لکہا کہ اگر چند شرطین تم مان لو تو مجکو تمہاری اطاعت منظور ہے معاویہ نے مان لین وہ شروط یہہ ہین ایک شرط امام حسن ع نے یہہ کی تہی کہ جو روپیہ بیت المال کوفہ مین ہے مجکو دو اور دارابجرد کا خراج جو فارس سے آیا ہے وہ دیا کرو — اور حضرت علی رض کو برا نہ کہا کرو اوسنے سب شرطین مان لین الا سب علی رض سے انکار کیا اور کہا علی رض کو گالی بیشک دونگا جب امام حسن ع نے دیکہا کہ یہہ شرط نہین مانتا لاچار یہہ کہا کہ جس مجلس مین مجکو یا دمیرے سامنے حضرت علی رض کو گالی نہ دو اوسنے منظور کیا اور کہا اچہا تمہارے سامنے نہ کہین گے لیکن پہر اس شرط کو بہی پورا نہ کیا اور کہتے ہین کہ چار لاکہہ درہم اونکے پاس بہجوا دیے اور خراج دارابجرد کا کبہی نہ بہجوایا — پہر معاویہ کوفہ مین داخل ہوا لوگون نے اوسکی بیعت اختیار کی اور حضرت امام حسن ع نے قیس بن سعد کو لکہا کہ تم معاویہ کی اطاعت مان لینا پہر درمیان قیس اور عبداللہ بن عباس اور معاویہ کے درمیان خط وکتابت جاری ہوئے اور آخر الامر یہہ ہوا کہ اون دونون نے بہی مع اپنے ہمراہیون کے بیعت معاویہ کی منظور کی — اور یہہ شرط ہو گئی کہ ہمسے کبہی کسی خون یا مال کا مواخذہ نہ کرنا معاویہ نے منظور کیا اس شرط کو پورا بہی کیا — اور حضرت امام حسن ع درمیان مدینہ کے اپنے اہل بیت مین آگئے کہتے ہین کہ امام حسن ع نے امر خلافت درمیان

خلافت حضرت امام حسن ؑ

ربیع الاول سنہ ۴۱ھ کے معاویہ کے سپرد کیا تہا اور بعضے ربیع الاخر اور بعضے جماد الاول
کہتے ہین بموجب قول اول کے حضرت امام حسن ؑ نے ساڑہے پانچ مہینے خلافت کی
اور بموجب قول ثانی کے کچہہ اوپر چہہ مہینے — اور بموجب قول تیسرے کے کچہہ اوپر
سات مہینے روایت کی ہے سفینہ نے کہ فرمایا ہے نبی صلعم نے کہ خلافت میرے بعد
تیس برس تک رہے گی پہر آوے گا ایک بادشاہ غصہ والا — اور بعد تیس برس کے
ایک وہ روز ہوگا جسدن دست بردار ہوجاویگا خلافت سے حسن ؑ اور حضرت امام حسن ؑ
مدینہ مین رہنے لگے — یہانتک کہ اسی شہر مین درمیان ماہ ربیع الاول سنہ ۴۹ ہجری مین
فوت ہوئے اور پیدائش آپکی مدینہ کی ہے درمیان سنہ ۳ ہجری کے پیدا ہوئے تہے
یہہ بڑے تہے امام حسین ؑ سے ایک برس — اور حضرت امام حسن ؑ نے بہت نکاح
کئے ہین اور طلاق بہی بہت دئے ہین اور پندرہ بیٹے مذکر اور آٹہہ بیٹی مونث
آپ سے پیدا ہوے ہین اور اپنے جد رسول مقبول سے سر سے ناف تک مشابہہ تہے
اور حضرت امام حسین رض ناف سے قدم تک مشابہت رکہتے تہے — اور باعث
وفات جناب امام حسن ؑ کا وہ زہر تہا جو پلایا تہا انکی بیوی جعدہ بنت الاشعث
نے کہتے ہین یہہ حرکت بیجا اوسنے بسبب اغوا معاویہ کے کی تہی بعضے کہتے ہین کہ یزید
ابن معاویہ کے بہکانے سے زہر دیا تہا کیونکہ اوسنے اوسے وعدہ نکاح کرنیکا کر لیا تہا
چنانچہ اونکو زہر دیکر اوسنے کہا کہ مجہسے نکاح کرلے یزید نے انکار کیا اور نکاح نہ کیا
اور بروقت وفات کے حضرت امام حسن ؑ یہہ وصیت کرگئے تہے کہ میرے دادا رسول اللہ
صلعم کے پاس مجکو مدفون کرنا جب آپ فوت ہوگئے اوس وقت لوگون نے
چاہا کہ وہ وصیت بجا لاوین لیکن چونکہ مروان ابن الحکم معاویہ کی طرف سے مدینہ کا
والی تہا اوسنے منع کیا اور قریب تہا کہ بسبب اس منع ہونیکے درمیان بنی امیہ
اور بنی ہاشم کے فتنہ برپا ہوتا اسلئے عائشہ رض نے ارشاد کیا کہ گہر میرا ہے مین اجازت

اجازت نہین دیتے اور سمجہائے دفن کرنے کی اسلئے بقیع مین آپکو مدفون کیا جب معاویہ کو یہہ خبر پہنچی کہ حضرت امام حسن ع کا انتقال ہوا سجدہ شکر کا بجا لایا اور خوش ہوا — فضایل حسن بہت ہین ازانجملہ جو حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے یہہ ہے کہ نبی ص نے ارشاد کیا کہ حسن ع اور حسین ع یہہ دو سردار ہین جوانان اہل جنت کے اور باپ انکا ان دونون سے بہتر ہے — اور خاص امام حسن ع کے حق مین یہہ روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ حسن ع میرا بیٹا سردار ہے اور صلح کرویگا خدا تعالے بسبب اسکے درمیان دو گروہ مسلمانون کے — اور روایت ہے کہ پیغمبر خدا ص کہین کو تشریف لیجاتے تہے اور امام حسن ع اور حسین ع کہیل رہے تہے اپنے گردن اپنی اون دونون کے واسطے دراز کرکے ان دونون کو اوٹہا لیا اور فرمایا کہ کیا اچہی سواری ہے جو اونٹ ہے ان دونون کا اور اچہے سوار ہین

بیان خلفاء بنی امیہ کا

خلفاء بنی امیہ چودہ ہین اول انمین کا معاویہ بن ابی سفیان اور پچہلا خلیفہ مروان الحمار جعدی — ان خلفاء نے کچہہ اوپر نوّے برس سلطنت کی ہے جسکے تخمینا ہزار مہینے ہوتے ہین — قاضی جمال الدین بن واصل ابن اثیر سے نقل کرتا ہے کہ اوسنے اپنی تاریخ مین یون لکہا ہے کہ جبکہ حضرت امام حسن ع مدینہ کو کوفہ سے مراجعت کرکے تشریف لاے تو ایک شخص آپکو راہ مین ملا اور اوسنے یہہ کلمہ جناب امام حسن ع کو مخاطب کرکے کہا کہ اے کالا کرنے والے منہہ مسلمانون کے آپ نے یہہ سنکر ارشاد کیا کہ مجکو ملامت نکر کیونکہ رسول اللہ ص نے اپنے خواب مین دیکہا ہے کہ بنی امیہ مین سے ایک ایک شخص منبر پہ خطبہ پڑہیگا یہہ آنحضرت کو برا معلوم ہوا اوسوقت اللہ تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی

بیان خلافت معاویہ رض کا

۴۴ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر - وَاِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَہْر ترجمہ یہہ ہے + بینے عطا کیا تمکو اے محمد صلعم حوض کوثر - اور اتارا ہمنے اوسی قران کو درمیان لیلۃ القدر کے اور کہا جاتا ہے تو کہ کیا ہی لیلۃ القدر - لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار مہینون سے

بیان اخبار معاویہ ابن ابی سفیان بن صخر بن حرب

ابن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کا والدہ اسکی ہند بیٹی عتبہ کی ہے اور کنیت اوسکی عبد الرحمن ہے - بیعت معاویہ کی اوس روز ہوئی جس روز حاکمین کے حکم جمع ہوئے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ بیت المقدس مین بعد شہید ہونے حضرت علی رض کے بیعت کی گئی لیکن بیعت تامہ اوس روز لوگون نے کی جس روز امام حسن علیہ السلام خلافت سے دست بردار ہوئے اور خلافت معاویہ کے سپرد کی جبسے ہمیشہ معاویہ خلیفہ رہا

اب شروع ہوا بیالیسوان[۴۲] اور تنتالیسوان[۴۳] سال ہجری نبوی صلعم کا

اسی سال مین عمرو بن العاص بن وایل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی نے وفات پائی یہہ عمرو منجملہ ایک شخص ان تین شخصون مین کا ہے جو ہجو کیا کرتے تہے رسول اللہ صلعم کی اور وہ عمرو بن العاص - اور ابو سفیان بن حرب - اور عبد اللہ بن الزبعری تہے - اور تین ہی شخص انکی مجیب ہی رسول اللہ صلعم کی طرف سے تہے - وہ یہہ ہین حسان بن ثابت

بیان خلافت معاویہ رض کا

ثابت — اور عبداللہ بن رواحہ — اور کعب بن مالک — اور ملک مصر کا   ۴۳ھ

خراج عمرو معاویہ کیطرف سے کہاتا بعد وضع تنخواہ لشکر اوسکے موافق اوس

شرط کے جو معاویہ سے ہوگئی تہی بروقت متفق ہونیکے جنگ علی رض پر

اب شروع ہوا چوالیسواں سال ہجری نبوی صلعم ۴۴

بیان ہے بہائی چارا کرنے معاویہ کا زیاد سے

اسی سال مین معاویہ نے زیاد بن سمیہ کو اپنی کنبے مین ملا لیا تہا حال یہہ ہے کہ سمیہ

ایک لونڈی تہی حارث بن کلاہ ثقفی کی اوسنے ایک غلام رومی مسمی عبید سے

اوسکا نکاح کر دیا تہا اوس غلام سے سمیہ نے ایک بچہ جنا وہ زیاد تہا یہہ شخص حقیقت

مین از روے شرع اوس حارث کا غلام ہوا — پہر ایسا اتفاق ہوا کہ ابوسفیان

بہی ایام جاہلیت مین طرف طایف کی گیا تہا یہہ جاکر ایک کلال کے گہر جو شراب

بیچتا تہا اوترا اوس شراب فروش کو ابو مریم کہتے تہے وہ مسلمان ہوگیا تہا بعد اسکے

— ابوسفیان کو جب نشا ہوا اوسنے اوس سے عورت کی خواہش کی ابو مریم نے

کہا کہ اگر چاہے تو سمیہ موجود ہے ابوسفیان نے کہا کہ اچہا اوسکو لاؤ گرچہ اوسکی

چوچیان بڑی ہین اور پیٹ بڑا ہے — پہر تقدیر ابوسفیان نے اوس سے صحبت کی

اوسکو حمل ہوگیا کہتے ہین کہ اوس حمل سے زیاد پیدا ہوا اور جس سال مین کہ پیغمبر خدا صلعم

نے ہجرت کی اوس سال مین وہ زیاد کو جنی تہی — مگر زیاد جب جوان ہوا تو فصیح

اور بلیغ ہوا چنانچہ ایک روز زیاد ننڈ کور مجلس عمرو بن الخطاب رض کی مین درمیان

اوسکی خلافت کے حاضر ہوا تہا — اوسوقت عمرو بن العاص نے بطور تعریف یہہ

ذکر خلافت معاویہ رض کا

۴۴۶ کہا کہ اگر یہ لڑکا کسی قریش کی اولاد سے ہوتا تو تمام عرب کو ایک لاٹھی ہانکتا اوس
ابوسفیان بہی حاضر تہا اوسنے حضرت علی رض ابن ابیطالب سے کہا کہ جس شخص کا یہ
تخم ہے اوسکو مین جانتا ہون ــــ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد کیا کہ پہر
کون مانع ہے اوسکو کنبے مین ملانے سے ابوسفیان بولا کہ اصلع سے ڈرتا ہون
مراد اوسکی اس لفظ سے عمر رض کی تہی اصلع اوسکو کہتے ہین جسکی پیشانی کے سر پر
بال نہون نیسے اسواسطے ڈرتا ہون کہ درہ سے میرا چمڑا نہ اوڑا دے ـــ پہر جبکہ
وہ قضیہ زنا جسمین گواہون کی گواہی مغیرہ پر بابت زنا کی طلب ہوئی اور حضرت عمر نے
اونکے کوڑے مارے اور اونمین ابوبکر بہائی زیاد کا مادرزاد بہی تہا اور زیاد نے
گواہی صریح نہ دی جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہین اوس روز سے مغیرہ نے زیاد سے
بہت محبت اور دوستی کرنی شروع کی تہی ـــ پہر جب حضرت علی رض خلیفہ ہوئے
تب آپ نے زیاد کو فارس پر متولی کیا اونکی ایام خلافت مین چین سے حکومت
کرتا رہا مگر جبکہ حضرت امام حسن عم نے خلافت معاویہ کے سپرد کر دی تب زیاد نے
معاویہ کی بیعت اختیار نہ کی اور بغاوت اختیار کر کے اٹک گیا اور معاویہ کو اس امر
مہم کے پیش آنے سے یہہ خوف لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو زیاد کسی شخص کو بنی ہاشم مین
ملا کر اپنے ہمراہ کر لے اور پہر لڑائی کرنی پڑے ـــ اور مغیرہ ابن شعبہ معاویہ کیطرف
سے کوفہ کے والی تہے ـــ جب یہہ حال مغیرہ نے دیکہا وہ معاویہ کے پاس درمیان
سنہ ۴۲ ہجری کے گیا معاویہ نے اوسکے سامنے زیاد کا شکوہ کیا اور کہا کہ وہ فارس
مین بغی ہو بیٹہا ہے اطاعت نہین مانتا ـــ مغیرہ نے کہا آپ مجکو اجازت دیجیے
مین جا کر اوسکو سمجہا دون معاویہ نے حکم دیا اور ایک نامہ زیاد کو لکہو کہ مینے تمکو امن
دی کچہہ خوف نکرنا چنانچہ مغیرہ وہان گیا کیونکہ اون دونون مین دوستی کمال تہی
اوسنے اوسکو اپنے ہمراہ معاویہ کے پاس لا کر بیعت کروا دی اور مغیرہ زیاد کا بہت اکرام

اکرام اور تعظیم کرتا تہا اوس روز سے جو اوسنے زنا کی گواہی نہ دی تہی ــ پہر جبکہ
یہہ سال آیا تو معاویہ نے زیاد کو اپنے کنبہ مین ملا لیا اور لوگون کو گواہی کے واسطے
بلوایا اور ایک مجمع ہوا اور ابو مریم شراب فروش جسنے سمیہ کو ابی سفیان کے پاس
حاضر کیا تہا درمیان طایف کے وہ بہی گواہی کے واسطے مطلوب ہوا اوسنے
گواہی دی کہ زیاد کا نسب ابی سفیان سے ہے اور کہا کہ مینے بچشم خود دیکہا کہ سمیہ کی
فرج سے ابی سفیان کی منی ٹپکتی تہی ــ زیاد نے کہا کہ تجکو گواہی کے واسطے بلایا
یا گالیان دینے آیا ہے ــ بعد اس گواہی کے معاویہ نے زیاد کو اپنے نسب مین
ملا لیا یہہ اول واقعہ ہے جسمین خلاف شرع کیا گیا ہے کیونکہ قول صریح رسول اللہ صلعم
کا اسطرح پر ہے کہ بیٹا واسطے عورت کے اور زانی کے واسطے پتہر ہے ــ یہہ
امر لوگون پر بہت گران گذرا اور سب کو برا معلوم ہوا خصوصاً بنی امیہ کو کیونکہ زیاد
ایک غلام عبید رومی کی اولاد سے صراحتہً تہا اب وہ امیہ بن عبد شمس کی نسب سے
ہوگیا چنانچہ عبد الرحمن ابن حکم بہائی مروان کے نے چند شعر بہی اس معاملہ مین کہے ہیں
(قول مترجم مینے تذکرہ شعراء عرب مین لکہے ہین) پہر معاویہ نے زیاد کو بصرہ پر
متصرف کردیا اور خراسان اور سیستان یہہ اوسکی مضافات سے کردئے ــ پہر
ہند اور بحرین اور عمان یہہ سب اوسکے متعلق ہوگئے ــ اسی سالمین ام حبیبہ بنت
ابی سفیان زوجہ مطہرہ رسول مقبول کی فوت ہوئین

اب شروع ہوا سنہ ۴۵ ہجری نبوی صلعم کا

اسی سالمین زیاد بصرہ کو گیا اور وہان سلطنت کا خوب انتظام کیا اور سلطنت معاویہ
کے واسطے موکدکی اور تلوار سونتی اور گمان کرنے والون سے مواخذہ کیا اور شبہ پر

خلافت معاویہ

۴۸ لوگوں کو سزائین دین پھرسب آدمی اوس سے ڈرگئے اور کہتے ہین کہ قتل زیاد کے بعد حضرت علی رض کے کسی نے اونکا سا خطبہ نہین پڑہا اور جبکہ مغیرہ ۵۰ھ ہجری مین فوت ہوا یہہ عامل معاویہ کی طرف سے کوفہ پر تہا اوسوقت معاویہ نے زیاد کو کوفہ کا حاکم کر دیا چنانچہ زیاد وہان گیا اور بصرہ پر اپنا خلیفہ سمرہ ابن جندب کو بنا کر چہوڑ گیا یہہ بہی زیاد ہی کی خاصیت رکہتا تہا یعنے خونریزی اور قتل کرتا تہا — اور زیاد کا یہہ دستور تہا کہ چہہ مہینے کوفہ مین رہتا اور چہہ مہینے بصرہ مین یہہ وہ شخص ہے جسنے اول اپنے آگے حربہ اور علم لیجانے کی ترکیب نکالی اور پانسو آدمی اپنے محافظ مقرر کئے وہ ہمیشہ اوسکے مکان پر پڑے رہتے تہے کبہی الگ نہ ہوتے تہے — اور معاویہ اور تمام اوسکے عمال دعا کیا کرتے تہے عثمان ابن عفان رض کے واسطے خطبہ مین بروز جمعہ گالیان دیا کرتے اور حضرت علی رض کو برا کہتے تہے — اور مغیرہ متولی کوفہ جب سب علی رض کے معاویہ کی اطاعت سے کیا کرتا اوسوقت ایک شخص حجر مع اپنے ہمراہیون کے یہہ کہدیا کرتا تہا کہ یہہ لعنت تجہی پر ہوگی مغیرہ نے مدت تک اوسکی برداشت کی مغیرہ اوسسے تجاوز کر جاتا تہا — جب زیاد وہان کا والی ہوا اسنے حضرت عثمان رض کے واسطے دعا کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر سب اور تبرا کیا اور اون لوگونکا یہہ شیوہ تہا کہ حضرت علی رض کا نام علی رض نہ کہتے تہے بلکہ ابوتراب کہا کرتے تہے اور حقیقت مین یہہ کنیت حضرت علی رض کو بہت پسند تہی کیونکہ یہہ کنیت حضرت علی رض کی پیغمبر خدا صلعم نے مقرر کی تہی — اسوقت حجر موافق اپنی عادت قدیم کے اوٹہکر حضرت علی رض پر ثنا کرنے لگا زیاد نے حجر دسنے وسں گفتگو ناپسند سے اوسکو پکڑکر قید کیا اور بیڑیان لوہے کی اور زنجیر لوہے کی پہناکر اور تیرہ ۱۳ آدمی اور بہی اوسکے ہمراہ گرفتار ہوئے ان سبکو زیاد نے معاویہ کے پاس پکڑکر بہیجدیا چہہ آدمیون کے اوپر سے اونکے کہنے والون نے جان بخشی کردالی اور آٹہہ

خلافت معاویہ

آٹھ گرفتار رہے اون معتقدین کو معاویہ سنے واسطے گردن کشی اور قتل کے ایک گانو
مسمی عذرا میں بہیجدیا (یہہ ایک گانو دیہات دمشق سے ہے) رضی اللہ عنہم
— کہتے ہین کہ یہہ شخص حجر بڑا دین دار اور نمازی تہا ہر چند کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رض سنے حجر کی جان بخشی کے واسطے ایک قاصد معاویہ کے پاس بہیجا
تہا مگر وہ بعد مقتول ہونے حجر کے پہنچا — قاضی جمال الدین بن واصل کہتا ہے
— اور ابن جوزی بہی باسناد متصل حسن بصری رض سے روایت کرتا ہے وہ
کہتا ہے کہ چار خصلتین معاویہ مین ایسی تہین کہ اگر اون مین سے ایک بہی ہوتی تب بہی
خلق اللہ کو ہلاک کرتے — وہ یہہ ہین کہ خلافت اوسنے تلوار سے لی بدون مشاورت
اور صلاح کے اور حالانکہ اور صحابہ اور صاحب فضیلت موجود تہے — اور خلیفہ
کیا اوسنے اپنے بیٹے یزید کو — اور دائم الخمر اور نشہ باز تہا — اور حریر پہنتا تہا
ڈہول طنبور وغیرہ بجواتا تہا — اور زیاد کو اپنی نسب مین ملا لیا تہا حالانکہ یہہ بات
صریح خلاف شرع اوسنے کی تہی کیونکہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا ہے کہ الولد
للفراش وللعاہر الحجر یعنی بیٹا زانیہ کا ہے اور زانی محروم ہے — اور قتل کیا
معاویہ نے حجر ابن عدی اور اوسکے ہمراہیون کو افسوس ہے حجر کا اور اوسکے اصحاب
کا جو مقتول ہوئے — روایت ہے شافعی سے وہ نسبت کرتے ہین اس روایت
کی طرف ربیع کی کہ ربیع چار شخصون کی گواہی صحابہ مین سے نامقبول جانتا ہے وہ
یہہ ہین — معاویہ — اور عمرو بن العاص — اور مغیرہ — اور زیاد —
اسی سالمین یعنے سنہ ۴۵ ہجری مین عبد الرحمن بن خالد بن ولید فوت ہوئے اور اہل شام
سب اوسکی طرف میلان رکہتے تہے معاویہ نے ایک نصرانی مسمی آثال کے ہاتہہ زہر
کہلوا کر اوسکو مروا ڈالا

اب شروع ہوا سنہ ۴۶ اور سنہ ۴۷ ہجری صد

بیان جنگ قسطنطنیہ کا

۴۵۲ اس سال مین قیس بن عاصم بن سنان بن خالد بن منقر فوت ہوا اسکی طرف منسوب کیا جاتا ہے اسیواسطے اوسکو منقری کہتے ہین یہہ شخص نبی صلعم کے پاس قاصد بنی تمیم کا ہوکر آیا تہا اور مسلمان ہوگیا تہا کہتے ہین کہ یہہ قیس مذکور بہت سے اخلاق پسندیدہ سے متصف ہے

اب شروع ہوا سنہ ۴۸ ہجری کا

بیان جنگ قسطنطنیہ کا

درمیان اسی سال کے یعنے سنہ ۴۸ مین معاویہ نے لشکر کثیر قسطنطنیہ پر ہمراہ سفیان بن عوف کے روانہ کیا اونہون نے وہان جاکر بلاد روم مین کہلبلی ڈالدی اور قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اس لشکر مین ابن عباس — اور عمرو بن زبیر اور ابوایوب انصاری بہی تہے — ابوایوب انصاری تو درمیان مدت حصار ہی کے فوت ہوئے اور قسطنطنیہ کی چار دیواری کے پاس مدفون ہوئے یہہ صحابی ہمراہ پیغمبر خدا صلعم کے جنگ بدر اور جنگ احد اور ہمراہ علی مرتضی رض کے جنگ صفین مین اور ماسوا اوسکے اور لڑائیوں مین شامل ہوچکے تہے

اب شروع ہوا سنہ ۴۹ اور سنہ ۵۰ ہجری نبوی کا

اس سال مین بلدہ قیروان کی بنا ڈالی گئی اور سنہ ۵۵ ہجری مین طیار ہوچکا تہا حال اوسکا یہہ ہے کہ معاویہ نے عقبہ بن نافع کو افریقیہ پر والی کیا تہا یہہ صحابی صحابیون مین سے ہے جب یہہ افریقہ پر گئے اونہون نے باشندگان افریقیہ کو قتل کیا کیونکہ اون

بیان جنگ قسطنطنیہ کا

اون لوگون کا یہہ دستور تہا کہ جب وہان سی لشکر چلا جاتا پہر مرتد ہوجایا کرتے تہے
اور وہان کے حاکمون کی رہنے کی جائے زویلہ اور برقہ تہی عقبہ کی راے مین
یہہ آیا کہ اسجاے ایک شہر واسطے لشکر کے رہنے کے بنایا چاہیے اس لئے
اونہون نے موضع قیروان اختیار کیا اس گانوین کہجورون وغیرہ کے درخت
بہت انبوہ دار تہے اونہون نے سب کٹوا کر ایک شہر بنایا وہ شہر قیروان ہے
اور اسی سنہ ۵۰ مین دحیہ الکلبی نے یعنی دحیہ بن خلیفہ بن فردہ بن فضالہ نے جو
منسوب ہے طرف کلب بن وبرہ کے وفات پائی یہہ صحابی جنگ بدر مین
حاضر نہ ہوا تہا — فرمایا ہے نبی صلعم نے کہ جبرائیل صورت مین مشابہ دحیہ الکلبی کے
آتا ہے

اب شروع سنہ ۵۱ ہجری نبوی صلعم

اس سال مین سعید بن زید جو کہ ایک صحابی عشرہ مبشرہ مین سے ہے فوت ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۵۲ اور سنہ ۵۳ ہجری نبوی صلعم

اس سال مین زیاد بن ابیہ درمیان ماہ رمضان کے بسبب خارش کے جو اوس کی
انگلی مین ہوگئی تہی فوت ہوئے اور پیدایش ان کی سال ہجری تین مین ہوئی تہی

اب شروع ہوا سنہ ۵۴ اور سنہ ۵۵ اور سنہ ۵۶ ہجری نبوی صلعم

اس سال مین معاویہ نے سعید ابن عثمان ابن عفان رضہ کو خراسان پر حاکم کیا اونہون نے
نہر جیحون کہود کر سمرقند اور صغد تک پہنچایی اور کفار کو شکست دیکر ترمذ تک

بیان جنگ قسطنطنیہ کا

۴۴ گئے اور اوسکو صلح کرکے فتح کیا — وہ لوگ جو اس جنگ مین اونکے ہمراہ مقتول ہوئے اونمین سے قثم ابن عباس بہی ہین یہہ بہی سمرقند کے پاس مدفون ہوئے اور اونکے بہائی عبداللہ بن العباس طائف مین شہید ہوئے تہے — اور فضل رض شام مین اور معبد افریقیہ مین چنانچہ کہا گیا ہے کہ نہین دیکہین گئین قبرین بہائیونکی اتنی دور جتنی دور اور فاصلہ پران بہائیون کی ہین یعنی حضرت عباس کی بیٹون کو رضی اللہ عنہم اجمعین

اسی سال مین معاویہ نے لوگون سے بیعت اپنے بیٹے یزید کی کروائی اور اپنا ولیعہد کیا اور کہا کہ میرے پیچہے یہہ خلیفہ ہے چنانچہ اہل شام اور اہل عراق نے بیعت کی چونکہ مروان ابن الحکم معاویہ کی طرف سے مدینہ پر متولی تہا اوسنے چاہا کہ یزید کی بیعت مدینہ کے باشندون سے بہی کرواوے حضرت امام حسین ع نے بیعت منظور نہ کی — اور عبداللہ بن عمر — اور عبدالرحمان بن ابی بکر — اور عبداللہ بن زبیر نے بہی بیعت اختیار نہ کی اون کے رکنے سے اور لوگ بہی رک گئے آخرکار معاویہ خود بذاتہ ایک ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر حجاز مین آیا اور جناب عائشہ صدیقہ علیہا السلام سے اس امر مین گفتگو رہی لیکن انجام کار معاویہ نے یزید کی بیعت سب سے قبول کروائی — الا ان شخصون نے جنکا تمام اوپر مذکور ہوا بیعت نہ مانی — روایت کیا گیا کہ معاویہ نے اپنے بیٹے یزید سے ایک روز کہا کہ اے بیٹے مینے سب امورات کا بندوبست کردیا ہے کوئی امر چہوڑا نہین اور کوئی شخص ایسا نہین رہا جسنے تیری بیعت نہ کی ہو مگر اون چار شخصون نے بیعت نہین کی — یہہ بات سن رکہہ کہ عبدالرحمن بڑا آدمی ہے اسسے ڈرتے رہنا آج اور آج کی کل — اور ابن عمر ایک شخص ہے پارسا — اور حسین ع سے قرابت ہے اگر تو اوسپر فتح پاوے اور وہ تیرے ہاتہہ لگ جاوے تو اوس سے درگذر کرنا — اور ابن زبیر اگر تیرے ہاتہہ لگے تو اوسکے ٹکڑے ٹکڑے ضرور کرنا

بیان جنگ قسطنطنیہ کا

اب شروع ہوا سنہ ۵۷ اور سنہ ۵۸ ہجری نبوی صلعم کا

در بیان اسی سال کے امیر المومنین عائشہ صدیقہ رض بنت ابی بکر زوجہ مطہرہ رسول خدا صلعم کی عالم بقا کو نہضت فرما ہوئین اور اونکا بھائی عبد الرحمن بن ابی بکر بھی اسی سال مین فوت ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۵۹ ہجری نبوی صلعم

اس سال مین سعید ابن العاص بن امیہ رحلت فرمائے ملک عدم ہوئے یہہ شخص سال اول ہجری مین پیدا ہوئے تھے اور انکے والد عاص بن سعید سنے بروز جنگ بدر ایک کا فرمارا تھا اور یہہ شخص سعید بنی امیہ مین بہت سخی تھا — اور اسی سال مین حُطَیّہ جسکا نام جرول ابن مالک تھا فوت ہوئے حُطَیّہ انکو بسبب اسکے کہ قد انکا چھوٹا تھا کہا کرتے تھے اول یہہ شخص مسلمان ہوا پھر مرتد ہو گیا اور پھر مسلمان ہوا اور اسی سال مین ابو ہریرہ رض فوت ہوئے اس صحابی کے نسب اور اسم مین اختلاف ہے یہہ اون لوگون مین سے تھے جو ہمیشہ رسول اللہ صلعم کی خدمت مین رہا کرتے تھے اس صحابی سے روایتین بہت کی گئی ہین چنانچہ اسیواسطے بعضے آدمیون نے اسکو تہمت تکذیب کی لگائی ہے بسبب کثرت روایات کے اور اکثر لوگ اونکی روایت کو صحیح کہتے ہین اوسمین کچھہ شک نہین لاتے

اب شروع ہوا سنہ ۶۰ ہجری نبوی صلعم

بیان وفات معاویہ کا

واضح ہو کہ درمیان اسی سال ۶۰ھ کے ماہ رجب مین معاویہ بن ابی سفیان فوت ہوئے
اور اونتیس ۲۹ برس تین ۳ مہینے ستائیس ۲۷ دن خلافت کرتا رہا اوس روز سے کہ خلافت
اوسکے سپرد ہوئی اور حسن بن علی رض نے بیعت کی عمر اوسکی پچہتر ۷۵ برس کی ہوئی ــ
بعضے کہتے ہین اَٹہتر برس کی اور کوئی کچھہ اور کہتا ہے ــ جب معاویہ فوت ہو چکا
اوسوقت ضحاک بن قیس منبر پر آ کر چڑہا اور اپنے ہاتھہ مین دونو کفن معاویہ کے
لئے رہا تھا پہلے معاویہ پر ثنا کی اور لوگون کو بتلایا کہ معاویہ مرگیا اور یہہ دونو کفن
اوسکے ہین ــ پھر ضحاک نے اوسکی نماز پڑہی اور یزید موجود نہ تھا یہہ ایک
گانون مین تھا جسکو حوارین کہتے ہین مضافات حمص سے لوگون نے لکھہ کر اوسکو بلایا
چنانچہ بعد دفن معاویہ کے آیا اور اوسکی قبر پر نماز پڑہی

بیان اخبار معاویہ کا

واضح ہو کہ معاویہ اپنے باپ کے ہمراہ بروز فتح مکہ مسلمان ہوا تھا اس سے پیغمبر
خدا صلعم کار کتابت کا لیا کرتے تھے ــ حضرت عمر رض عنہ نے اپنے ایام خلافت
مین اسکو شام کا عامل کر دیا تھا چنانچہ چار برس ان کے سامنے حاکم رہا اور
حضرت عثمان رض نے اپنی تمام مدت خلافت مین اوسکو قایم رکہا چنانچہ بارہ ۱۲ برس
ان کے ایام خلافت مین سرداری کرتا رہا اور چار برس تک حضرت علی رض سے
لڑ کر شام پر متغلب رہا پھر تقدیر چالیس برس ملک شام کی سلطنت اوسنے کی اور

اوسکے خلق کا یہہ حال ہے کہ حلم اور استوار اور تیز فہم اور سیاست ملک خوب جانتا تہا اور حلم
اوسکا غصہ پر اوسکے غالب تہا اور سخاوت بہی بہت کرتا تہا اقرباؤن کے ساتہہ سلوک
کرتا تہا اکثر کبھی نہوتا تہا — ایک حکایت اوسکے حلم کی تاریخ قاضی جمال الدین بن واصل
سے منقول ہے وہ یہہ ہے — کہ اروی بنت حارث بن عبد المطلب بن ہاشم ایکروز
معاویہ کے پاس تشریف لائین اور یہہ بڑہیا کبر سن تہی ان کو دیکھہ کر معاویہ نے کہا کہ مرحبا
اے خالہ آپ کیسی طرح پر ہین اوسنے کہا کہ اے بہانجے اچہی ہون پہر اوس بیوی نے
یہہ کہا کہ معاویہ تو نے کفران نعمت کی اور اپنے چچا کی بیٹے کے ساتہہ تو نے بہت برائی کی
اور اوسکی صحبت کو فراموش کیا اور اپنا نام تو نے وہ رکہا کہ تجکو زیبا نہ تہا اور نا سبب
حق غیر ہوگیا — اور ہم لوگ اہل بیت کے سب آدمیون سے بہت رنج اور مشقت
اوٹہا چکے ہین یہانتک کہ انتقال فرمایا نبی نے اوسکی سعی کی ہم شکر گذار ہین اور رتبہ
اوسکا بلند ہوا — پہر ہمپر بعد انتقال آنحضرت کے تیم اور عدی اور امیہ کو دی ہمنے
اپنا حق چہوڑ دیا اور تم والی ہوگئی ہمپر اور حالانکہ ہم تم مین بمنزلہ بنی اسرائیل کے ہین
آل فرعون مین — اور علی ابن ابیطالب بعد ہمارے نبی کے بمنزلہ ہارون کے تہا موسی
سے — عمرو بن العاص بولا کہ چپ رہ اے بڑہیا گمراہ تیری عقل جاتی رہی ہے ہمسی
نہ بول — اوس نیک بخت بیوی نے فرمایا کہ اے باغیہ کے بچے تو بہی کلام کرتا ہے
تیری مان مکہ مین بغاوت و شقاوت کتنا کچہہ کرچکی ہے جسنے چاہا اوس سے فعل گرم کی
چنانچہ تیری نسب کا دعوی پانچ شخصون نے قریش مین سے کیا تہا اور اس امر کا سوال
تیری مان سے کیا گیا اوسنے کہا کہ پانچون نے مجہسے صحبت کی ہے پہر تیری صورت
دیکہی گئی کہ کس کی مثل ہے یہہ جسمین بہت ملتی ہو اوسکی نسب سے اسکو قرار دو پس
غالب ہوئی تجہپر مشابہت عاص ابن وائل کی اوسکی نسب مین تجکو ملا لیا — معاویہ
بولا کہ خیر جانے دو جو ہوا سو ہوا گذشتہ را صلوات اب آپ اپنی حاجت فرمائی

خلافت یزید ابن معاویہ

— اوس بڑہیا نے کہا کہ دو ہزار دینار چاہتی ہون مین اپنی کہجورون کے واسطے پانی خریدون گی جو فقرار الحارث بن عبد المطلب کی زمین مین ہین اور دو ہزار دینار اور تا کہ فقرار بنی الحارث کا نکاح کر دون — اور دو ہزار واسطے مددگاری شدت اور تکلیف زمانہ کے معاویہ نے چہہ ہزار دینار دلوادیے اوسنے لے لئے اور چلی گئی — معاویہ نے اول یہہ بات نکالی کہ اپنی زندگی مین یزید کی لوگون سے بیعت کروائی — اور دو دو فرسنخ پر نشان مقرر کئے — اور حجرہ مسجد مین اول اسنے بنوائے ہین — اور خطبہ بہی بیٹہہ کر اسنے پڑہا موافق قول بعضے کے — اور عبد اللہ بن جعفر ابن ابی طالب اون لوگون مین سے ہے کہ جائز جانتا ہے سماع اوتار کا اور سنا غنا کا — اور وہ دیکہتی رہتے تہے اہل ربہ کو اور معاویہ بُرا جانتا تہا یہہ چنانچہ ایک روز ابن جعفر معاویہ کے پاس آئے اور ہمراہ اونکے مسمی بدیح دُرم تہا ابن جعفر نے بدیح کو کہا کہ گاؤ اوسنے وہ شعر گایا جو معاویہ کو پسند تہا وہ یہہ ہے

یا لبنی اوقدی النارا — ان من تہوین قد جارا
رب نار بت ارمقہا — تقضم الہندی والغارا
ولہا ظبی فاجہا — عاقد فی الخصر زنارا

یہہ شعر سنکر معاویہ بہت خوش ہوئے اور پیر زمین پر مارنے لگے ابو جعفر نے کہا کہ اے امیر المومنین بس کیجئے اتنا خوش نہ ہوجئے معاویہ نے کہا کہ ابو جعفر ان الکریم طروب — یہہ ایک مثل ہے اسکے معنے یہہ ہین کہ سخی لوگ خوش ہوا کرتے ہین

بیان اخبار یزید ابن معاویہ کا

واضح ہو کہ یزید ابن معاویہ خلیفہ ثانی ہے خلفار بنی امیہ سے اور اوسکی والدہ کا نام

خلافت یزید ابن معاویہ

نام میسون بنت بجدل کلبیہ ہے — جب اوسکا باپ مرگیا اوسکی خلافت کے بعد
لوگون نے بیعت کی درمیان ماہ رجب سنہ ۶۰ ہجری کے جب یزید پلید خلیفہ ہو چکا
اوسوقت اپنی عامل مدینہ کو یہہ کہلا بہیجا — کہ حسین ابن علی رض اور عبد اللہ بن زبیر
اور ابن عمر سے کہو کہ میری بیعت منظور کرین — ابن عمر نے یہہ جواب دیا کہ اگر اور
لوگ یزید کی بیعت کرین گے اوسوقت کیا مضایقہ ہے مین بہی کر لونگا — اور
اور امام حسین ع اور ابن زبیر یہہ دونو مکہ کو چلے گئے اور بیعت منظور نہ کی — مدینہ
کے حاکم نے ایک لشکر ہمراہ عمرو بن زبیر کے جو عبد اللہ کا بہائی تہا روانہ کیا کیونکہ
وہ اپنے بہائی عبد اللہ ابن زبیر کا دشمن جان تہا اور یہہ کہا کہ عبد اللہ سے مکہ مین
جا کر لڑو عبد اللہ کو فتح ہوئی اور اسنے تمام جمعیت آدمیون کی جو اوسکے ساتہہ تہے
سب لگا ڈ دی اور اپنے بہائی عمر کو پکڑ کر قید کیا یہانتک کہ وہ اوسی قید مین مرگیا

بیان تشریف لیجانے جناب امام حسین ع کا کوفہ کو

اسی سال مین اہل کوفہ کے مکاتبات اور خطوط باین مضمون کہ آپ یہان تشریف لاسئے
ہم آپسے بیعت کرین گے حضرت امام حسین ع کے پاس آنے شروع ہوے اون
ایام مین نعمان ابن بشیر انصاری کوفہ کا عامل تہا حضرت امام حسین علیہ السلام نے
درمیان کوفہ کے اپنے چچا کے بیٹے مسلم بن عقیل بن ابی طالب کو بہیجا تاکہ لوگون سے
بیعت لین چنانچہ بروقت تشریف لیجانے حضرت مسلم بن عقیل کے آپ کے ہاتہہ پر
جناب امام حسین ع سے تیئیس ہزار آدمیون نے بیعت کی بعضے اٹھائیس ہزار بیان
کرتے ہین یہہ بات یزید کو بہت ناگوار گذری اور نعمان ابن بشیر کے سوء انتظامی
جانکر اون کو معزول کیا اور بجاے اوسکی عبید اللہ ابن زیاد کو کوفہ کا والی مقرر کیا

خلافت یزید ابن معاویہ

یہ شخص پہلے اسے بصرہ کا حاکم تہا اس کوفہ مین آیا اور دیکہا کہ لوگ بیعت امام حسین عہ کی مسلم ابن عقیل رض کے ہاتہہ پر کرتے ہین لوگون کو اسنے ڈرایا اور فریب دنیا شروع کیا اور سب کو یزید علیہ اللعنت کی اطاعت پر اگیختہ کیا لیکن کچہہ فایدہ نہوا اور حضرت مسلم حسبطرح پر کہ اپنے کار مین مصروف تہے اوسی طرح پر وہ لوگ جو حضرت امام حسین عہ کی بیعت پر راضی ہوگئے تہے ہمراہ مسلم ابن عقیل کے عبید اللہ ابن زیاد کے گہر پر چڑہ گئے اور اوسکو محاصرہ کرلیا اوسوقت عبید اللہ کے ہمراہ کل تیس آدمی تہے درمیان اوس محل کے پہر عبید اللہ نے حکم دیا کہ تم سب لوگ اپنے گہر کو چلے جاؤ اور جو اطاعت کریگا اوسپر انعام ہوگا اور جو نمانیگا اوسپر سزا نازل ہوگی سب چلے گئے یہانتک نوبت پہنچی کہ ہرایک کی مان بہن نے آکر کہا کہ تو چل آدمی بہت ہین لڑینگے چنانچہ ہرایک شخص یہہ کہتا تہا کہ او صاحب ہم تو جاتے ہین ایک ہمارا نہونا کچہہ ضرر نہین کرتا سب آدمی مسلم رض کو چہوڑکر علحدہ ہوگئے اور حضرت مسلم کے ہمراہ سوا تیس آدمیون کے اور کوئی نہ رہا اوسوقت حضرت مسلم رض بہاگ کر چہپ گئے اسوقت منادی کرنے والے نے ابن زیاد کے طرف سے یہہ منادی کی کہ جو کوئی مسلم رض کو پکڑ کر لاویگا اوسکو انعام موافق اوسکے دیت کے دیا جائیگا چنانچہ مسلم رض گرفتار کرکے حاضر کئے گئے جبکہ حضرت مسلم رض سامنے عبید اللہ کے حاضر ہوئے اوس کمبخت نے اونکو اور حضرت امام حسین عہ اور حضرت علی رض کو گالیان دین اور اوسیوقت اونکا سر اوڑا دیا اور لاشہ اونکا محل سے نیچے پہنکوادیا پہر ہانی ابن عروہ حاضر کیا گیا یہہ شخص بہی جناب امام حسین عہ کی طرف سے بیعت لوگون سے کرواتا تہا اوسکو بہی مار ڈالا اور دونون کے سر کٹواکر یزید بن معاویہ کے پاس بہجوادئے حضرت مسلم ابن عقیل آٹہوین تاریخ ذوالحجہ سنہ ۶۰ ہجری کو شہید ہوئے اور حضرت امام حسین عہ نے مکہ سے عراق کیطرف کوچ فرمایا اوسنجاے عبد اللہ ابن عباس آپکی تشریف لیجانے کو عراق

خلافت یزید ابن معاویہ

دانائی طرف براجانتے تھے چنانچہ حضرت امام حسین ؑ سے کہا کہ اے چچا کے بیٹے ۱
آپ تشریف عراق کو لیجاتے ہیں اور مجکو خوف آتا ہے کیونکہ وہ لوگ اہل غدر ہیں
تم اسجا سے تشریف رکھو کیونکہ تم سردار اہل حجاز کے ہو اور جو آپ کو سفر ہی کرنا
منظور ہے تو یمن کو تشریف لیجائیے کیونکہ اوسجائے شیعان علی ہیں اور وہ جند قلعی اور
گھاٹیاں بچاو کی ہیں — حضرت امام حسین ؑ نے ارشاد کیا کہ اے چچا کے بیٹے
میں جانتا ہوں قسم ہے خدا کی تو بیشک ناصح مشفق ہے لیکن اب تو میں قصد کر چکا
جب آپ نے نہ مانا ابن عباس وہاں سے چلے آئے اور آپ نے مکہ سے یوم الترویہ
سنہ ۶۰ھ میں خروج کیا اور حضرت امام حسین ؑ کے ہمراہ بہت لوگ عرب
کے جمع ہو گئے جسوقت آپکو یہہ خبر پہنچی کہ میرے چچا کا بیٹا مسلم بن عقیل رض شہید ہو گئے
اور لوگ اونکے ہمراہ نہ ہوئے سب الگ ہو گئے یہہ خبر حضرت امام حسین ؑ نے
اپنے ہمراہیوں سے کی اور فرمایا کہ جو شخص اسوقت جانا چاہتا ہو چلا جائے جسکو جان
دینا میرے ساتھ منظور ہو ساتھ رہے یہہ سنتے ہی سب لوگ تتر بتر ہو گئے — تب
حضرت امام حسین ؑ اوس مکان پر پہنچے جسکو سرف کہتے ہیں اوسجا سے حضرت کو
حر سپہ سالار عبید اللہ ابن زیاد کا دو ہزار سوار ہمراہ لئے ہوئے ملا اور حضرت امام
حسین ؑ کے مقابلہ میں آکر ٹھہرا دوپہر کے وقت — حضرت امام حسین ؑ نے ارشاد
کیا کہ میں فقط تمہارے خطوط پر عمل کر کے آیا ہوں اگر تم کہو میں اسجائے سے چلا
جاؤں سپہ سالار ابن زیاد نے کہا کہ ہم کو آپکے چھوڑ دینے کا حکم نہیں ہے ہم
آپکو کوفہ میں سامنے عبید اللہ بن زیاد کے لیجائیں گے حضرت امام حسین ؑ نے
ارشاد کیا کہ تیرا ستے تو مرنا بہتر ہے یہی گفتگو رہی کہ حضرت امام حسین ؑ حر کے ہمراہ چلے

اب شروع ہوا سنہ ۶۱ ہجری نبوی ؐ

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام کا

جبکہ جناب امام حسین ع ہمراہ حُر کے تشریف لیچلے تو اسی اثنا مین ایک نامہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس سے نام حُر کے اس مضمون کا آیا کہ امام حسین ع کو معہ اونکے ہمراہیون کے ایسے جنگل مین اُتارنا جہان پانی نہو چنانچہ ایک موضع معروف کربلا مین آپکو اُتارا یہہ دن جمعرات کا دوسری تاریخ محرم سنہ ۶۱ ہجری کے تھے۔ اور صبح کو عمر بن سعد بن ابی وقاص چار ہزار سوار بھیجے ہوئے ابن زیاد کے واسطے جنگ امام حسین ع کے کوفہ سے لیکر آیا۔ حضرت امام حسین ع نے ارشاد کیا کہ یہہ چند باتین ہین جو تم انمین سے کہو وہ مین کردون اگر کہو تو مین جہاںسے آیا ہون چلا جاؤن۔ اور یا یزید ابن معاویہ پر سامان کرکے جاؤن۔ اور جو ہو سکے تو کسی گھاٹی پہاڑ کے پاس چلا جاؤن عمر نے یہہ سب حال ابن زیاد کو لکھہ بھیجا اور لکھا کہ ایک بات انمین سے امام حسین ع کو کہو اور جواب درست یہہ دیکھہ کر ابن زیاد کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ کچھہ نہین منظور اور شمر بن ذی الجوشن کی زبانی عمر بن سعد کے پاس یہہ کہلا بھیجا کہ یا تو امام حسین ع سے جنگ کرکے اونکو قتل کر اور گھوڑون سے اونکا لاشہ روندوانا چاہئے اور اگر یہہ نہین مانتا تو تجکو معزول کرتا ہون اور سردار لشکر کا شمر مقرر ہوا۔ عمر بن سعد نے کہا کہ مین لڑتا ہون مجکو انکار لڑنے سے نہین اسنے بارادہ جنگ شام کے وقت جمعرات کے روز نوین محرم سنہ ۶۱ ہجری کو خروج کیا اور حضرت امام حسین اپنے ڈیرہ کے سامنے بعد نماز عصر کے بیٹھے تھے جب آپکے قریب لشکر آگیا اوسوقت اپنے بھائی عباس کی زبانی کہلا بھیجا کہ ہمکو کل صبح تک مہلت دو اور مجکو منظور ہی جو تمکو پسند ہے

بیان شہادت امام حسینؑ

پہنچے اونہون نے بہی مان لیا — حضرت امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو
ارشاد کیا کہ مینے تمکو اذن دیا تم آج کی رات چلے جاؤ جہان چاہو اپنے شہرون کو
پہر جاؤ — آپکے بہائی عباس بولے کہ یہہ ہمکو منظور نہین کہ آپکے بعد ہم جیتے رہین
یہہ ہمکو خدا نہ دکہلاوے — یہی آپکے بہائیون اور بہتیجون اور عبد اللہ ابن جعفر کے
بیٹون نے کہا — اور حضرت امام حسینؑ اور تمام انکے اصحاب تمام رات
نماز پڑہتے اور دعائین کرتے رہے — جب صبح ہوئی عمر بن سعد اپنے یارون کو
لیکر سوار ہوا یہہ روز عاشورا تہا اسی سن مذکور کا — اور حضرت امام حسینؑ
نے بہی اپنے اصحاب اور رفقا کو جو بتیس ٣٢ سوار اور چالیس پیادے تہے آمادہ
کیا — فرقہ باغیہ نے جناب امام حسینؑ پر حملہ کیا اور لڑائی ظہر کے وقت تک رہی
اوسوقت حضرت امام حسینؑ اور آپکے اصحاب نے صلوٰۃ خوف ادا کرکے
پہر جنگ مین مصروف ہوئے مگر امام حسینؑ کو پیاس کا بہت غلبہ ہوا ہرچند کہ ذرا سے
پانی پینے کے آگے بڑہے لیکن اونپر پہر تیرباران ہونی شروع ہوئی چنانچہ
ایک تیر آپکے مونہہ پر لگا اور شمر نے پکار کر کہا کہ کیا ہو گیا لوگو تمکو کیا سوچ رہے ہو
اہلبیت کو قتل کرتے ہو — چنانچہ زرعہ بن شریک نے آپکے ایک تلوار
ہتیلیون پر ماری — دوسرے نے گردن پر ماری اور سنان بن انس نخعی نے ایک
نیزہ آپکے مارا اوسوقت جناب امام حسینؑ زمین پر گر پڑے شمر نے اوترکر آپکو
ذبح کیا اور سر مبارک آپکا کاٹ لیا کہتے ہین کہ آپکا سر خولی نے کاٹا اور عمر ابن
سعد سے جاکر کہا عمر بن سعد نے ایک جماعت منافقین کو حکم دیا کہ حضرت امام حسینؑ
کی چہاتی پر گہوڑے دوڑاؤ چنانچہ کمر اور چہاتی گہوڑون سے کچلوائی پہر وہ سر
اور عورتین اور بچے پکڑکر عبید اللہ ابن زیاد کے پاس روانہ کئے — ابن زیاد نے
حضرت امام حسینؑ کا سر دیکہہ کر ایک چہڑی اوس مردود نے آپکے مونہہ پر ماری

بیان شہادت امام حسین ع

— زید ابن ارقم جو وہان حاضر تھا اوسنے کہا کہ اٹھا لے اس چھڑی کو قسم ہے خدا کی
مینے پیغمبر خدا صلعم کے دو نو ہونٹ ان دونو ہونٹون پر دیکھے ہین یہہ کہکر وہ رو پڑا!
— روایت کی گئی ہے کہ جناب امیرالمومنین امام حسین ع کے ہمراہ چار شخص اولاد علی
رض کی یعنے آپکے بھائی شہید ہوئے وہ یہہ ہین — عباس — جعفر — محمد —
ابوبکر — اور اولاد حسین ع سے بھی چار — اور چند شخص اولاد عبداللہ بن جعفر سے
شہید ہوئے — اور چند اولاد عقیل سے — پھر زیاد ملعون نے وہ سر مبارک
اور عورتون اور بچون کو گرفتار کرکے یزید لعین کے پاس بھیجدئے — یزید لعین نے
حضرت امام حسین ع کا سر اپنے سامنے رکھا اور عورتون اور بچون کو بلوا کر حاضر کیا
اور نعمان بن بشیر کو حکم دیا کہ انکو روانہ کردو اور شخص اپنے محافظ اونکے ہمراہ کردئے
کہ وہ مدینہ مین اونکو پہنچا آوے چنانچہ وہ عورتین مدینہ کو روانہ ہوئین جب وہ اہل
وعیال حضرت امام حسین ع کے مدینہ مین پہنچے بنی ہاشم کی عورتین روتی پیٹتے اونکے لینے
اور خاص کر لڑکے عقیل بن ابی طالب کے بہت روتے تھے اور وہ نیچے یہہ کہتے تھے
اکہ کیا کہوگے تم اگر پوچھین گے نبی صلعم کہ کیا کیا تمنے وحالانکہ تم آخر امت سے لوگ تھے
میری اولاد کے ساتھہ اور میری اہل سے کیا سلوک کیا بعد میرے اونمین سے بعضے تو
قید ہین بعضے بچھڑے پڑے ہین خون مین لتھڑے ہوئے — رسول اللہ فرمادینگے
کہ یہی جزا میری نصیحت کرنے کی تھی کہ میری اہل بیت سے یہہ سلوک کیا یہہ اشعار جنکا
ترجمہ یہہ ہے تذکرہ مین لکھہ چکا ہون) حضرت امام حسین ع کے سر مین اختلاف
ہے بعضے کہتے ہین کہ مدینہ کو بھجوادیا اور اونکے والدہ فاطمہ رض کے پاس دفن کیا گیا
— اور بعضے کہتے ہین باب فرادیس کے پاس مدفون ہوا — اور بعضے کہتے ہین
کہ خلفاء مصر نے عسقلان سے قاہرہ کی طرف لیجاکر وہان دفن کیا اور اوسکے واسطے
مشہد بنایا جو مشہور بنام مشہد حسین ہے — اسیطرح پر آپ کی عمر مین بھی اختلاف

بیان شہادت امام حسین ؑ کا

اختلاف ہے مگر صحیح یہہ ہے کہ پچپن ۵۵ برس چند مہینے کی عمر تھی — اور کہتے ہین کہ حضرت امام حسین ؑ نے پچیس ۲۵ حج پیرون سے چل کر کئی ہین اور ایک رات اور ایک دن مین ایک ہزار رکعت پڑہتے تھے — اور عبد اللہ ابن زبیر ہمیشہ مکہ مین رہا وہ طاعت یزید بن معاویہ مین داخل نہوا ۶۵

پہر شروع ہوا سنہ ۶۲ اور سنہ ۶۳ ہجری نبوی ؐ

اسی سال مین سب اہل مدینہ نے متفق ہوکر یزید کی بیعت چہوڑ دی اور انکے نائب عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکال دیا — یہہ حال سنکر یزید نے لشکر ہمراہ مسلم بن عقبہ کے روانہ کیا — اور اوسکو حکم دیا کہ اہل مدینہ سے لڑنا جب فتح ہوجاوے اوسوقت لشکر مین حکم عام دینا کہ تین روز تک قتل عام ہوا اور جو مال جسکے ہاتہہ آوے لشکری آدمی لوٹ لین — اور بعد تین روز کے اسطرح سے اقرار کروانا کہ ہم سب غلام اور تابعدار یزید کے ہین یہہ اقرار کروا کے بیعت کروانا — اور مدینہ سے فراغت پاکر مکہ کو جانا چنانچہ مسلم مذکور دس ہزار سوار شام کے لیکر مدینہ پر حرہ کی طرف آکر پڑا — اور اہل مدینہ کے مہاجرین اور انصار اوس سے لڑے اور ایک خندق بنا کر جنگ کرنا شروع کیا — اور فضل بن عباس بن ربیعہ بن الحرث بن عبد المطلب رضہ شہید ہوئے مگر پہلے خوب لڑے اور بعد جنگ عظیم کے شہید ہوئے اور اسطرح پر ایک جماعت اشراف اور انصار کی بہی مقتول ہوئی اور لڑائی خوب رہی یہانتک کہ اہل مدینہ کو شکست ہوئی اور مسلم نے حکم دیا کہ تین روز تک قتل عام ہوا اور جو مال پاؤ وہ لیلو اور عورتون سے مدینہ کی حرام کاری کرو — منقول ہے زہری سے کہ جنگ حرہ مین سات سو رئیس اشراف قوم قریش کے مہاجرین

محاصرہ کرنے خانہ کعبہ کا

اور انصار سے مقتول ہوئے — اور دس ہزار اشراف غلاموں کے اور سب بے حد و آدمی مقتول ہوئے یہ جنگ ستائیسویں ذی الحجہ سنہ ۶۳ کو واقع ہوئی تھی پھر مسلم نے باقی ماندگان مدینہ سے کہا کہ اقرار کرو کہ ہم یزید کے تابعدار اور غلام ہیں جب یہاں کی مہم سے فراغت پا چکا اوس وقت مکہ کو لشکر لیکر چڑھائی کی

اب شروع ہوا سنہ ۶۴ ہجری نبوی ص

بیان محاصرہ کرنے خانہ کعبہ کا

جب مسلم مدینہ کی مہم سے فارغ ہوا اوس وقت مکہ پر چڑھ گیا لیکن چونکہ مریض تھا قبل پہنچنے کے مرگیا — اور اوسکے قایمقام لشکر پر حصین ابن نمیر السکونی ہوا یہہ واقعہ درمیان ماہ محرم سنہ مسن کے واقع ہوا تھا — پس حصین مکہ پر گیا اور عبد اللہ ابن زبیر کو چالیس روز تک محاصرہ کرتے رہا یہانتک کہ اوسکو خبر پہنچی کہ یزید ابن معاویہ مرگیا جیساکہ ہم ذکر کرینگے مگر بیت الحرام مین گوپیوں سے پتھر پہنک چکا تہا اور آگ سے بہی جلا چکا تہا — جب حصین کو معلوم ہوا کہ یزید مرگیا اوسنے عبد اللہ بن زبیر کو کہا کہ میری راے یہہ ہے سو ہم اپنی مقتولین کے خون کا دعوے کرین اور اگر تم میرے پاس آؤ تو مین تمہاری بیعت کروں اور شام کو چلو — عبد اللہ ابن زبیر نے انکار کیا — اور حصین ملک شام کو کوچ کر گیا — مگر پیچھے سے ابن زبیر کو نہ متفق ہونے پر ندامت بہی ہوئی اور جو لوگ بنی امیہ کے بچے ہوئے مدینہ مین رہگئے تہے وہ سب ہمراہ حصین کے ملک شام کو گئے

بیان وفات یزید ابن معاویہ کا

۴۶۷

وفات یزید ابن معاویہ کا

واضح ہو کہ یزید ابن معاویہ درمیان حوارین کے جو کہ مضافات حمص سے ہے چودہوین [۱۴] ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری مین فوت ہوا عمر اوسکی اڑتیس [۳۸] برس کی تھی اور خلافت اوسنے تین برس چھہ مہینے کی حلیہ اوسکا یہہ ہے رنگ گندم گون گٹھیلا بدن سپید چشم مونہہ پر نشان چیچک کے ڈاڑہی خوبصورت ہلکی — قد کا لنبا تہا اوسنے چند لڑکے لڑکیان اپنے پیچھے چھوڑے ہین — والدہ اوسکی میسون بنت بجدل کلبیہ ہے وہ اپنی والدہ کے ساتھہ اوسیکے کنبے مین درمیان بادیہ بنی کلب کے رہا کرتا تہا علم فصاحت اور فن شعر سے واقف تہا بادیہ بنی کلب ہی مین شعر بنانا سیکہا اوسکے وہان پہنچنے کا باعث یہہ تہا کہ یزید کی والدہ میسون مذکور ایکروز یہہ شعر پڑھ رہی تھی

للبس عباءة وتقر عینی ؛؛ احب الی من لبس الشفوف

وبیت تخفق الارواح فیه ؛؛ احب الی من قصر منیف

وبکر یتبع الاظعان صعب ؛؛ احب الی من بغل زفوف

وکلب ینبح الاضیاف دونی ؛؛ احب الی من هر الوف

وخرق من بنی عمی فقیر ؛؛ احب الی من علج علیف

معاویہ نے کہا کہ اے بنت بجدل تو نے مجکو گوسالہ کاہ خور سے تشبیہ دی اگر تجکو میرے گہر مین رہنا منظور نہین ہے تو جا اپنے کنبے مین رہ اسلئے وہ بنی کلب کے جنگل مین جہان اوسکا ملک تہا چارہے یزید کو بہی اپنے ساتھہ لیگئی اوسنے اپنے نانا ہی کے گہر پرورش پائی

بیان اخبار معاویہ بن یزید ابن معاویہ کا

واضح ہو کہ معاویہ ابن یزید ابن معاویہ تیسرا [۳] خلیفہ خاندان بنی امیہ کا ہے جب یزید

بیعت کرنی لوگونکا عبداللہ ابن زبیر سے

۶۸ھ ابن معاویہ فوت ہوگیا اوسوقت لوگون نے یزید کے بیٹے معاویہ کی درمیان
چودہوین ربیع الاول سنہ ۶۴ھ کے بیعت اختیار کی یہہ شخص جوان اور دین دار تہا
اوسکی خلافت کل تین مہینے رہی — بعضے کہتے ہین چالیس روز خلافت کرتا رہا
بعد اسکے مرگیا اور عمر اوسکی اکیس برس کی تہی اور اخیر ایام زندگانی مین اسنے لوگون کو
جمع کرکے کہا کہ مجھسے کار خلافت نہین ہوسکتا — اور نہ مجکو کوئی شخص مثل عمر بن الخطاب
کے معلوم ہوتا ہے تاکہ اوسکو مین خلیفہ مقرر کرون اور نہ مثل اہل شوریٰ کے کوئی ہے
اسلئے تمکو اختیار ہے جسکو تم پسند کرو خلیفہ بناؤ یہہ کہکر اپنے گہر مین جا گہسا اور چہپ
گیا تا وقت وفات غایب رہا اور کہتے ہین کہ اوسنے یہہ وصیت کردی تہی کہ ضحاک بن
قیس تا قایم ہونے کسی خلیفہ کے لوگون کو نماز پڑہایا کرے

بیان بیعت کرنے لوگون کا حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ سے

جبکہ یزید ابن معاویہ مرگیا اوسوقت لوگون نے درمیان مکہ کے عبداللہ بن زبیر کی
بیعت کی — اور مروان بن الحکم مدینہ مین تہا اسنے قصد کیا کہ مین بہی مکہ مین جاکر
عبداللہ بن زبیر کی بیعت کرون لیکن بہرہ ہمراہ اون لوگون کے جو بنی امیہ مین کے
ملک شام کو جاتے تہے چلا گیا — کہتے ہین کہ ابن زبیر نے اپنے عامل کو جو مدینہ
تہا یہہ لکہا کہ کوئی بنی امیہ مین سے وہان رہنے نہ پاوے اگر ابن زبیر ہمراہ حصین کے
ملک شام کو چلا جاتا — یا بنی امیہ سے سازش کرلیتا تو ابن زبیر کو خلافت
مقرر ہوجاتی لیکن تقدیر سے کچہہ چارہ نہین ہوسکتا — جسوقت عبداللہ ابن زبیر
کی مکہ مین بیعت ہوگئی اور عبیداللہ ابن زیاد والی بصرہ ملک شام کو بہاگ گیا اوسوقت
تمام اہل بصرہ نے ابن زبیر کی بیعت کری اور عراق — اور حجاز — اور یمن کے

بیان اخبار مروان بن الحکم کا

اور یمن کے لوگ سب مطیع ہو گئے اور ایک مصر کہ ایک شخص سکہ بہی وہان کے لوگون نے
اوسکی بیعت کر لی اور ضحاک ابن قیس نے بہی بیعت خفی ملک شام مین عبد اللہ
ابن زبیر کی کر لی تہی اور حمص مین نعمان ابن بشیر انصاری نے بہی اوسکی بیعت کی
اور قنسرین مین زفر بن الحرث کلابی نے بہی بیعت کی قریب تہا کہ خلافت
بالکلیہ حضرت عبد اللہ ابن زبیر کی ہو جائے یہہ شخص زاہد اور پارسا اور شجاع
تہا مگر دو عیب بہی تہے ایک بخل — دوسرے ضعیف الرائے تہے

بیان اخبار مروان ابن الحکم کا

واضح ہو کہ بنی امیہ کا چوتہا خلیفہ مروان ابن الحکم ہے — یہہ مروان مذکور
درمیان ایام خلافت حضرت ابن زبیر کے ملک شام مین قایم ہوا اور تمام
بنی امیہ اوسکے ہمراہ ہو گئے اب ملک شام مین لوگون کے دو فریق ہو گئے ایک
فرقہ یمانیہ جو مروان کے ساتہہ ہو گئے تہے — اور ایک فرقہ قیسیہ جو ضحاک
ابن قیس کے ہمراہ تہے اس فرقہ کے آدمی ابن زبیر کی بیعت کرتے جاتے تہے
اور بہت جہگڑے قصے معاملے ایسے اونمین ہوا کئے کہ اونکی شرح بہت طویل ہے
انجام کار یہہ ہوا کہ فریقین کا مقابلہ درمیان مرج راہط کے بیچ شہر غوطہ کے
جو دمشق کا ایک شہر ہے ہوا اور لڑائی شروع ہوئی اس لڑائی مین ضحاک نے
اور فرقہ قیسیہ پر حملہ تہا اور اونکو شکست فاحش ہوئی اور ضحاک بن قیس مقتول ہوا
اور ایک جماعت کثیر سوارون قیس کی مقتول ہوئی — جب مروان نے دیکہا کہ
جنگ مرج مین قیس کو شکست ہوئی اسوقت مروان نے باواز بلند کہا کہ خبردار کوئی
مرج نام ہے اوس روز کا جس روز مروان نے جنگ کی اور راہط ایک موضع ہے شرقی اطراف دمشق

بیان اخبار مروان

سنہ اور اوسکے تابع نہ ہونا اور مروان دمشق مین داخل ہوکر معاویہ ابن ابی سفیان کے گہر مین اوترا اور سب آدمی وہان مجتمع ہوئے اور ام خالد بن یزید بن معاویہ سے بسبب خوف خالد کے نکاح کرلیا — جب فرقہ قیسیہ کی شکست ہوئی اور ضحاک کے مقتول ہونے کی خبر اہل حمص کو پہنچی وان نعمان بن بشیر انصاری عامل تہا وہ اپنے اہل وعیال لیکر بہاگا اور اہل حمص نے نکلکر نعمان ابن بشیر کو قتل کرڈالا اور اوسکا سر کاٹ کر مع اوسکی اہلخانہ کے حمص مین لے گئے — اور جب زفر ابن حارث حاکم قنسرین کو جو ابن زبیر کی طرف سے دعوے بیعت کا کرتا تہا ہزیمت اور شکست کی خبر پہنچی وہ قنسرین سے نکلکر قرقیس پر آیا اور اوسپر غالب ہوگیا — اور شام تمام ملک مروان بن الحکم کا ہوگیا — پہر مروان نے مصر کی طرف خروج کیا اور اپنے سے پہلے عمرو بن سعید بن العاص کو بہیجا اوسنے مصر مین داخل ہوکر ابن زبیر کے عامل کو نکالدیا اور مروان بن الحکم کی بیعت باشندگان مصر سے کروائی — جب مروان مصر پر متصرف ہوچکا تب دمشق کو آیا اور تا اختتام سنہ ۶۴ ہجری کے مروان درمیان ملک شام اور مصر کے خلیفہ بالاستقلال تہا — اور ابن الزبیر درمیان عراق اور حجاز اور یمن کے خلیفہ تہا — اسی سال یعنی ابن الزبیر نے کعبہ شریفہ کو ڈہاکر پہر تعمیر کی صورت حال یہہ ہے کہ دیوارین خانہ کعبہ کی بسبب ضرب گولون کے جہک گئین تہین اسلئے اوسکو ڈہاکر اور بنیاد اوسکی کہودکر اور پتہر اوسکی بنیاد مین رکہکر نئے سرسے تعمیر اوسکی کی

اب شروع ہوا سنہ ۶۵ ہجری

بیان وفات مروان ابن الحکم کا

بیان وفات مروان

واضح ہو کہ مروان ابن الحکم اسطرح سے مرا کہ اوسکی بیوی ام خالد بن یزید بن معاویہ نے اوسکا گلا گھونٹ ڈالا اور پکار کر چیخے کہ ہائے میرا میاں مرگیا یہہ واقعہ تیسری تاریخ رمضان ۶۵ھ میں ہوا اور دمشق میں مدفون ہوا عمر اوسکی تیریسٹھہ ۶۳ برس کی تھی مدت خلافت کے نو مہینے آٹھہ روز ہیں

بیان کچھہ اخبار مروان کا

اسکے باپ کو نبی صلعم نے نکال دیا تہا وہ طایف میں چلا گیا تہا اور حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ان دونوں خلیفوں کے وقت میں بھی نکالا ہی رہا ۔ مگر خلیفہ سیوم حضرت عثمان رضی نے جیسا کہ ذکر ہو چکا پھر بلا لیا تہا ۔ مروان وہی شخص ہے جسنے حضرت طلحہ رضی کو ایک تیر مار کر درمیان جنگ جمل کے شہید کیا تہا

بیان اخبار عبد الملک کا

واضح ہو کہ عبد الملک پانچواں خلیفہ خلفاء بنی امیہ میں کا ہے جب مروان نے وفات پائی اوسوقت اوسکے بیٹے عبد الملک بن مروان کے درمیان تیسری تاریخ رمضان شریف ۶۵ھ کے لوگوں نے بیعت کی اسکی خلافت درمیان ملک شام اور مصر کے مستقل ہو گئی ۔ کہتے ہیں کہ جب نوبت خلافت عبد الملک کی آئی وہ بیٹہا ہوا قرآن شریف گود میں لئے ہوئے پڑھ رہا تہا فوراً اوسکو بند کر دیا مخاطب بقرآن ہو کر کہا کہ یہہ آخر کا وعدہ تہا آپ سے

اب شروع ہوا ۶۶ سنہ ہجری نبوی صلعم

بیان خروج کرنی مختار عبید ثقفی کا

بیان خروج کرنے مختار بن ابی عبید ثقفی کا

درمیان اسی سال کے مختار مذکور نے شہر کوفہ سے واسطے انتقام خون حسین ع کے خروج کیا اوسکے ہمراہ بہت لوگ ہوگئے وہ کوفہ پر غالب آگیا اور اوسنے بہت لوگون نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم پر اور طلب انتقام خون اہل بیت پر بیعت کی ــ اور مختار فقط قاتلین حضرت امام حسین ع سے لڑا اور کہا کہ مجکو شمر بن ذی جوشن کو دو یہانتک کہ اوسپر فتح پائی اور قتل کیا ــ اور خولی الاصبحی کے گہر کو جا گہیرا اسنے حضرت امام حسین ع کا سر کاٹا تہا اوسکو بہی قتل کرکے گہر کو جلایا ــ پہر عمر بن ابی وقاص سپہ سالار لشکر کو جو حضرت امام حسین ع کے مقاتلین مین تہا اور اوسنے یہہ حکم کیا تہا کہ سینہ اور پیٹہہ امام حسین ع کا گہوڑون سے روندا چاہئے اوسکو قتل کیا اور ابن عمر کو بہی قتل کیا اسکا نام حفص تہا اور دونوں کے سر پاس محمد ابن حنیفہ کے درمیان حجاز کے بہیجدیئے یہہ واقعہ درمیان ذی الحجہ اسی سال کے گذرا ــ پہر مختار نے ایک تابوت نمود کر یہہ ظاہر کیا کہ مین اسمین مخفی ہون وہ تابوت ایسا تہا جیسا بنی اسرائیل مین ہوتا ہے ــ جب مختار نے واسطے لڑائی عبید اللہ ابن زیاد کے لشکر روانہ کیا تہا تب اوسوقت وہ تابوت بہی ایک خچر کی پیٹہہ پر درمیان لڑائی کے موجود تہا

اب شروع ہوا سنہ ۶۷ ہجری نبوی صلعم

بیان مقتول ہونے عبید اللہ بن زیاد کا

بیان مقتول ہونے عبید اللہ کا

اسی سال مین درمیان ماہ محرم کے مختار مذکور نے لشکر آمادہ کرکے واسطے لڑائی عبید اللہ ۶۷
ابن زیاد کے بھیجا وہ خود اول موصل پر غالب ہو چکا تہا اور ابراہیم بن اشتر نخعی کو
اوس لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا جب مقابلہ جانبین کا ہوا خوب لڑائی واقع ہوئی
مگر ابن زیاد کے آدمی بہاگ گئے — اور عبید اللہ ابن زیاد بہی ابراہیم بن اشتر کے
ہاتھ سے درمیان اس معرکہ جنگ عظیم کے مقتول ہوا اوسنے سر اوسکا کاٹ کر لاش پہونکدیا
— اور بعد شکست کے ابن زیاد کے آدمیون مین سے بہت سے بہاگتے ہوئے نہر
زاب مین ڈوب گئے — ابراہیم نے ابن زیاد کا سر ہمراہ اور سرون کے مختار کے
پاس روانہ کردئے اسطرح پر خدا تعالے نے حضرت امام حسین ع کا انتقام مختار کے
ہاتھ سے لیا اگرچہ مختار کی نیت بخیر نہ تہی پہر بہی یہہ کار نیک اوسکے ہاتھ پر ظہور مین
آیا — اور درمیان اسی سال یعنے ۶۷ سنہ ہجری کی ابن زبیر نے اپنے بہائی مصعب کو
بصرہ پر حاکم مقرر کیا مصعب نے مہلب ابن ابی صفرہ کو خراسان سے بلایا وہ بہت
لشکر اور مال کثیر ہمراہ اپنے لیکر اوسکے پاس آیا اور دونون نے ہمراہ ہوکر مختار پر
واسطے لڑنے کے چڑہائی کی اور کوفہ مین پہنچے اور مختار کے ہمراہ بہی بہت لوگ
اکٹھے ہوکے مقابلہ پر آئے — اور شکست بعد جنگ عظیم کے مختار کو ہوئی — اور مختار
اپنے محل مین جو جاے کچہری کی تہا درمیان کوفہ کے محصور ہوا مصعب نے کوفہ مین
گہس کر مختار کا محاصرہ کیا لیکن وہ حالت محاصرہ مین بہی لڑا یہانتک کہ مقتول ہوا
— پہر مصعب نے سب اعوان مختار کو کہا کہ محل سے باہر آؤ وہ بعد جب حکم مصعب کے
باہر آئے اور مکان خالی کردیا مصعب نے سبکے سر مثل قلم قتل بہٹے کی اور اوسے
کہتے ہین کہ سات ہزار آدمی تہے جو مقتول ہوئے اور مختار درمیان ماہ رمضان ۶۷ سنہ
ہجری کے شہید ہوا عمر اوسکی سٹسٹہہ ۶۷ برس کی تہی — اور اسی سالمین یعنے ۶۷ سنہ
ہجری مین بعضے کہتے ہین کہ اکہتر ۷۱ مین اور بعضے کہتے ہین کہ انہتر ۶۹ مین اور بعضے کہتے ہین کہ اڑسٹہ ۶۸

بیان مقتول ہونے عبید اللہ کا

۶۷ھ مین درمیان کوفہ کے ابو بحر ضحاک بن قیس بن معاویہ بن حصین بن عبادہ نے وفات پائی
یہہ ضحاک مذکور احنف کے نام سے مشہور تہا یہہ وہ شخص ہے کہ جسکے نام سے
ضرب المثل حلم مین مشہور ہے — یہہ سردار اپنی قوم کا موصوف بعقل اور دانش
اور صاحب علم اور ذی حلم اور ذکی آدمی تہا اسنے پیغمبر خداؐ کا زمانہ بہی پایا ہے
الا صحبت نصیب نہین ہوئی — اور ایک دفعہ قاصد ہوکر حضرت عمرؓ کے پاس
درمیان اونکی ایام خلافت کے ایا تہا مگر تابعین مین سے بڑے رتبہ کا یہہ شخص گذرا ہے
اور ہمراہ حضرت علیؓ کے جنگ صفین مین بہی تہا اور جنگ جمل مین دونو جانب مین
سے کسی کی بہی طرف نہ تہا (احنف مایل کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ یہہ شخص لنبا راست قد
دہنی طرف کو جہک کر چلا کرتا تہا) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ احنف مذکور درمیان خلافت
معاویہ کے اشراف لوگون مین بطور ملاقات دربار معاویہ مین حاضر ہوا
— اسی اثنا مین ایک شخص اہل شام کا بہی اوس محل مین آیا اور اسنے خطبہ پڑہ کر
آخر خطبہ مین علی ابن ابیطالبؓ پر لعنت کی سب لوگون نے اپنی سر نیچے جہکا لے
کوئی نہ بولا مگر احنف نے معاویہ کی طرف مخاطب ہوکر یہہ کہا کہ یا امیر المومنین یہہ شخص
تمام انبیا کو لعنت کرتی کی اگر آپکی مرضی پاوے تو بیشک یہہ سب نبیون پر لعنت کرے
خدا سے ڈرو اور تقوی اختیار کرو حضرت علیؓ کا پیچہا اتو چہوڑو کیونکہ انہون نے
اس جہان سے رحلت کی اب وہ اپنی قبر مین ہونگے وہان تو چین لینے دو اب تمکو اونکی
لعنت کرنی سے کیا حاصل ہے اور قسم ہے خدا کی وہ شخص مبارک النفس اور مصیبت زدہ تہا
— معاویہ نے کہا کہ اے احنف کیون آنکہون پر ٹہیکری رکہتا ہے مین قسم دیتا ہون تجکو
خدا کی کہ تو بہی منبر پر چڑہ کر اگر ہماری خوشی چاہتا ہے تو علی ابن ابیطالبؓ پر
لعنت بخوشی کر یا بجبر — احنف نے کہا کہ آپ مجکو معاف رکہئے اسمین آپکی خیر ہے
اسوقت معاویہ بہت گڑگڑایا اور منت وسماجت سے پیش آیا — تب احنف نے کہا

بیان مقتول ہونے عبید اللہ کا

احنف نے کہا زمانے سے ؟؟

کہا کہ اے معاویہ مین انصاف کے کلمے کہتا ہون معاویہ نے کہا کہ اے لوگو معاویہ

یہہ کہا کہ حمد خدا کو لایق ہے اور درود موجود اوپر رسول اوسکے کے اے لوگو معاویہ

نے مجکو یہہ کہا ہے کہ لعنت کر علی رض پر سنو علی ابن ابیطالب رض اور معاویہ دونو جھگڑے

اور اپسمین لڑے اور ہر ایک شخص نے ان دونو نمین سے یہہ دعوے کیا کہ خلافت حق

میرا ہے جب مین دعا کرون تم سب آمین کہنا اب مین کہتا ہون اے خدا لعنت کر تو

اور تیرے فرشتے اور لعنت کرین تیرے نبی ص اور تمام تیرے پیغمبر اوس شخص پر

جو ان دونو نمین سے باغی ہوا اور لعنت کر گروہ باغی کو اور اے خدا بہت لعنت کر

اوسپر آمین کہو اے سامعین یہہ کہکر معاویہ سے کہا کہ مین تو یہہ کلمے کہا کرتا ہون

گرچہ مارا ہی کیون نہ جاؤن اب مجسے اور کچہہ پہر نہ کہلانا

اب شروع ہوا سنہ ۶۸ ہجری نبوی ص

اس سال مین عبد اللہ ابن عباس درمیان طایف کے راہی ملک بقا ہوئے اور محمد ابن

حنیفہ طایف مین رہا کے یہانتک کہ حجاج ابن یوسف مکہ مین آیا یہہ عبد اللہ بن عباس رض

ہجرت سے تین برس پیشتر پیدا ہوئے تہے اور رسول اللہ نے اونکے واسطے دعا کی تہی

کہ اے خدا فقیہ کر اوسکو علم دین کا اور سکہلا اوسکو کلمہ اور زیادہ کیا چنانچہ یہہ شخص

ایسا ہی عالم مثل اونکے دعا کی ہوا اور اوسکو حبر بسبب کثرت علم کے کہا کرتے تہے

اب شروع ہوا سنہ ۶۹ اور سنہ ہجری نبوی ص

اسی سال مین وہ حال جو سن اکہتر تک گذرا ہے لکہا جاتا ہے

بیان قتل ہونے مصعب رض کا

بیان قتل ہونے مصعب ابن زبیر رض کا

واضح ہو کہ درمیان ۷۱ سنہ ہجری کے عبدالملک نے سامان جنگ مہیا کرکے عراق کو
کوچ کیا ــ اور ادہر سے مصعب نے بھی سامان کرکے اوسکا مقابلہ کیا اور دونو
طرف سے لڑائی ہونی شروع ہوئی مگر افسوس ہے کہ اہل عراق نے عبدالملک سے
خفیہ سازش کرلی تھی مصعب رض کو چھوڑکر اوس سے جا ملے مگر حضرت مصعب خوب
لڑے آخرالامر وہ معہ اپنے فرزند دلبند کے اوپر دیر جاثلیق کے کنارہ نہر دجیل پر
شہید ہوئے ــ عمر مصعب کی چھتیس ۳۶ برس کی تھی یہہ واقعہ درمیان ماہ جماد الاول
۷۱ سنہ ہجری کے وقوع مین آیا ــ مصعب رض قبل خلافت کے عبدالملک کا دوست
تھا اور مصعب رض کے بیویان بہہ تھین ایک سکینہ بنت الحسین رض ــ اور دوسری عائشہ
بنت طلحہ ان دونوسے دفعۃً ایک باری نکاح کیا تھا بعد اس واقعہ کے عبدالملک
کوفہ مین گیا وہان کے باشندون نے اوس سے بیعت کی اور دونو عراق اسکے زیر حکم ہوگئے

اب شروع ہوا ۷۲ سنہ ہجری نبوی صلعم

اس سال مین عبدالملک مذکور نے حجاج ابن یوسف ثقفی کو لشکر دیکر مکہ مین بارادہ
لڑنے عبداللہ ابن زبیر کے بھیجا چنانچہ حجاج مذکور ماہ جماد الاول سنہ ہذا مین
مکہ شریفہ کو روانہ ہوا اور طایف مین اوترا درمیان اوسکے اور اصحاب ابن
زبیر کے لڑائی ہوئی اسنے حملہ اصحاب ابن زبیر پر کیا انجام کار ابن زبیر
مکہ مین محصور ہوا اور حجاج مذکور نے بیت الحرام پر گولے مارے اور اس سال تمام

بیان قتل ہوئے مصعب رض کا

سال تمام تک محاصرہ رہا

پہر شروع ہوا ۷۳ سنہ ہجری نبوی صلعم

حجاج ابن یوسف حضرت ابن زبیر کا محاصرہ کئے رہا مگر ابن زبیر رض نے اپنے تئین
سپرد کر دینے سے لڑنا بہتر جانا چنانچہ اوسنے جنگ کی اور جمادی الآخر سنہ ۷۳
ہجری مین سات مہینے لڑکر مقتول ہوا جب ابن زبیر مقتول ہوا اوسکی عمر ۷۳ تہتر برسکی
تہی یہہ اول بچہ ہے جو مہاجرین مین سے بعد الہجرت پیدا ہوا ۔ اور ۹ نو برس
خلافت کی کیونکہ اسکی بیعت لوگون نے سنہ ۶۴ مین بعد مرنے یزید بن معاویہ کے
کی تہی اور یہہ شخص کثیر العبادت بہی تہا کہتے ہین کہ چالیس برس تک اپنی پیٹہہ زمین پر
سے چادر نہ اوتاری تہی اسی سالمین بعد مقتول ہونے ابن زبیر کے درمیان
حجاز اور ملک یمن کے عبد الملک کی بیعت ہوئی اور سب آدمیون نے اوسکی
اطاعت منظور کی ۔ اور درمیان اسی سال کے یعنے سنہ ۷۳ ہجری مین عبد اللہ
بن عمر بن الخطاب رض فوت ہوئے ان کا واقعہ مقتول ہونے ابن زبیر سے
تین مہینے بعد ہوا تہا اور عمر اوسکی ستاشی ۸۷ برسکی تہی

اب شروع ہوا ۷۴ سنہ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین حجاج نے کعبۃ اللہ کو ڈہاکر حجر اوسکی بنا مین سے نکالکر جسطور پر
زمانہ نبی صلعم کے بیت تہا اوسی طور سے تعمیر کی چنانچہ بیت الحرام کی تعمیر اب تک
ویسی ہی موجود ہے اور حجاج امیر حجاز کا مقرر ہوا

بیان قتل ہونے مصعب کا

اب شروع ۷۵ سنہ ہجری نبوی ہے

اسی سال مین عبد الملک نے طرف حجاز کی ایک پروانہ درباب ولایت عراق کے بہیجا کہ اوسکا بہی تم انتظام کرو چنانچہ وہ مدینہ سے کوفہ کو گیا اور حجاج ہی کے ایام ولایت مین ایک شخص مسمی شبیب خارجی نکلا اور اوسنے بہت لوگون کو اپنے ہمراہ جمع کرکے حجاج کے ساتھہ لڑائی کی بعد جنگ کثیر کے مآل کار یہہ ہوا کہ جمعیت مین شبیب خارجی کے تفرقہ پڑ گیا اور اوسکے گہوڑے نے ایک پل پر سے اوسکو گرا دیا وہ نہر مین ڈوب گیا — اور اسیطرح حجاج پر عبد الرحمن بن اشعث نے بہی خروج کیا تہا یہہ شخص اولاً خراسان پر غالب ہوگیا اور پہر حجاج کی طرف گیا اور کوفہ پر غالب آگیا اور سب جماعتون کو شکست دیکر نفوذیت حاصل کرکے عبد الملک نے حجاج کو اور لشکر شام سے بہیجکر تقویت۔ اور کمک دی آخرکار عبد الرحمن کو شکست ہوئی اور سپاہ اوسکی متفرق ہوگئی وہ بہاگ کر ترک کے بادشاہ کے پاس چلا گیا حجاج نے ایک ایلچی واسطے طلب عبد الرحمن مذکور کے بادشاہ ترک کے پاس بہیجا اور کہہ بہیجا کہ اگر اوسکے سپرد کرنے مین تاخیر کیجیگا تو آپ طیار رہو رہنا مین بہی آتا ہون — ترکستان کے بادشاہ نے عبد الرحمن کو مع اوسکے چالیس ہمراہیون کے پکڑکر حجاج کے پاس بہیجدیا — مگر عبد الرحمن نے درمیان ایک منزل کے ایک مکان پر سے اپنے تئین گراکر مار ڈالا

اب شروع ہوا ۷۶ سنہ ہجری مع حال مابعد ۸۱ سنہ ہجری تک

بیان قتل ہونے مصعب کا

اسی سال میں ابو القاسم محمد بن علی بن ابیطالب جو کہ معروف ابن الحنیفہ میں فوت ہوئے

اب شروع ہوا ۸۲ سنہ ہجری نبوی کا

اس سال میں مہلب بن ابی صفرۃ الازدی نے وفات پائی یہہ صاحب بڑے سخی اور قوی مشہور تھے اور اونکو حجاج نے خراسان کا والی کردیا تھا لیکن مہلب مذکور مرو الروذ میں فوت ہوا اور اپنے پیچھے بیٹا اپنا یزید بن المہلب خلیفہ اپنا چھوڑا جب مہلب مذکور مرنے لگا اوسوقت اپنی اولاد کو بلا کر ایک دستہ تیرون کا منگوایا اور کہا کہ تم ان تیرون کو مجتمعۃً توڑ سکتے ہو اونہون نے کہا کہ نہین پھر پوچھا کہ ایک ایک کو توڑ سکتے ہو اونہون نے کہا کہ ہان توڑ سکتے ہین کہا کہ سب یہی حال تمہارا ہے یعنے اگر تم متفق رہوگے کوئی غالب نہ آسکیگا اور اگر متفرق ہوجاوینگے تو ہلاک ہوگے — اسی سال یعنے سنہ بیاسی ۸۲ میں خالد بن یزید ابن معاویہ نے بھی وفات پائی یہہ شخص درمیان بنی امیہ کے سخاوت اور فصاحت اور عقل میں مشہور تھا

اب شروع ہوا ۸۳ سنہ نبوی کا

اس سال میں حجاج نے ایک شہر مسمی و اسط بسایا ہے

اب شروع ہوا ۸۴ اور ۸۵ سنہ ہجری نبوی کا

اس سن میں یعنے پچاسی ۸۵ میں عبد العزیز بن مروان مصر میں فوت ہوا

اب شروع ہوا ٨٦ سنہ ہجری نبوی صلعم

بیان وفات عبد الملک بن مروان کا

درمیان ماہ شوال اسی سال کے عبد الملک بن مروان نے وفات پائی اور عمر اوسکی ساٹھ ٦٠ برس کی تہی اور مدت خلافت اوسکے اوس وقت سے کہ جب ابن زبیر شہید ہوئے اور سب آدمیون نے اوسکی بیعت کی تیرہ ١٣ برس چار مہینے سات دن کم ہین اسکے مونہہ مین سے بد بو بہت آیا کرتی تہی اسواسطے اسکو ابو الذباب کہتے ہین اور بسبب صفت بخل کے اوسکو رشح الحجر بہی کہا کرتے تہے یہہ شخص بہت استوار عاقل فقیہ عالم دیندار تہا جب خلیفہ ہوا دنیا نے سب بہلا دیا اور دین داری جاتی رہی اور بدل کر اور ہی کچہہ ہو گئی

بیان خلافت ولید بن عبد الملک کا

واضح ہو کہ یہہ چہٹا خلیفہ بنی امیہ مین کا ہے بعد وفات عبد الملک کے ولید کی بیعت لوگون نے درمیان نصف ماہ شوال اسی سنہ کے یعنے ٨٦ سنہ ہجری مین کی بسبب اوس عہد کے جو اوسکے باپ سے ہو گیا تہا اوسکو بنا و مکانات و تعمیر کا بہت شوق تہا اور اوسکے کار سب مضبوط ہو گئے تہے اور اوسکے ایام مین فتوحات کثیر ہوئی ہین ازانجملہ جزیرہ اندلس سے اور ماوراء النہر ہے اور اسی کے ایام خلافت مین خراسان اور عراقین کا حجاج والی ہوا پہر خط و کتابت ترکون سے ہوئے اور مسلمہ بن عبد الملک نے درمیان بلاد روم کے خط و کتابت جاری کر کے اوسکو فتح کیا اور

بیان خلافت ولید بن عبد الملک کا

اور اوگون کو قید کیا — اور محمد ابن قاسم ثقفی نے بلاد ہند کو فتح کیا —
اور بیان اسی سن یعنے سن چیاسی ۸۶ کے ولید مذکور نے اپنے چچا کی بیٹے عمر بن
عبد العزیز کو مدینہ کا والی کیا وہ مدینہ مین جاکر اپنے دادا مروان کے مکان مین
اترا اور دس فقیہ مدینہ کے جمع کئے وہ یہہ لوگ تہے عروہ ابن زبیر بن العوام
— اور عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود اور ابوبکر بن عبد الرحمان — اور ابوبکر بن سلیمان
— اور سلمان بن یسار — اور قاسم ابن محمد ابن ابی بکر الصدیق — اور
سالم بن عبد اللہ ابن عمر بن الخطاب اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر — اور عبد اللہ بن
عامر بن ربیعہ اور خارجہ بن زید — ان سبکو بلاکر عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ مین
یہہ چاہتا ہون کہ کوئی امر اور کسی بات کا فیصلہ بدون تمہاری راے کے نہ کیا
کرون — اور جو تمکو میری طرف سے کسی امر مین ظلم اور جور معلوم ہو وہ مجکو
بیشک بتلاو سب نے یہہ رائے پسند کی

اب شروع ہوا سنہ ۸۷ اور سنہ ۸۸ ہجری کا

اس سال مین ولید نے عمر بن عبد العزیز کو حکم دیا کہ رسول اللہ کی مسجد اور گہر
ڈہا کے ایک مسجد کلان سو گز کی مربع طیار کرو اور ان گہرون کی قیمت بیت المال
مین وضع کر دینی چاہئے چنانچہ سب اہل مدینہ نے مان لیا اور کاریگر اور معمار
روم فرومد ولید کے پاس سے واسطے عمارت مسجد کے آئے اور عمر بن عبد العزیز
اس امر سے الگ ہو گیا — اور اسی سال مین یعنے سنہ ۸۸ ہجری مین ولید مذکور نے
جامع دمشق کی تعمیر کی اوسکے بنانے مین بہت مال خرچ ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۸۹ اور بابعد سنہ ۹۳ ہجری تک

بیان خلافت ولید

۹۳ اسی سال مین ولید نے عمر بن عبد العزیز کو مدینہ سے معزول کر دیا

اب شروع ہوا سنہ ۹۴ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین حجاج نے سعید بن جبیر رض کو مقتول کیا بسبب اسکے کہ سعید نے حجاج کی اطاعت چھوڑ کر عبد الرحمان بن اشعث کے تابع داری کی تھی اور حجاج سے ڈر کر بھاگگیا اور مکہ مین مقیم ہوا — حجاج نے ولید کے پاس قاصد بھیجا کہ جو لوگ بھاگ کر مکہ میں جا رہے ہین اونکو میرے پاس بھجوا دیجئے چنانچہ ولید نے حسب ایما اوسکے اپنے عامل مکہ کو جو خالد بن عبد اللہ القسری تھا یہہ حکم بھیجا کہ جن لوگون کو حجاج مانگتا ہو وہ اونکے پاس روانہ کر دے — اور حجاج نے سعید بن جبیر وغیرہ کو طلب کیا تھا اوسنے ان لوگون کو اوسکے پاس بھیج دیا اوسنے سعید ابن جبیر کا سر اوڑا دیا — یہہ شخص یعنے سعید بن جبیر بڑا عالم تھا درمیان تابعین کے اوسنے عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر سے علم سیکھا تھا اور اوسی سے روایت کی ہے قران کی اور اوسکے — اور احمد بن حنبل کہتے ہین کہ قتل کیا حجاج نے سعید بن جبیر کو اور حالانکہ کوئی شخص مثل اوسکے روی زمین پر عالم نہ تھا اور سب اوسکے محتاج تھے — اور اسی سال مین یعنے درمیان سنہ ۹۴ ہجری کے سعید بن المسیب جو اور فقہاء کبار تابعین سے شمار کئے جاتے ہین فوت ہوئے — اور اسی سال مین اور بعضے کہتے ہین کہ سنہ ۹۵ ہجری مین علی بن حسین بن علی ابن ابیطالب نے جو معروف حضرت زین العابدین ہین وفات پائی اور مدینہ مین فوت ہوئے اور بقیع مین مدفون ہوئے عمر اونکی اٹھاون برس کی تھی

اب شروع ہوا سنہ ۹۵ ہجری

بیان وفات ولید کا

بیان اسی سال کے حجاج بن یوسف ثقفی والی العراقین اور خراسان نے بھی
وفات پائی عمر اوسکی چون ۵۴ برس کی تھی اور عراق پر بیس ۲۰ برس کے عرصہ سے
حکومت کرتا رہا — کہتے ہین کہ حجاج کی آنکھین چھوٹی اور آواز باریک تھی نہایت
فصیح تھے — کہتے ہین کہ جمیع مقتولین جو حجاج کے ہاتھ سے مارے گئے ہین ایک لاکھ
بیس ہزار آدمی ہین

اب شروع ہوا سنہ ۹۶ ہجری

بیان وفات ولید کا

واضح ہو کہ درمیان ماہ جمادی الآخر سنہ ہذا کے ولید بن عبد الملک بن مروان
بھی فوت ہوا — اوسنے خلافت نو برس سات مہینے کی وہ مروان کے گھر مین
فوت ہوا اور دمشق کے چھوٹے دروازہ کے باہر دفن ہوا — اور اوسکے
چچا کے بیٹے عمر بن عبد العزیز نے اوسپر نماز پڑہی اور عمر اوسکی بیالیس ۴۲ برس
چھ مہینے کی تھی — اس شخص کی ناک ہمیشہ بہا کرتی تھی اور بیٹے اوسکے اٹھارہ
تھے اور اسی نے مسجد دمشق بنائی ہے اوسکی تعمیر کے واسطے کاریگر بلاد روم
اور تمام بلاد اسلام سے بلائی تھی — اوس مسجد کے پہلو پر ایک گرجا گھر تھا
وہ نصارا کے سپرد کر دیا تھا بسبب اسکے کہ نصف شہر اونکے عمل مین تھا
اور نصف مین جو بصلح لیا تھا مسلمانون کا عمل تھا اوس گرجا کو کنیسہ ماریحنا کہا کرتے
تھے — ولید نے اوسکو ڈہا کر جامع مسجد مین ملا لیا — اور ولید بولنے مین غلطی
کیا کرتا تھا — ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عرابی نے اپنے داماد کی شکایت کی

بیان اخبار سلیمان کا

اوسکو ولید نے کہا کہ ما شانک یعنے کیا حال ہے تیرا لیکن چونکہ بفتح نون کہا تو اسکے
معنے یہہ ہوئے کہ کیا برائی ہے تجمین اعرابی نے کہا کہ اعوذ باللہ من الشین یعنے پناہ
مانگتا ہون مین اللہ سے برائی کی سلیمان ابن عبد الملک نے کہا کہ امیر المومنین یہہ
کہتے ہین کہ ما شانک بضم نون یعنے کیا حال ہے تیرا اعرابی نے کہا کہ میرے ختن نے
مجہہ ظلم کیا ہے ولید نے کہا کہ من ختنک بفتح نون یعنے کسنے ختنہ کیا ہے تیرا اگر بضم نون
کہتا تو مراد ہوتی کہ کون داماد ہے تیرا اعرابی نے کہا کہ میرا ختنہ کسی حجام نے کیا ہے
مین تو یہہ نہین کہتا سلیمان بن عبد الملک نے کہا کہ کون ہے داماد تیرا یعنے من ختنک
بضم نون اوسنے کہا کہ یہہ ہے اپنے مخاصم کی طرف اشارہ کردیا ۔ اور باپ اوسکا
عبد الملک بہت فصیح تہا اپنے بیٹے کی لکنت سے یہہ بہی نامزد ہوگئے تہے اکثر ہی غیر
فصیح کہا کرتے تہے چنانچہ اوسنے کہا کہ اے بیٹے تو اس لایق نہین ہے کہ عرب
کے ملک کی حکومت کرے کیونکہ تیری زبانمین لکنت بہت ہے اسلئے اوسکو گہر مین
بٹہلا کر ایک معلم اوسکے لئے مقرر کیا جو اعراب صحیح سکہلا دے چنانچہ ولید نے ایک
مدت تک اوستے سیکہا لیکن جیسے بیٹہے تہے اوس سے بدتر ہوکر نکلے یعنے کچہہ نہ آیا

بیان اخبار سلیمان بن عبد الملک بن مروان کا

یہہ ساتوان خلیفہ خاندان بنی امیہ کا ہے جب اوسکا بہائی ولید مر گیا اوسوقت لوگون
نے اوسکی خلافت کی بیعت درمیان جمادی الاخر ۹۶ سنہ ہجری کے کی تہی سلیمان
مذکور وقت وفات ولید کے درمیان شہر رملہ کے تہا جب اوسکو اپنے بہائی
ولید کے مرنے کی خبر پہنچی بعد سات دن کے وہ دمشق مین آیا اور اچہی خصلت
سے پیش آیا اور سب کے ظلم اور جور کو اوسنے دور کیا اور اپنے چچا کے بیٹے

بیان وفات سلیمان کا

بیٹے عمر بن عبدالعزیز کو وزیر اپنا بنایا اسی سن مین مسلمہ بن عبدالملک نے بلاد روم پر ۸۵ھ غزا اور جہاد کیا

اب شروع ہوا سنہ ۹۷ اور سنہ ۹۸ ہجری نبوی ص

درمیان ان سال کے سلیمان بن عبدالملک نے لشکر لیکر واسطے جنگ قسطنطنیہ کے خروج کیا تہا اور مرج وابق پر اوترکر حکم دیا کہ اسجاے اقامت کرنی چاہیے جبتک فتح نہو چنانچہ قسطنطنیہ ہی پر مسلمہ نے موسم سرما پورے کے اور لوگون نے اوسجا کہیتے بوے اور کاٹے کہاے اور مسلمہ اہل قسطنطنیہ پر زور کیے ہوے پڑا رہا تہا تبتک کہ خبر آئی کہ سلیمان مرگیا — اور اسی سال مین یزید بن مہلب بن ابی صفرہ والی خراسان نے جو کہ سلیمان بن عبدالملک کی طرف سے خراسان کا عامل تہا جرجان اور طبرستان فتح کیا

اب شروع ہوا سنہ ۹۹ ہجری نبوی ص

بیان وفات سلیمان بن عبدالملک کا

اسی سال مین درمیان ماہ صفر کے سلیمان ابن عبدالملک نے وفات پائی اوسنے خلافت دو برس اور آٹھ مہینے کی عمر اوسکی پینتالیس برس کی تہی اس شخص نے مقام وابق مین جو زمین قنسرین سے ہے وفات پائی مگر وہ بارادہ لڑائی امادہ ہو رہا تہا کہ دشمن اجل نے اوسپر غلبہ پایا اون ایام مین اوسکا بہائی مسلمہ قسطنطنیہ پر اوترا ہوا

بیان اخبار عمر کا

۹۸ تہا حلیہ سلیمان کا یہہ ہے کہ وہ رنگ کا گندم گون خوبصورت آدمی تہا مگر کچھہ اوسکے
مدنمین کجی بہی تہیا اور خصلت اوسکی اچہی تہی عورتون کو بہت چاہا کرتا تہا اور کہاتا
بہی بہت تہا کہتے ہین کہ ایک دفعہ حج کرنے گیا حجاز مین چونکہ گرمی بہت تہی اسلئے وہ
طرف طایف کی واسطے طلب برودت کے گیا وہان اوسکے پاس انار لائے گئے
اوسنے ستر انار کہائے پہر ایک بکرا منگوایا اور چہہ مرغیان وہ بہی کہا گیا اور
پہر منقی طایف کی اوسکے سامنے لائے اوسمین سے بہت منقے کے دانے کہا گیا اس
اثنا مین اوسکو اونگہہ آئی سورہا جب سوکر اوٹہا موافق عادت کے کہانا حاضر ہوا وہ
بہی چٹ کر گیا اوسی روز بسبب بہت کہانے کے مرگیا اور بعضے یہہ بیان کرتے ہین
کہ اوسکے پاس ایک نصرانی دو ٹوکری بہرے ہوئے انجیر انڈے کے لیکر آیا وہ دالان
کے اوپر اوترا ہوا تہا اوسنے ایک شخص کو حکم دیا کہ انڈون کے چہلکے دور کرتا جاوے شخص
انڈا چہیل چہیل کر دیتا تہا اور وہ ایک انڈا اور اوسپر ایک انجیر کہاتا جاتا تہا اسی طرح
سے دونو ٹوکری خالی کر دئے اور پہر ہڈیون کے گودے مین شکر ملا کر کہائی اسلئے تخمہ
کی بیماری ہوکر مرگیا عمر بن عبد العزیز نے اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی اوسنے دفن بہی کیا
یہہ خلیفہ غیرت مند بہت تہا چنانچہ اوسنے سب مخنثون کو جو مدینہ مین تہے یہہ حکم دیا
کہ اونکو خصی کر ڈالنا چاہئے چنانچہ اوسکے عامل نے جو ابو بکر بن محمد بن عمرو انصاری تہا
سبکو خصی کر ڈالا

بیان اخبار عمر بن العزیز کا

واضح ہو کہ عمر بن عبد العزیز بیٹا مروان بن الحکم کا ہے اور وہ بیٹا ابی العاص بن امیہ کا
اور وہ عبد شمس کا وہ عبد مناف کا یہہ شخص آٹہوان خلیفہ خلفاء بنی امیہ سے ہے والدہ
عمر بن عبد العزیز کی ام عاصم بیٹی عاصم بن عمر بن الخطاب رض کی ہے اسکی خلافت کے

بیان موقوف کرنی سبّ علی رض کا منبر پرسی

کے واسطے سلیمان بن عبدالعزیز نے حالت بیماری سخت مین درمیان دابق کے وصیت
کردی تہی جب وہ مرگیا تب یہہ درمیان ماہ صفر سنہ ۹۹ کے خلیفہ ہوا اور لوگون نے
اوسکی بیعت کی

بیان موقوف کرنے عمر کا سبّ علی رض کا منبر پرسے

واضح ہو کہ جمیع خلفاء بنی امیہ کے حضرت علی رض کو ابتداء سنہ ۴۱ ہجری سے یعنے اوسی
سال سے جسمین کہ حضرت امام حسن ع خلافت سے دست بردار ہوئی اول سال
ننانوین ۹۹ تک یعنے آخر ایام دولت سلیمان بن عبدالملک تک برا منبرون پر جمعہ کا کہا
کرتے اور اون پر تبرا بہیجا کرتے جب عمر خلیفہ ہوا اوسنے اس رسم بد کو موقوف
کیا اور اپنے تمام نائبون کو لکہا کہ اس رسم بد کو باطل کرین چنانچہ بروز جمعہ خطبہ پڑہا
اور آخر خطبہ مین یہہ آیت پڑہی کہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی
وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون ترجمہ یہہ ہے (اللہ تعالی حکم
فرماتا ہے انصاف کا کہ عدل وانصاف اور احسان لوگون پر کرو اور رشتہ دارون
اور حقدارون کا حق دو اور برے کلمے منہہ سے نہ نکالو ناروا دست اختیار نہ کرو اللہ
نصیحت کرتا ہے تمکو تاکہ تم یاد رکہو) اوس روز سبّ علی موقوف ہوگیا سب خطیبون نے
اس آیت کا پڑہنا خطبہ مین مقرر کیا اس کار خیر کے باعث کثیر بن عبدالرحمان خزاعی
نے اس خلیفہ کی مدح کی ہے

اب شروع ہوا سنہ ۱۰۰ اور سنہ ۱۰۱ ہجری نبوی ص

بیان وفات عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا

بیان وفات عمر رض کا

۴۸۸ پوشیدہ نرہے کہ درمیان سال ایکسو ایک ہجری کے [۱۰۱] عمر بن عبد العزیز رض بیسوین تاریخ رجب کو دن جمعہ کے خناصرہ مین فوت ہوا اور دیر سمعان مین مدفون ہوئے بعضے یہہ کہتے ہین کہ دیر سمعان ہی مین انتقال ہوا اور وہین مدفون ہوئے — قاضی جمال الدین بن واصل مولف ایک تواریخ کا جس سے یہہ مین نقل کرتا ہون کہتا ہے کہ ظاہرا میرے نزدیک دیر سمعان معروف بنام دیر نقرہ ہے جو کہ مضافات معرۃ النعمان سے ہے قرار اسکی وہان مشہور ہے — اور اکثر اہل ناقلین بیان کرتے ہین کہ یہہ شخص زہر کہا کر مرا باعث اسکا یہہ کہتے ہین کہ بنی امیہ نے یہہ خیال کیا کہ اگر یہہ شخص مدت دراز تک جیتا رہا تو ہمارے ہاتہہ سے سلطنت گئی کیونکہ بعد اسکے اوسکا ولی عہد جسکو وہ اس کار کے لایق جانیگا مقرر کریگا اسلئے انہون نے کچہہ درنگ نہ کی جلدی سے اوسکو شربت سم آمیز پلاکر مار ڈالا پیدایش اسکی مصر کی ہے بموجب ایک قول کے اور سنہ ۶۱ ہجری مین پیدا ہوا خلافت کل دو برس پانچ مہینے کی عمر اوسکے چالیس برس چند مہینے کی ہوئی — اوسکے چہرے پر چونکہ ایک داغ نیزہ کا تہا حالت صغر سن مین اسیواسطے اوسکو اشج کہا کرتے تہے اور وہ پانچواں تابع خلفاء راشدین کا تہا

بیان یزید بن عبد الملک بن مروان کا

مخجب نرہے کہ یزید بیٹا ہے عبد الملک کا وہ مروان بن الحکم کا وہ ابی العاص کا وہ امیہ کا وہ عبد شمس کا وہ عبد مناف کا یہہ شخص نوان خلیفہ ہے اور ماں اوسکی عاتکہ بیٹی یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کی ہے اسکی بیعت خلافت بعد مرنے عمر بن عبد العزیز کے درمیان ماہ رجب سنہ ۱۰۱ ہجری کی بسبب اوس وعدہ کے جو سلیمان بن عبد الملک نے اوس سے کیا تہا کہ بعد عمر کے تو خلیفہ ہوگا ہوئے — اور درمیان ایام یزید بن عبد الملک

بیان یزید کا

عبد الملک کے یزید بن المہلب بن ابی صفرہ نے خروج کیا اوسکے پاس بہت لوگ جمع ہوگئے تھے یزید نے اپنے بھائی مسلمہ کو واسطے لڑائی کے بھیجا چنانچہ وہ لڑا اور یزید بن المہلب اور تمام اولاد مہلب بن ابی صفرہ ماری گئی یہہ لوگ کرم اور شجاعت مین بہت مشہور ہین

اب شروع ہوا سنہ ۱۰۲ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ایک فقیہ فقہاء سبعہ سے جو مدینہ مین تھے فوت ہوا — یہہ عبید اللہ ندکور بھتیجا عبد اللہ بن مسعود صحابی کا ہے یہہ سات فقہا وہ ہین جنسے علم فقہ اور علم فتوی کا پھیلا ہے اب ہم اونکو ترتیب وار بیان کرتے ہین — اول اونمین کا عبید اللہ ندکور ہے یہہ شخص بڑے علماء تابعین سے ہے اسنے بہت صحابہ سے ملاقات کی ہے — اور دوسرا عروہ ابن الزبیر بن العوام بن خویلد القرشی ہے اس شخص کا باپ صحابہ عشرہ مبشرہ بالجنۃ سے ہے — اور والدہ عروہ کی اسما بیٹی ابی بکر کی ہے یہی عورت ذات النطاقین سے مشہور ہے یہہ فقیہ بھائی عبد اللہ بن زبیر کا ہے جو کہ والی خلافت تہا اس عالم نے درمیان سنہ ۹۳ ہجری کے اور بعضے کہتے ہین کہ چورانوین مین وفات پائی پیدایش اسکی سنہ ۲۲ ہجری مین ہوئی تھی — تیسرا فقیہ ندکور قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہے یہہ فاضل اپنے زمانہ مین سب سے افضل تہا باپ اوسکا محمد بن ابی بکر ہے جو مصر مین مقتول ہوا جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا — چوتھا فقیہ سعید بن المسیب بن حزن بن ابی وہب قرشی ہے یہہ شخص علم حدیث اور فقہ کا جامع تہا اور زاہد اور عابد بھی تہا دو برس خلافت عمر رض سے گذر چکے تھے جب یہہ پیدا ہوا

بیان یزید بن عبد الملک کا

۹۰ھ اور سنہ ۹۱ یا سنہ ۹۳ یا سنہ ۹۴ یا سنہ ۹۵ ہجری مین بر سبیل اختلاف وفات پائی — پانچوان نقیہ سلیمان بن لیسار غلام حضرت میمونہ زوجہ مطہرہ جناب رسول اللہ کا ہے وہ روایت ابن عباس — اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے کرتا ہے اور سنہ ۱۰۷ ہجری مین اور بعضے کچھہ اور بیان کرتے ہین وفات پائی — عمر اوسکی تہتر برس کی تہی — چہٹا نقیہ ابوبکر بن عبد الرحمان بن الحارث بن ہشام بن المغیرہ المخزومی القرشی ہے اس شخص کی کنیت اور نام ایک ہے یہہ عالم سادات تابعین مین سے ہے اسکو راہب قریش کہا کرتے تہے دادا اوسکا الحارث ہے جو کہ بہائی ابوجہل بن ہشام کا تہا — اس ابوبکر مذکور نے درمیان سنہ ۹۴ ہجری کے وفات پائی خلافت عمر ابن الخطاب مین پیدا ہوا — ساتوان خارجہ ابن زید بن ثابت انصاری ہے باپ اوسکا زید بن ثابت جو اکابرین صحابہ سے مشہور تہا جسکے حق مین رسول خدا صلعم نے ارشاد کیا تہا کہ زید بہت فرائض جانتا ہے — خارجہ مذکور درمیان سنہ ۹۹ ہجری کے فوت ہوا بعضے کہتے ہین کہ سنہ ۱۰۰ ہجری مین درمیان مدینہ کے فوت ہوا ہے بہر تقدیر اوسنے حضرت عثمان ابن عفان کا زمانہ دیکہا ہے — یہی سات فقیہ فقہا مدینہ کے مشہور ہین انہین سے فتوے اور علم فقہ پہیلا ہر چند کہ اونکے طبقہ مین اور بہی فاضل تہے لیکن مثل سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رض وغیرہ کے اور لوگ ذکر نہین کئے گئے — سالم مذکور درمیان سنہ ۱۰۶ ہجری کے فوت ہوا بعضے اور بیان کرتے ہین یہہ بہی بڑے نامور علماء تابعین سے ہے ہر چند کہ اور مواضع مختلفہ مین وفات تابعین مذکورین کی بیان ہوئی ہے لیکن یہان مجتمعہً واسطے ضبط اور یاد کے ذکر کر دیا ہے

اب شروع ہوا سال تین سو اور چار اور پانچ بعد اکسو کے

بیان اخبار ہشام کا

۱۹۱ھ

اس سال یعنے سنہ ۱۰۵ھ مین چھبیسوین تاریخ شعبان کو یزید بن عبد الملک نے وفات پائی عمر اوسکی چالیس برس کی تہی بعضے کچھہ اور بیان کرتے ہین اور چار برس ایک مہینے تک خلافت کی — یزید مذکور نے اپنے بہائی ہشام کو ولی عہد اپنا کر دیا تہا پہر اپنے بیٹے ولید بن یزید بن عبد الملک کے واسطے وصیت کی تہی کہ وہ خلیفہ ہووے یہہ یزید مذکور واہیات اور گانے بجانے اور خوشی مین رہتا تہا اوسکے پاس دو عورتین تہین ایک مسماۃ حبابہ — دوسری سلامۃ القس اون دونون پر مبتلا رہتا تہا اور فریفتہ بہت تہا چنانچہ بعد حبابہ کے مرنے کے سترہ دن بعد آپ بہی بسبب فرط عشق کے مر گیا اور سلامۃ القس کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ عبد الرحمان بن عبد اللہ بن عمار بسبب عبادت کے قس کہلاتا تہا یہہ شخص فقیہ تہا ایک دفعہ سلامہ کے اوستاد کے گہر پر گیا اور سلامہ کا گانا سنا اور اوسپر عاشق ہو گیا اور وہ بہی اوسکی دیوانی ہوگئی پہر باہم مجتمع ہوگے اور سلامہ نے اوسکو کہا کہ مین تجکو چاہتی ہون اوسنے کہا کہ مین بہی تجپر مرتا ہون سلامہ بولی کہ اگر کہو تو ایک بوسہ اوسکا لیون اوسنے کہا کہ مین بہی یہا چاہتا ہون سلامہ بولی کہ پہر کون مانع ہے اوسنے کہا کہ پرہیز گاری اور تقوی خدا کا یہہ کہکر کہڑا ہو گیا اور چلا گیا اسیواسطے سلامۃ القس بسبب عبد الرحمان مذکور کے نام رکہا گیا

بیان اخبار ہشام بن عبد الملک کا

واضح ہو کہ یہہ دسوان خلیفہ (خلفاء) امیہ مین سے ہے عمر اوسکی بروقت خلیفہ ہونے اوسکے چونتیس برس کے ۳ مہینے کی تہی اور بروقت وفات یزید بن عبد الملک کے ہشام درمیان شہر رصافہ کے تہا اوسکے پاس قاصد آیا اور وہ وہان سے سوار ہو کر دمشق کو گیا

اب شروع ہوا سنہ ۱۰۶ اور ما بعد اوسکے ایکسو دس تک

اسی سال مین حضرت حسن بن ابی الحسن بصری رض نے وفات پائی ان حضرت کی پیدایش ایام خلافت حضرت عمر رض کے مین ہوی تہی اور یہہ بڑے نامور تابعین مین سے ہین اور انہین سال مین محمد ابن سیرین رض نے بہی انتقال کیا اسکے باپ کا نام سیرین تہا یہہ سیرین غلام انس بن مالک کا تہا — انس مذکور نے اسسے مکاتبت کرلی تہی کہ اگر اتنا روپیہ تو مجکو کما دے تو تو آزاد ہو جاوے گا چنانچہ اوسنے کما دیا اور وہ آزاد ہوگیا وہ سیرین خالد بن ولید کے گرفتاروں مین سے تہا اس محمد بن سیرین مذکور نے بہت صحابہ سے روایت کی ہے ازانجملہ ابوہریرہ — اور عبد اللہ بن عمر — اور عبد اللہ ابن زبیر وغیرہ رض ہین اور یہہ شخص بڑے نامور تابعین مین سے ہے اوسکو فن تعبیر خواب مین بڑی دست قدرت تہی

اب شروع سنہ ۱۱۱ اور سنہ ۱۱۶ ہجری نبوی صلعم تک

انہین سال مین باقر محمد بن زین العابدین علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب رض جنکا اوپر ذکر آچکا بادیہ پیمائے ملک بقا ہوئے بعضے اونکی وفات سنہ ۱۱۴ اور بعضے سنہ ۱۱۷ — اور بعضے سنہ ۱۱۸ مین بیان کرتے ہین ان حضرت کی عمر تہتر ۷۳ برس کی تہی اور انہون نے یہہ وصیت کی تہی کہ میرے ہی کرتے کا جسمین نماز پڑہا کرتا ہون کفن دینا اور باقر انکو بسبب تبحر علوم کے کہا کرتے تہے — پیدایش انکی سنہ ۵۷ ہجری مین ہوی جبکہ اونکے جد بزرگوار حضرت امام حسین عم شہید ہوئے اوسوقت اونکی عمر تین ۳ برس کی

بیان اخبار ہشام کا

برس کی تہی انکی وفات درمیان حمیمہ کے جوکہ ایک شہر ہے شراۃ کا وہان ہوئے
لیکن آپکا جنازہ وہان سے لیجاکر بقیع مین مدفون کیا گیا تہا

اب شروع ہوا سنہ ۱۱۷ ہجری نبوی کا

درمیان اسی سال کے یا بموجب قول بعضوں کے ایکسو بیس ۱۲۰ مین نافع رض غلام حضرت عبداللہ ابن عمر بن الخطاب رض کا فوت ہوا — انکو اونکے مولا عبداللہ رض نے کسی لڑائی مین زخم پہنچایا تہا — یہہ نافع مذکور بڑے تابعین مین سے گذرا ہے اپنے آقا عبداللہ اور ابا سعید الخدری سے بہت کچہہ اسنے سنا اور نافع الزہری اور مالک بن انس سے اسنے روایتین کی ہین — اہل حدیث کہتے ہین کہ امام شافعی حضرت مالک ابن انس سے روایت کرتے ہین اور وہ نافع سے اور نافع ابن عمر سے یہہ گویا بڑے اور ایک سلسلہ ہونے کا سبب جلیل الشان ہونے ہر ایک راوی کے ان راویوں سے ہے

اب شروع ہوا سنہ ۱۱۸ ہجری اور سنہ ۱۱۹ نبوی کا

ان سالوں مین مسلمانوں نے ترکستان کی ملکوں مین لڑائی کی اور فتحمند ہوسکے اور بہت کچہہ مال غنیمت لائے اور بہت ترکوں کو قتل کیا اور خاقان سلطان ترک کو بہی مار ڈالا اس لڑائی کا سپہ سالار مسلمانوں مین سے اسد بن عبداللہ القسری تہا

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۰ ہجری نبوی کا

بیان اخبار ہشام کا

۴۹ - اسی سال مین ابو سعید عبد اللہ بن کثیر نے جو کہ ایک قاری قرار سبعہ سے ہے انتقال کیا

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۱ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین مروان ابن محمد بن مروان نے (یہہ جزیرہ ارمینیہ پر تہا) صاحب السریر سے جہاد کیا چنانچہ صاحب السریر نے ہر سال ہشت ہزار راس بطور جزیہ کے دینے مان لئے - انہین سالونمین مسلمہ ابن عبد الملک نے بلاد روم مین لڑائی کی اور وہان کے قلعہ فتح کئے اور مال لوٹ لایا - انہین سالمین نصر بن سیار نے بلاد ما ورار النہر پر جہاد کیا اور ترکستان کے بادشاہ کو مار ڈالا پہر فرغانہ مین جاکر بہت لوگون کو گرفتار کیا - اور درمیان سنہ ۱۲۱ ہجری کے یا بموجب ایک قول کے سنہ ۱۲۲ ہجری مین حضرت زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضہ نے کوفہ مین خروج کرکے لوگون کو اپنی طرف بلایا چنانچہ بہت لوگون نے اونکی بیعت کی - اون ایام مین کوفہ کا والی جانب ہشام سے یوسف بن عمر الثقفی تہا اوسنے لشکر جمع کرکے حضرت زید سے جنگ کی آپکے ایک تیر پیشانی مین بہت سخت آکر لگا ہر چند کہ لوگون نے گہر مین لیجا کر تیر کہینچا لیکن طایر روح اونکا روضہ جنت کو فوراً اوڑگیا - جبکہ یوسف والی کوفہ کو آپکے شہید ہوجانے کی خبر پہنچی اونکی نالاش کی اور لاشہ آپکا منگوا کر سر کاٹ کر ہشام بن عبد الملک کے پاس بہیجدیا اور لاش کو سولی دی ہشام نے اوس سر کو دمشق مین ٹنگوا دیا جبتک ہشام زندہ رہا اتنی ہی مدت تک وہ لاشہ سولی پر ٹنگا رہا جب ہشام مرگیا اور ولید خلیفہ ہوا اوسنے حکم کیا کہ اس لاش کو جلوا دو چنانچہ حسب الحکم اونکی لاش جلائی گئی بروقت شہادت حضرت زید رضہ کے عمر آپکی بیالیس برس کی تہی

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۲ ہجری نبوی ص

اسس سال مین ایاس ابن معاویہ بن قرۃ المزنی جو کہ مشہور بفراست و ذکا تہے اور وہ ایام خلافت عمر بن عبدالعزیز کے بین بصرہ کے قاضی تہے فوت ہوئے

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۳ اور سنہ ۱۲۴ ہجری

اسی سال مین اور بعضے کہتے ہین کسی اور سال مین محمد بن مسلم بن عبد اللہ بن شہاب القرشی نے وفات پائی عمر انکی تہتر برس کی تہی یہی مشہور بنام زہری ہین یہہ نسبت طرف زہرۃ بن کلاب کے ہے — یہہ زہری مذکور بڑے عالم تابعین مین کا ہے اوسنے دس صحابہ کو دیکہا اور زہری سے بہت لوگون نے ایسے ہین سے مثل مالک اور سفیان الثوری وغیرہ کے روایت کی ہے — عادت زہری کی یہہ تہی کہ جب اپنے گہر مین بیٹہتا کتابون کو اپنے گرد رکہتا اور ہر ایک کتاب کے مطالعہ مین مشغول رہتا اوسکی بیوی کہا کرتی کہ قسم خدا کی یہہ کتابین مجہ پر تین سوت کے ہونے سے زیادہ بہاری ہین

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۵ ہجری نبوی ص

بیان وفات ہشام کا

اسی سن مین ہشام ابن عبد الملک درمیان رصافہ کے چہٹی تاریخ ربیع الاول کو

بیان اخبار ولید بن یزید کا

۱۲۵ھ فوت ہوا ایام خلافت انیس[19] برس کچھ اوپر نو مہینے مین بیماری اوسکو در دِ حلق کی تھی عمر پچپن[55] برس کی پائی جب ہشام مرگیا تو لوگون نے تھہرا واسطے گرم کرنے پانی کے غسل میت کے لئے طلب کیا عیاض منشی ولید نے تھہرا بھی نہ دیا کیونکہ اوسنے ولید کی ملکیت سب کردیا تھا جو اوسکے پاس موجود تھا اور اوسپر مہر کردی تھی ہمسایون مین سے اوسکے واسطے تمقمہ مانگ لائے (اوس مانگے ہوئے برتن مین پانی غسل کا گرم کیا) رصافہ مین دفن کیا ہشام آنکھون سے بہت بہینگا تھا (اوسنے پیچھے اپنے چند بیٹے چھوڑے ایک اونمین کا ابو عبدالرحمان ہے جو اندلس مین جاکر اوسکا مالک ہوگیا جبکہ سلطنت بنی امیہ کے جاتی رہی تھی — اور ہشام استوار مضبوط عقل کا غزیر العقل اور علم سیاست اور انتظام کا عالم تھا شہر رصافہ ہشام کا بنایا ہوا ہے چنانچہ اوسی کی طرف اوسکو منسوب کرکے رصافۂ ہشام کہتے ہین واقع مین وہ شہر رومیہ کا تھا لیکن خراب و ویران ہوگیا تھا اوسکی آب و ہوا بہت اچھی تھی یہہ شہر اسواسطے اوسنے بنایا تھا کہ خلفاء بنی امیہ وبا کے ڈر سے جنگلون مین بھاگ جایا کرتے تھے اسواسطے ہشام نے رصافہ اختیار کیا کیونکہ وہان کی زمین اچھی تھی وہان دو محل بنائے اوسمین ایک دیر مشہور ہے

بیان اخبار ولید بن یزید بن عبدالملک بن مروان کا

واضح ہو کہ یہہ گیارہ[11] وان خلیفہ خلفاء بنی امیہ مین کا ہے بعد وفات ہشام مذکور کے ولید بن یزید بن عبدالملک کے پاس نامے لوگون کے پہنچے — ولید ایک جنگل مین درمیان ازرق کے ہشام سے ڈرتا ہوا رہا کرتا تھا اور ولید کے یار اور وہ خود بڑے حالمین پہنسے ہوئے تھے اون پر بہت تنگی تھی اسی اثنا مین ہشام کے مرنے

بیان مقتول ہونے ولید کا

مرنے کی خبر سنکر خوش ہوا اور بتیسری تاریخ ربیع الاول سنہ ۱۲۵ ہجری کو بروز چہارشنبہ ولید کی بیعت ہوئی مگر ولید نے شراب پینے اور راگ سننا اور عورتون سے صحبت کرنی شروع کی اور لوگون پر خراج بہت بڑھایا پھر اہل شام پر سے بڑھا دیا اور جو اوس سے سوال کیا جاتا تھا کبھی نہین کہتا تھا (تمام ہوئی نقل تاریخ قاضی جلال الدین بن واصل کی اسجائے تک اب ہم شروع کرتے ہین اسجائے سے نقل تاریخ ابن اثیر کامل سے) اسی سال مین یعنے سنہ ۱۲۵ ہجری مین قاسم بن ابی بزہ مشہور قاری نے وفات پائی

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۶ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین ولید بن یزید بن عبدالملک نے خالد بن عبداللہ القسری کو یوسف بن عمر کی حوالہ کیا یہہ عامل اوسکی طرف سے عراق پر تھا اسنے خالد مذکور کو عذاب دیکر قتل کیا

بیان مقتول ہونے ولید بن یزید کا

اسی سال مین ولید مقتول ہوا حال اسکا یہہ ہے کہ اوسکو یزید بن ولید بن عبدالملک نے جسکو یزید ناقص کہا کرتے تھے درمیان جمادالاخر سنہ ۱۲۶ ہجری کے بسبب کثرت عشق اور لہو و لعب اور شرب خمر اور ہمصحبتی فساق کے مار ڈالا بات یہہ تھی کہ جب اوسکا فسق و فجور حد سے تجاوز کر گیا تو یہہ امر تمام رعیت اور لشکر پر گران گذرا اور ہشام کے اور ولید کے چچازاد بہائیون نے بہی بہت ایذا اٹھائی تھی اسلئے اوسکو نسبت بکفر کیا اور کہا کہ یہہ شخص اپنے باپ کے جورون پر چڑہتا ہے یہہ بات مشہور کر کے یزید نے اپنی بیعت لوگون سے کروائی چنانچہ یمن کے آدمی سب اوسکی طرف متوجہ ہوگئے

بیان مقتول ہونے ولید کا

۹۸ہ کہ عباس بن ولید بن عبد الملک نے اس بات سے اوسکو منع بہی کیا اور تہدید بہی کی لیکن
یزید نے یہہ بات اپنے بہائی سے پوشیدہ رکہی اور یزید جنگل دمشق مین رہا کرتا تہا
سے جب اوسکا کار بخوبی انجام ہوگیا دمشق کو اوسنے پوشیدہ کوچ کیا اپنے ہمراہ سات
آدمی سئے اوس جنگل سے دمشق چار روز کا راہ تہا وہ بجرود پر جو ایک منزل دمشق سے ہے
آکر اوترا اور رات کے وقت دمشق مین گیا وہان کے اکثر باشندون نے اوسکی بیعت کی
ولید کی طرف سے جو دمشق کا عامل عبد الملک بن محمد بن الحجاج تہا وہ وبا کے زور
شور سے ڈر کر ایک گانو مین جو بنام قطن مشہور تہا جا اوترا تہا اسلئے یزید نے بے خوف
دمشق مین ظہور کیا اوسکے ہمراہ تمام لشکر اور رعیت ہوگئی — اوسنے دو سو سوار واسطے
پکڑنے عبد الملک مذکور عامل ولید کے جو دمشق پر مقرر تہا قطن پر بہیجے اونہون نے
اوسکو پکڑ لیا اور امن دینے کا وعدہ کیا بعد ازان یزید نے ایک لشکر ولید بن یزید بن
عبد الملک کے پکڑنے کیواسطے طیار کر کے بہیجا اس لشکر کا سپہ سالار عبد العزیز
بن الحجاج بن عبد الملک تہا جب یزید بن ولید نے دمشق مین ظہور پکڑا اوس وقت
بعضے ولید کے غلامون نے اوسکے پاس آکر یہہ خبر دی کہ ولید مقام اعذق مین ہے
جو کہ مضافات عمان سے ہے اسلئے ولید نے بجرود پر آکر نعمان بن بشیر کے محل تک
پہنچکر عبد العزیز کے اوپر آپڑا اون دونون مین لڑائی ہونے لگی — اور عباس ابن ولید
بن عبد الملک جو بہائی یزید مذکور کا تہا وہ چاہتا تہا کہ اپنے باپ ولید کے ہمراہ ہو کر
اوسکی کمک کرون اور بہائی پر چڑہائی کرون — لیکن عبد العزیز نے منصور بن جمہور کو
عباس پیچہے بہیجا اور زبردستی سے اوسکو پکڑ کر عبد العزیز کے پاس حاضر کیا اوسنے
کہا کہ اپنے بہائی سے بیعت کر جبراً اوسنے بہی بیعت کی عبد العزیز نے ایک نیزہ
ہمراہ کر کے یہہ مشہور کیا کہ یہہ نیزہ عباس کا ہے اوسنے امیر المومنین یزید کی بیعت
کر لی ہے اس جہنڈے کے کہڑے ہونے سے ولید کے ہمراہی بہت متفرق ہوگئے

بیان اخبار یزید بن ولید کا

ہو گئے لیکن ولید اپنے ہمراہی ساتھ لیکر سوار ہوا اور داد جوانمردی کی دی اور خوب
لڑا مگر اوسکے ہمراہی سب بہاگ گئے جب وہ اکیلا رہ گیا لاچار ایک محل مین
گہس کر دروازہ بند کر لیا لوگون نے اوسکا محاصرہ کیا اور اوسمین گہس کر مار ڈالا
اور اوسکا سر کاٹ لائے اور اوسکے بیٹے یزید ابن ولید کے پاس بہیجا یزید
نے اپنے باپ ولید کا سر کٹا ہوا دیکہہ کر سجدہ شکر ادا کیا اور اوس سر کو ایک
نیزہ پر لٹکا کر تمام دمشق مین پہروایا یہہ شخص اٹہائیسوین [۲۸] جمادالاخر سنہ ۱۲۶ ہجری کو
مقتول ہوا اوسنے ایک برس تین مہینے خلافت کی عمر اوسکی بیالیس برس کی تہی بعضے
اور کچہہ بیان کرتے ہین ولید بنی امیہ کے جوانوں مین اور ظرفا مین شمار کیا جاتا ہے
مگر دائم الخمر اور لہو و لعب اور سماع غنا مین ڈوبا ہوا تہا

بیان اخبار یزید ابن ولید بن عبد الملک کا

واضح ہو کہ یہہ بارہوان [۱۲] خلیفہ بنی امیہ مین کا ہے اٹہائیسوین [۲۸] تاریخ جمادالاخر سنہ ۱۲۶
ہجری کو یزید الناقص مسند خلافت پر بیٹہا — اور وجہ تسمیہ یزید ناقص کے یہہ ہے
کہ وہ عشر جو ولید نے خراج مین رعیت پر بڑہا دیا تہا وہ اوسنے ناقص اور کم کر دیا
تہا اور جو خراج ہشام کی وقت مین مقرر تہا وہی سابق دستور رہنے دیا اسلئے
اسکو یزید ناقص کہتے ہین جب ولید مارا گیا اور یزید مسند خلافت پر بیٹہا اوسوقت
اہل حمص اوسسے باغی ہو کر اوسکے بہائی عباس کے گہر پر چڑہائی کی اور اوسکا مال
سب لوٹ لیا اور اوسکی حرم کو چہین لیگئے اور ارادہ کیا کہ یزید سے چلکر دمشق پر
لڑئیے اسلئے یزید نے لشکر آمادہ کر کے اونکے مقابلہ کے واسطے روانہ کیا جانبین
کا مقابلہ ثنیۃ العقاب مین ہوا یہہ لڑائی بہت بہاری ہوئی مگر حمص والون کو شکست

بیان اخبار یزید بن ولید کا

۵۰۰ ہوئی اور یزید اون پر غالب آیا اون سے بھی بیعت کروائی — پھر ایک اور پھڈ
گل کھلا کہ باشندگان فلسطین نے یزید مذکور کے عامل پر تاخت لاکر فلسطین سے
نکال دیا اور یزید بن سلیمان بن عبد الملک کو اپنا سردار بنا لیا اوسنے سبکو یزید ناقص
کی لڑائی کے واسطے فراہم کیا سب نے مان لیا یزید کو جب یہہ خبر پہنچی اوسنے
ایک لشکر ہمراہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک کے روانہ کیا اور سرداران فلسطین کو
کچہہ ڈرایا کچہہ منایا غرضیکہ اوسکو بھی اوسنے توڑ لیا جب سلیمان لشکر لیجا کر پڑا سب
الگ الگ ہوگئے مگر لشکر نے یزید بن سلیمان بن عبد الملک کا تعاقب کر کے اوسکو
لوٹا — پھر سلیمان بن ہشام بن عبد الملک طبریہ مین جا کر اوترا اور یزید ناقص کے
نام سے بیعت کروائی — وہان سے کوچ کر کے ارلہ مین آیا وہان کے باشندون سے
بیعت کروائی — بعدازان یزید نے یوسف بن عمر کو عراق سے معزول کر دیا اور
منصور بن جمہور کو اوسکا عامل مقرر کیا — اور عراق کے ساتھہ خراسان بھی ملا دیا
— یہہ حال دیکھہ کر نصر بن سیار درمیان خراسان کے باغی ہوگیا اوسنے نامنظور کیا
— پھر یزید ابن ولید نے منصور بن جمہور کو عراق سے معزول کیا اور وہان کا والی
عبد اللہ عمر بن عبد العزیز مقرر ہوا اور اسی سال یعنی ۱۲۶ہ ہجری کا مین مروان بن محمد
یزید سے پھر بیٹھا — اسی سال مین یزید ناقص مذکور تیسوین تاریخ ذوالحجہ کو عالم بقا کو
کوچ کیا اوسنے پانچ مہینے بارہ روز خلافت کی اور دمشق مین مرا عمر اوسکی چھیالیس
برس کی تہی — بعضے کہتے ہین تیس برس کی اور بعضے اور کچہہ کہتے ہین بہرکیف گندم
گون طویل القامت چھوٹا سر خوبصورت آدمی تہا — جب یزید ابن ولید مر گیا
اوسکے بعد اوسکا بھائی ابراہیم جو تیروان خلیفہ خلفاء بنی امیہ کا ہے مسند پر
بیٹھا مگر اسکی سلطنت تمام نہ ہونے پائی کیونکہ کبھی وہ امیر تصور کیا جاتا تہا اور کبھی ایک
شخص مثل رعایا کے اسطور پر چار مہینے ٹھہرا بعضے کہتے ہین ستر روز خلافت غیر

بیان بیعت کرنی مروانکا

زعیر مستقل کی — اسی سال مین عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق نوت ہوا ۵۰۱

اور اسی سال مین ابو جمرہ بازابن عباس کا بہی فوت ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۷ ہجری نبوی ص

اس سال مین مروان ابن محمد بن مروان بن الحکم امیر دیار جزیرہ نے شام کا قصد کیا تاکہ ابراہیم ابن ولید کو خلافت سے دور کرے جب وہ قنسرین کے پاس پہنچا سب وہان کے باشندے اوسکے ہمراہ ہوگئے اور ساتھ ہولئی — جب حمص کے پاس پہنچا وہان کے باشندون نے بہی اوسکی بیعت کی اور ہمراہ ہوگئے — جبکہ مروان دمشق کے پاس آگیا اوسوقت ابراہیم نے اوسکے لڑنے کے واسطے لشکر ہمراہ سلیمان ابن ہشام بن عبد الملک کے روانہ کیا لیکن اسکے لشکر مین ایک لاکہہ بیس ہزار آدمی تہے اور مروان بن محمد کے لشکر مین اسّی ہزار جوان تہے دن چڑہتے ہی لڑائی شروع ہوئی عصر کے وقت تک خوب جم کر لڑائی ہوئی اور بہت آدمی جانبین کے کہیت رہے مگر ابراہیم کا لشکر مع اوسکے سپہ سالار سلیمان ابن ہشام کے دمشق کی طرف بہاگ گیا اور ابراہیم کے پاس جا ملا اونہون نے دونون بیٹے ولید بن یزید کے جو قید خانہ مین قید تہے مارڈالے پہر ابراہیم وہان سے بہاگ کر چہپ گیا اور سلیمان بن ہشام نے بیت المال پر ہتیا دی خوب مال لوٹا اور اپنے ہمراہیون اور سپاہ کو تقسیم کرکے دمشق سے نکلا

بیان بیعت مروان بن محمد بن مروان ابن الحکم کا

یہہ خلیفہ چودہوان بنی امیہ کا سب سے پچہلا ہے اسی سال مین یعنی درمیان سنہ ۱۲۷ ہجری کے

بیان بیعت کرنے مروان کا

۵۰۲ مروان مذکور کی درمیان دمشق کے بیعت کی گئی جب کہ وہ مستقل ہو گیا تب اپنے گھر مین جو حران مین تھا گیا اور ابراہیم بن ولید کو جسکی خلافت جاتی رہی تھی اور سلیمان ابن ہشام کو طلب کیا ان دونون نے مروان سے عرض کی کہ اگر ہماری جان بخشی ہو تو ہم حاضر ہون چنانچہ اونکو امن دیا گیا وہ دونو اوسکے پاس گئے سلیمان مع اپنے اہل بیت اور بہائیون کے حاضر ہوا اور مروان بن محمد کی بیعت کی اسی سال مین اہل حمص مروان سے باغی ہو گئے چنانچہ مروان حران سے حمص کو گیا وہان کے باشندون نے شہر کے دروازہ بند کرلئے اسنے شہر کا محاصرہ کیا لیکن پہر دروازے کہولدئے اور مطیع ہو گئے مگر پہر اونمین لڑائی ہو گئی اسی لڑائی مین بہت اہل حمص مارے گئے اور شہر پناہ بہی حمص کی کچھہ ڈہے گئی اور ایک گروہ کو سُولی ہوئی جب حمص فتح ہو چکی اوس وقت یہہ خبر آئی کہ اہل غوطہ باغی ہو گئے ہین انہون نے یزید بن خالد القسری کو اپنا متولی کرلیا ہے اور دمشق کا محاصرہ کر رکہا ہے اسلئے مروان نے دس ہزار سوار ہمراہ ابی الورد بن الکوثر اور عمر بن الصباح کے کرکے روانہ کئے اونہون نے دمشق پر پہنچکر باشندگان غوطہ پر حملہ کیا لیکن وہان کے باشندے بہی نکلے اور لڑے مگر آخرکار اونکو شکست ہوئی لشکر ظفر پیکر نے جو مال پایا خوب لوٹا اور مزہ کو مع چند اور گانون کے جلاکر خاک سیاہ کرڈالا اس بات کو کچھہ عرصہ نہ گذرا تہا کہ اہل فلسطین باغی ہو گئے اونکا سردار ثابت بن نعیم مقرر ہوا جب مروان نے صورت حال اسطرح پر دریافت کی فوراً ابی الورد کو لکہا کہ فلسطین پر جاؤ چنانچہ وہ گیا اور طبریہ پر شکست دیکر فلسطین پر لڑائی کی ثابت ابن نعیم کو شکست ہوئی اور اوسکے معاون اور یار سب بہاگ گئے ابوالورد نے تین بیٹے اوسکے پکڑ کر مروان کے پاس بہیدئے اور اطلاع فتح کی کی پہر مروان دیر قیتا مین گیا اور سجائے سلیمان بن ہشام عبدالملک نے مروان

بیان بیعت کرنے مروان کا

اور ایک مروان مذکور سے بغاوت اختیار کرکے ستر ہزار آدمی اہل شام کے لشکر قنسرین کا اپنی مدد کو لیکر مستعد جنگ ہوا اودہر سے مروان نے بہی قریب قنسرین پہونچ گیا دونون کی ملاقات قنسرین مین ہوئی اور خوب لڑائی ہوئی لیکن سلیمان بن ہشام کو شکست ہوئی اور اوسکا لشکر بہی بہاگ گیا مروان کے سوارون نے بہاگتون کو قتل کیا اور جو بچ گئے اونکو گرفتار کیا چنانچہ سلیمان کے لشکر سے تیس ہزار آدمی سے زیادہ مقتول ہوئے پہر سلیمان حمص کو گیا وہان کے باشندے اوسکے ہمراہ ہوگئے اور جو بہگوڑون مین سے بچے تہے وہ بہی اکٹہے ہوگئے مروان یہہ خبر پاکر وہان بہی گیا اور شکست ثانی دی مگر سلیمان تدمر کی طرف بہاگ گیا اور اہل حمص مروان سے پہر باغی ہوگئے چنانچہ مدت دراز تک مروان اونکا محاصرہ کئے رہا پہر طالب امان ہوکے اوس حاکم کو جو سلیمان کی طرف سے تہا مروان کے سپرد کردیا اوسوقت اوسنے اونکو امن دی — اسی سال یعنی سنہ ۱۲۷ ہجری مین محمد بن واسع الازدی زاہد نے انتقال کیا اور عبداللہ بن اسحاق غلام الحضرمی کا جو عبدشمس کے دوستون مین سے تہا اوسکی کنیت ابوبحر ہے اور وہ درمیان علم نحو اور لغت کے امام تہا فوت ہوا کہتے ہین کہ یہہ شخص فرزدق شاعر کو منسوب بغلطی کرتا تہا اسنے فرزدق کی ہجو کی ہے

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۸ ہجری نبوی کا

اسی سال مین مروان بن محمد نے یزید بن ہبیرہ کو طرف عراق کی خارجیون سے لڑنے کے واسطے روانہ کیا تہا اور خراسان مین نصر بن سیار حکومت کرتا تہا اسی شہر مین بسبب داعیون بنی العباس کے فتنہ برپا ہورہا تہا اسی سال مین عاصم بن

بیان بیعت کرنے مروانکا

۱۳۰ ابی النجود صاحب قرات فوت ہوئے

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۹ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین نبی العباس نے درمیان خراسان کے لوگون کو جمع کرنا شروع کیا
مگر ابومسلم خراسانی ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کی طرف مختلف طور پر
تہا وہ چاہتا تہا کہ نبی العباس کو ریاست ملے ابراہیم بنام امام مشہور تہا ابومسلم
خراسان مین واسطے اطلاع اخبار اور موقع پانے کے آتا جاتا تہا جب یہہ برس آیا
ابراہیم نے ابومسلم کو خراسان سے بلایا وہ اوسکی طرف روانہ ہوا پہر ابراہیم نے
ایک قاصد اونکے پاس بہیجا کہ میرے پاس تمام مال جو تیرے پاس موجود ہو ہمراہ
مسمی قحطبہ کے بہیجدے اور تو اپنے کام مین مشغول ہو وہ جو مینے لکہا ہے اوسپر
عمل کر اور اسنا مہ مین شہر قومس لکہا پایا ابومسلم نے حکم مانکر جو کچہہ اوسکے پاس تہا
ابراہیم کے پاس ہمراہ قحطبہ کے بہیجدیا اور ابومسلم خراسان کو چلا آیا جب مرو کے
پاس گیا اوسنے نبی العباس کی دعوت کا اظہار کیا یعنے لوگون سے کہا کہ نبی العباس
دعوے خلافت کا رکہتے ہین سب نے مان لیا اور ایک قاصد بلاد خراسان مین بہیجا
اوسنے وہان جاکر اس امر کا اظہار کیا مگر یہہ شخص خفیہ اور پوشیدہ بہت محنت پہلے
کرچکا تہا اور پوشیدہ سب آدمی اوسکے ہمراہ ہوگئے تہے چنانچہ اس سال مین اسبات
کا اظہار کردیا اور درمیان ابومسلم اور نصر بن سیار امیر خراسان کے جو نبی امیہ کی
طرف سے تہا بہت مکاتبات جنکی شرح موجب تطویل ہے گذر چکے تہے پہر
جاری ہوئے ابومسلم نے بعض عمال نصر بن سیار کو جو بلاد خراسان پر حکومت
کرتے تہے قتل کرڈالا اور جو اونکے پاس پایا لوٹ لیا اور ابومسلم باشندگان

بیان بیعت کرنے مروانکا

باشندگان خطونیہ سے تہا جوکہ سوادِ کوفہ سے ہے ادریس ابن منقل العجلی کے لئے ہی ایک فرمان لیا اوسنے محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کو امیر مقرر کیا کیونکہ تمام لوگ توخفیہ اس امر کے مستدعی تہے — پہر جبکہ محمد فوت ہوئے اونکا بیٹا ابراہیم امام بن محمد اوسکا والی رہا پہر ائمہ اولاد محمد سے والی ہوتی رہی — جبکہ نصر بن سیار نے دیکہا کہ ابو مسلم بہت قوی ہوگیا اوسنے مروان ابن محمد کو اس امر کی اطلاع کی اور کیفیت حال سے ماہر کیا اور یہہ لکہا کہ وہ ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے واسطے لوگون کو ترغیب دیتا ہے — اور امام ابراہیم معہ اہل بیت اپنے کے شراۃ مین جوکہ شام کا ایک گانو ہے جسکو حمیمہ کہتے ہین رہا کرتے تہے یہہ گانو شوبک سے ایک دن کی منزل پر ہے درمیان اوسکے اور وادی موسیٰ کے جوکہ شوبک سے قبلہ رو واقع بمغرب ہے اور وہ مقام جو شوبک سے مغرب کی جہتہ اور قبلہ کی طرف ہے اوسکو الشراۃ کہتے ہین — جب مروان کو یہہ خبر پہنچی اپنے عامل کو جو بلقا پر تہا یہہ لکہا کہ ابراہیم ابن محمد مذکور کو میرے پاس بہیجدو چنانچہ اوسنے اوسکو پکڑ کر باندہ کر اور گرفتار کرکے اوسکے پاس بہیجدیا مروان نے اونکو حران مین قید کیا یہانتک کہ وہ قید ہی مین جان بحق ہوئے انکی پیدایش درمیان ۸۲ سنہ کے ہوئی تہی

اب شروع ہوا سنہ ۱۳۰ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین ابو مسلم شہر مرو مین آیا اور محل شاہی مین درمیان ربیع الآخر کے آکر اوترا اور نصر بن سیار مرو سے بہاگ گیا پہر قحطبہ امام ابراہیم کے پاس آیا اور اسکے پاس ایک نیزہ امام ابراہیم کا تہا ابو مسلم نے قحطبہ کو اپنی پیش جیمہ کا سردار مقرر کیا اور عزل و نصب کا اختیار اوسکو دیکر تمام لشکر مین اس امر کی اطلاع کردی

بیان بیعت کرنے مروانکا

۵۰۴ اور اسی سال مین یعنے درمیان سنہ ۱۳۰ ہجری کے اور بعضے کہتے ہین کہ ایک سو چھتیس ۱۳۶ ہجری مین ربیعۃ الرای بن فروخ فقیہ باشندہ مدینہ کا فوت ہوا اسنے بہت صحابہ سے ملاقات کی ہے اور اسی سے حضرت امام مالک رض نے علم سیکہا ہے

اب شروع سنہ ۱۳۱ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین نصر بن سیار نے درمیان ساوہ کے قریب اترے کے وفات پائی اسکی عمر پچاسی برس کی تہی ــــ اور اسی سال مین ابو حذیفہ واصل بن عطا الغزال المعتزلی فوت ہوا اسکی پیدایش سنہ ۸۰ ہجری کے ہے یہہ شخص حضرت حسن بصری رض سے علم پڑہتا تہا پہر اوسنے اس مسئلہ مین علیحدہ ہو کر مخالف ہو گیا وہ کہتا تہا اصحاب کبار مسلمین سے نہ مسلمان تہے نہ کافر تہے بلکہ اونکا مرتبہ بیچ مین کا تہا اسی واسطے اسکے ہمراہی اور وہ خود بنام معتزلہ مشہور ہین ــــ واصل ابن عطا قوم کا جولاہا نہ تہا بلکہ وہ سوت کاتنے والیون کو اسواسطے نوکر رکہتا تہا تا کہ معلوم کرے کہ کون سے عورت عفیفہ ہے تا کہ صدقہ اوسکے واسطے بہیجا وے ــ اور اسی سال مین یعنے سنہ ۱۳۱ مین مالک بن دینار ایک غلام جو غلامون مین اسامہ بن لوی القرشی سے تہا فوت ہوا یہہ شخص عالم و زاہد و عابد مشہور تہا

اب شروع ہوا سنہ ۱۳۲ ہجری نبوی صلعم

اسی سال مین قحطبہ بہت لشکر خراسان سے لیکر یزید ابن ہبیرہ امیر عراق کا طالب ہو گیا یہہ مروان پچھلے خلیفہ بنی امیہ کی طرف سے عراق کا حاکم تہا وہ فرات کو طے کر گیا اور دونو مقابل آئے مگر ابن ہبیرہ کو شکست ہوئی اور قحطبہ گم ہو گیا بعضے کہتے ہین ڈوب

بیان بیعت کرنے مروانکا

ڈوب گیا بعضے کہتے ہین کہ لاش اوسکی پائی گئی تہی وہ مقتول ہوگیا تہا مگر اوسکے بعد بیٹا اوسکا حسن بن قحطبہ اوسکے قایم مقام ہوا — اسی سالمین ابو العباس السفاح کی بیعت ہوئی نام اوسکا عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس ہے یہہ شخص درمیان ماہ ربیع الاول کے یا بموجب قول بعضے کے ربیع الاخر مین درمیان کوفہ کے خلیفہ ہوا بعد اونکے جانے کے حمیمہ سے اوسکی بیعت ہوئی واضح ہو کہ انکے جانیکا سبب حمیمہ سے اور مقام کا اسحاب یہہ تہا کہ ابراہیم امام نے والی خلافت کا اپنے بہائی السفاح کو کردیا تہا — اسلئے ابو العباس السفاح اپنی اہل بیت سمیت جنین اونکا بہائی ابو جعفر منصور وغیرہ تہا درمیان ماہ صفر کے کوفہ کی طرف گئے اور ربیع الاول تک چہپے رہے پہر ظاہر ہوئے اور لوگون نے اونکی خلافت کی تسلیم کی اور اونکے بہائی امام ابراہیم رض کی تعزیت کے ماتم پرسی کی گوا یہہ صاحب جمعہ کی صبح بارہوین تاریخ ربیع الاول کو سنہ ہذا مین کوفہ مین داخل ہوئے یعنے درمیان سنہ ۱۳۲ ہجری کے بعد ازان مسجد مین گئے خطبہ پڑہا اور لوگون کو نماز پڑہائی پہر منبر پر دوسری دفعہ چڑہے اور اونکا چچا داود بن علی بہی منبر پر چڑہے انہون نے نیچے کہڑے ہوکر خطبہ پڑہا اور لوگون کو اطاعت کی طرف برانگیختہ کیا پہر السفاح اوترے اور اونکے چچا داود بن علی آگے اونکے تہے یہانتک کہ محل مین داخل ہوئے اور اپنے بہائی ابو جعفر کو مسجد مین بٹہلا کر میری بیعت کے واسطے لوگون کو کہو اور بیعت کرواؤ پہر سفاح مع لشکر حمام اعین کو گئے اور اپنا خلیفہ کوفہ پر اور اوس نواح کی زمین پر اپنے چچا داود بن علی کو مقرر کر گئے ان ایام مین دربان السفاح رض کا عبد اللہ بن لیسام تہا — پہر السفاح رض مذکور نے اپنے چچا عبد اللہ ابن علی بن عبد اللہ بن عباس کو شہر زور کو بہیجا اور باشندے وہان کے یقین کرتے تہے کہ ہم بنی العباس کی اطاعت کرینگے اوس شہر مین بنی العباس کی طرف سے ابو عون عبد الملک بن یزید الازدی تہا — اور اپنے بہائی عیسی بن موسی بن محمد کو طرف حسن بن قحطبہ کی

بیان شکست دینی مروانکا

 روانہ کیا وہ ابہی ابن ہبیرہ کا محاصرہ کے ہوئے مقام واسط مین پڑا تہا — اور یحی بن جعفر بن تمام بن عباس کو پاس حمید ابن قحطبہ بہائی حسن کے درمیان مداین کے روانہ کیا اور چند مہینے السفاح نے درمیان لشکر کے قیام کرکے کوچ کیا اور شہر ہاشمیہ مین درمیان محل امارت کے جا اوترا یہہ شہر ہاشمیہ کوفہ مین ہے

بیان شکست دینی مروانکا قتل ہونی تک زاب مین اور بیان اوسکی اخبار کا

واضح ہو کہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف پچہلا خلیفہ ہے خلفاء بنی امیہ کا اسکو مروان الجعدی اور حمار الجزیرہ بہی کہا کرتے تہے وہ حران مین تہا اوسنے بعزم گرفتاری ابوعون عبد الملک بن یزید الازدی کے جو کہ بنی العباس کیطرف سے شہرزور پر غالب ہو گیا تہا چلا جب مقام زاب پر پہنچا اوسجائے اوترکر ایک خندق کہدوائی اور اسکے ساتہہ ایک لاکہہ بیس ہزار جوان جنگی تہا — ادہر سے ابوعون بہی شہرزور سے ختنے آدمی اوسکے ہمراہ تہے لیکر زاب کی طرف چلا اور پیچہے اوسکے السفاح بہی لشکر لیکر آیا اوسکے ہمراہ چند سپہ سالار تہے ازانجملہ سلمہ بن محمد بن عبد اللہ الطائی — اور چچا السفاح کا عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس تہا جیسا کہ ذکر ہوا جبکہ عبد اللہ بن علی سامنے ابوعون کے آئے — ابوعون اپنے خیمہ کے پردہ سے باہر نکل آیا اور اوسکو معہ اوسکی جا اوسمین تہا خالی کر دیا — پہر مروان نے ایک پل زاب پر نبا کر طرف عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے عبور کیا اور عبد اللہ بن علی بہی مروان کی طرف نکلا اونکی دہنی طرف ابوعون اور بائین طرف ولید بن معاویہ کو دیا گمر لشکر مین عبد اللہ کے بیس ہزار آدمی تہے بعضے اسّی بہی کم بتلاتے ہین غرضکہ

بیان شکست دینے مروانکا

غرضکہ جانبین کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہونی شروع ہوئی مگر مروان کے لشکرین کاہلی اور سستی ایسی ہوئی کہ جو وہ چاہیے تہا وہ نہ ہوتا تہا یہانتک کہ اوسکو شکست ہوئی اور بہاگا بہت آدمی مروان کے بہاگتے ہوئے ڈوب بہی گئے مغروقین مین سے ابراہیم ابن الولید بن عبد الملک بن مروان المخلوع بہی ہے وہ آجکے ہمراہ مروان حجاز کے تہا — اور عبد اللہ بن علی السفاح کی طرف فتح کی خبر لکہی لشکری لوگ مروان کے ہتیار جو ڈال گئے تہے اونکے ہاتہہ آئے یہہ شکست مروان کو زاب پر ہفتہ کے روز گیارہوین جماد الآخر ۱۳۲ سنہ ہجری کو ہوئی تہی جبکہ مروان زاب پر سے شکست کہاکر موصل پر آیا وہان کے باشندون نے بہت گالیان اوسکو دین اور کہا کہ شکر ہے اللہ کا جسنے اہل بیت ہمارے نبی کے سے تجکو شکست دلوائی وہ وہان سے کوچ کرکے حران مین آیا اسجائے کچہہ اوپر بیس روز قیام کیا یہانتک السفاح کا لشکر آپہنچا مروان اپنے اہل بیت اور گہوڑے وغیرہ اسباب لیکر حمص کو بہاگ گیا — اور عبد اللہ ابن علی رض حران مین آپہنچا — اوسوقت مروان حمص سے بہاگ کر دمشق کو گیا — پہر دمشق سے بہاگ کر فلسطین کو گیا اور السفاح نے اپنے چچا عبد اللہ بن علی کو لکہا کہ مروان سے بیعت کرواؤ اسلئے عبد اللہ اوسکے پیچہے ہی چلا یہانتک کہ دمشق تک پہنچا اور اوسکا محاصرہ کیا اور چارشنبہ کے روز پانچوین رمضان شریف کو ۱۳۲ سنہ ہجری کو بزور شمشیر اوسمین گہس گئے عبد اللہ بن علی نے دمشق کو فتح کرکے پندرہ روز تک وہان قیام کیا پہر دمشق سے کوچ کرکے فلسطین پر آیا اوسکے پاس ایک نامہ السفاح کا آیا اوسمین لکہا تہا کہ اپنے بہائی صالح بن علی بن عبد اللہ بن عباس کو مروان کے تعاقب مین چہوڑ دو چنانچہ صالح ماہ ذیقعدہ اسی سال مین گئے یہانتک کہ نیل مصر پر پہنچے اور مروان اونکے آگے بہاگا جاتا تہا چنانچہ یہانتک کہ ایک گرجا مین شہر بوصیر

بیان شکست دینے مروانکا

۵۱۰ کے جا گہسا وہان سے پکڑا گیا یہہ شہر مضافات مصر سے ہے اور اصحاب مروان کے بہاگ گئے اور مروان کے آنکہہ کی پتلی مین ایک نیزہ کا کوچہ لگا وہ مقتول ہوا ایک باشندہ کوخہ کا انار بیچتا پہرتا تہا اوسنے اوسکا سر کاٹ ڈالا مروان مذکور ستائیسوین تاریخ ذالحجہ سنہ ۱۳۲ ہجری کو مقتول ہوا — جبکہ اوسکا سر اوسنے صالح بن علی بن عبداللہ بن عباس کے حاضر کیا گیا آپنے ارشاد کیا کہ اوسکو جہاڑ ڈالو بروقت جہاڑنے کے زبان اوسمین کی نکل پڑی اوسجاے ایک بلی موجود تہی وہ اوٹہا کر لیگئی وہ سر صالح رفی السفاح کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ خدا تعالے اسنے مصر واسطے تمہارے بزور شمشیر فتح کیا اور فاجر جرمی کو خدا نے ہلاک کیا کیونکہ وہ اپنے سزا کو پہنچا جیسا اوسنے ظلم کیا تہا ویسی سزا پائی اور یہی مقولہ اوس بلی کا ہے جو اوسکی زبان کہی یہہ تی ہے کہ اللہ تعالے کافر سے انتقام لیتا ہے — بعد ازان صالح مذکور اباعون کو مصر مین ٹہرا کر شام کی طرف مراجعت کر آئے — جب وہ سر السفاح کے پاس درمیان کوفہ کے پہنچا سجدہ شکر ادا کیا جب مروان مارا گیا دونو بیٹے اوسکے عبداللہ اور عبید اللہ حبشہ کی زمین کی طرف بہاگ گے حبشی اونسے لڑے چنانچہ عبید اللہ مقتول ہوا مگر عبداللہ بعہ چند اپنے ہمراہون کے بچ گیا خلافت مہدی تک وہ جیتا رہا اوسکو نصر بن محمد بن الاشعث عامل فلسطین نے پکڑ کر مہدی کے پاس بہیجدیا بعد مقتول ہونے مروان کے اوسکی عورتین اور بیٹیان صالح بن علی بن عبداللہ بن عباس کے سامنے حاضر کی گئین اونکے باب مین حکم ہوا کہ حران مین انکو بہیجو اور جب وہ عورتین وہان گئین اور مروان کے محل دیکہے بہت روئین عمر مروان کی باسٹہہ برس کی تہی اور مدت خلافت اوسکی پانچ برس ساڑہے نو مہینے اوسکی کنیت اباعبدالملک ہے مان اوسکی ام ولد کردیہ تہی اور لقب اوسکا حمار اور جعدی تہا کیونکہ وہ مذہب کی تعلیم سے پایا تہا اور وہ قران اور قضاوقدر کے

بیان اونلوگونکا جو بنی امیہ مین سی مقتول ہوئی

مروان بن محمد بن مروان بن الحکم کا یہہ ہے کے مخلوق ہوسنے کا قایل تہا حلیہ مروان
مذکور سفید رنگ زرگ چشم سر کلان ریش انبوہ دارچہ تہا ی سفید رکہتا تہا اور
شجاع استوار تہا مگر جب مدت اوسکی زندگی کی پوری ہوئی وہ استواری اوسکے
کچھہ کام نہ آئی یہہ سب سے پچہلا خلیفہ خلفار بنی امیہ کا ہے

بیان اون لوگون کا جو بنی امیہ مین سی مقتول ہوئے

واضح ہو کہ سلیمان بن ہشام عبد الملک کو سفاح نے امن دی تہی اور جان بخشی
کی تہی مگر سدیف شاعر نے السفاح کے پاس آکر چند شعر اوسکے قتل کرنے کے
باب مین پڑہے وہ سنکر السفاح نے حکم دیا کہ اچہا سلیمان کو مار ڈالو فی الفور
مارا گیا اور عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے پاس چند بنی امیہ مین سے آ جمع
ہوئے تہے کہتے ہین کہ قریب نوّے ٩٠ آدمیون کے تہے جب وہ دستر خوان پر کہانا
کہانے کو حاضر ہوئے اوسوقت شبل بن عبد اللہ غلام بنی ہاشم عبد اللہ عم سفاح
کے پاس حاضر ہوا اور چند شعر اونکے قتل کے باب مین اوسنے پڑہے عبد اللہ نے
حکم دیا کہ انکو مار ڈالو چنانچہ اوسی وقت اونکو ذبح کر دیا گیا اونکا خون بہتا تہا پہرتا تہا
اور لوگ کہانا کہاتے جاتے تہے اور اون کے مرنے کے وقت خرخر کی آوازین
سنتے تہے اور کہاتے تہے یہانتک کہ سب مارے گئے اور عبد اللہ نے حکم دیا
کہ بنی امیہ کی قبرین اوکہاڑ کر دمشق سے مردون کو بہی پہینک دو چنانچہ معاویہ بن
ابی سفیان سے اور یزید ابن معاویہ کی قبر اور عبد الملک ابن مروان کی قبر اور ہشام
بن عبد الملک کی قبر اکہڑ وار کر پہینک دی گئین مگر مردون کو اونہین صحیح سالم پایا
حکم دیا کہ انکو سولی دو پہر حکم کیا کہ جلوا ڈالو چنانچہ آگ سے وہ لاشین جلائے

بیان ان لوگوں کا جو بنی امیہ میں سے مقتول ہوئی

۱۵۱ کہتے ہیں اور جس شخص کو اولاد بنی امیہ میں سے پایا اوسکو قتل کیا کوئی شخص خلفا بنی امیہ
میں سے نہ بچا مگر چند لڑکے دو وہ بچے یا جو اندلس کی طرف بھاگ گئے تھے وہ بچ
گئے اور اسطرح سلیمان ابن علی بن عبد اللہ بن عباس نے بصرہ میں ایک جماعت
بنی امیہ کو قتل کرکے راہ میں اونکی لاشیں ڈلوا دیں کتوں نے اونکو بیچارہ ڈالا اور جو
بنی امیہ میں سے رہ گیا تھا اوسنے جب یہ حال دیکھا کسی ملک کو نکل گیا اور بیچارہ وہیں بچ گیا

تمام ہوئی جلد دوسری ابو الفدا کی

شروع ہوئی جلد تیسری

بیان سلطنت عباسیہ کا

اسی سال مین ابو الورد بیٹے کوثر نے اطاعت بنی عباس کی موقوف کی یہہ مروان بیٹے محمد کے یارون مین سے تہا مگر اوسکا مطیع ہوا تہا جب عبد اللہ بیٹا عباس کا ابو الورد پاس گیا تو وہ قنسرین مین معہ لشکر عظیم تہا تب انمین بڑی لڑائی ہوئی اور دونو طرف کے آدمی بہت مارے گئے لشکر ابو الورد کا شکست پاکر بہاگا لیکن ابو الورد قایم رہا یہانتک کہ مارا گیا جب عبد اللہ بیٹے علی نے ابو الورد کی لڑائی سے فراغت پائی تو باشندے وہان کے امن مین ہوئے اور نئے سرسے عباسیون سے بیعت کی پہر عبد اللہ بیٹا علی کا دمشق مین گیا اوسوقت اہل دمشق بہی سرکش تہے یاران عبد اللہ بیٹے علی کو انہون نے لوٹ لیا جب عبد اللہ دمشق کے قریب آیا تو وہ سب بہاگ گئے اوسنے اونکو امن دیا — اسی برس مین سفاح نے اپنے بہائی یحیی بیٹے محمد بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کو موصل کا حاکم کیا اوسوقت اہل موصل نے اپنے پہلے حاکم کو نکالدیا تہا جب یحیے نے موصل مین جاکر قرار پایا تو گیارہ ہزار آدمی وہان کے اوسنے مار کر اونکی عورتون اور لڑکون کے قتل کا حکم دیا یحیے پاس اوسوقت چار ہزار زنگی تہے ایک عورت موصل کی رہنے والی کہڑی ہوئی اور کہنے لگی کہ کیا ہوا عرب کے عورتون کو کہ حبشیون سے نکاح کرتی ہین اوسکے اس کلام نے اوسکے دل مین اثر کیا سب زنگیون کو جمع کرکے اوسنے قتل کیا — اسی برس مین سفاح نے اپنی بہائی ابو جعفر منصور کو جزیرا اور آذربیجان اور ارمینہ پر حاکم کرکے بہیجا اور اپنے چچا داود کو مدینہ اور مکہ اور یمن اور یمامہ کا حاکم کیا — کوفہ اور متعلقات کا حاکم اپنے بہائی عیسے بیٹے موسے بیٹے محمد بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کو کیا — اور شام پر اوسکا چچا عبد اللہ

ذکر سلطنت عباسیہ کا

۵۱۴ بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا عباس کا حاکم تہا اور مصر پر ابو عون بیٹا یزید کا اور خراسان اور جبل پر ابو مسلم حاکم تہے

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۳ ہجری

اس برس مین حکومت چاہی بادشاہ روم نے ملطیہ او قیقلا پر کہ نام اوسکا قسطنطین تہا اسی برس مین سفاح نے اپنے چچا سلیمان بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کو حاکم بصرہ اور مسلقات دجلہ اور بحرین اور عمان کا کیا ـ سلیمان بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس نے اہواز پر عمل کرنا چاہا اسی برسمین سفاح کا چچا داود بیٹا علی کا مدینہ مین موا سفاح نے اوسکی جگہہ زیاد بیٹے عبد اللہ حارثی کو حاکم کیا اسی برسمین سفاح نے اپنے بہائی یحیی کو موصل سے معزول کیا کیونکہ اوسنے اہل موصل کو بہت قتل کیا تہا اور وہانکا حاکم اپنے چچا اسماعیل کو کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۴ ہجری

اس برسمین سفاح حیرہ سے انبار مین گیا ماہ ذی الحجہ مین یہہ انبار کا رہنے والا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۵ ہجری

اس برسمین یحیی سفاح کا بہائی فارس مین مرگیا جسے سفاح نے موصل سے موقوف کرکے فارس کا حاکم کیا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۶ ہجری

ذکر مرنے سفاح کا

اس برس مین ابو مسلم نے چاہا کہ سفاح مجھے بلاوے اور اجازت حج کی دے چنانچہ ۱۳۵ اوسنے اوسے اجازت دی تب ابو مسلم معہ ابو جعفر کے حج کو گیا ابو جعفر امیر حاجیون کا تہا

ذکر مرنے سفاح کا

اس سال مین سفاح بعارضہ چیچک سے ماہ ذی الحجہ مین فوت ہوا عمر اوسکی تنتیس ۱۳۶ برس کی تہی مدت اوسکی بادشاہت کے قتل مروان سے چار برس تہے اور آٹھ مہینے پہلے مرنے مروان سے اوسکی خلافت پر بیعت ہوئی تہی سفاح دراز قد پچکی ناک گورا خوبصورت ڈاڑہے ہتا اسکے جنازہ کی نماز اسکے چچا عیسے بیٹے علی نے پڑہائی اور انبار عتیقہ مین دفن کیا

بیان خلافت منصور کا

یہہ دوسرا خلیفہ بنی عباس کا تہا اسکو سفاح نے بوصیت ولی عہد کیا تہا بعد اسکے اپنے بہتیجے عیسے بیٹے موسے بیٹے محمد بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کو اس عہد نامہ پر مہر کرکے کپڑے مین باندہ کر عیسے بیٹے موسے کے پاس بہیجا چونکہ وقت مرنے سفاح کے ابو جعفر حج کو گیا تہا تو عیسے بیٹے موسے نے لوگون سے اوسکی بیعت لی اور واسطے اطلاع دہی اس بیعت اور مرنے سفاح کے قاصد ابو جعفر کے پاس بہیجا اوسوقت ابو مسلم بہی حج مین ابو جعفر پاس تہا اوسنے اور سب لوگون نے اوسکی بیعت کی

پہر شروع سنہ ۱۳۷ ہجری

بیان قتل ہونے ابو مسلم کا

۱۳۷ اسی برس میں ابو جعفر حج سے کوفہ میں آیا اور اہل کوفہ کو نماز جمعہ کی پڑہائی اور خطبہ پڑہا پہرا نبار کو گیا وہاں مقیم رہا اسی برس میں منصور کے چچا عبد اللہ بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس نے اپنی خلافت پر بیعت لی ابو جعفر کے ساتھہ ابو مسلم بہی حج سے آیا تہا ابو جعفر نے اوسکو مع لشکر اپنے چچا عبد اللہ بیٹے علی پر بہیجا عبد اللہ نصیبین میں تہا اون دونوں میں کئی مرتبہ لڑائی ہوئی طرح طرح کے مکر ابو مسلم نے اس لڑائی میں کئے آخر کو عبد اللہ بیٹا علی کا مع اپنے یاروں کے جمادی الآخر اس برس کی میں عراق کیطرف بہاگا ابو مسلم اوسکے لشکر پر مستولی ہوا یہہ خبر منصور کو لکہی

بیان قتل ہونے ابو مسلم خراسانی کا

بسبب دشمنی کے کہ ان دونوں میں ہوئی منصور نے بعد بہاگنے عبد اللہ اپنے چچا کے ابو مسلم کو خراسان سے معزول کر کے حاکم مصر اور شام کا کیا لیکن ابو مسلم نے اوسکو قبول نکر کے ارادہ جانے خراسان کا کیا اوسوقت منصور انبار سے مداین کو گیا تہا اوسنے ابو مسلم کو لکہا کہ میرے پاس آؤ ابو مسلم نے آنے سے عذر کئے جب بہت نامہ وپیغام گئے آئے تب ابو جعفر پاس آیا مداین میں مع تین ہزار آدمی کے اور باقی لشکر حلوان میں چہوڑا جب ابو مسلم منصور پاس آیا تو ہاتہہ چوم کر رخصت ہوا دوسرے روز منصور نے چوکیداروں کو گہر کے پیچہے بیٹہا کر حکم دیا کہ جوقت آواز ہاتہہ سے ہاتہہ مارنے کی بلند ہو تم نکل کر ابو مسلم کو قتل کرنا اور ابو مسلم کو بلایا جب وہ آیا ابو مسلم نے اوسکے گناہ گنتی شروع کی ابو مسلم اونکا عذر کرتا تہا جب منصور نے ہاتہہ پر ہاتہہ مارا فوراً نگہبان نکلے اور ابو مسلم کو قتل کیا یہہ قتل اس برس کے شعبان میں ہوا ابو مسلم نے اوسکی بدولت ساتہہ ہزار قیدی قتل کئے تہے

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۸ ہجری

اس برس مین قسطنطین بادشاہ رُوم نے بلاد اسلام پر خروج کرکے ملطیہ کو زبردستی لیا
اور فصیل اوسکی ڈہائی لیکن وہان کے باشندونکو قتل سے معاف رکہا اسی طرح کی واردات
اس برس مین ہوئین اسی برس مین منصور نے مسجد حرام کو بڑا کیا

پہر شروع سنہ ۱۳۹ ہجری نبوی ہ

ذکر ابتدای دولت امویہ کا اندلس مین

اس برس مین عبدالرحمن بیٹا معاویہ بیٹا ہشام بیٹا عبدالملک بیٹا مروان بیٹا حکم کا اندلس
داخل ہوا سبب اسکا یہہ تہا کہ بنی امیہ جب مارے گئے تو باقیماندہ چہپ گئے عبدالرحمن
مذکور بہاگ کر اسی برس مین حاکم اندلس کا ہوا اسی برس مین منصور نے اپنے چچا عبداللہ
بیٹے علی بیٹے عبداللہ بیٹے عباس پر فتح پاکر اوسکو نیست و نابود کیا عبداللہ جبکہ ابومسلم
نے بہاگا تہا چہپا رہتا تہا جیسی ہمنے ذکر کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۰ ہجری نبوی ہ

اس برس مین منصور نے اپنے بہتیجے عبدالوہاب بیٹے ابراہیم امام کو اور حسن بیٹے قحطبہ کو
ستر ہزار فوج سے ملطیہ کی بنانے کے واسطے بہیجا اونہون نے اوسکو چہہ مہینے بنایا بادشاہ
روم معہ لاکہہ فوج کے نہر جیحان سے اوترکے اون دونون پر آیا چونکہ مسلمان بہت جمع
ہوگئے وہ بہاگ گیا اسی برس مین منصور حج کرکے متوجہ بیت المقدس اور رقہ اور ہاشمیہ
کوفہ کا ہوا اسی سال مین منصور نے مصیصہ کی فصیل بنائی اور مسجد جامع بنانے کا حکم دیا
اور وہان ہزار آدمی لشکر کے رکہے نام اوسکا معمورہ کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۱ ہجری نبوی ہ

ذکر دولت امویہ کا

۵۱۸ اسی برس مین راوندیہ نے منصور پر خروج کیا راوندیہ ایک قوم اہل خراسان سے مذہب ابی مسلم خراسانی پر ہے قایل ہین تناسخ کے کہتے ہین کہ روح آدم ع کی عثمان بیٹے نہیک مین ہے اور قایل ہین کہ خدا خلیفہ ابو جعفر منصور ہے جو کہلاتا پلاتا ہے جب یہہ لوگ ظاہر ہو کر محل منصور تک آئے تو اونکے سردارونکو کہ دو سو تہے قید کیا اس امر سے وہ لوگ بہت خفا ہوئے اور ایک جنازہ بنا کر گویا کہ وہ جنازہ کے ساتہہ جاتے ہین دروازہ قیدخانہ تک پہنچے وہان تابوت پہینکا اور قیدخانہ کا دروازہ توڑکر اپنے سردارون کو نکالا اور منصور کی پکڑنے کا قصد کیا اوسوقت وہ قریب چہہ سو مرد کے تہے لوگون نے غل مچایا اور دروازہ شہر کا بند کر دیا منصور بہی پیادہ نکلا لوگ جمع ہوئے معن بیٹا زایدہ کا کہ منصور سے چہپا رہتا تہا آیا اور راوندیہ سے منصور کی آگے لڑا منصور نے اسیواسطے اوسکا قصور معاف کیا اوسدن سب راوندیہ مارے گئے

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۲ ہجری نبوی ص

اس برس مین چچا منصور کا سلیمان بیٹا علی کا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۳ ہجری اور سنہ ۱۴۴ ص

اس برس مین گرفتار کئے منصور نے اولاد حسن بیٹے علی بیٹے ابی طالب سے گیارہ مرد اور قید کیا اونکو اسی برس مین جان بحق ہوا عبد اللہ بیٹا شبرمہ کا اور عمر بیٹا عبید معتزلی زاہد کا اور عقیل بیٹا خالد صاحب زہری کا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۵ ہجری ص

اسی برس مین ظاہر ہوا محمد بیٹا عبد اللہ بیٹا حسن بیٹا حسین بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا

طالب کا وہ حاکم مدینہ کا ہوا اہل مدینہ اوسکے تابع ہوئے منصور نے اپنے بہتیجے
عیسیٰ بیٹے موسیٰ کو اوسکے پاس بہیجا جب وہان پہنچا تو محمد بیٹے عبد اللہ نے اپنے واسطے خندق
کہودی جہانکہ خندق کہودی تہی رسول اللہ صلعم نے احزاب مین پہر اون دونوں مین لڑائی
ہونے لگی یہانتک کہ محمد بن عبد اللہ مذکور سعہ گہروالون اور یارون کے مارا گیا
اور جو سلامت رہا وہ بہاگا محمد مذکور فربہ گندم گون دلاور بہت روزہ رکہنے والا
نماز گذار تہا لقب اسکا مہندی اور صاحب نفس ذکیہ تہا جب محمد قتل ہوا تو عیسیٰ
بن موسیٰ مدینہ مین چند روز رہا پہر وہان سے آخر ماہ رمضان مین عمرہ کے
لئے مکہ کو گیا

ذکر بنای بغداد

اس برس مین منصور نے بغداد کا بنانا شروع کیا باعث اسکا یہہ تہا کہ وہ برا
جانتا تہا رہنی ہاشمیہ کو جسے اسکے بہائی نے حوالی کوفہ مین بنایا تہا جبکہ خروج
کیا تہا اوسپر راوندیہ نے اور ہمسائگی اہل کوفہ کو بہی برا جانتا تہا کیونکہ اونسے
نڈر نہ تہا جب ارادہ مقرر کرنے کسی موضع کا اپنی سکونت کے واسطے کیا تو
بغداد سے بہتر پایا اوسی کو بنانا شروع کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۵ ہجری کا

ذکر ظہور ابراہیم علوی کا

اس برس کے ماہ رمضان مین ظاہر ہوا ابراہیم بیٹا عبد اللہ بیٹا حسن بیٹا حسین
بیٹا علی بیٹا ابی طالب بہائی محمد نفس زکیہ کا کہ پوشیدہ تہا ایک شہر سے دوسرے
شہر مین بہاگتا پہرتا تہا منصور اوسکے پکڑنے کی تدبیر مین تہا جب وہ بصرہ مین

 آیا تو اپنے بھائی محمد بن عبد اللہ کی بیعت لوگون سے کروائی لیکن وہ اوسکے پہنچنے سے پہلے قتل ہو چکا تھا مدینہ مین لوگون نے بیعت کی اونمین سے مرہ العبشی اور عبد الواحد بن زیاد اور عمر بن سلمہ ضجیمی اور عبد اللہ بن یحیی زناشی تھے سوا اسکے اور فقیہون اور صاحبان علم نے بھی بیعت کی یہانتک کہ چار ہزار شمار کئے گئے اور موقت امیر بصرہ سفیان بن معاویہ تھا جب اوسنے ابراہیم پر اجماع خلق دیکھا دار الامارہ مین بند ہوا مع اپنے گروہ کے ابراہیم نے دار الامارہ کو گھیر لیا سفیان نے امان طلب کی ابراہیم نے امان دی جب ابراہیم قلعہ مین داخل ہوا تو بوریہ پر کہ وہان بچھا تھا اور ہوائے تند سے اولٹ گیا تھا بیٹھا آدمی ہواسے اوڑنے لگے ابراہیم نے کہا کہ بسیم نہین اوڑنے کے اور اوسی اولٹے ہوئے پر بیٹھا رہا ابراہیم نے بیت المال سے دو ہزار درہم پا کر قوت پکڑی پچاس پچاس اپنے یارون کے لئے مقرر کئے اور آپ زینب بیٹے سلیمان بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کے گھر گیا جسکی طرف بنی عباس منسوب ہین — اہل بصرہ کو امن دیکر حکم دیا کہ کوئی اونکا متعرض نہو جبکہ حکومت بصرہ ابراہیم پر مستقر ہوئی تب ایک گروہ کو واسطے حاصل کرنے حکومت اہواز کے بھیجا اور ہارون بیٹے سعد عجلی کو مع ستر ہزار فوج کے واسطی کی طرف بھیجا عجلی نے اوسپر فتح پائی ابراہیم بصرہ مین ہمیشہ عاملون اور لشکرون کی تفریق کرتا تھا یہانتک کہ خبر قتل اپنے بھائی محمد بیٹے عبد اللہ کے سنے تین دن پہلے عید الفطر سے پھر ابراہیم نے کوفہ کی جانے پر اپنا قصد مضبوط کرکے بصرہ سے چلا مع ایک لاکھ فوج کے یہانتک کہ احمزا مین کہ سولہ فرسخ کوفہ سے ہے پہنچا — منصور نے عیسی بن موسی کو حجاز سے بلاکر سردار اوس لشکر کا جو کہ مقابل ابراہیم بیٹے عبد اللہ کے تھا کیا اون دونو مین بڑی لڑائی ہوئی آخر کو لشکر عیسی بن موسی کا بھاگا لیکن دوسری لڑائی مین یاران ابراہیم بھاگے مگر وہ خود ٹھہرا رہا تھوڑے سے آدمیون سے کہ وہ چھ سو تھے دفعتاً ابراہیم

ابراہیم کے حلق پر تیر لگا اوسنے پشت گاہ پر تکیہ کر کے کہا جو ہمنے چاہا تہا خدا نے
نہ چاہا — اوسکے یاروں نے جمع ہوکر اوسے اوتارا لشکر عیسی بن موسی نے یہحال
دیکھکر حملہ کیا اور اونکی جمعیت کو متفرق کیا اور ابراہیم کا سر کاٹ کر عیسی کے پاس
لائے اوسوقت عیسے نے سجدہ شکر خدا تعالے کے کرکے اوس سر کو منصور پاس بہیجا
— قتل ابراہیم پچیسوین ۲۵ ذیقعدہ ۱۴۵ھ ہجری مین ہوا عمر اوسکی اڑتالیس ۴۸ برس کی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۶ ہجری

اس برس مین منصور نے شہر ابن ہبیرہ سے بغداد کی طرف واسطے پورے کرنے اوسکی
عمارت کے کوچ کیا اور اپنے یاروں سے کہ اونمین سے خالد بن برمک تہا محل کسری اور
مداین کے توڑنے کا اور بغداد مین اوسکا ملبہ لیجانے کا مشورہ کیا خالد بن برمک نے کہا
یہہ مناسب نہین کیونکہ یہہ نشانیون مسلمین سے ہے منصور نے یہہ سنکر کہا اے خالد
تو نے اپنے بہائیون عجمی کی رعایت کی اور محل سفید کے توڑنے حکم دیا جب ایکطرف
اوسکی توڑی جو روپیہ کہ اوسکے توڑنے مین صرف ہوا اوسے زیادہ کا مال اوسمین سے
نہ نکلا اسلئے اوسکا توڑنا موقوف کیا تب خالد نے کہا مین نہین جانتا کہ تو موقوف
کریگا کیونکہ مشہور ہوگا کہ جو پہلے بادشاہون نے بنایا تہا اوسے تو توڑ بہی نہ سکا
منصور نے اوسکی طرف توجہ نکرکے توڑنا موقوف کیا — اور دروازے شہر
واسط کے لیجاکر بغداد مین لگائے منصور نے بغداد کو گول اسلئے بنایا کہ سب لوگ
بادشاہ سے برابر قربت رکہین اور محل کو اوسکے بیچ مین اور مسجد جامع محل کے پاس بنائی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۷ ہجری

بیان وفات امام جعفر

 اسس برس مین منصور نے اپنے بھتیجے عیسے بیٹے موسی بیٹے محمد بیٹے علی بیٹے عبداللہ بیٹے عباس کو ولی عہدی سے موقوف کرکے اپنے بیٹے مہدی محمد کی بیعت کروائی

پہر شروع ہوا ۱۴۸ سنہ ہجری

اسس برس مین پیدا ہوا فضل بیٹا یحیے بیٹا خالد بیٹا برمک کا اور اسی برس مین حاکم موصل کیا منصور نے خالد بن برمک کو پیدایش فضل کی پیدایش رشید سے سات دن پہلے ہتے اوسکو رشید کی ماخیزران نے دودہ پلایا

بیان وفات امام جعفر صادق علیہ السلام

اسس برسمین وفات پائی امام جعفر صادقؑ بیٹے امام محمد باقر بیٹے امام زین العابدین علی بیٹے امام حسین بیٹے علی بیٹے ابی طالب علیہم السلام سے امام جعفر صادق ایک بارہ اماموں مین سے ہین موافق رائے امامیہ کے پانچ امام انسے پہلے علی بیٹے ابی طالب کے پہر بیٹے اونکے حسن پہر حسین پہر زین العابدین پہر محمد باقر تہے پہر جعفر صادق کہ جنکا ذکر ہے باقیون کا ذکر بہی خدا نے چاہا تو کرینگے ہم اونکا نام جعفر صادق اونکے سچ بولنے کے باعث سے تہا انحضرت سے کلمات مین صنعت کیمیا اور زجر اور فال مین پیدایش انکی سنہ ۸۰ مین اور وفات ۱۴۸ مین مدینہ مین ہوئی اور بقیع مین مدفون ہوسے ماں ان حضرت کے بیٹی قسم بیٹے محمد بیٹے ابوبکر صدیق کے تہے — اسی برس مین وفات پائی محمد بیٹے عبد الرحمن بیٹے ابی لیلی قاضی نے

پہر شروع ہوا ۱۴۹ سنہ ہجری

اسی برس مین ابو مسلم بیٹا قتیبہ کاری مین وہ مرد مشہور عظیم القدر تہا — اسی برس مین

بیان وفات امام جعفرؑ

۵۲۳ ین جان بحق ہوا عیسے بن عمر ثقفی جسنے خلیل نے نحو پڑہے ہے — اسی برسمین موا کمس بن حسن تیمی بصری

پہر شروع ہوا ۱۵۰ سنہ ہجری ص

اس برسمین عبد الرحمن اموی سنے فصیل قرطبہ کی نبائی — اسی برسمین موا جعفر بیٹا ابو جعفر منصور کا — اسی برسمین موا امام ابو حنیفہ نعمان بیٹا ثابت بیٹا زوطا کا زوطا غلام تہا تیم اللہ بیٹی تعلبہ کا زوطا کابل سے تہا اور اہل بابل سے بہی کہا ہے اور اہل انبار سے بہی کہتے مین یہہ وہ ہی کہ لگی تہی جسے غلامی لیکن آزاد کیا گیا — بیٹا اسکا ثابت مسلمان تہا اسماعیل بیٹا حماد بیٹا ابو حنیفہ مذکور کہتا ہے کہ ہمین کوئی غلام نہ تہا روایت ہے کہ ثابت باپ ابو حنیفہ کا بچپن مین علی بن ابیطالب پاس گیا اون حضرت نے دعا کی کہ تجہمین اور تیری اولاد مین برکت ہو نسب ابو حنیفہ مین مختلف قول مین بعض نے کہا کہ وہ نعمان بیٹا ثابت بیٹا نعمان بیٹا مرزبان کا تہا اسکے دادا نعمان بیٹے مرزبان نے علی بن ابیطالب کو مہرجان✝ کے دن فالودہ بہیجا حضرت نے اوسکو دعا دی ابو حنیفہ کے وقت مین چار صحابہ یعنی انس بن مالک عبد اللہ بن ابی اوفی کوفہ مین سہل بن سعد ساعدی مدینہ مین ابو طفیل عامر بیٹے واثلہ کے تہے لیکن اوسنے ملاقات نہین کی اور نہ کچہہ اوسنے اونسے پڑہا یہہ جو اوسکے اصحاب کہتے ہین کہ اوسنے جماعت صحابہ سے

✝ مہرجان ایک خاصہ اکبر ہی مذہب اہل فرس کا اسمین یہہ تہا کہ اس دن ایک بادشاہ کو نیا ان کا تیل ملتے تہے اور کبری رنگارنگ قصب وغیرہ کے پہناتے تہے برکت کیو اسطے اور سر پر اوسکے وہ تاج رکہتے تہے جسپر صورت آفتاب کی بنی ہوئی تہی اور جو پہلے وہان جاتا اپنے ساتہہ قسم میوہ جات سے بہیجا تا انوشیروان اور اردشیر اس دن خزانہ نکالنے کا حکم کرتے تہے اور فرش اچہا بچہاتے تہے اور موافق مرتبہ ہر شخص کے خلعت دیتے تہے ۱۲

بیان وفات امام جعفر

 ملاقات کی اور بڑا اونسے یہ اوز دوسے روایت کے ثابت نہین ہوتا ابو حنیفہ عالم عامل زاہد پرہیزگار تہا ابو جعفر منصور نے اوسکے واسطے قضائ تجویز کی تہی لیکن اوسنے انکار کیا وہ خوبصورت میانہ قد تہا اور دراز قد بہی لکہاہے وہ حسن تقریر مین سب سے بہتر تہا شافعی کہتاہے کہ مالک سے کسینے پوچہا کہ تونے ابو حنیفہ کو دیکہا تہا اوسنے کہا ہان وہ دیسا شخص مقرر تہا کہ اگر مین اوسکو کہتا کہ ایک چیز کو سونا تہا دوسے تقریر سے تو وہ ثابت کر دیتا ولیل سے بڑی رات تک وہ نماز پڑہتا تہا یہانتک کہ نماز صبح وضوی عشا سے اوسنے پڑہی چالیس برس لکہاہے کہ اوسنے بسا تہہ ہزار ختم قران اوس جگہہ کیا جہان وفات پائی لیکن کم عربیت کے ساتہہ مطعون تہا ولادت اوسکی سنہ ۸۰ ہجری مین ہوئی اور لکہاہے کہ سنہ ۱۵۱ مین اور وفات بغداد کے قیدخانہ مین تہی اسواسطے کیا تو اختیار کرے قضا کو لیکن اوسنے قبول نکیا اور لکہاہے کہ وہ پیدا ہوا جس دن شافعی پیدا ہوا یعنے اس برس کے رجب مین اور جمادی الاولی مین بہی لکہاہے قبر اسکی بغداد مین مشہور ہے زوطا ضم زا بنقطہ دار اور واو ساکنہ اور فتح طا مہملہ سے ہے اسی برس مین محمد بن اسحاق صاحب مغازی فوت ہوا اور لکہاہے کہ وفات محمد بن اسحق مذکور کی سنہ ۱۵۱ مین ہوئی وہ حدیث مین ثقہ تہا اہل علم کے نزدیک بخاری نے اپنی تاریخ مین اسکا ذکر کیاہے لیکن وہ روایت اوسسے نہین کرتا اور مسلم نے بہی اوسے سوائے ایک حدیث باب رجم کے روایت نہین کی وجہ نروایت کرنے بخاری کی طعن مالک بیٹے انس کا ہے وفات ابن اسحق کی بغداد مین ہوئی اسی برس مین مقاتل بیٹا سلیمان بلخی مفسر جان بحق ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۱ ہجری صہ

اس برس مین حاکم سند کیا منصور نے ہشام بیٹے عمر تغلبی کو پہلے سند پر عمر بیٹا حفص بیٹا عثمان بیٹا قبیصہ بیٹا ابی صفرہ کا حاکم تہا اوسے موقوف کرکے حاکم افریقہ کیا عمر مذکور

بیان وفات امام جعفرؑ

مذکور ملقب ہزار مرد تھا اسی برس مین منصور نے رصافہ اپنے بیٹے مہدی کے واسطے
بنایا یہہ شہر بغداد کے شرق مین واقع ہے وہان تھوڑا لشکر اپنا بھیجا اسی برس مین
مارا گیا معین بیٹا زایدہ کا بست مین کہ سجستان مین ہے منصور نے جسے بنایا اور گروہ
خارجیون نے قتل کیا دفعۃً اوسکے گھر پر ہجوم کیا وہ حجامت کرتا تھا جب وہ
مارا گیا تو اوسکی جگہہ اوسکا بھتیجا یزید بیٹا زایدہ شیبانی حاکم ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۲ ہجری

اسی برس مین لڑا حمید امیر خراسان کابل پر

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۳ اور سنہ ۱۵۴ ہجری نبوی ص

اسی برس مین ابو عمر بیٹا علا بیٹا عمار کہ اولاد حصین تمیمی مازنی بصری سے تھا کوفہ مین
فوت ہوا نام اسکا اسکی کنیت ہی ہی وہ سنہ ۷۰ مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۵۴ مین بھی لکھا ہے
وہ بھی سات قاریون مین سے تھا کلام اللہ کو سب سے بہتر جانتا تھا اسی برس مین منصور
نے شام مین جا کر لشکر ہانکے خارجیون کے لڑائی کو بھیجا اسی برس مین اشعب طامع
بھی راہی ملک بقا کا ہوا اسی برس مین حبیب بیٹا وردکی زاہد کا فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۵ ہجری ص

اسی برس مین منصور نے کوفہ اور بصرہ کی فصیل اور خندق بنائی اور چاہا ایسی چیز بنانی
کہ جسمین رعیت کا مال صرف ہو جب شمار چاہا تو پانچ پانچ درہم کی تقسیم کا حکم دیا
جب چالیس چالیس جمع آئی تو شاعر نے یہہ شعر کہا اے قوم حاضر ہو تم اور اس چیز
کو جو ملا ہمکو ہمارے امیر المؤمنین سے تقسیم پانچ کی ہمین اور جمع ہوتا چالیس ہمارے کا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۶ ہجری ۴

اس برس مین موا حمزہ بیٹا حبیب بیٹا عمارہ کوفی کہ مشہور زیات تہا وہ بہی ساتہہ قاریون مین سے تہا اسی سے کسائی نے قرارت سیکہی وہ کوفہ سے حلوان مین تیل اور حلوان سے کوفہ مین بکری اور جوز لیجاتا تہا اسی لئے اوسکو زیات کہتے ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۷ ہجری ۴

اس برس مین انتقال کیا اوزاعی فقیہہ جسکا نام عبد الرحمن بیٹا عمر بیٹا محمد کا تہا عمر اوسکی ستر برس کی تہی کنیت اوسکی ابو عمرو رہنے والا بیروت کا تہا وہین فوت ہوا اور بعلبک مین پیدا ہوا سنہ ۸۸ مین وہ خضاب مہندی کا کرتا تہا وہ شام کے رہنے والونکا امام تہا لکہا ہے کہ اوسنے ستر ہزار مسئلہ کا جواب دیا قبر اوسکی اوس قریہ مین ہے جو دروازہ بیروت پر ہے جسکا نام خنوس ہے اوس قریہ کے رہنے والے نہین جانتے اوسکو لیکن وہ کہتے ہین کہ یہہ قبر کسی نیکبخت کی ہے — اوزاعی منسوب طرف اوزاع کے جو بطن ہے ذی کلاع سے اور لکہا ہے کہ بطن ہمدان سے ہے اسکا دادا یحمد ضم ای مثناۃ اور سکون حاء مہملہ اور کسرہ میم اور دال مہملہ کے تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۸ ہجری

ذکر وفات منصور کا

منصور عبد اللہ بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا عباس کا تہا وفات اوسکی اوس برس مین چہہ بیسوین ذی الحجہ کو بیر میمونہ مین ہوئی یہہ بغداد سے حج کے لئے ہوا اپنے

ذکر وفات منصور کا

ہوا اپنے بیٹے مہدی کے نکلا تھا وہان منصور نے مہدی سے کہا کہ مین ذالحجہ مین پیدا ہوا
اور اسی مہینے مین حاکم ہوا اب گمان کرتا ہون کہ اسی مہینے مین مرونگا اسی برس مین
باعث میرے حج کرنے کا یہی تھا تجھے لازم ہے کہ پرہیز کرے میرے بعد ان
چیزون سے جو تجھسے متعلق ہون ہیں اقامت سلطنت سے طرحکی اوسکو وصیت کرکے
وداع کیا پھر رونے لگے پھر حج کو گیا وہان پر میمونہ مین احرام باندھے ہوئے
مرگیا تاریخ مذکور مین بیماری اوسکے کہڑا رہتا تھا عمر اوسکی ترسٹھہ ۶۳ برس کی تھی مدت
بادشاہت اوسکے بائیس ۲۲ برس تین مہینے کچھہ کسر تھی منصور گندم گون ضعیف پچکے ہوئے
گال تھا حمیمہ مین پیدا ہوا جو راہ مین سراہ سے ہے مدفون ہوا مقبرہ معلے مین اور سر
احرام باقی رکھا جب دفن کیا تو سر اوسکا کہلا تھا جو وارثین کہ حج مین گذرین اونمین
سے یہہ ہین کہ خلیفہ منصور گرد کعبہ کے راتکو پھرتا تھا ناگاہ سنا کہ کوئی شخص کہتا ہے
اے اللہ تجھسے شکوہ کرتا ہون پہلے بغاوت وفساد سے زمین پر اور حایل ہونے
طمع سے حق اور صاحب حق مین منصور یہہ سنکر طرف مسجد کی نکل کر اوسے بلایا اور پوچھا
کہ یہہ کیا کہتا ہے اوسنے کہا اے سردار مومنون اگر مجھے پناہ دے تو تجھے چند
باتون کی اصل اصول سے خبر دون جب اوسنے امن دیا تو وہ کہنے لگا وہ شخص جسے طمع
عارض ہوئی یہانتک کہ حق اور صاحب حق مین حایل ہوا تو ہے اے سردار مومنون تب
منصور نے کہا افسوس تجھہ پر مجھے کیونکر طمع عارض ہے سب زرد وسفید کہٹا میٹھا زمانہ کا
میرے قبضہ مین ہے اوسنے کہا اللہ نے تجھے نگہبان آدمیون اور انکے مال کا کیا ہے
اور تونے اونمین اور اپنے بیچ پردہ گچ اور آجر کا بنایا اور دروازہ لوہے کے
لگائے اور چوبدار دنکو مع ہتیار کے وہان بٹہا کر حکم دیا کہ کسی کو آنے ندین مگر فلانا
فلانکو مظلوم اور ملول بہوکے ننگی محتاج بہوکے آنے کا حکم نہین اور کوئی شخص نہ
ایسا نہین کہ جسکا حق اس مال مین نہو یہہ لوگ دیکھتے ہین کہ تونے اونہین اپنے لیے

ذکر وفات منصور کا

خاص کیا ہے اور رعیت پر تنگی کرکے مال جمع کرتا ہے اور اوسمین نہین دیتا جسے چاہتا ہے
دیتا ہے یا جمع کرتا ہے کہین کی یہہ لوگ کہ یہہ شخص وہ ہے جسنے چوری خدا کی کی ہم اسکے
چوری کیون نکرین اسنے ہارنے واسطے رعایا کا نفس قید کیا یہہ لوگ باریاب ایسین
ایکام کرسکے جس چیز کو چاہین کے تجھہ تک پہنچا دینگے اور جسے چاہینگے نہ پہنچا دینگے
جبکہ عاملونکا حال یہہ ہوگا تو سامارت رعایا کے خراب ہونگے یہہ خبر جب شہرت
پاویگی تو سب لوگ عاملون سے خوف کرینگے اور عامل ظلم رعیت پر کرینگے
پھر رعایا مین جو صاحب قدرت ہین وہ اپنے سے کم پر ظلم کرینگے اسیطرح سے بلاد
اللہ کا طمع سے پر ہوئے ظلم کرنے اور فساد کرنے سے یہہ قوم تیری بادشاہت مین
شریک ہوئی اور تو غافل ہے اگر کوئی فریاد سے آئے تو آنے نہ دینگے اگر وہ اپنا
حال کچھہ ظاہر کرنا چاہے تو تو بھی اوسے منع کریگا کیونکہ تونے ایک شخص واسطے فیصلہ قضایا
کے مقرر کیا ہے مظلوم جب اوس پاس جائیگا وہ اوسکو دفع کریگا اور جب تیرے
آسکے فریاد کرین تو مار کھائیگا تاکہ اورون کو تنبیہ ہو تو اوسکو دیکھتا ہے اور
منع نہین کرتا اب تبا کہ اسلام کہان رہا — اگر تو اپنے بیٹے کے واسطے مال جمع
کرتا ہے تو اللہ اوسکو ماکی پیٹ مین ساقط کریگا اوسکا مال مین حصہ نہوگا کوئی خزانہ
نہین کہ اوسکے نیچے ہاتھہ بخیل کا نہو کہ وہ نگہبان اوسکا ہے — اللہ اطفال پر ایسا
مہربان ہے کہ آدمیونکی بھی رعیت اوسپر ہوتے ہے تو کسی کا دینے والا نہین بلکہ اللہ
جسے چاہتا ہے بیحساب دیتا ہے — اگر تو مال کو بغرض دبست ملک اور قوت
کے لئے جمع کرتا ہے تو اللہ نے تجھے حال بنی امیہ کا دکھایا ہے کہ اونکو سونے چاندی
جمع کے ہونے سے کچھہ فائدہ نہ دیا اور نہ سپاہ گھوڑے ہتیار کچھہ کام آئے اللہ نے لیا
جو چاہا سو کیا — اگر تو اجتماع مال واسطے حصول مرتبہ کے جو اسی بڑا ہو کرتا ہے تو قسم
خدا کی جس مرتبہ پر کہ تو ہے ایسے کوئی مرتبہ بڑا نہین ہان ایک مرتبہ ہے مگر اوس تک جب

تک جب پہنچے گا کہ مرتبہ موجود کے خلاف ہو

ذکر اولاد منصور کا

کہ وہ مہدی محمد ہی کیونکہ جعفر اکبر اپنے باپ کی زندگی مین فوت ہوا اور اولاد منصور سے سلیمان
عیسے یعقوب جعفر اصغر صالح مسکین تھے منصور خلوت مین بڑا خوش خلق تہا

ذکر خلافت مہدی محمد کا

مہدی محمد بیٹے منصور کے کہ وہ تیسرا خلیفہ عباسیون کا تہا ذی حجہ مین باپ کے مرنے اور
لوگون کی بیعت کرنے کی خبر اوسکو پہنچی اسواسطے کہ قاصد گیا بغداد سے مکہ کو گیارہ دن مین
بعد معلوم ہونے خبر انتقال کے اہل بغداد نے بیعت اسکی کی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۵۹ اور سنہ ۱۶۰ ہجری

اس برس مین مہدی نے حکم کیا پہیرنے نسب آل زیاد کا کہ معاویہ بیٹے سفیان نے
عبید رومی سے ملایا تہا — اونکو قریش اور دیوان قریش اور عرب سے نکال کر
ثقیف کی طرف پہیرا اسی برس مین مہدی نے حج کیا اور لوگونکو مال بہت دیا اور مسجد
رسول صلعم کو دراز کیا اور حملہ بلخ سے مکہ تک گیا اسی برس مین داؤد طائی زاہد فوت ہوا
کہ یاران ابحنیفہ سے تہا اور عبد الرحمن بیٹا عبد اللہ مسعود مسعودی کا راہی ملک بقا کا ہوا
اور اسی برس مین خلیل بیٹا احمد بصری نحوی اوستاد سیبویہ کا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۶۱ ہجری

اسی برس مین حکم کیا مہدی نے جا سے محکم مکہ کے رستے مین بنانے کا اور نئی کرنے امیال

ذکر اولاد منصور کا

۵۴ اور برک کا اور کہود نے کوں کا اور چہوٹا کرنا منبروں کا شہر مدینہ اور برابر منبر نبی صلعم کے بنانے کا اسی برس مین مہدی نے بخشے بیٹے خالد برمک کو اپنے بیٹے ہارون کے ساتھ کیا اور ہادی کے ساتھ ابان بیٹے صدقہ کو کیا — اسی برس مین سفیان ثوری نے انتقال کیا — پیدائش اوسکی ۹۷ مین تہی — اسی سال مین ابراہیم بیٹا ادہم بیٹا منصور کا فوت ہوا — جاے پیدائش اسکی بلخ تہی — شام مین جا کر منزل گاہ بنائی کروہ بکر بن وایل سے ہے ابراہیم بیٹا یسار کہتا ہے کہ مینے ابراہیم ادہم سے پوچہا کہ ابتدا تیری کیونکر تہی کہ زاہد بنا اوسنے کہا اسکے پوچہنے سے نہ پوچہنا بہتر ہے لیکن مین اوسے ہمیشہ پوچہتا تہا آخر کار اوسنے کہا کہ باپ میرا بادشاہ خراسان تہا میری طبیعت شکار دوست تہی ایکدن مین سوار تہا اور کتا میرا شکار پر چلا ناگہان مینے آواز پیچہے سے سنی کہ اے ابراہیم مینے اسواسطے تجہے نہین پیدا کیا اور نہ یہہ مینے حکم کیا اوسوقت خوف سے بدن کی بال میرے کہڑے ہو گئے داہین باہین جو دیکہا تو کسی کو نپایا تب مینے لعنت کی شیطان پر اور گہوڑے کو حرکت دی پہر تو بوس زین سے سنا کہ اے ابراہیم اسواسطے نہین پیدا کیا مینے اور نہ یہہ حکم دیا مینے جب یہہ سنا تو پہرا اور یہہ کہا کہ افسوس ڈرانیوالا خدا کی طرف سے مجہہ پاس آیا قسم خدا کی اب مین نافرمانی خدا کی نکرونگا پہرا اپنے اہل و عیال کی طرف متوجہ ہوا یہانتک کہ عراق مین گیا پہر شام مین گیا پہر طرطوس مین آیا پہر اجارہ چاہا مجہے ایک باغبان نے باغکو — باغ میں مین بہت دن رہا — حتٰی کہ لوگ مجہکو جانتا اور آدمیون سے بہاگتا تہا اور تنہا ہی مشہور ہوتا تہا — ابراہیم بیٹا ادہم کا اپنے ہاتہہ کی مزدوری سے کہاتا تہا جیسے کہیتے کاٹنے یا باغ کی نگہبانی کرنے یا مٹی کہودنے اللہ اوسکو رحمت کرے

پہر شروع ہوا سنہ ۱۶۳ ہجری کا

ذکر مقنع خراسانی کا

۳۱ ھ

اسی برس مین مہدی آمادہ لڑائی کا ہوا خراسان اور غیر خراسان سے لشکر جمع کرکے بردان اوتار کر وہان سے گیا — اپنے بیٹے موسی ہادی کو بغداد پر خلیفہ کیا — اور اپنے بیٹے ہارون رشید کو اپنے ساتھ لیگیا — جب مہدی حلب مین پہنچا تو اوسنے سنا کہ اس نواح مین قوم زنادقہ ہین اون سبکو جمع کرکے قتل کیا اور اونکی کتابین پہاڑ ڈالین — اپنے بیٹے ہارون کو معہ لشکر لڑائی پر چہوڑکر آپ جیحان گوٹ — ہارون نے شہر روم مین بہت شورشش کرکے بہت فتحین حاصل کرکے سلامت اور فتح مند پہر گیا

ذکر مقنع خراسانی کا

اسی برس مین مقنع خراسانی مارا گیا کہ نام اوسکا عطا تہا — حالات اوسکے یہہ ہین کہ وہ ایک مرد جادوگر خیال کرتا تہا آدمیونکو صورت چاند کی طلوع ہوتی ہوئی اور دو مہینے کے رستے سے وہ چاند دکہاتا تہا — اسی چاند کی طرف ابن سینا بلکہ نے اپنے قول مین کہ مضمون اوسکا یہہ ہے لازم جان تو اسی امر کو کہ چاند مقنع کا طالع نہین جادون سے بلکہ میرے چاند کے دیکہنے سے طالع ہے جو سبکو علی العموم روشن کرتا ہے — مقنع مذکور نے دعوے خدائی کا کیا تہا جماعت کثیر اوسکی مطیع ہوئی — وہ کہتا تہا اللہ گہس گیا ہی ادم علیہ مین پہر نوح ع پہر اور نبیون مین کہ بعد تہے یہانتک کہ مجہہ مین ہی ہے — ماوراء النہر مین رستاق کش سے ایک قلعہ بناکر کہ نام اوسکا سنام تہا وہان سکونت کی — جب آدمیون نے بلوا کرکے اوس قلعہ مین اوسے گہیرا تب اوسنے اپنی عورتون کو زہر پلاکر مار ڈالا پہر آپ بہی زہر پی کر مرگیا اسی سال مین خدا کی لعنت اوسپر ہو جو — مسلمان اوسکے قلعہ مین گہس آئے اور وہان کے سبکو قتل کیا خواہ تابع خواہ متعلق — ابتدا مین وہ

ذکر مقنع خراسانی کا

۵۳۲ چھوٹا اہل مرد سے تہا اور بدصورت کانڑا چھوٹا تہا کنت وہ رُو نہ تہا بلکہ ایک سونے کا مونہہ بنایا تہا اوسی مونہہ پر چڑہائے رہتا تہا مقنع اوسے اسواسطے کہتے ہین

پہر شروع ہوا ۱۶۴ سنہ ہجری

اس برس مین منصور کا چچا عیسے بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا عباس کا جان بحق ہوا عمر اوسکی اٹہتر برس کی تہی

پہر شروع ہوا ۱۶۵ سنہ ہجری

اس برس مین مہدی نے اپنے بیٹے ہارون رشید کو مع بہت لشکر کے واسطے لڑائی رُوم کے خلیج قسطنطنیہ پر بہیجا ــــ وہ روم کو قتل اور لوٹ کر پہر آیا

پہر شروع ہوا ۱۶۶ سنہ ہجری ۵

اس برس مین مہدی اپنے وزیر یعقوب بیٹے داؤد بیٹے طہان پر قابض ہوا جو پہلی وزارت مہدی سے نصر بیٹے سیار کے واسطے لکہتا تہا جب معطل اور بیکار ہوا تب مہدی سے ملا اور منصب وزارت پر قایم ہوا سب کام اس سے متعلق ہوئے جب یہہ وزارت کے کام پر قادر ہوا تو دشمن رشک سے درپے اسکے خرابی کے ہوئے یہانتک کہ اوسے پکڑا اور قید کیا اور خلافت رشید تک قید رہا جب اندہا ہوا تب چہوڑ دیا وہ مکہ مین گیا ــــ یار مہدی کے اس پاس آکر شراب پیتے تہے اور مہدی اونکو منع کرتا تہا جب نہ مانا تو مہدی نے تنگ ہوکر اوسکو قید کیا اسی حال مین بشار بیٹے برد نے شعر کہا کہ مضمون اوسکا یہہ ہے ــــ اے بنی امیہ مکدر ہوئے

ذکر مرنے مہدی کا

مکدر ہوئے تم ہمیشہ ہو غفلت تمہاری اسبابت سے کہ خلیفہ یعقوب بیٹا داود کا سبب ۵۴۴
خراب ہوئی خلافت تمہاری اے قوم نہیں عرض حال کرو خلیفہ خدا سے وقت مینے پہنچے
اور عود بجنے کے — اس برس مین ڈاک بٹھائی مہدی نے مکہ اور مدینہ اور یمن بیچ
اور اونٹ کی اس برس مین بشار بن برد شاعر زندقہ پر مارا گیا وہ اندہا تھا
کہ پیدا ہوا تہا صاف آنکھین — نوے [90] برس کی عمر مین وہ قتل ہوا بشار مذکور آگ کو
زمین پر فضیلت دیتا تہا اور راے شیطان کو صواب جانتا تہا کہ نہ سجدہ آدم کا
مین لعنت خدا کی اوسپر

پہر شروع ہوا سنہ ۱۶۷ ہجری کا

اس برس مین فوت ہوا عیسے بیٹا موسی بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بہتیجا سفاح اور منصور کا
یہ وہ شخص تہا جسکے لئے وصیت کی تہی سفاح نے خلیفہ ہونے کے بعد منصور کے
منصور نے اوسکو موقوف کر کے اپنے بیٹے مہدی کو حاکم کیا — عمر عیسے بیٹے
موسے مذکور کی پینسٹھ [65] برس کی تہی — اس برس مین وسیع کیا مہدی نے مسجد
حرام اور مسجد نبی کو

پہر شروع ہوا سنہ ۱۶۸ ہجری

ذکر مرنے مہدی کا

اس برس مین فوت ہوا مہدی محمد بیٹا عبد اللہ منصور بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا
عباس کا ماسندان مین بائیسوین [22] محرم کو — مدت اوسکے خلافت کی دس برس
اور ایک مہینا تہا — عمر اوسکی تینتالیس [43] برس کی تہی جوزا کے نیچے دفن کیا اوسکے
بیٹے رشید نے اوسپر نماز پڑہی — جب مہدی کچہری کرتا تو کہتا کہ قاضیون کو بلاو

ذکر بادشاہت ہادیکا

۵۳۴ اگرچہ اونکے بلانے سے کچھ فائدہ نہین لیکن اونکی حیاسے گناؤنگا

ذکر بادشاہت ہادی کا

جو چوتہا بادشاہ عباسیونکا تہا — موسےٰ ہادی گرگان مین اہل طبرستان سے لڑتا تہا
کہ لشکر مہدی نے اوسکی خلافت پر بیعت کی جس دن کہ مہدی نے وفات پائی
یعنے بائیسوین محرم سنہ ۱۶۹ ہجری کو — جب رشید مع لشکر مہدی کے بغداد مین پہنچا پہر
آتے تہے اسندان سے جب ہی بیعت ہادی کی لی گئی — لکہا رشید نے سبکو
مرنا مہدی کا اور بیعت لینا ہادی کا — جب ہادی کو خبر مرنے اپنے باپ مہدی
کی اور بیعت کی گرگان مین پہنچی حکم کوچ کا دیا اور ڈاک مین روانہ ہوکر بیس دن مین
بغداد مین داخل ہوا اور اپنا وزیر ربیع کو بنایا

ذکر ظاہر ہونے حسین بیٹے علی بیٹے حسن بیٹے حسن بیٹے علی بیٹے ابیطالب کا

اس برس مین حسین مذکور ظاہر ہوا مدینہ رسولؐ مین — اسکے ساتہہ گروہ رشتہ دارونکا
تہا جن مین سے حسن بیٹا محمد بیٹا حسن بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب اور عبداللہ بیٹا اسحق بیٹا
ابراہیم بیٹا حسن بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا تہا — عبداللہ مذکور بیٹا ٹکا تہا
— جب حسین مذکور نے مضبوطی پائی تو اوسمین اور ہادی کے عامل مین جسکا نام
عمر بیٹا عبدالعزیز بیٹا عبداللہ بیٹا عبداللہ بیٹا عمر بیٹا خطاب کا تہا مدینہ پر لڑائی ہوئی —
عمر مذکور بہاگا اور سب لوگون نے حسین مذکور سے کتاب خدا اور رشتہ پیغمبرؐ پر
واسطے مرتضے کے کہ آل محمدؐ سے تہا بیعت کی حسین اور اوسکے یارون نے گیارہ
روز مین سامان درست کرکے ہفتہ کے دن چوبیسوین ذی قعدہ کو نکلے جب حسین مکہ
مین پہنچا تو ایک گروہ بندگان مکہ کا اوسے آملا — اس برس مین جماعۃ بنی عباس اور

اور اونکے دوستون نے حج کیا تہا اونمین سے سلیمان بن ابی جعفر منصور اور محمد بیٹا
سلیمان بیٹا علی اور عباس بیٹا محمد بیٹا علی کا تہا اور سوا اونکے اور لوگ بہی تہے
جنہون نے حج کیا تہا یہہ سب اوس سے آملے — ترویہ کے دن حسین مذکور سے
لڑائی ہوئی حسین مذکور مارا گیا اور یار اوسکے بہاگ گئے اوسکا سر کاٹ کر دونون
شخصون مذکورون نبی عباس کے آگے حاضر کیا — اور اور بہی زیادہ سو کے گرداگرد
اہل مدینہ اور اوسکے یارون سے اوسکے ساتہہ تہے ازانجملہ سلیمان بن عبداللہ بن حسن
بن حسن بیٹے علی بیٹے ابی طالب کا بہی سر تہا — اور جو لوگ بہاگے تہے وہ حاجیون
مین مل گئے — نام اس جگہہ کا جہان لڑائی ہوئی فخ ہے جو مکہ سے طایف کی طرف
واقع ہے یہہ شہر ایسا مشہور ہے کہ شاعر نمیری نے بہی اپنے شعر مین کہا ہے
جسکا مضمون یہہ ہے — خوشبو مشک کی دے قبیلہ نعمان کا اگر چلے اونمین زینب
عورتون شترگین مین چلین گے فخ مین پہر مقام کرین گے راتکو لبیک کہتے ہوئے
واسطے اللہ کے عمرہ باندہی والیان — اور بعضے شاعرون نے اونکے فخ مین
قتل ہونیمین شعر کہا ہے جسکا مضمون یہہ ہے — البتہ روتا ہون مین بلند آواز سے
حسین اور حسن پر اور علی بیٹے عاتکہ پر کیونکہ دیکہا مین اونے کہ اونکو کفن نہین اور تہے
فخ مین صبح کو نہ مثل وطن کے بہاگے ہوون مین سے ادریس بیٹا عبداللہ بیٹا حسن
بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا ڈاک واضح غلام بنی عباس پر بیٹہہ کر مصر مین آیا
واضح مرد شیعہ تہا ادریس کو ڈاک مذکور پر سوار کرکے مغرب کو لیگیا یہانتک کہ زمین
طنجہ مین پہونچا — جب ہادی نے یہہ سنا تو واضح کو گردن مارا اور ادریس اس شہر مین
رہا یہانتک کہ رشید نے شماخ نامی غلام بنی عباس کو بہیجا اوسنے زہر سے ادریس کو
مارا — جب ادریس فوت ہوا تو اوسکی ایک حرم حاملہ تہی وہ بیٹا جنی کہ نام اوسکا
بہی ادریس رکہا باپ کے نام پر — جب تک وہ بڑا ہوا وہین رہا پہر اس بلاد کی

ذکر خلافت رشید کا

۱۷۰ ملک مین آیا — جب حسین کا سر ہادی کے پاس آیا تو بسبب خفگی کے اوسکو انعام نہ دیا — حسین مذکور شجاع اور کریم تہا یہانتک کہ یہہ جب مہدی پاس آیا تہا تو مہدی نے چالیس ہزار دینار اوسے دئے تہے اوسنے بغداد و کوفہ مین سب بانٹ دئے جب کوفے سے نکلا تو کچہہ اوڑہنے کو بہی پاس نہ تہا سوا پوستین کے کہ اوسکے نیچے کرتا بہی نہ تہا — اسی برس مین فوت ہوا مطیع بیٹا ایاس کا کہ شاعر تہا — اسی برس مین فوت ہوا نافع بیٹا عبد الرحمن بیٹا ابو نعیم کا کہ قراء سبعہ مین سے تہا — نافع سے دو راوی روایت کرتے ہین یعنے ورش اور قنبل — نافع باب قراۃ مین پیشوا اہل مدینہ کا تہا سب اہل مدینہ اسکے قراۃ کے طرف رجوع کرتے تہے اور اسمین شمار کئے جاتے تہے — وہ قایم مزاج اور بہت سیاہ رنگ تہا — مالک اوسکے سامنے قران پڑہتا تہا — یہہ نافع بیٹا عبد الرحمن مقری کا غیر ہے اوس نافع کا جو غلام تہا عبد اللہ بیٹے عمر محدث کا یہہ جاننا ضرور ہے اسی برس مین فوت ہوا ربیع بیٹا یونس جو بدار منصور کا اور غلام اوسکا

پہر شروع ہوا ۱۷۰ ہجری

اس برس مین موسی ہادی بیٹا محمد مہدی بیٹا عبد اللہ منصور کا فوت ہوا پندرہوین تاریخ رات جمعہ کو — یہہ ایک برس تین مہینے بادشاہ رہا — عمر اوسکی چہبیس برس کی تہی — بعضے کہتے ہین کہ اوسکی ماں خیزران نے اوسکو قتل کیا اسطرح سے کہ لونڈیون کو حکم دیا کہ اوسکے مونہہ کو ایسا دبائین کہ دم بند ہو جاوے انہون نے ایسا ہی کیا چونکہ وہ مریض تہا مر گیا — اوسکو عیسے باذ اکبری مین اوسکے باغ مین دفن کیا وہ گران ڈیل گورا تہا اور اوپر کا ہونٹ اوسکا موٹا تہا — اسکے سات بیٹے اور دو بیٹیان تہین

ذکر خلافت رشید بیٹے مہدی کا

ذکر خلافت رشید کا

جو پانچوان بادشاہ عباسیونکا تہا اس سنہ ۱۷۰ مین ہارون بیٹے محمد مہدی کے نے بیعت خلافت
رشید پر کی جس رات کو ہادی مرگیا — اسکی اور ہادی کی مان خیزران ام ولد یعنے
لونڈی تہی — رشید رے مین آخر ذی الحجہ سنہ ۱۴۸ مین پیدا ہوا تہا جب ہادی
عیسے باد مین فوت ہوا نماز جنازہ اسکی رشید نے پڑہی پہر بغداد کو گیا — اس
برس کی ماہ شوال مین امین محمد بیٹا رشید کا زبیدہ سے پیدا ہوا — اور وزیر کیا
رشید نے یحیے بیٹے خالد کو اور سب کام اوسپر سونپے۔ اس برس مین جدا کیا رشید
نے تمام ثغور کو جزیرہ اور قنسرین سے اور اسے علیحدہ شہر مقرر کرکے نام اسکا
عواصم رکہا — اور فرح خادم ترکی کو حکم دیا بنانے طرسوس کا اور اوسکے آباد
کرنیکا اس برس مین حکم دیا عبد الرحمن داخل اموی حاکم اندلس کو بنانے مسجد قرطبہ کا
اور سو ہزار دینار اوسے دئے — وہ رہنے والا کینہ کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۱ ہجری

اس برس مین عبد الرحمن اموی حاکم اندلس کا مرگیا قرطبہ مین کہ داخل مشہور ہے واسطے
داخل ہونے اوسکے کے بلاد مغرب مین — وہ عبد الرحمن بیٹا معاویہ بیٹا ہشام
بیٹا عبد الملک بیٹا مروان بیٹا حکم بیٹا ابی العاص بیٹا امیہ بیٹا عبد الشمس بیٹا عبد مناف
کا تہا وفات اسکے ربیع الآخر مین ہوئی پیدائش اسکی دمشق مین سنہ ۱۱۳ مین ہوئی
مدت حکومت اندلس کے تنتیس ۳۳ برس تہے کیونکہ یہہ حاکم اندلس کا سنہ ۱۳۹ مین
ہوا تہا — جب یہہ فوت ہوا تو بعد اسکے اسکا بیٹا ہشام بیٹا عبد الرحمن کا
حاکم ہوا عبد الرحمن سرخ و سفید کلی لگا دراز قد نحیف کانترا تہا — بنی امیہ نے
اسکو بڑی خواہش سے مشرق سے بلایا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۲ ہجری

ذکر خلافت رشید کا

۵۳۸ اسی برس مین فوت ہوا رباح کہ کنیت اوسکی ابو یزید لخمی زاہد تہی شہر قیروان مین یہہ مقبول الدعا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۳ ہجری

اسی برس مین خیزران رشید کے ماں موئے — اسی برس مین رشید نے حج کیا اور احرام بغداد سے باندہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۴ ہجری

اسی برس مین گیا یحیے بیٹا عبد اللہ بیٹا حسن بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا دیلم کی طرف اور وہان متحرک ہوا — اسی برس مین پیدا ہوا ادریس بیٹا ادریس بیٹا عبد اللہ بیٹا حسن بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا — یہہ وہی ادریس بیٹا عبد اللہ مذکور کا ہے جو بسلامتی بہاگا تہا جب اسکے گہر والے مارے گئے تہے ترویہ کے دن مکہ مین جیسا ہمنے ذکر کیا سنہ ۱۶۹ مین — جب مرا ادریس کا باپ کہ ادریس اول تہا تو اوسکی ایک لونڈی حاملہ تہی وہ بعد مرنے ادریس کے بیٹا جنی ربیع الاخر مین اس برس کے — سوا اسکے کوئی بیٹا اوسکا نہ تہا اوسکا نام ادریس رکہا موافق اوسکے باپ کے نام کے اور وہین رہا یہانتک کہ بڑا ہوا اور بلندی پائی ملک پر

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۶ ہجری نبوی ﷺ

اسی برس مین ظاہر ہوئی حکومت یحیے بیٹے عبد اللہ بیٹے حسن بیٹے ابیطالب کی دیلم مین اور شوکت پکڑی اوسنے پہر رشید نے بہیجا اوسکی طرف فضل بیٹے یحیے کو بہہ لشکر بہارے کے تب نامہ لکہا اوسکے پاس فضل نے متضمن امان کا اور

اور جو کچھ کہ چاہے تب جواب لکھا یحیے بیٹے عبداللہ نے اسکو اور قسم رشید کی اوسمین
چاہی اور یہہ کہ رشید کے ہاتھہ کا لکھا ہو اور ارکین سلطنت کی اوسپر گواہی ہو اوسنے
ایسا ہی کیا جب آیا یحیے بیٹا عبداللہ کا قید اوسکو توگراہی رکھا اوسی رشید نے اور
بہت مال اوسے دیا پہر اوسے قید کیا یہانتک کہ قید مین مرگیا — اسی برس مین اوٹھا
فتنہ دمشق مین مضریہ اور یمانیہ مین اوسوقت دمشق مین عبدالصمد بیٹا علی کا تہا رؤسا
اوسپر جمع ہوئے اور کوشش کی اونہون نے وقوع صلح مین — پہر بنی القین آئے
اور صلح کے باب مین کلام کیا — اونہون نے جواب دیا — پہر یمانیہ آئے اور
صلح کے کلام کئے — اونہین کہا جاؤ ہمارے پاس سے — تب گئی یمانیہ بنی القین
پاس اور چہہ سو آدمی اونکے قتل کئے — بنی قین نے مدد چاہی قضاعہ اور سلیح
لیکن اونہون نے مدد نکی پہر اونہون نے قیس سے مدد چاہی اونہون نے قبول کی اور
اونکے ساتھہ گئی عوالیک تک جو زمین بلقا مین ہے اور یمانیہ سے آٹہہ سو آدمی
قتل کئے آپسمین بڑی لڑائی ہوئی — پہر رشید نے عبدالصمد کو دمشق سے موقوف
کرکے ابراہیم بیٹے صالح بیٹے علی کو وہانکا حاکم کیا — یمانیون اور مضریون مین دو برس
تک لڑائی رہی سبب لڑائی کا یہہ تہا کہ ایک شخص قین کا ایک چکی بلقا مین پیسنے کے
واسطے لایا اتفاقاً اوسکا گذر چار دیواری ایک شخص پر پڑا کہ وہ قبیلہ لخم یا جذام سے
تہا اس چار دیواری مین خربوزہ کہیرا وغیرہ اسکے بوئے تہے اوسنے کہانا شروع
کیا مالک نے جو یہہ دیکہا اوسکو گالیان دینی شروع کین آخر کو نوبت زد و کوب
کی پہنچی اوسوقت ایک گروہ یمانیون کا وہان جمع ہوا اور قینی کو مارا — مضریون نے
یہہ دیکہکر اوسکی مدد کی اور ایک مرد یمانیون کا مارڈالا یہی فتنہ کا باعث ہوا اسی
برسمین فرج بیٹا فضالہ کا اور صالح بیٹا بشیر قاری کا فوت ہوا یہہ روایت
ضعیف ہے اسی برسمین نعیم بیٹا میسرہ نحوی کوفی کا مرگیا

ذکر خلافت رشید کا

پہر شروع ہوا ۱۷۷ھ ہجری م

اس برس مین عبداللہ بیٹا ابی شریک کا کہ زمانہ مہدی مین حاکم قضا تہا اور ہادی نے معزول کیا تہا کوفہ مین فوت ہوا یہ عالم منصف حق پہچاننے والا حاضر جواب تہا ایک دن اسکے آگے معاویہ بیٹے ابی سفیان کے حلم کا ذکر ہوا شریک نے کہا وہ شخص حلیم نہین جو تلف کرے حق کو اور لڑے علی ابن ابیطالب ع سے پیدایش اسکے بخارا مین ۹۵ھ ہجری مین ہوئی

پہر شروع ہوا ۱۷۸ھ اور ۱۷۹ھ ہجری م

اس برس مین مالک بیٹا انس بیٹا عامر بیٹا عمر بیٹا حرث کا کہ اولاد ذوالاصبح سے تہا مر گیا اسی واسطے اسکو اصبحی کہتے ہین نام ذوالاصبح کا حرث تہا کہ بیٹا عوف کا تہا اولاد یعرب بیٹے قحطان سے پیدایش امام مذکور کی ۹۵ھ ہجری مین ہوئی اسنے قراۃ نافع بیٹے نعیم سے سیکہی اور زہری کو سنا اور ربیعۃ الرای سے تحصیل علم کیا شافعی کہتا ہے کہ محمد بیٹے حسن نے مجہسے پوچہا کہ ابو حنیفہ اور مالک مین کونسا شخص زیادہ عالم تہا مینے کہا انصاف سے کہون اوسنے کہا ہان کہتا ہے شافعی نے کہا پہر قسم دیتے تجہے اللہ کی کہ زیادہ عالم قران ہمارا صاحب تہا یا تمہارا اوسنے کہا قسم خدا کی تمہارا صاحب کہتا ہے وہ پہر پوچہا قسم دیتا ہون مین تجہے اللہ کی کہ کون عالم سنت زیادہ تہا کہا قسم خدا کی تمہارا صاحب کہتا ہے پہر پوچہا مین نے تجہے قسم ہے خدا کی کون زیادہ اقوال صحابہ سے واقف تہا کہا خدا کی قسم تمہارا صاحب تب شافعی نے کہا اب کوئی چیز سوائے قیاس کے باقی نرہا اور قیاس بہی انہین اشیا پر ہوتا ہے مالک جعفر بیٹے سلیمان بیٹے علی بیٹے عبداللہ بیٹے عباس پاس جو چچا ابی جعفر منصور

منصور کا تہا گیا — اوسنے کہا کہ تیری اس بیعت مین ایمان نہین کیونکہ بیعت زبردستی ۱۷۹ھ
کرنے والے کی واجب نہین ہوتی — جعفر اس کلام سے خفا ہوا اور مالک کو بلاکر
ننگا کرکے خوب کوڑے مارے اور دونو ہاتہہ اوسکے ایسے کہینچے کہ شانے اوتر گئے
اسے بڑا صدمہ اوسے پہنچا لیکن وہ بعد اس زدوکوب کے ہمیشہ بلند مرتبہ ہوتا گیا
— مالک مذکور مدینہ مین جان بحق ہوا اور بقیع مین دفن ہوا یہہ بہت گورا سُرخ
سفید دراز قد تہا — اسی برس مین مسلم بن خالد زنگی فوت ہوا شافعی مالک سے
پہلے اسکا مصاحب تہا اوسنے علم فقہہ اسیسے پڑہا — یہہ سفید رنگ تہا لیکن سُرخی
بہت غالب تہی اسیلئے اسکو زنگی کہتے ہین اس سنہ ۱۷۹ مین سید حمیری شاعر مرگیا جسکا
نام اسماعیل بیٹا محمد بیٹا یزید بیٹا ربیعہ بیٹا مفرغ کا تہا — لقب اسکا حمیری اور سید
تہا کہ نام سے بہی زیادہ مشہور ہے یہہ شخص شعر بہت کہتا تہا اور شیعہ تہا اکثر صحابہ کے
حق مین طعن کرتا تہا — اہل بیت کی مدح اور عایشہ ام مومنین کی ہجو اکثر کرتا تہا
— اسی قبیل سے ہے قصیدہ اوسکا جو عایشہ کے جانے مین بصرہ کی طرف واسطے
لڑائی علی علیہ السلام کے لکہا ہے اوسمین سے ایک شعر ہے کہ مضمون اوسکا یہہ ہے
— گویا کہ عایشہ اپنے کام مین سانپ ہے چاہتی ہے اپنی اولاد کو کہا جاوے
اسی طرح عایشہ اور حفصہ کی ہجو مین بیتین ہین کہ مضمون اونکا یہہ ہے — ایک ان
دونو مین ایسی ہے کہ جسنے عیب رکہا اوسکی حدیث کو اور دوسرے نے نہایت
سرکشی کی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۰ ہجری

اس برس مین فوت ہوا ہشام بیٹا عبد الرحمن بیٹا معاویہ بیٹا ہشام بیٹا عبد الملک
حاکم اندلس کا مدت اسکی امارت کی سات برس سات مہینے تین دن تہے عمر

بیان سیبویہ نحوی کا

۵۴۴ اسکی اتنالیس برس چار مہینے کی تہی — بعد اسکے اسکا بیٹا حکم بیٹا ہشام کا حاکم ہوا
اوسپر خروج کیا اوسکے چچاؤن سلیمان اور عبد اللہ نے کہ دونو بیٹے عبد الرحمن کے
تہے — یہہ دونو زمین عدوہ مین تہے ایک مدت آپسمین لڑائی رہی آخرکار حکم اپنے
چچا سلیمان پر فتحمند ہوا سنہ ۱۸۲ مین اوسکو قتل کیا — جب یہہ بات اوسکی دوسرے
چچا نے سنی خایف ہوکر سنہ ۱۸۶ مین حکم سے صلح کی — جس زمانے مین کہ حکم اپنے
چچاؤن سے لڑتا تہا زنگیون نے فرصت پاکر قصد شہرون اسلام کا کیا — سنہ ۱۹۵
مین شہر برشلونہ کو لیلیا اسی سنہ ۱۸۰ مین جعفر بیٹے یحیے بیٹے خالد نے شام مین جاکر فساد
کہ وہان برپا تہا فرو کیا اسی برس مین رشید نے بسبب نافرمانی رعایا کے فصیل موصل
کی اکہیڑی اسی سنہ ۱۸۰ مین

بیان سیبویہ نحوی کا

سیبویہ نحوی بیضا مین کہ ایک قریہ شیراز کا ہے فوت ہوا لیکن بعضے کہتے ہین سنہ ۱۷۷ مین
یہہ دار دانش ہوی نام سیبویہ کا عمر بیٹا عثمان بیٹا قنبر کا تہا — یہہ بڑا عالم متقدمین اور
متاخرین مین تہا سب نحو کی کتابین اسکے کتاب کے آگے زایدہین یہہ شاگرد خلیل بیٹے
احمد کا تہا عمر اسکی چالیس سے زیادہ تہی — بعضون نے کہا ہے کہ یہہ سنہ ۱۶۱ مین بصرہ مین
انتقال کیا — بعضون نے سنہ ۱۸۸ مین لکہا ہے — ابو الفرج جوزی کہتا ہے کہ سیبویہ
سنہ ۱۹۴ مین فوت ہوا عمر اسکی بتیس برس کی تہی — موضع وفات اسکا شہر ساوہ تہا
— خطیب بغداد ابی دربدی ذکر کیا ہے کہ سیبویہ شیراز مین جان بحق ہوا مین اوسکی
قبر ہے سیبویہ ایک شعر اکثر پڑہتا تہا کہ جسکا یہہ مضمون ہے جب شفا پاتا ہے درد سے
گمان کرتا ہے کہ نجات پای لیکن اوسے ایسا درد ہے کہ وہ قاتل اوسکا ہے سیبویہ
لفظ فارسی ہے معنے اوسکے بوے سیب ہین — یہہ اوسکا لقب تہا وجہ اس لقب کی

ذکر وفات موسی کاظم کا

کی بعضے یہہ کہتے ہین کہ وہ ایسا خوب صورت تہا کہ رخسارے اوسکے گویا دو سیب تہے ـــ سیبویہ کی امین اور کسائی مین مباحثہ ہوا تہا جو مشہور ہے اس قول مین کہ گمان کرتا ہون مین کا ٹنا بچہو کا سخت زیادہ ہے بہڑکے کاٹنے سے خلیفہ نے کسائی کی مدد کی سیبویہ اسے بہت غمگین ہو کر عراق کو چہوڑ کر شیراز کی طرف گیا وہین وہین فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۱ ہجری

اس برس مین رشید نے قلعہ روم سے لڑکے قلعہ صفصاف کو فتح کیا اس برس مین عبداللہ بیٹا مبارک مروزی کا ماہ رمضان مین جان بحق ہوا عمر اوسکی تریسٹھ ۶۳ برس کی تہی ـــ اسی برس مین مروان بیٹے ابی حفصہ شاعر نے وفات پای وفات اسکی سنہ ۱۰۵ مین ہوئی اسی برس مین ابو یوسف قاضی نے انتقال کیا جسکا نام یعقوب بیٹا ابراہیم کا تہا اولاد سعد بیٹے خیثمہ سے سعد مذکور صحابی تہا انصاری ـــ یہہ سعد بیٹا بحیر کا تہا لیکن مشہور اپنے ماخیثمہ کے نام سے تہا ـــ ابو یوسف بڑے یار ون ابو حنیفہ سے تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۲ ہجری

اس برس مین جعفر طیالسی محدث جان بحق تسلیم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۳ ہجری

ذکر وفات امام موسی کاظم علیہ السلام

ذکر وفات یونس نحوی کا

۱۸۳ھ اسی برس مین وفات پائی موسی کاظم ع بیٹے جعفر صادق ع بیٹے محمد باقر ع بیٹے علی
زین العابدین بیٹے حسین بیٹے علی بیٹے ابیطالب نے بغداد مین قیدخانہ رشید مین
۔ رشید نے اون حضرت کو ابن شاہک پاس قید کیا تہا ۔ ابن شاہک کی بہن
قیدخانہ مین خدمت ان حضرت کی کرتی تہی حکایت ہے اس عورت سے کہ موسی ع
مذکور جبکہ نماز عشا سے فراغت ہوتے تہے تو خدا کی تعریف کرتے تہے اور دعا مانگتے
تہے یہانتک کہ رات گہنے لگتی تہی پہر نمازین پڑہتے تہے یہانتک کہ صبح ہوجاتی تہی
پہرنماز صبح پڑہ کر بیٹہتے تہے چڑہتے دن تک پہر آرام فرماکر زوال سے پہلے بیدار
ہوتے تہے پہر وضو کرکے نمازین پڑہتے یہانتک کہ عصر کی نماز پڑہکے ذکر خدا تعالی مین
مصروف ہوتے یہانتک کہ مغرب کی نماز پڑہتے پہر درمیان مغرب اور عشا کے نمازین
پڑہتے یہی عادت وفات تک رہی علیہ و علی آبائہ التحیۃ والسلام ۔ لقب اونکا
کاظم اسواسطے تہا کہ وہ نیکی اوس شخص سے کرتے تہے جو اونسے برائی کرتا ۔ امام
موسی کاظم ساتوین امام بارہ امامون مین سے تہے موافق مذہب امامیہ کے ۔ انکے
باپ جعفر صادق ع کا ذکر سنہ ۱۴۸ مین گذرا اور انکے دادا محمد باقر ع کا ذکر سنہ ۱۱۶ مین
۔ پیدایش موسی مذکور کی سنہ ۱۲۹ مین اور وفات آنحضرت کی اسی سنہ ۱۸۳ مین پندرہوین
رجب کو بغداد مین ہوئی قبر مبارک اونکی بہت مشہور ہے ۔ اوسپر مشہد بڑا غرب
کی جانب بغداد کے بنا ہے اور باقی ائمہ اثنا عشر کا حال ہم بیان کرینگے انشاءاللہ تعالے

ذکر وفات یونس نحوی کا

اسی برس مین فوت ہوا یونس بیٹا حبیب کا کہ مشہور نحوی تہا یہہ شاگرد ابی عمرو بیٹے علا کا
تہا ۔ عمر اوسکی ایک سو ایک برس کی تہی سیبویہ اوسے روایت کرتا ہے یونس

یونس کے لئے نحو مین مذہب اور قیاس کہ اوسمین کوئی اسکا شریک نہین

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۴ ہجری

اس برس مین رشید حاکم یمن اور مکہ فوت ہوئے کہ متعلقات بربری سے مین — اور داود بیٹا یزید بیٹا یزید حاتم مہلبی حاکم سند کا ہوا — اور یحیے حرسے حاکم جبال کا اور مہر دبہ رازی طبرستان کا اور ابراہیم بیٹا اغلب افریقہ کا — یہہ پہلے موصل پر تہا — عامل اسکا یزید بیٹا مزید بیٹا زائدہ شیبانی کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۵ ہجری

اس برسمین چچا منصور کا عبد الصمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا عباس کا فوت ہوا — جو نزدیکی عبد مناف سے یزید بیٹے معاویہ کو تہے وہی اسے تہے — اون دونو کے وفات مین فاصلہ ایکسو بیس برس سے زیادہ تہا — اسی برسمین موا یزید بیٹا مزید بیٹا زایدہ شیبانی کا — وہ بہتیجا معن بیٹے زایدہ کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۶ اور سنہ ۱۸۷ ہجری

ذکر لڑائی برامکہ کا

اس برسمین فوت ہوا رشید برامکہ مین اور مارا جعفر بیٹے یحیے کو اگرچہ سبب وقوع اس لڑائی مین بہت اختلاف ہے اکثر یہہ کہتے ہین یہہ لڑائی عباسہ رشید کی بہن کے سبب سے ہوئی کیونکہ رشید نے اپنی بہن کا نکاح جعفر سے کیا تہا تاکہ گہور نا حلال ہو جاوے لیکن یہہ شرط کی تہی کہ اوسکے پاس نہ جانا جعفر نے اوس سے جماع

 کیا وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی بلکہ بعض نے کہا کہ رشید نے قید کیا یحیے بیٹے عبداللہ بیٹے حسن بیٹے حسن بیٹے علی بیٹے ابی طالب کو جعفر پاس اوسنے اوسے چھوڑ دیا — اور بعضون نے کہا کہ جب امر برامکہ عظیم ہوا اور اونکی بزرگی مشہور ہوئی اور آدمیون نے اونسے محبت کی تو بادشاہون نے اونکے قتل مین صبر نکیا — اور بعض نے اور کچھہ بھی کہا ہے — قتل جعفر کا ابتدا زمین غرہ صفر اس برس مین وقت آنے رشید کے حج سے ہوا — بعد قتل کرنے جعفر کے یحیے اور اوسکے بیٹے کو معہ تمام اسباب اسکے گہیر لیا اور جو کچھہ مال و اسباب برامکہ مین تہا لیلیا — تمام شہرون مین منادی کی کہ اونکو اور اونکے دکیلونکا مال ضبط کرین — سر اور دہڑ جعفر کا بغداد مین بہیجکر حکم دیا کہ اسکے سر اور دہڑ کے ٹکڑے کو پل پر لٹکا دین اور دوسرے ٹکڑے کو دوسرے پل پر — مگر متعرض نہوا رشید محمد بیٹے خالد بیٹے برمک اور اوسکے بیٹے سے اور نہ اوسکے اسباب سے کیونکہ وہ اور اوسکا بیٹا اپنے بھائی یحیے بیٹے خالد بیٹے برمک کا شریک نہ تہا عمر جعفر کی سینتیس برس کی تہی سات برس یہہ وزیر رہا — اس معاملہ مین رقاشی نے شعر کہے ہین اور بعضون نے کہا کہ یہہ شعر ابو نواس نے کہے ہین کہ مضمون اونکا یہہ ہے — اب ہم اور ہماری اونٹنیان آرام مین ہوئین قید ہوا وہ شخص کہ ہمین تکلیف آنے جانے کی دیتا تہا کہو ہمارے سواریون سے کہ تم رات کے چلنے سے محفوظ ہوئین اور قطع کرنے رستہ سخت سے دوڑ کر کہو اور دن کو کہ بہنچی تم جعفر پاس اب بعد اسکے مصیبت نہین دیکہنی کی کہو خشتبو نکو بعد برہنی کی کہ کبہی نہین دیکہنی کی اور کہہ مصیبونکو بہرون نئی ہوئی تو تلوار برمکی ہندی کو کہ کاٹتی ہے تلوار ہاشمی ہندی کو — اسی برس مین معزول کیا روم نے اپنی بادشاہزادی کو جسکا نام ایرینی تہا اور نیقفور کو بادشاہ بنایا اور وہ اسکے طرف سے رشید اور ہارون کو لکہا پیچہے حمد خدا اور نعت رسالت پناہ صلعم کی معلوم ہو کہ بادشاہزادی کہ مجہسے پہلے تہی اونسنے

ذکر ابومسلم معاذ کا

اوسنے تجھے بمنزلہ رخ کے بنایا تہا اور آپ مثل پیادہ کے بنگئی تہی اوسنے تمام مال
تیرے پاس بہیجا ہے یہہ امر محض حماقت اور ضعف عقلی اوسکی سے سرزد ہوا لازم
کہ پہر دے تجہنے میرے نامہ کے سب اسباب پہیردی والّا ارادہ لڑائی کا ہو جب رشید
نے اوس نامہ کو دیکہا غضب ہوکر پشت نامہ پر لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ جواب
ہے ہارون امیر مومنین سے نیقفور روم کی کتّی کی طرف — سینے تمام تیرا خط پڑہا
اے بیٹے کافرہ کی تیرے خط کا جواب وہی ہے جو تو نا سب جانے نہ جو مین لکہون
— رشید نے اوسی دن کوچ کرکے ہرقلہ مین پہنچکر اوسکو فتح کیا اور خوب لوٹا اور
خراب کیا تب نیقفور نے لاچار ہوکر کچہہ خراج دینے پر صلح کی رشید نے بہی قبول
کیا اسی برس مین فیا بین مضریہ اور یمانیہ کے شام پر فتنہ برپا ہوا — رشید نے
بذریعہ خط کے مصالحہ کروایا اسی برس مین فضیل بیٹے عیاض زاہد نے وفات پائی
پیدایش اسکی سمرقند مین تہی وہان سے مکہ مین جاکر وفات پائی

ذکر ابومسلم معاذ ہراوی نحوی کا

اسی برسمین ابومسلم معاذ ہراوی نحوی فوت ہوا یہہ وہ ہے کہ جسے کسائی نے علم
نحو پڑہا تہا یہہ زمان یزید بن عبدالملک مین پیدا ہوا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۸ ہجری

اسی برسمین عباس بن احنف شاعر نے وفات پائی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۹ ہجری

اسی برسمین ابوالحسن بیٹا علی بیٹا حمزہ بیٹا عبداللہ بیٹا فیروز کا جو مشہور کسائی ہے

ذکر ابو مسلم معاذ کا

۱۸۷ برس مین فوت ہوا یہہ بہی سات قاریون مین سے تہا اور نحو اور لغت کا امام تہا بعضون نے لکہا ہے کہ یہہ سنہ مین راہی ملک عدم کا ہوا اسکو کسائی اس سبب سے کہتے ہین کہ جب وہ کوفہ مین حمزہ بن حبیب زیات پاس آیا تو چادر مین لپٹا ہوا تہا بعض نے لکہا ہے کہ اوسنے حج ادر احرام چادر مین کیا تہا — اسی برس مین رشید رقہ مین گیا چار مہینے وہان رہا پہر عراق مین پہر آیا اور آخر ذی الحجہ مین داخل بغداد ہوا وہان رہا اور جعفر کی لاش کے جلانے کا حکم دیا — اوسکی لاش پل پر سولی پر کہنچی ہوئی تہی — رشید یہہ کہتا تہا خدا کی قسم مین جانتا ہون کہ کوئی شہر مشرق و مغرب مین بغداد سے بہتر نہین یہہ دار السلطنت بنی عباس کا ہے لیکن مین اہل نفاق کے ملک مین رہنے سے پرہیز کرتا ہون وہ ہادیون کے دشمن اور اہل نفاق کے دوست مین اگر یہہ باعث ہوتا تو کبہی بغداد سے نجاتا اس برس مین فوت ہوا محمد بن حسن شیبانی فقیہہ یار ابو حنیفہ کا — باپ اسکا حسن ساکن حرستا تہا جو دمشق سے متعلق ہے وہان سے عراق کا سفر کرکے واسط مین آیا وہان بیٹا اسکا محمد بن حسن مذکور پیدا ہوا اور پرورش کوفہ مین پاکر مصاحب ابو حنیفہ کا ہوا فقیہہ ابو یوسف سے بڑے چند کتابین مثل جامع صغیر جامع کبیر فقہہ ابی حنیفہ مین تصنیف کین

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۰ ہجری

اس برس مین رشید نے مع ایک لاکہہ پینتیس ہزار آدمی کے ہرقلہ پر جاکر تین روز تک اوسکا محاصرہ کیا آخر کو شوال اس برس مین اوسکو فتح کرکے اسکے رہنے والونکو بردہ بنایا اور لشکر کو بلاد روم مین بہیجکر صفصاف اور ملقونیہ کو فتح کرکے لوٹنا اور جلانا شروع کیا — نیقفور فی اپنی رعایا اور اپنی اولاد اور اپنی طرف سے جزیہ

ذکر مرنے رشید کا

خزیہ دنیا قبول کیا اسی برس مین اہل ورس نے عہد شکنی کی تب معتوق مین یحیی کہ عامل ۱۹۰ھ
کنارہ مصر اور شام کا تہا اوسے لڑا اور اونکے بندے پکڑے — اسی برس مین
فضل بن سہل جو قید تہا مامون کے ہاتہہ پر مسلمان ہوا اسی برس مین اسد بیٹے عمر
بیٹے عامر کوفی صاحب ابی حنیفہ نے وفات پائی اسی برس مین یحیے بن خالد بیٹے
برمک کا کہ رقہ مین قید تہا محرم مین انتقال کیا عمر اوسکی ستر برس کی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۱ اور سنہ ۱۹۲ ہجری کا

اس برس مین رشید نے رقہ سے خراسان مین جاکر بغداد مین اوترا اور رقہ سے
کوچ کرکے پچیسوین شعبان کو نہروان مین آیا اور امین کو بغداد پر خلیفہ کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۳ ہجری

اس برس مین فوت ہوا فضل بیٹا یحیے بیٹا خالد بیٹا برمک کا جو قید رقہ مین تہا
— عمر اسکی پینتالیس برس کی تہی — یہہ شخص ایسا خوب صورت تہا کہ مثل اسکا
عالم مین نہ تہا

ذکر مرنے رشید کا

اسی سنہ ۱۹۳ مین رشید ستائیسوین جمادی الاخرہ کو طوس مین پہنچکر موا یہہ جبکہ سفر
کیا تہا بیمار تہا لیکن گورگان مین شدت مرض ہوئی — تب اپنے بیٹے مامون کو مروکیطرف
بہیجا — اور اپنی قبر جس گہر مین رہتا تہا کہودوائی اور اس گہر مین ایک گروہ کو رکہا
جو قران خوان تہے رشید ایک طرف قبر کے کہڑا ہوا ہوے وا ویلا کرتا تہا جب موت
قریب آئی بیہوشی اسپر طاری ہوئی جب اوسے آرام پایا تو فضل ابن ربیع اور

ذکر خلافت امین کا

۵۵۰ اور اسماعیل بن صبیح اور مرور وحین اوسکے جنازہ پر آئے — یہہ تیئیس برس دو مہینے اٹھارہ دن بادشاہ رہا عمر اسکی سنتالیس برس پانچ مہینے پانچ دن کی تہی وہ خوب صورت گور اگر بڑی بال والا تہا — اسکی اولاد مین امین زبیدہ سے تہا اور مامون لونڈی سے کہ نام اوسکا مرجل تہا — اور قسم موتمن اور معتصم محمد اور صالح اور ابو سلیمان محمد اور ابو علی محمد اور ابو محمد جسکا نام ابو محمد تہا یہہ سب لونڈیون سے تہے اور بیدرہ بیٹیان تہین — رشید ہر دن اپنے مال مین سے ہزار درہم تصدق کرتا تہا — اسنے امین کو اپنا ولی عہد کیا بعد اسکے مامون کو اور ان دونون مین ایک عہدنامہ اس مضمون کا لکہکر کعبہ شریف مین رکہدیا تہا اور اپنے بیٹے قسم کو کہ جسکا لقب موتمن تہا مامون کے بعد ولی عہد کیا — اوسکے بحالی برطرفی کا اختیار مامون کو دیا اگر چاہے بحال رکہے اگر چاہے موقوف کرے

ذکر خلافت امین کا

کہ چہٹا بادشاہ عباسیونکا تہا — جس رات رشید فوت ہوا اوسکی صبح کو اوسکے بیٹے امین کی خلافت پر اوسکے لشکر نے بیعت کی — مامون اوس ہنگام مین مرو مین تہا — صالح ابن رشید نے ایک خط متضمن وفات رشید کا اپنے خادم رجا کے ہاتہ امین پاس بہیجا اوس خط کے ساتہہ انگوٹہی خلیفہ کی اور چادر اور درخت کی ٹہنی بہی — جب وہ بغداد مین امین پاس پہنچا تب امین کی خلافت پر بیعت ہوئی اور قصر خلافت مین گیا — پہر زبیدہ اوسکی ماکہ جسکے پاس خزانہ رشید کا تہا رقہ سے آئے اور اپنے بیٹے امین کو خزانہ انبار مین تہایا — امین کے ساتہہ تمام سردار بغداد کے تہے اسی برس مین نیقفور بادشاہ روم کا ترجان کی لڑائی مین مارا گیا یہہ سات برس بادشاہ تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۴ ہجری

ذکر خلافت امین کا

اس برس مین پھر گئی باشندے حمص کے اپنے عامل اسحق بیٹے سلیمان سے اور حمص کو ۵۵۱
چھوڑکر سلیمہ مین گئے یہہ حال دیکھکر امین نے اوسکو معزول کیا — اوسکی جگہہ عبداللہ
بیٹے سعد حرسی کو حاکم کیا — اوسنے اہل حمص کو یہانتک قتل کیا کہ امان مانگنی لگے
تب اوسنے امان دی — اسی برسمین شقیق بلخی زاہد لڑائی کولان مین جو بلاد ترک سے
ہے مارا گیا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۵ ہجری

اس برس مین خارج کیا امین نے خطبہ مین سے نام مامون کا — چونکہ اونکے باپ
نے ولی عہد اول امین کو کیا تہا اور بعد اسکے مامون کو جیسا ہمنے بیان کیا اسواسطے
اس برس تلک خطبہ اون دونو کا پڑہا جاتا تہا — امین نے مامون کو خطبہ سے موقوف
کرکے اپنے بیٹے موسے بن امین کو داخل کیا — لقب اوسکا ناطق بحق رکہا —
موسی اوس زمانہ مین بچا تہا پہر امین نے لشکر واسطے لڑائی مامون کے تیار کرکے
علی بیٹے عیسے بیٹے ماہان کو اوسکا سردار کرکے خراسان کو بہیجا — مامون کی
طرف سے طاہر بن حسین معہ تہوڑے سے لشکر کے رے مین رہتا تہا علی بیٹے
ماہان نے پانچ ہزار لشکری لیکر رے سے ملا — جب دونو لشکر مقابل ہوئے
تب طاہر نے بیعت امین کی توڑکر خلافت مامون پر بیعت کی اور علی بیٹے عیسے بیٹے
ماہان خوب لڑا آخرکار لشکر امین کا بہاگا اور علی بیٹا عیسے بیٹا ماہان کا مارا گیا
— جب اوسکا سر طاہر پاس آیا تو اوسنے اوس سر کو معہ فتح نامہ کے مامون پاس
خراسان مین بہیجا — اسی برس مین ابو نواس حسن شاعر بیٹا ہانی کا فوت ہوا
عمر اوسکی اونسٹھہ برس کی تہی ۵۹

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۶ ہجری

ذکر خلافت امین کا

۵۵۲ اسی برس مین امین نے لشکر کو ہمراہ احمد بن مزید اور عبداللہ بن احمد بن قحطبہ کے کہ ان ہر ایک کے ساتھ بیس ہزار سوار تھے واسطے لڑائی طاہر کی حلوان مین بھیجا جب یہہ دونو خانقین مین پہنچے آپس مین مخالف ہوکر خانقین سے پھر آئے پیشتر اسکے کہ طاہر سے ملاقات بھی ہوے طاہر سبقت کرکے حلوان مین پہنچا وہان ہرثمہ نامہ اور تھوڑا لشکر مامون کے اوسے ملا ـ اوس خط مین لکھا تھا کہ سونپ دے تو شہرون اور اوسکے متعلقات کو ہرثمہ پر اور خود متوجہ اہواز کا ہو ـ اوسنے بمجرد دیکھنے اس مضمون کے اوس حکم کی تعمیل کی ـ ہرثمہ حلوان مین رہا ـ مامون کو جب قتل ہونا ان اور بھاگنے لشکر امیر کا یقین ہوا حکم کیا کہ میرا خطبہ پڑھین ساتھ امیرالمومنین ہونے کے اور خطاب میرا امیرالمومنین کرین ـ سپرد کیا اوسنے واسطے فضل بن سہل کے جانب مشرق مینے جبل ہمدان سے تبت تک طول مین اور بحر فارس سے بحر دیلم اور گرگان تک عرض مین اور نام اوسکا ذوالریاستین رکھا ریاست حرب کی اور قلم کی ـ حسن بیٹے سہل کو خراج کی کچہری کا حاکم کیا ـ یہہ سب اسی برس مین ہوا ـ طاہر اہواز پر حاکم ہوا پھر واسط پر پھر مداین پر اور صرصر مین اوترا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۷ ہجری

اسی برس مین طاہر اور ہرثمہ نے دونون لشکرون کے ساتھ جو کہ متین بغداد کا کیا تھا امین کو گھیر لیا اور بغداد کو جلایا اور لوٹا ـ اور بغداد مین غلہ لیجانے کو منع کیا یہانتک کہ دام ان بہت گرانی ہوئی ـ اسی محاصرہ اور سختی حال مین برس گذر گیا اسی برس مین انتقال کیا ابراہیم بن اغلب عامل افریقیہ کا جسکی حکومت کا حال سنہ ۱۸۴ مین گذرا ـ بعد اوسکے مرنے کے اسکا بیٹا ابوالعباس عبداللہ بیٹا ابراہیم بیٹا اغلب کا حاکم افریقیہ کا ہوا

ذکر غلبہ طاہر کا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۸ ہجری

ذکر غلبہ طاہر کا بغداد مین

بعد بڑی لڑائی کے منادی کی کہ جو شخص کہ اپنی گہر مین بیٹھے وہ محفوظ ہے امین ہیے
اپنی ما اور اولاد کو بلکر شہر منصور مین گیا وہان قلعہ بند ہوا — رعایا اور خواجہ سراون
نے اوسکے لشکر کو متفرق کردیا — طاہر نے محاصرہ کرکے دروازہ قلعہ کے توڑنے
کا ارادہ کیا جب توڑنے لگے تب امین نے امان چاہی ہرثمہ سے اور چاہا کہ مطلع
کرے کہ کیا قباحت ہے طاہر پاس آنے مین لیکن اوسنے انکار کیا — جب
ہفتہ کی رات پندرہوین محرم سنہ ۱۹۸ ہجری کی تو امین بعد عشا آخر کے نکلا اوسوقت
اسکے سفید کپڑے سیاہ چادر تہی تب ہرثمہ نے اوسکو کہلا بہیجا کہ مین مستعد تیری
حفاظت پر نہین اور ڈرتا ہون اسے کہ غلبہ کرون تجہہ پر لازم ہے تجہے یہہ ہے کہ شب
آئندہ تک قیام کرے تب امین نے نہ مانا اور کہا ایسی رات نکلونگا — امین
نے اپنے دونو بیٹون کو بلاکر گلے لگایا اور بوسے لئے اور رودیا — پہر آیا سوار ہوکر
کنارہ دریا تک وہان کشتی ہرثمہ کی ملی امین اوسمین گیا — تب ہرثمہ نے اوسکو
گلے لگایا اور ہاتہہ پانو چومے — پہر حملہ کیا یاردن طاہر نے کشتی ہرثمہ پر یہانتک
کہ ڈبودیا اوسکو تب ملاح نے ہرثمہ کو دریا سے نکالا — لیکن امین جب پانی مین
گرا تو کپڑے اسکے پہٹ گئے اسی حال مین یاران طاہر نے امین کو گرفتار کیا وہ
سوائے عامہ اور ازار کے برہنہ تہا — طاہر نے اوسے گرفتار کرکے حکم گہر مین
قید کرنیکا دیا — آدہی رات کو ایک گروہ عجم سے اوسے قتل کروایا —
سر اوسکا ایکر طاہر پاس گئے اوسنے اوس سر کو بغداد کی برجون مین سے ایک برج

 پر رکہا ــ اہل بغداد یہہ سب معاملہ دیکھتے تہے ــ پہر اوس سر کو مامون کے بہائی پاس مع فتح نامہ اور چادر اور شاخ کے بہیجا ــ طاہر نے دن جمعہ کے مدینہ مین داخل ہو کر نماز جمعہ کی پڑہائی اور خطبہ مامون کا پڑہا ــ امین مذکور چہبیسوین محرم ۱۹۸ سنہ ہجری مین قتل ہوا خلافت اسکی چار برس آٹہہ مہینے کچہہ دن تہی عمر اسکی اٹہائیس برس کی تہی ــ یہہ مرد دراز بال چہوٹی آنکہین بڑی ناک دراز قد تہا ــ یہہ لذات دنیاوی اور شراب پینے مین بہت مستعد تہا یہانتک کہ تمام شہرون سے گانے والون کو لکہہ کر بلاتا اور اونکے واسطے تنخواہ واسطے اوقات گذاری کے اپنے بہائی اور گہر کے لوگون سے پوشیدہ مقرر کرتا ــ اور مال کثیر اپنے مصاحبونکو اور خواجہ سراؤن اور عورتون کو دیا اور پانچ کشتیان شیر کی صورت اور ہاتہی کی اور سانپ اور گہوڑے اور عقاب کی صورت بنوا کر دجلہ مین ڈالین اور اونکی بنوانے مین بہت روپیہ صرف کیا چنانچہ ابن نواس نے اس باب مین شعر کہا ہے جب مارا گیا امین توجمع ہوئے مامون کے بادشاہت پر تمام مشرق سے مغرب تک ــ یہہ ساتوان بادشاہ عباسیہ کا تہا ــ اسنے حسن ابن سہل برادر فضل کو متعلقات جبال اور عراق اور فارس اور اہواز اور حجاز اور یمن پر حاکم کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۹ ہجری

اس برس مین ابن طباطبا علوی کہ نام اوسکا محمد ابن ابراہیم بیٹا اسماعیل بیٹا ابراہیم بن حسن بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا تہا ظاہر ہوا کوفہ مین ــ وہ مشہور برضا تہا ــ اہل کوفہ اوسپر جمع ہوئے ــ حسن ابن سہل نے زہیر بن المسیب الضبی کو مع دس ہزار لشکر کے بہیجا لیکن ابن طباطبائی نے شکست دی اور غنیمت کی کل اوسکی

ذکر علبہ طاہر کا

اوسکی — یہہ واقعہ جمادی الاخر اسی برس کے مین ہوا جب غرہ رجب کا ہوا تو محمد بن طباطبا دفعتہ فوت ہوا زہر دیا تہا اوسے ابو السرایا نی اسواسطے کہ خلافت پر قایم بالذات ہو کیونکہ وہ جانتا تہا کہ جب تک ابن طباطبا ہے میرا حکم نہین چلنے کا — پہر حاکم ہوا ابو السرایا بصرہ اور واسط پر اور اوسمین اور لشکر مامون مین بہت لڑایان ہوئین کہ لکہنا اونکا موجب درازی کلام کا تہا — اسی برس مین فوت ہوا باپ طاہر کا جسکا نام حسین بن مصعب تہا خراسان مین — اور مامون نے اوسکے باپ کی عزاداری مین خط لکہا — اسی برس مین انتقال کیا عبد اللہ بن نمیر ہمدانی کوفی جسکی کنیت ابو ہاشم تہی وہ باپ محمد بن عبد اللہ بن نمیر شیخ بخاری کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۰ ہجری

اس سال کے محرم مین ابو السرایا کوفہ سے بہاگا معہ آٹہہ سو سوار کے بعد گہیر لینے ہرثمہ کے — ہرثمہ نے کوفہ مین داخل ہوکر اوسکے باشندون کو امن دیا ابو السرایا بہاگ کر جیوہ مین گیا وہان سب یار اسکے متفرق ہوگئے تب حماد کندغوش نے اوسپر فتحمند ہوکر اوسکو معہ اوسکے لوگون باقی ماندہ کے گرفتار کیا — اون قیدیونکو پہر وہان سے حسن بن سہل پاس لایا — اوسنے ابا السرایا کو قتل کیا اور سر اوسکا مامون پاس بہیجا — مدت درمیان خروج ابی السرایا کے اور اوسکے قتل کے دس مہینے تہے — اسی برس مین ابراہیم بیٹے موسی بیٹے عیسے بیٹے جعفر بیٹے محمد علوی نے ظاہر ہوکر یمن مین گیا — اسوقت عامل وہان کا مامون کی طرف سے اسحق بن موسی بیٹا عیسے بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا عباس کا تہا یہہ ابراہیم بیٹے موسی علوی مذکور سے بہاگا اور ابراہیم یمن پر حاکم ہوا اوسکا نام جزار رکہا تہا اسلئے کہ یہہ کشت وخون بہت کرتا تہا اسی برس مین ہرثمہ بعد

ذکر غلبہ طاہر کا

 فراغت کرنے کے مہم ابوالسرایا سے کوفہ سے مامون کی طرف روانہ ہوا اثنا راہ مین
خط مامون کا متضمن جانیکا طرف شام اور حجاز کی اسکے پاس پہنچا۔ لیکن اسکو راہ
دکہانے والے اور کثرت نصیحت نے اسپر کہا کہ مامون پاس آوے اور مخالفت
اوسکے لکہنے کی کرے۔ اوسمین اور حسن بن دشمنی تہی پس حسن بن سہل نے پوشیدہ
لشکر مامون کو برانگیختہ کیا ہرثمہ پر۔ ہرثمہ نے گمان کیا کہ اوسکا قول مقبول ہے حسن
بن سہل کے حق مین آیا مامون پاس مرو مین ذی قعدہ سنہ ۲۰۰ھ مین جب دربار مامون مین
ہرثمہ حاضر ہوا تو اوسکو مارا اور قید کیا اور درپے اوسکے قتل کا رہا قید خانہ مین اور
کہتے ہین کہ مرا اسی برسمین حکم کیا مامون نے اولاد عباس کی شمار کرنے کا جب گنا تو
تینتیس ہزار مرد عورت شمار مین آئے۔ اسی برسمین روم نے اپنے بادشاہ
لیون کو قتل کرکے بجائے اوسکی میخائیل کو بادشاہ بنایا۔ اسی برسمین معروف
کرخی زاہد فوت ہوا جو صاحب کرامات تہا یہہ ابو معروف نصرانی تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۱ ہجری

اسی برسمین شدت بدمعاشون بغداد کی رعایا پر بہت ہوئی یہانتک کہ رستہ کو لوٹنے
لگے اور عورتون اور لڑکون کو علانیہ گرفتار کرنے لگے اور گانو قریون کو زبردستی
لوٹنے لگے رعایا ان کے افعال سے بڑی بلا مین گرفتار ہوئی تب چند جگہہ کے آدمی
بغداد مین خالد بن درپوس پر جمع ہوئے اور جو شورہ پشت کہ اونکو ملا اونہون نے
اوسے گرفتار کیا اور اونکو تنبیہ کی اوسکے بعد سہل بن سلامہ انصاری اوسکی جگہہ
قایم ہوا جو اہل خراسان سے تہا اسنے بہی دور کیا سرکشون کو اسپر بہت لوگ بغداد
کے جمع ہوئے۔ اسنے اپنی گردن مین کلام اللہ لٹکایا تہا اور نیکیون کے ساتہہ حکم
کرتا تہا اور برائی سے منع کرتا تہا۔ لوگ اسکے کہنے پر عمل کرنے تہے سہل مذکور

ذکر غلبہ طاہر کا

ذکور داں چھبیسویں شعبان تک رہا اور ابن الریوس کا قیام وہاں اسسے پہلے
تیزدن تہا — اسی برس میں مامون نے علی الرضا بیٹے موسے کاظم بیٹے جعفر
صادق بیٹے محمد بیٹے علی بیٹے حسین بیٹے علی بیٹے ابی طالب کا ولی عہد مسلمانوں کا
اور خلیفہ اپنے بعد کیا اور لقب کیا اونکا رضا آل محمد صلعم سے — اور لشکر کو حکم
سبز پوشی اور ترک سیاہ پوشی کا دیا اور سب ملکوں میں یہہ امر لکھہ بہیجا — یہہ
اٹہائیسویں شعبان اسی برس میں ہوا — بنی عباس پر یہہ امر نہایت گران ہوا —
بڑی جلدی واسطے اسکے منصور اور ابراہیم دو نو بیٹے مہدی کے تہے — اور بعضے
اہل بغداد بیعت سے باز رہے — اور کوشش کرنے والا واسطے لینے بیعت علی
بن موسی کے بغداد میں عیسی بیٹا محمد بیٹا خالد کا تہا — اسی برس میں ماہ ذی الحجہ
میں لوگوں نے بیعت ابراہیم بن مہدی کی خلافت پر بغداد میں کی اور مامون
کی بیعت توڑی اسواسطے کہ اون پر بہت گران گذرا حاکم کرنا مامون کا حسن بیٹا
سہل کو اور خلافت کو بنی عباس سے نکالکر آل علی ابن ابیطالب میں کرا —
پہر ظاہر کیا عباسیوں نے مخالفت پچیسویں ذی الحجہ کو اسطرح کہ مقرر کیا
ایک شخص جمعہ کے دن کہے کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ بلاوں مامون کو اور بعد اوسکے
ابراہیم بن مہدی کو اور مقرر کیا دوسرے کو کہ جواب دے اوسے کہ ہم نہیں راضی
مگر یہہ کہ مہدی کی خلافت پر بیعت کرو اور اوسکے پیچھے اسحق بن موسے الہادی کی
اور مامون کی بیعت کرو سب نے ایسا ہی کیا لوگ مسجد سے متفرق ہوئے اور نماز جمعہ
پڑہی — اسی برس میں عبداللہ بیٹا ابراہیم بیٹا اغلب کا جو حاکم افریقہ کا تہا فوت
ہوا اور بعد اوسکے اوسکا بہائی زیادۃ اللہ بیٹا ابراہیم کا حاکم ہوا — اسی برس میں
فتح مند ہوا عبداللہ بیٹا خرداذبہ کا حاکم طبرستان پر جبال طبرستان میں اور شہریار
بیٹا شہریار بیٹا شروین کا وہاں سے اوتارا اور ابالیلی بادشاہ دیلم پاس گیا

ذکر بیعت ہونیکا مہدی پر

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۲ ہجری

ذکر بیعت ہونیکا ابراہیم بیٹے مہدی پر

بیعت کی ابراہیم کی خلافت پر اہل بغداد نے محرم اس برس کے مین اور لقب مبارک کا اوسکو دیا بعد بیعت توڑنے مامون کے — متولی بیعت کا مطلب بیٹا عبد اللہ بیٹا مالک کا تہا — حاکم ہوا ابراہیم کوفہ پر اور لشکر کشی کی مداین پر — اور عامل جانب غربی بغداد کا عباس بیٹا موسی ہادی تہا اور جانب شرقی پر اسحاق بیٹا ہادی کا — جب اسحق مذکور حاکم ہوا تو فتح مند ہوا سہل بن سلامت پر جو نیکی کیا ساتہہ حکم کرتا تہا اور برائیون سے منع کرتا تہا اور بیخ کنی کی تہی جسنے فساق کی — جب لشکر سہل کا متفرق ہوا تو اسحق نے اوسکو گرفتار کیا اور ابن مہدی پاس مداین مین اوسے بہیجا اوسنے اوسے مارا اور قید کیا

ذکر جانی مامون کا عراق مین اور قتل کرنا ذوالریاستین کا

اس برس مین مامون مرو سے عراق کو گیا اور خراسان پر اپنا خلیفہ غسان بیٹے عباد کو کیا — اور سبب اسکی جانے کا پیدا ہونا فتنہ کا بیعت ابراہیم بیٹے مہدی پر عراق مین تہا — جب مامون سرخس مین آیا تو حملہ کیا چار ادمیون نے فضل بن سہل پر اور قتل کیا حمام مین دوسری شب شعبان اس برس مین یعنے سنہ ۲۰۲ مین عمر اوسکی ساٹہہ برس کی تہی — انعام دیا مامون نے دس ہزار دینار اونکو جو اوسکو گرفتار کرے بتب عباس بیٹے ہیثم وزیری کا نے اونکو قید کیا اور لایا اونکو مامون پاس. جب اوسنے

ذکر جانے ماموں کا عراق میں

آئے تو کہنے لگے کہ تو نے ہمیں حکم اوسکے قتل کا دیا تھا تب اوسنے حکم اونکی گردن ۱۵۹
مارنے کا دیا اور ماموں راہی عراق کا ہوا — جب ابراہیم بن مہدی کو اور
مطلب کو جسنے بیعت ابراہیم کے لی تھی اور اوروں کو خبر آنے مہدی کی پہنچی
تو اظہار بیماری مطلب کر کے بغداد کی طرف چلا اور باطن میں کوشش کرتا تھا ماموں
کی بیعت لینے پر اور ابراہیم کی بیعت توڑنے پر — جب یہہ خبر ابراہیم کو مداین
میں پہنچی تو حکم اوسکے لوٹنے کا دیا پس گہر اوسکے قرابتیوں کے لٹ گئے اور
نہ پہنچے مطلب پاس یہہ اس برسکے صفر میں ہوا — اسی برس میں نکاح کیا
ماموں نے بوران بیٹی حسن بیٹے سہل سے اور نکاح کیا اپنے بیٹے کا علی بیٹے
موسی الرضا سے — اس برس میں فوت ہوا ابو محمد یزیدی جسکا نام
یحیی بیٹے مبارک بیٹا مغیرہ مقری صاحب ابی عمرو بن علا کا تھا — اوسکو یزیدی
اسلئے کہتے ہیں کہ وہ مصاحب یزید بیٹے منصور کا تھا جو ماموں تھا مہدی کا اور
تعلیم کرتا تھا اوسکے بیٹے کو —

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۳ ہجری

صفر میں اس برسکے علی بیٹا موسی الرضا نی وفات پائی اسطرح کہ انگور نوش
کئی تہے مزہ میں زیادہ کہا گئے تب دفعۃً انتقال فرمایا طوس میں نماز اون پر
ماموں نے پڑہی اور اپنے باپ رشید کے پاس اونکو دفن کیا پیدایش آنحضرت
کی مدینہ میں تھی سنہ ۱۴۸ میں جب حضرت نے انتقال فرمایا تو ماموں نے اہل بغداد
کو بواسطہ خطوط کے خبر انتقال آنحضرت کے پہنچائے اور لکہا کہ تمنے مجہسے کشتی
بہیجی کی تہی جسکے سبب وہ مرا — علی مذکور کو علی الرضا کہتے تہے وہ اتہویں

ذکر ابتدائے دولت بنی زیاد کا

۵۴ امام بارہ اماموں مین سے تھے موافق مذہب امامیہ کے وہ علی رضا بیٹے موسی کاظم جنکا ذکر گذشتہ مین گذرا بیٹے جعفر صادق بیٹے محمد باقر بیٹے زین العابدین بیٹے حسین بیٹے علی ابیطالب کے تھے — علی رضا مذکور باپ محمد جواد نوین امام کے تھے جنکا ذکر آوے گا انشاء اللہ تعالے — اسی برس مین اہل بغداد نے ابراہیم بیٹے مہدی کی بیعت توڑی اور مامون کی خلافت پر بیعت کی — ابراہیم سے لشکر اوسکا متفرق ہوا جب اوسنے یہہ حال دیکھا تو لاچار ہوکر بدھ کی رات پندرہوین تاریخ اسی برس کے پوشیدہ ہوا — حمید نے کہ ایک سردار مامون کا تہا اوسکے گہر کو گہیر لیا لیکن اوسکو گہر مین نہ پایا اسیطرح ابراہیم چہپا رہا یہانتک کہ مامون بغداد کی طرف آیا — زمانہ بادشاہت ابراہیم کا ایک برس گیارہ مہینے کچھہ دن تہے اسی برس کے آخر ذی حجہ مین مامون ہمدان کی طرف پہنچا اور خراسان اور ماوراء النہر مین بڑی بلائین اور سختیان تہین اور ستر روز تک ایسا ہی رہا — اسنے شہر کو خراب کیا اور بہت آدمیون کو قتل کیا — بزرگ اون شہر دنکا بلخ اور گرگان اور فاریاب اور طالقان تہا اسی برس مین حسن ابن سہل سوداسے فوت ہوا اور اوسکی عقل جاتی رہی یہانتک کہ بیڑی پہنائی اور مقید کیا — سردارون لشکر حسن ابن سہل نے یہہ حال مامون کو لکہا

ذکر ابتدائے دولت بنی زیاد ملوک یمن کا آخر تک

اگرچہ لایق یہہ تہا کہ اس ذکر کو دراز کرکے ہم برسون مین بیان کرتے لیکن ہمنے جو جمع کیا اسکو تو واسطے یاد رکہنے کے کیونکہ اگر متفرق بیان کرتے اوسکا جمع کرنا اور یاد کرنا دشوار ہوتا — اب ہم کہتے ہین کہ عبارت تاریخ یمنی سے کہ تاریخ یمن کی ہے واضح ہوتا ہے

ذکر ابتدائے دولت بنی زیاد ملوک یمن کا

ہوتا ہے کہ ابتدا اونکی اس برس مین تہی کیونکہ وہ لکہتا ہے کہ ایک شخص محمد نامی آل
زیاد سے کہ جسکے باپ کا نام معلوم نہین تہا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ بیٹا عبداللہ
بیٹا ابراہیم بیٹا زیاد کا تہا ساتہہ ایک گروہ بنی امیہ کے جسکو مامون نے فضل بن سہل
ذوالریاستین کے سپرد کیا تہا اور بعض نے لکہا ہے کہ وہ بہائی فضل کا حسن بن
سہل تہا ــ جبکہ مامون کی حکومت یمن مین خلل پڑا تو ابن سہل نے محمد ابن زیاد
مذکور کے مامون سے آگے بہت تعریف کی اور اشارہ کیا کہ اسکو امیر کرکے یمن پر
بہیج تب مامون نے محمد بن زیاد مذکور کو معہ لشکر کے بہیجا ــ ابن زیاد نے سنہ ۲۰۳
مین حج کرکے یمن مین گیا عرب مین اور اسمین بڑی لڑائیان ہوئین آخر کو اسنے تہامہ کو
فتح کیا اور یمن مین اسکا قدم استوار ہوا ــ اسنے سنہ ۲۰۴ مین شہر زبید کو بنایا
اور نشان اوسکی فصیل کا بنایا اور اپنے غلام جعفر کو معہ بیش قیمت تحفہ کے مامون
پاس بہیجا جعفر معہ اون تحفون کے عراق مین آیا اور سنہ ۲۰۵ مامون کی خدمت مین
پیشکش کیا اور سنہ ۲۰۶ مین جعفر معہ لشکر مامون کے کہ دو ہزار سوار تہے پہر آیا تب حکومت
ابن زیاد نے قوت پائی اور سب اقلیم یمن کا مالک ہوا اور جعفر مذکور نے جبال کو
لیلیا اور پہیر ا اوسمین شہر جسکا نام مذیخرہ ہے اور جو شہر کہ جعفر کے تہے اونکا
نام مخلاف جعفر ہے یعنی گروہ بڑا یہہ جعفر صاحبان عقل سے تہا اسکے باعث دولت
بنی زیاد کو یہانتک ترقی ہوئی کہ لوگ مثل کرنے لگے کہ ابن زیاد بسبب اپنے جعفر کے ہے
ــ محمد ابن زیاد اسی طرحسے رہا مرتے دم تک بعد اوسکے مرنے کے اوسکا بیٹا ابراہیم
بن محمد پہر بعد اوسکے زیاد ابن ابراہیم بن محمد بادشاہ ہوئے اسکی مدت بادشاہت
کچہہ دراز نہوئی بعد اسکے اسکا بہائی ابوالجیش اسحق بیٹا ابراہیم کا بادشاہ ہوا
اسکی بادشاہت اور عمر دراز ہوئی سنہ ۳۷۱ مین اسنے انتقال کیا یہہ ایک چہوٹا بیٹا
چہوڑ کر راہی ملک عدم کا ہوا اوسکے نام مین اختلاف ہے بعض نے زیاد کہا ہے

ذکر ابتدائے دولت بنی زیاد ملوک یمن کا

۵۶۲ اور بعض نے اور کچہہ سے مالک نے اوسے پرورش کیا اوسکی بہن بڑی جسکا نام ہند
بنت ابی الجیش تہا — یعنی اوسکا اس پرورش مین غلام ابی الجیش کا تہا جسکا نام
رشد تہا — رشد مذکور مرتے دم تک ولی اوسکا رہا بعد اوسکے مرنے کے غلام رشد
مذکور کا حسین بن سلامہ اسکی جگہہ قایم ہوا سلامہ مذکورہ ما حسین کی تہی — حسین
مذکور عقلمند پرہیزگار نہایت مرتبہ کا تہا یہہ مرتے دم تک وزیر ہند کا اور اوسکے
بہائی کا رہا — بعد مرنے ابو الجیش کے ملک مین اس لڑکے پر جو آل زیاد سے
تہا مقرر ہوا حکم روائے اوسکی طرف سے اوسکی پہوپہی اور ایک غلام غلامون
حسین بن سلامہ سے جسکا نام مرجان تہا کرتے رہے — مرجان مذکور کے دو
غلام تہے کہ اوسکے امر مین بہت دخل رکہتے تہے ایک کا نام قیس دوسرے کا
نام نجاح تہا نجاح مذکور نے کوشش بہت کی بادشاہون زبید مین اسکا ذکر ہم
کرینگے انشاء اللہ تعالے قیس و نجاح غلامون مرجان مین باب وزارت مین لڑائی
ہوئی لیکن قیس ظالم اور نجاح عادل تہا اور سردار اونکا مرجان پاسداری نجاح کی کرتا تہا
اور پہوپہی لڑکے کی رعایت نجاح کی کرتی تہی قیس نے مرجان کی آگے اس امر کا
شکوہ کیا — مرجان نے بادشاہ ابراہیم پر کہ جسکا بعض نے عبد اللہ نام کہا ہے
اور پہوپہی لڑکے پر قابض ہوکر دونون کو قیس کے سپرد کیا — قیس نے ابراہیم
اور اوسکے پہوپہی پر دیوارین بنائین اور قید کیا یہانتک کہ وہ دونو مرے — ابراہیم
مذکور پچھلا بادشاہ یمن کا تہا بنی زیاد کی اولاد سے — ابراہیم اور پہوپہی اوسکی
سنہ ۴۰۷ مین قید ہوئی پس مدت بادشاہت بنی زیاد کی یمن مین دو سو چار برس
ہین — کیونکہ وہ بادشاہ ہوئی تہے مامون کی پیشگاہ سے سنہ ۲۰۳ مین اور زوال
اونکی بادشاہت کا سنہ ۴۰۷ مین ہوا — اونکی بادشاہت اونکے غلامون کے غلام
کو پہنچی کیونکہ مالک ملک کا نجاح مذکور ہوا جسکا ہم ذکر کرینگے اگرچہ ابا عبد اللہ نے

ذکر آنے مامون کا بغداد کی طرف

نے ۔ قیس نے ابراہیم اور اوسکی پھوپھی کو قتل کرکے مالک حکومت کا ہوا ۔ لیکن یہہ امر نجاح کو بہت برا معلوم ہوا اسنے ہر کالے گورے سے مدد چاہا اور زبید قیس کے مقابل ہوا ۔ قیس و نجاح مین بہت لڑائیان ہوئین آخر لڑائی مین دروازہ زبید پر قیس مارا گیا ماہ ذی قعدہ سنہ ۴۱۲ مین ۔ نجاح نے اوسکے سردار مرجان سے پوچھا کہ ہماری تیرے آقا پر کیا گذری اوسنے کہا کہ وہ دس دیوار مین ہین تب نجاح نے ابراہیم اور اوسکی پھوپھی کے مردے نکلوا کر اون پر نماز پڑھ کر دفن کیا اور اونکا مقبرہ بنایا اور اون دونو کی جگہہ مرجان اور لاش قیس کو رکھکر دونو پر ویسے دیوار بنائی نجاح یمن کا بادشاہ اور مالک تخت و چتر کا ہوا اور اپنے نام کا سکہ مارا اسکو ہم سنہ ۴۲۱ مین بیان کرینگے اگر خدا ئے بزرگ نے چاہا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۴ ہجری کا

ذکر آنے مامون کا بغداد کی طرف

اسی برس مین مامون بغداد مین آیا اوسکے آنے سے فتنہ فرو ہوا مامون اور اوسکے لشکر کا لباس وقت داخل ہونے بغداد کے سبز تھا اور آدمی بھی لباس سبز ہی پہن کر اوس پاس جاتے تھے اور لباس سیاہ کو پھاڑتے تھے یہہ آٹھہ روز تک رہا پھر جب بنی عباس اور سرداروں خراسان نے اس امر مین گفتگو کی تب اوسنے سبز کو ترک کرکے پھر سیاہ پہنا

ذکر مرنے شافعی کا

ذکر مرنے شافعی کا

۵ھ اس سنہ ۲۰۴ مین شافعی فوت ہوا وہ محمد بیٹا ادریس بیٹا عباس بیٹا عثمان بیٹا سایب بیٹا عبید بیٹا عبد یزید بیٹا ہاشم بیٹا مطلب بیٹا عبد مناف کا تہا — یہہ شافع وہ ہے جسکی طرف نسبت دئے جاتے ہین شافعی شافع نے بچپن مین نبی صلعم سے ملاقات کی باپ اسکا سایب مسلمان ہوا تہا بدر کے روز — شافعی بہائی رسول صلعم کا نسبی عبد مناف مین شریک تہا — ہاشم بیٹے عبد المطلب بیٹی عبد اللہ سے شفا کے چچا کے بیٹے تہے ہاشم بیٹے عبد مناف کی بیٹی ہوب تہی وہ ہاشم سے حاملہ ہو کر عبد یزید کو جو دادا شافعی کا تہا جنی اس صورت مین شافعی چچا کا بیٹا نبی صلعم کا تہا اور پہوپہی کا بیٹا بہی تہا کیونکہ شفا بیٹے عبد المطلب کی نہی جو دادا رسول صلعم کے تہے — شافعی سنہ ۱۵۰ مین غزہ مین پیدا ہوا صحیح یہی ہے اگرچہ کہا گیا ہے کہ اور جاے پیدا ہوا — شافعی نے علم مالک بن انس اور مسلم بن خالد زنجی سے اور سفیان بن عینیہ سے پڑہا اور حدیث سُنی اسماعیل بن عتبہ اور عبد الوہاب بن عبد المجید ثقفی اور محمد بن حسن شیبانی وغیرہ سے شافعی کہتا ہے کہ مینے نو برس کی عمر مین قران حفظ کیا اور دس برسکی عمر مین موطا کو حفظ کیا اور پندرہ برسکی عمر مین مالک پاس گیا اور کہا ہے کہ مینے علی بن ابیطالب علیہ السلام کو خواب مین دیکہا پس سلام کیا مجہپر اور مصافحہ کیا مجہسے اور اپنی انگوٹہی کو میری انگلی مین پہنائی اور بیان کیا مجہسے کہ میری ساتہہ مصافحہ کرنے سے عذاب سے امان ہوگی اور انگوٹہی پہنانے سے نام تیرا مثل نام علی علیہ السلام کی بزرگی مین مشہور ہوگا شافعی نے محمد بن حسن کے ساتہہ رقہ مین مناظرہ کرکے بند کیا اسکو — شافعی شعرون کا حافظ تہا اصمعی کہتا ہے کہ مینے دیوان ہذیلین کو محمد بن ادریس شافعی سے پڑہا اور ابو عثمان مازنی کہتا ہے کہ مینے اصمعی کو کہتے سُنا کہ مینے دیوان شنفری کا شافعی سے مکہ مین پڑہا — احمد بن حنبل کہتا ہے کہ مین ناسخ و منسوخ

ذکر مرنے شافعی کا

و منسوخ حدیث کا نہین جانتا تہا جب تک کہ بیٹہا تہا شافعی پاس — شافعی بغداد مین دو مرتبہ آیا ایک مرتبہ ۱۹۵ھ مین دوسرے مرتبہ ۱۹۸ھ مین — مباحثہ کیا اسنے بشر مریسے معتزلی کے ساتہہ بغداد مین اور حفص فرد کے ساتہہ مصر مین حفص نے کہا قران مخلوق ہے اور اسپر دلیل لایا اور ان دونون مین بحث ہونے لگی یہانتک کہ کفر ثابت کیا اوسکا شافعی نے — جو دلیلین کہ شافعی نے بیان کین تہین اونمین سے ایک یہہ ہے جسے ابو یعقوب البویطی نے روایت کی ہے — یعقوب مذکور کہتا ہے کہ شافعی نے کہا کہ اللہ نے پیدا کیا مخلوقات کو کلمہ کُن کے ساتہہ اب اگر کُن ہی مخلوق ہو تو لازم آے مخلوق پیدا ہو مخلوق سے — شافعی کے بہانجے نے کہا کہ میرے باپ نے مجہسے روایت کی ہے کہ شافعی جوانی مین نجوم بہی دیکہتا تہا اور جس چیز کے دریافت کرنے کا قصد کرتا اوسکو معلوم کر لیتا تہا ایکدن شافعی بیٹہا تہا اور جورو اوسکی پہرتی تہی اسنے دیکہہ کر کہا کہ تو لڑکی جنے گی اوسکی فرج پر تل سیاہ ہوگا وہ اتنی مدت مین مرے گی جب وہ جنی تو جیسا اوسنے کہا تہا ویسی ہی لڑکی ہوئی اور مری تب شافعی نے عہد کیا کہ پہر نجوم نہ دیکہون گا اور نہ کتابین نجوم کی جو اوس پاس تہین دفن کر دین شافعی علم کلام کو بد جانتا تہا علما اور طلبا سے اور اسکے بہت شعر نادر ہین — اسی برس مین فوت ہوا حسن ابن زیاد لولوی فقیہہ کہ دوستان ابو حنیفہ سے تہا اور ابو داؤد سلیمان بیٹا داؤد طیالسی کا جو صاحب سند ہے جان بحق ہوا پیدایش اوسکی ۱۳۳ھ مین تہی — اسی برس مین نضر بن شمیل بن خرشہ بصری نحوی خراسان مین جا کر مر گیا — جبکہ وہ بصرہ سے بارادہ مسافرت نکلا تو اوسکے وداع کی واسطے تین ہزار آدمی سرداران بصرہ سے نکلے تہے نضر نے اونکی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ قسم خدا کی اگر مجہکو ایک پیمانہ باقلی کا

ذکر مرنے شافعی کا

 ملتا تو بہی مین تمسے مفارقت نکرتا اور یہان سے نہ جاتا اون سبون نے یہہ سنا لیکن کوئی
خدا مین اسکا نہوا تب اوسنے دہانسے نکل کر مرو مین کہ متعلقات خراسان سنسے ہے
قیام کیا دہان وہ مالدار اور مصاحب مامون خلیفہ کا ہوا دسی سے رزق پاتا ۔
ایک روز نضر مامون پاس بیٹہا تہا مامون نے کہا کہ مجہے حدیث نقل کی ہے ہشیم
نے مجالدسے اوسنے شعبی سے اوسنے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا ہے رسول صلعم نے
جبکہ نکاح کرے ایک مرد عورت کو اوسکے قرض اور جمال کے واسطے تو اوس مرد کا
فقر بند ہوگا اور لفظ سداد کو جو اس حدیث مین ہے فتح سین سے پڑہا تب نضر نے اوس
حدیث کو کسرہ سین سداد سے پڑہا ۔ مامون یہہ سنکر اسکی طرف مخاطب ہوا اور پوچہا
کہ یہہ جو تو نے پڑہا یہہ موافق کسکی لحن کے ہے اوسنے کہا ہشیم کے (یہہ بہت غلطی
کرنے والا تہا) تب امیر مومنون نے اوسکے لفظ کا تتبع کیا اور پوچہا کہ ان دونون مین
کیا فرق ہے اوسنے کہا کہ سداد بفتح بمعنی قصد کرنے قرض کے ہے اور قصد کرنے
رشتنہ اور ترشش روئی کے ہے اور سداد بکسر معنی نفقہ اور خرچ کے اور ہر چیز کے
جسے بند کی جائے ایک شے اور اسکی سند مین بیت عبد اللہ بن عمر بن عمرو بن عثمان
بن عفان مشہور عربی شاعر کے پڑہین جو مشہور ہے تب مامون نے حکم کیا کہ اسکو
پچاس ہزار درہم انعام دین ۔ نضر یارون خلیل بن احمد سے تہا ۔ نضر فتح
نون اور سکون ضاد معجمہ اور راء کے ہے اور شمیل ضم شین سے اور خرشہ فتح خا معجمہ
سے اور عرج فتح عین مہلہ اور سکون راء اور جیم سے زمین سخت ہے مکہ اور مدینہ مین

پہر شروع ہوا ۲۰۵ سنہ ہجری

اسی برس مین عامل کیا مامون نے طاہر بن حسین کو مدینہ سلام مشرقی ضلع پر اور اوسنے تمام
مشرق کا بندوبست کیا اسی برس مین یعقوب بن اسحق بن زید بصرے مقری ہوا

ذکر مرنے شافعی کا

ہوا وہ بہی ساتون قاریون مین سے تہا اوسکی قراءت مین ایک روایت مشہور ہے کہ قرارۃ اوسنے پڑہی سلام بن سلیمان طویل کے آگے اور سلام نے عاصم بن ابی النجود کے آگے اور عاصم نے عبد الرحمن سلمی کے آگے اور عبد الرحمن نے علی بن ابیطالب کے آگے علی نے رسول اللہ صلعم کے آگے پڑہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۶ ہجری

اس برسمین حاکم بن ہشام صاحب اندلس چہبیوین ۲۶ ذی الحجہ کو فوت ہوا شروع حکومت اوسکی صفر سنہ ۱۸۰ مین تہی عمر اوسکی باون برسکی تہی اوسکے انیس ۱۹ بیٹے بعد مرنے کے تہے جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا عبد الرحمن ابن الحکم اوسکے ملک پر حاکم ہوا — اسی برسمین موا محمد بن مسیر معروف بقطرب نحوی اسنے نحو سیبویہ سے پڑہی یہہ ہمیشہ قبل صبح کے سیبویہ پاس واسطے پڑہنے کے جاتا اوسے قبل صبح کے سیبویہ نے کہا تو نہین ہے مگر قطرب یہہ ایسا مشہور ہوا کہ اوسکا لقب ہوگیا اسی برسمین انتقال کیا ابو عمرو اسحاق شیبانی لغوی نے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۷ ہجری

اس برسمین موا طاہر بن الحسین جمادی الاولی مین بخار سے — اسنے جمعہ آخر کو جو نماز پڑہی تو مامون کی دعا کو ترک کیا اور قصد کیا کہ اوسکی بیعت کو فسخ کرے لیکن مر ہی گیا — طاہر کا نڑا تہا اور لقب اوسکا ذو الیمینین تہا یعنے صاحب دو داہنی ہاتہہ کا چنانچہ بعضے شعرا نے کہا ہے — اے صاحب دو داہنی ہاتہہ کے اور ایک آنکہہ کے ایک انکہہ ناقص ہے اور ایک ہاتہہ زاید ہے اسی برسمین فوت ہوا بشیر بن عمرو زاہد فقیہہ وہ غیر ہے بشر انجانی کا — اسی برسمین فوت ہوا

ذکر مرنے شافعی کا

۵۶۸ محمد بن عمر بن واقد واقدی نے عمر اوسکی اٹھتر برس کی تہی یہہ بہت جانتا تہا جہاد کرنے
والون کو اور اختلاف علما کو لیکن حدیث مین ضعیف تہا۔ تصنیفات اوسکے کئی ہین
اور مامون ہی اوسکے بڑی عزت اور اکرام کرتا تہا اور رعایت اور پاس بہت رکہتا
وہ حاکم قضا تہا بغداد کی شرقی جانب مین۔ اسی برس مین فوت ہوا محمد بن عبد اللہ
بن عبد الاعلی کہ مشہور ابن کناسہ تہا یہہ بہانجا ابراہیم بن ادہم کا تہا۔ یہہ عالم
عربیۃ اور شعر اور تاریخ کا تہا۔ اسی برس مین جان بحق ہوا ابو زکریا یحیی زیاد بن عبد اللہ
کہ مشہور فرا دیلمی کوفی ہے یہہ نحو مین اور لغت مین اور فنون ادب مین سب کوفیون سے
غالب اور زبردست اعلم عالم تہا بلکہ امام تہا ان چیزون مین۔ جاحظ کہتا ہی کہ مین
بغداد مین سنہ ۲۰۴ مین گیا جبکہ مامون بہی وہان گیا تہا فرا اوس زمانہ مین میرے پاس
آتا تہا اس ارادہ پر کہ مجھسے علم کلام مین کچھہ پڑھے لیکن اوسکی طبع مناسب نہوئی
اوسکے مامون نے فرا کو اپنے لڑکون کے واسطے معلم مقرر کیا۔ فرا کی بہت تصنیفات ہین
اونمین سے کتاب حدود اور کتاب معانی اور کتاب نہی وغیرہ ہین یہہ شخص مکہ کے رستہ
مین فوت ہوا عمر اوسکی تریسٹھہ برس کی تہی۔ فرا پوستین نہین بناتا تہا اور نہ اوسے
بیچتا تہا بلکہ یہہ لقب اوسکا اسواسطے ہوا کہ وہ چیرتا تہا کلام کو

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۸ ہجری

اس برس مین جان بحق تسلیم ہوا فضل ابن ربیع

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۹ ہجری

اس برس مین میخائیل بادشاہ روم کا فوت ہوا بادشاہت اوسکی نو برس تک
تہی بعد اوسکے مرنے کے اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا جسکا نام توفیل تہا۔ اسی برس مین

ذکر مرنے شافعی کا

برس مین فوت ہوا ابو عبیدہ محمد بن حمزہ لغوی یہہ میل طرف خوارج کی بہت رکھتا تہا ۲۰۹
عمر اوسکی نناویں برس کی تہی ۹۹ یہہ علم کا ذخیرہ رکہتا تہا لیکن باوجود اس فضیلت کے
جب شعر پڑہتا تو توڑ کر پڑہتا اور موزون نہ پڑہ سکتا تہا اوسکی تصنیفات مین سے
قریب دوسو کتاب کے ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۰ ہجری

اس برس مین فتح پائی مامون نے ابراہیم ابن محمد بن عبد الوہاب پر یہہ غیر تہا
ابراہیم امام سے — وہ مشہور ابن عایشہ تہا اسنے معہ ایک جماعت سرداروں کے
کوشش کی تہی واسطے بیعت ابراہیم بن مہدی کے — تب اوس جماعت کو گرفتار
کیا بعد اوسکے ابن عایشہ کو سولی دی وہ اول عباسی تہا جو سولی دیا گیا پہر اوسے
اوتار کر اور کفن دے اور نماز پڑہ کر دفن کیا — اس برس کے ربیع الاخر مین
چارس اسود نی ابراہیم بن مہدی کو بسبب بہاگنے کے دو عورتوں کے ساتھہ عورتوں
کے لباس مین قید کیا جب مامون کے آگے اوسے لائے تو اوسنے اوسے قید کیا
اور بعد چند روز کے چہوڑ دیا بعض نے کہاہے کہ اوسکی شفاعت حسن بن سہل نے
کی اور بعض نے کہا کہ اوسکے بیٹے بوران نے اور یہہ بہی کہتے ہین کہ مامون نے
خود اوسکو معاف کیا — اس برس مین آیا مامون بوران بیٹی حسن بن سہل پاس حسن
بن سہل مقیم تہا فم صلح مین مامون بعد اوسے وہان گیا اور آیا بوران پاس بوران کی
دادی نے ہزار دانہ موتی کے کہ بہت بیش قیمت تہے اوسپر سے تصدق کئے اور
روشنی کی ایک شمع عنبر کی جسکا وزن چالیس من کا تہا .... حسن بن سہل نے نام جاگیروں
کے رقعوں کے نام پر لکھہ کر سرداروں پر تقسیم کئے جو رقعہ جسکے ہاتہہ آیا اوسے
جاگیر جو اوس رقعہ مین لکہی تہی دی مین کہتا ہون سنہ ۲۰۳ مین گذرا ہے کہ حسن بن سہل

ذکر مرنے شافعی کا

۵۷ کی عقل بسبب سودے کے جاتی رہی تہی اور اسی واسطے قید ہوا تہا ہر کودہ اسکے بعد اچہا ہوگیا تہا اور اپنے گہر کو پہر آیا تہا لیکن یہہ ذکر نہین کیا اسی برس مین موسیٰ عیسیٰ بیٹے مہدی کی پیدائش اوسکی ۱۶۰ سنہ مین تہی شوہر اوسکا موسے بیٹا عیسے بیٹے موسے بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبداللہ بیٹا عباس کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۱ ہجری

اسی برس مین حکم کیا مامون نے کہ منادی پکاری کہ مین بری الذمہ ہون اوس شخص سے جو معاویہ کو نیکی سے یاد کرے یا اوسکو بزرگی دے کسی اصحاب رسول اللہ صلعم پر اسی برس مین فوت ہوا ابو عتاہیہ شاعر اسی برس مین جان بحق ہوا ابوالحسن سعید بن مسعدہ اخفش نحوی بصری ــ معنے اخفش کے چہوٹی آنکہون والا کم بینائی ہے ــ یہہ عربی مین بصریون مین امام تہا اسنے نحو سیبویہ سے پڑہی تہی لیکن یہہ سیبویہ سے عمر مین بڑا تہا ــ کہا اسنے کہ سیبویہ نے کوئی چیز اپنی کتاب مین بے میرے دکہلائے نہین لکہی ــ اخفش کی کتنی ہی تصنیفات ہین ــ اسی نے زیادہ کی ہے عروض مین ایک بحر جسکا نام خبب ہے ــ تین شخص مسمی با خفش ہین پہلا تو اخفش بڑا ہے وہ ابوالخطاب عبدالحمید رہنے والا ہجر کا ہے یہہ بہی نحوی تہا دوسرا اخفش اوسط وہ سعید بن مسعدہ امام مذکور ہے تیسرا اخفش چہوٹا جو نحوی ہے وہ علی بن سلیمان بن فضل ہے اور یہہ بہی نحوی تہا اور فوت ہوا ۳۱۵ سنہ مین اور کہتے ہین ۳۱۶ سنہ مین اسی برس مین عبدالرزاق صناعی محدث جان بحق ہوا وہ مشایخ احمد بن حنبل سے ہے اور شیعہ تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۲ ہجری

اس برس مین ظاہر کیا مامون نے قول قرآن کے مخلوق ہونے کا اور علی بن ابیطالب

ذکر مرنے شافعی کا

ابیطالب کی فضیلت کا تمام صحابہ پر اور کہا کہ وہ بہترین خلایق ہے بعد رسول اللہ صلعم کے — اسی برس مین محمد بن یوسف جو مشایخ ہے بخاری کا فوت ہوا ۵۷۱

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۳ ہجری

اس برس مین مامون نے اپنے بیٹے عباس کو حاکم جزیرا اور ثغور اور عواصم کا کیا اور اپنے بہای اسحق معتصم کو شام و مصر کا حاکم کیا اور غسان بن عباد کو سند کا حاکم کیا — اسی برس مین فوت ہوا ابراہیم الموصلی مغنے یہہ پہلے کوفی تہا لیکن موصل مین گیا تہا جب وہان سے آیا تو موصلی مشہور ہوا — اس برس مین موئے علی بن جبلہ شاعر اور ابو عبد الرحمن مصری محدث — اس برس مین اور کہا گیا ہے سنہ ۲۱۸ مین ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب الحمیری مصر مین فوت ہوا یہہ ابن ہشام وہ ہے جسنے ابن اسحاق کے واسطے جمع کیا خصلت رسول اللہ صلعم کو لڑایون اور سافرتون سے اور اسکے ارستگی اور شرح سہیلی نے کی ہے اور ابن ہشام مذکور اہل مصر سے ہے اور اصل اوسکی بصرہ تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۴ ہجری م

اس برس مین عامل کیا مامون نے عبد اللہ بن طاہر کو خراسان پر — اسی برس مین صلاحیت پائی حال ابی دلف نے مامون کے سبب سے — ابو دلف اصحاب امین سے تہا جب مامون پاس آیا تو بہت خایف تہا لیکن مامون نے اوسپر اکرام کیا اور اوسکا مرتبہ بلند کیا — اس برس مین اور کہتے ہین سنہ ۲۱۳ مین ادریس بن ادریس بن عبد اللہ بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابیطالب مغرب مین راہی ملک عدم کا ہوا اور اسکی جگہہ اسکا بیٹا محمد بن ادریس فلس اور بربر پر حاکم ہوا بہای اسکا قسم بن

ذکر مزنی شافعی کا

۵۷ اور اسی برس طبخه اور او سکے متعلقات کا اور صنہاجہ اور عمارہ کا حاکم اسکا بہائی عمر ہوا اور حاکم ہوا ابو زیا سلیب کا بہائی او سکا داؤد اور دوسرا بہائی او سکا یحیے شہر دادی اور متعلقات اوسکے کا حاکم ہوا اور باقی بہائی اوسکے ملک بربر پر ریاست کرتے تہے ذکر باقی گذرے ہوئکا سنہ ۲۱۳ مین کرینگے اگر چاہا اللہ تعالے نے — اس برس مین وفات پائی ابو عاصم بن مخلد شیبانی جو حدیث مین امام ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۵ ہجری

اس برس مین مامون نے قصد لڑائی روم کا کیا اور منبج اور انطاکیہ اور مصیصہ اور طرسوس سے ہوکر اوس طرف سے ماہ جمادی الاول مین شہر دن روم مین پہنچا اور وہان کے قلعون کو فتح کرکے پہر آیا اور متوجہ دمشق کا ہوا — اسی برس مین ابو سلیمان دارانی زاہد دریا مین اور مکی ابن ابراہیم بلخی جو مشایخ بخاری کا ہے اور ابو زید سعید نحوی لغوی کہ جنکی عمر ترانوین برسکی تہی فوت ہوئے اور اسی برس مین ابو سعید اصمعی لغوی بصری ہوا اور لکہا ہے کہ سنہ ۲۱۶ مین اور سنہ ۲۱۷ مین بہی لکہا ہے — نام اصمعی کا عبد الملک بن قریب بن عبد الملک بن صالح تہا — عمر اسکی قریب اٹہاسی برسکی تہی اور اصمعی منسوب ہے اپنے دادا اصمع کی طرف یہہ امام تہا اخبار اور نوادر اور لغت مین اسکی دس کتابین ہین اونمین سے کتاب خلق الانسان اور کتاب الاخباس اور کتاب الانوار اور کتاب الصفات اور کتاب المیسر والقداح اور کتاب الفرس اور کتاب الابل اور کتاب الشار الجزیرہ العرب اور کتاب النبات اور سوا اسکے ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۶ ہجری

اس برس مین مامون نے شہر دن روم مین جاکر بعد قتل و قمع کے چند قلعون کو فتح کرکے

ذکر قران مجید کے باب مین

فتح کرکے دمشق پہر آیا پہر یہان سے اسی برس کے ذی الحجہ مین مامون مذکور
مصر کو گیا — اسی برس مین فوت ہوئی ام جعفر کہ زبیدہ بغداد مین

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۷ ہجری

اس برس مین پہر آیا مامون مصر سے شام مین اور بلاد روم مین داخل ہوکر لولوۃ مین
تین مہینے دس دن رہا پہر باارادہ پہر آنے کے کوچ کیا وہان پیغام صلح بہیجا بادشاہ
روم نے لیکن صلح نہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۸ ہجری

ذکر اوس خبر کا جو قران مجید کی باب مین ہوا

اسی برس مین کہلا بہیجا مامون نے اسحق بن ابراہیم عامل بغداد کو کہ قاضیون اور گواہون
اور اہل علم کا امتحان لے جو شخص کہے کہ قران مخلوق اور نو پیدا ہے اوسے چہوڑ دے
اور جو اوسکا انکار کرے اوسے مجہے آگاہ کرتا کہ مجہے اوسکی رائے معلوم ہو —
اوسنے بموجب حکم کے بغداد کے عالمون کو جمع کیا اونمین قاضی القضاۃ بشر بن ولید
کندی اور مقاتل اور احمد بن حنبل اور قتیبہ اور علی بن جعد اور غیر انکی تہے جبکہ آگے
حاکم نے نامہ مامون کا پڑہا پہر بشر بن ولید کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تو کیا کہتا ہے
قران کے باب مین اوسنے کہا قران کلام خدا ہے تب اوسنے کہا مین تجہسے
یہہ نہین پوچہتا یہہ بتا کہ آیا وہ مخلوق ہے اوسنے کہا اللہ ہر شئے کا پیدا کرنیوالا
ہے حاکم بغداد نے پوچہا کہ قران بہی شئے مین داخل ہے اوسنے کہا ہان پہر
حاکم نے پوچہا کہ قران مخلوق ہوا اوسنے کہا وہ خالق نہین پہر حاکم نے کہا مین تجہسے

ذکر قران مجید کے باب مین

۵۷۴ یہہ نہین پوچھا نہہ بتا کہ وہ مخلوق ہے اوسنے کہا جو بنیے تیرسے آگے بیان کیا اوسے
بہتر مین نہین بیان کرسکتا تب اسحق نے لکھنے والے کو حکم دیا کہ جو اسنے کہا لکھہ پہر
اسنے اوردن سے پوچھا لیکن اونہون نے بہی ایسا ہی کچھہ جواب دیا جیسا بشر نے دیا
تہا پہر احمد بن حنبل سے پوچھا تو قران مین کیا کہتا ہے اوسنے کہا وہ کلام خدا ہے
حاکم نے پوچھا کہ وہ مخلوق ہے اوسنے کہا کلام خدا ہے مین اسمین زیادہ نہین کہہ سکتا
اوسنے پوچھا کہ معنی سمیع بصیر کے کیا ہین تب احمد نے کہا اللہ ایسا ہے جیسا اوسنے
اپنی نفس کی تعریف کی ہے اوسنے پوچھا کہ اسکے کیا معنے ہین اوسنے کہا مین نہین جانتا
جو اوسنے اپنا وصف کیا ویسا ہی ہے پہر قتیبہ اور عبداللہ بن محمد اور عبد المنعم بن ادریس
نواسہ وہب بن منبہ اور اونکے گروہ سے پوچھا اونہون نے جواب دیا کہ قران
مجعول ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہمنے کردانا اوسے قران عربی اور قران محدث
ہے بدلیل قول خدا تعالے کے وہ چیز کہ آئے اونکو ذکر سے خدا اونکے سے محدث ہے
اسحاق نے پوچھا جو شئی کہ مجعول ہے وہ مخلوق ہے اونہون نے کہا ہان اوسنے کہا
پس قران بہی مخلوق ہے اونہون نے کہا ہم قران کو مخلوق نہین کہہ سکتے لیکن وہ مجعول
ہے تب ہر شخص کا منقولہ لکہہ کر مامون کے پاس بہیجا مامون نے اوسکے جواب مین
لکہا اسحق بن ابراہیم کو کہ طلب کر تو قاضی القضاۃ اور ابراہیم بن مہدی کو اگر وہ دونو
قران کے خلق ہونے پر گویا ہون تو بہتر والا نہ اونکی گردن مارے اور سوا اُن دونو
کے جو خلق قران پر قایل نہو اوسکو پا بجولان کرکے میرے پاس بہیجدے تب اسحاق نے
اونکو جمع کرکے حکم مامون کا سنایا تب بشر اور ابراہیم اور سب وہ لوگ جو حاضر ہوے
تہے سب قایل خلق قران کے ہوئے مگر چار آدمی کہ وہ احمد بن حنبل اور قواریری اور
سجادہ اور محمد بن نوح مضروب یہہ قایل بخلق قران نہوے تب اسحاق نے حکم
کیا کہ ان کو بیڑیان پہنائین پہر بعد اوسکے اونسے پوچھا تب سجادہ اور قواریری

ذکر مرنے مامون کا

جواب دیا خلق قران سے تب چھوڑ دیا اون دونو کو اور احمد بن حنبل اور محمد بن نوح
مضروب نے اپنے قول پر اصرار کیا تب بھیدیا اونکو طرسوس مین — پھر نامہ مامون کا
آیا اوسمین لکھا تھا کہ مینے سنا ہے کہ بشر بن ولید اور اوسکے ہمراہیون نے
جواب دیا ہے ساتھہ تاویل کرنے ایہ کریمہ کے جو عمار بن یاسر کے حق مین اللہ نے
نازل کی ہے وہ یہہ ہے من اکرہ وقلبہ مطمین بالایمان لیکن حقیقت مین اونھون نے
تاویل مین خطا کی ہے کیونکہ اللہ نے اس ایہ سے ارادہ کیا ہے اوس شخص کا جو
معتقد ایمان کا اور ظاہر کرنیوالا شرک تہا اور نہین ہے یہہ ایہ اوس شخص کی حق مین
جو معتقد شرک اور مظہر ایمان ہو چاہیے کہ اونکو طرسوس مین بھیدے تو رہین
وہان جب تک امیر المومنین بلاد روم کو جائے تب اسحق نے اوسکو گرفتار کرکے بھیجدیا
جب یہہ لوگ رقہ مین پہنچے تو مرنے مامون کے خبر سنکے بغداد مین پھر آئے

ذکر مرض مامون اور اوسکی موت کا

اسی سنہ ۲۱۸ مین تیرہوین جمادی الاخر کو مامون بیمار ہوا باعث اس بیماری کا سعید
بن العلاف نے یہہ کہا ہے کہ ایک روز مامون نے مجھے بلایا اوسوقت مامون
اور اوسکا بھائی کنارہ نہر بدندون پر پانی مین پانو ڈالے بیٹھے تہے — مجھے
پوچھا اوسنے کہ کیا چیز کہا کر اس صاف اور میٹھی پانی کو ہم پیوین مینے کہا امیر المومنین
ہے خوب جانتا ہے تب اوسنے کہا کہجور ان باتون مین تھی ہی کہ چابکسوار ڈاک
معہ پالان کے جسمین کچھہ کہانی کی چیز تہے آئے تب مامون نے غلام کو کہا دیکھہ
اگر اسمین رطب ہون تو لیا — خادم گیا اور معہ ایک برتن کے جسمین کہجور بہت
تحفہ تہین پھر آیا اوسنے شکر خدا کا اور ہم سب متعجب ہوئے اور اوسنے اور مینے

ذکر اخبار و سیر مامون کا

۵۷۶ کہا یا اوس کہجو ر دن مین سے اور اوسکے بعد اوس نہر مین سے پانی پیا جب وہان سے
کہڑے ہوئے تو کوئی ایسا باقی نرہا کہ بخار مین مبتلا نہوا اور معتصم عراق مین آنے تک
بیمار رہا۔ مامون نے وقت بیماری کے اپنے بہائی معتصم کو اپنے بیٹے عباس
کے سامنے تقوی خدا کی اور رعایا پر اچہی حکومت کرنی کی وصیت کی پہر معتصم
سے کہا تجہہ پر ہے عہد اللہ کا اور ذمہ رسول اللہ کا چاہیے کہ حق خدا کو قائم رکہہ
اور بندگی خدا کی اختیار کر اور گناہ کو ترک کر کیونکہ مینے ریاست کو تجہہ پر مقرر کیا
اوسنے کہا قسم خدا کی ہان پہر مامون نے کہا یہہ چچا کی بیٹی یعنی اولاد امیر المومنین مین انکی
تربیت اچہی کر اور انکے گناہون سے درگذر اور ہر برس انکو اپنے پاس بلا یہہ کہکر
مامون اٹہارہوین رجب کو اسی برس مین فوت ہوا۔ عباس اسکے بیٹے اور معتصم
اسکے بہائی نے اوسکی لاش طرسوس مین لیجا کر خاقان غلام رشید کے گہر مین اوسے
دفن کیا۔ نماز اوسپر معتصم نے پڑہائی بادشاہت مامون کی بیس۲۰ برس پانچ مہینے
تیئس۲۳ دن تہے سوا اون دنون کے جنمین بلائے گئے اسکی خلافت پر جب اونکا
بہائی امین محمد کہرا ہوا تہا بغداد مین۔ پیدایش اسکی پندرہوین ربیع الاول ۱۷۰
مین تہی اور کنیت اوسکی ابو العباس تہی۔ یہہ مرد میانہ قد گورا خوبصورت بڑی گڑہی
ڈاڑہی والا تہا۔ لکہا ہے کہ گندم گون بہگنا تنگ پیشانی تہا رخسارہ پر اوسکے ایک
تل سیاہ تہا

ذکر بعضی اخبار اور سیرت مامون کا

دمشق مین مال مامون کا بہت خرچ ہوگیا یہانتک اوسپر تنگی ہوئی سب اسکا
شکوا معتصم کے آگے کیا اوسنے کہا اے امیر مومنین شکوہ کرتا ہے تو مال کا وہ پورا
ہوجائے گا جمعہ کے بعد۔ معتصم نے بابت خراج اپنے ملک کے تیس۳۰ لاکہہ اوس

ذکر بادشاہت معتصم کا

اوس پاس بھیجدئے یہہ مال جب مامون پاس آیا تب مامون نے یحیے بن اکثم سے کہا نکال تو اس مال کو کہ دیکھون مین جب اوسنے نکالا تو دیکھا کہ اچھی طرحسے ڈھپا گیا گیا ہے تب مامون نے اوسکو امر عظیم تصور کیا اور سب لوگ خوش ہوئے اور متعجب ہوئے ــ مامون نے ابو محمد سے کہا یہہ بری بات ہے کہ ہم تو مال مین تصرف کرین اور ہمارے یار نا امید پہرین ــ پہر محمد بن رواد کو بلایا اور کہا رکھہ واسطے فلانے کے اولاد کی ایک لاکہہ اور فلانے کی اولاد کے لئے مثل اوسکا اور فلانی کے اولاد کے لئے مثل اوسکا اسطرح چوبیس لاکہہ اونہین بار برداری پر لاد کر بانٹے ــ مامون شعر بہی کہتا تہا ــ مامون سادات کیطرف میل بہت رکہتا تہا اور احسان کیا کرتا تہا چنانچہ فدک کو اولاد فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کو پہیر دیا اور دیا وہ محمد بن یحیے بن الحسن بن زید بن علی بن الحسن بن علی بن ابیطالب کو کہ وہ اوسکو حق دارون پر تقسیم کرے جو اولاد فاطمہ سے ہون مامون فاضل اور جامع علوم تہا

ذکر بادشاہت معتصم کا جو آٹہوان عباسیونکا تہا

معتصم کی خلافت پر بیعت ابی اسحق محمد بن ہارون الرشید نے بعد مرنے مامون کے لی جب بیعت ہوئی تو لشکر نے شور کیا اور کہا کہ عباس بن مامون کی بیعت کرنی چاہئے معتصم نے یہہ حال دیکہہ کر عباس پاس نامہ بہیجا عباس نے اوس نامہ کو دیکہہ کر لشکر سے پکار کر کہا کہ بیٹہے اپنے چچا کی بیعت کی تب لشکر شور و غل سے باز رہا ــ معتصم معہ عباس ابن مامون کے بغداد کو گیا اور غرہ ماہ رمضان کو داخل بغداد ہوا اسی برس مین بشر بن غیاث مریسی نے انتقال کیا جو قایل خلق قران کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۹ ہجری

 اس برس مین بلایا معتصم نے احمد بن حنبل کو اور اوسے پوچھا خلق قران مین لیکن اوسنے اقبال خلق قران کا کیا تب اوسکو کوڑے لگوائے یہانتک کہ بیہوش ہوگیا اور جلد پہٹ گئی پہر قید کیا — اس برس مین ابو نعیم فضل تیمی کہ مشائخ بخاری اور مسلم سے ہے فوت ہوا پیدایش اسکی سنہ ۱۳۰ مین ہوئی یہہ مرد شیعہ تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۲۰ ہجری

اس برس مین معتصم سامرا کے بناسنے کے لئے قاطول مین گیا اور بغداد مین اپنے جگہہ اپنے بیٹے واثق کو خلیفہ کیا — اسی برس مین معتصم نے اپنے وزیر فضل بن مروان کو جو تمام امور کا مالک تہا موقوف کیا اور اوسکی جگہہ محمد بن عبد الملک زیات کو مقرر کیا — اس برس مین وفات پائی محمد جواد بن علی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب علیہم السلام نے یہہ بہی امامیہ کے نزدیک بارہ امامون مین سے ہین انکے جنازہ کی نماز واثق نے پڑہائی — عمر اون حضرت کی پچیس برس کی تہی — بغداد مین اپنے دادا موسیٰ بن جعفر کے پاس مدفون ہوئے — محمد بن جواد نوین امام ہین بارہ مین سے انکے باپ علی الرضا کا حال سنہ ۲۰۳ مین گذرا اور باقیون کا حال ہم آگے بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۲۱ ہجری

اس برس مین قاضی قیروان احمد بن محرز جان بحق ہوا یہہ عالم عامل زاہد تہا اسی برس مین آدم بن ابی اناس عسقلانی جو بخاری کا مشائخ ہے اوسکی صحیح مین فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۲۲ اور سنہ ۲۲۳ ہجری نبوی

ذکر فتح عموریہ کا اور قید کرنے عباس بن مامون کا اور مقید ہونا اوسکا اور مرنا اوسکا

اسی برس مین توفیل بادشاہ روم نے مع لشکر عظیم کے خروج کرکے زبطرہ مین پہنچکر
قتل کیا اور لوٹا اور جو مسلمان آگے آیا اوسے مارا جب معتصم کو یہہ خبر پہنچی اور سنا
کہ ایک عورت ہاشمیہ جو روم کی قید مین ہے وا معتصماہ کہکے روتی ہے برا معلوم ہوا
اسکو اور اوسی وقت اپنے لشکر کو جمع کرکے ستائیسوین جمادالاولی اس برس کے
مین اسنے کوچ کیا ۔ رستے مین سنا کہ عموریہ پیدائش کی جاے نصرانی کے ہین
اور قسطنطنیہ سے اوسے بزرگ جانتے ہین اور اوسے کسو نے تعرض نہین کیا ابتداے
اسلام سے ۔ معتصم نے جہاز سلاح کی لکڑی سے کہ پہلے نہ تہی اور خیمہ ادوری کی
کے بنائی اور کوچ کرکے نہر پر جو دریا سے قریب اور طرسوس سے ایک دن کی
مسافت پر ہے اوترا اور اپنے لشکر کے تین ٹکڑے کئے ایک ٹکڑا افشین خیذر بن کاوس
کے ساتھ میمنہ پر رکہا دوسرا فرقہ اشناس کے ساتھ میسرہ پر اور ایک فرقہ معہ
معتصم کے درمیان مین اور فاصلہ ہر ہر فرقہ مین دو فرسنگ کا رکہا ۔ معتصم نے حکم
کیا کہ قریون کو جلادین اور شہرون روم کو خراب کرین لشکر نے ایسا ہی کیا حتی کہ
عموریہ پاس سب سے پہلے اشناس پہر معتصم پہر افشین پہنچی اور عموریہ کو گہیر لیا اوترنا
اس لشکر کا اوپر چہٹی رمضان اس برس مین ہوا ۔ منجنیق سے لڑائی ہونے لگی
۔ مسلمانون اور روم مین بڑی لڑائی ہوئی کہ اوسکا بیان موجب طول کا ہوتا ہے
آخر کو مسلمانون نے دیوار قلعہ کو کئی جاے سے ضرب منجنیق سے توڑ کر شہر پر ہجوم

ذکر فتح عموریہ کا اور قید کرنا مامون کا

 کیا اور رعایا کو قتل کیا اور لوٹا لوگ ہر طرف سے گرفتار ہوکر معتصم کے پاس آئے اور حکم کیا کہ عموریہ کو ڈہا دیں اور جلا دیں معتصم وہان پچیس روز رہا پھر کوچ کرکے طرسوس میں آیا اثنا راہ میں اوسکو خبر پہنچی کہ عباس بن مامون سے ایک گروہ سرداروں نے بیعت کی ہے اور اوسکا ارادہ یہہ ہے کہ خلافت کو چہین لے تب معتصم نے عباس بن امون کو بلا کر گرفتار کیا اور افشین خیذر کے سپرد کیا جب منبج مین پہنچا تو عباس نے کہانا کہایا لیکن اسے پانی ندیا یہانتک کہ مرگیا منبج مین اوسے نماز اوسے بعضے بہائیون نے پڑہی معتصم اپنی مسافرت کو کم کرکے سامرا مین پہنچا — اسی سنہ ۲۲۳ مین بادشاہ افریقہ زیادہ اللہ بن ابراہیم بن الاغلب فوت ہوا بعد اوسکے اوسکا بہائی ابوعقال اغلب بن ابراہیم حاکم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۲۴ ہجری

اسی برس مین ابراہیم ابن مہدی ماہ رمضان مین جان بحق ہوا نماز جنازہ معتصم نے پڑہائی اسی برس مین ابو عبید قاسم بن سلام امام لغت فوت ہوا اوسکی عمر سڑسٹہ برس کی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۲۵ ہجری نبوی

اسی برس مین ابو دلف اور علی بن محمد مداینی مشہور راہی ملک عدم کا ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۲۶ ہجری نبوی

اسی برس مین معتصم نے افشین خیذر بن کاوس پر خفا ہوکر قید کیا یہانتک کہ وہ مرگیا قید مین بعد مرنے کے اوسکو سولی پر چڑہایا اور اوسکی لاش کو جلایا افشین وہ شخص تہا جو بابک مجوسی سے بیس برس تک لڑا جو حاکم جبال طبرستان پر تہا سے بڑی

ذکر وفات معتصم کا

بڑی لڑائی ہوئی کئی مرتبہ لشکر معتصم کا بہاگ گیا تب معتصم نے اوس لڑائی کے واسطے افشین مذکور کو بلایا تہا یہہ آنکر مدت دراز تک لڑا آخر کو افشین فتحمند ہوا اور شہر بابک البذ کا اسنے لے لیا اور بابک کو مقید کرکے معتصم پاس حاضر کیا اوسنے اوسے قتل کیا اسی برس مین فوت ہوا ابو ہذیل محمد بن عبد اللہ کہ بیارہ بصری کہ شیخ ہے معتزلہ کا عمر اسکی زیادہ سو سے تہی اسی برس مین فوت ہوا ابو عقال اغلب بن ابراہیم بن الاغلب بعد اوسکے مرنے کے اوسکا بہائی ابو العباس محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم ہوا بادشاہت اغلب کی دو برس نو مہینے تہی

پہر شروع ہوا ۲۲۷ سنہ ہجری

ذکر وفات معتصم کا

اسی برس مین جان بحق ہوا ابو اسحق محمد معتصم بن ہرون رشید اٹہارہ ۱۸ وین ربیع الاول کو سامرا مین مدت بادشاہت اوسکی آٹہہ برس آٹہہ مہینے اور دو دن تہے پیدایش اوسکی سنہ ۱۷۹ ہہ ہے وہ آٹہوان بادشاہ تہا اولاد بنی عباس سے جب وفات پائی تو آٹہہ بیٹیاں اور آٹہہ بیٹے چہوڑے وہ گورا سرخ ڈاڑہی والا تہا کہ درازی ڈاڑہی کی میانہ کی کئی تہی رنگ اوسکا مایل بسرخی تہا خلفا مین سے اول اسی کے لقب کی طرف لفظ اللہ اضافت کیا گیا — وہ خوش خلق تہا لیکن جب غضب مین آتا تو کچہہ قتل کرنے سے کچہہ خوف نکرتا — حکایت ہے کہ معتصم ایکدن کہ مینہہ برستا تہا اپنے یاروں سے جدا ہوا چلا جاتا تہا دیکہا کیا ہے کہ ایک بڈہا گدہے کو کہ کانٹوں سے لدا ہوا ہے لیجاتا ہے ناگاہ گدہا دلدل مین پہس گیا اور بوجہہ اوسپر سے گر پڑا بڈہا منتظر کہڑا تہا کہ کوئی آوے تو اوسے اٹہوادے معتصم نالبہ

ذکر بادشاہت واثق کا

۵. جب اوس پاس آیا تو اوسکے گدہے کو نکالا اور پوچہا اوسپر اوٹہا کر لادا پہر اوسکے مصاحب بہی آملے تب معتصم نے حکم کیا کہ گدہے والے کو چار ہزار درہم درے۔ ابن ابی داؤد کہتا ہے کہ معتصم نے اپنے ہاتہہ سے ایک کروڑ درہم تصدق کئی

ذکر بادشاہت واثق معتصم کے بیٹے کا

یہہ نوان بادشاہ عباسیون کا تہا واثق باللہ ہارون بن معتصم نے جس دن کہ باپ نے انتقال کیا یعنے اٹہارویں ربیع الاول پنجشنبہ کے دن ۲۲۷ھ مین بیعت کی واثق کی باونڈی رومیہ ہی نام اوسکا قراطیس تہا۔ اسی برس مین نوفیل بادشاہ روم کا ہلاک ہوا بعد اوسکے اوسکی زوجہ تذورہ اور اوسکا بیٹا میخایل بن نوفیل بادشاہ ہوئے۔

ذکر فتنہ دمشق کا

جب معتصم راہی ملک بقا کا ہوا قیسیہ نے دمشق مین جاکر فساد برپا کیا اور اپنے سردار کو گہیر لیا واثق نے یہہ حال دیکہہ کر اونپر لشکر بہیجا کہ سردار اوسکا رجا بن ایوب تہا اوسنے لڑائی کی تب قیسیہ مرج راہط مین جمع ہوئے وہان ڈیڑہ ہزار آدمی کے قریب مارے گئے اور باقی بہاگے اور حکومت دمشق کی راہ پر صلاح لائے اسی برس مین بشر بن حارث زاہد جو مشہور حافی تہا ربیع الاول مین فوت ہوا

پہر شروع ہوا ۲۲۸ھ ہجری

اسی برس مین سننے ہی مکانون کو مثل جزیرہ صقلیہ کے مسلمانون نے فتح کیا حاکم صقلیہ کا محمد بن عبد اللہ بن اغلب تہا جو ملک صقلیہ سے شہر بلرم مین رہتا تہا یہہ اپنے

ذکر فتنہ دمشق کا

اپنے شہر سے نکلا نہین لیکن لشکرون اور سرداردن کو مہیا کرکے بھیجتا تہا وہ فتح کرتے اور لوٹتے تہے زوجہ اسکی صقلیہ مین اُنیس برس رہی اور ۲۲۸ھ مین رجب کے مہینے مین فوت ہوئی یہہ ہم ذکر کرینگے اگر خدا تعالے نے چاہا اسی برس مین ابو تمام حبیب بن اوس طائی شاعر فوت ہوا اسی برس مین واثق نے اشناس کو تاج اور موتیون کی لڑی دی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۲۹ ہجری

اس برس مین واثق نے کاتبون کو گرفتار کرکے اونپر مال کثیر مقرر کیا اسی برس مین خلف بن ہشام بزار نے وفات پائی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۳۰ ہجری

اسی برس مین عبد اللہ بن طاہر جو امیر خراسان کا تہا نیشاپور مین فوت ہوا عمر اوسکی اڑتالیس برس کی تہی اوسکی جگہہ واثق نے اوسکے بیٹے طاہر عبد اللہ کو عامل کیا — اسی برس مین مجوس نے دریا کی طرف سے نواح شہر اندلس سے شہرون اور مسلمانون پر خروج کیا — مسلمانون سے اور اون سے اندلس مین کئی لڑائیان ہوئین آخر کو مسلمان بہاگے اور مجوسی اونکو مارتے چلے آئے یہانتک کہ اشبیلیہ مین داخل ہوئے اور لشکر عبد الرحمن اموی صاحب اندلس کا اونسے ملا پہر مسلمان ہر طرف جمع ہوئے تب مجوسی اپنے گہوڑون پر چڑہ کر اپنے شہر کو بہاگے اسی برس مین اشناس ترکی بعد مرنے عبد اللہ بن طاہر کے نو دن کے فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۳۱ ہجری

ذکر موت واثق کا

۵۸۴ اسی برس مین مخارق مغنی جان بحق تسلیم ہوا اور ابو یعقوب یوسف بن یحیے البویطی فقیہہ صاحب شافعی کا فوت ہوا یہہ بہی ہوا تہا اوس آزمایش مین جو قرآن کے باب مین ہوئی تہی لیکن یہہ قایل اوسکے مخلوق ہونے کا تہا۔ بویطی ایک مرد صالحون مین سے تہا۔ بویطی منسوب ہے بویط کی طرف جو ایک قریہ مصر کا ہے اسی برس مین محمد بن زیاد جو مشہور ابن اعرابی کوفی ہے موا یہہ صاحب لغت تہا۔ اسکا باپ غلام سندی تہا علم اسنے فضل جنی صاحب مفضلیات سے پڑہا اس ابن اعرابی کے چند تصنیفات ہین اوسمین سے کتاب النوادر اور کتاب الانوار اور کتاب تاریخ القبایل اور غیر اسکے ہین پیدایش اسکی اوس رات مین ہے جسمین ابو حنیفہ فوت ہوا سنہ ۱۵۰ مین۔ اعرابی منسوب اعراب کی طرف بولتے ہین رجل اعرابی جبکہ وہ بدوی ہو اگرچہ عرب سے نہو اور رجل عربی بولتے ہین منسوب الی العرب کو اگرچہ بدوی ہو اور رجل عجمی اور عجم بولتے ہین جبکہ اوسکے زبان مین عجمہ ہو گو کہ وہ عرب سے ہو اور رجل عجمی منسوب عجم کیطرف ہے اگرچہ فصیح ہو محمد بن عزیز سجستانی نے اپنی کتاب تفسیر غرایب قرآن مین ایسا ہی ذکر کیا ہے

پہر سروع ہوا سنہ ۲۳۲ ہجری

ذکر موت واثق باللہ کا

واثق باللہ ابو جعفر ہارون بن معتصم باللہ اسی برس مین چوبیسوین ذیحجہ کو مرض استسقا سے فوت ہوا اطبا نے اسکا علاج یہہ تجویز کیا تہا کہ تنور گرم مین بٹہا دین جب تنور گرم مین بیٹہایا تو تخفیف معلوم ہوئی تب تنور سے اوسے

ذکر بادشاہ متوکل جعفر کا

اوسے نکالکر تنور کو پہر گرم کیا اور اوسمین پہلے دن سے زیادہ بیٹھایا اوسکو بخار
عارض ہوا تب وہان سے اوسے نکال کر ہودج مین بٹھایا چنانچہ اوسمین مرگیا
ہارون نے ہین اوسکو دفن کیا جب مرض واثق سخت ہوا تو نجومیون کو اوسنے
طلب کیا اونہون نے اوسکے زایچہ ولادت پر نظر کرکے حکم کیا کہ یہہ آج سے
پچاس برس تک زندہ رہیگا لیکن وہ بعد اونکے کہنے کے سوا دس روز
کے بچیا — یہہ گورا اہل بسرخی تہا اور بائین آنکہہ مین سفیدی تہی بادشاہت اسکی
پانچ برس اور نو مہینے کچہہ دن رہی عمر اسکی بتیس برسکی تہی — واثق سادات
کی عزت اور اکرام بہت کرتا — اسنے حرمین مین یہانتک مال بانٹا کہ اوسکے
زمانے مین وہان کوئی مانگنے والا نرہا جب اوسکے مرنیکی خبر اہل مدینہ نے سنی
تو اونکی عورتون نے یہہ مقرر کیا کہ ہر رات بقیع مین جاکر اوسکو روتی تہین اوسکے
احسان یاد کرکے — واثق بہی مثل مذہب اپنے باپ معتصم اور چچا مامون کے
آزمایش لوگونکی قران کے باب مین کرتا تہا اور اونسے اقرار خلق قران کا کرواتا تہا
اور اس امر کا کہ خدا آخرت کو بینا آنکہون کے ساتہہ نہوگا

ذکر بادشاہت متوکل جعفر بن معتصم کا جو دسوان بادشاہ عباسیونکا تہا

جب واثق نے انتقال کیا تو امرای دولت نے ارادہ بیعت محمد بن واثق کا
کرکے اوسے ٹوپی اور ذرہ سیاہ پہنائی — وہ ایسا چہوٹا لڑکا تہا کہ داڑہی
مونچہہ بہی نہ تہی پہر اونکی نزدیک اسکا بادشاہ ہونا خلاف مصلحت معلوم ہوا
تلاش کرتے تہے کہ اور کسکو بادشاہ کرین اور اولاد عباس مین سے ایک ایک
کو خیال مین لاتے تہے آخر کو متوکل کو لاکر احمد بن ابی داود نے اوسکو عمامہ اور
لباس شاہی پہنا کر اوسکے آگے زمین بوسی کرکے کہا تجہہ پر سلام ہو جو ای امیر المومنین

ذکر پکڑنے زیات کا

 — تب اوسکی خلافت پر بیعت ہوئی جس روز کہ واثق فوت ہوا یعنے چوبیسوینؔ ذی الحجہ ۲۳۲ھ مین عمر متوکل کی وقت بادشاہ ہونے کے چھبیس برسکی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۳۳ ہجری

ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

اس برسکے صفر مین متوکل نے محمد بن عبد الملک زیات کو گرفتار کرکے قید کیا اور سب مال اوسکا ضبط کیا پہر اوسکو لکڑی کے تنور مین کہ جسمین لوہے کی سلاخین اسطرح پر لگین تہین کہ مونہہ اونکا تنور مین تہا اور آدمیکو بیٹھنے اور حرکت کرنے ندیتی تہین ڈالدیا اوس تنور مین محمد بن زیات ایک مدت رہا آخر کو انیسوین شب ربیع الاول اس برس مین انتقال کیا طریقہ اسطرح کے تنور بنانے کا ابن زیات نے نکالا اور اسمین ابن اسباط مصری کو عذاب کرکے اوسکا مال چھینا تہا — ابن زیات مذکور دوست تہا ابراہیم صولی کا ایسا کہ جب عہدہ وزارت پر مین ہوا تو اوس سے ایک لاکھ درہم ڈنڈ کے لئے تب صولی نے شعر کہا کہ مضمون اونکا یہہ تہا مین تیرے آگے زمانہ کی مذمت کرتا تہا اب تیرے باعث سے زیادہ مذمت کرنے لگا تجھکو مینے جاے پناہ سمجھکر نکا بنایا تہا لیکن اب تیرے ہاتہہ سے امان چاہتا ہون — اسی برس مین متوکل نے اپنے بیٹے منتصر کو حاکم حرمین اور یمن اور طایف کا کیا — اسی برس مین ابو ذکریا یحیے بن معین بن عون بن زیاد بن بسطام مری بغدادی حافظ جو مشہور صاحب جرح و تعدیل تہا فوت ہوا یہہ امام اور حافظ تہا — لکہا ہے کہ یہہ رہنے والا ایک قریہ کا تہا جو متصل انبار کے ہے جسکا نام نقیا ہے امام احمد بن حنبل اسے بہت صحبت رکہتا تہا

ذکر پکڑنے زیارت کا

رکھتا تھا اور ان دونون نے بالاتفاق علم حدیث کا پڑھا ۔ دارقطنی نے کہا ہے ۸۷
کہ یحیے بن معین مذکور اوس گروہ سے ہے جو روایت کرتے ہین امام شافعی سے
پیدائش یحیے بن محمد مذکور کی ۱۵۸ سنہ مین اور وفات ۲۳۳ سنہ ماہ ذیقعدہ مین ہوئی
اور ذی الحجہ مین بہی لکھا ہے

پہر شروع ہوا ۲۳۴ سنہ ہجری

اس برس مین محمد بن مبشر کہ بغداد کے معتزلون مین سے تہا راہی ملک عدم کا ہوا
اور ابو خیثمہ زہیر محدث اور علی بن عبد اللہ بن جعفر کہ مشہور ابن مدینی حافظ اور
امام ثقہ تہا فوت ہوا

پہر شروع ہوا ۲۳۵ سنہ ہجری

اس برس مین سامرہ مین محمود بن فرح نے ظاہر ہوکر دعوے نبوت کا کیا اور ذوالقرنین
جانا ستائیس آدمیون نے اوسکی متابعت کی جب اوسکو اور اوسکے یارون کو
متوکل پاس لائے تو متوکل نے اپنے یارون کو حکم کیا کہ اوسکو سیلی مارو تب
ہر ایک نے دس دس سیلیان ماریں اور پہر ایسا مارا کہ مرگیا اور اوسکے یارونکو
قید کیا ۔ اسی برس مین فوت ہوا حسن بن سہل عمر اوسکی نوے برس کی تہی اسنے
دوا پیکر بہت قیام کیا تہا نتک کہ مرگیا اس برس مین ابراہیم بن اسحاق موصلی
جو گانے والا تہا مرگیا ۔ اسی برس مین سریج بن یونس بن سریج عابد بخی ہوا
اسی برس مین اور لکہا ہے کہ آنے والے سال مین عبد السلام بن رغبان جو شاعر مشہور دیک
الجن تہا فوت ہوا یہہ شیعہ تہا عمر اسکی ستتر برس کچہہ مہینے کی تہی

پہر شروع ہوا ۲۳۶ سنہ ہجری

ذکر بگڑنے زیارت کا

۸۸۸ اس برس مین حکم دیا متوکل نے ڈہانے قبر حسین بن علی بن ابیطالب کا اور روضہ مبارک کے گرد کے مکان ڈہا دئے لوگون نے اس حرکت بد سے اوسے منع کیا متوکل علی بن ابیطالب علیہ السلام سے اور اوسکے اہل بیت سے بہت بغض وعداوت رکہتا تہا اوسکے مصاحبون مین عبادہ مخنث تہا اوسکی پیشانی پر بال نہ تہے وہ اپنے پیٹ پر کرتے کے نیچے تکیا باندہ کر سر برہنہ کرتا تہا اور ناچتا یہہ کہہ کر کہ امیر المسلمین آیا بڑے پیٹ والا جسکی پیشانی پر بال نہین یعنے علی علیہ السلام متوکل یہہ دیکہکر ہنستا اور شراب پیتا ایکدن منتصر کے سامنے بہی اوسنے ایسا ہی کیا منتصر نے یہہ حال دیکہکر کہا اے امیر المومنین علی تیرے چچا کا بیٹا ہے تجہے لایق ہے کہ آپ جو چاہے سو کہے لیکن ایسے کتی کو اجازت ایسے کام کی نہ دے متوکل نے دونون کو حکم دیا کہ گاوان کلمات کو جنکا مضمون یہہ ہے غیرت سکے جوان نے واسطے چچا کی بیٹی اپنی کے جو سردار جوانون کا ہے ماکے آزاد ہونے مین یہہ منتشی اون لوگون سے جو دشمنی علی علیہ السلام کی ساتہہ مشہور تہی پیشتر رکہتا تہا مثل ابن جہم شاعر اور ابی السماط اولاد مروان بن ابی حفظہ سے جو غلامون نبی امیہ سے تہا — یہہ اگرچہ اور خلفا سے سیرت مین اچہا تہا لیکن مذمت علی علیہ السلام نے تمام اوسکی نیکیان محو کر دین تہین — اسنے لوگونکو قایل ہونے خلق قران سے منع کیا اس برسمین منصور بن مہدی فوت ہوا

پہر شروع ہوا ۲۳۷ ہجری

اس برسمین محمد بن عبد اللہ حاکم صقلیہ نے انتقال کیا اوسکی جگہہ عباس بیٹا فضل بن یعقوب بن نزارہ جزیرہ صقلیہ پر حاکم ہوا اس برس مین بہت فتوح ہوئین قصریانہ جو دار الملک صقلیہ کا ہے مفتوح ہوا — پہلے بادشاہ سرقوسہ مین رہتا تہا جب

ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

جب مسلمانون نے بعضے جزیرہ کو لیا تو بادشاہ قصریانہ مین نگہبانی کیواسطے رہنے لگا ـ عباس نے اوسکو اسی برس کے پنجشنبہ پندرہوین شوال کو فتح کیا اور جب ہی اوسمین مسجد بنوائی اور منبر نصب کیا اور خطبہ اور نماز جمعہ پڑہی اس برسمین حاتم اصم زاہد جو مشہور بلخی تہا فوت ہوا یہہ حقیقت مین گونگا تہا مگر نام اسکا یہہ اسواسطے ہے کہ ایکدن عورۃ نے انکر اتسے کوئی مسئلہ پوچہا اوسوقت اوس عورت کا گوز نکل گیا تب وہ شرمندہ ہوئی اس شخص نے کہا بلند آوازسے کہہ تب وہ عورت بگمان اسکے کہ اسنے آواز گوز کی نہین سنی خوش ہوئی اور اونکا یہہ نام مشہور ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۳۸ ہجری

اس برسمین عبد الرحمن بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن داخل بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک الاموی صاحب اندلس ربیع الاخر مین انتقال کیا پیدائش اوسکی سنہ ۱۷۶ مین ہوئی مدت بادشاہت اوسکی اکتیس برس تین مہینے تہے یہہ گندم گون لنبا بڑی ڈاڑہی والا تہا خضاب مہندی کا کرتا تہا پچیس ۲۵ بیٹے چہوڑ کر فوت ہوا لیکن بعد اسکے محمد بن عبد الرحمن حاکم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۳۹ ہجری

اس برسمین محمود بن غیلان مروزی جو مشایخ بخاری اور مسلم سے ہے فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۰ ہجری

اس برسمین امام شافعی نے انتقال کیا نام اوسکا محمد اور کنیت ابو عثمان تہا

ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

۵۹۰ یہہ قاضی جزیرہ کا تہا اپنے باپ اور ابن عینیہ سے روایت کرتا ہے شافعی کا ایک بیٹا محمد نامی اور بہی تہا جو مصر میں سنہ ۲۳۱ مین فوت ہوا — اسی برس مین ابو ثور ابراہیم بن خالد بن ابی الیمان کلبی فقیہہ بغدادی صاحب امام شافعی کا فوت ہوا اوسی منقول ہین اقوال قدیمہ — یہہ اہل رائے کے مذہب پر تہا جبکہ شافعی عراق کو گیا تو اوس پاس ہی گیا اسنے پیروی اوسکے مذہب کی کی اور پہلا مذہب چہوڑ دیا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۱ ہجری

اسی برس مین امام احمد حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس کہ منسوب معد بن عدنان کیطرف ہے ربیع الاول مین انتقال کیا — بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ابراہیم حربی اوسے روایت کرتے ہین — یہہ شخص مجتہد پرہیزگار زاہد راست گو تہا شافعی نے کہا کہ جب مین بغداد مین گیا تو وہان کسی کو مینے احمد بن حنبل سے متقی زیادہ پرہیزگار زیادہ اور فقیہہ زیادہ نہین دیکہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۲ ہجری

اسی برس مین ابو العباس محمد بن ابراہیم بن اغلب امیر افریقہ کا جان بحق ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا احمد بن محمد مذکور حاکم ہوا اسی برس مین قاضی یحیے بن اکثم بن محمد بن قطن اولاد اکثم بن صیفی تمیمی سے حاکم عرب کا فوت ہوا یحیے مذکور عالم فقہ کا تہا یہہ اصحاب شافعی سے تہا اور کتنے ہی فنون مین امام تہا — یہہ بدصورت تہا — یہہ وہ شخص ہے جسنے مامون کو حلت متعہ سے باز رکہا اسیطرح کہ جو علما کہ مامون کے وقت مین تہے اونمین سے ابو عینا بہی تہا اون سب سے کہا کہ صبح کو تم سب خلیفہ پاس آؤ اگر کچہہ وجہ اوسکی قول مین پائی جائے تو بولو

ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

تو بولو اور نہین تو چپ ہو رہو جبتک مین اون ابو عینا کہتا ہی ہم گے ماموں پاس وہ مسواک کرتا تہا اور کہتا تہا دو متعہ تہی عہد رسول اللہ صلعم مین اور عہد ابی بکر مین اور مین اونسے منع کرتا ہون — اسے منع کرنے والے تو کون ہے کہ منع کرتا ہے اوس چیز کو جو جناب رسول اللہ صلعم سنے کی یہہ سب خاموش سُنا کئے یہانتک کہ یحیی بن اکثم آیا تب ماموں نے کہا تجہے بتاتا ہون ایک چیز کو اسنے کہا وہ ایسا ہے جیسا حلال ہونا زنا کا اے امیر مومنین — ماموں نے اوسے کہا یہہ زنا ہے اوسنے کہا ہان پہر ماموں نے پوچہا یہہ تو کہان سے کہتا ہے اوسنے کہا کلام اللہ اور حدیث پیغمبر سے اللہ تعالے فرماتا ہے تحقیق فلاح پائی مومنون نے اوسکے قول تک وہ لوگ کہ اپنے فرجون کی حفاظت کرتے ہین مگر اپنی جوروں پر اور اون عورتوں پر جنکو مول لیا ہے وہ لوگ غیر ملامت کئے گئے ہین جو شخص طلب کرے سوائے اسکے پس وہ لوگ پہرنے والے ہین اے امیر مومنین زوجہ متعہ کی آیا ملک یمین ہے اوسنے کہا نہین پہر کہا آیا وہ ایسی زوجہ ہے کہ وارث ہوتی ہے اور وارث کرتی ہے اوسنے کہا نہین پہر اوسنے کہا زہری نے یہہ روایت کی ہے عبداللہ حسن بیٹی محمد بن حنفیہ نے اپنے باپ سے اونہون علی بن ابیطالب علیہ السلام سے کہ فرمایا انہون نے یہہ کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مجہسے کہ منادی کرون ممانعت متعہ کی اور حرام ہونے اون دونو کے بعد جایز ہونے اون دونو کے یہہ سُنکر ماموں نے کہا آیا یہہ محفوظ ہے زہری سے اوسنے کہا ہان اوسے ایک جماعت نے اسّے روایت کیا ہے اونمین سے مالک تب ماموں نے کہا استغفر اللہ اب مبادرة چاہیئے ہے حرمت متعہ پر اور اوسکے منع پر یحیے بن اکثم مین کوی عیب نہ تہا بجز اسکے کہ وہ متہم لونڈہ بازی مین تہا اسی واسطے اوسکے حق مین چند اشعار کہے گئے ہین جنکا مضمون یہہ ہے ہم تمنا کرتے تہے

ذکر بگڑنے علی بن زیات کا

591 کہ عدل کو ظاہر دیکھیں لیکن اس امید کے بعد ہمکو نا امیدی حاصل ہوئی کیونکر صلاح پائی دنیا اور اہل دنیا جبکہ مسلمانونکا قاضی القضاۃ یوں رابطہ کرے ـــ

پھر شروع ہوا سنہ ۲۴۳ ہجری نبوی

اس برس میں ماہ ذیقعدہ میں متوکل دمشق کیطرف گیا اسی برس میں انتقال کیا ابراہیم بن عباس بن محمد بن صول صولی نے اسی برس میں حرث ابن اسد نا سبی زاہد فوت ہوا یہ وہ ہے جسے احمد بن حنبل نے واسطے علم کلام کے آراستہ کیا تھا لیکن چھپایا واسطے تعصب عامہ کے احمد کے ساتھہ اس پر سوائے چار شخص کے کسی نے نماز نہیں پڑہی

پھر شروع ہوا سنہ ۲۴۴ ہجری

اس برس میں متوکل صفر کے مہینے میں داخل دمشق ہوا وہان رہنے کا ارادہ کرکے کچہریان ملک کی وہان طلب کیں پھر آب و ہوا دمشق کی متوکل نے بری جانکر سامرہ کی طرف رجوع کی دمشق میں کل ایک مہینا کچھہ دن رہا ـــ اسی برس میں خفا ہوا متوکل بختیشوع طبیب پر اور اوسکا مال چھین کر بحرین کیطرف نکالا اسی برس میں قتل کیا متوکل نے ابو یوسف یعقوب کو جو مشہور ابن سکیت ہے مصنف کتاب اصلاح المنطق کا جو لغت میں ہے ـــ یہہ مخنثین اور علم ادب میں امام تہا سبب باعث اسکے قتل کا یہہ تہا کہ متوکل نے اسے پوچھا کہ تو میرے دونو بیٹوں معتز اور مؤید کو دوست رکھتا ہے یا حسن اور حسین کو ـــ ابن سکیت نے اوسکے بیٹوں سے چشم پوشی کرکے تعریف حسن اور حسین علیہما السلام کے کرنے لگا تب متوکل نے اپنے غلامون کو حکم دیا کہ اسکا پیٹ پہاڑیں بعد اسکے اسے گہر لیگئے

ذکر قتل متوکل کا

لیگئے وہان دوسرے دن فوت ہوا — اور لکھا ہے جب متوکل نے ابن سکیت
سے پوچھا اپنی اولاد حسن حسین کی محبت سے تو اسنے کہا خدا کی قسم قنبر جو غلام علی
کا تہا وہ تجھسے بہتر تہا اور تیری اولاد سے تب متوکل نے کہا کہ اسکی زبان گدی
سے کہینچو لوگون نے اوسکے کہنے پر عمل کیا تب وہ اسی وقت رجب سنہ مذکور مین
فوت ہوا — عمر اوسکی اٹہاون برسکی تہی سکیت بکسر سین مہملہ و تشدید کاف
وزن فعیل سے اسم ہے کثیر السکوت اور خاموش کا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۵ ہجری

اس برسمین انتقال کیا ذو النون مصری نے ذیقعدہ کے مہینے مین اور ابو علی حسین
بن علی کہ مشہور کرابیسی ہے جو صاحب شافعی کا تہا جان بحق ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۶ ہجری

اس برسمین متوکل جعفری مین گیا اور اوسکا بنانا شروع کیا تہا سنہ ۲۴۵ مین
اور مال کثیر جو زیادہ حصر سے تہا اوسکے بنانے مین صرف کیا اوس جگہہ کو پہلے
ماحوزہ کہتے تہے — اس برسمین دعبل بن علی الخزاعی شاعر فوت ہوا پیدایش
اوسکی سنہ ۱۴۸ مین تہی یہہ بہی شیعہ مذہب تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۷ ہجری

ذکر قتل متوکل کا

اسی برسمین ایک گروہ نے متوکل کو وقت خلوت کے بشراکت اوسکے بیٹے

ذکر بیعت منتصر کا

۵۹۴ منتصر باللہ نیا صغیر شوال کے قتل کیا مجلس شراب مین اور اوسکے ساتھ اوسکا وزیر فتح بن خاقان بہی قتل ہوا یہہ قتل بدہ کی رات چہبیسوین[۲۶] رمضان کو واقع ہوا مدت اسکی بادشاہت کے چودہ برس دس مہینے تین دن تہے عمر اسکے قریب چالیس برس کے تہے — یہہ گندم گون بڑے گال تہا

ذکر بیعت منتصر کا جو گیارہوان بادشاہ عباسیونکا تہا

جبکہ بدہ کا دن ہوا یعنے دن اوس رات کا جسمین متوکل قتل ہوا سب خلقت اور سردار اور لشکر جعفری مین آئے اوسوقت احمد بن خضیب نے اونکے پاس جاکر نامہ منتصر کا پڑہا اس مضمونکا کہ فتح بن خاقان نے متوکل کو قتل کیا تہا مین نے اوسکو مارا یہہ سنکر سب نے منتصر کی بیعت اوسی دن کی جس رات کو متوکل مارا گیا تہا — اس برس مین عباس صاحب صقلیہ فوت ہوا تب لوگون نے اوسکے بیٹے عبد اللہ بن عباس کو حاکم کیا — پہر آیا خفاجہ بن سفیان افریقیہ سے امیر ہوکر صقلیہ پر اور لڑائی ہوئی اوسنے جزیرہ صقلیہ کو فتح کیا — بعد اوسکے لشکرین مین سے ایک شخص اوسکو قتل کرکے بہاگ گیا مشرکین مین جب خفاجہ قتل ہوا تو حاکم نیا رعایا نے اوسکے بیٹے محمد بن خفاجہ کو پہر اوسکے بادشاہت پر محمد بن احمد بن زغلب صاحب قیروان بہی مقرر ہوا اور محمد بن خفاجہ حاکم صقلیہ کا رہا ۲۵۷ سنہ تک پہر اوسکے خواجہ سراون نے اوسکو قتل کیا اور بہاگ گئے پہر لوگون نے اونکو گرفتار کرکر قتل کیا اسکو ہم بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے — اسی برس مین ابو عثمان بکر بن محمد مازنی نحوی کہ امام عربیہ مین تہا فوت ہوا

پہر شروع ہوا ۲۴۸ سنہ ہجری

ذکر موت منتصر کا

اس برس مین منتصر باللہ محمد بن جعفر متوکل ہفتہ کے دن پچیسوین صفر سام مین بعارضہ درد گلو سے جان بحق تسلیم ہوا تین روز کُل بیمار رہا — عمر اوسکی پچیس برس چھ مہینے کی تہی بادشاہت اوسکی چھ مہینے دو دن رہی — وہ بڑی آنکھہ والا دراز بینی چھوٹا قد ڈراونی صورت بڑی ڈاڑہی والا تہا اور صاحب عقل اور صاحب انصاف تہا — لوگونکو حکم زیارت قبر حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام اسنے دیا اور سادات امن مین ہوے اور اسکے باپ کے وقت مین ڈرتے تہے

ذکر بادشاہت مستعین احمد بن محمد معتصم وہ بارہوان بادشاہ عباسیونکا تہا

جب منتصر فوت ہوا تو سب کبراے دولت مثل بغا کبیر اور بغا صغیر اور اتامش اتراک اور محمد بن خصیب کے مستعین کی بادشاہت پر جمع ہوئے اور متوکل کی اولاد مین سے کسی کو بادشاہ کرنا برا جانا کیونکہ اونہون نے متوکل کو قتل کیا تہا — یہانتک کہ اون سب نے مستعین کی بیعت اتوار کی رات چوبیسوین ربیع الاول کو کی — عمر مستعین کی اوس زمانہ مین اٹھائیس برس کی تہی کنیت اسکی ابو العباس تہی — اسی برس مین خبر وفات طاہر بن عبد اللہ بن طاہر امیر خراسان کے ماہ رجب مین مستعین کو پہنچی تب مستعین نے اوسکے بیٹے محمد بن طاہر کو خراسان پر حاکم کیا اس برس مین بغا کبیر فوت ہوا مستعین نے موسی بن بغا کو اوسکی جگہہ کیا اسی برس مین اہل حمص نے کیدر پر بلوا کرکے اپنے عامل کو

ذکر بادشاہت معتمد

۵۹ نکال دیا — اسی برس مین یعقوب بن لیث صفار سجستان سے سفر کرکے ہرات مین آیا
اسی برس مین محمد بن علا ہمدانی کہ مشایخ بخاری اور مسلم سے تہا انتقال کیا

پہر شروع ہوا ۲۴۹ سنہ ہجری

اس برس مین مسلمانون اور رومیون مین لڑائی ہوئی یہانتک کہ سردار لشکر کا عمرن با عبد اللہ اقطع کہ مسلمانون مین بڑا شجاع تہا مارا گیا اور تمام مسلمان بہاگے اور بہت مارے گئے اہل رُوم نے تعاقب کرکے ثغور جزیرہ تک لوٹا — اسی برس مین لشکر نے اور عامہ نے بغداد مین ترکون پر بلوہ کیا باعث اسکا یہہ تہا کہ ترک امورات سلطنت مین ایسے غالب ہوئے تہے کہ جس خلیفہ کو چاہتے تہے قتل کرتے تہے اور جس کو چاہتے تہے بادشاہ کرتے تہے کچہہ رعایت مسلمانون کی اور دیانت نرہی تہی — پہر سامرہ مین لڑائی ہوئی اور قیدخانہ کو فتح کرکے قیدیونکو چہوڑ دیا یہہ حال ترکون نے دیکہہ کر سامان حرب درست کرکر عامہ کی بہت آدمیون کو قتل کیا تب فتنہ فرو ہوا — اسی برس مین مرال اور اتامش مین نا اتفاقی ہوئی یہانتک کہ اتامش کو قتل کیا اور اوسکے گہر مین سے اسباب بہت ضبط کیا کیونکہ مستعین نے اتامش اور اسکی ماینعنے والدہ مستعین کو اور شاہک خادم کو بیت المال مین مطلق العنان کیا تہا یہہ جتنا چاہتے تہے مال لیجاتے تہے بخلاف اورون کے — اتامش کو اسی باعث سے کہ مختار مال کا تہا قتل کیا —
اسی برس مین علی بن جہم شاعر فوت ہوا — اسی برس مین ابوابراہیم احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقیہ کا مرگیا بعد اسکے مرنے کے زیادہ اللہ بن محمد اسکی جگہہ ہوا جسکی کنیت ابو محمد تہی

پہر شروع ہوا ۲۵۰ سنہ ہجری

ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

اس برس مین یحیے بن عمر بن یحیی بن حسین بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب جسکی کنیت ابو الحسین تہی کوفہ مین ظاہر ہوا اور بہت لوگون کو اپنے ساتھہ کرکے کوفہ پر حاکم ہوا یہہ حال دیکھہ کر محمد بن عبد اللہ طاہر نے اوسپر لشکر بہیجا یحیے بہی اپنی جمعیت سے نکل کر مقابل ہوا جب لڑائی ہوئی تو یحیے مارا گیا اور اوسکا لشکر بہاگ گیا اور تہوڑے لوگ مارے گئے تہے کہ محمد نے اوسکا سر کاٹ کر مستعین پاس بہیجا — پہر اس برس مین حسن بن زید بن محمد بن اسماعیل بن زید بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابیطالب طبرستان مین معہ جمعہ کثیر ظاہر ہوا — اسی برس مین اہل حمص نے اپنے عامل فضل بن قارن بہائی مازیار پر حملہ کرکے اوسے قتل کیا مستعین نے یہہ سنکر موسی بن بغا الکبیر کو اونپر بہیجا اوسنے اونسے حمص اور رستن کے درمیان مین لڑائی کرکے حمص کو فتح کیا اور اونکو بہگایا اور وہانکی رعایا کو قتل کیا اور حمص کو جلایا — اسی برس مین زیادۃ اللہ بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقیہ فوت ہوا اسکی بادشاہت ایک برس چہہ مہینے رہی اسکے بعد بادشاہ ہوا اسکا بہتیجا ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد مذکور — اسی برس مین خلیع شاعر جسکا نام حسین بن ضحاک تہا راہی ملک عدم کا ہوا اسکے اشعار اور اخبار مشہور ہین پیدایش اسکی سنہ ۱۶۲ مین ہوئی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۵۱ ہجری

اس برس مین بغا صغیر اور وصیف نے متفق ہوکر باغر ترکی کو قتل کیا — ترکون نے بلوہ کرکے مستعین اور بغا صغیر اور وصیف کو کہ سامرہ کے قلعہ مین تہے گہیر لیا تہا صغیر اور مستعین اور وصیف وہانسے بہاگ کر بغداد مین آئے اور وہان مستعین نے قرار پکڑا

ذکر بیعت معتز باللہ کا

اسی برس مین بعد جانے مستعین کے بغداد مین ترکون نے خروج کرکے معتز باللہ بن متوکل کو جو قید مین تہا نکالکر اوسکی بیعت کرکے جتنا مال مستعین اور اوسکی ماکا سامرہ مین تہا اوسکے قبضہ مین دیا اور لشکر پر تقسیم کیا پہر معتز نے اپنے بہائی احمد طلحہ بن متوکل کو جسکا نام موفق تہا تیئسوین محرم کو مع پچاس ہزار ترک کے واسطے لڑائی مستعین کے بہیجا مستعین بغداد مین قلعہ بند ہوکر خوب لڑا۔ اراکین دولت بغداد مین مستعین کی بیعت توڑنے پر متفق ہوئے اور باہم عہد واثق کیا۔ اسی برس مین فوت ہوا سری سقطی زاہد

پہر شروع ہوا سنہ ۲۵۲ ہجری

ذکر خلع مستعین اور بادشاہت معتز کا

یہہ تیرہوان بادشاہ عباسیونکا تہا جبکہ معتز اور مستعین مین امورات مرقومہ بالا ظہور مین آئے تو مستعین احمد بن محمد معتصم نے اپنی بیعت لوگون سے اوٹہائی اور معتز باللہ بن متوکل بن معتصم کی بیعت کے خطبہ معتز کا بغداد مین جمعہ کے روز چوتہی محرم اس سال کے پڑہا گیا اور تمام اہل بغداد سے معتز کی بیعت لے کر مستعین مع اپنے عیال کے رصافہ سے قصر حسن بن سہل کیطرف گیا اور اوسی چادر اور عصا خاتم اور انگشتری طلب کی مستعین چاہتا تہا کہ مکہ معظمہ مین رہون لیکن ممانعت کے مکہ مین جانے سے لاچار ہوکر اوسنے بصرہ مین مقام کیا معتز نے ایک جماعہ کو اوسپر

اوسپر موکل کیا اور نکالا اوسے واسط کی طرف پہر معتز نے قتل مستعین کا حکم دیا
اور محمد بن طولون کو بہی یہہ لکھہ بہیجا احمد بن طولون نے اوسکو منع کیا مستعین کے
قتل سے اور احمد بن طولون معہ مستعین کے قاطول کی طرف گیا اور اوسکو حاجب
سعید بن صالح کے سپرد کیا سعید نے اوسکو ایسا مارا کہ مرگیا پہر اوسکا سر معتز پاس
بہیجا اور اوسنے اوسکے دفن کا حکم دیا — مدت بادشاہت مستعین کے خلع بیعت
تک تین برس نو مہینے کچھہ دن تھے عمر اوسکی چونتیس ۳۴ برس کی تہی — اسی برس مین
عیسی بن شیخ کو رملہ پر حاکم کرکے اوسکا نایب جسکا نام ابو المعتز تہا وہان بہیجا
— یہہ عیسی بن شیخ شیبانی تہا اور وہ عیسے بن شیخ بن سلیک اولاد جساس
بن مرہ بن ذہل بن شیبان سے تہا — جبکہ فتنہ ترکونکا عراق مین پہیلا تو
ابن شیخ مذکور دمشق اور اوسکے عاملون پر غالب ہوکر وہ جو کہ شام سے خلیفہ
پاس خراج بہیجتے تہے موقوف کرکے آپ مالک ہوا — اس برس مین محمد بن بشار بصری
اور محمد بن مثنی ابن بصری جو مشایخ اور مسلم بخاری سے ہین صحیح مین فوت ہوئے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۵۳ ہجری

اس برس مین بلوہ کیا لشکر نے واسطے تنخواہ چار مہینے کے جب وصیف نے اونکو ندیا
تو اوسپر حملہ کرکے اوسے قتل کیا معتز نے تمام کار وصیف کا بغا شرابی کو دیا اسی
برس مین محمد بن عبد اللہ بن طاہر بن الحسین فوت ہوا — اسی برس مین یعقوب بن متعلقات
ہراۃ اور بوشنج کا مالک ہوا جبکہ اسنے قوت پکڑی تو امیر خراسان وغیرہ اوسے
خوف کرنے لگے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۵۴ ہجری

ذکر وفات علی تقی کا

۴۰۰ اسی برس مین بغا صغیر شرابی مارا گیا رات کو اسطرح سے کہ اپنے یارون اور لشکر مین سے یہہ مع دو غلامون کے بارادہ کشتی مین بیٹھی کے نکلا نگہبان جو پل پر تھے اونہون نے معتز کو اسکی خبر دار کیا اوسنے اوسکے قتل کا حکم دیا تب قتل کیا اونہون نے اور اوسکے سر کو معتز پاس بھیجا

ذکر وفات علی تقی

اسی برسکے جمادی الاخر مین علی زکی سنے جنکو علی ہادی اور علی تقی کہتے ہین وفات پائی وہ بہی بارہ امامون مین سے تہے امامیہ کے نزدیک یہہ علی زکی بیٹے محمد الجواد کے تہے جنکا ذکر سنہ ۲۲۰ مین گذرا — جب سنا متوکل نے کہ اونکے پاس کتابین اور سلاح ہین تب لشکر ترکو نکا اونکے گرفتار کرنے کے واسطے راتکو بے خبر بہیجا لشکر نے جاکر انحضرت کو گہیر لیا اور دیکہا کہ اپنے گہر مین دروازہ بند کئے ہوئے بیٹھے ہین جب اندر گئے تو اونکو ذرہ بالونکی پہنے ہوئے قبلہ رو پایا اور ایات قران متضمن وعد وعید کی خوش آوازی سے پڑہ رہے تہے اور نیچے سوا ریگ اور کنکر ون کے کچہہ فرش نہ تہا لوگ اوسی طرح اونکو اوٹہا کر متوکل پاس لائے متوکل اوسوقت شراب پیتا تہا اور ہاتہہ مین اسکے کاسہ شراب کا تہا — جب متوکل نے اونکو دیکہا تو تعظیم کر کے اپنے ایک طرف اونکو بٹھایا اور کاسہ شرابکا اونکو دینے لگا تب انہون نے فرمایا اے بادشاہ مخمور نہین ہوا گوشت میرا اور خون میرا کبہی مجہہ کو اس سے معاف رکہہ تب اوسنے معاف کیا اور فرمایش شعر پڑہنے کی کی آپ نے فرمایا مجہے شعر کم آتے ہین — جب متوکل نے زیادہ اصرار کیا تو شعر پڑہے کہ مضمون اونکا یہہ تہا — اہل دنیا چوٹی پہاڑ پر یعنے بلندی پر شب باش ہوتی تہے اور آدمی اونکے نگہبانی کرتے تہے لیکن اون بلندیون نے اونکو بے نیاز

ذکر وفات علی نقی کا

بے نیاز نکیا۔ اترے اپنے رہنے کی جاے سے بعد غرت کے اور سپرد ہوے
گڑہی کو کہ اونکی گرمی سے وہ خشک ہوا جاتا ہے جبکہ قبر مین دفن ہو چکے تو آواز
دی اونکو آواز دینے والے نے کہان ہین وہ سردار تمہارے اور تاج اور لباس
وہ منہ کہان ہین جو انعام دیتے تھے اب پہاڑی جاتے ہین پردہ اور تاج پہر پوچھی
گی قبر وقت پوچھی کی ان موہون سے کہ کیڑی اونکو کہانے ہونگے مدت تک گئے
زمانے مین کہایا پیا اب بعد بہت کہانے کے تم ایسے ہوے کہ تم کو کہاتے ہین
۔ متوکل یہہ سنکر بہت رویا اور شراب کے اوٹہانے کا حکم دیا اور پوچہا
کہ اے ابو الحسن ایا تیرے ذمہ کچہہ قرض ہے آپنے فرمایا ہان چار ہزار دینار
اوسنے چار ہزار دینار دئے اور اونکو بعزت تکریم اونکے مکان پر بہیجدیا
پیدایش انحضرت کی ۱۵ رجب ۲۱۴ مین ہوئی اور ۲۱۳ مین بہی لکہا ہے۔
اور وفات اونکی پچیسوین ۲۵ جمادی الاخر ۲۵۴ مین سامر مین ہوئی ۔ علی مذکور کو
عسکری بہی کہتے ہین اسواسطے کہ ایک رہنے والے سرمن راے کے تہے جسکو
عسکر کہتے ہین کیونکہ وہان لشکر رہتا تہا علی مذکور دسوین امام تہے بارہ مین سے
یہہ باپ بیٹی حسن عسکری کی اور حسن عسکری گیارہوان امام بارہ اماموں مین سے تہے
۔ اسطرح کہ حسن بن علی جنکا ذکر ہے بیٹے محمد الجواد بن علی الرضا بن موسی کاظم
بن جعفر الصادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابیطالب
ولادت حسن عسکری کی ۲۳۰ مین اور وفات اونکی ربیع الاولی اور لکہا ہے جمادی الاولے
۲۶۰ مین سرمن راے مین ہوئی اپنے باپ علی الزکی مذکور پاس دفن ہوئے
حسن عسکری مذکور یہہ باپ ہین محمد منتظر صاحب سرداب کے ۔ محمد منتظر
وہ بارہوین ۱۲ امام ہین موافق مذہب امامیہ کے ۔ انکو قاسم مہدی حجۃ بہی
کہتے ہین پیدایش اونکی ۲۵۵ مین ہے ۔ شیعہ کہتے ہین وہ ایک کہڑی مین

ذکر خلع کرنے معتز اور اوسکے مرنیکا

جواد اوسکے باپ کے گہر مین سرمن راے مین تہا تشریف لیگئے اوسکے مایہ حال دیکہتی تہی ۲۰۲
لیکن وہان سے پہر نہ نکلا عمر اوسکی نو برس کی تہی یہ ۲۶۵؁ھ مین ہوا اگرچہ اسمین
اختلاف بہی ہے — اسی برس مین احمد بن رشید چچا واثق کا فوت ہوا اسی برس مین
احمد بن طولون مصر پر حاکم ہوا

پہر شروع ہوا ۲۵۵؁ھ ہجری

اس برس مین یعقوب بن لیث صفار فی کرمان کا حاکم ہوکر فارس پر بہی در حکمرانی کی
اور شیراز پر جا کر رعایا کو امان دی خلیفہ کو لکہا کہ تو میری اطاعت قبول کر نامہ
اس مضمون کا مع تحفہ گران قیمت کے کہ اوسمین دس باز سفید اور سو سیر مشک تہا بہیجا

ذکر خلع کرنے معتز اور اوسکے مرنے کا

اسی برس مین معتز بن جعفر متوکل بن محمد المعتصم بن ہارون رشید کی بدہ کے دن
ستائیسوین رجب کو ٹوٹی معتز کے نام مین اختلاف ہے بعض نے محمد کہا ہے
اور بعض نے زبیر — کنیت اوسکی ابو عبد اللہ تہی اور بعض نے اسکے سوا بہی
لکہی ہے پیدایش اسکی سرمن راے مین ماہ ربیع الاخر ۲۳۲؁ھ مین ہوئی ماں اوسکی
قبیحہ لونڈی تہی موت اوسکی شعبان کی دوسری تاریخ ہوئی سبب اسکی موت
کا یہہ تہا کہ ترکون نے اپنے کہانے کیوا سطے اوس سے مال طلب کیا لیکن
معتز پاس اوسوقت کچہہ نہ تہا کہ اونکو دیتا پہر ترکون نے کم کرکے پچاس ہزار
دینار طلب کئے اسوقت معتز نے اپنی ماں قبیحہ سے پوچہا کہ تیرے پاس ہو تو دے
اوسنے کہا میرے پاس کچہہ نہین تب ترکون اور مغربیون اور افغانون نے
اتفاق اوسکی بیعت توڑنے پر کرکے اوسکے دروازہ پر آئے اور کہا کہ ہمارے

ذکر بادشاہت مہتدی کا

۶۰۳ کہ ہمارے پاس آ اوسنے عذر کیا کہ مینے کل دوا پی تہی سو اوسنے عمل کیا ہے اگر تہین کچہہ ضرورت ہو تو بعضے میرے پاس آؤ اوسوقت ایک گروہ نے وہان جاکر معتز کو کہنچتے ہوئے دروازہ حجرہ تک لائے اور گرزون سے اوسکو مارا کرتا اوسکا پہاڑ کر دہوپ مین کہڑا رکہا کہ مارے گرمی کے ایک پانو رکہتا تہا دوسرا اوٹہاتا تہا بعضے اوسے ٹہوکر مارتے تہے اور وہ ہاتہہ سے روکتا تہا پہر حجرہ مین اوسے بند کیا اور ابن ابی الشوارب قاضی کو معہ ایک جماعت کے بلاکر گواہی اوسکی بیعت توڑنے پر دی پہر معتز کو ایسے شخص کے سپرد کیا کہ اوسکو عذاب دیتا تہا کہانا پانی بند کیا تین دن تک پہر ایک گڑہے مین بند کرکے اوسپر گچ گیری کی یہانتک کہ وہ فوت ہوا تب اوسے سامرہ مین منتصر پاس دفن کیا بادشاہت اوسکی ابتداے ایام بیعت سامرہ سے خلع تک چار برس ساتہہ مہینے ساتہہ دن کم تہی — عمر اوسکی چوبیس[۲۴] برس تیئس[۲۳] دن کی تہی وہ گورا سیاہ بال والا تہا —

ذکر بادشاہت مہتدی کا

چودہواں[۱۴] بادشاہ عباسیون کا تہا ستائیسوین[۲۷] رجب دن بدہ کے اس برس محمد بن واثق کی خلافت پر بیعت کی گئی اور لقب مہتدی باللہ ہوا کنیت اسکی ابو عبد اللہ تہی ما اسکی قرب رومیہ تہی اسی برس کے رمضان مین قبیحہ معتز کی ماکہ حبسی اوسکا بیٹا قتل ہوا تہا پوشیدہ رہتی تہی ظاہر ہوئی قبیحہ کا بہت مال بغداد مین تہا اسکے لاکہہ دینار زمین مین مدفون تہے ایک تہیلی زمرد انڈے برابر کی اور ایک تہیلی موتی انڈے برابر کی ایک تہیلی یاقوت سرخ کی بقدر پیمانہ کے نکلی یہہ سب کہود کر صالح بن وصیف پاس گیا اوسنے جب اس مال پر نظر کی تو کہا

ذکر ظاہر ہونے شاہ زنگ کا

۶۰۱ کہ برا حال کرے اللہ قبیحہ کا کہ بیٹے کو پچاس ہزار دینار کے واسطے قتل کروایا اور بمقدار مال اوس پاس تہا — متوکل نے اوسکا نام قبیحہ بسبب اوسکے حسن و جمال کے ضد پر رکہا تہا جیسے حبشی کا نام کافور رکہتے ہین پہر بگڑگئی اور بد دعا دیتی تہی صالح بن وصیف کو یہہ کہکر کہ ہماری پردہ دری کی اور اولاد کو قتل کیا اور مال چہینا اور شہر بدر کیا اور ایسے برا کام کیا

ذکر ظاہر ہونے شاہ زنگ کا

اسی برس مین پہلا خروج بادشاہ زنگ علی بن محمد بن عبد الرحیم کا ہوا جسکا نسب عبد القیس سے ہے اسطرح کہ جمع ہوئے اوسپر زنگی سباخ کے رہنے والے جو بصرہ کیطرف رہتے تہے اسنے دعوی کیا کہ مین علی بیٹا محمد بیٹا احمد بن عیسی بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب ہون جب اسپر لوگ جمع ہوئے تو دجلہ سے عبور کرکے دیناری مین اوترا — اسی پہلے بادشاہ زنگ سامرہ مین مستنصر کے پاس تہا اور لطف اوسکی اپنی شعرون مین کہتا تہا پہر اوسنے سنہ ۲۴۹ مین سامرہ کو خروج کرکے احسا مین ہجا اختیار کیا پہر سنہ ۲۵۴ مین بصرہ کو جاکر خروج کیا — لشکر اسکا درمیان لوٹ کیواسطے منتشر ہوا اور توبکری ہے اسی برس مین خفاجہ بن سفیان امیر صقلیہ کا فوت ہوا اور اوسکا بیٹا محمد اوسکے بعد اوسکی جگہہ حاکم ہوا اسی برس مین محمد بن کرام مصنف مقالہ کا جو تشبیہ مین ہے انتقال کیا موت اوسکی شام مین ہوئی ہرچند رہنے والا سجستان کا تہا اسی برس مین عبد اللہ بن عبد الرحمن دارانی صاحب مسند ذی الحجہ مین فوت ہوا عمر اوسکی پچہتر برس کی تہی اسی برس مین ابو عمران عمرو بن بحر جاحظ صاحب تصانیف مشہورہ فوت ہوا یہہ ہزل بہت نادرہ کم کرتا تہا خلفا کا دوست اور ندیم تہا اسنے علم نظام متکلم سے پڑہا جاحظ ابن زیات کے سبب سے متعلق ہوا تہا جب ابن زیات مارا گیا تو وہ قید ہوا لیکن پہر چہوٹا — جاحظ کہتا تہا مین

ذکر بیعت توڑنے مہدی کا

میں متوکل پاس گیا اوسکے بیٹے کی تعلیم کے لئے جب سامنے اوسکے سامنے گیا تو مجھی ۶۰۵
نالایق جانکر دس ہزار درہم دیکر پھیر دیا جاحظ نے بہت کتابیں تصنیف کین ہین
اون مین سے کتاب بیان وتبین ہے جسمین نظم ونثر جمع کیا ہے اور کتاب
الحیوان اور کتاب الغلمان اور کتاب فرقون اسلامیہ مین ہین یہہ بڑی آنکھون
والا تہا جیسے مفہوم اسکے نام کا ہے مبترد کہتا ہے کہ مین جاحظ پاس اوسکے
مرض مین گیا جب اوسکی خبر پوچھی تو اوسنے کہا کیا حال ہوگا اوس شخص کا جسکا آدہا
دہڑ مفلوج ہو نہین ہلتا جسکو ہیلانا چاہون اور دوسرا آدہا منقرس ہے اگر مکہی اوپر
اوڑے تو رنج ہو اور باوجود اسکے نوے سے بڑہ گیا ہو پہر شعر پڑہے کہ مضمون اونکا
یہہ ہے تو امید کرتا ہے کہ رہون بڑہاپے مین جیسا جوانی مین تہا یہہ نہین ہوسکتا
جھوٹی بات جاننا ہے تیرا نفس کپڑا پرانا مثل نئے کے نہین ہوتا ۔ روایت
کی ہے کہ وہ بسبب گرنے کتابون کے مرا اوسکی عادت یہہ تہی
کہ کتابون کو کہڑی چنتا اپنے گرد مثل دیوار کے اور بیچ مین آپ بیٹھتا اتفاقاً وہ
اوسپر گرین چونکہ بیمار تہا مرگیا محرم اس سال مین

پہر شروع ہوا ۲۵۶ سنہ ہجری

اس برسمین جمع کیا موسی بن بغا نے اپنا لشکر واسطے قتل صالح بن وصیف کے ہرچند
وہ بہاگا اور چہپا لیکن موسی نے اوسے پکڑ کر قتل کیا

ذکر بیعت توڑنے مہتدی اور اوسکے مرنے کا

اس برسمین بیدرہوین رجب کو بیعت توڑی محمد مہتدی بن ہارون کے واثق بن
معتصم کے اور موا یہہ رہوارہوین رات رجب کو سبب اسکے مرنے کا یہہ تہا کہ اوسنے

ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

۶۰۶ تصد کیا تہا قتل موسی بن بغا کا جبکہ موسی بعض خوارج سے لڑنے گیا تہا مہتدی سنے
بابکیال کو کہ سردار دن ترک سے تہا لکہا کہ تو موسی بن بغا کو قتل کرکے اوسکی جا نے
ہو بابکیال نے موسی کو اس امر سے مطلع کیا یہہ دونو قتل مہتدی پر متفق ہو کر سامرہ
مین گئے بابکیال جب مہتدی پاس آیا تو مہتدی نے اوسے گرفتار کرکے قتل کیا اور
واسطے لڑائی موسی کے ترک جو مہتدی کے لشکر مین تہے وہ سب اوسنے جدا ہوکر
موسی سے جا ملے مہتدی اس امر سے ضعیف ہو کر بہاگا اور قلعہ بند ہوا لیکن اونہون سنے
اوسے گہیر کر پکڑا اور خصیہ اوسکے کاٹے تب وہ مرگیا اور مقبرہ منتصر مین دفن کیا
مدت بادشاہت مہتدی کے گیارہ مہینے پندرہ دن تہے عمر اوسکی اڑتیس برس کی
تہی یہہ گندم گون تنومند والا چہوٹا قد بڑی داڑہی والا تہا پیدائش اوسکی قاطول
مین ہوئی یہہ مرد پرہیز گار کثیر العبادت تہا چاہتا تہا کہ بنی عباس مین ایسا ہون
جیسا عمر بن عبد العزیز بنی امیہ مین

ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

یہہ پندرہوان بادشاہ عباسیونکا تہا جبکہ مہتدی بعد خلع کے مارا گیا تو امرا ے
دولت نے ابو العباس احمد بن متوکل کو قید سے نکال کر بیعت کی لقب اوسکا معتمد علی اللہ
ہوا اسنے اپنا وزیر عبید اللہ بن یحیے بن خاقان کو کیا اس برس مین بادشاہ زنگ نے
ابلہ کو بعد لڑائی کے بیکرہا لگی رعایا کو قتل کیا اور شہر کو جلایا چونکہ وہ شہر
لکڑی کا بنا ہوا تہا آگ اوسمین جلد لگی پہر عباد ان پر لے جدال و قتال حاکم ہوا
پہر اہواز کو زبردستی تلوار از اپنے قبضہ مین لایا اس برس مین عیسے بن شیخ شام سے معزول
ہوا اوسنے زمان حکومت مین خراج دینا بغداد سے موقوف کیا تہا جیسا ہمنے ذکر
کیا پہر حاکم کیا عیسی کو ارمنیہ پر اور شام کا حاکم اماجور کو کیا اماجور وہان جاکر بعد

ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

بعد جدال و قتال کے لشکر عیسے سے فتح مند ہو کر شام کا حاکم مستقل ہوا اس برس مین امام ۲۰۷
محمد بن اسماعیل بخاری جعفی صاحب مسند صحیح کا فوت ہوا یہہ واسطے طلب حدیث کے
شہرون مین گیا پیدایش اسکی سنہ ۱۹۴ مین تیرہوین شوال کو ہوئی بخاری نے کہا ہے
مین حفظ کرواتا تہا حدیث کو جبکہ دس برس کا تہا لکہنے والون کو جب بارہ برس کا
ہوا تصنیف کیا مینے قضایا صحابہ اور تابعین اور اقوال اونکے اور کتاب تاریخ اسوقت
نزدیک قبر رسول اللہ صلعم کے تہا — اور کہا اوسنے کہ مینے لکہا لا حدیث صحیح کو غیر
صحیح سے چہہ لاکہہ اور مینے اپنی کتاب مین نہین داخل کی مگر جو کہ میرے نزدیک صحیح
تہے — ایک مرتبہ یہہ بغداد مین وارد ہوا تب اہل حدیث نے کوشش کرکے
سو حدیث کے متن اور سندون کو بدل کے دس آدمیون کو مقرر کرکے ایک
ایک شخص کو بخاری پاس بہیجا اور حدیث مذکور اوسے لیکن بخاری نے اون سب
حدیثون مین یہہ کہا کہ مین نہین جانتا انکو جب سب پوچہہ چکے تو اوسنے کہا کہ حدیث
اول تو اسطرح ہی اور جو اصل تہے وہ بیان کی اور دوسرے اسطرح ہے اسیطرح
سبکے حقیقت بیان کی — بخاری اور امیر بخارا مین منا قشہ واقع ہوا جسکا نام
خالد تہا خالد نے یہہ مقرر کیا کہ جو شخص کہتا کہ بخاری قایل ہے مخلوق ہونے
افعال عباد کا اور مخلوق ہونے قران کا اوسی زمین مین گاڑنا تب بخاری نے اوس سے
تبرا کیا اور برا جانکر وہان سے کوچ کرکے قریہ خرتنگ مین کہ سمرقند سے دو فرسخ
تہا اپنے قریبیون پاس آیا اور وہین عید فطر کی رات اس برس مین فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۵۷ ہجری

اس برس مین زنگیون نے بصرہ کو لیکر خراب کیا اور اوسکے رہنے والونکو قتل کیا
اسی برس مین مالک ہوا یعقوب متعلقات بلخ کا پہر کابل مین جا کر وہانکا حاکم ہوا

ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

۶۰۸ اور تحفہ خلیفہ پاس بہیجا اوسمین بہت اوس شہر کے تہے اسی برسمین قصد کیا حسن بن زید علوی حاکم طبرستان نے گرگان کا اور لیلیا اوسکو اسی برسمین خفاجہ امیر صقلیہ نے اپنے غلام کو قتل کیا جیسے ذکر ہوا اوپر ۲۴۷ سنہ مین اور حاکم کیا محمد بن احمد اغلبی حاکم افریقیہ کو صقلیہ پر اسی برسمین احمد بیٹا یعقوب کا عباس بن فرج ریاشی لغوی جان بحق ہوا

پہر شروع ہوا ۲۵۸ سنہ ہجری

اسی برس مین بہیجا معتمد نے اپنے بہائی موفق ابو احمد کو واسطے لڑائی زنگ کے

پہر شروع ہوا ۲۵۹ سنہ ہجری

اسی برسمین حاکم ہوا یعقوب صفار نیشاپور پر اسی برسمین مرا محمد بن موسی بن شاکر جو اون تینون بہائیون مین سے تہا جنکی طرف منسوب ہے حیل بنی موسی جو مشہور ہین نام اون دونون بہائیون کا احمد اور حسین تہا یہہ حاصل کرنے علوم قدیمہ مین صاحب ہمت تہے ہندسہ اور حیل اور موسیقی مین کمال رکہتے تہے جب مامون کو پہلی کتابون سے دریافت ہوا کہ تمام زمین کا دور چوبیس ہزار میل کا ہے تو اوسنے بارادہ تحقیق مقرر کیا بنی موسی مذکورون کو اسکے لکہنے پر یہہ چاہا کہ زمین ہموار کونسی ہے تب لوگون نے سخت زمین سنجار اور نرم زمین کوفہ کو تہایا بہر انہون نے اونکے ساتہہ ایک گروہ کیا جنکے قول پر اعتماد تہا جب زمین سنجار مین گئی اور بلندی قطب شمالی کی دریافت کرکے وہان ایک میخ گاڑی اور اوسمین ایک رسی لمبی باندہی اور اوس رسی کا سرا لیکر قطب شمالی کی طرف سیدہے گئے اور اپنی دانست مین کجی نکی اسی طرح جہان رسی ہو چکتی تہی وہان میخ گاڑتے اور اوسمین اور رسی باندہتے مثل پہلی رسی کے یہانتک کہ ایسی جاے پہونچے کہ وہان سے بلندی قطب شمالی کی زیادہ ہونے لگی

لگی اسیطرح ایک درجہ تحقیق ہوا جب اونہون نے اوسکو ناپا تو چھپاسٹھ میل اور دو تہائی میل کی ہوئی پہر جہانسے پہلے ناپنا شروع کیا تھا گئی اور میخ مین رسی باندہ کر جنوب کی طرف گئے لیے گئے اور پہلی طرحسے رسیان باندہین یہانتک کہ ایسی جاے پہونچے کہ گھٹنے لگے وہان بلندی قطب شمالی کی ایک درجہ تب اوسکو ناپا تب وہ چھپاسی میل اور دو تہائی میل کی ہوئے تب اونہون نے مامون پاس آکر بیان کیا تب مامون نے چاہا کہ اسکو اور جاے بہی تحقیق کرے تب اونکو زمین کوفہ کی طرف بہیجا وہان بہی اوسی طرحسے پیمایش کی لیکن حساب دونو موافق ہوئے وہانسے پہر کر مامون سے بیان کیا تب اوسکے نزدیک صحیح ہوئی اس پیمایش کی اور پہلی کتابون کی پہر ضرب کیا میلون مذکور کو تین سو ساٹھہ مین جو درجہ آسمان کے ہین تو حاصل چوبیس ہزار میل ہوئے کہ وہ دور زمین کا ہے مین کہتا ہون کہ ابن خلکان اور اور مورخون نے ایسا ہی نقل کیا ہے لیکن تحقیق یہہ ہے کہ پایا زمان مامون مین ایک حصہ درجہ کا چھپاسٹھہ میل اور دو تہائی میل کا غیر صحیح ہے کیونکہ یہہ حصہ درجہ کا موافق راے قدما کے ہے اور مامون کے زمانہ مین حصہ درجہ کا چھپن میل تہا یہہ علم ہیئت مین بہی تحقیق ہو چکا ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۰ ہجری

اس برس مین قتل کیا منجور حاکم حمص کو عرب نے اور حاکم وہانکا بکتمر کو کیا اسی برس مین مالک بن طوق تغلبی رحبہ مین فوت ہوا رحبہ کو اسنے بنایا تہا اسیلئے اوسکی طرف منسوب ہوتا ہے یعنے بولتے ہین رحبہ مالک اسی برس مین حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب جو مشہور عسکری سے تہے فوت ہوئے یہہ بہی بارہ اماموں مین سے ہین موافق مذہب امامیہ کے یہہ باپ

ذکر بادشاہت نصر بن احمد سامانے کا

۲۶۰ محمد منتظر کے ہین جو سرمن راے کے غار بین ہین موافق اونکے مذہب کے پیدایش
انکی سنہ ۲۳۲ مین ہوئی جیسے گذرا سنہ ۲۵۴ مین اسی برس مین حسن بن صباح زعفرانی فقیہہ
جو شافعی کے یارون بغدادی سے تہا فوت ہوا اسی برس مین حنین بن اسحق طبیب
عبادی جسنے کتابین حکماء یونان کی عربی کی طرف نقل کین اور بہت زبردست عالم
تہا راہی ملک عدم کا ہوا اسنے کتاب اقلیدس اور کتاب بطلیوس کو جو مجسطی ہے
عربی کیا اور اونکو اصلاح دیکر تنقیح کیا — عبادی کسر عین مہملہ اور فتح بائے موحدہ
سے منسوب ہے طرف عباد حیرہ کی جو کئی قبیلے ہین قبایل مین سے جنہون نے
نازل کیا حیرہ کو یہہ لوگ نصاری تہے انکی طرف خلق کثیر منسوب ہے ازانجملہ
عدی بن زید عبادی ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۱ ہجری

ذکر بادشاہت نصر بن احمد سامانی کا

ماوراء النہر مین اور ابتداء اونکی بادشاہت کا اسی برس مین حاکم کیا نصر بن احمد
بن اسد بن سامان نے حداۃ بن عثمان بن طغاث بن نوشرد بن بہرام چوبین کو
— بہرام چوبین وہ ہے جسکا ذکر اخبار کسرے پرویز مین گذرا — اسد بن
سامان کے چار بیٹے نوح احمد یحیے الیاس تہے یہہ چارون وقت مرنے
مامون رشید کے خراسان مین تہے — مامون نے اولاد اسد بن سامان کو
اکرام کیا اور سب سے پہلے اونکو حاکم کیا جب مامون خراسان سے عراق مین آیا
تو خراسان پر غسان بن عباد کو خلیفہ اپنا کیا غسان مذکور نے احمد بن اسد کو فرغانہ
کا حاکم کیا سنہ ۲۰۴ مین اور یحیے بن اسد کو شاش کا سعد اشروشنہ کے اور الیاس بن

ذکر بادشاہت نصر کا

۶۱۱ بن اسد ہرات کا حاکم ہوا اور نوح بن اسد سمرقند پر حاکم ہوا جب طاہر بن حسین
خراسان پر حاکم ہوا تو اوسنے اونکو بدستور رکھا اسمین نوح بن اسد فوت ہوا
بعد اوسکے الیاس ہرات مین جان بحق ہوا اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا محمد بن الیاس
حاکم ہوا احمد بن اسد کے ساتہہ بیٹے تہے نصر – یعقوب – یحیے – اسد – اسمٰعیل
اسحق – حمید – پہر احمد بن اسد نے انتقال کیا تب نصر اوسکا بیٹا اوسکی جاے
حاکم ہوا اسماعیل اپنے بہائی نصر کی بہت خدمت کرتا تہا یہانتک کہ نصر نے
اوسکو حاکم بخارا کیا اسی سنہ ۲۶۱ مین بعد اسکے سعی کرنے والون نے نصر اور اسماعیل
مین ایسا فساد کروایا کہ نوبت لڑائی کی سنہ ۲۷۵ مین ہوئی اور اسماعیل اپنے بہائی
نصر پر غالب آیا جب اوسے گرفتار کرکے اسماعیل پاس لائے تو یہہ استقبال کو
گیا اور زمین بوسی کی اور اوسکی جگہہ اوسے بہیجا اسماعیل بخارا مین رہا – یہہ
ایک مرد نیک اہل علم کا دوست تہا اور اونکی بزرگی کرتا اسیواسطے یہہ ہمیشہ
بادشاہ رہا اور اسکی اولاد بہی بادشاہ ہوئی اور مدت دراز تک بادشاہت
اسکی اولاد مین رہی جیسی ہم ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالے اسی برس مین
اہل برقہ نے نافرمانی احمد بن طولون کی کی تب احمد مذکور نے اونپر لشکر بہیجا گہیر لیا
برقہ کو اور فتح کرکے ایک گروہ رئیسونکا گرفتار کیا اس برس مین محمد بن احمد بن محمد
بن ابراہیم بن اغلب صاحب افریقہ کا جمادی الاولی مین فوت ہوا بادشاہت
اسکی دس برس پانچ مہینے پندرہ روز رہی اسکے بعد اسکے بہائی ابراہیم بن
احمد بن محمد حاکم ہوا ابراہیم نے بعد چندے صقلیہ مین جاکر بہت بڑی فتحین کین
اور راہ خدا مین جہاد کیا جیسا حق جہاد کا تہا آخر کو ہفتہ کی رات انیسوین ذیقعدہ
کو سنہ ۲۸۹ مین صقلیہ مین بعارضہ ضرب کے مرا رحمہ اللہ اوسپر اوسکا جنازہ
افریقہ مین لیجاکر قیروان مین دفن کیا بادشاہت اسکی پچیس برس رہی یہہ نہایت

ذکر بادشاہت نصر کا

۶۱۲ عقل مند تہا۔ جتنا مال تہا سب اسنے تصدق کیا اسی برسمین حسن بن عبد الملک بن ابی الشوارب قاضی القضاۃ جو اولاد عتاب بن اسید سے تہا وہ اسید جسے نبی صلعم نے حاکم مکہ کا کیا تہا۔ اسید بفتح ہمزہ اور کسرہ سین مہلہ اور سکون یا رشناۃ کے اور دال کے ہے اسی برسمین ابو یزید بسطامی زاہد جسکا نام طیفور بن عیسے بن سروبیان تہا فوت ہوا سروبیان بعد مجوس ہونے کے ایمان لایا اسی برسمین ابو الحسن مسلم بن الحجاج نیشاپوری صاحب مسند صحیح مرگیا۔ یہہ ملکون مین واسطے حدیث سننے کے گیا مسلم کہتا ہے کہ مینے اس مسند صحیح کو تین سو ہزار حدیث سنی ہوی سے تصنیف کیا جب بخاری نیشاپور مین گیا تو وہان مسلم ملا اور جب مسئلہ خلق لفظ کا پیش آیا تو تمام آدمی اوسے جدا ہوئے مگر مسلم بخاری سے کہتا تہا تجہے چہوڑ کر مین تیرے پانو چومون اے اُستاد اُستادون کے اور سردار محدثون کے اور طبیب حدیث کے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۲ ہجری

اس برس مین خبیث حاکم زنگ نے لشکر طرف متعلقات واسط کی بہیجکر قتل کیا اور جلایا اور لوٹا اسی برس مین عمر بن شیبہ نے انتقال کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۳ ہجری

اس برسمین حاکم ہوا یعقوب صفار اہواز پر اس برسمین حاجان بخی ہوا اماجور مقطع دمشق مین اور احمد بن طولون مصر سے دمشق کی طرف گیا پہر حمص مین پہر حماۃ پہر حلب اور ان سبکا مالک ہوا پہر احمد بن طولون انطاکیہ مین گیا اور سیما طویل حاکم انطاکیہ کو پیغام اطاعت کا دیا اوسنے انکار کیا تب احمد اوسے لڑکر انطاکیہ پر حاکم ہوا زبردستی اور سیما بعد بڑی لڑائی کے مارا گیا پہر احمد نے طرسوس مین جاکر وہان

ذکر بادشاہت نصر کا

۲۶۳ وہان رہنے کا ارادہ کیا واسطے جہاد کے لیکن اسکے رہنے سے وہان نرخ مہنگا ہوا اور اناج صرف ہو گیا یہہ حال دیکھ کر شام مین پہر آیا — اسی برس مین چین مین ایک خارجی مجہول النسب اور اسم نے خروج کیا اور لشکر کثیر سے ارادہ شہر خانقو کا کہ چین مین ہے کیا وہ شہر فصیل دار ہے اور ایک نہر بڑی اوسمین ہے اور اوسمین عالم مسلمانون اور انصاری اور یہود و مجوس وغیرہ کے اہل چین سے بہت ہین اوسکو محاصرہ کر کر فتح کیا اور وہان کے باشندے بیشمار مارے اور بہت سے شہرون چین پر حاکم ہوا بعد اوسکے بادشاہ چین کی لڑائی سے وہ مارا گیا اور لشکر اوسکا ایسا بہاگا کہ پہر جمع نہوا اسی برس مین ابراہیم بن احمد بن محمد اغلبی حاکم افریقیہ نے بنانے شہر رقادہ سے فراغت پاکر وہان رہنے لگا اور اسکا بنانا شروع کیا تہا ۲۶۳ سنہ مین اسی برس مین قبیحہ ماں معتز کی فوت ہوئی — اسی برس مین ابو ابراہیم مزنی صاحب شافعی کا جان بحق ہوا — اسی برس مین یونس بن عبد الاعلی بن موسی جو اصحاب شافعی سے تہا مصر مین راہی ملک عدم کا ہوا پیدایش اسکی ۱۹۰ سنہ مین ہوئی یونس مذکور نے شافعی کے شعر روایت کرتا ہے اور کہتا ہے اوسنے کہ مینے سنا شافعی کو کہتا تہا ساتہہ قول رضا ناس کے آرزو نہی کہ نہین پائی جاتی ہے بس تو اوسمین اپنے ذات کی صلاح باب دنیا یا دین مین دیکہے تو لازم پکڑ اوسکو — عبد الرحمن مولف تاریخ مصر کا جو مشہور ہے پوتا یونس مذکور کا تہا اسطرح کہ عبد الرحمن بن احمد بن یونس بن عبد الاعلی مذکور

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۵ ہجری

اسی برس مین زنگی نے نعمانیہ کو فتح کرکے جلایا اور لوٹا پہر جرجرایا مین گئے شہر والے بغداد مین گئے

ذکرت موت یعقوب صغار

ذکر موت یعقوب صغار

اسی برس مین یعقوب بن لیث الصفار انیسوین[۱۹] شوال کو بیچ لشکر کشی سابور کے جو
متعلقات اہواز سے ہے فوت ہوا مرض اوسکا درد قولنج تہا حکما نے حقنہ اوسکا
تجویز کیا لیکن حقنہ نکیا ــ معتمد نے اس پاس قاصد معہ نامہ کے بہیجا تہا اور صلح چاہی
تہی جب یعقوب بیمار تہا اسنے قاصد کو سامنے بلوا کر اوسکے سامنے تلوار اور روٹی
خشکار کی اور پیاز رکہی اور رسول سے کہا کہ خلیفہ سے تو کہہ کہ اگر مین مرا تو آرام پایا
مجہسے اگر اچہا ہوا تو مجہمین اور تجہہ مین سوا ے اس تلوار کے نہین اور اگر تو نے
مجہے شکست دیکر فقیر کیا تو کہا وینگا یہہ روٹی اور پیاز ــ یعقوب نے فتح کیا
تہا رخج کو اور قتل کیا تہا اوسکے بادشاہ کو اور ختیار وان کے رعایا کا اوسکے
ہاتہہ دیا تہا ــ بادشاہ رخج سونے کے تخت پر جلوس کرتا تہا اور دعوے
خدائی کا رکہتا ــ یعقوب دانا عقلمند تہا اور ابتدا سے امر مین یہہ چاندی بناتا تہا
اسی واسطے اسکو صفار کہتے مین ــ صالح بن نصر کنانی کہ اہل سجستان سے تہا
اسکا بچپن کا یار تہا اور مشہور تہا کہ یہہ احسان کرتا تہا لڑائی خوارج مین جب صالح
جان بحق ہوا تو اسکی جگہہ درہم بن حسین کو حاکم کرکے یعقوب نے درہم سے وہی
کیا جیسے صالح سے کرتا تہا لیکن درہم امور لشکر کو انصرام نکرسکتا تہا جبکہ ضعف اور
عجز درہم کا دریافت ہوا تو لوگ یعقوب صفار کے گرد جمع ہوئے اور اپنی جہات کا
اوسے مالک کیا جب یہہ درہم نے سنا تو بے جہگڑے حکومت اوسکو سونپے
پہر مستعد ہوا یعقوب حکومت پر یہانتک کہ قوی ہوئے اوسکے شوکت اور حاکم
شہر ونکا ہوا جیسے گذرا اسکا ذکر کئے جاے جب یعقوب فوت ہوا تو اوسکا
بہائی عمر بن لیث حاکم ہوا اور خلیفہ کو اسنے لکہا کہ مین تیرا مطیع ہون تب موفق نے

ذکر موت یعقوب صفار

موفق نے اوسکو خراسان اور اصفہان اور سجستان اور سند اور کرمان پر حاکم کیا ۲۶۵
اور اوسکو خلعت حکومت کا دیا اسی برس مین ابراہیم بن ہانی بن اسحاق نیشاپوری فوت ہوا
یہہ منجملہ ابدال تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۶ ہجری

اس برس مین اہل حمص نے اپنے حاکم عیسے کرخی کو مارا اس برس مین رعایا اون شہرون کی
جو تحت حکومت خلیفہ کی تہی بسبب تغلب سردارون اور لشکر کے رنج اور مصیبت مین
رہے کیونکہ اونکو خوف کسی کا نہ تہا جو چاہتے تہے سو کرتے تہے کوی اونکا مانع
اور مزاحم نہ تہا اسلئے کہ موفق تو مصروف تہا زنگیون کی لڑائی مین اور خلیفہ معتمد
سوا ے امور سلطنت کے اور چیزون مین مصروف تہا اور عاجز تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۷ ہجری

اس برس مین خلیفہ کے بہائی موفق اور خبیث حاکم زنگ مین کئی لڑائیان ہوئین
جنکا ذکر موجب طول ہے آخر کو زنگیون نے اہواز پر فتح پائی اور اوسپر حاکم ہوئے
پہر موفق شہر بادشاہ زنگ پر گیا لیکن وہ شہر نہایت مضبوط تہا نام اوسکا
مختارہ تہا موفق نے اوسکو گہیر لیا تب اوسکی رعایا نکلی اور امن چاہا اور باقیماندہ
نے محافظت سے ضعیف ہوکر اوسکو سونپ دیا ۔ اسی برس مین حسن بن عباس نے
صقلیہ کا حاکم ہوکر سردارون کو ہر طرف بہیجا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۸ اور سنہ ۲۶۹ ہجری

اس برس مین مخالفت کی لولو غلام احمد بن طولون نے اپنے مولا احمد بن طولون

ذکر موت یعقوب صفار

۶۱۶ کے اوسوقت مین لولو کی زیر حکومت حلب اور حمص اور قنسرین اور دیار مصر جزیرہ سے تہا اسنے موفق کو لکہا کہ میرے پاس آ اسی برس مین معتمد نے حکم لعن کرنے احمد بن طولون کا منبر پر دیا کیونکہ اوسنے خطبہ موفق کو قطع کرکے اوسکے نام کو خطبہ سے موقوف کیا تہا ۔ معتمد نے یہہ امر لاچار ہوکر کیا تہا اسواسطے کہ خواہش خلیفہ کی ابن طولون پر تہی اور معتمد کے واسطے کوئی امر نہ تہا بلکہ اسکے بہائی موفق کیواسطے تہا معتمد نے ملنا چاہا تہا ابن طولون سے مصر مین تاکہ خفگی کروا ے اوسمین اور اپنے بہائی موفق مین ۔ بعد اوسکے یہہ کہا اوس زمانہ مین جبکہ اسکا بہائی زنگ کی لڑائی مین مصروف تہا ۔ تب اسحاق بن کنداج نے جو عامل موصل کا تہا اون سردارونکو جو اسکے ساتہہ تہے گرفتار کرکر بغداد مین بہیجا اور حقیقت کی معتمد کی طرف پہرنے مین پہر اوسکو ممکن نہوا کہ مخالفت کرے بعد گرفتار ہونے اوسکے سردارون کے تب سامرہ مین پہر آیا

پہر شروع ہوا ۲۷۰ہجری

اس برس مین صاحب زنگ مارا گیا اوسپر لعنت خدا کی ہو جو اور بہت ہمراہی اوسکے مارے گئے بادشاہ زنگ کا سر کاٹ کر نیزہ پر چڑہایا آدمیون کے آواز تعریف کے ساتہہ بلند ہوئی اور موفق اپنی جاے مین اوسکے سر کے آیا ۔ رعایا مین سے بہت آدمی متفق ہوکر واسطے امان کے اس پاس آے تب اوسنے امان دی پہر سر خبیث کا بغداد مین بہیجا ۔ خروج بادشاہ زنگ کا بدہ کے دن چہبوین رمضان ۲۵۵ مین ہوا اور مارا گیا ہفتہ کے دن دوسری صفر ۲۷۰ پس فاصلہ اونمین چودہ برس چار مہینے چہہ دن ہوے اسی برس مین حسن بن زید علوی حاکم طبرستان کا رجب کے مہینے مین راہی ملک عدم کا ہوا بادشاہت اوسکی اونیس برس آٹہہ

ذکر مرنے احمد کا

آٹھ مہینے کچھ دن تھے اوسکی جا نے اوسکا بہائی محمد بن زید حاکم ہوا ۶۱۸

ذکر مرنے احمد بن طولون حاکم مصر اور شام کا

بعد اوسکے جانے کے طرسوس مین اور پہر آنے کے وہان سے جب انطاکیہ مین گیا تو وہان بہینس کا دودہ بہت پیا اوسکے پیٹ مین خلل ہوا وہ رہا یہانتک کہ ذرب ہوکر مرگیا اوسکی عمر چہبیس ۲۶ برسکی تہی یہہ شخص دانا عقل مند تہا یہہ وہ شخص تہا جسنے قلعہ یافا بنایا اسے پہلے وہان قلعہ نہ تہا اور مصر اور قاہرہ مین مسجد جامع بنائین جو اوسکے سا تہہ مشہور ہے وہ مسجد بہت بڑی ہے اوسکے بعد اوسکا بیٹا خمارویہ حاکم ہوا اسی برس مین محمد بن اسحاق بن جعفر صاغانی اور داود بن علی اصفہانی امام اصحاب ظاہر کا فوت ہوا پیدایش اسکی ۲۰۲ سنہ مین تہی یہہ امام مجتہد پرہیزگار زاہد تہا یہہ اور اسکے اصحاب ظاہر کہلاتے تہے کیونکہ یہہ ظاہر آثار اور اخبار کو لیتے تہے اور تاویلات سے پرہیز کرتے تہے داود شریعت مین قیاس کو جایز نہین جانتا تہا پہر جب اوسکی طرف مضطر ہوا تو اوسکا نام دلیل رکہا اوسنے بہت احکام خلاف ایمہ اربعہ کے مقرر کئے ازانجملہ یہہ ہے کہ کہتا تہا ظروف چاندی سونے مین پینا فقط حرام ہے اور کہانا اور وضو کرنا اور اور فایدے اوسے جایز ہین کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے جو شخص کہ ظروف چاندی سونے مین پئے تو نہین اواز کرتی ہے اوسکے پیٹ مین مگر آگ جہنم کی ایسی مخالفت بہت ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۲۷۲ اور سنہ ۲۷۳ ہجری

اسی برس مین محمد بن عبد الرحمن بن حکم بن ہشام اموی حاکم اندلس کا سلخ صفر کو مرگیا عمر اوسکی قریب پینسٹھ ۶۵ برسکے تہی مدت حکومت اوسکے چونتیس ۳۴ برس گیارہ ۱۱

ذکر مرنے احمد کا

۶۱۸ تھے کیونکہ وہ حاکم سنہ ۲۳۸ مین ہوا ـــ اور سے تنتیس بیٹے چھوڑے جب وہ فوت ہوا تو اوسکے بعد اوسکا بیٹا منذر بن محمد حاکم ہوا منذر پر بیعت تین رات بعد مرنے باپ کے ہوئی ـــ اسی برسمین ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی مصنف کتاب سنن کا مرگیا اسنے حج کا قصد کیا تہا معتمد نے اوسکو گرفتار کرکے قید کیا اور قید ہی مین انتقال کیا اسی برسمین یہہ وہ شخص ہے کہ خارج کیا اسنے بخاری صاحب صحیح کو بخارا سے پہر بخاری نے اسی التجا کی اسنے قبول کی ـــ اسی برسمین حافظ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی مشہور مصنف کتاب سنن کا فوت ہوا یہہ حدیث بہت جاننے والا تہا اور سب متعلقات حدیث کو خوب جانتا تہا ـــ عراق اور شام اور مصر اور رے مین واسطے طلب حدیث کے گیا اسکی تصنیفات مین سے ایک تفسیر بہت بڑی قران کی ہے اور ایک تاریخ ہے کہ خوب لکہا ہے اوسمین اسکی کتاب حدیث من جملہ صحاح ستہ ہے پیدایش اسکی سنہ ۲۰۹ مین ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۷۴ اور سنہ ۲۷۵ ہجری

اسی برسمین قید کیا موفق نے اپنے بیٹے معتضد کو اور قید ہی مین رکہا یہانتک کہ موفق مرض موت مین گرفتار ہوا جب چہوٹا اسی برسمین ابو سعید حسین بن حسن بن عبداللہ سکری نحوی لغوی جو مشہور ہے اور صاحب تصانیف تہا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۷۶ ہجری

اسی برسمین عبدالملک بن محمد رقاشی نے انتقال کیا اور اسی برسمین عبداللہ بن مسلم قتیبہ مصنف کتاب ادب الکاتب فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۷۷ ہجرے

ذکر وفات موفق باللہ کا

اس برس مین ابو احمد طلحہ موفق باللہ بن جعفر متوکل راہی ملک بقا کا ہوا اوسکے پانو مین
درد فیل ہوا تہا اور سنے طول ہینچ کر بہت تکلیف دی ایکدن کہنے لگا کہ میری کچہری
مین سو ہزار آدمی رزق پانے والے ہین مگر اون مین کوئی مجہسا بدحال نہین موت
موفق کی بدہ کے دن بائیسوین صفر اس برس کے مین ہوئی — موفق کے ولیعہدی پر
بیعت ہوئی ہے بعد معوض بن معتمد کے جب یہہ فوت ہوا تو سردارون نے
جمع ہوکر اسکے بیٹے ابو العباس معتضد بن موفق کے ولیعہد ہونے پر بعد مفوض کے
بیعت کی اور اسکے باپ کے یارون نے جمع ہوکر اسکو حاکم اوس چیز کا کروایا
جسپر اسکا باپ حاکم تہا

ذکر ابتدائے حال قرامطہ کا

اسی برس مین آئے سواد کوفہ مین ایک قوم جو مشہور قرامطہ ہین جس شخص نے
کہ اس قوم کو اپنے مذہب مین ملایا وہ ایک قریہ مین سواد کوفہ سے بیمار ہوا تب
اوسکو ایک مرد قریہ نے جو کرمیتہ مشہور تہا بسبب سرخی آنکہون کے اور وہ نبطیہ
مین نام سرخی چشم کا ہے جبکہ شیخ قرامطہ اچہا ہوا تو اس مرد کے نام پر نام رکہا گیا
پہر تخفیف کرکے قرمط کہنے لگے اسنے شہری اور جنگلی آدمیون مین سے اوس قوم کو
جنکو عقل اور دین نتہا اپنے دین کی طرف دعوت کی اونہون نے اوسکا دین
قبول کیا نامہ اسنے جو قوم کی طرف بہیجا تہا وہ اسطرح لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم
فرج بن عثمان رہنے والا قریہ نصرانتہ کا کہتا ہے کہ مین دعوت کرتا ہون مسیح کی
طرف سے جو کلمہ ہے اور وہی مہدی تہا وہی احمد بن محمد بن حنفیہ تہا وہی جبرئیل تہا

ذکر ابتدا سے حال قرامطہ کا

۲۷۰ اب مسیح صورت بنا ہے انسان کی اور مجھے کہا ہے کہ تو دعوت کرنے والا ہے اور حجت ہے اور ناقہ صالح اور خود عیسی ہے اور یحیے بن ذکریا اور روح القدس ہے اور بتایا اوسکو کہ نماز چار رکعتیں ہیں طلوع شمس سے پہلے اور دو رکعتیں ہیں غروب سے پہلے اور اذان ہر نماز کی یہہ ہے کہ موذن کہے تین مرتبہ اللہ اکبر اور اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ اور اشہد ان ادم رسول اللہ اور اشہد ان نوحا رسول اللہ اور اشہد ان عیسی رسول اللہ اور اشہد ان محمد الرسول اللہ اشہد ان محمد بن الحنفیہ رسول اللہ اور قبلہ بیت المقدس کی طرف ہے اور جمعہ اتوار کا دن ہے اس دن تعطیل چاہے اور ہر نماز میں استفتاح جو احمد بن محمد بن حنفیہ پر نازل ہوئی ہیں وہ اسیطرح ہے الحمد للہ وکلمتہ وتعالی باسمہ المنجد لاولیابہ دباولیابہ قل ان الاہلۃ مواقیت للناس ظاہرہا لیعلم علم السنین والحساب والشہور والایام و باطنہا لاولیاء الذین عرفوا عبادی سبیلا اتقونی یا اولی الالباب وانا الذی لا اسال عما افعل وانا العلیم الحکیم وانا الذی ابلو عبادی وامتحن خلقی فمن صبر علی بلائے ومحنتے واختبارے ادخلتہ جنتے واخلدتہ فی نعمتی ومن زال عن امری وکذب رسلی اخلدتہ مہانا فی عذابی واتممت اجلی واظہر امری علی السنۃ رسلی وانا الذی لم یعل جبار الا وضعتہ ولا عزیز الا ذللتہ ولیس الذی اصر علی امرہ ودام علی جہالتہ وقال لم نبرح علیہ عاکفین وبہ موقنین اولئک ہم الکافرون پہر رکوع کری اور اوسکی شریعت میں روزہ برس میں دو دن مہرجان اور نیروز میں تہا اور شراب حرام اور خمر حلال تہی اور جنابت سے غسل کرنا ضرور نہ تہا لیکن وضو مثل وضو نماز کے سب پہ تہا اور ہر صاحب کیلی اور ناخن کا کہانا درست تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۷۹ ہجری

اسی برس میں معتمد نے اپنے بیٹے مفوض کو ولیعہدی سے موقوف کیا اور اپنے بہتیجے

بہتیجے معتضد کو اپنے بعد ولی عہد کیا

ذکر وفات معتمد کا

اس برس مین احمد معتمد علی اللہ بن جعفر متوکل بن معتصم انیسوین[۱۹] رجب کو بغداد مین فوت ہوا باعث مرنے کا یہہ ہوا کہ اوسنے کنارہ ندی پر بیٹہہ کر بہت کہاپی گیا تہا رات کو مرگیا۔ معتضد نے قاضیون اور سرداروں کو بلایا اونہون نے اوسے دیکہکر سامرہ مین لیجاکر دفن کیا عمر معتمد کے پچاس برس چہہ مہینے کی تہی مدت بادشاہت اوسکی تیئس[۲۳] برس اسکی خلافت مین اسکا بہائی موفق ایسا محیط تہا اور اوسنے ایسے اسپر تنگی کی تہی کہ تین سو دینار کے اسکو حاجت ہوئی لیکن اوسوقت اوسے میسر نہوئی اوسوقت اوسنے شعر متضمن شکایت ابنائے روزگار کا پڑہا

ذکر خلافت ابی العباس احمد معتضد باللہ کا

یہہ سولہوان[۱۶] بادشاہ عباسیوں کا تہا جس رات کہ معتمد فوت ہوا اوسکے صبح کو ابی العباس احمد معتضد باللہ ابن موفق ابی احمد طلحہ بن متوکل کی خلافت پر بیعت ہوئی — اسی برس مین نصر بن احمد سامانی نے انتقال کیا — اوسکی جاے ماوراء النہر مین اوسکا بہائی اسمعیل بن احمد بن اسد بن سامان ہوا — اسی برس مین حسین بن عبداللہ مشہور ابن جصاص مصر سے معہ تحفہ گران قیمت کے خمارویہ بن احمد بن طولون صاحب مصر کی طرف سے واسطے تزویج معتضد کی خمارویہ کی بیٹی سے روانہ ہوا اسی برس مین ابو عیسے محمد بن عیسی بن سودہ ترمذی سلمی ترمذ مین ماہ رجب مین عالم بقا کو دوڑا یہہ امام تہا حافظ تہا اسکی پانچ تصنیف ہین جامع کبیر حدیث مین یہہ اندہا تہا لیکن اولیٰ اعمون مین سے تہا جنسے اقتدا احادیث مین کرتے ہین اور شاگرد محمد بن اسمٰعیل بخاری کا تہا

ذکر نوروز معتضدی کا

۶۲۲ اور بعض شیخون مین اوسکا شریک تہا قتل قیتہ بن سعید اور علی بن حجر کی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۰ ہجری

اس برسمین جعفر بن معتمد فوت ہوا یہہ وہ شخص تہا جسے لقب معوض سنے اور خلعت اوسکے باپ نے دیا تہا اور معتضد نے حاکم کیا جیسے ذکر کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۱ ہجری

اس برسمین معتضد ماردین مین گیا وہان کا حاکم اسکے آنے سے بہاگ کر حمدان مین آیا اور اپنے بیٹے کو وہین چہوڑ آیا معتضد نے اوسے لڑکر پہر ماردین کو دی اسی برس طغج بن جف عامل دمشق کا طرسوس سے بلاد روم مین آیا خمارویہ کی طرف سے اور فتح کیا اوسنے بکری اسی برسمین عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن ابی الدنیا صاحب تصانیف کثیرہ مشہورہ کا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۲ ہجری

ذکر نوروز معتضدی کا

اس برسمین حکم کیا معتضد نے لینے خراج کا نوروز معتضدی مین واسطے آسانی خلقت کے نوروز خیزران کے مہینے مین جو رومی مہینون سے ہے ہوتا ہے جبکہ آفتاب آخر جوزا مین پہونچتا ہے

ذکر قتل خمارویہ کا

ذکر قتل خمارویہ کا

اس برس مین خمارویہ بن احمد بن طولون مارا گیا اسطرح کہ خدمتگارون مین سے کسینے ۲۸۲
اوسکو اوسکے فرش پر ماہ ذی الحجہ مین دمشق مین ذبح کیا باعث اسکا یہہ تہا کہ کسینے
خمارویہ سے کہا کہ تیری ہر ایک لونڈی نے ایک ایک خوجہ کو اپنا دلگیرا بنایا ہے
خمارویہ نے یہہ سنکر چاہا کہ بعض لونڈیون کو سزا دیوے لیکن سب خادمون نے
اجماع اور اتفاق اسکے قتل پر کرکے جنہون نے اونکو متہم اس امر کا کیا تہا
اونمین سے بیس نفر سے زیادہ قتل کئے اور جبکہ خمارویہ کو بہی قتل کیا تب
اوسکے سردارون نے جیش بن خمارویہ پر بیعت کی ہرچند یہہ لڑکا تہا اسی برس
ابو حنیفہ احمد بن داود دینوری مصنف کتاب نباتات کا فوت ہوا اسی برس مین
حارث بن ابی اسامہ نے انتقال کیا جسکے واسطے مسند ہے اسی برس مین
ابو العینا محمد بن قاسم جو روایت اصمعی سے کرتا ہے جان بحق تسلیم ہوا یہہ اندہا
اور صاحب لطایف اور اشعار کا ہے یہہ ظرفا سے ایسا حاضر جواب اور
ذکی تہا کہ کوئی مثل اسکے نہ تہا پیدایش اسکی سنہ ۱۹۱ مین ہوئی اور چالیس برس
کی عمر مین اندہا ہوا لقب اسکا ابو العینا اسطرح سے ہوا کہ ایکدن اسنے ابو زید
سے پوچہا کہ تصغیر لفظ عین کی کیا آتی ہے اوسنے کہا عیینا اسے ابو عیینا یہی
لقب اوسکا ہوگیا — متوکل کے سامنے اسکے ندیم ہونے کا مذکور ہوا تہا
اوسنے کہا کہ اگر یہہ اندہا نہوتا تو البتہ اسکے لایق ہوتا ابو عیینا نے یہہ سنکر کہا
کہ اگر مجہے چاند دیکہنے سے معاف رکہے تو مین لایق منادمت کے ہون

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۳ ہجری

اس برس مین طغج بن جفت امیر دمشق نے جیش بن خمارویہ کو دمشق مین بہیجا اور لشکر

۶۲۴ جیش مذکور کا اوسکے لڑکپن کے باعث اور ارزال کے قریب اور باپ کے زمانون کے دور ہونے کے سبب سے مختلف ہوا آخرکار اوسکو قتل کرکے گہر اور شہر کو لوٹا اور جلایا اور اوسکے بہائی ہارون بن خماریہ کو اوسکے جا مسند خلافت پر بٹہایا۔ جیش بن خماریہ نو مہینے کل بادشاہ رہا۔ اسی برس مین بحتری شاعر جسکا نام ولید بن عبادہ تہا منبج مین یا حلب مین فوت ہوا پیدایش اوسکی ۲۰۶؁ مین ہوئی اس برس مین علی بن عباس مشہور ابن رومی شاعر نے انتقال کیا اسی برس مین معتضد نے حکم کیا کہ جو سہام مواریث سے بچے وہ ذوی الارحام کو ملے اور دفتر مواریث کا موقوف کیا۔ تاریخ قاضی شہاب الدین بن ابی الدم سے یہہ منقول ہے کہ اسی برس مین معتضد نے حکم لکہنے طعن کا معاویہ اور اوسکے باپ اور بیٹے کے حق مین اور اوسکے لعن مباح ہونے مین دیا اوس حکمنامہ مین بعد حمد خدا اور صلوۃ نبی کے یہہ لکہا تہا کہ جب ہمارے پیغمبر کو خدا نے رسول کیا تو سب سے زیادہ اونکے مخالفت مین بنی امیہ تہے اور بنی امیہ مین سبسے زیادہ ابوسفیان بن حرب تہا اور اوسکے دوست جو بنی امیہ سے تہے فرمایا اللہ تعالے نے اپنی کتاب بزرگ مین والشجرۃ الملعونہ مفسر سب متفق ہین کہ مراد اُسسے بنی امیہ ہین۔ نبی صلعم نے ایکدن دیکہا کہ ابوسفیان گدہے پر سوار جاتے ہوئے کہ معاویہ کہینچتا ہے اوسے اور یزید معاویہ کا بہائی ہنکاتا ہے اوسے تب آپنے فرمایا لعنت خدا کی کہینچنے والے اور سوار اور ہانکنے والے پر۔ منقول ہے کہ معاویہ نے کہا اے بنی عبد مناف لو تم اسکو لینا کرہ کا پس وہان بہشت اور دوزخ نہین ہے۔ اور رسول صلعم نے ایکروز واسطے روبرو لکہنے کے بلایا اسنے بسبب کہانا کہانے کے لکہنے مین دیر کی تب نبی صلعم نے فرمایا الہٰی اوسکا پیٹ سیر نکیجو جب سے کبہی سیر نہوتا تہا۔ وہ کہتا تہا کہ مین طعام کو سیر ہوکر نہین

 نہین چھوڑتا بلکہ تہک کر چھوڑ دیتا ہون اور یہہ بہی منقول ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا
جبکہ تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکہو تو قتل کرو ۔ اسیطرح کی حدیثین اوسمین بہت
تہین اور حکم کیا کہ یہہ شہرون مین پہرایا جاے اور معاویہ پر بر سر منبر لعنت
کرین تب لوگون نے کہا کہ اسسے فراخی سید دن کو ہوجاے گی اور سادات
ہمیشہ بادشاہون پر خروج کرتے رہے ہین بیشک کہ لوگون مین اس سے
فتنہ برپا ہونگے یہہ سنکروہ اسسے باز آیا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۴ ہجری

اس برسمین منجمون نے لوگون کو خبر دی کہ بہت شہر ولایتین بسبب کثرت بارش
اور شدت نہرون کے ڈوب جاینگی تب لوگون نے محافظت کی لیکن اوس
سال مینہہ کم ہوا اور چشمے نیچے ہوگئے یہانتک کہ بغداد مین کئے مرتبہ نماز استسقا
پڑہی اسی برس مین حکومت ہارون بن خمارویہ بن احمد بن طولون کی مصر مین بگڑگئی
سردار آپمین ایسے مخالف ہوئے کہ بندوبست بادشاہت کا ٹوٹ گیا
اور سکی طرف سے دمشق پر طغج بن حجت حاکم تہا ۔ اس برسمین اسحاق بن موسے
اسفراینی فقیہہ شافعی فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۵ ہجری

اس برس مین معتضد نے آمد مین جاکر اوسے بی لڑائی لیا حاکم آمد کا محمد بن احمد بن عیسی بن شیخ پہر معتضد
نے قنسرین مین جاکر شہر مذکور کو لیلیا اور عواصم کو سرداران ہارون بن خمارویہ بن احمد بن
طولون صاحب مصر سے لیا ہارون نے معتضد سے چاہا تہا کہ ان شہرون کو ہمیشہ کیلئے اسیا رہین
ابراہیم بن اسحق جو سردار محدثون کا بغداد مین تہا جان بحق تسلیم ہوا

ذکر قتل خمارویہ کا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۶ ہجری

اس برس مین ایک شخص قرامطہ کا ظاہر ہوا بحرین مین جو مشہور ابی سعید جنابی تہا
اور جمع کثیر فراہم کرکے ایک گروہ قطیفت اور ان قریون مین قتل کیا اسی برس
مبرد جسکا نام ابو العباس محمد بن عبد اللہ بن زید تہا فوت ہوا یہہ نحو اور لغت
مین امام تہا اسکے تصنیفات مین سے بہت کتابین مشہور ہین ازانجملہ کتاب
کامل اور روضہ اور مقتضب وغیرہ ہین اسنے ابو النثان مازنی سے پڑہا تہا
نفطویہ وغیرہ اسکے شاگرد تہے پیدایش اسکی سنہ ۲۰۰ مین ہوئی مبرد اسکا لقب
ہے جو اسم سے بہی زیادہ مشہور ہوا ہے وجہ شہورت یہہ کہتے ہین کہ یہہ اپنے
یارون مین بیٹہا تہا ناگاہ حاکم شرطہ نے اسکو مصاحب کیواسطے طلب کیا
لیکن مبرد نے اوس پاس جانا مکروہ جانا ــ جب قاصد نے اسکے طلب مین مبالغہ
کیا تو وہ کوزون مین جو پانی ٹہنڈا کرنے کے لئے تہے گہس کر چپ رہا جب قاصد
صاحب شرطہ کا اس گہر مین ڈہونڈنے کو آیا تو مبرد کو نپایا جب وہ ڈہونڈہ کر
چلا گیا تو صاحب خانہ جسکا نام ابو حاتم سجستانی تہا تالی بجاکر کوزون پر آواز
کرتا تہا کہ اے مبرد اے مبرد لوگون نے یہہ سنا تو بولنے لگے یہانتک کہ لقب
ہوگیا ابو العباس کا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۷ ہجری

اس برس مین اسماعیل بن احمد سامانی حاکم ماوراء النہر کا امیر خراسان کو قتل و غارت
کرکے خراسان پر حاکم ہوا نام حاکم خراسان کا عمرو بن لیث صفار تہا پہر اوسکو معتضد
پاس بغداد مین بہیجا اوسنے اوسے وہان قید رکہا یہانتک کہ مارا گیا سنہ ۲۸۹ مین

ذکر مرنے معتضد کا

۲۸۷ قید خانہ ہی مین — اسی برس مین محمد بن زید علوی حاکم طبرستان کا خراسان مین
عمرو بن لیث صفار کے لٹنے کی خبر سنکر تونا ن حاکم ہوا تب اوسمین اور لشکر اسماعیل سامانی مین
لڑائی سخت ہوئی لشکر علوی کا بہاگا اور علوی زخمی ہوا انہی زخمون سے بعد چند
دن کے فوت ہوا بیٹا اسکا زید اس دفعہ مین گرفتار ہوا تہا اوسے اسماعیل پاس
بہیجا اسماعیل نے اوسکا اکرام کیا اور وسعت دی اوسکے قید مین — محمد بن زید
ادیب فاضل شاعر خوش سیرت تہا اللہ اوسپر رحم کرے اس برس مین علی بن
عبد العزیز لغوی نے مکہ مین وفات پائی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۸ اور سنہ ۲۸۹ ہجری

اس برس مین طغج بن جف امیر دمشق اور قرامطہ مین لڑائیان ہوئین

ذکر مرنے معتضد کا

اسی برس مین بائیسوین ۲۲ ربیع الآخر کو ابو العباس معتضد بن طلحہ موفق بن جعفر متوکل بن محمد
معتصم بن ہارون رشید فوت ہوا اوسکو محمد بن طاہر کے گہر مین رات کو دفن کیا
پیدائش اوسکی ماہ ذی الحجہ سنہ ۲۴۲ مین ہوئی بادشاہت اوسکی نو ۹ برس
نو ۹ مہینے تیرہ ۱۳ دن رہی — اولاد نرسے بیٹون مین ایک علی مکتفی اور جعفر مقتدر
اور ہارون تہے اور گیارہ ۱۱ بٹیان تہین جب معتضد کی موت قریب ہوئی تو اشعار
پڑہے — معتضد فربہ مہیب تہا اسکے خوف اور دبدبہ سے لوگ ڈرتے تہے
اور اوسے دادخواہی بسبب خوف کے نکرتے تہے وہ عقلمند اور نیکنیت تہا قاضی
ابن اسحق نے نقل کی ہے کہ مین ایک روز معتضد پاس جو گیا تو دیکہا اوسکے سرہانے

ذکر بادشاہت مکتفی باللہ کا

۲۴۸ پر جوان عورتین رومی جنکے منہہ صبح کی مانند تھے مین اونکو دیکھنے لگا جیب مین کہرا ہوا تو مجھے معتضد نے کہا کہ بیٹھ مین بیٹھا تمین لوگ جو مجتمع تھے متفرق ہوئے تب معتضد نے کہا اے قاضی خدا کی قسم مینے اپنے ازار بند کو حرام پر کبھی نہین کہولا

ذکر بادشاہت مکتفی باللہ کا

یہہ وقت مرنے معتضد کے رقہ مین تہا لیکن وزیر نے حال مرنے معتضد کا اسے لکہا اور اسکی بیعت لی جب یہہ خبر اسکو پہنچی تو اسنے بہی بیعت اپنے پاس والون سے لی اور بغداد کیطرف جاکر ساتوین جمادی الاول کو اوسمین داخل ہوا اسی برس مین ابراہیم بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقیہ کا فوت ہوا جیسے سنہ ۲۶۱ مین ہمنے لکہا ہے بعد اوسکے عبد اللہ بن ابراہیم حاکم ہوا پہر عبد اللہ قتل ہوا حال اسکا سنہ ۲۹۶ مین ہم لکہین گے اگر خدا نے چاہا عبد اللہ کا قتل شہر یونس مین ہوا یہہ شخص عادل نیک خصلت تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۰ ہجری

اس برس مین شوکت قرامطہ کی ایسی بڑہی کہ انہون نے دمشق کو اوسکے حاکم طغج بن جف کے لشکر کو شکست دیکر گہیر لیا لیکن بعد اسکے لشکر اطراف سے مجتمع ہوئے اور اونکے پیشوا یحیی کو جو شیخ کر کے مشہور ہے قتل کیا جب یہہ پیشوا مارا گیا تو اوسکی جاے اوسکا بہائی حسین قایم ہوا اور مسمی باحمد تہا اور ظاہر کیا بد بختی کو اپنے منہہ پر اور گمان کیا کہ وہ نیک نشانی ہے جب اسکے پاس جمعیت بہت ہوئی تو اہل دمشق نے کچہہ مال اوسکو دیکر صلح کی پہر حمص مین جاکر وہان غالب ہوا اور اپنا خطبہ منبرون پر پڑہوایا اور نام رکہا گیا مہدی امیر المومنین اور ولی عہد اپنے چچا کی بیٹے کو کر کے اوسکا لقب مدثر رکہا اس گمان پر کہ یہہ وہ مدثر ہے جو قران مین ہے پہر جاتے اور مطوق وغیرہ

ذکر غلبہ مکتفی کا مصر اور شام پر

وغیرہ مین جاکر اونکی رعایا کو مع لڑکون اور عورتون کے قتل کرکے سلمیہ مین گیا اوسکو بے لڑائی لیکر وہانکی رعایا کو مع لڑکون مکتب کے جلایا جبکہ حکومت قرمطی صاحب شامہ کی بہت مضبوط ہوئی تو مکتفی نے بغداد سے خروج کرکے رقہ پر اوترا اور لشکر اونکی طرف بہیجا

پہر شروع ہوا ۲۹۱ ہجری

چوبیسوین محرم اس سال کے لشکر خلیفہ اور صاحب شامہ قرمطی مین ایک مکان پر جو حماۃ سے بارہ میل ہے لڑائی ہوئی قرامطہ بہاگی لشکر خلیفہ اونکو قتل کرتے ہوئے پیچھے گئے صاحب شامہ مع چچا کے بیٹے مدثر اور غلام رومی کے بہاگا لیکن لوگون نے اوسے ایک جنگل مین گرفتار کرکے مکتفی پاس رقہ مین حاضر کیا وہ اونکو لیکر بغداد مین گیا اور اونکو وہان قتل کرکے سر صاحب شامہ کا شہرمین تشہیر کیا کتاب شریف عابدین یہہ لکہا ہے کہ تمنع مین یہہ لڑائی واقعہ ہوئی تہی مین کہتا ہون کہ وہ ایک قریہ ہے مشہور معرۃ سے اخذہ کے راہ پر حمات سے حلب تک اسی برس مین ابو العباس احمد بن یحیی بن زید معروف ثعلب بغداد مین مرا یہہ کوفیون کا نحو اور تشبیہ مین امام تہا اور ثقہ تہا دلیل مین اور صالح تہا پیدایش تیرہ سنہ ۲۰۰ مین ہوئی

پہر شروع ہوا ۲۹۲ ہجری

ذکر غلبہ مکتفی کا شام اور مصر پر اور قطع ہونا بادشاہت بنی طولون کا

اسی برس مین مکتفی نے لشکر محمد بن سلیمان کے ساتہہ کرکے دمشق پر غالب آیا

اخبار قرامطہ کا

۶۲۳ اور یہانتک گیا کہ قریب مصر کے پہنچا حاکم اوسکا ہارون بن خمارویہ تہا اسکے اکثر
سردار جدا ہوکر لشکر خلیفہ سے ملے لیکن ہارون اونہی باقیماندہ سے نکلکر محمد بن
سلیمان سے کئی مرتبہ لڑا آخرکار لشکر ہارون مین باہم دشمنی ایسی ہوی کہ نوبت
کشت و خون کی پہنچی ہارون نے سوار ہوکر ارادہ فتنہ کے فرو کرنے کا کیا تہا کہ
بعضے مغاربہ نے اوسے نیزہ مارا کہ مرگیا بعد اوسکے اوسکا چچا شیبان قایم بحکومت
ہوا اوسنے محمد بن سلیمان سے امان چاہی محمد نے اوسے امن دیا پہر شعبان رات کو
ایسا بہاگا کہ اوسکا نشان نہ ملا تب محمد بن سلیمان نے مصر پر غالب ہوکر بنی طولون کو
گرفتار کیا وہ قریب دس مرد کے تہے اور اونکا مال ضبط کیا اور اونکو قید کرکے
بغداد کو بہیجا اور فتح نامہ مکتفی پاس روانہ کیا یہہ اس برس کے صفر مین ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۳ ہجری

ذکر اخبار قرامطہ کا

اسی برس مین بعد غالب ہونے لشکر خلیفہ کے مصر پر اور فارغ ہونے محمد بن سلیمان کے
اوسی بلاد مصر مین ایک خارجی خلنجی نامی نے خروج کیا جب اوسنے قوت
اور شوکت پائی تو احمد بن کیغلغ عامل دمشق کا اوسکی طرف گیا قرامطہ نے دمشق
کو بے عامل دیکہہ کر قصد اوسکے لینے کا کرکے وہان کے لوگون کو قتل کیا اور لوٹا
طبریہ کو پہر اطراف کوفہ مین گئے تب مکتفی نے لشکر معہ سردارون خاص کے مثل
وصیف بن صوارتکین ترکی اور فضل بن موسی بن بغا اور بشر خادم افشینی اور رایق
خزری اوسپر بہیجے جب باہم لڑائی ہوئی تب لشکر خلیفہ نے شکست پائی اور اون
سردارون مین سے جمع کثیر مارے گئے اور قرامطہ نے اشیاء کثیرہ لوٹ کر قوت

اخبار قرامطہ کا

فوت پائی اسی برس مین عبد اللہ بن محمد ناشی شاعر اور نصر بن احمد حافظ فوت ہوئے ۴۳۱
اسی برس مین زندیق احمد بن یحیے بن اسحق جو مشہور ابن راوندی ہے جان بحق تسلیم ہوا
اسنے بہت کتابین کفر مین مناظرہ او مناقضہ شریعت مین تصنیف کین ازانجملہ قضیب الذہب
اور کتاب اللامع اور کتاب فرند اور کتاب زمردۃ وغیرہ ہین اور ان سب کا
علمانے جواب لکہاہے خواہ معارض قران شریف کے نہین خواہ اور کفریات
مین اور اوسکی وجہ فساد کو بدلیل قوی ثابت کیا ہے بعض اوسکے اقوال سے
یہہ ہے لعنت ہو جو اوسپر خدا کی کتاب زمردہ مین مین پاتا ہون کلام اکثم بن صیفی کو
بہتر خدا کی اس قول سے انا اعطیناک الکوثر اور کہاہے کہ انبیانے طلسمات بنائے
تہے کہ عوام خلق کو اوسکے سبب کہینچا جیسے مقناطیس لوہے کو کہینچتاہے اور یہود
اور نصاری کی طرف سے کتاب مناقضہ دین اسلام کے لئے بنائی اور یہود کی
طرف سے لکہا کہ موسی بن عمران نے فرمایاہے کہ نہین نبی میرے بعد اور کتاب
فرند مین لکہا تہا کہ مسلمان اپنے نبی پر دلیل قران لاتے ہین جسکے ساتہہ نبی نے
غلبہ چاہا لیکن عرب اوسکا معارضہ نکرسکے پس مسلمانون سے کہا جاوے کہ اگر کوئی
فلاسفہ مین سے پہلا حکیم دعوے کرے جیسا تم دعوے قران کے باب مین کرتے
ہو تو بطلیوس کے صدق پر دلیل قایم ہوگی کیونکہ اقلیدس نے دعوے کیا ہے
کہ تمام خلق مثل اوسکی کتاب کے لکہنے سے عاجز ہین تو اس دلیل سے نبوت
اسکی ثابت ہوگی اور اوسنے کہا ہے کہ قول خدا تعالے ان کید الشیطان کان ضعیفا
کون ضعف تہا آدم کو تو جنت سے نکالا اوسکے ایسے قول بہت ہین لیکن ہم نے
اوسکے لکہنے سے اعراض کیا — موت اسکی لعنت ہو اسپر اللہ کی رحبہ مالک
بن طوق مین ہوئی لکہاہے کہ عمر اسکے چہتیس برس کی تہی — اسکے اخبار اور تاریخ
وفات قاضی شہاب الدین ابی الدم حموی کی تاریخ مین پایا ہے مینے بہی دیکہا ہے

ذکر مرنے ملفی باللہ کا

۲۲۲ اور تاریخ شمس الدین ابن خلکان مین مینے دیکہا کہ اسکی وفات ۲۸۵ھ مین ہوئی اور بعض نے کہا کہ ۲۵۰ھ مین واللہ اعلم بالصواب

پہر شروع ہوا ۲۹۴ھ ہجری

اس برسمین قرامطہ نے عراق کی رستے سے حاجیون کو پکڑکر سب کو قتل کیا بیس ہزار مقتول شمار مین آئے اورانکا اسباب بہت لیا سردار قرامطہ کا زکرویہ تہا یہہ خبر سنکر مکتفی نے اونپر لشکر بہیجکر قتل کیا قرامطہ بہاگے شکست پاکر اور بہت آدمی انکے مارے گئے زکرویہ ملعون زخمی گرفتار ہوا اور سات دن کے بعد راہی ملک عدم کا ہوا لشکر ہو اوسکے سر کے بغداد مین آیا اور اوسکے سر کو تشہیر کیا اسی برسمین محمد بن نصر مروزی سمرقند مین فوت ہوا اسکی تصنیفات بہت ہین

پہر شروع ہوا ۲۹۵ھ ہجری

اس برسمین صفر کے مہینے مین اسماعیل بن احمد سامانی حاکم ماوراءالنہر اور خراسان کا جان بحق تسلیم ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا ابو نصر احمد بن اسماعیل حاکم ہوا مکتفی نے اوسکو اطاعت کے واسطے لکہا

ذکر مرنے مکتفی باللہ کا

اٹہارہوین ذی قعدہ اس برس کو مکتفی باللہ ابو محمد علی بن معتضد باللہ ابی العباس احمد بن موفق باللہ ابی احمد طلحہ بن متوکل جعفر بن معتصم محمد بن ہرون رشید نے انتقال کیا بادشاہت اسکی چہہ برس چہہ مہینے اونیس دن رہی عمر اوسکی تینتیس برس کی تہی میانہ قد خوبصورت ہلکا گندم گون خوش پیشانی اور بال بڑی داڑہی والا تہا

ذکر بادشاہت مقتدر باللہ کا

والا نہہا ما اسکی ام ولد ترکیہ کی تہی نام اوسکا حجد تہا بیار ہی اسکے کئی نہینے رہی ۲۳۴
یہہ محمد بن طاہر کے گہر مین دفن ہوا

ذکر بادشاہت مقتدر باللہ ابی الفضل جعفر بن معتضد باللہ کا

اسکی ما ام ولد تہی نام اوسکا شغب تہا یہہ اٹہاروان بادشاہ عباسیون کا تہا
اسکی خلافت پر بیعت اوس روز ہوئی جس روز مکتفی فوت ہوا عمر مقتدر کی دن بیعت
تیرہ برس کی تہی ۱۳

ذکر موت منذر اموی صاحب اندلس کا

اسی برس مین فوت ہوا منذر بن محمد بن عبد الرحمن بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن
جو دو رخل تہا مشہور بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان مین جب منذر
نے انتقال کیا تو اوسکے بہائی عبد اللہ بن محمد پر دن موت کے بیعت ہوئی
یہہ سنہ مین صفر اس برس کے ہوئی اسی برس کے محرم مین ابو جعفر محمد بن احمد بن نصر
ترمذی فقیہہ شافعی محدث راہی ملک بقا کا ہوا یحیی بن یزید مصری اور یوسف
بن عدی اور کثیر بن یحیی وغیرہ سے روایت کرتا ہے اور اس سے احمد بن کامل
شافعی وغیرہ روایت کرتے ہین پیدائش اسکی سنہ ۲۰۰ مین اور لکہا ہے سنہ ۲۱۰ مین

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۶ ہجری

ذکر خلع مقتدر اور بیعت ابن معتز کا

ذکر بادشاہت زیادۃ اللہ کا

۲۹۶ اسی برس میں سردار ون اور قاضیون نے مقتدر سے خلع کرکے عبداللہ بن معتز کی بیعت کی اور اوسکا لقب رضی باللہ رکہا اسی امر سے گہر کے غلامون مین سے جو مقتدر کی طرف تہے اور جو ابن معتز کی طرف تہے لڑایان ہوئین آخرکو عبداللہ بن معتز بہاگ کر چہپا اور اوسکے یار بہی جدا ہوئے پہر گرفتار ہوا عبداللہ بن معتز اور دو رات قید رہا آخر کو بہانسی دیکر قتل کیا اور ظاہر یہہ کیا کہ وہ نکسیر پہوٹ کر فوت ہوا لاش اوسکی اوسکے ورثا کو دی پیدایش عبداللہ بن معتز کی تیسوین شعبان ۲۴۷ھ مین ہوئی یہہ شاعر فاضل تہا اسکے اشعار اور تشبیہات مشہور ہین شاگرد یہہ مبرد کا تہا غلبہ اور بادشاہت اسکی ایکدن رہی وقت بادشاہ ہونے کے اسنے کہا تہا یہہ جاد وقت ظہور حق اور باطل ہونے باطل کا اسکے کلمات ربع بہت ہین یہہ اپنے مذہب مین مومن اور کمر بستہ طالب علم اور شعر پڑہتا مشہور خلفا مین یہہ تہا کہ وہ اپنے نفس کو لایق خلافت نہین جانتا تہا بلکہ آرام طلب ایسا تہا کہ اسکو حاکم خلافت قوم نے کیا تہا جس قوم نے اسے خوار کیا بعد بیعت کے سے علی بن محمد بن بسام نے اسکا مرثیہ کہا ہے کہ مضمون اوسکا یہہ تہا واسطہ اللہ کے ہے بہلائے تیری کافی تہا مجہے عوض ملک کے تہوڑا سا علم اور ادب اور حسب نہین ہے یہہ امر کہ اگر نہوتا ملک تو تجہین نقصان ہوتا کیونکہ تو نے پایا ہے پیشہ ادب کا ردر یت یہہ بہی سے کروہ کہتا تہا کہ مجہے اللہ نے حاکم اسواسطے کیا ہے کہ تمام اولاد طالب کو فنا کردن یہہ خبر جو اولاد علی ع کو پہنچی تو انہون نے بد دعا دی

ذکر بادشاہت زیادۃ اللہ بن عبداللہ بن ابراہیم بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب کا از افریقیہ

اسی برس کے غرہ رمضان کو ابو نصر زیادۃ اللہ بن عبداللہ بعد قتل اپنے باپ کے

ذکر بادشاہت زیادۃ اللہ کا

۶۳۵ کے جو زیادہ اللہ کے اتفاق سے ہوا تہا حاکم ہوا توضیح اسکی یون ہے کہ زیادۃ اللہ کو اسکے باپ عبد اللہ نے شراب پینے پر قید کیا تہا — زیادۃ اللہ نے من خادم صقالبی کو جو اسکے باپ کے خادم تہے قتل پدر پر متفق کیا اوہون نے عبد اللہ کو قتل کرکے اوسکا سر زیادہ اللہ پاس قید خانہ مین لائے جب زیادت اللہ حاکم ہوا تو اونکو قتل کروایا باوجودیکہ اونسے قتل کروایا تہا جب بادشاہ ہوا یہہ افریقیہ پر متوجہ لذات اور صحبت مسخرونکا ہوا اور معاملات مملکہ کو بالکل چھوڑ دیا اور اغالبہ مین سے جو اسپر قادر تہے اسکے چچا اور بہائی اون سبکو قتل کیا اور زمان حکومت زیادۃ اللہ مین کام ابی عبد اللہ شیعہ کا جو مغرب مین لوگون کو دعوت طرف سادات بنی فاطمہ کی کرتا تہا خوب بنا زیادت اللہ نے یہہ حال دریافت کرکے اوسپر تمام لشکر کہ چالیس ہزار آدمی تہے بمعہ ابراہیم کے جو بنی اغلب سے تہا اور وہ اوسکے چچا کی اولاد تہا بہیجا تب ابو عبد اللہ شیعہ نے اونکو شکست دی جب زیادت اللہ نے بہاگنا لشکر کا اور ضعیف ہونا مقابلہ ابی عبد اللہ شیعہ سے دریافت کیا تو جتنا اسسے ہوسکا مال جمع کرکے اپنے ملک کو چھوڑ کر شرق کی طرف گیا جب مصر مین پہنچا تو وہان نوشیری عامل تہا اوسنے حال اسکے آنے کا مقتدر کو لکہا پہر زیادۃ اللہ وہان سے رقہ مین گیا وہان خط مقتدر کا متضمن پہر آنے کا مغرب مین واسطے لڑائی ابو عبد اللہ شیعہ کے پہنچا اور نوشیری عامل مصر کو واسطے مدد کے لشکر اور مال کے بہت تاکید لکہی یہہ حال دیکہہ کر زیادۃ اللہ مصر مین آیا نوشیری نے اسسے کہا کہ تو حمامات کیطرف نکل تو مین تیرے پاس لشکر اور مال مین سے جو ضرور ہو بہیجون جب یہہ نکلا تو نوشیری نے درنگ کی یہانتک کہ کئی مقام وہان ہوئے آخر کو اسکے لوگ متفرق ہوئے اور زیادت اللہ کو عادت شراب اور راگ سننے کی رکہتا تہا

ذکر ابتدائے دولت سادات کا

۲۳۶ اوسکو بیماری عارض ہوئی کہ بال ڈاڑہی کے گر پڑے تب زیادت اللہ نے نوشیری سے مایوس ہوکر قدس کیطرف واسطے رہنے کے گیا لیکن رملہ مین پہنچ کر مر گیا اور وہین دفن ہوا۔ مغرب مین بنی اغلب مین سے کوئی باقی نرہا بنی اغلب کی بادشاہت بارہ برس تقریباً رہی کیونکہ او برگذر چکا کہ رشید نے ابراہیم بن اغلب کو حاکم افریقیہ کا کیا تہا ۱۸۴ھ مین اور اللہ ہی ایسا ہے جسکے ملک کو زوال نہین

ذکر ابتدائے دولت سادات بنی فاطمہ کا

اسی ۲۹۶ھ مین خلفاء سادات کی افریقیہ مین ابتدا ہوئی اور قطع ہوئی انکی بادشاہت ۵۶۷ھ مین جیسا ہم لکہینگے اگر اللہ نے چاہا پہلا خلیفہ سادات کا ابو محمد عبید اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن میمون بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب تہا اور کہا ہی کہ یہہ عبید اللہ بن احمد بن اسماعیل ثانی بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب تہا علما نے اسکی صحت نسب مین اختلاف کیا ہے جو لوگ کہ قایل اسکی امامت کے ہین وہ کہتے ہین کہ نسب اسکا صحیح ہے اسمین شک نہین کرتے اور اکثر علماء سادات اپنا سا نسب بیان کرتے ہین گواہ اسکے صحت کا مقولہ شریف رضی کا ہے کہ نہین مقام میرا خواری پر باوجودیکہ میرے پاس کلمات کاٹنے والے اور دم گرم ہے دشمنون کے شہر مین کو مین لباس ذلت پہناتا ہون کیونکہ خلیفہ مصر مین اسوقت سید ہی ایسا سید کہ باپ اوسکا باپ میرا اور مولا اوسکا مولا میرا ہے جسکہ کوئے دور دالا مجہپر ستم کرنا چاہا میری رگ اوسکی رگ سے الفت دی ہے دونو سیدون محمد اور علی نے اور بعضے کہتے ہین کہ نسب اسکا صحیح نہین بلکہ شکستہ نقیص ہے اور انمین سے بعض نے مبالغہ کرکے اوسکے نسب کو یہودیون مین کیا ہے کہتے ہین وہ کہ مہدی کا نام عبید اللہ نہتہا بلکہ نام اوسکا سعید بن احمد بن عبد اللہ قداح بن میمون بن دیصان تہا

ذکر ابتدائے دولت سادات کا

تہا اور بعض نے کہا ہے کہ عبید اللہ بن محمد تہا ــ اور کہتے ہین کہ اسکے نسب مین سعید
بن حسین مین یہہ سعید بن حسن جب سلیمہ مین آیا تو اسکی مجلس مین ایک روز ذکر عورتون کا
ہوا حضار مجلس نے ایک یہودی کی جورو کے جو سلیمہ کا لوہار رہتا اور جورو کو چھوڑکر
مرگیا تہا بہت تعریف اوسکی سامنے کی تب حسین بن محمد بن احمد بن عبد اللہ قداح
مذکور نے اوسسے تزویج کی اوس عورت کا ایک بیٹا یہودی سے تہا حسین نے
اوسکو تعلیم کیا اور بہت دوست رکہتا تہا سوائے اسکے اور کوئی اولاد اسکے نہ تہی
تب ولی عہد اپنا اسے ابن حداد یہودی کو کیا اور اسکو بیٹے کی طرح اسرار بتائے
اور مال کثیر اور علامات اسکو دیا تب لوگون مین اوسکا بیٹا مشہور ہوا ــ کلام
مورخون کے بہت مختلف ہین اور زیادہ اختلاف ہے عبید اللہ قداح بن میمون
بن دیصان مین لیکن بسم مختصر اسکو لکہتے ہین ــ مورخون نے لکہا ہے کہ ابن
دیصان مذکور مصنف کتاب میزان کا نصرۃ زندقہ مین اظہار تشیع آل محمد صلعم کرتا تہا
میمون بن دیصان کے ہان ایک لڑکا پیدا ہوا جسکو عبد اللہ قداح کہتے ہین اسواسطے
کہ یہہ علاج آنکہون کا کرتا تہا اور قدح کرتا تہا اسنے اپنے باپ میمون سے علم ستارون
کا سیکہا تہا اوسکے باپ نے اوسکو مطلع کیا اون بہیدون پر جو آل نبی جنسے نسب
ملانے مین بکار آتے ہین پہر عبد اللہ قداح اطراف کرج اور اصفہان سے اہواز
اور بصرہ اور سلیمہ کی طرف جو زمین حمص سے ہے جاکر لوگونکو گہر کی طرف دعوت
کرنے لگا بعد اسکے عبد اللہ قداح فوت ہوا اور اسکے جائے اسکا بیٹا احمد اور بعض
نے کہا ہے محمد قایم ہوا اوسکا مصاحب رستم بن حسین بن حوشب بن زادان ٹہی کوفہ
کا رہنے والا ہوا احمد نے رستم کو حکم کیا کہ یمن مین شیعون پاس جاکر لوگون کو مہدی
آل محمد کی طرف دعوت کرے جب رستم بن حوشب نے یمن مین جاکر بموجب حکم
کے شیعون کو دعوت طرف مہدی کی کی تواونہون نے قبول کیا ــ عبد اللہ

ذکر متصل ہونے مہدی ابو عبداللہ کا

۲۸۰ھ شیعی جو اہل صنعا اہل کوفہ سے تہا ابن حوشب کے یمن مین آنے اور دعوت کرنے سے مطلع ہوکر ابن حوشب پاس صنعا سے آکر اوسکا بڑا یار رہا ابو عبداللہ شیعی صاحب علم اور عقل تہا اسکے آنے سے پہلے ابن حوشب نے دعوت کرنے والون کو مغرب کی طرف بہیجا تہا اور اہل کتامہ نے اوسکی دعوت قبول کی تہی جب ابن حوشب نے حلم ابو عبداللہ کا دریافت کیا تو اوسکو مغرب کیطرف بہیجا اہل کتامہ برادر اوسکے ساتہہ تمام مال بہیجا ابو عبداللہ شیعی جو حسین بن محمد بن ذکریا کا بیٹا تہا مکہ مین گیا جب حاجی مکہ مین آے تو اہل کتامہ عرب مین جانے کے واسطے مجتمع ہوے ابو عبداللہ نے اونکو مطیع اختیار یا کر اونکے ساتہہ ارض کتامہ مین جو مغرب سے ہے گیا وہان پندرہوین ربیع الاول ۲۸۰ھ کو مع اہل کتامہ کے بہیجا ۔ اہل بربر سب طرف سے جمع ہوکر اوس پاس آئے اور اسکی حکومت مین ترقی ہوئی نام اسکا اونکے نزدیک ابو عبید اللہ مشرقی تہا یہہ خبر ابراہیم بن احمد اغلبی امیر افریقیہ کو جب پہنچی تو اوسنے سنتے ہی چاہا کہ اوسکی حکومت کو حقیر اور کم کرے ۔ پہر ابو عبداللہ تاہرت مین گیا وہان اسکے شان زیادہ ہوئی ہر طرف سے قبیلہ اسکے پاس آنے لگے یہی حال رہا یہانتک کہ ابو نصر زیادت اللہ اور ملکون بنی اغلب پر حاکم ہوا ۔ زیادت اللہ کا چچا جو احول مشہور تہا مقابل ابو عبداللہ شیعی کے لڑتا تہا جبکہ زیادۃ اللہ بادشاہ ہوا تو اپنے چچا احول کو بلا کر قتل کیا تب تمام شہر ابو عبداللہ کے واسطے خالص ہوگئے

ذکر متصل ہونے مہدی ابو عبداللہ کا ابو عبداللہ شیعی کی ساتہہ

دعوت کرنے والے مغرب مین محمد والد مہدی کی طرف سے لوگونکو دعوت کرتے

ذکر متصل ہونے مہدی ابو عبد اللہ کا

کرتے تھے اور محمد سلیمہ میں تھا جب محمد نے انتقال کیا تو اپنا وصی اپنے بیٹے عبید اللہ مہدی کو کیا اور دعوت کرنیوالوں کے حال سے اوسے مطلع کیا ظہور اسکا زمان مکتفی میں ہوا جب مکتفی نے طلب کیا تو عبید اللہ اور اوسکا بیٹا ابو القسم محمد جو بعد مہدی کے حاکم ہوکر قایم لقب ہوا بھاگ کر متوجہ مغرب کے ہوئے عبید اللہ مہدی مصر میں لباس تجار میں آیا عامل مصر کا اس وقت میں عیسے نوشتری تھا خلیفہ نے اوسکو تلاش عبید اللہ مہدی کے واسطے لکھا تھا مہدی بھاگنے میں کوشش کر کے طرابلس غرب میں آیا — زیادت اللہ اوسکا متوقع تھا اور سب عاملوں کو اوسکے گرفتار کرنے کو لکھا تھا جب اوس طرابلس میں بھی نرہسکا سجلماسہ میں آکر وہان ٹھیرا حاکم سجلماسہ کا نام یسع بن مدار تھا مہدی نے فذان اظہار کیا کہ میں مرد تاجر ہون اس شہر میں تجارت کے واسطے آیا ہون اتنے میں خط زیادت اللہ کا یسع کے پاس آیا اوسمین لکھا تھا کہ یہہ وہ شخص ہے جسکی طرف ابو عبد اللہ شیعی دعوت کرتا تھا یہہ سنکر یسع نے عبید اللہ مہدی کو گرفتار کیا اور قید کیا اوسکو سجلماسہ میں جبکہ زیادۃ اللہ کا اپنے چچا احول کو قتل کرنا اور بھاگنا زیادت اللہ کا اور غالب ہونا ابو عبید اللہ شیعی کا افریقہ پر جیسے ہمنے اوپر لکھا ہے وقوع میں آیا تو عبد اللہ شیعی ماہ رمضان ۲۹۶ سنہ میں رقادہ سے سجلماسہ میں گیا اور خلیفہ اپنا اپنے بھائی ابو العباس اور اباز اسکے کو افریقہ پر حاکم کیا جب سجلماسہ کے قریب آیا تو وہان کا حاکم یسع نکلکر لڑا جب اسنے اپنا ضعف دیکھا تو راتکو بھاگ گیا — ابو عبد اللہ شیعی نے سجلماسہ میں داخل ہوکر مہدی اور اوسکے بیٹے کو قیدخانے سے نکالا — اون دونو کو سوار کرا کر لیچلا اور سب سردار قبایل اونکے آگے جاتے تھے اور عبد اللہ شیعی مہدی کی طرف اشارہ کر کے لوگونسے کہتا تھا کہ مولا تمہارا یہہ ہے — مہدی شدۃ خوشی سے روتا تھا یہانتک کہ خیمہ میں جو اونکے واسطے

ذکر قتل ابو عبد اللہ شیعی کا

بہ ۷۴ برپا کیا تہا وہان قرار پاکر یسع حاکم سجلماسہ کی طلب کا حکم دیا جب اوسکو سامنے لائے تو قتل کیا مہدی سجلماسہ مین چالیس روز رہا وہان سے افریقیہ کو گیا — رقادہ مین ربیع الاخر ۲۹۷ مین پہنچا — وہان دفترون کو ترتیب دیا اور مال کو جمع کیا اور عاملونکو تمام شہر مغرب پر بہیجدیا — جزیرہ صقلیہ پر حسن بن احمد بن جعفر کو عامل کیا — بسبب ملک مہدی کے ملک بنی اغلب اور بنی مدار کا جو مالک بادشاہت سجلماسہ کے تہے زایل ہوا — بنی مدار کا آخر یسع تہا جنکے اکتیس برس تک بادشاہت رہی — انہنے رستم کو زوال تاہرت مین ہوا انکی بادشاہت اکسو ساٹھہ برس تک رہی

ذکر قتل ابو عبد اللہ شیعی اور اوسکے بہائی ابو العباس کا

جبکہ مہدی کی بادشاہت نے مضبوطی پائی تو تمام معاملات سلطنت کو بذات خود اسنے انصرام دیا — ابو عبد اللہ اور اوسکے بہائی ابو العباس کے واسطے زمان مہدی مین کوئی حکم نچہوڑا کیونکہ وہ خود انصرام کرتا تہا — چونکہ ترک عادت بلا سے سخت ہے یہہ انکو ناگوار معلوم ہوا ابو العباس اپنے بہائی ابو عبد اللہ شیعی کو ندامت کرتا تہا اور کہتا کہ تونے بادشاہت اپنی مین سے نکال کر غیر کو سونپی ہرچند ابو عبد اللہ اوسکو اس قول سے منع کرتا تہا یہانتک کہ مہدی کو خبر پہونچی کہ وہ سرداران قبایل سے یہہ کہتا ہے کہ یہہ مہدی وہ نہین جسکی طرف ہمنے تمہین بلایا تہا — مہدی نے یہہ سنکر اون دونون کو بلاکر قتل کیا ابو الاثیر نے کامل مین قتل ابو عبد اللہ شیعی کو ۲۹۶ مین لکہا ہے لیکن مینے دیکہا تاریخ قیروان مین کہ وہ نیمہ جمادی الاولی ۲۹۷ مین قتل ہوا

پہر شروع ہوا ۲۹۷ سنہ ہجری

ذکر مرنے عبد اللہ کا

اس برس مین ابوالقاسم جنید بن محمد صوفی جو امام تہا راہی ملک عدم کا ہوا اسنے ۹۱۱
فقہ ابی ثور صاحب شافعی سے پڑہی اور تصوف سری سقطی سے اخذ کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۹ ہجری

اس برس مین مقتدر نے اپنے وزیر ابو الحسن بن فرات کو گرفتار کرکے اوسکے گہر کو لوٹ لیا اور اوسکی حرم کو بے پردہ کیا اور عہدہ وزارت کا ابو علی محمد بن یحیی بن عبید اللہ بن خاقان کو دیا خاقان مذکور بیقرار تہا اور اوسکی اولاد اوسپر حکومت کرتی تہی پس یہہ حال ہوا کہ جسی جو رشوت پاتا تہا اوسی کی سعی کرتا نوبت یہانتک پہنچی کہ ایک حکومت پر تہوڑے سے زمانہ مین کتنے حاکم ہوئے یہانتک کہ ماہ کوفہ پر بیس روز کے عرصہ مین سات عامل ہوئے تو اوسوقت کسی شاعر نے کہا وزیر رقاعہ مین ایسا کامل ہے کہ ہر ساعت بحال و برطرف ہوتا ہے جبکہ اوس پاس رشوت دینے والے آتے ہین تو وہ سب سے بہتر اوسکو جانتا ہے جو روپیہ والا ہے — بادشاہ باوجود اسکی عورتون اور خادمون کے کہنے پر حکم کرتا ہے غلامون نے خروج کیا عاملون نے اطراف و جوانب کے لینے کا قصد کیا اسی برسمین ابو الحسن محمد بن احمد بن کیسان نحوی جو عالم نحو کا تہا بصری اور کوفیون کے مرا اسی برسمین اسحاق بن حنین طبیب فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۰ ہجری

اس برسمین مقتدر نے خاقان کو وزارت سے موقوف کرکے علی بن عیسی کو وہانکا حاکم کیا

ذکر مرنے عبد اللہ صاحب اندلس کا

ذکر قتل احمد سامانی کا

۲۷۲ اس برس مین عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن حکم طرید رسول ربیع الاول مین فوت ہوا عمر اوسکی بیالیس برس کی تہی یہہ گورا سرخ بال والا میانہ قد تہا بالونکو سیاہ خضاب کرتا تہا بادشاہت اسکی پانچ برس گیارہ مہینے رہی اسکے گیارہ بیٹے تہے اونمین سے ایک محمد مقتول تہا اسکو اسکے باپ عبد اللہ مذکور نے حد مار کر قتل کیا یہہ باپ عبد الرحمن ناصر کا تہا . جب عبد اللہ نے انتقال کیا تو عبد اللہ کا پوتا عبد الرحمن بن محمد مقتول بن عبد اللہ مذکور حاکم ہوا عبد الرحمن نے اپنے چچاؤن اور باپ کے چچاؤن کو حاضر کیا لیکن کوئی اسکا مخالف نہوا یہہ وہ عبد الرحمن ہے جو مابعد مین ناصر نامی ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۱ ہجری

ذکر قتل احمد سامانی کا

اسی برس مین امیر احمد بن اسمٰعیل سامانی حاکم خراسان اور ماوراء النہر مارا گیا اسطرح کہ غلامون نے جمع ہوکر اوسکو تخت پر رات کو ذبح کیا اور جمعہ کی رات تیسوین جمادی الآخر مین بہاگے یہہ جنگل مین شکار کے واسطے گیا تہا ۔ بخارا مین لیجا کر دفن کیا ان غلامون کو بہی گرفتار کرکے قتل کیا بعد امیر کے اسکا بیٹا ابو الحسن نصر بن احمد اٹہہ برس کے سن مین حاکم ہوا

ذکر قتل سردار قرامطہ کا

اسی برس مین ابو سعید حسن بیٹا بہرام کا جو بزرگ قرامطہ کا تہا ۔ اوسکے خادم نے اوسکو حمام مین قتل کیا ۔ اوسکو وہان قتل کرکے ایک اور شخص کو سردارون

ذکر باقی حوادث کا

 سرداروں میں سے بلاکر کہا کہ تجھے سردار بلاتا ہے جب وہ داخل حمام ہوا تو اوسے بھی قتل کیا اسیطرح چار آدمی مارے پھر جب اس حال سے لوگ واقف ہوئے تو اوسیر بلواکر قتل کیا — ابو سعید جنابی نے اپنے بیٹے سعید اکبر کو اپنا ولی عہد کیا تہا وہی بعد اوسکے حاکم ہوا لیکن وہ بندوبست اچھا نکرسکا اس سبب سے اوسکا چھوٹا بھائی ابو طاہر سلیمان اوسپر غالب ہوا یہہ شخص فربہ شجاع حاکم مستقل تہا جب ابو سعید مارا گیا ہی تو وہ ہجر اور احسا اور قطیف اور تمام بلاد بحرین پر حاکم تہا

ذکر باقی حوادث کا

اسی برس مین سعید مہدی نے معہ اپنے بیٹے ابی القسم محمد کے دیار مصر پر لشکرکشی کرکے اسکندریہ اور فیوم پر غالب ہوا یہہ حال دیکھکر مقتدر نے مونس غلام کو معہ لشکر کے بہیجا اوسنے اونکو دیار مصر سے نکالدیا اور پھر مغرب مین چلے آئے —

اسی برس مین قاضی ابو عبد اللہ محمد بن احمد مقری ثقفی نے انتقال کیا —

اسی برسمین محمد بن یحیے بن مندہ حافظ مشہور مصنف تاریخ اصفہان کا فوت ہوا یہہ بھی ثقہ حافظون مین سے تہا اور اوس خاندان مین سے تہا جسمین سے جماعت علما نکلی

پھر شروع ہوا سنہ ۳۰۲ ہجری

اس برس مین مقتدر نے حسین بن علی بن عبد اللہ مشہور ابن حصاص جوہری کو پکڑکر اوس سے چالیس ہزار دینار کا اسباب لیا — اس برسمین سعید مہدی نے لشکر ساتھہ حباشہ مقدم کے دریا کے رستے سے بہیجکر اسکندریہ پر غالب ہوا اور مقتدر نے ساتھہ مونس خادم کے لشکر بہیجا ان دونون مین مابین مصر اور اسکندریہ کے چار لڑائیان ہوئین اور مغاربہ شکست پاکر اپنے ملک کی طرف پھر آئے اور

ذکر نبار مہدیہ کا

۲۹۴ طرفین سے بہت لوگ مارے گئے اسی برس میں تمام ہوئی تاریخ ابو جعفر طبری کی
اور اسی برس میں اور بعضوں نے لکہا ہے اسے پہلے برس میں علی بن احمد بن منصور شاعر
جو بسامی مشہور تہا فوت ہوا یہہ زبردست شعرا میں سے ہے اور ہجو بہت کرتا ہے
یہانتک کہ اپنے باپ بہائی اور گہر والون کی بہی ہجو کی ہی اور قسم بن عبید اللہ
معتضد کے وزیر کے حق مین کہا تہا اور اسی کی شعر مین متوکل کے حق مین جب اوسنے
قبر حسین علی علیہ السلام کو ڈہا یا اور آدمیون کو زیارت سے منع کیا جسکا مضمون یہہ ہے
ے قسم خدا کی اگر بنی امیہ نے قتل کیا تہا تو اسی نبی اپنے کو مظلوم پس تحقیق
تیرے باپ کی اولاد نے بہی یہہ ویسا ہے کیا کہ اوسکی قبر کو اوکہاڑا افسوس انپر
اگرچہ یہہ شریک اوسکے قتل مین نہ تہے لیکن متابعت بنی امیہ کی کی جبکہ اون حضرت
کی ہڈیان بوسیدہ ہوئین

پہر شروع ہوا ۳۰۳ سنہ ہجری

ذکر نبار مہدیہ کا

اسی برس مین مہدی نے موضع مہدیہ کو جو ایک جزیرہ ہے دریا کے کنارہ اور جنگل
سے ایسا ملا ہے جیسا ہاتہہ پہونچے سے پسند کرکے بنانا شروع کیا اوسکی فصیل
مضبوط اور دروازے ایسے بڑے بنوائے کہ ہر پٹ سو قنطار کا تہا اوسکا بنانا

قنطار مثل قرطاس چالیس اوقیہ زر یا ہزار اوقیہ کا ہے یا دو صد دینار کا یا ہزار دو صد
اوقیہ کا یا ستر ہزار دینار یا اسی ہزار درہم یا سو رطل زر سے یا چاندی سے یا ہزار
دینار یا ایک چرسا بیل کا پر زر سے یا سیم سے

ذکر بنار مہدیہ کا

۳۰۳ھ بنانا ہفتہ کے روز شروع ہوا اس برس کی پانچوین ذی قعدہ کو جب یہہ بن چکا
تو مہدی نے کہا اب مین امن مین ہوا محافظت سادات سے اس برس مین روم
نے ثغور جزیرہ پر جاکر لوٹا اور بندی پکڑی اس برس مین ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب
نسائی مصنف کتاب سنین کا مکہ مین فوت ہوا اور درمیان صفا مروہ کے دفن ہوا
یہہ امام حافظ محدث تہا یہہ نیشاپور مین گیا پہر عراق مین آیا پہر شام و مصر مین گیا
وہان سے دمشق مین آیا وہان اوسکی آزمایش معاویہ کے مقدمہ مین کی اور اوسسے
چاہا کہ فضایل معاویہ مین کوی حدیث روایت کرے وہ اسسے باز رہا اور کہا کہ معاویہ
سردار ہوکر راضی نہوا کہ اب فضیلت چاہی — کہتے ہین کہ اسے برا سلوک کرکے
مکہ مین بہیجا وہان وہ فوت ہوا — اس برس مین ابو علی محمد بن عبد الوہاب
جبای معتزلی نے انتقال کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۴ ہجری

اس برس مین سید ناصر حاکم طبرستان کا جان بحق تسلیم ہوا عمر اسکی اوناسی برس کی
تہی اسکو اطروش کہتے تہے نام اسکا حسن بن علی بن حسن بن عمر بن علی بن حسین بن
علی بن ابیطالب تہا یہہ مالک طبرستان کا سنہ ۳۰۱ مین ہوا اس برس مین یوسف بن حسین
بن علی رازی صاحب ذی النون مصری کا فوت ہوا وہ صاحب قصہ غار کا تہا
ساتہہ اوسکے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۵ ہجری

اس برس مین موا ابو جعفر محمد بن عثمان عسکری جو مشہور سمان تہا اور مشہور عمری
رئیس امامیہ بہی تہا یہہ شخص دعوی کرتا تہا کہ مین امام مہدی علیہ السلام پاس حاضر
ہوا تہا — اسی برس مین ایلچی بادشاہ روم کے بغداد مین آئے اونکے حاضر ہونے

ذکر روانہ کرنے سید مہدی کے اپنے بیٹی قایم کی ساتہہ لشکر مصر پر

۲۹۶ کے وقت لشکر کے تیار ہونے کا حکم دیا اور گہر کو ہتیار رن اور اسباب سے آراستہ کیا اوسوقت تمام لشکر صف بندی مین ایک لاکہ ساٹہہ ہزار تہا دو سو سوار پیدل تہے اور غلام کو بہی کمر بستہ کہڑے ہوئے اور خواجہ سرا بہی ایسے ہی آراستہ ہوئے کل خادم سات ہزار تہے اونمین سے چار ہزار گورے اور تین ہزار حبشی تہی اور سات سو چوبدار تہے اسیطرح آراستہ ہوئے اور کشتیان اور بجرے تمام زیب زینت سے دریا مین ڈالی اور محل بادشاہی کو بہی بہت زینت سے آراستہ کیا اونتیس ہزار پردے جنمین سے سارہ بارہ ہزار دیبای زرکش کے پردے تہے اور بائیس ہزار بندبے تہے اور سو شیر شیر کی رکہنے والے پکڑے کہڑے تہے اسباب زینت مین سے ایک درخت چاندی سونے کا تہا جسکے اٹہارہ شاخین اور ہر شاخ اور لکڑی پر جانور اور چڑیان چاندی سونے کی بیٹی تہین اوسکے پتے بہی چاندی سونے کے تہے اوسکی شاخین خوبصورتی سے ہلتین اور جانور آواز کرتی ایلچی جب مقتدر پاس آیا تو یہہ عظمت جسکا بیان باعث طول کا ہے دیکہے وزیر اسمین اور بادشاہ مین واسطہ ہوا اسکا کلام بادشاہ سے عرض کرتا اور بادشاہ کیطرف سے جواب اسکو لادیتا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۶ ہجری

اس برس مین بغداد کے تہانہ پر نجح طولونی مقرر ہوا اسنے منزلون مین فقہا مقرر کئے اسواسطے کہ پولس والون کا عمل اونکے فتوے پر ہو لیکن اس سے دبدبہ بادشاہت کا کم ہوا چور اور قضاقون نے طمع دنیوی سے خراب رستون مین لوگون کے کپڑے اوتارنے شروع کئے اور فتنہ بہت پہلا

ذکر روانہ کرنے سید مہدی کا اپنے بیٹے قایم کی ساتہہ لشکر افریقیہ کی مصر پر

ذکر روانہ کرنے مہدی کا اپنے بیٹے قایم کے ساتھہ لشکر مصر پر

اس برس مین مہدی نے لشکر کثیر اپنے بیٹے قاسم باللہ کے ساتھہ کرکر مصر پر بھیجا اسنے ۳۰۷
اسکندریہ مین پہنچ کر اپنا دخل کر لیا پھر وہان سے جیزہ مین گیا اور اشمون مین اور اکثر صعید
کا مالک ہوا — مقتدر نے مونس خادم کو اوسپر بھیجا جب یہہ مصر مین پہنچا تو اسمین
اور قایم مین کی لڑائیان ہوئین اسی کشتیان افریقہ سے اسکندریہ مین واسطے
مدد قایم کے بھیجین مقتدر نے بھی طرسوس سے پچیس ۲۵ کشتیان واسطے لڑائی کشتیون
قایم کے روانہ کین جب دونو طرف کی کشتیان رشید پر آکر ملین تو اسمین لڑائی
ہونے لگی اور جنگل مین دونو لشکرون مین لڑائی ہوتی تھی آخرکار لشکر مہدی کا
اور اسکی کشتیان شکست پاکر افریقہ مین پھر آئین اور بہت لوگ مارے گئے
اور قید ہوئے اسی برس مین قاضی محمد بن خلف بن حیان الطی جو مشہور وکیع تھا
فوت ہوا یہہ شخص عالم تواریخ کا تھا اسکی اچھی تصنیفات ہین اسی برس کے
جمادی الاولی مین امام ابو العباس احمد بن سریج فقیہہ شافعی فوت ہوا یہہ شخص
بڑا عالم شافعیہ کا تھا اور امام مسلمانون کا تھا اسکو باز اشہب کہتے تھے شیراز
مین مالک قضا کا تھا تصنیفات اسکے چارسو مین اسی کے سبب مذہب شافعی
زمانہ مین مشہور ہوا — اسکے زمانہ مین لوگ کہتے تھے کہ خدا نے عمر بن عبدالعزیز کو
سنہ ۱۰۰ مین ظاہر کیا کہ اوسنے سنہ کو زندہ اور بدعت کو مارا پھر خدا نے بندون پر
احسان کرکے شافعی کو پیدا کیا کہ اوسنے سنت کو ظاہر کیا اور بدعت کو چھپایا
اب احسان خدا نے کیا سنہ ۳۰۰ مین بسبب پیدا کرنے ابن سریج کے کہ اسنے ہر سنت کو
قوی اور ہر بدعت کو ضعیف کیا — اسکا دادا سریج مشہور مرد صالح تھا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۰۷ ہجری

ذکر منقطع ہونے سلطنت سادات ادریسی کا

ذکر منقطع ہونے سلطنت سادات ادریسی کا

کتاب مغرب مین اور اخبار اہل مغرب مین یون لکہا ہے کہ سلطنت ادارسہ سادات کی
اس برس مین منقطع ہوئی مین کہتا ہون کہ ہمنے اخبار سادات کو محمد بن ادریس تک سنہ ۲۱۴
مین لکہا ہے اور محمد جب حاکم ہوا تو اسنے اپنے اکثر شہرون کو اپنے بہائیون پر
بانٹ دیا تہا جیسے اوپر سنہ مذکور مین ذکر ہوا اور اسنے اپنے بہائی عمر کو صنہاجہ اور
غمارہ دیا تہا اور محمد مذکور امام تہا اوسکی تاریخ وفات کی ہمی نہین پہنچی جب محمد
نے انتقال کیا تو اوسکا بہتیجا علی بن عمر مذکور بن ادریس بن ادریس مالک ہوا
لیکن امامت علی مذکور کی ایسی ڈگمگاتی رہی کہ کوئی امر تمام نہوا آخر کو خلع کیا
بعد اسکے اسکا بہتیجا یحیے بن ادریس بن عمر بن ادریس حاکم ہوا یہہ یحیی اخیر بادشاہ
سادات ادریسیہ کا تہا فاس مین سلطنت سادات کی سنہ ۳۰۰ مین منقطع ہوئی
اسطرح کہ فضالہ بن حبوس انپر غالب آیا پہر ادارسہ مین سے حسن بن محمد بن قاسم
بن ادریس بن ادریس نے ظاہر ہو کر ارادہ پہر لینے سلطنت کا کیا لیکن ازبسکہ
انکا ادبار اور دولت مہدی عبد اللہ کا اقبال تہا دو برس تک بادشاہ رہا مگر
کچھہ کام بن نپڑا یہانتک کہ اونکی بادشاہت تمام بلاد مغرب سے جاتی رہی
اور سمر دارادارسہ اور اوسکی اولاد سب مقید ہو کر مہدی مذکور پاس گئی مگر جو کوئی
پہاڑ مین چہپ رہا تہا وہ بچ رہا یہانتک کہ بعد سنہ تین سو چالیس کے ادریس اولاد
محمد بن قاسم بن ادریس بن ادریس سے پیدا ہوا تب امامت پہر اس گہر مین آئی
پہر عبد الملک بن منصور بن ابی عامر برعدوہ پر غالب ہو کر ان شہرون مین خطبہ
بنی امیہ کا پڑہا جب عبد الملک اندلس کی طرف گیا تو اوسکی حکومت برعدوہ مین

ذکر قتل حسین کا

مین بگڑ گئی اور فاس پر بنو ابی العافیہ زناتیون مین غالب ہوئے یہانتک کہ یوسف بن تاشفین ۴۷۹ھ
امیر مسلمانون کا ہوکر حاکم ان شہرون پر ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۸ اور سنہ ۳۰۹ ہجری

ذکر قتل حسین بن منصور حلاج کا

حسین بن حلاج صوفی اپنا زہد اور تصوف ظاہر کرتا تہا اور اپنی کرامات لوگون کو
دکہاتا اسطرح کہ میوے جاڑے کے گرمی مین اور گرمی کے جاڑے مین نکالتا
اور ہاتہہ ہوا مین لنبا کرکے لوگون کو پر درہم سے دکہاتا جن پر لکہا ہوتا قل ہو اللہ
احد اور انکو درہم قدرتی کہتا اور لوگون کو بتاتا کہ تمنے یہہ کہایا اور یہہ کیا اپنے
گہر مین اور بتا دیتا تہا جو دلمین ہو اس امر سے بہت لوگ اوسپر فریفتہ ہوئے اور
اعتقاد کرتے تہے کہ اسمین حلول کیا ہے اور ایسے لوگ اسکے مقدمہ مین مختلف ہے تہے
جیسے حضرت عیسے کے باب مین مختلف ہین بعضے کہتے کہ اسمین جبرئیل گہسا ہے بعضے
کہتے یہہ ولی ہے اور یہہ جو ظاہر ہے یہہ اسکی کرامات ہے بعضے کہتے کہ یہہ بازیگر
نجومی جادوگر جہوٹا ہے یہہ شخص خراسان سے عراق مین اور پہر مکہ مین گیا وہان ایسے
جاسے رہا کہ چہت نہی ہمیشہ روزہ رکہتا اور پانی سے افطار کرکے تین نوالے
روٹی کے کہاتا اور سواے اسکے کچہہ اور نہ کہاتا پہر حسین بغداد مین آیا تب حامد
وزیر نے مقتدر سے عرض کی کہ حلاج کو مجہے دے اوسنے حکم کیا کہ لے لے حامد
اوسکو اپنی مجلس مین بلاتا اور باتین کرواتا لیکن کوئی امر خلاف شرع اوسے نپاتا
تاکہ اوسے قتل کرے اور اسی واسطے وہ کوشش کرتا تہا حامد پاس اوسکو ایک
مدت گذری جسکا بیان بموجب طول ہے آخر کار وزیر نے اوس پاس ایک کتاب

ذکر قتل حسین کا

۳۵۰ دیکہی اوسمین لکہا تہا کہ انسان اگر ارادہ حج کا کرے لیکن قدرت نرکہتا ہو تو اپنے
گہرمین سے ایک گہر جدا کرے جو نجاست سے پاک ہو اوسمین کسی کو جانے نہ دے
جب حج کے دن آوین تو اوسکے گرد پہرے اور جو کچہہ حاجی مکہ مین کرتے ہین وہان
کرے پہر تیس یتیم کو جمع کرکے اچہا کہانا موافق مقدور کے پکا کر اوس گہر مین
اونہین کہلا دے اور اونکو پوشاک دے اور ہر یتیم کو سات درہم دے جب
ایسا کرے تو اوس شخص کی مانند ہوگا جسنے حج کیا تب وزیر نے اس کتاب کے
پڑہنے کا ابو عمر کے آگے حکم دیا تب قاضی نے اوس سے پوچہا یہہ تو کہان سے لایا
اوسنے کہا کتاب اخلاص سے جو حسن بصری کی تصنیف ہے قاضی نے کہا اسے
مباح الدم تو جہوٹا ہے مین نے اوس کتاب کو مکہ مین سنا ہے لیکن یہہ اوسمین
نہین اوسوقت وزیر نے قاضی ابو عمر سے چاہا کہ اپنے خط مین یہہ جو کہا تہا
یعنے مباح الدم ہونا اسکا لکہے لیکن قاضی نے اوسکو دفع کیا پہر وزیر نے اوسکا
قتل لازم جانکر مباح الدم ہونا حلاج کا لکہا پہر جتنے کہ حاضر تہے سب نے لکہا
جب حلاج نے یہہ سنا تو کہا کہ میرا خون تمہین حلال نہین کیونکہ میرا دین اسلام ہے
اور مذہب میرا سنت ہے اور میری اس مین کتابین موجود ہین ــــ اور وزیر نے
لکہہ کر خلیفہ سے اوسکے قتل کا حکم چاہا اور فتوے اوس پاس بہیجا تب مقتدر نے
اوسکے قتل کا حکم دیا وزیر نے پہلے اوسے ہزار کوڑے لگوائے پہر ہاتہہ کٹوائے
پہر پانو کٹوائے پہر قتل کیا اور اوسکی لاش کو آگ سے جلایا اور سر کو بغداد پر
نصب کیا اسی برس مین ابو العباس احمد بن محمد بن سہل بن عطا صوفی کہ بڑے مشایخون
اور علما سے ہے فوت ہوا اور ابراہیم بن ہرون طبیب حرانی بہی فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۰ ہجری

ذکر قتل حسین کا

اس برس مین ابو جعفر محمد بن جریر طبری بغداد مین راہی ملک بقا ہوا پیدایش اوسکی سنہ ۲۲۴ مین نواح طبرستان مین ہوئی یہہ حافظ قران جاننے والا قرائتون کا عالم معانی کا اور مجتہدون مین سے تہا مقلد کسی کا نہوا اور فقیہہ عالم صحابہ کے قول سے اور تابعین تبع تابعین کے اقوال سے تہا اوسکی تاریخ مشہور ہے جو اول زمانہ سے آخر سنہ ۳۰۲ تک ہے اور ایک کتاب اوسکی تفسیر مین ہے کہ کسینے ویسی نہین لکہے اور اصول فقیہہ اور فروع مین بہت کتابین ہین جب یہہ فوت ہوا تو تعصب کیا اسپر عامہ نے اور متہم کیا اسکو ساتہہ رفض کے باعث اسکا سوا اسکے نہ تہا کہ اوسنے ایک کتاب مین اختلاف فقہا کا لکہا تہا مگر اوسمین احمد بن حنبل کو نذکر کیا جب اوسنے اسکا سبب پوچہا تو اوسنے کہا کہ احمد بن حنبل فقیہہ نہ تہا وہ البتہ محدث تہا یہہ کلمہ حنبلیون کو سخت معلوم ہوا یہانتک کہ کثرت بغداد کو خیال نکر کر اوسکو جیسا چاہا برا کہنے لگے اسی برس کے ذی الحجہ مین ابوبکر محمد بن سری ابن سہل نحوی جو مشہور ابن سراج تہا انتقال کیا یہہ بہی مشہور اماموں مین سے تہا اسنے ابو العباس مبرد سے پڑہا اور اوسے ایک گروہ نے کہ جنمین سے ابو سعید سیرانی اور علی بن عیسے رمانی اور اور لوگ تہے علم نحو حاصل کیا جوہری اوسے صحاح مین کئی جاے نقل کرتا ہے تصنیفات اسکی کتنے ہی مشہور ہین یہہ شخص باوجود ان فضایل کے راء کو غین پڑہتا ایک روز اسنے اپنے کلام کو راء سے ادا کیا لوگون نے اوسکو غین سے لکہا اوسنے کہا غین سے نہین بلکہ غین سے اسیطرح مکرر سہ کرر کہتا سراج نسبت عمل سروج کی طرف ہے — بعضے کہتے ہین کہ اسکے وفات سنہ ۳۱۵ مین ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۱ ہجری

ذکر قتل حسین کا

۲۵۲ اس برس مین قرامطہ رات کو بصرہ مین آئے اور سردار انکا ابوطاہر سلیمان بن ابی سعید جنابی تہا اور دیوارون پر سے شہر مین آ گرا وسکے عامل کو قتل کیا اور سترہ دن تک وہان رہ کر قتل اور لوٹ رکہی اسی برس مین ابو محمد احمد بن محمد بن محمد بن حسین جریری کہ صوفیہ کے مشہور مشایخون مین سے ہے فوت ہوا اور ابراہیم بن سری زجاج نحوی مصنف کتاب معانی قران کا فوت ہوا اور اسی سال مین محمد بن ذکریا رازی طبیب مشہور فوت ہوا یہہ شخص جوانی مین عود بجاتا تہا جب ڈاڑہی نکالی تو کہا کہ بجانا ڈاڑہی مونچہون والے سے اچہا نہین معلوم ہوتا یہہ کہہ کر اوسکو ترک کیا اور متوجہ مطالعہ کتب طب اور فلسفہ کا ہوا عمر اسکی چالیس برس سے زیادہ ہوئی جس علوم کا کہ اسنے شوق کیا اوسمین نہایت کو پہنچا علم طب اور فلسفہ مین اپنے وقت کا امام تہا اسنے طب مین کتابین لکہین جنمین سے حاوی تیئس جلد کی ہے اور منصوری جو مختصر بہت فائدہ مند ہے یہہ کتاب واسطے بادشاہون ماوراء النہر کے اسنے تصنیف کی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۲ ہجری

اس برس مین ابوطاہر نے حاجیون قرمطی کو گرفتار کرکے اونسے مال کثیر لیا اور اکثر کو بہوکہا پیاسا مارا اسی برسمین مقتدر نے اپنے وزیر ابوالحسن بن فرات کو گرفتار کیا لوگون نے عتاب سلطانی دیکہہ کر اوسکے قتل مین سعی کی تب اوسنے حکم اوسکے قتل کا دیکر اوسے اور اوسکے بیٹے محسن کو قتل کیا عمر ابن فرات کی اوسوقت اکہتر برس کی تہی اور بیٹا اوسکا تینتیس برسکا مقتدر نے بعد اسکے ابوالقسم خاقانی کو وزیر بنایا اسی برسمین ابوطاہر قرمطی نے کوفہ مین جاکر بزور تلوار اوسمین اپنا دخل کیا اور رعایا کو قتل کرکے اسباب بہت لیکر چہہ روز وہان رہکر جس روز دن کو وہان آیا تہا اوسی روز رات کو وہان سے اپنے لشکر مین آیا اور بہ اسباب اور مال مین سے

مین سے جو کچھہ کہ اسسے ہو سکہا وہان سے لاو لایا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۳ ہجری

اس برس مین عبداللہ بن محمد بن عبد العزیز بغوی راہی ملک بقا ہوا اسکی عمر ایکسو ساٹہہ برس کی تہی اسی برسمین علی بن محمد بن بشار زاہد فوت ہوا

پہر شروع سنہ ۳۱۴ ہجری

اس برس مین مقتدر نے یوسف بن ابی الساج کو نواحی مشرق دیکر حکم کیا کہ واسطے جا کر قرامطہ سے لڑے یوسف مذکور آذربیجان مین تہا وہان سے واسطے لڑائی قرامطہ کے واسطے مین گیا اس برسمین نصر بن احمد سامانی رے پر حاکم ہوا اور بیمار ہو کر وہان سے چلا گیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۵ ہجری

ذکر اخبار قرامطہ اور قتل ابی ساج کا

اس برس مین قرامطہ جب کوفہ مین پہنچے تو یوسف بن ابی الساج واسطے سے معہ چالیس ہزار لشکر کے وہان پہنچا قرامطہ اسوقت ایک ہزار پانسو آدمی تہے جسمین سے سات سو سوار آٹھہ سو پیادے تہے ابو ساج نے اونکی جمعیت قلیل دیکھکر کمال حقارت سے کہا کہ فتح نامہ خلیفہ کو لکھہ بھیجو یہہ سب میرے دست قدرت مین ہین جب باہم لڑائی ہوئی تو قرامطہ نے لڑائی اوٹہالی اور لشکر خلیفہ کی شکست ہوئی یوسف بن ابو ساج سردار لشکر کا اسیر ہو کر ابو طاہر قرمطی کے ہاتھہ سے مارا گیا ابو طاہر نے اونکا اسباب بہت لوٹ کر حاکم کوفہ کا ہوا مقتدر نے

ذکر حکومت مرداویج کا

۶۵۴ یہہ حال سنکر مونس خادم کو معہ بہت لشکر کے قرامطہ پر بہیجا لیکن بہت آدمی تو وہان پہچنے سے پہلے بہاگ گئے اور باقیماندہ نے لڑکر شکست پائی اس معاملے سے بغدادوالے ایسے قرامطہ سے ڈرے کہ بہاگڑ ہوگئے قرامطہ اکثر بہاگے ہوئے شہرون کو برباد کر بہت لوٹ لیکر ہجرین پہر آئے اس برس مین عبد الرحمن ناصر بن محمد اموی حاکم اندلس نے باشندون طلیطلہ پر بعد ایک مدت کے محاصرہ کے فتحیاب ہوکر اوسکی بہت عمارتون کو ڈہایا

پہر شروع ہوا ۳۱۶ سنہ ہجری

اس برس مین قرامطہ نے رحبہ مین جاکر بندی پکڑا اور لوٹ مچاکر پہر رقہ مین آئے وہان بہی لوٹ اور بندی پکڑکر سنجار مین داخل ہوئے وہانکی رعایا نے اونکو او تارا اور اونسے امان چاہی تب انہون نے امان دیکر جبال وغیرہ شہرون کو لوٹ کر ہجرین پہر آئے اس برس مین مقتدر نے علی بن عیسے اپنے وزیر کو گرفتار کرکے عہدہ وزارت کا ابو علی بن مقلہ کو دیا

ذکر ابتدائے حکومت مرداویج کا

سنہ ۳۱۵ مین گورکان پر حاکم اسفار بن شیرویہ تہا جسکے سردارون مین سے ایک بڑا سردار مرداویج بن زیار دیلم سے تہا مرداویج نے اکثر لشکر سے سازش کرکے مخفی بیعت لیکر اسفار سے لڑنے کو نکلا اسفار تاب لڑائی کی نلاکر بہاگا مرداویج نے لوگ اسکی تلاش کو بہیجے جب وہ پکڑا آیا تو قتل کیا اسی برس مین مرداویج ملکونکا مالک ہونے لگا پہلے قزوین لیا پہر رے اور ہمدان وکنکور ودینور وبروجرد وقم وقاشان واصفہان وجرباذقان لئے ایک سونے کا تخت اسکے لئے بنایا تہا کہ اوسپر جلوس کرتا اور لشکر تمام صف بستہ دور کہڑے رہتے پہر کہا

ذکر خلع مقتدر کا

پہر کسی سے بات نکرتا مگر اون چوبدارون سے جنکو اسی واسطے مقرر کیا تہا پہر ہلاکت ٦٥٥
طبرستان کا ہوا اس برس مین دمشق کو رومی لشکر سے گہیر لیا رعایا نے صلح چاہی
اونہون نے صلح کو اس شرط پر قبول کیا کہ منبر جامع مسجد کا اوکہیڑ کر اوسکی جاے
صلیب بنا دین رعایا نے بہی اسکو غنیمت جانکر منبر کی جاے صلیب بنایا پہر
طرلیس مین گیا وہان بہی ایسا ہی کیا — واضح ہو کہ دمشق خلیج قسطنطینہ کے شرقی
شہرون کے نایب کا نام ہے اس برس مین یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم
اسفراینی جسکے لئے مسند مخرج صحیح مسلم پر ہے جان بحق تسلیم ہوا کنیت اسکی ابو عوانہ
حافظ تہی حدیث سننے کو بہت شہرون مین گیا مسلم بن حجاج صاحب صحیح وغیرہ ایمہ
حدیث کو اسنے سنا

پہر شروع سنہ ۳۱۷ ہجری

ذکر خلع مقتدر کا

اس برس مین برخواست کیا مقتدر باللہ کو خلافت سے ہو اسطے کہ لشکر اور
سردار اسکے بسبب شرکت عورتون اور غلامون کے امور سلطنت مین اور
برباد کرنے مال اور اسباب کے اوس سے بدمزا ہو رہے تہے اور مونس خادم کے
بدمزگی باعث قوی ہوا کہ سب لشکر مونس کے مونس ہوکر خلیفہ کے گہر پر چڑہ گئے
مقتدر کو معہ اوسکی ما اور خالہ اور اولاد اور خاص لونڈیون کے گہر سے نکال کر
مونس کے گہر مین اونکو مقید کیا اور چاہا کہ مقتدر کی خلع پر گواہ ہووین جب قاضی
ابو عمرو نے گواہی دی کہ اسنے اپنے نفس کو خلع کیا تب اوسکے بہائی محمد بن معتضد
سے بیعت کرکے اوسکا لقب قاہر باللہ رکہا اور ایک قبر کی مٹی مین سے جسے مقتدر
کی ماںنے چہپا یا تہا سے اشرفیان لاکہ دینار نکالے

ذکر پہر خلیفہ ہونے مقتدر کا

سترہوین محرم اتیوار کے دن کہ مقتدر کی خلع سے تیسرا دن تہا سب لوگ محل بادشاہی
مین حاضر ہوئے کہ وہ جاے فراخ پر ہو گئے کیونکہ وہ روز جلوس اور آرایش کا تہا
لیکن مونس نہ آیا اور سپاہی لوگ سب مسلح آئے اور حق بیعت کا مانگتے تہے جب
غل اور شور انکا بلند ہوا تب قاہر نے یاروک کو انکی دلجمعی کے لئے بہیجا جب اونسنے
اونکے ہاتہون مین ننگی تلوارین دیکہین تو خوف کہا کر پہرا سپاہیون نے اوسکے
پیچہے آن کر محل مین اوسکو قتل کیا اور یا مقتدر یا منصور کہہ کر رونے لگے جب پہر سب
جمع ہو کر قاہر پر آئے تو وہ بہاگ کر چہپ رہا سب لوگ اوسے جدا ہوئے اور
کوئی شخص محل مین باقی نہ رہا پہر لوگون نے مونس خادم کے گہر جا کر مقتدر کو وہان سے
نکالا پیادون نے وہان سے اوسے اپنے گردن پر سوار کرکے محل مین داخل کیا
مقتدر نے اپنے بہائی قاہر پاس امان کا پیغام بہیجکر اوسے بلایا اور کہا کہ مین جانتا ہون
کہ تیرا کچہہ قصور نہین اور اوسکی پیشانی چوم کر امن دیا اور اپنے ماں پاس اوسکو قید
کیا کہ وہ اوسکو آرام سے رکہتی تہی مقتدر اپنی حکومت پر مستقر ہوا اور فتنہ فرو ہوا
واضح ہو کہ پہر خلافت مقتدر کا سبب احسان مونس کے تہا اور خلع اوسنے واسطے
سود نفقت لشکر کے کی تہی

ذکر اون چیزون کا جو قرامطہ نے مکہ مین کیا اور حجر اسود کا لینا

اس برس مین ابو طاہر قرمطی ترویہ کے دن مکہ مین آیا اور حاجیون کو کہ مکہ مین سلامت
پہنچے تہے وہان لوٹا اور مسجد حرام تک اونکو قتل کیا اور کعبہ شریف مین داخل

ذکر اون چیزونکا جو قرامطہ نی مکہ مین کیا

داخل ہوکر حجر اسود کو رکن سے اوکہیڑ کر ہجر مین لیگیا امیر مکہ ابن محلب اور اوسکے رفیقونکو قتل کیا اور دروازہ وہانکا اوکہیڑ کر ایک شخص کو واسطے اکہیڑنے پرنالہ کے چڑہایا وہ اوپر سے گرکر مرگیا جو بہت زخمی تہے اونکو چاہ زمزم مین ڈلوایا اور باقیون کو مسجد حرام اور جہان قتل ہوئے تہے دفن کیا اور لباس خانہ کعبہ کا لیکر اپنے رفیقون پر تقسیم کیا اس برس مین بسبب تفسیر قول خدا تعالے کے عسی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا حنابلہ وغیرہ مین فتنہ عظیم برپا ہوا کہ اوسمین لشکر اور رعایا سب شریک تہی اور آپسمین لڑائی ہوئی کہ بہت لوگ مارے گئے حقیقت اسکی یون ہی کہ ابوبکر مروزی حنبلی اور اوسکے رفیقون نے کہا کہ معنے اس قول خدا تعالے کے یہہ ہین کہ خدا تعالے نبی صلعم کو اپنے ساتہہ عرش پر بٹہیا دیگا دوسرے گروہ نے کہا کہ وہ سوائے شفاعت کے اور کچہہ نہین بسبب اس اختلاف کے لڑنے لگے اس برسمین محمد بن جابر بن سنان حرانی پیدایش بتانی حاسب مشہور نجومی صاحب زیج صابی فوت ہوا اسکی رصدین یقینے ہین رصد اسنے شروع کی ۲۶۴ سے سنہ ۳۰۶ تک اور کواکب ثابتہ کو اپنی زیج مین واسطے سنہ ۲۹۹ کے ثابت کیا ہے اسکی زیج کے دو نسخہ ہین دوسرا اچہا ہے واضح ہو کہ بتانی بفتح بائے موحدہ سے اور بعض نے کسرہ بہی پڑہا ہے منسوب بتان کی طرف جو ایک مکان ہے عمل حران مین اس برسمین نصر بن احمد بن نصر بصری مشہور خبزارزی شاعر مشہور فوت ہوا یہہ شخص ادیب پر گو ناخواندہ ایسا تہا کہ ہجی بہی نکرسکتا تہا اوسکے اشعار بہت فایق ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۸ ہجری

اس برسمین لڑنے والے لوگ بغداد سے نکالے گئے کیونکہ وہ جس روز سے

ذکر ان چیزونکا جو قرامطہ نے مکہ مین کیا

۶۵۸ مقتدر کو پہر خلیفہ کیا تہا بہت بر خود غلط ہوئے تہے قول و فعل مین اونمین اور لشکر مین لڑائی ہوئی بہت آدمی مارے گئے آخر کار ریاده یا متعلقات درسط کو بہاگے وہان جا کا حاکم ہوا کہ مونس خادم نے اونکو قتل اور باقیماندہ کو پریشان کیا اسی برسین اور لکہا اسنے لکی ہوئی برس مین ابو بکر حسن بن علی بن احمد بن بشار مشہور ابن علاف ضریر نہروانی فوت ہوا یہہ سو برس کا تہا یہہ ناظم اتی الہر کا تہا یہہ قصیده بلا جو مشہور ہے اسکے بنانے مین اختلاف ہے بعضون نے لکہا ہے کہ اسکے ایک بلی تہی کہ ہمسایہ نے اوسکو مار ڈالا تہا اوسکا یہہ مرثیہ لکہا ہے اور بعض نے کہا کہ یہہ مرثیہ ابن معتز کا ہے کہ مقتدر کے خوف سے اوسکا ذکر نہ کرسکا تو بلی کر تعبیر کیا اور کہا ہے کہ علی بن عیسے کے لونڈی ابو بکر بن علاف کے غلام کو چاہتے تہے جب علی بن عیسے اسے مطلع ہوا تو اون دونون کو قتل کیا تب ابو بکر بولا نے غلام نے یہہ قصیده لکہا اور اوسے کنایہ بلے کر کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۹ ہجری

اس برس مین مقتدر نے لشکر واسطے لڑائی مرداویج کے روانہ کیا دونو لشکر نواحی ہمدان مین جب ملے تو خلیفہ کا لشکر شکست پا کر بہاگا اور مرداویج تمام بلاد جبل پر حاکم ہوا اور لشکر نے نواحی حلوان تک لوٹا پہر مرداویج نے اصفہان پر لشکر بہیجکر اوسے لیا اسی برس کے ذی الحجہ مین مونس اور مقتدر مین وحشت زیادہ ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۰ ہجری

اس برس مین مونس خادم مقتدر سے خفا ہو کر موصل مین گیا اور مقتدر اوسکے ملک اور مال اور اوسکے یارون کے مال پر قابض ہوا اور بنی حمدان کے امیرونکو

ذکر قتل مقتدر کا

امیروں کو لکھا کہ مونس کو موصل مین گرفتار کرنا اور لڑنا دا ان کے امرا نے یہہ حال دیکھکر ۹۵۹
اوسے لڑائی کی لیکن مونس فتحمند ہوکر موصل پر حاکم ہوا سب طرف سے لشکر جمع
ہوکر مونس پاس آئے مونس نے موصل مین نو مہینے اقامت کی

ذکر قتل مقتدر کا

جب مونس پاس لشکر سب طرف سے فراہم ہوئے تب یہہ بغداد کو چلا پہلے تکریت
مین آیا پہر باب شماسیہ مین مقتدر نے اپنا ضعف لشکر کا پہرجانا خیال کرکے
ارادہ واسط کا کیا لیکن جو لوگ اوس پاس باقی رہے تہے وہ مانع ہوئے اور
مونس کی لڑائی پر مستعد ہوئے مقتدر یہہ حال دیکھکر لاچار مونس سے لڑنے کو
نکلا مقتدر پاس فقیہہ اور قاری تہے جنکے پاس قران پہلے ہوئے تہے وہ چادر
اوڑہے ٹیلے پر جاکر کہڑا ہوا رفیقون نے اوسکو مشورہ آگے بڑہنے کا دیا
جب وہ آگے بڑہا تو رفیق سب بہاگ گئے مقتدر یہہ حال دیکھکر قوم مغاربہ سے
جا ملا اور اونسے کہنے لگا افسوس تیرے مین خلیفہ ہون اونہون نے کہا ہم بہی تجھے
پہچانتے ہین اے کمینہ تو خلیفہ شیطان کا ہے یہہ کہکر ایک شخص نے اوسکو ایک
تلوار ماری کہ وہ زمین پر گرا تب اوسکو ذبح کیا مقتدر بڑہاپا گران ڈیل تہا
جب اوسکو قتل کرکے اوسکے سر کو لکڑی پر چڑہایا تو تکبیرین کہتے جاتے
تہے اور مقتدر کو لعنت کرتے تہے جو کچھہ مقتدر پہنے تہا ازار تک لیلیا پہر وہین
گڑہا کہود کر اوسے دفن کیا اوسکا سر اوسکا مونس پاس رشیدیہ مین لے گئے مونس
کہ لڑائی مین حاضر نہ تہا جب مقتدر کو اس حال سے دیکہا تو اپکو کے مارے
اور رویا مقتدر نے زمانہ خلافت مین بادشاہت کو خراب کر دیا تہا عورتین اور

ذکر بادشاہت قاہر باللہ کا

۲۶ غلام حکم کرتے تہے ورخرچی بہت ہوتی تہی اسکی مدت سلطنت چوبیس[۲۴] برس گیارہ مہینے چہہ دن تہے عمر اسکی اٹہتس برسکی تہی

ذکر بادشاہت قاہر باللہ کا

یہہ اونیسواں[۱۹] بادشاہ عباسیونکا تہا مونس نے چاہا کہ ابوالعباس مقتدر کا بیٹا بادشاہ ہو لیکن ابو یعقوب اسحق بن اسمٰعیل نوبختی نے کہا کہ یہہ لڑکا ہے اور بادشاہ ایسا چاہئے کہ آپ جیئے اور ہمارے تدبیر کرسکے یعقوب بن اسحق نے اسکے بادشاہ ہونے مین گویا اپنی موت آپ ڈہونڈی کیونکہ قاہر نے اوسکو قتل کیا جیسے ذکر ہوگا — جب یہہ مشورہ ہوا تو قاہر باللہ محمد بن معتضد کو بلاکر اٹہائیسوین[۲۸] شوال کو سب نے بیعت کی قاہر نے مقتدر کی ماکو بلاکر پوچہا کہ مال کہان ہے اوسنے سب جنرکا جو اوس پاس زیور و پوشاک سے تہا اقبال کیا تب اوسے خوب مارا باوجودیکہ وہ بیماری استسقا کی رکہتی تہی پہر اوسکے پانو باندہکر لٹکایا اوسنے قسم کہائی کہ مین سوائے اشیائے مذکورہ کے کچہہ نہین رکہتی — ابو علی بن مقلہ کو اپنا وزیر بناکر موقوف کیا اور پہر بحال کیا اور چند عالمون پر قابض ہوا اس برس مین قاضی ابو عمر و محمد بن یوسف کہ فاضل تہا اور ابوالحسن بن صالح فقیہہ شافعی کہ عابد تہا اور ابو نعیم عبد الملک فقیہہ جرجانی مشہور استر استرابادی فوت ہوئے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۱ ہجری

اس برس مین شعب مقتدر کی ما مرگئے اور اپنے قبر مین جو رصافہ مین بنائی تہی دفن ہوئے اس برس مین مونس اور قاہر مین نزاع ہوئی منشا اوسکا یہہ تہا کہ مونس نے بلیق چوبدار کو داروغہ محل بادشاہی کا کیا تہا اوسنے قاہر پر ایسی تنگی کی کہ

ذکر پکرنے مونس خادم اور بلیق کا

کہ کسی عورت کو بلے دریافت کرے کہ یہہ کون ہے جانے نہ دیتا تہا قاہر نے پوشیدہ ایک گروہ کو بلیق حاجب اور مونس کے پکڑنے پر متفق کیا اور طریقہ سکری کا جو بڑے سرداروں مین سے تہا وہ بہی اسسے ملگیا ۹۲۱

ذکر پکڑنے مونس خادم اور بلیق کا

اس برس مین پہلی شعبان کو قاہر باللہ نے بلیق چوبدار اور اوسکے بیٹے اور مونس کو گرفتار کر لیا کیونکہ یہہ سب قاہر کے خلع اور احمد بن مکتفی کے بادشاہ کرنے پہ متفق ہوئے تہے ابن مقلہ وزیر بہی اسمین شریک تہا قاہر نے طریقہ سکری اور گروہ ساجیہ کو متفق کرکے ابن بلیق کے پکڑنے کا ارادہ کیا ساجیہ کو رستون پر بٹھایا ابن بلیق اپنے گروہ کو لیکر خلیفہ پر بلوہ کا ارادہ کرکے وہان آیا اور ظاہر یہہ کیا کہ مین قرامطہ کے واسطے جمع کرتا ہون ہرچند اوسکا قصد خلیفہ کا گرفتار کرنا تہا لیکن اوسکو قاہر کے سامان کی خبر نہ تہی جب وہ محل مین داخل ہوا تو گرفتار ہوگیا جب اوسکے باپ بلیق کو یہہ خبر پہنچی ہرچند کہ وہ بیمار گہر مین پڑا تہا سوار ہوکر محل پر آیا وہان بہی گرفتار ہوا بعد اسکے قاہر نے مونس کو بلایا لیکن وہ نہ آیا تب قاہر نے قسم کہائی کہ تجہے امن ہے مین چاہتا ہون کہ بلیق اور اوسکے بیٹے کا متفق ہونا خلع پر دریافت کرون اگر جہوٹ ہو تو اونہین چہوڑ دون جب اسنے قسمونکا تار باندہا تو وہ آیا اوسے بہی گرفتار کیا اور ابو علی بن مقلہ کو وزارت سے موقوف کرکے ابو جعفر محمد بن قسم بن عبید اللہ کو وزیر کیا پہر ابو احمد بن مکتفی کو بہت تلاش سے بلوا کر اوسپر دیوار بنوائی کہ وہ مرگیا

ذکر قتل مونس اور بلیق اور اوسکے بیٹے کا

ذکر سلطنت بنی بویہ

۲۶۲ جب قاہر نے تینون مذکورون کو گرفتار کیا تو مونس کے دوستون نے کہ اکثر لشکر تہا غل اور شور مچایا اور چاہا کہ مونس کو چہڑا دین تب قاہر ابن بلیق پاس گیا اور اوسکو ذبح کرکے اوسکا سر طشت مین رکہا تینون قیدیون کو جدا جدا قید کیا تہا پہر وہ طشت مع سر کے اوسکے باپ بلیق پاس بہیجا وہ مجرد دیکہنے سے کے سر بیٹیا روتا نکلا پہر اوسکو بہی قتل کرکے دونون کا سر مونس پاس بہیجا مونس نے جب دونو سر دیکہے کلمہ شہادت پڑہا اور اونکے قاتل کو لعنت کی پہر اوسکو بہی قتل کرکے تینون سرونکو شہر مین تشہیر کیا اور منادی یہہ ندا دیتا تہا کہ جو امام سے خیانت کرے اوسکی یہہ جزا ہے پہر اون سرونکو جہان اور سر تہے رکہوایا بموجب عادت کے پہر قاہر نے ابو جعفر وزیر کو موقوف کرکے خصیبی کو وزارت دی پہر طریف سبکری کو جو بڑا سردار تہا اور اسکے ساتہہ مونس کے گرفتار کرنے مین شریک تہا گرفتار کرلیا اگر یہہ شریک نہوتا تو اوسہین گرفتار نہ کرسکتا

ذکر ابتدائے سلطنت بنی بویہ کا

بویہ ایک شخص متوسط الحال دیلم مین تہا کنیت اسکی ابو شجاع تہی جب سلطنت بنی بویہ نے ترقی پکڑی تو لوگ کہنے لگے بویہ بن فناخر بن تمام بن کوہی بن شیرزیر اصغر بن شیرکندہ بن شیرزیر اکبر بن شیرازشاہ بن شیرفنہ بن لستان شاہ بن شیرفروز بن شیرزیک بن سسفا بن بہرام جور الملک بن یزدجرد ملک اور باقی نسب انکا ۲۶۸ ہمزوشیر بن بابک تک اخبار بادشاہان فارس اکا سرہ مین گذرا بویہ کے تین بیٹے تہے عماد الدولہ ابو الحسن علی اور رکن الدولہ حسن اور معز الدولہ ابو الحسین احمد یہہ سب اکان بن کالی دیلمی پاس رہتے تہے جب اسفار بن شیرویہ اور مرداویج

ذکر سلطنت بنی بویہ

مرداویج دیلم کے اون شہرون پر جنکا ذکر ہو چکا قابض ہوئے توماکان بن کالی ۳۲۳
دیلمی طبرستان کا حاکم ہوا بویہ کے یہہ تینون بیٹے اوسکے لشکر کے سردار تہے جب
مرداویج ملک ماکان بن کالی کا جو طبرستان مین تہا حاکم ہوا توماکان طبرستان سے
گیا اور دامغان پر حاکم ہوا پہر وہان سے شکست پاکر نیشاپور مین بہاگ کر آیا
تینون بیٹے بویہ کے اوسکے ساتہہ رہے کبہی جدا نہوئے جب انہون نے دیکہا
کہ ماکان مرداویج کی لڑائی کی طاقت نہین رکہتا اور عاجز ہے تب انہون نے کہا
کہ ہمارے ساتہہ ایک گروہ ہی اور بہت تنگ ہے مناسب یہہ ہے کہ ہم تجہسے
جدا ہون تاکہ خرچ تیرا کم ہووے جب پہر تو بادشاہ ہوگا ہم چلے آوینگے اوسنے
کہا اچہا تب وہ تینون اوس سے جدا ہوکر مرداویج پاس گئے یہہ حال دیکہکر ایک گروہ
سرداروں ماکان کا بہی انکا تابع ہوا مرداویج نے بہت اونسے سلوک کیا عماد الدولہ
علی بن بویہ کو کرج کی حکومت دی عماد الدولہ نے کرج مین قوت پکڑی اور جمعیت
اسکی زیادہ ہوئی مرداویج نے اپنے چند سرداروں کو واسطے وصول زر کے
کرج پر بہیجا جب وہ وہان گئے عماد الدولہ اونسے بہت نیکی سے پیش آیا اور
اونکو اپنے سے ملایا اون سبہون نے اسکی اطاعت قبول کی مرداویج یہہ سنکر ابن
بویہ پر بہت خفا ہوا ابن بویہ مذکور نے اصفہان کا قصد کرکے وہان کے حاکم ابن
یاقوت سے لڑائی کی اوسکی شکست ہوئی اور ابن بویہ اصفہان پر حاکم ہوا اس لڑائی
مین ابن بویہ کے ساتہہ نو سو مرد تہے اور ابن یاقوت پاس دس ہزار جب ابن
بویہ نے نو سو سے دس ہزار کو شکست دی تو اسکا رعب سب پر چہا گیا اور ہیبت
اسکی سب پر غالب ہوئی مرداویج نے ابن بویہ پاس پیغام صلح بہیجا لیکن اوسنے عذر
کیا اور اس پاس نہ آیا ابن بویہ نے اصفہان مین دو مہینے اقامت کی اور تمام
مال اوسکا جمع کرکے ارجان کو کوچ کیا ارجان مین ابن یاقوت کہ نام اوسکا ابوبکر

ذکر سلطنت بنی بویہ

۴۶۶ بہا بہاگ کر گیا تہا اسکے آنے کی خبر سنکر بے لڑائی وہان سے بہاگا ابن بویہ
ارجان پر بہی ماہ ذی الحجہ ۳۲۰ھ مین حاکم ہوا پہر ابن بویہ نوبندجان پر ربیع الاخر
۳۲۱ھ مین حاکم ہوا پہر عماد الدولہ نے اپنے بہائی رکن الدولہ کو کازرون وغیرہ
فارس کی عملداری پر بہیجا اوسنے سب مال وہانکا نکالا پہر اون سے وہ ہوا جو ہم
ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالے اس برس مین ابوبکر محمد بن حسین بن درید لغوی
شعبان مین فوت ہوا یہہ ۲۲۳ھ مین پیدا ہوا تہا یہہ شاگرد ابی حاتم سجستانی اور
ابی الفضل ریاشی وغیرہ کا تہا یہہ فاضل شاعر تہا قصیدہ مقصورہ جو مشہور مقصورہ
ابن درید ہے اسنے نظم کیا نحو اور لغت مین اسکی بہت کتابین ہین اونمین سے
کتاب جمہرہ ہے اور کتاب خیل بہی اوسی کی تصنیف ہے ابن درید شراب پینے
اور عود سننے پر میلان رکہتا تہا ازہری کہتا ہے مین ابن درید پاس گیا تو مینے اوسے
نشہ مین پایا پہر مین اوس پاس نگیا ابن شاہین کہتا ہے کہ ہم جب ابن درید پاس
جاتے تو شرماتے تہے نبد ہا ہوا عود دیکہکر اور شراب دیکہکر عمر اسکی نوے سے
زیادہ تہی اس برس مین ابو ہاشم بن علی جبائی متکلم معتزلی نے انتقال کیا پیدائش
اسکی ۲۴۷ھ مین ہی اپنے باپ سے اسنے علم حاصل کیا اور ایسی محنت کی کہ باپ
سے بہتر ہوا ابو ہاشم کہتا ہے کہ میرا باپ مجہسے بارہ برس بڑا تہا ابن ہاشم
اور ابن درید ایک ہی روز راہی ملک بقا کے ہوئے لوگ اوس روز کہتے تہے
کہ آج علم کلام اور علم لغت مدفون ہوا یہہ دونون بغداد مین مقبرہ خیزران
مین دفن ہوئے اس برس مین محمد بن یوسف بن مطر فربری مرگیا اسکی پیدائش
۲۳۱ھ مین ہوئی یہہ وہ شخص ہے جسنے صحیح بخاری سیکہی گئے اور دسش و نلس بار
بخاری سے اسنے سنا تہا فربر فا اور دو راون سے بے نقطہ اور بار موحدہ سے
بخارا کے قریون مین سے ایک قریہ ہے ابن اثیر نے اپنی تاریخ کامل مین بہی لکہا ہے

ذکر خلع قاہر باللہ کا

لکہا ہے لیکن قاضی شمس الدین ابن خلکان نے لکہا ہے کہ قبر برکنارہ جیجون پر واقعہ ہے ۶۲۵

اسی برس مین ابو جعفر بن محمد بن سلامہ ازدی طحاوی فقیہہ حنفی مصر مین فوت ہوا ریاست اصحاب ابو حنیفہ کی اسپر مقرر ہوئی اور غلبہ پایا بہت کتابین فایدہ مند اسنے تصنیف کین ازانجملہ احکام القران اور اختلاف العلما اور معانی الاثار ہین اور اوسکے ایک تاریخ بڑی ہے پیدایش اسکی سنہ ۲۳۳ مین تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۲ ہجری

اسی برس مین عماد الدولہ شیراز پر حاکم ہوا

ذکر خلع قاہر باللہ کا

اس برس کے جمادی الاولی مین قاہر بسبب ظاہر کرنے غدر کی طرفیت سکری سے اور خلاف کرنے اوس قسم کے جو باب امان مین اونکے قاتلون کے کہائی تہی خلع کیا گیا ابن مقلہ قاہر سے پوشیدہ سردارون سے سازش رکہتا اور اونکو اوسکے خلع پر اغوا کرتا کبہی عجمی کی صورت بنتا اور کبہی کسی کا بہیس بدلتا اسنے منجمون کو سو دینار دیئے کہ وہ سردارون کو قاہر سے ڈراوین اور سیما سردار کے خواب کی تعبیر دینے والونکو بہی ایسا ہی کچہہ دیا تا کہ جب سیما اونکے سامنے کوئی خواب بیان کرے تو ایسی تعبیر دینگے وہ قاہر سے خایف ہو اون لوگون نے ایسا ہی کیا سیما کہ سردار ساجیہ کا تہا قاہر سے ڈر کر قاہر کے گرفتار کرنے پر متفق ہوا اور سب جمع ہو کر قاہر پر آئے قاہر نے اوس رات شراب خواری بہت کی تہی اوس وقت نشیمن پڑا تہا جب اونہون نے گہر کو گہیر لیا تو یہہ ہر چند مست تہا لیکن بیدار ہوا اور بسبب بند ہونے دروازون کے بہاگ کر حمام مین

ذکر بادشاہت راضی باللہ کا

۶۶۲ جا کر چھپا لوگ اوسے ڈھونڈکر گرفتار کرکے جہان طریف سبکری تہا وہان لائے اور طریف کو وہان سے نکالکر قاہر کو اوسکی جاے قید کیا اور دونون آنکہین قاہر کی نکالین اسکی بادشاہت کل ایک برس چھ مہینے آٹھہ دن تہی

ذکر بادشاہت راضی باللہ کا

وہ بیسوان[2] بادشاہ عباسیون کا تہا جب قاہر قید ہوا تو ابو العباس احمد بن مقتدر اور ہارون اوسکی دونون قید تہے لوگون نے اوسے نکالکر تخت پر بیٹھایا اور بادشاہت اوسپر سونپی اوسکا نام راضی باللہ رکہا بیعت اسکی خلافت پر بدھ کے دن چھٹی[6] جمادی الاولی ۳۲۲ھ مین ہوئی سیما سردار نے ابن مقلہ کے وزیر کرنیکو عرض کیا تب راضی باللہ نے اوسے وزیر کیا اور قاہر کے خلع پر چاہا کہ گواہ کرین لیکن وہ باز رہا گو کہ قید مین تہا اور اندہا تہا

ذکر سید مہدی حاکم افریقیہ کی مرنے اور اوسکے بیٹے قایم کے بادشاہ ہونے کا

اس برس کے ربیع الاول مین مہدی عبید اللہ سید بنی فاطمہ مہدیہ مین فوت ہوا اوسکے بیٹے قایم ابو القسم محمد نے اوسکا مرنا برس روز تک واسطے تدبیر کار کے چھپایا عمر اسکی تریسٹھہ[63] برس کی ہوئی بادشاہت اسکی چوبیس[24] برس ایک مہینے بیس[20] روز رہی جب اسکے بیٹے قایم نے اوسکا مرنا ظاہر کیا تو سب نے اوسکی بیعت کی اور حکومت اوسپر متعین ہوئی

ذکر ابن شلمغانی کے قتل کا اور بعضے

ذکر شلمغانی کے قتل کا

عجایب اوسکی مذہب خبیث کا

اس برس مین محمد بن علی شلمغانی مقتول ہوا شلمغان ایک قریہ نواحی واسط مین ہے جسکی
طرف یہہ منسوب ہے اسنے ایک مذہب نکالا تہا جسکا مدار خدا کے حلول کرنے پر
تہا اور تناسخ پر اور تشیع پر کہتے ہین کہ حسین بن قسم بن عبید اللہ جو وزیر مقتدر
کا تہا وہ بہی مذہب مین اسکا تابع ہوا اور ابو جعفر اور ابو علی یہہ دونو بیٹے بسطام
بن ابی عون کے اور احمد بن محمد بن عبدوس بہی اسکے پیرون مین سے تہے پہلے
محمد شلمغانی اور اوسکے یار اپنے مذہب کو چہپاتے تہے لیکن ماہ شوال ۳۲۲ سنہ
مین ظاہر کیا تب ابن مقلہ وزیر نے اونکو گرفتار کیا شلمغانی نے اپنے مذہب سے
انکار کیا اوسکے معتقد اوسے خدا جانتے تہے جب اوسے قید کر کے معہ ابن عون
اور ابن عبدوس کے راضی پاس لائے تو اوسنے دونون سے کہا کہ شلمغانی کی
گردنیان مارو دونون نے انکار کیا جب اسنے زبردستی کہا تو ابن عبدوس نے
اپنا ہاتہہ اوسکی گردن پر مارا اور ابن ابی عون نے بہی ہاتہہ بڑہایا اور سے مارنے
کو لیکن اسکا ہاتہہ کانپا اسوقت اسنے شلمغانی کی ڈاڑہی اور سر چومکر کہا اللہ میرے
اور سردار میرے اور رازق میرے لوگون نے یہہ سنکر شلمغانی سے کہا کہ تو تو
کہتا تہا کہ مین دعوے خدائی کا نہین کرتا اوسنے کہا کہ مینے کبہی دعوے خدائی
کا نہین کیا اور ابن ابی عون کے کہنے سے مجہے کیا اسوقت اون دونو کو وہان سے
پہیر دیا اور شلمغانی کو کئی مرتبہ فقہا کے روبرو بلوایا آخر کو فقہا متفق ہوئے
اسکے خون کے حلال ہونے پر تب ابن شلمغانی اور ابن ابی عون کو اس برس کے
ذی قعدہ مین سولی دیکر آگ مین جلایا اوسکا مذہب یہہ تہا کہ خدا ہر شے مین
گہستا ہے جس قدر کہ وہ شی اوٹہا سکے اور اللہ تعالے نے ضد کو واسطے دلیل

ذکر باقی حوادث کا

۲۶۸ ہونے کے مفقود ہونے پر پیدا کیا ہے پس آدم اور شیطان کہ دونو آپسمین ضدین اونین خدا گھسا ہے اور مذہب اوسکا یہہ تہا کہ دلیل حق کی حق سے بہتر ہے اور یہہ کہ ضد شے کے مشابہہ شے سے قریب زیادہ ہوتی ہے اور یہہ خدا نے بدن انسانی مین داخل ہوکر قدرت اور عجز ظاہر کیا جسسے دریافت ہوا کہ یہہ خدا ہے اور یہہ کہ خدا نے نوح اور اونکے شیطان مین جمع ہوئے تہے بعد اوسکے جدا ہوئے پہر صالح اور اونکے شیطان مین جسنے ناقہ کے پاؤن کاٹے جمع ہوئے پہر جدا ہوئے پہر جمع ہوئے ابراہیم اور اونکے شیطان نمرود مین بعد اونکے پہر جدا ہوئے اسیطرح ہارون اور فرعون مین پہر سلیمان اور اونکے شیطان مین پہر عیسے اور اونکے شیطان مین پہر جدا ہوے حواریون مین پہر جمع ہوئے علی بن ابیطالب اور اونکے شیطان مین اور اونکا مذہب یہہ تہا کہ جسکی طرف لوگ محتاج ہون وہ خدا ہے اور اونکا مذہب ہے کہ موسی اور محمد صلعم کو خاین کہتے ہین اسواسطے کہ ہارون اور علی نے موسی اور محمد کو بہیجا تہا انہون نے خیانت کی اور یہہ کہ علی نے کتنے برس اہل کہف کے ہو سارہے مین سوتے ہوے کو چہوڑ دیے تہے جب وہ مدت گذری تو بادشاہت پہر آئی اور نماز روزہ کا ترک کرنا عبادت تہا اور سب عورتون کو حلال سمجھتے تہے اور مباح جانتے تہے جماع کرنا عورتون سے جو اوسکے صاحب رحم مین اور یہہ کہ فاضل کو لازم ہے مفضول سے نکاح کرے تو کہ تور اوسین آوے اور یہہ کہ جو اسسے باز رہیگا بشرطیکہ قایل تناسخ کا ہو وہ دور ثانی مین عورت بنیگا ختم ہوا یہہ مقالہ نصریہ مین

ذکر باقی حوادث کا

اسسا برس مین اسحق بن اسماعیل نوبختی کو قاہر نے خلع سے پہلے قتل کیا نوبختی مذکور

ذکر قتل ہونے مرداویج کا

مذکور ہی نے مشورہ اسکے خلیفہ کرنے کا دیا تہا اس برس مین دمشق نے بلاد اسلام
مین جاکر ملطیہ کو ایک مدت محاصرہ کرکے بلے لڑائی فتح کیا وہان کے رہنے والونکو
نکالکر اونکی جاے امن مین اونہین بہیجا یہہ واقعہ جمادی الاخر کے چاند رات کو
ہوا رُوم نے مسلمانون سے افعال بد کرنے شروع کئے اکثر شہر اونکے قبضہ
مین آئے تہے اس برس مین ابو نعیم فقیہہ جرجانی استرآبادی اور ابو علی محمد
روزباری صوفی فوت ہوئے اس برس مین حسین بن عبد اللہ نساج صوفی رہنے والا
سامرکا جو ابدال سے تہا اور محمد بن علی بن جعفر کتانی مشہور جو جنید کے یارون
مین سے تہا راہی ملک بقا کے ہوئے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۳ ہجری

ذکر قتل ہونے مرداویج بن یار کا

اس برس مین مرداویج دیلمی حاکم بلاد جبل وغیرہ کا مقتول ہوا سبب اسکا یہہ تہا
کہ اس برس مین اوسکا دن پیدائش کا جب آیا تو حکم کیا کہ لکریان اس کثرت
سے جمع کرو کہ پہاڑ اور ٹیلے چہپ جاوین اور نکلکر دو ہزار پرند جانور جنگل اصفہان
سے جمع کرکے اونکے پانو پر رال لگائی تاکہ یہہ سب روشن ہون تولد کی رات
اور ایک دسترخوان بڑا جسپر ہزار گہوڑے اور دو ہزار سر بیل کے اور بکریان
اور حلوی بہت ہو بنوایا جب یہہ بنا اور تیار ہوا اوسے دیکہکر اور حقیر سمجہہ کر اپنے
ارکان دولت پر خفا ہوا یہہ شخص اون ترکون پر جو اسکی خدمت مین رہتے تہے
بہت غضب رہتا تہا جبکہ وہ دسترخوان اور روشنی آگ کی ہو چکی اور صبح کو
اصفہان مین جانے کا ارادہ کیا لشکر خدمت کے واسطے جمع ہوا از بسکہ گہوڑے

۳۲۰ خیمہ کے پاس کثرت سے ہنہنے اونکی آوازین بہت بلند ہوئین ایسے کہ وہ سنکر خفا ہوا
پوچھا کہ یہہ گھوڑے کسکے ہین جو اپسے پاس ہین لوگون نے عرض کی کہ ترکون کے اوسنے
حکم دیا کہ ان گھوڑون کے زین ترکون کی پشت پر باندہو اور ایسی طرح شہر مین داخل
ہون بموجب حکم ایسا ہی کیا مرداویج ایسا بدصورت تہا کہ دیلم اور ترک اسکو برا جانتے
تہے اس حرکت سے غصہ ترکون کا زیادہ ہوا جب مرداویج نے اصفہان کی طرف
کوچ کیا تو بہت غصہ تہا حکم دیا اپنے نگہبانون کے افسر کو کہ آج میرے ساتھ مت آ
اور کسی اور کو بہی اپنے ساتھہ آنے کو حکم ندیا اور حمام مین داخل ہوا ترکون نے
فرصت غنیمت جانکر اوسپر ہجوم کرکر حمام مین قتل کیا مرداویج نے زمان بادشاہت
مین جبر اور فساد بہت کئے اپنے یارون کے واسطے کرسیان چاندی کی اور
اپنے لئے ایک تاج مرصع کا مثل تاج کسرے کے بنوایا جب یہہ مارا گیا تو بعد اسکے
اسکا بہائی وشمگیر بن زیار حاکم ہوا

ذکر حنابلہ کے فتنون کا بغداد مین

اس برس مین حنابلہ نے لوگون پر شدت کی کہ سردارون اور رعایا پر خاک ڈالتے اور
جبکہ شراب پاتے گرادیتے اور گانے والی کو مارتے اور اوسکے سازون کو توڑتے
اور خرید فروخت چلنے پہرنے مین اعتراض کرتے صاحب شرطہ نے یہہ حال دیکہکر
اونکو منع کیا اور حکم کیا کہ تم مین سے کوئی امام بنکر نماز نہ پڑہائے جب تک بسم اللہ الرحمن الرحیم
پکار کر نہ کہے لیکن اونکو کچھہ مفید نہوا پہر راضی نے فرمان متضمن منع اور زجر کا اعتقاد
تشبیہ سے لکہا ازانجملہ یہہ تہا کہ تم لوگ کبہی گمان کرتے ہو کہ صورتین تمہاری منہہ
کی جو بری ہین اوپر صورت رب العالمین کے ہین اور ہیئت تمہاری اوسکی ہیئت پر
ہے اور کہتے ہو تم اوسکے بال گہونگروالے ہین اور آسمان پر چڑہنے اور دنیا مین

مین اوترنے کے تم قایل ہوا اور عدد کی جسمین تمہارے مذہب مین قباحت آتی ہے
مین قسم کہاتا ہون بڑی قسم کہ اگر تم ہنفتی نہوگے تو مین تلوار تمہاری گردنون پر اور
آگ تمہاری گہرون اور محلون مین لگادونگا

ذکر بادشاہت اخشید مصر کا

اس برس مین اخشید یعنے محمد بن طغج بن جف مصر پر راضی کی طرف سے حاکم ہوا اخشید
مذکور اسے پہلے رملہ کا حاکم تہا سنہ ۳۱۶ مین مقتدر کی طرف سے وہان سنہ ۳۱۸ برس تک
رہا جب نامہ مقتدر کا متضمن حاکم کرنے دمشق کا اوس پاس پہنچا تو وہان گیا اور
وہان کا حاکم ہوا اوس وقت مصر کا متولی احمد بن کیغلغ تہا جب راضی بادشاہ ہوا
تو اسنے احمد بن کیغلغ کو معزول کیا اور اخشید کو مصر کا حاکم کرکے اکثر بلاد شامیہ
بہی اسکے ساتہہ ضم کیے اخشید شام سے مصر مین جاکر بیہ بدہ کے روز تیسوین رمضان
سنہ ۳۲۳ کو حاکم مستقر ہوا

ذکر قتل ابی العلا بن حمدان کا

ناصر الدولہ حسن بن عبد اللہ بن حمدان موصل اور دیار ربیعہ کا امیر ناصر الدولہ حسن بن
عبد اللہ بن حمدان تہا اسمین سے پہلے موصل پر ابو ناصر الدولہ مذکور رہا نام اوسکا
عبد اللہ اور کنیت ابو الہیجا تہی مکتفی نے اوسکو وہان حاکم کیا تہا ابو الہیجا مذکور
بغداد مین مارا گیا قاہر کی لڑائی مین جبکہ گرفتار کیا گیا تو اوسکا بیٹا ناصر الدولہ مذکور
موصل مین نایب اوسکا تہا اسی طرح اس برس تک رہا بعد اسکے اسکے چچا ابو العلا
بن حمدان نے ذمہ اس امر کا کیا کہ مین اپنے بہتیجے کے قبضہ سے خلیفہ کی کچہری مین

ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

۶۷۲ جو مال ہے بہیجونگا یہہ اقرار کرکے ابو العلا موصل مین گیا وہان اسکے بہتیجے ناصر الدولہ نے اوسکو قتل کیا جب یہہ خبر خلیفہ کو پہنچی لشکر معہ وزیر ابن مقلہ کے واسطے لڑائی ناصر الدولہ کے بہیجا جب یہہ موصل مین پہنچا ناصر الدولہ بہاگا ہر چند ڈہونڈا لیکن اوسے نہ پایا ابن مقلہ موصل مین ایک مدت رہا جب پہر بغداد مین آیا تو ناصر الدولہ نے موصل مین پہر آکر خلیفہ کو ایک خط متضمن اپنے صفائی اور ضامن ہونے اوس مال کا جو بہیجتا تہا لکہا خلیفہ نے اس شرط پر قبول کیا

ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

اسی برس مین سید قایم حاکم مغرب لشکر کا افریقیہ سے بحر کو لیگیا اور شہر جنوہ کو فتح کیا اہل سردانیہ سے لڑائی ہو کر سلامت پہر آئے اسی برس مین عماد الدولہ بن بویہ اصفہان پر حاکم ہوا وہ اور وشمگیر دونو اسکین بلاد اصفہان اور ہمدان اور قم اور قاشان اور کرج اور رے اور کنکور اور قزوین وغیرہ پر لڑتے تہے اس برس مین لشکر نے شورش کرکے دار الوزارت مین نقب لگائی وزیر اور اوسکا بیٹا غربی جانب بہاگا پہر بعد راضی ہونے کے اونکو وہان رکہا اس برس مین ابراہیم بن محمد بن عرفہ مشہور ابن نفطویہ نحوی واسطی نے انتقال کیا اسکی تصنیفات بہت ہین یہہ اولاد مہلب بن ابی صفرہ سے تہا پیدایش اسکی سنہ ۲۴۴ مین ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۴ ہجری

اسی برس مین حجریہ اور مظفر بن یاقوت نے وزیر ابن مقلہ کو قید کیا جو وقت موافق عادت کے دار الخلافہ مین آیا اور خلیفہ کو اسے آگاہ کیا اوسنے بہی نیک جانا پہر علی بن عیسے کی وزارت پر اتفاق کیا لیکن اوسنے نہ قبول کی تب اوسکے بہائی

ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

۳۲۷ بہائی عبد الرحمن بن عیسیٰ کو وزیر کر کے اوسے گرفتار کرلیا اور ابو جعفر محمد بن قاسم
کرخی کو حاکم کیا اسی برس مین موقوف کیا ابن رایق نے خراج دنیا واسط اور بصرہ کا
اور بریدی نے خراج اہواز اور وہان کے عاملونکا موقوف کیا اس امر سے بغداد
مین مال کی تنگی ہوئی ابو جعفر اسکے بند وبست سے عاجز ہو کر معزول ہوا اسکی
وزارت تین مہینے پندرہ دن رہی پہر سلیمان بن حسین کو وزیر کیا ہمیشہ اوسکی
موقوفی کے ارادہ مین تہے خلیفہ نے محمد بن رایق کو واسط مین لکہا کہ آنکر امورات پر
قایم ہو اور سرداری لشکر کی اوسکو دی اور حکم کیا کہ منبر پر خطبہ اوسکا پڑہا جاوے
ابن رایق بغداد مین اسی برس کے آخر ذی الحجہ مین آیا ابن رایق نے ساجیہ کو
گرفتار کیا تہا بغداد مین آنے سے پہلے حجریہ یہہ دیکہکر خوفناک ہوئے اور
اسکے بغداد مین داخل ہوتے ہی وزارت موقوف ہوگئی تمام امور کو رایق ہی
ملاحظہ کرتا عاملون نے تغلب کرنا شروع کیا سواے بغداد کے خلیفہ پاس کچہہ
نرہا اوسمین بہی حکم ابن رایق کا تہا خلیفہ حکم نکرسکتہا اور باقی اطراف کا یہہ حال
ہوا کہ بصرہ تو ابن رایق کے قبضہ مین اور خوزستان بریدی پاس فارس عماد الدولہ
بن بویہ کے ہاتہہ مین کرمان ابی علی محمد بن الیاس پاس رے اصفہان جبل رکن الدولہ
بن بویہ کہ بدقدرت مین تہے اور یہہ اور وشمگیر بن زیاد مرداویج کا بہائی دونو
اوسپر لڑتے تہے دیار بکر اور مصر اور ربیعہ بہی حمدان کے زیر حکم ہوا مصر اور شام
اخشید محمد بن طغج کے تحت حکومت مغرب اور افریقیہ سید قایم بن مہدی کے
تصرف مین اندلس عبد الرحمن بن محمد ملقب بناصر پاس خراسان ماوراء النہر زیر
حکم نصر بن احمد سامانی کے طبرستان جرجان دیلم پاس بحرین یمامہ ابی طاہر قرمطی
کی حکومت مین آگئے اسی برس مین محمد بن رایق نے فضل بن جعفر بن فرات کو
جو خراج مصر اور شام پر تہا بلایا یہہ بغداد مین آتے ہی ابن رایق اور خلیفہ

ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

۳۲۴ کی طرف سے وزیر ہوا اس برس مین خلیفہ نے محمد بن طغج کو سند مصر اور وہان کے عاملون کے شام تک دیکر ابن کیغلغ کو مصر سے معزول کیا اسی برس مین عضد الدولہ ابو شجاع فنا خسرو بن رکن الدولہ حسن بویہ اصفہان مین پیدا ہوا اسی برس مین جحظہ برمکی جو اولاد یحیی بن خالد بن برمک سے تہا اور بڑا عالم علوم و فنون تہا فوت ہوا اسی برس مین عبد اللہ بن احمد بن محمد بن مغلس فقیہہ ظاہری صاحب تصانیف مشہورہ کا راہی ملک بقا کا ہوا اور عبد اللہ بن محمد فقیہہ شافعی نیشاپوری بہی فوت ہوا پیدائش اوسکی سنہ ۲۳۸ مین واقع ہوئی یہہ جلیس ربیع اور مزنی اور یونس کا تہا جو اصحاب شافعی کے تہے اور یہہ امام تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۵ ہجری

اس برس مین محمد بن رایق نے علی راضی کو حکم کیا کہ میرے ساتہہ واسط مین واسطے لڑائی ابن بریدی کے چل اوسنے قبول کرکے وہان گیا ابن رایق نے لشکر حجریہ مین سے بعضون کو گرفتار کر لیا ابن بریدی نے خایف ہوکر جو کچھہ یہہ کہتے تہے قبول کرکے صلح کی جب راضی اور ابن رایق بغداد کو بعد صلح کے پہرے ابو عبد اللہ بن بریدی نے عہد شکنی کرکے اپنے عہد و پیمان سے پہر گیا تب ابن رایق نے لشکر معہ بجکم اوسپر بہیجا دونون مین لڑائی ہوئی ابن بریدی عماد الدولہ بن بویہ پاس شکست پاکر گیا اوسکو طمع عراق کی دیکر ہزیمت دنیا خلیفہ کا اوسے بہت آسان ظاہر کیا اسی برس مین عامل صقلیہ سالم بن راشد نے جو سعید قایم کی طرف سے عامل تہا نافرمانی کی اور بد خصلت ہوکر ظلم کرنے لگا اسلئے رعیت جرجنت کی جو کہ ایک بلدہ جزیرہ صقلیہ کا ہے اوس سے پہر گئے اور اپنے حال کی اطلاع قایم کو لکہہ بہیجی

ذکر ہاتہہ کاٹے جانی ابو علی بن مقلہ کا

بہی اوسنے لشکر آراستہ کرکے وہان روانہ کیا اوس لشکر نے جرجنت کا محاصرہ کیا ۶۷۵
اوسوقت باشندگان جرجنت نے بادشاہ قسطنطنیہ سے مدد چاہی اوسنے اونکی
کمک دی یہہ حصار تا سنہ ۳۹ تک رہا کیونکہ اس سالمین بعض وہان کے رہنیوالے
جہان سینگ سمائے چلے گئے اور باقی جو رہے امان کے خواہان ہوئے اونہون
نے بڑے بڑے امیرون کو اونمین سے گرفتار کرکے ایک کشتی مین سوار کرکے افریقیہ
کی طرف واسطے ملاحظہ سلطان قایم کے روانہ کئے جب وہ کشتی سمندر مین پہنچ گئی
اوسوقت سپہ سالار لشکر سلطان قایم کے حکم دیا کہ انکو غرق کردو چنانچہ ایک
سوراخ کشتی مین کردیا گیا فوراً وہ کشتی ڈوب گئی — اور اسی سالمین عبداللہ بن محمد
الخزار نحوی جسکی تصنیفات علم قرات اور قرآن مین مشہور ہین فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۶

اس سالمین معزالدولہ بسبب حکم اپنے بہائی عماد الدولہ بن بویہ کے طرف اہواز
اور اون شہرون کے جاکر مشغول ہوا بسبب اسکا صرف انا سمی بریدی کا طرفدار
عماد الدولہ کی تہا جیسا کہ ہم اوپر بیان کرچکے ہین

بیان ہاتہہ کاٹی جانے ابو علی بن مقلہ کا

پوشیدہ نرہے کہ ابو علی بن مقلہ کے ہاتہہ کاٹے جانے کا یہہ سبب تہا کہ اوسنے
علی ابن رایق کے پکڑوانے مین اور اوسکے جائی مسمی بحکم کے قایم کرنے مین
سعی کی تہی — ابن رایق کو اس امر کی خبر ہوگئی — اسلئے راضی سنے واسطے
اپنے رایق کے اوسکو قید کرلیا جبتک وہ قید مین رہا درمیان سعی — اونہہ

بیان مستولی ہونی بجکم کا شہر بغداد پر

۶۷۶ رایق کے خط دکتابت کی آمد ورفت درباب ابن مقلہ کی رہی آخرش یہہ ہوا کہ اونہون نے ابن مقلہ کو درمیان ماہ شوال کے قیدخانہ سے نکالکر اوسکے ہاتہہ کاٹے اور پہر علاج بہی اوسکا کیا گیا چنانچہ وہ اچہا ہوگیا اور پہر عہدہ وزارت پر بحال ہوا چونکہ اوسکے ہاتہہ کٹ گئے تہے اسلئے اپنے کٹے ہوئے ٹنڈ پر قلم قید ہوا تہا اور احکام لکہا کرتا ۔ لیکن بعد ایک عرصہ کے ابن رایق کو خبر ہوئی کہ وہ مجکو اور راضی کو بد دعائین دیا کرتا ہے حکم دیا کہ اوسکی زبان بہی کٹوائی جائے چنانچہ زبان بہی کاٹی گئی اور اول قید سے اور زیادہ شدت اور مشقت قید ہوا اور کوئی آدمی اوسکی خدمت کو بہی مقرر نہوا اسطرح سے بہت تکلیف اوٹہاکر قیدخانہ ہی مین درمیان ماہ شوال سنہ ۳۲۸ ہجری مین مرگیا بعد مرجانے کے اوسکا لاشہ بادشاہ کے گہر مین دفن کیا گیا بعد ازان اوسکے رشتہ دارون نے اوسکا لاشہ مانگا وہان سے اوکہڑکر اونکے حوالہ کیا گیا ۔ اونہون نے اپنے گہر مین دفن کیا ۔ پہر اوسکی بیوی نے وہان سے بہی اوکہڑواکر اپنے گہر مین لیجاکر دفن کیا ۔ یہہ بات عجایبات سے ہے کہ یہہ شخص تین دفعہ عہدہ وزارت پر ممتاز ہوا ۔ اور تین ہی بادشاہون کی وزارت بدین تفصیل کی کہ اول سلطان مقتدر کا وزیر ہوا ۔ پہر سلطان قاہر کا ۔ پہر سلطان راضی کا ۔ اور تین ہی اوسنے سفر کئے دو دفعہ طرف شیراز کی ایک دفعہ طرف موصل کی اور بعد مرجانے کے تین ہی دفعہ تین جاے گاڑا گیا

بیان مستولی ہونے بجکم کا شہر بغداد پر

اسی سال مین بجکم نے شہر واسطے طرف بغداد کی غرہ ذیقعدہ کو کوچ کیا ۔ ابن رایق نے بہی اوسکے مقابلہ کو لشکر آراستہ کیا تہا لیکن بجکم نے اوسکو بہگا دیا جب بجکم

بیان مستولی ہونی بجکم کا شہر بغداد پر

۲۷۷ بجکم بغداد کے قریب جا پہنچا اوسوقت ابن رایق عکبرا مین بہاگ کر جا چہپا اور بجکم تیرہوین تاریخ ذی القعدہ کو بغداد مین داخل ہوا سلطان راضی نے اوسکو خلعت دیکر امیر الامرا مقرر کیا — ابن رایق نے ایک برس دس مہینے چہہ دن امارت کی — یہہ بجکم وزیر ماکان بن کالی دیلمی کا غلام تہا مگر ماکان نے اوسکو وزیر سے لے لیا تہا پہر وہ ماکان سے معہ بعضی رفیق کے جدا ہوکر مرداویج سے ملا پہر مرداویج کے قاتلون مین سے ہوا بعدہ عراق مین جاکر ابن رایق کی خدمت مین جاکر منسوب بخدمت ہوا یہانتک کہ اوسکے نشان پر رایقی لکہا گیا ابن رایق نے اہواز پر اوسکو بہیجا وہان جاکر ابن بریدی کو موقوف کرکے آپ حاکم ہوا جب ابن بویہ اہواز پر حاکم ہوا بجکم واسط مین گیا پہر بغداد مین جاکر ابن رایق کو معزول کرکے آپ حاکم ہوا وہانکا اور محل بادشاہی کا اسی برس مین قرامطہ کے آپسمین فتنہ اور فساد ہوکر حال ابتر ہوا اور بحرین مین رہنے لگے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۷ ہجری

اس برس مین بجکم اور راضی موصل مین گئے ناصر الدولہ بن حمدان وہان سے بہاگا آخرکار مال وہان سے لیکر ناصر الدولہ سے صلح کی پہر خلیفہ اور بجکم بغداد مین آئے ابن رایق نے کچہہ لشکر بغداد سے جمع کرکے خلیفہ کے پہنچنے سے پہلے ظہور پایا تہا خلیفہ اور بجکم اس امر سے خایف ہوئے اور حال مقتضی اسکا ہوا کہ حران اور رہا اور قنسرین وعواصم پر حاکم ہو ابن رایق وہان جاکر حاکم ہوا اس برس مین امیہ بن اسحق نے عبد الرحمن اموی سے شنترین مین نافرمانی کی اور جلالقہ سے لڑائی ہوئی مسلمانون نے شکست پائی لیکن دوسری لڑائی مین جلالقہ بہاگی

ذکر ابن رایق کی غلبہ پانیکا شام پر

٦٧ اور بہت کشت و خون ہو کر امیہ مذکور نے عبد الرحمن اموی سے امان چاہی اوسنے
امان دی اس برس مین عبد الرحمن بن ابی حاتم رازی صاحب جرح و تعدیل اور عثمان
بن خطاب باپ دنیا کا مشہور اشیج مرگئے اس شخص کہ باب مین مشہور ہے کہ حضرت علی
بن ابیطالب سے ملا اسکا صحیفہ ہی روایت کیا گیا ہے ہر چند صحت نہین اکثر محدثون
نے روایت کی ہے کہ ہم نے وہ صحیفہ دیکہا ہے مگر روایت ضعیف ہے اس برس مین
محمد بن جعفر مشہر یا فا مین فوت ہوا یہہ بہت کتابون مشہور کا مصنف ہے مثل اعتلال
قلوب وغیرہ کے اس برس مین علی معتزل جسکا نام عبد اللہ بن احمد بن محمود اور کنیت
ابو القاسم تہی مرگیا یہہ صاحب مقالہ کا ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۸ ہجری

ذکر ابن رایق کے غلبہ پانے کا شام پر

اس برس مین ابن رایق نے شام پر غلبہ پا کر دمشق اور حمص پر حکومت پائی
اور بدر نایب اخشید کو معزول کیا پہر عریش تک پہنچ کر ارادہ مصر کے شہرون کا
کیا اخشید نے یہہ حال دیکہکر خروج کیا آپسمین بڑی لڑائی ہوئی آخر کو ابن رایق
دمشق کو بہاگا اخشید نے اوسکے پیچہے لشکر بہیجا جب لڑائی ہوئی تو اخشید کا
لشکر بہاگا اور بہائی بہی مارا گیا تب ابن رایق نے اخشید کے بہائی کی تعزیت
مین خط لکہہ کر مع اپنے بیٹے مزاحم کے اوس پاس بہیجا اور لکہا کہ تیرا بہائی میری
حکم سے قتل نہین ہوا اگر تو چاہے تو میرے بیٹے کو اوسکے بدلے قتل کر اخشید نے
اوسکے بیٹے مزاحم کو خلعت دیکر اوسکے باپ پاس بہیجا اخشید مصر مین اور ابن رایق
شام مین رہنے لگے اسی برس مین عسکری تعز مین مارا گیا اسی برس مین محمد کلینی جو شیعوں

ذکر مرنے راضی باللہ کا

پیشوا امامیہ کا تہا اور محمد ابن احمد جو ابن شنبود مقری مشہور ہے اور ابو محمد مرتعش مشایخ ۳۲۹
صوفیہ کا تہا ان سب نے وفات پائی اور ابو بکر محمد بن قاسم جو انباری مشہور ہے
اور کتاب الوقف والابتدا کا مصنف تہا اور نحو اور علم ادب مین امام مشہور ہی اسی برس مین موا یہ ثقہ تہا
پیدایش اسکی ۲۷۲ مین ہوئی تہی اسی برس مین ابو عمر احمد بن عبد ربہ بن حبیب قرطبی موا یہہ مولی تہا ہشام بن عبد الرحمن کا
جو اندلس اموی مین تہا ابو عمر احمد عالم جلیل القدر تہا اور کتاب عقد جو نہایت
نفیس ہے اسنے تصنیف کی پیدایش اسکی سنہ ۲۴۶ مین ہوئی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۹ ہجری

ذکر مرنی راضی باللہ احمد بن مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر بن معتضد باللہ ابو العباس احمد بن موفق طلحہ کا

چہہ ۶ برس اور دس دن اسنے بادشاہت کی بتیس ۳۲ برس کی عمر اسکی تہی استسقا کی
بیماری سے یہہ موا یہہ شخص شاعر اور ادیب تہا ادیبون اور فاضلون کو دوست
رکہتا تہا اور سخی بہی تہا سنان بن ثابت صابی طبیب راضی کے جلیسون اور
ہمنشینون مین سے تہا اور راضی گندم گون گال پچکا تہا اسکی مان ظلوم نام ام
ولد تہی یہہ آخر اون خلیفون کا تہا جنکے شعر مشہور ہین اور جنہون نے منبرون پر
بہت خطبہ پڑہا اگرچہ اسکے بعد والون نے بہی خطبہ پڑہا ہے مگر بسبب کمی کے
اونکا اعتبار نہین اور آخر اون خلیفون کا تہا جو ہمنشینون مین بیٹہتے تہے اور اونکی
خرچ اخراجات خزانہ باورچی خانہ وغیرہ با ترتیب اور بندوبست تہے جیسے پہلے
خلیفاؤن کے تہے

ذکر خلافت متقی للہ کا

ذکر قتل ماکان کا

۶۸۰ وہ اکیسوان[21] خلیفہ عباسیونکا تہا جب راضی فوت ہوا تو بادشاہت ابو عبد اللہ کوفی کے آنے پر واسطہ سے موقوف رہی بحکم بہی واسطہ ہی مین تہا دار الخلافہ لوگون نے گہیر لیا اتنے مین خط بحکم کا معہ آنے عبد اللہ کوفی کے جو کاتب بحکم تہا پہنچا اوسمین لکہا تہا کہ چاہیے یہہ ہی کہ ابو القاسم سلیمان وزیر راضی پاس سب وزیر اور اہلکاران کچہری اور سادات اور قاضی اور عباسی اور تمام شہر جمع ہوکر مشورہ کرین اور کوفی بہی اوسمین شریک ہوکر کس شخص کو خلیفہ کرین بعد اجتماع کے سب ابراہیم بن مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر پر متفق ہوئے اور اوسکی خلافت پر بیعت کی بیسوین[20] ربیع الاول کو اسنے القابون مین سے متقی باللہ پسند کیا جب اسکی بیعت ہوچکی تب خلعت اور نشان بحکم پاس واسطہ مین پہنچا بحکم نے متقی کو خلیفہ ہونے سے پہلے دار الخلافہ سے فرش اور اسباب اچہا منگوا لیا تہا سلامۃ طرلونی متقی کا حجبدار رہا اور سلیمان بن حسن وزیر راضی کا برائے نام اسکا وزیر ہوا اور سب کاروبار کوفی بحکم کا کاتب کرتا تہا

ذکر قتل ماکان بن کالی کا

جب ماکان حاکم جرجان کا ہوا تب سامانیہ کے سردارون مین سے ایک شخص نے جسکا نام ابو علی بن محمد بن مظفر بن محتاج تہا ساتہہ لشکر خراسان کے اسکا قصد کیا تب ماکان جرجان سے بہاگ کر طبرستان مین گیا وہان رہنے لگا ابو علی بن محتاج ملکہور جرجان سے رے مین واسطے حکم کرنے کے گیا وہان وشمگیر بن زیار بہائی مرداویج کا تہا تب وشمگیر نے ماکان بن کالی کو طبرستان سے بلایا جب ماکان بن کالی طبرستان سے آیا اور وشمگیر کے حال کا شریک ہوا وہ دونون ملکر ابو علی بن

ذکر قتل بجکم کا

بن محتاج سے لڑے دفعتہً ایک تیر غرب کی طرف سے آکر ماکان کے سر مین لگا کہ ۶۸۱
خود کو توڑ کر پیشانی سے نکل کر پیچھے سے نکل گیا اور ماکان مرکر گرا اور وشمگیر طبرستان
کی طرف بہاگا اور علی بن محتاج رے کا حاکم ہوا

ذکر قتل بجکم کا

اس برس مین بجکم مارا گیا اسطرح کہ اسنے ابو عبد اللہ بریدی پر لشکر واسطے لڑائی کے
بہیجا تہا پہر واسط سے گیا تب خبر لشکر کی فتحیاب ہونے کی اور بریدی کے بہاگنے
کی اوسے پہنچی یہہ خبر سنکر قصد واسط مین پہر آنے کا کیا راہ مین شکار کرتا پہرتا تہا
ناگاہ نہر جور پر پہنچا وہان سنا کہ یہان اکرد مین مالدار اور صاحب ثروت یہہ
سنکر اوسکے آنکہین طمع سے پہٹ گئین اور او پر تہوڑے سے لوگ لیکر چڑہ گیا
لڑائی ہونے لگی تب ہمراہی بجکم کے بہاگ گئے اور ایک لڑکا آکر اوسے بجکم کے
پیچھے چلکے سے آیا اور بجکم کی کمر مین نیزہ مارا اگر اوسے پہچانا نہین بجکم مرگیا متقی کو
جب بجکم کے مرنے کی خبر گئی اوسکے گہر کی ضبطی کرکے بہت مال کہ اکثر دفینہ مین تہا
لیا بریدی بجکم کے مرنے کی سنکر ایسے خوش ہوئے کہ حساب سے باہر ہے دو برس
آٹھ مہینے کچھہ دن یہہ امیر رہا بریدی بعد مرنے بجکم کے بغداد پر مستولی ہوئے چند روز
حکومت کی آخر کار رعایا نے اونکو بدسیرتی کے باعث نکالدیا اور وہان کی
کورتکین تہوڑی مدت حاکم رہے ابن رایق نے شام سے بغداد مین جاکر ابو الحسن
احمد بن علی بن مقاتل کو اپنا خلیفہ شام مین کیا جب ابن رایق بغداد مین گیا وہان
کورتکین سے لڑائی ہوئی آخر کار ابن رایق کورتکین پر فتحیاب ہوا اور کورتکین بہاگے
بعدہ ابن رایق نے کورتکین کو پکڑ کر قید کیا متقی نے رایق کے بیٹے کو سرداری امرای
بغداد کی دی اسی برس مین متی بن یونس حکیم فلیسوف اور بختیشوع بن یحیی طبیب فوت ہوے

بریدی کی بغداد پر حاکم ہونیکا احوال

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۰ ہجری

بریدی کے بغداد پر حاکم ہونے کا احوال اور ابن رایق کی قتل ہونیکا

اس برسمین بریدی نے عود کرکے بغداد پر حکومت کی اس حال سے ابن رایق اور خلیفہ متقی کا
موصل کی طرف بہاگا بریدی نے بغداد کو لوٹ لیا اور نہایت ظلم اور تعدی اوسنے
رعایا پر ہوا کہ جسکی حد نہین ابن رایق اور متقی نے تکریت مین جاکر ناصر الدولہ بن حمدان کو
واسطے کمک کے بلایا اور موصل مین چلے گئے ناصر الدولہ دوسرے رستے سے چلا
متقی نے اپنے بیٹے ابو منصور اور ابن رایق کو اوسکے پاس بہیجا ناصر الدولہ نے
اونکی بہت تعظیم کی اور خلیفہ کی بیٹے پر دینار قربان کئے جب ابن منصور اور ابن رایق
وہان سے اوٹہنے لگا ناصر الدولہ نے اپنے یارون کو ابن رایق کے قتل کرنیکا
حکم دیا اونہون نے اوسے قتل کیا پہر ابن حمدان متقی پاس گیا اوسنے اسکو خلعت
دیکر امیر الامرا کیا یہہ معاملہ شعبان کے چاند رات کو اسی برس مین ہوا اور اوسکے
بہائی ابو الحسن علی کو خلعت دیکر سیف الدولہ لقب کیا ابن رایق پیر کے دن
تیسوین ۲۳ تاریخ رجب کی اسی سن مین قتل ہوا یعنے سنہ ۳۳۰ مین جب اخشید صاحب
مصر کو قتل ابن رایق کی خبر پہنچی تب دمشق مین جاکر اوسپر مسلط ہوا جب متقی
اور ناصر الدولہ بغداد مین گئے ابن بریدی وہان سے بہاگا لوگون نے اوسکی لشکر کی
کردی ابن بریدی نے بغداد مین تین مہینے بیس روز قیام کیا متقی بغداد مین مع بنی حمدان
اور لشکر کثیر کے اسی برس کے شوال مین داخل ہوا جب ناصر الدولہ بغداد مین مستقر
ہوا تہا تو اوسنے دینارون کی درست کرنے کا حکم کیا تہا دینار دس درہم کے تہے
پہر دینار تیرہ ۱۳ درہم کو بیچے گئے اسی برس مین ابو بکر محمد بن عبد اللہ جیالی فقیہ شافعی

بربدی کی بغداد پر حاکم ہونیکا احوال

شافعی مارا گیا پیدایش اسکی سنہ ۲۳۵ مین ہوئی اسی برس مین ابو الحسن علی بن اسمٰعیل
بن ابی بشر اشعری فوت ہوا پیدایش اسکی سنہ ۲۶۰ مین بغداد مین ہوئی اور
مشرعة الروایا مین وہ دفن ہوا بعد دفن کے اسکی قبر پھر کھودی گئی اس خوف
سے کہ مبادا حنابلہ اوسے کھود کر جلا دین کیونکہ انہون نے کئی مرتبہ یہہ قصد کیا تھا
مگر بادشاہ نے اونہین منع کیا وہ اولاد ابوموسے اشعری سے ہے مدت دراز
تک یہہ موافق مذہب معتزلہ کے علم کلام پڑھتا رہا پھر معتزلہ کے مخالف ہوکر
مذہب مین اپنے اختیار کیا اور ابو علا جبای سے مقدمہ وجوب اصلح علی اللہ مین
مناظرہ کیا جبائے نے بموجب قواعد اپنے مذہب کے ثابت کیا اشعری نے
پوچھا تو کیا کہتا ہے اس مسئلہ مین کہ تین لڑکے تھے اونمین سے ایک کو اللہ نے بلوغ
سے پہلے مار ڈالا اور دو باقیون مین سے ایک ایمان لایا دوسرا کافر ہوا اوس
چھوٹے کے مار ڈالنے مین کیا سبب تھا جبائی نے کہا اوسکے مار ڈالنے مین
یہہ سبب تھا کہ اگر وہ حد بلوغ کو پہنچتا تو کفر اختیار کرتا اسواسطے اوسکا مار ڈالنا
اوسکے حق مین مصلحت تھی اشعری نے پوچھا کہ دو باقیون مین سے ایک کو زندہ رکھا
اور وہ کافر ہوا جبائے نے کہا اوسکو واسطے پہنچانے حد بلوغ کے جو بڑا مرتبہ
انسانیہ کا ہے زندہ رکھا کیونکہ لڑکا اور حیوان مکلف نہین مگر جب بالغ ہو تب اوسنے
کہا کہ جس لڑکے کو خدا نے قبل بلوغ مار ڈالا تھا اوسے بھی مرتبہ اعلی تک پہنچانے کو
کیون نہ زندہ رکھا جبائی نے کہا یہہ وسوسہ ہے اشعری نے کہا مین وسوسہ نہین
کرتا مگر شیخ کا گدہا پل پر اڑگیا ہے یعنے قطع کیا اس کلام کو پھر اشعری نے اپنا مذہب
ظاہر کیا اور ایسے تقریر کی کہ اوسکے کلام سب کلامون مین مشہور ہین اس درجہ پر
کہ زمین کے مطابق اونکا ذکر ہے اور علماے حنابلہ اوسکے کفر پر حکم کرتے
تھے اور اوسکے مذہب والون سب کے خون کو حلال جانتے تھے مگر یہہ اونکے جہل کا

ذکر مرنے نصر بن احمد سامانی کا

۲۸۴ باعث تہا ابو علی جبائی معتزلی شوہر ابو الحسن اشعری کے ماں کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۱ ہجری

اس برس مین ناصر الدولہ نے بغداد سے موصل مین جاکر دیلم اور اوسکے محل کو لوٹا اوسکا بہائی سیف الدولہ واسط مین تہا ترکون اور اوسکے لوگون نے اوسپر شعبان مین شب خون مارا سیف الدولہ ابو الحسن علی وہان سے بہاگ کر اپنے بہائی ناصر الدولہ ابو محمد حسن بن عبد اللہ بن حمدان سے جا ملا پہر سیف الدولہ نے بغداد مین آکر لشکر کے دینے کے واسطے متقی سے مال طلب کیا تاکہ توزون اور ترکون کو بغداد مین آنے سے منع کرے متقی نے چار لاکہ دینار اوسے بہیجے اوسنے اپنے لشکر مین تقسیم کئے جب توزون بغداد پر آئے سیف الدولہ نے بہاگا اور پچیسوین رمضان اسی برس کے توزون بغداد مین داخل ہوئے توزون ضم تا سے مثناۃ اور سکون واو اور ضم زار ہملہ اور پہر واو دوسرے اور اوسکے بعد نون یہہ اسم ترکی ہے مشتق ہے اسمار باطیہ سے جسکے معنے کاسہ شراب کے ہین کیونکہ کاسہ شراب کا نام ترکی مین تردوہے تا اور را پر ضمہ اور دونو واو مین ساکنہ

ذکر نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی کی مرنی کا

ابو سعید نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی حاکم خراسان اور ماوراء النہر کا اسی برس مین راہی ملک بقا ہوا مرض اسکا جسے مواسل تہی تیرہ ۱۳ مہینے یہہ بیمار رہا مدت حکومت اسکے تیئس ۳۳ برس اور تینتیس ۳۳ دن تہی عمر اسکی تینتیس ۳۳ برس کی تہی یہہ حلیم خوشخلق اور سخی تہا

ذکر مرنے نصر بن احمد سامانی کا

۶۸۵ اور سنہی تہا جب نصر بن احمد نے انتقال کیا تو اسکا بیٹا نوح بن نصر حاکم ہوا شعبان کے مہینے مین آدمیون نے اسکی بیعت کی زیر حکومت اسکے ملک خراسان اور ماوراالنہر تہا اس برس مین شاہ روم نے متقی سے مندیل طلب کی اس گمان سے کہ حضرت مسیح نے اوسے اپنے منہہ سے چہوا تہا پس انکی منہہ کی صورت اوسمین بن گئی تہی اور یہہ مندیل بیعۃ الرہا مین ہے اور اگر مندیل آجادے تو بہت سے مسلمان جو قید مین اونہین چہوڑ دیوینگے متقی نے قاضیون اور فقیہون کو بلاکر اس باب مین فتوے طلب کیا علمانے آپسمین اختلاف کیا بعض نے کہا کہ اس مندیل کو دیکر مسلمان قیدیون کو چہوڑانا بہتر ہے اور بعض نے کہا کہ یہہ مندیل قدیم سے مسلمانون کے شہر مین رہی ہے اور ملک روم نے کبہی طلب نہین کی اسکا دینا اب بہی مناسب نہین اس گروہ مین علی بن عیسی وزیر بہی تہا اوسنے کہا کہ خلاصی مسلمان قیدیون کی اس مندیل کے رکہنے سے بہتر ہے بادشاہ نے یہہ سنکر حکم دیا کہ مندیل دیدو اور قیدیون کو لے آو اونہون نے قیدیون کو چہوڑ دیا اس برسمین محمد بن اسماعیل فرغانی صوفی استاد ابوالدقاق کا جو علما مین بہت مشہور ہے فوت ہوا اور اسی برسمین سنان بن ثابت بن قرہ بہی عارضہ ذریب سے جوامراض جگر مین سے ہے مرگیا ہرچند یہہ بڑا طبیب تہا لیکن جب اجل قریب پہنچی کچہہ فایدہ نہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۲ ہجری

اس برس مین متقی بغداد سے بخوف توزون اور ابن شیرزاد کی ناصر الدولہ پاس موصل مین گیا سیف الدولہ متقی سے ملنے کو بطریق استقبال کے تکریت تک آیا بعدہ ناصر الدولہ بہی تکریت تک آیا اور خلیفہ کو موصل مین لے گیا خلیفہ اور نو

ذکر متقی کی بغداد مین جانے اور اوسکی بیعت توڑنیکا

۶۸۶ حمدان نے رقہ مین رہنا اختیار کیا جب متقی پر فریادی ہونا بنو حمدان کا اور مفارقت اوسکی ظاہر ہوئی تب تورون کو صلح کے مقدمہ مین لکہا تاکہ پہر بغداد مین داخل ہون تب زبان خلایق سے یہہ نکلا جسکا ترجمہ کچہہ ضرور نہین اسی برس مین ابو طاہر قرمطی سردار قرامطہ کا جدری مین فوت ہوا۔ اس برس مین بغداد مین قحط عظیم تہا۔ اس برس مین ناصر الدولہ بن حمدان بن محمد بن علی بن قاتل قنسرین اور حمص اور عواصم پر حاکم ہوا بعد اسکے اسی سنہ مین حسین بن سعید بن حمدان اوسکے چچا کا بیٹا اوسپر حاکم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۳ ہجری

ذکر متقی کے بغداد مین جانی اور اوسکی بیعت توڑنیکا

متقی نے اخشید حاکم مصر کے پاس اپنا حال لکہا اخشید نے مصر سے حلب مین جاکر رقہ مین نزول کیا اور متقی پاس آنکر اوسکو بہت تحفہ تحایف دیکر کہا کہ میرے ساتہہ چل مصر یا شام مین اوسنے قبول نکیا پہر اوسنے کہا کہ رقہ مین رہا کر اور تورون سے ڈرایا اوسنے یہہ بہی نکیا پہلے ہمنے لکہا ہے کہ متقی نے تورون کو صلح کے باب مین لکہا تہا تورون نے قسم کہا کر صلح کی اس سبب سے متقی چہبیسوین ۲۶ محرم کو بغداد مین آیا اخشید مصر مین پہر آیا جب متقی ہیت مین آیا تو واسطے تازہ کرنے قسم کے تورون کو لکہا تورون اسکے آنے کی خبر سنکر خلیفہ سے ملنے کو روانہ ہوا اور سندیہ مین اوسے ملا اور اوسپر پہرے معین کرکے مضربہ مین اوتارا اور اوسکی دونون آنکہون کو اندہا کیا متقی اور اسکے ہمراہی نوکر چاکر زیادہ وزاری کرنے لگے تورون نے اونکی آواز بند کرنیکا

ذکر بادشاہت مستکفی باللہ کا

کرنیکا حکم دیا کہ مبادا اوسکی آواز ظاہر ہو اور توزون متقی کو بعد اندھا کرنے کے بغداد مین ۶۸۷
لیگیا مدت بادشاہت متقی باللہ ابراہیم بن جعفر مقتدر بن معتضد کے تین برس
پانچ مہینے بیس[۲۰] دن تہے ما اسکی لونڈی خلوب نامی تہی

ذکر مستکفی باللہ کی بادشاہت کا

یہہ بائیسوان[۲۲] بادشاہ عباسیون کا تہا جب توزون نے متقی کو گرفتار کیا تو مستکفی
باللہ ابو القاسم عبد اللہ بن مکتفی باللہ علی بن معتضد احمد بن موفق طلحہ بن متوکل جعفر
بن معتصم محمد بن رشید ہارون کی بیعت کی اور اوسکو سندیہ مین لا یا سب خلقت
نے اوسکی بیعت کی جس روز کہ متقی کی بیعت ٹوٹی اوسی روز یعنی ماہ صفر اس
برس کے مستکفی باللہ پر بیعت ہوئی

ذکر خروج کرنے ابی یزید خارجی کا قیروان مین

اس برس مین ابو یزید کی شوکت بسبب لشکرون کے شکست دینے کے بڑہ
گئی ابو یزید قبیلہ زناتہ مین سے تہا اسکے باپ کا نام کنداد رہنے والا شہر توزر کا
جو شہرون قسطیلیہ ہی تہا ابو یزید اوسکے ہان توزر مین لونڈی کی پیٹ سے
پیدا ہوا پہر تاہرت مین گیا اور نکاریہ مذہب ہوا یہہ فرقہ اہل مذہب کو کافر
اور اونکے مال اور خون کو حلال جانتے ہین وہان جا کر اہل شہر کو دعوت
کی اون سب نے اطاعت قبول کی فوج بڑہگئی تب قسطیلیہ کو اسی برس مین
گہیر لیا ابو یزید ننگا کوڑہنگا بدصورت تہا اور جبہ صوف کا پہنتا اسنے فتح ہسنہ

ذکر بادشاہت مستکفی باللہ کا

۶۸۸ کی کرکے سبتہ بہی لیا وہان کے عامل کو لوٹ لیا پہر اربس کو فتح کیا تب قایم نے
لشکر رقادہ اور قیروان کی محافظت کیو اسطے بہیجا ابو یزید نے اونکو شکست دیکر
تونس پر پہر قیروان اور رقادہ پر حکومت حاصل کی پہر ابو یزید قایم کیطرف
متوجہ ہوا قایم نے اوسکے آنے کی خبر سنکر لشکر تیار کیا دونوںمین لڑائی خوب
ہوئی آخر کار لشکر قایم کا بہاگا ابو یزید نے جاکر قایم کو مہدیہ مین ماہ جمادی الاولی
مین اس برس کے گہیر لیا اور بہت تنگی اوسپر کی کہ گرانی غلہ کی بلکہ ندنیا توت کا
اختیار کا اور خوب طرحسے اوسے گہیرے رہا آخر کار اسی برسمین نکلکر مہدیہ سے
ماہ صفر سنہ ۳۳۴ مین روانہ ہوکر قیروان مین گیا اور قایم جب فوت ہوا تو اسکا
بیٹا اسماعیل منصور حاکم ہوا اون ملکون پر جنکا آگے ذکر ہوگا منصور لشکر درست کرکے
اپ قیروان مین گیا اور قیروان کو اوسے سنہ ۳۳۴ مین چہین لیا چا ہا سنہ ۳۳۵ تک
باہم لڑائی رہی آخر کار منصور نے ابی زید کو شکست دی ماہ ربیع الاول سنہ ۳۵
مین اوسکے پیچہے روانہ ہوا اور شہر کا غلہ مین اوسے پایا ابو یزید وہان سے اور جا سے
بہاگا یہانتک کہ طبنہ سے جا ملا پہر وہان سے بہاگ کر بربر کے پہاڑ سے جا ملا
نام اوس پہاڑ کا برزال ہے منصور اسیطرح اوسکے پیچہے جاتا تہا یہانتک کہ اوسکے
لشکر پر بہت سختی ہونے لگی یعنے ایک نان جو کی ڈیرہ دینار کو اور ایک پیالہ پانیکا
ایک دینار کو ہاتہہ آنے لگا تب منصور شہرون صنہاجہ کی طرف پہرا ایک جا نے
پہنچا اوسکا نام قریہ عمرہ تہا وہان منصور علوی امیرزیری صنہاجی نزدیک پہونچا
وہ دادا بادشاہون بادیس کا تہا اسکا ذکر ہم آگے کرینگے اگر خدا نے چاہا
منصور نے اوسکی بہت تعظیم کی منصور بہت بیمار ہوا پہر اچہا ہوکر مسیلہ مین گیا
دوسری رجب سنہ ۳۳۵ مین ابی زید پر کچہہ لوگ بربر نے جمع ہوئے تہے
اور منصور پہلے مسیلہ مین گیا جب منصور مسیلہ مین آیا ابو یزید اقلیم زنگیون مین گیا پہر

ذکر حاکم ہونے سیف الدولہ کا

پھر وہانسے کتامہ پہاڑ پر چڑہ گیا اور زنگیون کی ملک کا قصد موقوف کیا منصور دسوین
شعبان کو وہان گیا اور لڑائی بہی شعبان مین ہوئے بہت لوگ ابو یزید کے مارے
گئے اور بہاگے منصور اونکے پیچہے روان ہوا پہلی رمضان کو وہان بہی لڑائی ہوئی
آخر کو ابو یزید بہاگا مال اسکا لوٹ لیا آخر کو قلعہ کتامہ مین جو بہت مضبوط ہے
قلعہ بند ہوا منصور نے اوسے گہیر لیا بعد ایک مدت کے منصور نے وہ بے لڑائی
لے لیا اور ابو یزید قلعہ کے ایک جانب سے جو بہت بلند تہا کودا لوگون نے
اوسے گرفتار کرکے منصور پاس بہیجا منصور نے خدا کی درگاہ مین سجدہ شکر
کیا اور لوگون نے بہی تکبیر اور تہلیل بہت کی ابو یزید قید خانہ مین زخمی قید رہا
وہین یکم محرم سنہ ۳۳۶ مین مرا اس مردہ کی جلد اوتار کر اوسمین بہس بہرا منصور
نے سب شہرون مین اس فتح کا حال اور مارے جانا ابو یزید کا لکہا خدا لعنت کرے
اوسپر منصور وہان سے مہدیہ کی جانب پہرا اور ماہ رمضان سنہ ۳۳۶ مین
وہان داخل ہوا اسی سنہ ۳۳۳ مین مستکفی قاہر محل سے ابن طاہر کے گہر مین جا رہا
قاہر پر کمال تنگی اور سختی اور مفلسی تہی کہ ایک جبہ روئی کا لپیٹے رکہتا تہا اور پانون
مین لکڑی کے کہڑاؤن ہوتی

ذکر حاکم ہونے سیف الدولہ کا شہر حلب اور حمص پر

اس برس مین جب متقی رقہ سے بغداد مین گیا اور اخشید وہانسے مصر مین گیا جیسے
ہمنے ذکر کیا سیف الدولہ ابو الحسن علی بن ابو الہیجا عبد اللہ بن حمدان حلب مین گیا
وہان یانس مونسی حاکم تہا سیف الدولہ نے وہان جاکر حلب یانس سے لیلیا پہر
حمص مین جاکر وہانکا بہی بند وبست کیا وہانسے دمشق مین گیا جبہ سے اوسکو گہیرے

ذکر تورون کے لڑنے کا

٦٩٠ رہا آخر کار وہان سے کوچ کیا اخشید سیف الدولہ کے آنے کی دمشق مین خبر سنکر مصر
سے شام مین آیا دونو لشکر قنسرین مین ملے لیکن دونون مین سے کوئی دوسرے پر
فتح یاب نہوا سیف الدولہ جزیرہ کی طرف پہرا اور اخشید دمشق کی طرف مگر جب
اخشید دمشق مین پہر آیا تو سیف الدولہ نے حلب مین جاکر بند و بست کر لیا اہل روم
اسکے حلب لینے سے خروج کرکے حلب کے متصل آئے سیف الدولہ نے نکلکر اونکو
بہگایا اور فتحیاب ہوا اون پر

پہر شروع ہوا ۳۳۴ ہجری

ذکر تورون کے مرنے کا

اس برسکے محرم مین تورون بغداد مین فوت ہوا سرداری اوسکی دو برس چار مہینے
اور انیس ۱۹ روز رہی بعد اسکے مرنے کے لشکر نے متفق ہوکر ابن شیرزاد کو اپنا امیر بنایا
یہہ بیت مین تہا صفر کی چاند رات کو بغداد مین آیا اور مستکفی سے عہد و پیمان چاہا
بواسطہ خط کے تب مستکفی نے قاضیون کے سامنے اوسکے واسطے قسم کہائی
اور امیر الامرائے اوسی عنایت کی

ذکر معز الدولہ بن بویہ کے بغداد پر غلبہ پانیکا

معز الدولہ کو جب اہواز مین مرنے تورون کی خبر پہنچی تو بغداد کو روانہ ہوا ہنوز
قریب بغداد کے پہنچا تہا کہ مستکفی باللہ اور ابن شیرزاد کہ تین مہینے کچہہ دنکا
سردار تہا روپوش ہوئے حسن بن محمد مہلبی معز الدولہ کا یار بغداد مین آیا ترک
وہانسے موصل مین گئے اوسوقت مستکفی ظاہر ہوکر مہلبی کے ہمراہ ہوا اور ظاہر کیا

ذکر مستکفی کی بیعت توڑنیکا

۶۹۱ ظاہر کیا کہ مین ترکون کے خوف سے چہپا تہا جب وہ گئے تو مین ظاہر ہوا اور مجہکو معزالدولہ کے آنے سے بہت خوشی ہوئی معزالدولہ بارہوین [12] جمادی الاول اسی برس مین بغداد مین آیا اور مستکفی کے ساتہہ بیعت کی اور متفق ہوا مستکفی نے ادسکے باب مین قسم کہائی اور خلعت دیا اور خطاب معزالدولہ کا دیا اوسی روز اور حکم کیا کہ درہم اور دینار پر القاب بنی بویہ کی ضرب ہو اگرچہ معزالدولہ مونس کے گہر مین اوترا اور اپنے یارون کو رعایا کے گرد اوتارا اس سبب سے لوگون کو بہت تکلیف ہوتی تہی اور معزالدولہ نے یہہ مقرر کیا کہ ہر روز پانچہزار درہم ہمدست منشی کے مستکفی پاس واسطے اخراجات کے بہیجدیتا

ذکر مستکفی کی بیعت توڑنے اور مطیع کی بادشاہت کا

اسی برس مین بائیسوین [22] جمادی الاخر کو مستکفی باللہ ابوالقاسم عبداللہ بن مکتفی علی بن معتضد بن موفق کی بیعت توڑی گئی باعث اسکا یہہ تہا کہ معزالدولہ ہمہ لشکر اور لوگون کے بسبب آنے ایلچی حاکم خراسان کے خلیفہ کے گہر پر آیا معزالدولہ کو کرسی پر بیٹہنے کا حکم دیا اس عرصہ مین دو نقیب دیلم کے آئے اونہون نے مستکفی باللہ کے ہاتہہ پکڑے گمان یہہ ہوا کہ انکا ارادہ ہاتہہ چومنے کا ہے مگر اون دونون نے خلیفہ کو تخت پر سے کہینچ لیا اور اوسکے عمامہ کو اوسکی گردن مین ڈالا معزالدولہ یہہ دیکہہ کر وہان سے چلا گیا خلقت مضطرب ہوئی مستکفی پیادہ پا معزالدولہ کے گہر آیا وہین مقید ہوا اور خلیفہ کا گہر ایسا لٹا کہ کچہہ باقی نرہا کل بادشاہت مستکفی کی ایک برس چار مہینے تہے جب بادشاہت مطیع پر معین ہوئی تو مستکفی کو بہی اوسے دیا اوسنے اوسکی آنکہین نکلوا ڈالین مگر زندہ رکہا جب تک زندہ

ذکر لڑائی ناصر الدولہ کا

۶۹۲ رہا قید رکہا اسکی ما لونڈی غصن نام تہی جب مستکفی گرفتار ہوا مطیع للہ کی بیعت سے وہ تیئسواں[۲۳] بادشاہ عباسیونکا تہا اسکا نام مفضل بن مقتدر تہا بیعت اسکی بادشاہت پر جمعرات کے دن بارہوین تاریخ جمادی الاخرہ اس برس کے ہوئے یعنے سنہ ۳۳۴ مین بادشاہت مین ادبار زیادہ ہوا حکومت ذرا باقی نرہی نواب معز الدولہ نے عراق تمام دیدیا خلیفہ کے زیر حکومت بجز اوس چیز کے جو معز الدولہ نے واسطے رفع حاجات کے دیا تہا باقی نرہا

ذکر لڑائی ناصر الدولہ بن حمدان اور معز الدولہ بن بویہ کا

اسی برس مین ناصر الدولہ بغداد مین گیا معز الدولہ نے اوسے لڑنے کو لشکر روانہ کیا مگر وہ لشکر او سے روک نسکا یہانتک کہ ناصر الدولہ سامرے سے بغداد مین دسوین رمضان کو آیا معز الدولہ نے مطیع کو اپنے ساتھ لیکر تکریت مین جا کر اوسے لوٹا کیونکہ وہ ناصر الدولہ کا تہا پہر مع خلیفہ بغداد مین آیا اور غرب کی جانب ڈیرا کیا اور ناصر الدولہ شرقی طرف اوترا ہوا تہا اس عرصہ مین مطیع کا خطبہ بہی بغداد مین نہین پڑہا گیا دونون مین بغداد پر لڑائی بڑی ہوئی آخر کار ناصر الدولہ مع لشکر بہاگا معز الدولہ جانب شرقی پر بہی مسلط ہوا بعد اسکے خلیفہ کو اوسکے محل کیطرف محرم سنہ ۳۳۵ مین روانہ کیا اور معز الدولہ بغداد مین رہا اور ناصر الدولہ عکبرا مین ٹہرا پہر موصل مین گیا پہر معز الدولہ اور ناصر الدولہ مین سنہ ۳۳۵ محرم مین صلح ہوئی

ذکر مرنے قاسم علوی اور حاکم ہونے منصور کا

ذکر اخشید کے مرنے کا

اسی برس مین قایم بامر اللہ ابو القاسم محمد بن مہدی عبید اللہ صاحب مغرب نے تیرہوین ۳۳۴ھ
شوال کو انتقال کیا اوسکی بعد حکومت پر اوسکا بیٹا اسمعیل بن محمد جسکا لقب منصور
باللہ تہا قایم ہوا اسنے اپنے باپ کا مرنا ابو یزید خارجی کے خوف سے چہپایا اور
اور مرنی کو پوشیدہ رکہا جب تک کہ ابو یزید کی امر سے فراغت منصور نے پائی
جیسا ہمنے ذکر کیا ہے پہر خلیفہ کو دیدیا اور تمام ملک دولت ضبط کرلی

ذکر اخشید کے مرنیکا اور سیف الدولہ کی دمشق پر حاکم ہونیکا

اسی برس مین اخشید مصر سے دمشق مین جاکر فوت ہوا یہہ محمد بن طغج حاکم مصر اور
دمشق تہا پیدا یش اسکی سنہ ۲۶۸ مین بغداد مین ہوئی اخشید نے روانگی مصر سے
پہلے اپنے گہر مین ایک رقعہ پایا اوسمین یہہ لکہا تہا کہ تمنے قدرت پاکر نافرمانی
کی اور مالک ہوکر خست اختیار کی اور جتنے تم پر فراخی ہوئی اوتنی ہی تمنی تنگی کی
اور فراخ رزق ہوکر بندون کے رزق مین تنگی کی اور ہمیشہ درپے آرام زمان حیات
کے رہے فکر آخرت کا نکیا خواہشون مین مشغول اور لذتون کو جمع کرتے رہے
نشانہ بنی تم تیر دن صبح کے جو بہت توڑنے والے ہین علی الخصوص اگر تیر ادنکلین
اون دلون سے جنہین زخمی کیا تونے اور اون سینون سے جنہین دکہایا تونے اور
اون بدنون سے جنہین بیمار کیا تونے اگر تم غور کرو جو حق غور کا ہے البتہ آگاہ
ہوجاو تم کیا نہین جانتے تم کہ اگر دنیا عقلمند کے واسطے باقی رہے تو جاہل کو ہرگز
نہ پہنچے اور اگر مرنے والے کے ساتہہ ہمیشہ رہے تو باقی ماندہ کو ہرگز نہ پہنچے صاحب
ملک کے واسطے یہی کفایت کرتا ہے کہ جب اوسکا ملک جاتا رہتا ہے تو عالم کو
خوشی حاصل ہوتی ہے یہہ امر نہین ہوسکتا کہ سارے لوگ جو منتظر ہین مرجاوین

ذکر اخشید کے مرنیکا

۹۸ وہ باقی نرہے اور جس چیز کا انتظار کرتے ہین وہ باقی رہے جو چاہو کرو ہم صبر
کرنیوالے ہین اور ظلم کرو ہم اللہ سے فریاد چاہتے ہین اور اپنی قدرت اور زور سے
تو مغرور ہے ہم اللہ سے مدد چاہتے ہین وہ ہمین کافی ہے اور اچھا وکیل ہے
اخشید اس رقعہ کو سنکر فکر مین بیٹھ رہا یہانتک کہ دمشق مین آن کر فوت ہوا
اوسکے بعد اوسکا بیٹا ابو القاسم ابوجور جسکے تفسیر محمود ہے حاکم ہوا اور کافور اخشید
کا غلام حبشی تہا وہ بسبب چھوٹا ہونے ابوجور کے حکمرانی کرتا کافور اخشید کے
مرنے کے بعد مصر کی طرف چلا سیف الدولہ دمشق مین آیا اور وہان کا بندوبست
کرکے وہین رہنے لگا اتفاقاً سیف الدولہ ایک روز سوار ہوا اوسکے ساتھ شریف
عقیقی بھی تہا سیف الدولہ نے کہا یہہ زمین ایک ہی شخص کے لایق ہے عقیقی نے
کہا یہہ بہت قومون کے لایق ہے سیف الدولہ بولا اگر قاعدے بادشاہی
یہان جاری ہون تو یہہ جنگلی بنجا وین عقیقی نے اہل دمشق کو اسے خبردار کیا اونہون نے
کافور کو لکہہ کر بلایا جب وہ آیا تو سیف الدولہ کو وہان سے نکالا سیف الدولہ
وہان سے حلب مین گیا اور کافور مصر مین گیا اور دمشق پر بدر اخشیدی کو حاکم کیا ایک
برس وہ حاکم رہا پہر مظفر بن طغج حاکم ہوا اس برس مین بغداد مین قحط سالی
ہوئی اسقدر کہ دیکہا ایک آدمی نے ایک لڑکا بہونا ہے کہانے کے واسطے
۹۰ اور بہت آدمی جان بحق تسلیم ہوئے اس برس مین علی بن عیسی بن جراح وزیر نوے
برس کا ہوکر فوت ہوا اسی برس مین عمر بن حسین خرقی حنبلی اور ابو بکر شبلی صوفی
راہی ملک بقا ہوئے باپ شبلی کا چوبدار معتضد کی بہائی کے بارگاہ کا تہا
اور شبلی بہی چوبداری بارگاہ کی کرچکا تہا لیکن پہر توبہ کرکے فقیرون کی صحبت
اختیار کی پرہیزگاری اور تقوی مین اپنے زمانہ کا یکتا ہوا شبلی مالکی مذہب
تہا اسنے موطا حفظ کی اور حدیث کی کتابین پڑہین اوسکے حق مین جنید کہتا ہے

ذکر اخشید کے مرنیکا

کہتا ہے کہ ہر قوم کے واسطے تاج ہی شبلی قوم کا تاج ہے اسی برس مین محمد بن عیسی ۲۹۵
مشہور ابو موسی فقیہہ حنفی فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۵ ہجری

اس برس مین ابو بکر صوفی جو ادب اور اخبار کا عالم تہا فوت ہوا یہہ ابو العباس ثعلب نے
وغیرہ روایت کرتا ہے اور دار قطنی وغیرہ اوسے روایت کرتے ہین اس صوفی کے
تصنفات مشہور ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۶ ہجری

اس برس مین منصور علوی نے حکومت جزیرہ صقلیہ کی حسن بن علی بن ابی الحسین
کلبی کو دی یہہ مضمون تاریخ جزیرہ صقلیہ مین جو تصنیف ہے صاحب تاریخ قیروان
نے لکہا ہے حسن بن علی جزیرہ صقلیہ مین لڑتا تہا اور فتح کرتا تہا یہانتک کہ منصور
نے انتقال کیا اور معز حاکم ہوا حسن نے صقلیہ پر اپنے بیٹے ابو الحسین احمد بن حسن
کو خلیفہ اپنا کیا حسن بن علی صقلیہ پر پانچ برس اور قریب دو مہینے کے حاکم رہا
حسن صقلیہ سے افریقیہ مین سنہ ۳۴۲ مین گیا جب افریقیہ مین پہنچا معز نے اوسکے بیٹے
احمد بن حسن کے حاکم ہونے کیواسطے صقلیہ پر لکہا اور احمد حاکم مستقل اوسکا ہوا
اور سنہ ۳۴۷ مین احمد بن حسن صقلیہ سے آیا تیس آدمیون سردار جزیرہ کے
اوسکے ساتہہ معز پاس آے اور بیعت کی معز نے اونکو خلعت دیکر پہر صقلیہ ہی کو
روانہ کیا اور سنہ ۳۵۱ مین خط معز کا امیر احمد پاس صقلیہ مین پہنچا اوسمین حکم
شمار کرنے لڑکونکا جو جزیرہ مین رہتے تہے تہا اور اونکے ختنہ کرنیکا اور

ذکر اخشید کے مرنیکا

۱۴۹۶ اسکے لباس دینکا جس روز کہ معز کے گہر لڑکا پیدا ہوا امیر احمد نے پندرہ ہزار لڑکے شمار کرکے لکہا احمد نے پہلے اپنے بیٹے اور بہائی کا چاندرات ربیع الاول کو ختنہ کیا پہر سب خاص و عام نے ختنہ کیا اونکو خلعت ملے معز نے ایک لاکہہ درہم اور پچاس اونٹ تحفہ کے بہیجے وہ سب لڑکون ختنہ کئے ہوؤن پر بانٹ دیا اور سنہ ۳۵۲ مین امیر احمد نے طبرمین کو فتح کرکے وہان کے قیدیون کو کہ سب ایکہزار سات سو اور قریب ستر آدمی شکے تہے معز پاس بہیجا اور سنہ ۳۵۳ مین معز نے لشکر عظیم صقلیہ پر بہیجا سردار اوسکا حسن بن علی بن ابی الحسین باپ امیر احمد کا تہا وہان رومیون سے اور اونسے بڑی لڑائی ہوئی مسلمانون کو اللہ نے فتح دی اور دس ہزار آدمی سے زیادہ کفار کے مارے گئے مسلمانون کے ہاتہہ مال اور ہتیار بہت لوٹ مین آئے ازانجملہ ایک تلوار تہی اوسپر لکہا تہا یہہ تلوار ہندی ہے وزن اوسکا ایک سو ستر مثقال کا ہے اکثرا سے رسول اللہ صلعم کے آگے مارا ہے حسن بن علی اوسے معز کی کے پاس لیگیا اور اسیطرح سے قیدی اور ہتیار بہی اوس پاس لیگیا حسن اس فتح کے بعد وہانسے چلا اور صقلیہ مین اپنے محل مین مقیم ہوا اوسکو ایک مرض ہوا کہ ذی قعدہ سنہ ۳۵۳ مین فوت ہوا عمر اوسکی ترپین برس کی تہی سنہ ۳۵۹ کے آخر مین معز نے امیر احمد کو صقلیہ سے بلایا وہ معہ اپنے تمام مال اور قبیلے اور اولاد کے وہان گیا احمد صقلیہ مین سولہہ برس تو مہینے امیر رہا روانگی کے وقت اپنے باپ حسن بن علی کے غلام کو کہ یعیش نام رکہتا تہا احمد نے اپنا خلیفہ کیا جب احمد افریقیہ مین آیا معز نے ابوالقاسم علی بن حسن بن علی امیر احمد کے بہائی کو اوس جزیرہ کا امیر کیا بنایا تہا احمد کی طرف سے ابوالقاسم صقلیہ مین پندرہوین شعبان سنہ ۳۵۹ کو پہنچا اور سنہ ۳۵۹ مین امیر احمد معز پاس لشکر مین آیا معز نے اوسے مصر کو روانہ کیا معہ طرابلس کے قریب پہنچکر بیمار ہوکر مرگیا اور سنہ ۳۶۰ مین معز نے ابوالقاسم

ذکر اخشید کے مرنیکا

ابو القاسم کو لکہا کہ تجہسے حاکم مستقل کیا صقلیہ مین اور اوسکے بہائی احمد کی ماتم پرسی کی اور سنہ ۳۶۶ مین ابو القاسم وعدے سے ارض کبیرہ تک لڑا جب ابرحہ مین پہنچا تو دیکہا کہ اسکے لشکرنے بیل اور بکریان بہت جمع کین مین یہہ بہت ناگوار اوسکو معلوم ہوا اوسنے کہا کہ تمنے اپنے تئین بہت بوجہل کیا اور یہہ امر لڑائی کو مانع ہوتا ہے اور حکم کیا کہ انکو ذبح کرکے بانٹ دو اس منزل کا نام مناخ البقراح تک اسیواسطے مشہور ہے مال اور اسباب لوٹ کا ارض کبیرہ مین دفن کیا پہر شہرون کو خراب کیا اور صقلیہ مین فتحمند پہر آیا ابو القاسم سنہ ۳۷۲ تک ہمیشہ لڑتا رہا بعدہ اوسمین اور فرنگیون مین لڑائی ہوئی ابو القاسم اسمین شہید ہوا اسیواسطے وہ شہید مشہور ہے قتل اوسکا محرم سنہ مذکور مین ہوا صقلیہ پر یہہ بارہ برس پانچ مہینے کچہہ روز حاکم رہا بعد اسکے شہادت کے اسکا بیٹا جابر بے اجازت خلیفہ کے وہانکا حاکم ہوا جابر تدبیر مضبوط رکہتا تہا اور سنہ ۳۷۳ مین جعفر بن محمد بن حسن بن علی بن ابی الحسین عزیز خلیفہ مصر کی جانب سے امیر صقلیہ پر ہوا جابر اس امر سے بہت غمگین ہوا جعفر مذکور عزیز بادشاہ مصر کا ہم وطن اور قرابت جدی رکہتا تہا عزیز کا ایک وزیر تہا ابن کلس نام وہ جعفر سے عزت رکہتا تہا جب ابو القاسم شہید ہوا ابن کلس نے جعفر کے امیر ہونیکا اشارہ کیا عزیز نے بموجب اوس اشارہ کے اوسے روانہ کیا ہرچند کہ وہ اس حکومت کو برا جانتا تہا جعفر صقلیہ پر امیر رہا یہانتک کہ سنہ ۳۷۵ مین مرگیا بعد اسکے اوسکا بہائی عبد اللہ بن محمد حسن بن علی بن ابی الحسین امیر وہانکا ہوا عبد اللہ بہی وہانکا امیر زندگی بہر رہا آخر سنہ ۳۷۹ مین فوت ہوا اسکے بعد اوسکا بیٹا ابو الفتوح یوسف بن عبد اللہ حاکم ہوا یہہ شخص خوش سیرت تہا یہہ امیر تہا ہی کہ عزیز صقلیہ مصر نے انتقال کیا اور حاکم بادشاہ ہوا یوسف کے چچا کے بیٹے کو وزیر کیا وہ حسن

ذکر عماد الدولہ کے مرنیکا

۶۹۸ بن ستار بن علی بن ابی الحسین یعنی احسن تو وزیر مصر مین ہوا اور اوسکے چچا کا بیٹا صقلیہ
مین امیر ہوا سنہ ۳۸۸ مین یوسف بن عبد اللہ ابو الفتوح پاس آیا فریادی
اوسنے اوسکی داہنے جانب کاٹی جعفر بن یوسف اسکا بیٹا حاکم کی طرف سے
حکومت نامہ لاکر باپ کی زندگی مین حاکم ہوا اور تاج الدولہ لقب پایا ایک
مدت حاکم رہا جب صقلیہ کی رعایا پر ظلم کرنے لگا اونہون نے سرکشی اختیار کرکے
اوسے گہیر لیا محل مین یوسف اوسکا باپ باوجود مفلوج ہونے کے گجادہ بن بیٹھکر
آیا اور خلقت کو اوسے دور کیا اور وعدہ کیا کہ مین جعفر کو معزول کرونگا بموجب وعدہ
کے اوسے موقوف کرکے اوسکی جاے تائید الدولہ احمد اکحل بن یوسف جعفر کے
بہائی کو حاکم کیا اکحل محرم سنہ ۴۱۵ مین حاکم ہوا اور سنہ ۴۲۷ مین اوسے قتل کیا
بعد اوسکے قتل کے اوسکے بہائی حسن صمصام الدولہ کو امیر کیا اسکے زمانہ مین اہل
جزیرہ کے آپسمین اختلاف ہوا اور خوارج نے اوپر ایسا غلبہ پایا کہ فرنگیون کو دیا
جیسے ہم آگے بیان کرینگے اگر خدا نے چاہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۷۷ ہجری

اس برسمین معز الدولہ موصل مین فوت ہوا ناصر الدولہ موصل سے نصیبین مین آیا کہ خبر
سے معلوم ہوا کہ لشکر خراسان کا معز الدولہ کے شہرون پر آتا ہے یہہ سنکر پہر گیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۸ ہجری

ذکر عماد الدولہ بن بویہ کے مرنے کا

اسی برسمین عماد الدولہ ابو الحسن بن بویہ شیراز مین جمادی الاخر مین فوت ہوا مرض سے

ذکر عماد الدولہ کے مرنیکا

اسے یہہ تہا کہ اسکے گردہ مین قرحہ تہا اس سبب سے اوسے بیماریان متواتر آتی
کوئی عماد الدولہ کا بیٹا نہ تہا جب یہہ مرنے کے قریب پہنچا تو اپنے بہائی رکن الدولہ
کو اوسنے لکہا کہ اپنے بیٹے عضد الدولہ کو بہیجدے تا کہ اوسے اپنا ولی عہد کرون
اور وارث ملک کا بناؤن یہہ معاملہ مرنے سے ایک برس پہلے ہوا عضد الدولہ
بموجب طلب عماد الدولہ کے اپنے چچا کی خدمت مین گیا عماد الدولہ نے اوسے
اپنی زندگی مین اپنی جاے امیر کیا اور لوگون کو حکم کیا کہ عضد الدولہ کی اطاعت
کرین جب عماد الدولہ فوت ہوا تو عضد الدولہ فارس مین رہا لشکر اوسے مخالف
ہوا رکن الدولہ اسسے خبردار ہوکر رے سے اوس پاس آیا اور عضد الدولہ
کے واسطے قاعدہ معین کیا جب رکن الدولہ شیراز مین گیا پہلے اپنے بہائی
کی قبر پر اصطخر مین گیا روتا تہا اور کلمات حسرت کہتا تہا اوسکے ساتہہ لشکر بہی
اسی حال سے تہا تین روز قبر پاس رہا آخر سردارون نے پوچہا کہ شہر کب
تشریف لیجلوگی تب شہر کی طرف رجوع کی عماد الدولہ حالت حیات مین امیر الامرا
تہا جب وہ راہی ملک بقا ہوا تو اوسکا بہائی رکن الدولہ امیر الامرا ہوا اور
معز الدولہ عراق مین بمنزلہ اون دونو کے نایب کے تہا اسی برس مین مستکفی جسکی
بیعت توڑ کر قید کیا تہا اور اندہا ہوگیا تہا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۹ ہجری

اس برس مین وزیر معز الدولہ کا محمد صیمری مرگیا معز الدولہ نے ابو محمد حسن مہلبی کو
وزیر بنایا اسی برس مین سیف الدولہ نے بلاد روم مین جاکر غلبہ پایا اور لوٹنا
اور خونریزی کی جب وہان سے قصد پہرنیکا کیا اہل روم نے اوسپر کمال

ذکر اور حادثون کا

٠٠٧ سنجیان کین کہ اوسکے ہمراہی اور لشکرین سے بہت آدمی مرگئے اور سیف الدولہ نجات
پاکر بذات خود تہوڑے دنین نکلا اس برس مین قرامطہ نے حجر اسود کو جو سنہ ٣١٧ مین
لیا تہا پہر مکہ مین رکہدیا اون پاس حجر اسود بائیس برس رہا

ذکر اور حادثون کا

اس برس مین ابو النصر محمد بن طرخان فارابی فیلسوف مرگیا یہہ ترکی نژاد تہا پیدایش
اسکی فاراب مین جسکو اب اُطرار کہتے ہین ہوئی لفظ اُطرار مین ہمزہ کو پیش اور طا ر
مہملہ کو سکون اور دو نون را مہملہ کے درمیان الف ہے یہہ بڑے شہرون مین سے
ہے فارابی اپنے شہر سے بغداد مین آیا اور وہ مشہور ترکی زبان تہا مگر کئی زبان
جانتا تہا زبان عربی اسنے وہان سیکہی پہر علوم حکمیہ علی ابی بشر متی بن یونس حکیم سے
جو منطق مین مشہور ہے پڑہی فارابی ایک مدت اسی طور پر رہا پہر شہر حران مین گیا
اور علی ابی حیا حکیم نصرانی سے پڑہا کیا پہر بغداد مین گیا اور علوم فلسفہ اور ارسطو کی
کتابین اور علم موسیقی حاصل کیا اور بغداد مین بہت کتابین تصنیف کین پہر دمشق
مین گیا مگر وہان رہا نہین مصر مین چلا گیا پہر دمشق مین آیا وہان سیف الدولہ بن حمدان کی
زمانہ حکومت تک رہا سیف الدولہ اوسے نیکی کرتا تہا اسنے اپنی وضع صورت
ترکون ہی کی رکہی اوسے بدلا نہین ایک روز فارابی سیف الدولہ پاس دمشق
مین گیا فضلاء دمشق بہی اوسوقت حاضر تہے مگر کلام فارابی کا کلام بلندی پر
اور اونکے کلمات پستی پر رہے آخرکار وہ سب چپ ہوئے اور فارابی کی باتونکو
لکہنے لگے فارابی اکیلا رہتا اور مجمع مین جانے سے پرہیز رکہتا دمشق مین جب تک
رہا سوا اسنے حوض اور باغ کے کہین نہین گیا زہد بہی سب آدمیون سے زیادہ تہا

ذکر زجاج نحوی کا

زیادہ تہا سیف الدولہ نے چار درہم روز اوسکے مقرر کیے تہے اسنے اوسی پر قناعت کی دمشق مین ہمیشہ رہا یہانتک کہ وہین ۳۴۰ھ مین انتقال کیا دروازہ صغیر کے باہر دفن ہوا

ذکر زجاج نحوی کا

اس برس مین زجاجی نحوی ابو القاسم عبد الرحمن بن اسحق یار ابراہیم بن سری زجاج کا فوت ہوا اوسکی یارانے کے باعث زجاج کے ساتہہ نسبت اور شہرت پائی یہہ اپنے وقت کا امام تہا اسنے جملہ نحو مین تصنیف کی اسی برس مین ابو اسحق ابراہیم بن احمد بن اسحق المروزی فقیہہ شافعی مصر مین مر گیا ریاست عراق کی بعد ابن سریج کے اسی کی طرف منتقل ہوئی اسنے بہت کتابین تصنیف کین اور مختصر مزنی کی شرح

پہر شروع ہوا ۳۴۱ھ ہجری

اس برس مین یوسف بن وجیہہ صاحب عمان خشکی اور تری کے رستے بصرہ مین گیا اور قرامطہ کی مدد سے اوسے گہیر لیا بہت لوگ قرامطہ کے اسکے مددگار ہوئے اور وہین رہے جب مہلبی وزیر معز الدولہ کا اون پر لشکر لیکر آیا تب وہ وہان سے کوچ کر گئے

ذکر منصور علوی کے مرنیکا

اس برس مین منصور باللہ علوی ابو طاہر اسماعیل بن قایم بامر اللہ ابو القسم

ذکر امیر نوح کی مرنیکا اور اوسکی بیٹی عبد الملک کی حاکم ہونیکا

۷۰۲ محمد بن مہدی عبید اللہ پہلی شوال کو نوبت ہوا بادشاہت اوسکی سات برس سولہ روز رہی عمر اوسکی اونتالیس برسکی تہی یہہ خطبہ پڑہنے والا فصیح تہا اپنی طبیعت سے اسنے خطبہ بنایا ہے حال اسکی شجاعت کا ابو یزید خارجی کی لڑائی مین گذرا اسنے اپنے بیٹے ابو تمیم معد بن منصور اسماعیل کو ولی عہد اپنا کیا اسکا نام معز لدین اللہ ہوا جس روز اسکا باپ مرگیا اوسی روز اسکی خلافت پر بیعت ہوئی یعنے یکم شوال اسی برس مین ساتوین ذی الحجہ تک تدبیر امور مین مصروف رہا بعدہ اہلکارون کو اپنے پاس آنے کا حکم دیا سب اہل کار آئے اور سلام کیا عمر معز کی اوس وقت تک چوبیس برسکی تہی اسی برس مین اہل روم نے شہر سروج کو لیلیا اور وہان لوٹا اور بندی پکڑی اور مسجدون کو توڑ ڈالا اسی برس مین ابو علی اسماعیل بن محمد بن اسماعیل صفار نحوی محدث نے انتقال کیا یہہ مبرد کا یار تہا پیدایش اسکی ۲۴۷ھ مین ہوئی یہہ مرد ثقہ تہا

پہر شروع ہوا ۳۴۲ھ اور ۳۴۳ھ

ذکر امیر نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل کے مرنی اور اوسکے بیٹے عبد الملک کی حاکم ہونیکا

اس برس مین امیر نوح بن نصر سامانی ربیع الاخر مین فوت ہوا حکومت اوسکی ۳۳۱ھ مین ہوئی لقب اسکا امیر حمید تہا یہہ خوش خصلت خوش اخلاق تہا بعد اسکے مرنے کے عبد الملک بن نوح اسکا بیٹا امیر ہوا اسی برس کے ربیع الاول مین سیف الدولہ بن حمدان رومیون سے لڑا بعد بڑی لڑائی اور قتل اور قمع کے

بیان اون خبرونکا جو درمیان عبدالرحمن اور اموی کی ہوئین

کہ دونو طرف سے بہت لوگ قتل ہوئے سیف الدولہ فتحیاب ہوا۔ اس برسمین ۷۰۳
معزالدولہ نے سبکتگین کو مع لشکر شہرزور پر بھیجا لیکن وہ پھر آیا اور فتحیاب ہوا
اس برسمین محمد بن عباس ابن نحوی فقیہہ مشہور اور محمد بن قاسم کرخی فوت ہوئے

پھر شروع ہوا ۳۴۴ہ ہجری

اس برس مین ابو علی بن محتاج صاحب لشکر خراسان جسکو امیر نوح نے معزول
کیا تھا خراسان سے سوا بسبب معزولی کے نوح کی اطاعت سے نکلکر رکن الدولہ
بن بویہ سے ملا اور اوسی پاس مرگیا

بیان اون خبرون کا جو اس برس مین معز علوی اور عبدالرحمن اموی صاحب اندلس کی درمیان ہوئین

اس برسمین عبدالرحمن ناصر اموی نے کشتیان بہت بڑی کہ کسو نے ایسی نہین
بنائین تیار کرکے اسباب تجارت کا بھر کے بلاد مشرق کی طرف روانہ کین
اور عیوض اون اشیا کے وہان کے تحفہ چیزین منگوائین درمیان راہ کے ایک
کشتی مین اوسمین ایلچی صقلیہ کا تھا جو معز علوی پاس جاتا تھا اوسکے پاس خطوط
بھی تھے اندلس کی کشتی والون نے اوسکی کشتی کو لوٹ لیا یہہ خبر معز کو پہنچی تب
لشکر اندلس پر بھیجا اور حسن بن علی عامل صقلیہ کو حاکم کیا جب بربہ مین پہنچے تب
کشتیون کو جلادیا اور بڑی کشتیون کو اسکندریہ سے پھرتے ہوئے چھین لیا اونین

بیان ان خبرونکا جو درمیان عبدالرحمن اور اموی کی ہوئین

۱۰۷ گا نی والی لونڈیان اور اسباب عبدالرحمن کا تہا بعد اسکے لشکر معز کا بربر چڑہ گیا اور قتل اور لوٹ کرکے صحیح سالم مہدیہ مین آئے جب یہہ امیر ہوا عبدالرحمن نے لشکر بلاد افریقہ پر روانہ کیا جب وہان پہنچا تو لشکر معز کا انکی طرف متوجہ ہوا ایک لڑای کہا کر اندلس مین پہر آئے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۴۵ ہجری

اس برسمین سیف الدولہ بن حمدان بلاد روم مین گیا وہان لوٹ مار کرکے قلعی فتح کرکے پہر اذنہ مین پہر آیا وہان چندے رہا پہر حلب مین گیا۔ اسی برس مین ابو عمر محمد بن عبد الواحد غلام ثعلب کا جو مشہور مطرز ہے فوت ہوا مطرز مذکور لغت کے اماموں مین مشہور ہے ایک مدت ابو العباس ثعلب کی رفاقت مین رہا اس سبب سے یہہ عرف اسکا ہوا تصنیفات اسکی بہت ہین پیدایش اسکی سنہ ۲۶۱ مین ہوئی اور شوق تحصیل علوم مانع تلاش رزق کا ہوا ہمیشہ تنگی سے گذران کرتا اسکی وسعت روایت ومزید حفظ کے سبب فضلا اوسکے زمانہ کے اکثر نقل لغت مین جہٹلاتے تہے اور کہتے کہ اگر جانور اوڑتا ہے تو ابو عمر مذکور کہتا ہے کہ روایت کی مجھسے ثعلب نے ابن اعرابی سے اور ان معنے کر اور کچھہ بہی وہ کہتے اور از بسکہ وہ بسبب حفظ کے گویا تصانیف کرتا تہا چنانچہ لغت مین تیس ہزار ورق لکھہ ڈالے اس کثرت تصنیف کے سبب کذب کی طرف منسوب ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۴۶ ہجری

اس برسمین سالار مرزبان حاکم آذربیجان کا فوت ہوا بعد اسکے اوسکا بیٹا حسان

ذکر معز کے لشکر کا

حسان حاکم ہوا مرزبان کا بہائی وہشوذان نام تہا اسنے اپنے بہائی کے اولاد ۴۰۵
مین فتنہ برپا کیا یہانتک کہ آپسمین لڑائی ہوئی اور ہشوذان اونکے چچا نے
جوارادہ کیا تہا پورا ہوا ابن اثیر نے اس برس کی حوادث مین یہہ بیان کیا ہے
کہ دریا اسّی ہاتہہ کم ہوگیا اور جنگل کی چیز اوسمین ظاہر ہوئی باوجودیکہ اوسمین
پہاڑ پہلے معلوم نہوتے تہے — اس برس مین ابو العباس محمد بن یعقوب اموی
نیشاپوری مشہور اصم فوت ہوا یہہ حدیث مین عالی استاد تہا ہم صحبت ربیع
بن سلیمان صاحب شافعی کا اور ابو اسحق ابراہیم بن محمد فقیہہ بخاری امین کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۴۷ ہجری

ذکر معز کے لشکر کے اطراف مغرب مین جانیکا

اس برس مین ابی الحسن جوہر معز کے غلام کا ایسا مرتبہ بڑہا کہ مرتبہ وزارت پر
پہنچا اور معز نے اوسے مع لشکر کثیر اطراف مغرب مین بہیجا وہ پہلے تاہرت
مین پہر وہان سے ماہ جمادی الاخر مین فاس مین گیا حاکم فاس کا احمد بن بکر
تہا اوسنے اسکے آنے کی سنکر شہر بندی اختیار کی جوہر جب وہان پہنچا
اور جدال و قتال کیا لیکن اوسپر فتحیاب نہوا آخر کو جوہر وہان سے کوچ کر کے
بحر محیط کی طرف گیا اور سکے سب شہر و زمین پہرا پہر وہانسے فاس مین آیا اور
اوسکو بے لڑائی لیلیا جوہر کے ساتہہ زیری بن مناد صنہاجی تہا اور یہہ دونو
امارت لشکر مین شریک تہے فتح فاس کی رمضان سنہ ۳۴۸ مین ہوئی اسی
برسمین ابو الحسن علی بن بوشنجی صوفی نیشاپور مین مرگیا یہہ صوفیون مین مشہور تہا
اسی برس مین ابو الحسن محمد جو اولاد ابو الشوارب قاضی بغداد سے تہا فوت ہوا

ذکر معتز کے لشکر کا

بید البس اوسکی سنہ ۲۹۲ مین ہوئی تہی اور ابو علی حسین بن علی نیشاپوری اور ابو محمد عبد اللہ فارسی نحوی کہ جسنی نحو مبرد سے پڑہی تہی فوت ہوئے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۴۸ ہجری

اس برس مین ابو بکر بن سلیمان فقیہہ حنبلی نجاد مشہور مرگیا عمر اوسکی پچانوین برسکی تہی اور جعفر بن محمد جلدی صوفی جو جنید کی بار دنین تہا فوت ہوا اس برس مین مینہہ برسنا موقوف ہوا اور اکثر شہر ونمین نرخ گران ہوگیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۴۹ ہجری

اس برس مین اولاد مرزبان کی آپس مین مخالفت واقع ہوئی لوگ مضطر ہوکر اونکی چچا دستوذان کی مدد پر مستعد ہوئے اور اوسکو صلح نامہ لکہ بہیجا اور خود بہی اوس پاس گئے تب وہ اونکے ساتہہ آیا اور حسان اور ناصر اپنے بہتیجون اور دونون کے ماؤن کو گرفتار کیا اور پہر اونکو قتل کیا — اسی برس مین سیف الدولہ بن حمدان لشکر کثیر لیکر روم سے لڑا وہان فتحیاب ہوکر قتل اور لوٹ کرچلا پہر خرشنہ مین آیا وقت پہرنے کے رومیون نے اوسپر تنگی کرکے جو کچہہ کہ یہہ لوٹ کرلیگیا تہا پہیر لیا اور اوسکا اسباب بہی چہین لیا بہت اوسکے یارون کو قتل کیا سیف الدولہ ہمراہ تین سو آدمیون کے وہان سے نکل آیا راہ شناسون نے بروقت اسکے پہرنے کے منع کیا تہا کہ اس رستہ مت جا لیکن اوسنے قبول نکیا سیف الدولہ خودرائی اور ہٹ کو دوست رکہتا تہا اور کسی سے مشورہ نکرتا کہ مبادا کوئی کہے

ذکر حاکم خراسان کے مرنی کا

۷۰۸ لے کہ یہہ غیر کی رائے پر چلتا ہے اس برس میں قریب دو لاکہہ ترک کے مسلمان ہوئے — اسی برس میں حجاج مصر حج سے پہر کر ایک جنگل مین رات کو رہا ناگہان راتکو روائی اور اونکو معہ اسباب اور باربرداری کے لیجا کر دریا مین ڈالا — اسی برس مین یا اس برس کے قریب ابوالحسن بیناتی یعنے منسوب تیابنت کی طرف فوت ہوا عمر اوسکی ایکسو بیس برس کی تہی اسکی کرامات مشہور ہین — اس برس مین انوجور بن اخشید حاکم مصر راہی ملک عدم کا ہوا بہائی اوسکا اوسکی جگہہ ہوا

پہر شروع ہوا ۳۵۰ سنہ ہجری

ذکر حاکم خراسان کے مرنے کا

اس برس مین گیارہوین شوال جمعرات کے روز امیر عبدالملک بن نوح سامانے کو گہوڑے نے گرایا عبدالملک زمین پر گرکر مرگیا خراسان مین اسکے مرنے کے بعد فتنہ عظیم برپا ہوا اوسکی جاے اوسکا بہائی منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسمٰعیل بن احمد بن اسد بن سامان مقرر ہوا

ذکر صاحب اندلس کے مرنیکا

اس برس مین عبدالرحمن ناصر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن داخل رمضان مین فوت ہوا یہہ پچاس برس چہہ مہینے امیر رہا عمر اوسکی تہتر برس کی تہی یہہ گورا ہینس چشم خوبصورت تہا اندلس کے حاکم جو اموی تہے اونمین سے اسی نے لقب خلیفہ کا پہلے پہل پایا یہہ مشہور امیرالمومنین

ذکر صاحب اندلس کی مرنیکا

۷۰۸ تھا خطبہ مین اُنکو امیر اور خلیفہ کے بیٹے پڑہتے تھے عبدالرحمن ہی اسیطرح ستائیس برس امارت مین رہا مگر جب خلفا کا ضعف عراق مین اور ظہور خلفاء علویون کا افریقیہ مین دیکھا اور اونکے امیرالمومنین ہونے کی خبر سنی اوسوقت حکم کیا کہ مجھے ناصرلدین اللہ کہین اور خطاب امیرالمومنین کا دیا اسکی ما لونڈی مدنہ نام تھی جب یہہ فوت ہوا بعد اسکے اسکا بیٹا حکم بن عبدالرحمن اسکی جا ے ہوا لقب اوسکا منتصر ہوا عبدالرحمن گیارہ بیٹے چہوڑکر مرگیا اس برسمین ابوالعباس عبداللہ بن حسن بن ابوالشوارب قاضی القضاۃ ہوا اور ہر برسمین دولاکہ درہم ادا کرنا لازم اپنے اوپر کیا پہلے پہل یہی قضا کا ضامن ہوا یہہ معزالدولہ بن بویہ کے زمانہ مین ہوا اسسے پہلے یہہ سنا نگیا تھا اسکے بعد حسبہ اور شرطہ کا بغداد مین ضامن ہوا - اس برسمین ابوشجاع فاتک رومی مرگیا اخشید حاکم مصر نے اسکو رملہ مین اوسکی سردار سے لیا تھا اور اوسکا مرتبہ بلند کیا یہہ رفیق کافور کا تھا جب اخشید فوت ہوا اور کافور کا بیٹا اتابک دوست فاتک کا ہوا یہہ جوانمرد اوس ضلع کا تہاربان کیا اور وہان رہا بسبب ناموافقت وہان کے سردارون کے مرض اونکا زیادہ ہوا تب مصرمین جبراً پہر آیا اوسی مرض کے سبب کافور اسے ڈرتا تھا اور اوسکی خدمت کرتا تھا جب یہہ مصرمین تھا متبنی نے اسپاس آکر اسکے حکم سے فاتک مذکور کی تعریف مین قصیدہ لکہا کہ جسکے شعرون کا مضمون لکہنا موجب طول ہے اور جب وہ فوت ہوا تو متبنی نے ایک قصیدہ بنابر اسکے مرثیہ کے لکہا کہ مضمون اوسکا بہی باعث مسبوق سے ترک کیا گیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۱ ہجری

اس برس مین روم نے پہر اپنی دمشق کے نزدیک عین زربہ کو بیلے لڑائی نے لیا اور بعض کو وہان

وہان قتل کیا اور اکثرون کو امان دی

ذکر روم کے غلبہ پانیکا حلب پر اور وہانسی اونکا پہرآنا بابت ۳۵۱

اِس برس مین اہل روم شہر حلب پر سوا اوسکے قلعہ کے مستولی ہوئے دمستق
ہی اوس طرف گیا تہا سیف الدولہ کو یہہ حال بعد اوسکے وہان پہنچنے کے معلوم
ہوا اوس حال مین لشکر کو جمع نکر سکا جتنے آدمی اسکے پاس تہے اونہین سے خروج
کیا اور دمستق کے ساتہہ لڑائی ہوئی جب بہت لوگ اسکے مارے گئے تب
سیف الدولہ اپنے باقی ماندہ کو لیکر بہاگا دمستق نے فتحیاب ہوکر اوسکے گہر مین
سے کہ شہر حلب سے باہر داربن نام تہا تین سو بدرہ درہمون کے پائے اور ایک
ہزار چار سو خچر سیف الدولہ کے پکڑے اور ہتیار لاانتہا ہاتہہ آئے اہل روم
نے قلعون کو لیکر شہر کو گہیر لیا اور دیوار کو توڑ کر اہل حلب سے خوب لڑے
روم جوشن پہاڑ تک پہر آئے پہر اہل حلب اور شرطہ کے پیادہ مین لڑائی ہوئی
بسبب اسکے کہ اونہون نے شہرون مین لوٹ ڈالدی تہی اسی سبب سے
آدمی جمع ہوئے اور دیوار فصیل پر کوئی باقی نرہے روم نے دیوار خالی پاکر
ہجوم کیا اور دروازہ کہولکر حلب مین قتل عام کیا دس ہزار لڑکی کا اسباب
لوٹا اور قتل کیا اور جب اسباب لادنے سے بچ رہا دمستق نے حکم دیا کہ اوسے
پہونکدو دمستق نو روز وہان رہا پہر اپنے شہر مین پہر گیا قریون وغیرہ کے
لوٹنے کا حکم نہین دیا بلکہ حکم دیا کہ کہیتی کرین اسواسطے کہ وہ لوگ جو وہان
رہنے کے لایق ہین وہان پہر آجاوین ـــ اس برس مین رکن الدولہ نے ابن بحیہ
جرجان اور طبرستان کا حاکم ہوا ـــ اسی برس مین عوام شیعہ نے معز الدولہ کے

ذکر روم کی غلبہ پانیکا حلب پر

۱۰ حکم سے مسجدون پر کتبے اس صورت کے لکہہ کر لگائے کہ لعنت خدا معاویہ بن ابی سفیان پر اور لعنت خدا ہو جو اوس شخص پر جسنے فاطمہ کے فدک کو چہین لیا اور اوس شخص پر لعنت ہو جو جسنے حسن کو اوسکے نانا کی قبر کے پاس دفن کرنے سے منع کیا اور لعنت خدا ہو جو اوس شخص پر جسنے ابوذر غفاری کو تشہیر کیا اور لعنت خدا کی اوسپر ہو جو جسنے ابوالعباس کو شوری سے نکالا جب رات ہوئی تب وزیر مہلبی نے معزالدولہ سے عرض کی کہ اسکا بے یہہ لکہنا چاہئے کہ لعنت خدا کی ہو اون لوگون پر جنہون نے آل رسول اللہ پر ظلم کیا اور کسی کا نام لکہنا مناسب نہین مگر معاویہ کا نام لکہنا البتہ ضرور ہے اوسنے ایسا ہی کیا۔ اسی برس کے ذی قعدہ مین لشکر مسلمانون کے صقلیہ مین گئے اور طبرمین کو فتح کیا طبرمین سب قلعون مین بلند تر و محکم تہا سات مہینے پندرہ روز اسکا محاصرہ رہا طبرمین کا نام معزیہ یعنے منسوب معز علوی کی طرف رکہا گیا ۔ اسی برس مین روم نے قلعہ دلوک کو مع تین اور قلعون کے جو متصل اس سے تہے بزور تلوار لیا اسی برس مین ردم نے ابوفراس حرث بن سعید بن حمدان کو منبج مین قید کیا وہین رہتا تہا۔ اسی برس مین ابوبکر محمد بن حسن نقاش مقری مصنف کتاب شفاء صدور کا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۲ ہجری

اسی برس مین مہلبی وزیر ابو محمد مرگیا تیرہ برس تین مہینے یہہ وزیر رہا یہہ سخی دانا صاحب فضل تہا ۔ اسی برس مین دسوین محرم کو معزالدولہ نے لوگون کو حکم کیا کہ اپنی دوکانون کے دروازے بند کرین اور اظہار نوحہ کرین اور عورتون کو اس طرح نکالین کہ بال پراگندہ ہون موہنہ سیاہ ہون کپڑے پہٹے ہوئے اور

ذکر روم کی غلبہ پانیکا حلب پر

اور اپنے مونہہ پر طمانچے مارتی ہون واسطے مصیبت حسین بن علی علیہما السلام کے لوگون نے
بموجب حکم کے ایسا ہی کیا اور سُنی منع نکر سکے کیونکہ شیعہ بہت تہے اور بادشاہ
اونکی طرف تہا اسی برس مین ابن ابی شوارب قضاسے معزول ہوا اور جو کچھہ
اسنے ضمان مقرر کی تہی باطل ہوئی اس برس مین روم نے اپنے بادشاہ کو قتل
کرکے غیر کو اپنا بادشاہ کیا ابن شمشقیق دستق ہوا۔ اس برس کی اٹھارہ دین
ذی الحجہ کو معز الدولہ نے حکم کیا کہ جیسے عید کے روز خوشی اور زینت بالاعلان
کرتے ہین ویسے ہی آج تقریب عید غدیر خم کی کرین اور باجی وغیرہ بجائے جاوین

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۳ ہجری

اس برس مین معز الدولہ موصل اور نصیبین پر حاکم ہوا ناصر الدولہ جو وہانکا حاکم تہا
اسکے آگے سے بہاگا پہر اون دونون مین اتفاق ہوا اور ناصر الدولہ نے تہوڑے
مال پر معز الدولہ کو راضی کرکے موصل لیلیا معز الدولہ وہان سے بغداد مین آیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۴ ہجری

اس برس مین بادشاہ روم مصیصہ مین گیا اور اوسکو محاصرہ کرکے ہفتہ کے دن
تیرہوین رجب کو بعد تلوار کے لڑائی سے اوسکو فتح کیا وہانکی رعایا کو قتل
عام کیا پہر باقیماندہ کو گرفتار کرکے روم مین لے گیا ساکن وہانکے قریب دو لاکھہ
آدمیون کے تہے پہر طرسوس مین گیا اہل طرسوس نے امان چاہی اوسنے
امان دی اور طرسوس دیا ساکن اوسکے جنگل اور دریا مین نکل گئے بادشاہ
روم نے اونکے ساتھہ محافظ کئے جب تک وہ انطاکیہ مین پہنچے جامع مسجد

ذکر انطاکیہ کی مخالفت کا سیف الدولہ بن حمدان سے

۱۲ ت طرسوس مین اصطبل بنایا اور منبر کو جلادیا اور طرسوس کی تعمیر کرکے وہان قلعہ بنایا اور وہان کے قدیم رہنے والے وہان پھرآئے مہر ملک روم قسطنطنیہ مین آیا

ذکر اہل انطاکیہ کی مخالفت کا سیف الدولہ بن حمدان سے

اسی برس مین اہل انطاکیہ نے اون لوگون کے جو طرسوس سے آئے تھے اور سیف الدولہ کی مخالفت سے تھے اطاعت کے نام اوس سردار کا جسکی اطاعت اونہون نے کی رشیق تہا وہ اطراف حلب مین گیا اور قرعوبہ اور سیف الدولہ کے عامل سے لڑا سیف الدولہ میا فارقین مین تہا سیف الدولہ نے لشکر مع بشارت اپنے غلام کے بہیجا قرعوبہ عامل حلب کا بشارت خادم سے ملا اور دونون نے ملکر رشیق سے لڑائی کی اوسکے یار بہاگ کر انطاکیہ مین گئے — اسی برس مین متنبی شاعر اور اوسکا بیٹا دونو اعراب کے ہاتہہ سے مارے گئے اور جو کچہہ اون پاس تہا وہ لوٹ لیگئے نام اسکا احمد بن حسین بن حسن بن عبدالصمد کندی ہے پیدایش اسکی ۳۰۳ھ مین کوفہ مین محلہ کندہ مین ہوئی اسی واسطے اوسکی طرف منسوب ہوا یہہ نہین کہ یہہ قبیلہ کندہ سے تہا بلکہ یہہ جعفی قبیلہ سے تہا کہتے ہین کہ متنبی کا باپ کوفہ کا سقہ تہا اسیواسطے بعضے شعرا نے اسکی ہجو مین شعر لکہے ہین متنبی کوفہ سے شام مین بچپن مین گیا اور فنون ادب مین مشغول ہوا اوسے خوب واقفیت حاصل کی یہہ نقل لغت اور نکات لغت مین کامل تہا کوئی کلمہ زبان سے ایسا نکہتا مگر یہہ کہ اوسکے سند کلام عرب سے لاتا اسی مرتبہ پر کہ کہتے ہین کہ شیخ ابو علی مصنف کتاب ایضاح نے متنبی سے پوچہا کہ کتنی جمع فعلی کی وزن پر آتی ہین متنبی نے بے تامل کہا کہ حجلی اور ظربی ابوعلی کہتا ہے کہ تین روز تک مینے کتابون

ذکر خروج رومیونکا بلاد اسلام پر

کتابون لغت کا مطالعہ کیا کہ کوئی تیسرا وزن اسکا پاؤ ن لیکن نپایا متنی اوسکو اسواسطے کہتے ہین کہ اوسنے بریہ سماوہ مین دعوے نبوت کا کیا اور بہت لوگ بنی کلب وغیرہ اوسکے تابع ہوئے تب لولو نایب اخشیدیہ نے اوسپر خروج کیا حمص مین اور متنی کو قید کیا اور اوسکی جمعیت کو متفرق کیا ایک مدت وہ قید رہا پہر اوسنے توبہ کر ڈاکر چہوڑ دیا وہ جاکر سیف الدولہ بن حمدان سے سنہ ۳۳۷ مین ملا پہر جدا ہوکر سنہ ۳۴۶ مین مصر مین گیا وہان کافور اخشیدی کی تعریف کی پہر سنہ ۵۰ مین اوس سے جدا ہوکر اوسکی ہجو کرکے عضد الدولہ پاس بلاد فارس مین گیا اور اوسکی مدح کی پہر کوفہ کی جانب رجوع کی تب اثنا راہ مین نعمانیہ کے پاس جو غربی جانب بغداد کے دیر عاقول پاس ہے مارا گیا عرب نے وہان قتل کرکے اوسکا مال لے گئے — اسی برس مین محمد بن حبان ابو حاتم بن احمد بن حبان البستی صاحب تصانیف مشہورہ کا فوت ہوا (لفظ حبان بکسرہ حاء مہملہ اور باء موحدہ اور الف ونون سے ہے)

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۵ ہجری

ذکر خروج رومیون کا بلاد اسلام پر

اسی برس مین اہل روم نے خروج کرکے امد کا محاصرہ کرلیا پہر وہان سے پہرے نصیبین تک پہر جزیرہ کی طرف سے شام کی طرف گئے اور انطاکیہ مین اقامت کی مدت تک پہر وہان سے طرسوس مین گئے — اسی برس مین سیف الدولہ بن حمدان نے اپنے چچا کے بیٹے ابو فراس بن حمدان کو قید سے چہڑانا چاہا اوسکے اور روم کے درمیان فدا ٹہہرا اوسنے چند قیدی مسلمان بہی چہڑائے

ذکر معز الدولہ کی مرنیکا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۶ ہجری

ذکر معز الدولہ کی مرنی اور اوسکی بیٹی بختیار کی حاکم ہونیکا

اس برس مین معز الدولہ واسط مین گیا اور لشکر واسطے لڑائی عمران بن شاہین صاحب بطیحہ کے روانہ کیا اتفاقاً اوسکو دست آنے لگے جب مرض نے قوت پائی تو لشکر کو لڑائی عمران بن شاہین مین چہوڑکر بغداد مین پہر آیا بغداد مین جب پہنچا تو مرض اسکا بہت شدید ہوا جب قریب مرگ ہوا تو اپنے بیٹے بختیار کو ولی عہد کرکے عز الدولہ لقب دیا معز الدولہ نے اظہار توبہ کیا اور بہت مال خیرات کیا اور اپنی لونڈی غلام آزاد کئے تیرہوین ربیع الاخر اس برس مین مرض تپ جش سے بغداد مین فوت ہوا مقابر قریش مین جو دروازہ تبن پر ہی دفن کیا سرداری اوسکی اکیس برس گیارہ مہینے رہی جب یہہ مرگیا تو اسکا بیٹا عز الدولہ بختیار امیر ہوا بختیار نے لشکر کو لکہا کہ عمران بن شاہین سے صلح کرکے پہر بغداد مین اونہون نے ایسا ہی کیا معز الدولہ کا ہاتہ کٹا ہوا تہا لکہا ہے کہ اسکا ہاتہ کرمان کی لڑائی مین کٹا تہا معز الدولہ وہ شخص ہے جسنے قاصد بغداد مین بہیجے تہے تاکہ اپنے بہائی رکن الدولہ کو ان حالات کی خبر ہو اوسکے زمانے مین فضل دمر عوش کرسب قاصدون سے بالا تہے ہر ایک قریب چالیس فرسنگ کے چلتے تہے تیار ہوئی تہے اون دونون سے لوگ تعصب کرتے ایک اون دونو مین سے سنی کا ساعی تہا دوسرا شیعہ کا بختیار جب امیر ہوا تو بہت طوار ہوگیا کہیل کود اور عورتون اور گانے والون مین مشغول رہتا بڑے سردار دیلم کے اپنے

اپنے قطعون کی آرزو مین بنی ہوئے

ذکر ناصر الدولہ بن حمدان کی قید ہونیکا

اس برس مین ناصر الدولہ کے بیٹے نے ابو تغلب اپنے باپ ناصر الدولہ کو گرفتار کیا باعث اس قید کرنے کا یہہ تہا کہ ناصر الدولہ بسبب بڑہاپے کے بدخلق ہوگیا تہا اور اولاد اور احباب پر بہت تنگی کرتا اور انکی غرض کی مخالفت کرتا سب اوس سے برگشتہ ہوگئے آخرکار اوسکے بیٹے ابو تغلب نے آخر ماہ جمادی الاولی اس برس کے اوسے قید کرلیا اوسکے واسطے خدمتگار واسطے خدمت کے مقرر کیا جب ابو تغلب نے یہہ حرکت کی تو اوسکے بعضے بہائی اوسسے پہر گئے اسواسطے ابو تغلب نے بختیار سے صلح کی تا کہ مدد کرے اور بارہ لاکہ درہم بختیار کو دینے مقرر کئے

ذکر وشمگیر کے مرنے کا

اس برس مین وشمگیر بن زیار بہائی مرداویج کا فوت ہوا اسطرح کہ وہ شکار مین تہا کہ ایک سور زخمی اوس پاس لائے گہوڑا زخمی سور کو دیکہہ کر کہڑا ہوگیا وشمگیر اوپر سے زمین پر گرا اور مرگیا اسکے بعد اسکا بیٹا بیستون بن وشمگیر بن زیار امیر ہوا بعض نے لکہا کہ وشمگیر محرم ۳۵۷ھ مین راہی ملک بقا کا ہوا

ذکر کافور کے مرنے کا

ذکر مرنے سیف الدولہ کا

۷۱۴ اس برس مین کافور اخشیدی کہ حبشی خوجہ محمد بن طغج اخشید حاکم مصر کے غلامون
مین سے تہا فوت ہوا اخشید کی اولاد کے بعد کافور مصر اور دمشق پر حاکم ہوا کیونکہ
بعد اخشید کے اوسکا بیٹا انوجور حاکم ہوا تہا مگر مالک سب حکم احکام کا کافور تہا
جب انوجور سنہ ۳۴۹ مین مرگیا کافور نے اسکے بہائی علی بن اخشید کو ریاست پر
قایم کیا جب علی بن اخشید مذکور کہ لڑکا تہا سنہ ۳۵۵ مین انتقال کیا تو کافور
مستقل مملکت پر ہوا کافور نہایت سیاہ رنگ تہا اخشید نے اسکو اٹہارہ دینار
کو خریدہ تہا متنبی اوس پاس گیا اور اوسکی تعریف مین قصیدہ پڑہا متنبی سے حکایت
ہے کہ مین کافور پاس گیا تب اوسکے آگے یہہ شعر پڑہا کہ وہ ہسنے لگا اور وہ مجہے
اسطرح کشادہ پیشانی سے پیش آتا کہ مین رغبتًا اوسکے آگے شعر پڑہنے لگا متنبی
کہتاہے پہر کبہی میرے سامنے ویسا نہین ہنسا یہانتک کہ مین جدا ہوا مجہے اوسکے
تیزی ذہن اور دانائی سے نہایت تعجب ہوا کافور ایہر مستقل رہا یہانتک کہ اسی
برس منگل کے دن بیسوین جمادی الاولی کو مصر مین انتقال کیا قرافہ صغری مین
دفن ہوا خطبہ اسکا منبرون مکہ اور حجاز اور تمام شہرون مصر اور شام پر پڑہا
جاتا تہا اندازہ اسکی عمر کا پینسٹہہ ۶۵ برس تہے بعد اسکے تقرر امیری کی باب مین
آپسمین اختلاف ہوا سب ابو الفوارس احمد علی بن اخشید پر متفق ہوئے اوسی کا
خطبہ جمادی الاول سنہ ۳۵۷ مین پڑہا گیا

ذکر سیف الدولہ کے مرنی کا

اس برس مین سیف الدولہ ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن حمدان بن حمدون تغلبی ربیعی ماہ
صفر مین حلب مین فوت ہوا تابوت اسکا میافارقین مین لیجاکر دفن کیا پیدایش

پیدایش اسکی ذی الحجہ سنہ ۳۰۳ مین تہی بیماری اسکی یہہ تہی کہ پیشاب بند ہوگیا تہا
اسنے بنی حمدان مین سے ابتدا حلب کے بنانے مین کی حلب اسنے احمد ابن سعید کلابی
نایب اخشید سے لیا بعضے کہتے ہین کہ بنی حمدان مین سے حسن نے بغداد استیلا لیا تہا
یہہ حسن بیٹا سعید کا وہ بہائی ابو فراس بن حمدان کا تہا سیف الدولہ دلاور سخی تہا
اوسکے شعر بہت ہین جب سیف الدولہ فوت ہوا تب اسکا بیٹا سعد الدولہ شریف
ابن سیف الدولہ بن حمدان جسکی کنیت ابو المعالی تہی اپنے باپ کے ملک پر قابض
ہوا — اسی برس مین ابو علی محمد بن الیاس حاکم کرمان نے انتقال کیا — اسی
برس مین ابو الفرج علی بن حسین بن محمد بن احمد بن ہیثم بن عبد الرحمن بن مروان بن
عبد اللہ بن مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابو العاص بن امیہ بن عبد شمس
بن عبد مناف اموی کاتب صاحب کتاب اغانی فوت ہوا دادا اسکا مروان
بن محمد بنی امیہ کا اخیر خلیفہ اصفہانی پیدایش تہا اور بغداد مین بڑا ہوا بہت عالمون
سے روایت کرتا ہے نسب اور تواریخ کا بڑا جاننے والا تہا اور باوجود اموی
کے شیعہ تہا کہتے ہین کہ اسنے کتاب اغانی پچاس برس مین جمع کرکے سیف الدولہ
پاس بہیجی اوسنے ہزار دینار اوسے دئے اور عذر بہت کیا سواے کتاب اغانی
کے اور بہت تصنیفات اسکی ہین ایک کتاب بنی امیہ کے واسطے جو اصحاب
اندلس تہے تصنیف کرکے پوشیدہ اون پاس بہیجی اونہون نے بہی پوشیدہ
انعام بہیجا یہہ وزیر مہلبی سے منقطع تہا اوسکے واسطے اسمین بہت تعریفین ہین
پیدایش اسکی سنہ ۲۸۴ مین ہوئی کتابین جو بنی امیہ کے واسطے اسنے تصنیف
کین تہین نسب بنی عبد شمس اور ایام عرب مین جسمین ایک ہزار سات سو دن ہین اور
جمہرۃ النسب اور نسب بنی شیبان نام رکہین ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۷ ہجری

۱۸ ۷ اسی برس مین عضد الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ علی بن الیاس کرمان کے حاکم کے مرنے کے بعد کرمان کا حاکم ہوا

ذکر ابو فراس بن حمدان کی قتل کا

اسی برس مین ربیع الاخر مین ابو فراس مارا گیا یہہ حمص مین رہتا تہا اسمین اور ابو المعالی بن سیف الدولہ مین رنجش ہوگئی ابو المعالی نے اوسکو بلایا ابو الفراس صدد مین گیا ابو المعالی نے لشکر معہ قرعویہ ایک اپنے سردارون کے روانہ کیا اونہون نے ابو فراس حرث بن ابی العلا سعید بن حمدان بن حمدون پر دوڑ کی یہہ چچا کا بیٹا ناصر الدولہ کا تہا سیف الدولہ نے منبج مین مقید ہوکر قسطنطنیہ مین پہنچ گیا چار برس مقید رہا قید خانہ مین بہت شعر کہے منبج قسطنطنیہ کے متعلق تہا ابن خالویہ کہتا ہے جب سیف الدولہ فوت ہوا ابو الفراس نے حمص کے لوٹنے کا ارادہ کیا یہہ خبر ابو المعالی اور اوسکے باپ کے غلام قرعویہ کو پہنچی اور اسنے قرعویہ کو اوسپر روانہ کیا جب لڑائی ہوئی تو ابو الفراس صدد مین مارا گیا اور کہتے ہین کہ دہ چندی زخمی رہکر جان بحق تسلیم ہوا پیدایش اسکی سنہ ۳۲۰ مین ہوئی تہی جو صدد مین قتل ہوا تو بعضے شاعرون نے کہا ہے لیکن ترجمہ اوس مقولہ کا زاید تصور کیا گیا — اسی برس مین متقی للہ ابراہیم بن مقتدر اپنے گہر مین معزول اور اندہا ہوکر فوت ہوا اور مین مدفون ہوا — اسی برس مین علی بن قیدار صوفی نیشاپوری نے انتقال کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۸ ہجری

ذکر ملک معز علوی مصر کا

اس برس مین معز لدین اللہ ابو تمیم معد بن اسماعیل منصور باللہ بن قائم محمد بن مہدی عبید اللہ
نے لشکر اپنے باپ منصور کے غلام ابو الحسین جوہر کے ساتھہ دیار مصر کی جانب
روانہ کیا جوہر وہان جاکر اوس ملک پر مستولی ہوا سبب اسکا یہہ تہا کہ جب کافور
اخشیدی فوت ہوا تو بسبب مخالف خواہشون کے عقلین مختلف ہوئین یہہ خبر جب
معز کو پہنچی تو اسنے لشکر اسپر رٹ روانہ کیا ہنوز لشکر جوہر کا وہان نہ پہنچا تہا کہ لشکر
اخشیدیہ بہاگا لشکر جوہر کا دیار مصر یہ مین سترہوین شعبان کو پہنچا خطبہ معز کا جامع
مسجد عتیق مین پڑہا گیا خطیب ابو محمد عبد اللہ بن حسین شمشاطی تہا اور جمادی الاولی
سنہ ۳۵۹ مین جوہر جامع مسجد ابن طولون مین آیا اور حکم کیا کہ اذان حی علی
خیر العمل کہو پہر مسجد جامع عتیق مین بہی اسیطرح اذان کہوائی اور نماز مین بسم اللہ الرحمن الرحیم
پکار کر کہی جب جوہر مصر مین مستقر ہوا تو قاہرہ کے بنانے کا حکم دیا

ذکر معز کی لشکر کی مالک ہونیکا دمشق وغیرہ کی شہرونمین

جب جوہر مصر مین مستقر ہوا تو لشکر کثیر ہمراہ جعفر بن فلاح کے شام مین بہیجا جب رملہ
مین پہنچا وہان حسن بن عبد اللہ بن طغج تہا اون دونون مین لڑائی ہوئین آخر کو
لشکر معز کا فتحمند ہوا ابن طغج کو معہ اور سردارون کے جوہر نے قید کر کے معز پاس
بہیجا معز کا لشکر اون شہرون پر مستولی ہوا اور بہت مال ان سے ہاتہہ آیا پہر
جعفر بن فلاح معہ لشکر طبریہ مین گیا تو دیکہا کہ وہان کی رعایا نے بیعت معز کی قبول

اسکے پہنچنے کے دہان کی ہے تب دہان سے دمشق مین گیا دمشق والے اوسے لڑے آخر اسنے دمشق لیلیا اور بعض رعایا کو لوٹا اور باقیون کو چہوڑ دیا جمعہ کے روز خطبہ معزالدین اللہ کا پڑہوایا کچہہ دن محرم کے گذرے تہے سنہ ۳۵۹ مین یہہ امر ہوا عباسیون کا خطبہ موقوف ہوا اسی برس مین جب خطبہ علویہ کا قایم ہوا تو اہل دمشق اور جعفر بن فلاح مین فتنہ واقع ہوا اور ایسی لڑائیان ہوئین کہ خطبہ علویہ موقوف ہوا تب جعفر بن فلاح نے مدد منگوا کر دمشق پر استقرار پایا اور فتنہ فرو ہوا دمشق معزالدین اللہ علوی کے قبضہ مین آیا

ذکر ناصرالدولہ کی مرنی اور اوسکی اولاد کی مختلف ہونیکا

ابو تغلب اور ابو برکات اور فاطمہ اون دونون کی بہن یہہ اولاد ناصرالدولہ کی فاطمہ کے شکم سے تہے جو اوسکی جورو اور احمد کردیہ کی بیٹی تہی یہہ ناصرالدولہ کی سرداری کے مالک تہے یہہ اپنے بیٹے ابو تغلب سے ملگئے اور ناصرالدولہ نے اپنے شوہر کو گرفتار کرلیا اسکا ذکر ہم کرچکے ہین ناصرالدولہ کا ایک بیٹا حمدان نام اور تہا اوسے ناصرالدولہ نے رحبہ ماردین وغیرہ دیا تہا جب ناصرالدولہ قید ہوا تو حمدان کو لکہا تاکہ اوسکے سبب سے اونکی شر سے بچون جب اوسکی اولاد نے اوس خط کو دیکہا تو باپ کو ڈرایا یہہ خبر حمدان کو پہنچی بہائیون کا دشمن ہوگیا وہ اون سب سے زیادہ شجاع تہا ابو تغلب اپنے باپ ناصرالدولہ سے ڈرا اور قلعہ کواشی مین اوسے قید کیا کئی مہینے وہان قید رہا آخرکار ناصرالدولہ حسن بن عبداللہ بن حمدان بن حمدون بن حرث بن لقمان تغلبی مذکور قلعہ کواشی مین ربیع الاول اسی برس مین موا حمدان بن ناصرالدولہ اور اوسکے بہائیون ابو تغلب اور ابو البرکات مین بہت لڑائیان ہوئین

ہوئین ابوالبرکات اپنے بہائی حمدان کے ہاتہہ سے مارا گیا اور ابو تغلب حمدان پر ٢١ ٥
غلبہ پاکر اوسکے ملک پر مستولی ہوا اور اوسے ملک سے نکال دیا لقب ابو تغلب
بن ناصر الدولہ کا عدۃ الدولہ غضنفر ابو تغلب تہا

ذکر لڑایون روم کا شام سی

اس برس مین بادشاہ رُوم شام مین داخل ہوا چونکہ اوسے کوئی مانع نہوا وہ طرابلس
تک گیا اور قلعہ عرقہ کو بزور شمشیر فتح کیا پہر حمص مین گیا رعایا وہانکی شہر چہوڑکر
بہاگ گئی اور آگ لگا گئی وہان سے بلاد ساحل مین آیا وہان بہی لوٹا اور خراب
کیا اور اٹہارہ منبر کا مالک ہوا شام مین دو مہینے رہا پہر اپنے شہر کو مع قیدیون
اور لوٹ بہت کی مراجعت کی

ذکر قرعوبہ کی حلب پر غلبہ پانیکا

اس برس مین قرعوبہ غلام سیف الدولہ نے حلب پر غلبہ پایا اور ابن استاذہ ابو المعالی
شریف بن سیف الدولہ بن حمدان کو وہان سے نکالا ابو المعالی اپنے ماں پاس
میافارقین مین گیا وہان چندے رہا باپ بیٹے مین کچہہ رنجش درمیان آئی لیکن
پہر مل گئے پہر ابو المعالی حماۃ کی ارادہ مین فرات سے گذرا اور وہین رہا
اس برس مین سابور بن ابو طاہر قرمطی نے اپنے چچاؤن سے ریاست طلب کی
اونہون نے اوسے قید کرلیا ہیدرہوین رمضان کو اوسکا مردہ نکلا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۹ ہجری

ذکر اون ملکون کا جنکی روم مالک ہوئی

اس برس مین رومی شام مین گئے انطاکیہ بزور تلوار فتح کیا وہانکی رعایا کو مارا اور
لوٹا اور قید کیا پہر حلب کو چلے قرعویہ غلام سیف الدولہ بن حمدان کا وہان غلبہ رکہتا تہا
ابن استادہ ابو المعالی کو اسنے وہان سے نکالا تہا اونکے آنے سے قرعویہ قلعہ بند
ہوا اور رومیون نے شہر حلب لیکر قلعہ کا محاصرہ کیا بعد ازان قرعویہ نے کچہہ سالیانہ
بادشاہ روم کو مقرر کرکر صلح کی یہہ عہد ہوا کہ اس قدر مال بہیجے اور حلب اور متعلقات
اوسکے یعنی حماۃ وحمص اور کفرطاب اور معرہ وفامیہ وشیزر اور جو اوسکے درمیان ہے
تو محفوظ رہے اہل حلب نے ملک کے عوض مال مقرر کرکے بطور رہن کے روم کو دیا روم حلب
سے کوچ کرگئی مسلمان پہر آئے — اسی برس مین بادشاہ روم نے ملازکرد پر جو ارمینیہ
سے متعلق ہے لشکر روانہ کرکے اوسے گہیر لیا اور بزور تلوار اوسے فتح کیا تمام شہر والون
مین رومیونکا کوئی مانع نہ تہا

ذکر بادشاہ رُوم کی قتل کا

نام اس بادشاہ کا نقفور تہا یہہ خاندانی بادشاہ نہ تہا بلکہ پہلے بادشاہ پر اسنے
غلبہ پاکر اوسے قتل کیا اور اوسکی جورو کو اپنی جورو بنایا اسنے بلاد اسلام پر
خروج کیا اور شام وغیرہ سے جسکا ذکر ہو چکا فتح کئے تمام ملک شام لینے کی
آرزو رکہتا تہا بہت ہیبت والا تہا اسنے چاہا کہ پہلے بادشاہ کی اولاد کو جو خاندانی
بادشاہزادے تہے خصی کرے تاکہ اونکی نسل قطع ہو اور بادشاہت نسل نقفور

نیقفور ہین رہی یہہ امر اسکی جورو پر جو اون شاہزادون کی ماتہی بہت ناگوار ہوا تب ۷۲۲
اسکی جورو نے دمستق سے ملکر اسکے قتل کا ارادہ کیا ایک روز دمستق مع ایک
گروہ کے لباس عورتون کا پہن کر گرجا گہر مین جو نیقفور کے محل کے قریب
تہا گہس گیا جب نیقفور سویا اور دروازے بند ہوئے اسکی جورو نے اوٹہہ کر
وہ دروازہ جو متصل گرجا گہر کے تہا کہولا اور دمستق کو بلایا اوسنے آنکر نیقفور کو
سوتا پا کر قتل کیا اللہ نے مسلمانون کو اوسکے شر سے آرام دیا دمستق نے
اوس عورت کی اولاد مین سے جو پہلے بادشاہ کی اولاد تہی تخت نشین کیا پوشیدہ
نرہے کہ رومی دمستق اوس شخص کو کہتے ہین کہ جو متصل ہو اون شہرون روم کو
جو خلیج قسطنطنیہ کی شرقی مین ہین

ذکر ابو تغلب بن ناصر الدولہ کی حرّان پر غالب ہونیکا

اس برس مین ابو تغلب نے حرّان مین جا کر اوسے گہیر لیا ایک مدت بہر لی
لڑائی فتح پائی برقعیدی کو جو بنی حمدان کے بڑے یارون مین تہا حرّان پر عامل
کیا اور آپ موصل مین پہر آیا — اس برسمین قرطوبہ نے ابن استادہ
ابو المعالی سے صلح کی اور خطبہ حلب اور حمص مین معز لدین اللہ علوی صاحب معر کا
پڑہوایا اور مکہ مین مطیع کا اور مدنیہ نبی صلعم مین معز کا اور مدنیہ کے باہر ابو محمد
موسوی خلیب والد شریف رضی نے مطیع کا خطبہ پڑہا — اس برسمین محمد
بن داؤد دینوری رقی معروف جو مشایخ صوفیہ مین مشہور ہے اور قاضی ابو
ابو العلا محارب بن محمد بن محارب فقیہہ شافعی کہ فقہ اور کلام مین عالم تہا فوت ہوئے
پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۰ ہجری

اسی برس کے ذی قعدہ مین قرامطہ دمشق مین گئے جعفر بن فلاح نایب معز لدین اللہ کو جب یہہ خبر پہنچی اوسنے ایک طرف توجہ کی اور دوڑ کرکے دمشق سے باہر اونکو قتل کیا اور دمشق مین عمل کرکے رعایا کو امن دیا قرامطہ وہان سے رملہ مین گئے وہان عمل کرلیا لشکر اخشیدیہ بہی اون کے ہمراہ ہوا تب مصر کے لینے کا قصد کیا عین شمس مین اوترے اونمین اور مغاربہ اور جوہر مین لڑائی ہوئی قرامطہ فتحیاب ہوئے پہر مغاربہ فتحیاب ہوئے اور قرامطہ شام کو پہر گئے سردار قرامطہ کا اوسوقت حسن بن احمد بن بہرام تہا — اسی برس مین مویدالدولہ بن رکن الدولہ نے صاحب ابوالقسم بن عباد کو وزیر بنایا — اسی برس مین ابوالقسم سلیمان بن ایوب طبرانی حاکم معاجم ثلثہ کا اصفہان مین فوت ہوا عمر اوسکی سو برس کی تہی — اسی برس مین سری الرفا شاعر موصل بغداد مین فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۱ ہجری

اسی برس مین روم جزیرہ اور رہا اور نصیبین مین گئے خوب لوٹ مار مچائی کہ مسلمان بغداد تک فریادی آئے عامہ جمع ہوئے بغداد مین بڑے فتنہ ہوئے جب یہہ لوگ بختیار پاس گئے وہ شکار مین تہا اوسنے وعدہ کیا اونسے لڑنے کا اور مطیع خلیفہ سے مال طلب کیا خلیفہ نے کہلا بہیجا میرے پاس سوا اسے خطبہ کے کچہہ نہین جو تم اسے دوست رکہتے ہو تو مین معزول ہو جاؤن جب بختیار نے اونسے ڈرا اور کہایا تب خلیفہ نے اپنے اسباب وغیرہ کو بیچ کر چار لاکہہ درہم بختیار پاس بہیجے بختیار نے وہ سب لیکر اپنی ذات کے خرچ مین صرف کئے وعدہ لڑائی کا بہول گئے سارے مین مشہور ہوا کہ خلیفہ نے مال غیر کہایا

ذکر معز لدین اللہ علوی کی مصر مین جانیکا

اسی برس مین معز نے افریقیہ سے آخر شوال مین نکل کر بلاد افریقیہ یوسف پر عمل کیا
جسکا بلکین نام ہے بن زیری بن مناد صنہاجی صقلیہ پر ابو القاسم علی بن حسن بن علی
بن حسین کو اور طرابلس مغرب پر عبد اللہ بن خلف کتامی کو مقرر کیا معز نے
اپنے اہل اور خزانہ کو اپنے ساتھہ لیا اسکے خزانہ مین مال بہت تہا یہانتک
کہ دینارونکو گلا کر صورتین درندہ جانورون کے بنائین اور اونٹون پر لادین
جب برقہ مین معہ محمد بن ہانی شاعر اندلسی کے پہنچا تو محمد بن ہانی مذکور دفعتہً
مارا گیا اوسکا قاتل معلوم نہوا یہہ بڑا شاعر تہا معز کی تعریف مین یہانتک
زیادتی کرتا کہ کفر لازم آتا پہر معز آخر شعبان سنہ ۳۶۲ مین اسکندریہ مین گیا
اہل مصر اور وہان کے سردار اسکے پاس آئے اسنے اونسے نہایت عزت و تکریم
سے ملاقات کی پہر پندرہوین رمضان سنہ ۳۶۲ مین قاہرہ مین داخل ہوا
اسی برس مین منصور بن نوح سامانی حاکم خراسان اور رکن الدولہ بن بویہ مین
صلح ہوئی اسبات پر کہ رکن الدولہ اوس پاس ڈیڑہ لاکھہ دینار ہر برس دے
اور منصور سے عضد الدولہ کے بیٹے کا نکاح کر دے — اس برس مین ابو تغلب
بن ناصر الدولہ بن حمدان نے قلعہ ماردین پر عمل کیا اس قلعہ کو اسکے بہائی حمدان
کے نایب نے اسے دیدیا جو کچھہ اوسکے بہائی کا مال ہتیار تہا سب
ابو تغلب نے لیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۲ ہجری

ذکر مطیع کی خلع اور طایع کی حاکم ہونیکا

ے اسی برس مین دستق نے اطراف میا فارقین مین جاکر مسلمانونکو لوٹا اور خوار کیا تب ابو تغلب بن ناصر الدولہ نے اپنے بہائی ہبۃ اللہ بن ناصر الدولہ کو معہ لشکر روانہ کیا جب دونو باہم ملے تب رومی بہاگے اور دمستق قید ہوا مدت تک ابو تغلب پاس دمستق قید رہا پہر یہہ بیمار ہوا ہرچند علاج کیا فایدہ نہوا آخر قید ہی مین مرگیا ۔ اسی برس مین عز الدولہ نے بختیار محمد بن بقیہ کو اپنا وزیر کیا لوگون نے تعجب کیا اسواسطے کہ ابن بقیہ بذات خود اپنے باپ اور اہل سے اچہا تہا لیکن اسکا باپ کہیتی کرنیوالون مین تہا ۔ اسی برس مین بختیار اور اوسکے یارون مین جو دیلمی اور ترکی تہے رنجشین ہوئے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۳ ہجری

ذکر مطیع کی خلع اور اوسکی بیٹے طایع کی خلافت کا

جب بختیار اہواز مین گیا تو سبکتگین ترکی کو اپنی طرف سے بغداد کا خلیفہ کرگیا بختیار نے جب اپنے ترکون ہمراہ سے لڑائی کی اور سب قطع سبکتگین سے کہیرے تب سبکتگین مع اپنے ترکون کے نکلا بختیار کا گہر جو بغداد مین تہا لوٹ لیگیا جب سبکتگین نے مطیع کو بسبب بیماری کے کہ زبان ثقیل ہوگئی تہی اور حرکت دشوار تہی عاجز پایا ہرچند کہ بیماری اوسے چہپاتا تہا تب اوسنے اوسے بلایا اور کہا کہ تو اپنے نفس کو خلافت سے خلع کر اور اپنے بیٹے طایع کو خلیفہ کر اوسنے قبول کیا اور پندرہ دن ذی قعدہ اسی برس کے اپنے نفس کو خلافت سے خلع کیا مدت اسکے خلافت کی انتیس برس پانچ مہینے کچہہ دن کم تہے اور طایع للہ کہ چوبیسوان بادشاہ عباسیونکا تہا خلیفہ ہوا نام اسکا عبد الکریم بن مفضل مطیع للہ بن جعفر مقتدر معتضد احمد

ذکر معز علوی کا

احمد تہا کنیت اسکی ابو بکر تہی اسنے خلافت مستقر کی

ذکر معز علوی کے احوال کا

اس برس مین قرامطہ مصر مین گئے وہان اونسے اور معز سے بہت لڑائیان ہوئین اور آخر کو قرامطہ بہاگے اور بہت لوگ اونکے مارے گئے معز نے اونکے پیچھے دس ہزار روانہ کئے قرامطہ بہاگکر احسا اور قطیف مین گئے بعد بہاگنے قرامطہ کے اور شام سے جانے کے معز نے لشکر ظالم بن موہوب عقیلی دمشق مین بہیجا جب لشکر وہان پہنچا تو بدحال اور ہو گیے تہے پہر اہل دمشق اور مغاربہ اور اونکے عامل مذکور مین لڑائیان ہوئین تہوڑے سے دمشق کو جلادیا سنہ ۳۶۴ تک اونکی آپسمین فتنہ رہا

ذکر حال بختیار کا

جب بختیار اور سبکتگین اور ترکون مین جیسا ہمنے اوپر بیان کیا گذرا سبکتگین معہ ترکون کے واسط مین گیا اور خلیفہ طائع اور دوسرے خلیفہ معزول مطیع کو اپنے ساتہ لیا مطیع تو دیر عاقول مین فوت ہوا اور سبکتگین بہی بیمار ہوکر جان بحق تسلیم ہوا اون دونون کو بغداد مین بہیجا ترکون نے افتگین کو جو اونکا بڑا سردار تہا اپنا سردار بنایا اور واسط مین گئے وہان بختیار تہا اوسی کے قریب اوترے اور افتگین اور بختیار مین لڑائی ہوئی پچاس دن لڑائی رہی آخر ترک غالب ہوئے بختیار نے اپنے چچا کی بیٹے عضد الدولہ کو جلد آنے کے باب مین لکہا اوس خط مین یہہ شعر تہا ~~بیت~~ ان کنت ماکولا فکن انت آکلی والا فادرکنی قبلما

ذکر عضد الدولہ کے عراق پر غلبہ پانیکا

۲۸ ۷ امزق یعنے اگر میں لایق کہانے کے ہون تو تو ہے میرا کہانے والا بن اور اگر
تو میرا کہانا قبول نہین کرتا تو میری خبر لے اوس سے پہلے کہ مین چبایا جاؤن عضد الدو
اوسکی طرف روانہ ہوا یہہ سال تمام ہوا اور حال ایسا ہی رہا اسی برس میں
تاریخ ثابت بن قرہ کی تمام ہوئی ابتدا اوسکی خلافت مقتدر سنہ ۲۹۵ ہ سے ...

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۴ ہجری

ذکر عضد الدولہ کی عراق پر غلبہ پانیکا اور بختیار کی قید کرنیکا

اسی برس مین عضد الدولہ معہ لشکر فارس کے بعد پہنچنے خطون بختیار کے جیسا ذکر ہوا
روانہ ہوا جب واسط کے قریب پہنچا افتگین اور ترک بغداد مین پہر آئے عضد الدولہ
جانب شرقی سے آیا اور بختیار سے کہا کہ تو غربی سے بغداد مین آنا ترک بغداد سے
نکلے اور عضد الدولہ سے لڑے آخرکار ترک بہاگے اور بہت لوگ اونکے مارے گئے
یہہ واقعہ چودہوین جمادی الاول اسی برس مین ہوا عضد الدولہ نے بغداد مین جا کر عمل
کرلیا ترکون نے خلیفہ کو جو اپنے ساتہہ لیا تہا عضد الدولہ نے اونسے بغداد مین
پہیر دیا خلیفہ بغداد مین آٹہوین رجب اسی برس کی پانی مین گیا جب عضد الدولہ مین
مستقر ہوا لشکر نے بختیار پر واسطے تنخواہ کے بلوہ کیا بختیار پاس کچہہ مال باقی
نرہا تہا عضد الدولہ نے بختیار سے کہا کہ اپنا دروازہ بند کرنے اور امارت پر
لعنت کرنا کہ فوج کے ہاتہہ سے چہوٹے بختیار نے یہی کیا اپنے منشی اور چوبدارون
کو اوٹہا دیا عضد الدولہ نے لوگون کے آگے گواہی دی کہ بختیار عاجز ہے اور
بسبب اسی عجز کے امارت ترک کی ہے پہر عضد الدولہ نے بختیار اور اوسکے
بہائی کو بلا کر قید کرلیا چہبیسوین جمادی الاخر اسی برس مین عضد الدولہ بغداد مین مستقر ہوا

ذکر بختیار کے ملکہ مین پہر آنے کا

مستقر ہوا اوسنے خلیفہ کی امارت کو بہی ترقی دی اور مال بہت اور اسباب اوس پاس بہیجا 4:29

ذکر بختیار کی ملکہ مین پہر آنے کا

جب بختیار گرفتار ہوا اسکا بیٹا مرزبان بصرہ مین حاکم تہا اوسکو جب باپ کے
قید ہونی کی خبر پہنچی رکن الدولہ کو اوسنے ایک خط شکایت مین لکہا جب
رکن الدولہ کو یہہ خبر پہنچی ناگوار گذرا آپکو زمین پر گرایا اور کہانا پینا موقوف
کیا یہانتک کہ بیمار ہو گیا عضد الدولہ کو بہت سخت سست لکہہ بہیجا عضد الدولہ نے
اوسے پوچہا کہ بختیار عوض اپنے ملک کے فارس کے ملکونمین سے لیوے تو
بہتر ہے رکن الدولہ نے یہہ سنکر ارادہ قاصد کے مار ڈالنے کا کیا اور کہا کہ اگر
بختیار کو اوسکا ملک نہ دیگا تو مین تیرے پاس آونگا عضد الدولہ نے ابو الفتح بن
عمید کو اپنے باپ رکن الدولہ پاس واسطے درستی کار کے بہیجا تہا رکن الدولہ نے
اوسکو بہت بری طرحسے پہیر دیا جب عضد الدولہ نے خرابی امور سلطنت باپ کی
خفا ہونے سے ملاحظہ کی مضطر ہوکر اتباع اپنے باپ کے امر کا کیا بختیار کو قید
خانہ مین سے نکالدیا اور اوسکے ملک پر اوسے پہر بحال کیا پہر عضد الدولہ اس
برس کے شوال مین فارس مین گیا

ذکر افتگین کے دمشق پر غلبہ پانی کا

افتگین معز الدولہ بن بویہ کے دوستونمین تہا جب یہہ بختیار سے وقت عضد الدولہ
کے آنے کے بہاگا جیسے بیان ہوا پہلے حمص مین پہر دمشق مین گیا سردار دہا نکا

ذکر افتگین دمشق پر غلبہ پانے کا

۳۶۲ زمان خادم معز علوی کی طرف سے تہا اہل دمشق نے افتگین سے ملکر زمان خادم کو
نکالدیا اور معز کا خطبہ شعبان مین موقوف کیا افتگین دمشق پر عامل ہوا معز علوی
نے مصر سے افتگین کی لڑائی کے واسطے شام کا ارادہ کیا حسب اتفاق معز اوہنہا
روزونمین فوت ہوا جیسے ہم بیان کرینگے اوسکا بیٹا عزیز حاکم ہوا اوسنے لشکر
جوہر کا شام پر بہیجا اوسنے دمشق مین جاکر افتگین کو گہیر لیا افتگین سنے قرامطہ کو لکہا
وہ دمشق مین آئے جب اوسکے قریب پہنچے جوہر مصر کو پہرکا افتگین معہ قرامطہ
اوسکے پیچہے روانہ ہوئے اونکے ساتہہ اور لوگ بہی بہت جمع ہوگئے تہے رملہ
مین جاکر جوہر سے ملے جوہر نے آنکو اونسے ضیعف جانکر عسقلان مین گیا اونہوں سنے
اوسے گہیر لیا یہانتک کہ جوہر بہوک سے قریب بہلاک پہنچا اسوقت افتگین پاس
بہت سا مال بہیجکر کہلا بہیجا کہ تو احسان کرکے چہوڑ دے افتگین وہان سے کوچ کر گیا
اور جوہر مصر مین گیا عزیز کو صورت حال سے مطلع کیا عزیز بذات خود شام کیطرف
چلا جب ظاہر رملہ مین پہنچا تو افتگین معہ قرامطہ اوسسے ملے اون دونونمین لڑائی ہوئی
افتگین معہ قرامطہ کے بہاگا بہت لوگ اوسکے مارے گئے اور قید ہوئے عزیز سنے
حکم دیا کہ جو افتگین کو پکڑ لادے اوسے ایک لاکہہ دینار انعام ملیگا افتگین بہاگا
پہرتا تہا جب مفرج بن دغفل طاے کے گہر مین اوترا اوسنے باوجود یارانہ کے اوسے
گرفتار کیا اور عزیز کو آگاہ کیا کہ مینے افتگین کو قید کیا ہے انعام مقررہ میرے پاس
بہیجدے اوسنے مال انعام بہیجا اور اوسکو بلوایا جب افتگین بندہا ہوا عزیز کے آگے
آیا اوسنے اوسے کہولدیا اور ایک خیمہ اوسکے واسطے ایستادہ کردایا اور اوسکے
یاروں کو بہی جو قید تہے کہولکر اوسکے پاس بہیجا اور مال اور خلعت اوسکے پاس
بہیجا پہر عزیز مصر مین آیا افتگین بہی اوسکے ساتہہ کمال عزت اور توقیر سے ہوا عزت
اوسکی ہمیشہ رہی یہانتک کہ وہ مصر مین راہی ملک بقا کا ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۵ ہجری

ذکر معز علوی کی مرنی اور اوسکے بیٹے عزیز کی حاکم ہونیکا

اس برس مین معز لدین اللہ ابو تمیم معد بن منصور باللہ اسمعیل بن قایم بامر اللہ ابو القاسم محمد بن مہدی عبید اللہ علوی جسنے مصر مین ستر وین ربیع الاول کو فوت ہوا پیدایش اسکی گیارہوین ماہ رمضان سنہ ۳۱۹ مہدیہ مین جو افریقیہ سے متعلق ہے ہوئی پس اسکی عمر پنتالیس برس چھہ مہینے کی تقریباً ہوئی یہہ نجوم مین کمال رکہتا تہا اقوال نجومیون پر عمل کرتا اور فاضل بہی تہا جب یہہ مرگیا اسکے بیٹے عزیز نے اسکی موت چھپائی اور اس برسکے عید قربان کے روز ظاہر کی لوگون نے اوسکی بیعت کی اس برسکے اخیر اور سال آیندہ کے اول مین ابو القاسم بن حسن بن علی بن ابو الحسین امیر صقلیہ کا واسطے لڑائی کے گیا اور شہر مسینا کو فتح کیا پہر کنشہ مین گیا اوسے بہی فتح کیا اور قلعہ جلوی بہی لیا نتان اسکے نواحی قلوریہ مین پہلے لوٹ مار بہت کی سوا اسکے اور شہرون کو بہی فتح کیا۔ اسی برسمین عزیز علوی کا خطبہ مکہ مین پڑہا گیا۔ اسی برسمین ثابت بن سنان بن قرہ صاحب تاریخ جان بحق تسلیم ہوا۔ اسی برسمین اور کہتے ہین سنہ ۳۳۶ مین اور بعضے سنہ ۳۶۶ بہی کہتے ہین ابو بکر جسکا نام محمد تہا بن علی بن اسماعیل قفال شاشی فقیہہ شافعی مرگیا یہہ ایسا امام تہا کہ علماے ماوراء النہر مین اسکے زمانہ مین کوئی اسکا مثل نہ تہا یہہ عراق وشام و حجاز مین گیا فقہ اسنے ابن سریج سے پڑہی روایت کرتا ہے محمد بن جریر طبری سے اور اوس سے حاکم بن سندہ اور جماعت کثیر روایت کرتے ہین ابو بکر قفال باپ

ذکر رکن الدولہ کے مرنیکا

۱۷ قاسم کا مصنف کتاب تقرب کا ہی جسے نہایۃ اور وسیط اور بسیط مین نقل کرتے ہین
غزالی نے باب ثانی کتاب ذہب مین اوسکا ذکر کیا ہے لیکن اوسنے غلطی سے ابو القاسم
لکہا ہے حقیقہ مین وہ قاسم ہے یہہ تقریب وہ تقریب نہین ہے جو سلیم رازی
کی ہے قاسم بن قفال شاشی کی تقریب بہت کم ہے بخلاف تقریب سلیم
رازی کے شاشی منسوب شاش کی طرف وہ ایک شہر اور اقلیم ہے نہر سیحون کے
پاس زمین ترک مین اور ابو بکر محمد شاشی مذکور غیر ہے ابو بکر محمد شاشی صاحب
عمدہ اور کتاب مستظہر ہے کا حال اس کا انشاء اللہ تعالے اپنے موقع پر لکہین گے یہہ
شاشی قفال مذکور ہے پیچہے ہے

پہر شروع ہوا ۳۶۶ہجری

ذکر رکن الدولہ کے مرنے کا

اس برس کے محرم مین رکن الدولہ حسن بن بویہ فوت ہوا اسکا بیٹا عضد الدولہ اسکے
بعد خلیفہ ہوا اسکی حکومت کا عمر رکن الدولہ کے ستر برس سے تجاوز کر گئی تہی امارت
اسکی چوالیس برس رہی چونکہ اسنے سنی بہت کی تہی اسواسطے اسنے دین و دنیا
دونوں لئے اسنے اپنے بیٹے فخر الدولہ کو ہمدان اور اعمال جبل دیا اور موید الدولہ کو
اصفہان اور متعلقات اوسکے دیکر ان دونو کو اونکے بہای عضد الدولہ کے تابع
کیا ان شہرونمین

ذکر عضد الدولہ کی عراق مین جانیکا

اس برس مین بعد مرنے رکن الدولہ کے عضد الدولہ عراق مین گیا بختیار اوس سے لڑنے کو

ذکر ابتدائے دولت آل سبکتگین کا

لڑنے کو نکلا اہواز پر لڑائی ہوئی بختیار کے لشکری اکثر مل گئے یہہ دیکھکر بختیار بہاگا ۲۳۳
واسط مین عضد الدولہ لشکر لیکر بصرہ پر حامل ہوا پہر بختیار بغداد مین گیا اور عضد الدولہ
بصرہ اور اوسکے نواحی مین گیا وہانکا بندوبست کرلیا حال یہی تہا کہ برس تمام ہوا

ذکر ابتدائی دولت آل سبکتگین کا

اسی برس مین سبکتگین شہر غزنہ پر حاکم ہوا سبکتگین ابو اسحق بن تگین غلامون مین سے
تہا تگین سردار لشکر غزنہ کا تہا جو سامانیہ مین تہا سبکتگین اپنے آقا کے آگے
بہت پیش تہا بسبب عقلمندی اور شجاعت کے جب ابو اسحق مرگیا اوسکا کوئی
بیٹا نہ تہا لشکر نے متفق ہوکر سبکتگین کو اپنا سردار بنایا کیونکہ اوسمین اچہی
صفتین تہین اوسکی اطاعت قبول کی اور قسم کہائی پہر سبکتگین کے شان
بڑہتی گئی اور قدر زیادہ ہوتی گئی بلاد ہند سے یہہ لڑکر بست اور قصدار پر حاکم ہوا
— اسی برس مین منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسمٰعیل بن احمد بن اسد بن سامان
حاکم خراسان اور ماوراء النہر کا پندرہوین شوال کو بخارا مین فوت ہوا پندرہ
برس یہہ حاکم رہا اسکے بعد اسکا بیٹا نوح بن منصور تیرہ برسکی عمر مین حاکم ہوا
— اسی برس مین قاضی منذر بن سعید بلوطی قاضی قضاۃ اندلس مرگیا یہہ امام
فقیہہ خطیب شاعر دیندار تہا — اسی برس مین عضد الدولہ نے علی ابو الفتح بن
عمید اپنے باپ کے وزیر کو گرفتار کیا ایک آنکہہ اوسکی کاڑہی کی اور ناک
اوسکی کاٹی ابو الفتح جس رات قید ہوگا نہایت خوش تہا اپنے مصاحبون کو
بلواکر سونے کے برتن اور شیشہ کے اور خوشبو اقسام کی ایسی جو کسیکو میسر
نہین منگوائی اور شراب پی اور شعر بناکر گائے اور یہانتک عالم خوشی مین

ذکر حکم اموی حاکم اندلس کے مرنیکا

۳۴۴ء شراب پی کر نشہ مین بیہوش ہوگیا اسی رات کی صبح کو قید ہوا

ذکر حکم اموی حاکم اندلس کی مرنیکا جسکا لقب مستنصر تہا

اسی برس مین حکم بن عبد الرحمن ناصر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن داخل بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان اموی حاکم اندلس کا فوت ہوا امارت اسکی پندرہ برس پانچ مہینے رہی عمر اسکی ترسٹھ ۶۳ برس سات مہینے کی تہی یہہ فقیہہ عالم تواریخ وغیرہ کا تہا اسنے اپنے بیٹے ہشام بن حکم کو اپنا ولی عہد کیا دش برس کی عمر مین اوسکا لقب موید باللہ رکہا جب وہ مرگیا تو سب نے اوسکے بیٹے ہشام کی بیعت کی جب موید ہشام کی خلافت پر بیعت ہوئی عمر اسکی دش برس کی تہی ابو عامر محمد بن عبد اللہ بن ابی عامر محمد بن ولید بن یزید معافری قحطانی اجراے احکام اور کاروبار کرتا ابو عامر مذکور کا لقب منصور تہا یہہ تمام دولت پر مستولی ہوا موید کو چہپا رکہا کسی کو اوسکے پاس جانے ندیا اور نہ دیکہنے دیا اور اپنی حکومت چاہی ابو عامر مذکور رہنے والا جزیرہ خضرا کا جو اندلس کے متعلقات سے ہے تہا نام اوسکا طرشش تہا منصور نے قرطبہ مین علوم پڑہے یہہ بہت پاک نفس تہا بلند مرتبہ علوم پر پہنچا فضلا اوسکے پاس جمع ہوئے یہہ اکثر فرنگیون سے لڑا تہا تاآنکہ بچاس لڑائیان لڑا عجایبات سے یہہ تہا کہ صاعد بن حسن لغوی نے منصور کے پاس ایک شیر کہ اوسکی گردن مین ایک رسی بندہی ہوئی تہی بہیجا اور کچہہ شعر منصور کے تعریف مین بہی اوسی زمانہ مین منصور نے لشکر واسطے لڑائی فرنگ کے بہیجا تہا اتفاقاً وہ فتحمند ہوا اسواسطے نام اوسکا غرسی بن سانچہ رکہا وہ شعر بہت تہے خدا تعالے کی

ذکر شریف کی آنیکا حلب مین

کی قدرت کاملہ دیکھو کہ اوسکا لشکر غرہ سنہ مذکور مین اوسی دن قید ہوا جس روز کہ شیر کا — ۵ سطر

ہدیہ کیا تہا قید کرنا غنیمہ کا اور یہہ واقعہ ربیع الاخر سنہ ۳۸۵ مین ہوا منصور اپنے

مرتبہ پر رہا یہان تک کہ سنہ ۳۹۳ مین فوت ہوا اسکا بیان آگے آوے گا

ذکر شریف کی ملک حلب مین پہر آنی کا

سبب اسکا یہہ تہا کہ جب قرعویہ اور ابو المعالی شریف مین جو کچہہ کہ ہمنے پہلے

لکہا تہا گذرا جیسے قرعویہ حلب پر عامل ہوا اور ابو المعالی حماۃ مین رہا ابو المعالی حماۃ

مین تہا کہ بارقطاش غلام اسکے باپ کا قلعہ برزیہ سے اس پاس پہنچا اوسکی بہت

خدمت کی اور شہر حمص اوسکے واسطے بنایا اسکو روم نے پہلے ویران کیا تہا

قرعویہ کا ایک غلام تہا جسکا نام بکجور تہا قرعویہ نے اوسکو اپنا نایب بنایا تہا

اوسنے قوت پاکر اپنے مولا قرعویہ کو پکڑلیا اور قلعہ حلب مین اوسکو قید کیا اور حلب

مین نیندو بیت کرلیا وہان کی رعایا نے ابو المعالی پاس یہہ حال لکہا ابو المعالی

حلب مین آیا بکجور کو امان دی اور قسم کہائی کہ مین تجھے حمص دونگا جب بکجور آیا

تو اوسنے اوسے حکومت حمص کی دی اور ابو المعالی حلب کا مالک رہا اسی برس مین

بیستون بن وشمگیر بن زیار فوت ہوا — اسی برس مین یوسف بن حسن جنابی قرمطی

صاحب ہجر نے انتقال کیا پیدایش اسکی سنہ ۲۸۰ مین ہتی قرامطہ کی حکومت

چھہ نفر پر بالاشتراک ہوئی اونکا نام سادہ تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۷ ہجری

ذکر عضد الدولہ کے غلبہ کا عراق پر

ذکر عضد الدولہ کے غلبہ کا عراق وغیرہ پر اور قتل بختیار کا

اس برس مین عضد الدولہ عراق مین گیا اور بختیار کو لکہا کہ ان شہرون سے نکل مین جو لنا سے شہر چاہو نگا تجہے دونگا بختیار نے یہہ قبول کیا عضد الدولہ نے اوسے خلعت بہیجا اوسنے پہنا اور شام کیطرف گیا عضد الدولہ بغداد مین آیا وہان رہکر وزیر بختیار کو قتل کیا جسکا نام ابن بقیہ تہا اوسکا گہر لوٹا ابو الحسن انباری نے اپنے قصیدہ مین اوسکا مرثیہ کہا ہے بختیار کے ساتہہ حمدان بن ناصر الدولہ بہی گیا تہا اوسنے بختیار کو ملک موصل کی طمع دی اور اوسکی تنگی اور سہولت اسکے سامنے بیان کی اور ابو تغلب کی حکومت اوسکی آنکہہ مین بڑی کروائی بختیار موصل کی طرف روانہ ہوا ابو تغلب نے بختیار کو کہلا بہیجا اگر تو حمدان کو مجہے دیتا مین تیرے ساتہہ ہوتا اور عضد الدولہ سے لڑتا بلکہ اوسسے عراق سے نکالتا تب بختیار نے حمدان اور اوسکے متعلقات پر قبضہ کرکے اپنے بہائی ابو تغلب کو دیا اس عرصہ مین اسے ایک امر لائق سرزد ہوا بہائی ابو تغلب نے اوسے قید کرلیا ابو تغلب اپنے اور بختیار کے لشکر کو لیکر عضد الدولہ پر چلا عضد الدولہ بہی بغداد سے اونکی طرف آتا تہا قصر حصن پر جو نواحی تکریت سے ہے اٹہارہوین شوال اس برسکے یہہ دونون ملے عضد الدولہ نے اون دونوکو شکست دی اور بختیار کو پکڑ کر قتل کیا پہر عضد الدولہ موصل کی جانب گیا ابو تغلب میافارقین کی طرف بہاگا عضد الدولہ نے اوسکے پیچہے لشکر معہ ابو الوفی سردار کے روانہ کیا جب یہہ میافارقین مین پہنچا ابو تغلب بدلیس مین گیا لشکر عضد الدولہ کا جب وہان گیا تو بلاد روم کیطرف بہاگا لشکر اوسکے پیچہے وہان بہی گیا تب وہان اون دونومین لڑائی

ذکر عضد الدولہ کی غلبہ کا عراق پر

لڑائی ہوئی ابوتغلب نے فتح پائی اور لشکر عضد الدولہ کا بہاگا پہر ابوتغلب قلعہ ۳۶۷
زیادہ مین جواب خرت برت مشہور ہے گیا وہان سے آمد مین گیا وہان رہا اسی
برس مین محمد بن عبد الرحمن معروف بہ ابن قریعہ بغدادی جو قاضی سندیہ وغیرہ کا
تہا جو متعلقات بغداد سے ہے فوت ہوا یہہ شخص حاضر جوابی مین یکتائے
روزگار تہا خواہ سوال فصاحت الفاظ سے ہو یا ملاحت سے یہہ شخص مہلبی کا
مصاحب خاص تہا سب سردار اوس زمانہ کے اوس سے کہیلتے اور باتین ہنسی کی
اوس سے پوچہتے یہہ اونکا جواب بے توقف لکہتا وزیر مہلبی بہی اوس گروہ کو
جو مسائل ہزلیہ اوس سے پوچہتے تہے حریص کرتا تہا یہہ سبکا جواب دیتا سندیہ
قریہ ہے نہر عیسی پر بغداد اور انبار کے درمیان حالت نسبت مین سندوانی
کہتے ہین تاکہ اوسکی طرف منسوب ہین اور سند کی طرف منسوب مین فرق ہوجائے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۸ ہجری

اس برس مین ابوالوفی سردار لشکر عضد الدولہ نے میافارقین کو امانًا فتح کیا
ابوتغلب نے حال فتح کا جب سنا اندلسی رحبہ مین آیا لشکر عضد الدولہ کا
چلا گیا اور دیار بکر پر مستولی ہوا پہر دیار مضر پر حاکم ہوا (مضر ضاد منقوطہ سے ہے)
عضد الدولہ بہی بغداد مین گیا ابوتغلب دمشق مین آیا اوس زمانہ مین قسام
جو از قلین سے سازش رکہتا اور اوسسے سردار اپنا جانتا تہا دمشق پر غلبہ کئے
ہوئے تہا دمشق پر مستولی ہوا خطبہ وہان عزیز صاحب مصر کا پڑہا جاتا تہا
جب ابوتغلب دمشق مین آیا قسام اوسسے آنے سے مانع ہوا اور لڑائی ہوئی
تغلب طبریہ مین چلا گیا اسی برس مین قاضی ابوسعید حسن بن عبد اللہ سیرافی نحوی

ذکر ابو تغلب بن ناصر الدولہ کی مرنیکا

مصنف شرح کتاب سیبویہ کا جان بحق تسلیم ہوا یہہ فاضل فقیہہ مہندس منطقی تہا عمر اسکی چوراسی برسکی ہوئی اسکے بعد ابو محمد معروف حکم جانب شرقی بغداد پر حاکم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۹ ہجری

ذکر ابو تغلب بن ناصر الدولہ بن حمدان کی مرنیکا

ابو تغلب دمشق سے طبریہ مین گیا جیسا بیان ہوا پہر رملہ مین گیا اس برسکی محرم مین اسسے جنگ کی دغفل بن مفرج طائی اور ایک سردار عزیز کے سرداروں مینسے جسکا نام فضل تہا معہ لشکر کے جسے عزیز نے شام پر بہیجا تہا داں تہا یہہ سب ابو تغلب سے لڑنے کو چلے ابو تغلب پاس سوائے سات سو مردکے کہ اوسکے اور اوسکے باپ کے غلام تہے نہ تہا اس سبب سے تغلب بہاگا اونہوں نے اوسکا تعاقب کرکے اوسے قید کیا دغفل نے اوسے قتل کیا اور اوسکا سر عزیز مصر پاس بہیجا اسکے ساتہہ اسکی بہن جمیلہ بنت ناصر الدولہ اور اسکی جورو جو اوسکے چچا سیف الدولہ کی بیٹی تہی اوسکے ساتہہ تہین اور ان دونو کو بنو عقیل نے حلب مین ابن سیف الدولہ پاس بہیجا اوسنے اوسکی بہن کو اپنے پاس رکہا اور جمیلہ بنت ناصر الدولہ کو بغداد مین بہیجا اوسنے اوسے عضد الدولہ کے گہر کے حجرہ مین بند کیا

ذکر عمران بن شاہین حاکم بطیحہ کی مرنی اور اوسکی خبر مین اور اوسکے بیٹے حسن بن عمران کی حاکم ہونیکا

ذکر عمران بن شاہین حاکم بطیحہ کی مرنیکا

۷۳۹ عمران بن شاہین شہر جابدہ کا رہنے والا تہا اوس سے ازبسکہ خطائین بہت سرزد
ہوئین تہین بادشاہ سے ڈر کر بطیحہ کو بہاگا قصب اور احام کے درمیان مین
رہنے لگا اور معاش یہہ مقرر کی کہ مچھلیان اور دریائی جانور پر گذارا کرتا
اوس پاس بہت شکاری اور راہ زن جمع ہوئے اور قوت پکڑی جب اسکی
ریاست اور حکومت کو قوت ہوئی تب اوسنے کنار بطیحہ کو لیا اس نواحی پر
غلبہ کر کے سنہ ۳۳۸ مین وہان حکومت پکڑی معزالدولہ ہی کے زمانہ مین
معزالدولہ نے اوسکی لڑائی کو لشکر متواتر بہیجا لیکن فتح نہ پائی معزالدولہ
اوسی زمانہ مین جبکہ اسکا لشکر عمران مذکور کو گہیرے تہا مرگیا بختیار نے حاکم
ہو کر لشکر کے پہر آنے کا بغداد مین حکم دیا وہ پہر آئے پہر بختیار اور عمران مین
کئی لڑائیان ہوئین لیکن کوئی فتحمند نہوا جب اوسنے بادشاہون اور خلیفہ کو
بلوایا اور بہت مکر کئے لیکن کچہہ فایدہ نہوا آخرکار اوسی کی بادشاہت مین
اسی برس کے محرم مین دفعتہً مرگیا مدت اوسکی بادشاہت ابتدا سرداری
سے قریب چالیس برس کے تہے جب فوت ہوا اوسکی جاے بطیحہ پر اوسکا
بیٹا حسن بن عمران بن شاہین ہوا عضدالدولہ نے ازراہ طمع اوسپر لشکر بہیجا
آخرکار حسن بن عمران نے کچہہ مال عضدالدولہ کو سالیانہ مقرر کر کے صلح کے
اسی برس مین عضدالدولہ اپنے بہائی کے ملک مین گیا جسکا نام فخرالدولہ تہا
کیونکہ اون دونون مین کچہہ رنجش ہو گئی تہی فخرالدولہ وہانسے بہاگ کر شمس معالی
قابوس بن وشمگیر پاس گیا قابوس نے اوسکی بہت عزت کی عضدالدولہ اپنے
بہائی فخرالدولہ کے ملک پر قابض ہوا ہمدان اور رے اور اونکے درمیان
کے ملک پر پہر عضدالدولہ وہان سے حسنویہ کردی کی شہرون پر گیا اونکا
بہی بندوبست کر لیا اسی سفر مین عضدالدولہ کو صرع کی بیماری لاحق ہوئی

ذکر عمران بن شاہین حاکم بطیحہ کے مرنیکا

لیکن وہ چہپاتا تہا اور بہلکر ایسا ہوا کہ کچہہ بو نتا نہ تہا مگر جب کہ بہت کوشش سے کہتا اسکو بہی چہپاتا یہہ دنیا کسی سے صفائی نہین رکہتے ۔ اسی برس مین عضد الدولہ نے اکراد ہکاریہ پر جو متعلقات موصل سے تہا لشکر بہیجا اونہون نے بعد لڑنے اور قلعہ بند ہونے کے اپنے قلعہ اونہین دے ئے اور سب لشکر موصل کو گئے ۔ اسی برس مین طائع للہ نے عضد الدولہ کی بیٹی سے نکاح کیا اسی برس مین حسن بن ذکریا لغوی مصنف کتاب مجمل کا جو لغت وغیرہ مین ہے فوت ہوا اور اسی برس مین ثابت بن ابراہیم حرانی طبیب صابی کہ طبیب حاذق تہا مر گیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۷۰ ہجری

اس برس مین احدب مزور فوت ہوا یہہ شخص ہرکسی کا خط ایسا لکہتا کہ معلوم نہوتا کہ یہہ اسکا ہے یا اور کا عضد الدولہ اوسکے خط سے جو بادشاہ کہ اونسے لڑنے آتے تہے بمقتضائے حال فساد برپا کرتا اس برس مین عضد دولہ پاس تحفہ حاکم یمن کے پاس سے آیا اوسمین ایک قطعہ عنبر کا تہا جسکا وزن چہپن رطل بغدادی تہا اس برس مین ازہری ابو منصور محمد بن احمد بن ازہر بن طلحہ لغوی امام مشہور فوت ہوا یہہ فقیہہ شافعی مذہب تہا لغت کا اسنے بہت شغل کیا اور ایک کتاب تہذیب نام لغت مین تصنیف کی جو دس جلد سے زیادہ ہے اور الفاظ غریبہ مین بہی جتنے فقہا استعمال کرتے اسیکی کتاب ہے پیدایش اسکی سنہ ۲۸۲ مین ہجری ازہری منسوب ہے ازہر کی طرف جو اسکا دادا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۷۱ ہجری

ذکر عمران بن شاہین حاکم بطیحہ کے مرنیکا

اس برس مین عضد الدولہ بلاد طبرستان و جرجان پر عامل ہوا حکم وہانکا قابوس ۱۱۱ھ
بن وشمگیر معہ فخر الدولہ علی بہائی عضد الدولہ کے وہانسے چلا گیا باعث اسکا یہہ تہا
کہ عضد الدولہ نے قابوس سے اپنے بہائی کو طلب کیا قابوس نے اس سے انکار کیا
اسی برسمین عضد الدولہ نے قاضی محسن بن علی تنوخی حنفی کو پکڑ لیا یہہ تعصب بہت
رکہتا تہا شافعی سے اور کچہہ شافعی کی حق مین کہتا تہا اس برسمین عضد الدولہ نے
ابو اسحق ابراہیم صابی کو چہوڑ دیا اسکو سنہ ۶۷ مین گرفتار کیا تہا اس سبب سے
کہ وہ خطوط مین نصیحت لکہا کرتا تہا اپنے صاحب بختیار کو یہہ امر کمال تعجب کا تہا
کیونکہ آدمی کو اپنی حاکم کو نصیحت کرنا لازم نہین اور اوسکے عیب چہپنے بجا ہے اسی
برس مین عضد الدولہ نے قاضی ابو بکر محمد بن طیب اشعری معروف ابن باقلانی
کو ملک روم مین جواب خط مین جو اوس پاس آیا تہا روانہ کیا اسی برس مین
ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل اسماعیلی فقیہہ شافعی جرجانی اور امام محمد بن احمد
بن عبد اللہ مروزی فقیہہ شافعی فوت ہوئے یہہ عالم حدیث وغیرہ تہا روایت
کی ہے صحیح بخاری نے فربری سے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۷۲ ہجری

اس برس مین عزیز علوی حاکم مصر نے لشکر معہ بکتکین کے شام پر بہیجا یہہ فلسطین تک
پہنچے وہان مفرج بن جراح حاکم تہا اور لوگ بہت اوسکے جمع تہے اوسمین بہت لڑائی
ہوئی ابن جراح بہاگا لوگ بہت مارے گئے اور اسکے پہر بکتکین دمشق مین گیا قسام
وہانکا متولی لڑنے کو آیا بکتکین نے غلبہ کرکے دمشق کو لیلیا اور قسام کو پکڑ کر عزیز
پاس بہیجا مصر مین اپ مصر مین رہکر نشسته دور کیا

ذکر عضد الدولہ کے مرنیکا

عضد الدولہ فناخسرو بن رکن الدولہ حسن بن بویہ آٹھوین شوال اس برس کے سبب
صرع کے عود کرنے کے کئی بار فوت ہوا مشہد علی علیہ السلام مین دفن ہوا امارت
اسکی عراق مین پانچ برس چھ مہینے تھی عمر اسکی سنتالیس برس کی ہوئی کہتے ہین حالت
احتضار مین اسکے زبان سے کچھ نہ نکلتا تھا بجز اسکے کہ میری مال اور حکومت مجھے
کچھ فایدہ ندیا بہت فاضل عاقل ناظم صاحب ہیبت تھا اسی نے مدینہ نبی صلعم مین چار
دیواری بنائی اسنے شعر بھی کہے ہین عضد الدولہ علم اور اہل علم کو دوست رکھتا تھا
علما چار طرف سے اوسپر جمع آئے اور اوسکے واسطے کتابین لکھین ازانجملہ
ایضاح نحو مین اور حجۃ قراۃ مین اور ملکی طب مین اور تاجی تاریخ دیلم مین اور سوا
اسکے بہت تصنیف ہوئین جب عضد الدولہ مرگیا سردار اور امرا نے اوسکے بیٹے
کالیجار مرزبان پر اجماع کرکے بیعت کی اوسے حاکم کرکے صمصام الدولہ خطاب
دیا اوسکا بھائی شرزیک ابن عضد الدولہ کرمان مین تھا جب اوسکے باپ کے مرنے
کی خبر پہنچی اوسنے فارس پر قبضہ کیا اور اپنے بھائی کا خطبہ موقوف کیا اسی برس
مین ابوالفرج محمد بن عمران بن شاہین نے اپنے بھائی حسن بن عمران حاکم بطیحہ کو مار
آپ وہانکا حاکم ہوا

پھر شروع ہوا ۳۷۳ہجری

اس برس مین موید الدولہ بن رکن الدولہ حسن بن بویہ جرجان مین فوت ہوا اسکے
بھائی عضد الدولہ نے اسے جرجان دیا تھا اوسکا ملک اوس پاس تھا اور

ذکر حکومت بکجور کا دمشق مین

اور اوسکے بہائی فخرالدولہ کا ملک ہی اوسی کو دیا عمر مویدالدولہ کی تینتالیس برس کی ۴۳ ۳۷۳ھ
تہی اسکا بہائی فخرالدولہ علی قابوس بن وشمگیر بن زیار کے ساتہہ تہا جیسے بیان
ہوا جب مویدالدولہ فوت ہوا سب سردار لشکر کے فخرالدولہ کی اطاعت پر
متفق ہوئے اور اوسکو لکہہ کر بلایا جب وہ آیا تب اپنے ملک پر بے لڑائی
جہگڑے کے قابض ہوا یہہ امر رمضان اسی برس مین واقع ہوا فخرالدولہ کو خبر
خلیفہ کے خلع کرنے اور ولی عہد کرنے کی پہنچی

ذکر حکومت بکجور کا دمشق مین

پہلے ہم بیان کر چکے ہین کہ بکجور غلام قرعویہ کا تہا قرعویہ نے ملک حلب پر قبضہ
کیا جب ابوالمعالی سعدالدولہ بن سیف الدولہ بن حمدان وہان گیا اوسنے بکجور
سے حلب چہین لیا اور حمص کا اوسے حاکم کیا بکجور ایک مدت وہانکا حاکم رہا یعنے
اس برس تک پہر عزیز صاحب مصر کو اوسنے ولایت دمشق مین لکہا اوسنے
قبول کیا اور بلتگین کو جو دمشق کا عامل تہا لکہا کہ دمشق بکجور کو دیدے اور آپ
مصر مین آوے اوسنے بموجب حکم کے بکجور کو ملک دمشق دیا ماہ رجب مین بکجور
وہان حاکم مستقل ہو کر بدخصلت ہو گیا اسی برس مین سردار لشکر عمران بن شاہین کے
ابوالفرج محمد بن عمران کے قتل پر اوسکی بدخلقی کے واسطے متفق ہوئے
اور ابوالمعالی بن حسن بن عمران بن شاہین کو ہر چند بچہ تہا وہان بٹہایا مظفر بن
علی چوبدار نہ تدبیر امارت کرتا تہا یہہ چوبدار اسکے دادا عمران کے بڑے سردارو(ن)
مین تہا بعد ایک مدت کے چوبدار نہ کو نے ابوالمعالی کو معہ اوسکی ماں کے
واسطہ مین بہیجا مظفر نہ کور بلا بچہ کے حاکم مستقل ہوا عمران بن شاہین کا گہرانا جاتا

ذکر حکومت بکجور کا دمشق مین

۴۷۳ ڈہایا اسی برس کے ذی الحجہ مین یوسف بلکین بن زیری امیر افریقیہ مرگیا اسکے بعد اسکا بیٹا منصور بن یوسف بن زیری حاکم ہوا عزیز باللہ کو اسنے تحفہ بہیجا جسکی قیمت دس لاکہہ تہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۷۴ ہجری

اس برس مین ابو طریف علیان بن ثمال خفاجی حمانۃ کوفہ پر حاکم ہوا یہہ پہلے عمارت تہی جو ثمال نے بنائی اسی برس مین ابو الفتح محمد بن حسن موصلی حافظ مشہور مرگیا ۔ اس برس مین بیا فارقین مین خطیب ابو یحیی عبد الرحیم بن محمد بن اسماعیل بن نباتہ صاحب خطبون مشہور کا فوت ہوا یہہ علم ادب مین امام تہا اس پر اتفاق ہے کہ اسکے خطبہ کے برابر خطبہ نہین بنا حلب مین ایک مدت یہہ خطیب رہا پہر متنبی کے ساتہہ سیف الدولہ بن حمدان کے خدمت مین رہا یہہ شخص مرد صالح تہا اسنے جناب رسالت صلعم کو خواب مین دیکہا تہا کہ آپ فرماتے ہین شاہ باش اے خطیبون کے خطیب کیونکر تو کہتا ہے گویا کہ وہ آنکہہ کے واسطے روشنی نہ تہی خطیب نے تتمہ اس خطبہ کا جو خطبہ منام مشہور ہے کہا جناب رسالت پناہ صلعم نے اوسے قریب کیا خطیب نے بعد اس خواب کے تین روز تک نکچہہ کہایا اور نہ اوسے خواہش ہوئی اور اوسمین سے خوشبو مشک کی آتی تہی بعد اسکے تہوڑے روز زندہ رہا پیدایش اوسکی سنہ ۳۳۵ مین ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۷۵ ہجری

اس برس مین قرامطہ نے معہ چند آدمیون سنہ کی خبکو سادہ تہا قصد کوفہ کا کرکے اوسے تسخیر کیا اور لوٹا صمصام الدولہ بن عضد الدولہ نے اونپر لشکر بہیجا تب

ذکر شرف الدولہ بن عضد الدولہ کا

تب قرامطہ شکست کہا کر بہاگے لوگ اونکے بہت قتل ہوئے ہیبۃ اونکی جاتی رہی ۷۴۵
ابن اثیر نے اس برسکے حوادث مین لکہا ہے کہ اس برسمین جانور پرندی دریا سے
عمان مین نکلے ہاتہی سے بڑے تہے پل پر آن کر ٹہرے اور باواز بلند چلاے نہایت
فصاحت سے تین مرتبہ پہر دریا مین گہس گئے اسیطرح تین روز تک معاملہ رہا
پہر نہ دکہائی دئے

پہر شروع ہوا ۳۷۶ ہجری

ذکر شرف الدولہ کی عراق پر مالک ہونی اور اپنی بہائی صمصام الدولہ کے گرفتار کرنیکا

اس برس مین شرف الدولہ شیرزیک بن عضد الدولہ اہواز سے واسط مین
آیا اور وہانکا حاکم ہوا صمصام الدولہ کے یارون نے موصل وغیرہ کے جانے
کا مشورہ دیا مگر صمصام الدولہ نے قبول نکرکے معہ چند خواص کے اپنے بہائی
شرف الدولہ پاس پناہ چاہنے گیا اوسنے شرف الدولہ نے ملکر بہت خوشی کی
جب اوسکے پاس سے اوٹہا تب حکم کیا کہ اوسے گرفتار کرین شرف الدولہ شیرزیک
ماہ رمضان مین بغداد مین داخل ہوا اوسکا بہائی صمصام الدولہ اوسکے ساتہہ
مقید تہا امارت صمصام الدولہ کی بغداد مین تین برس رہی پہر اسے فارس مین
لیجاکر وہان کے قلعہ مین قید کیا۔ اسی برسمین مظفر چوبدار حاکم بطیحہ مرگیا
بعد اوسکے اوسکا بہانجا ابو الحسن علی بن نصر اوسکی جا سے ہوا اوسکے پاس
تقلید بغداد سے بطیحہ مین پہنچی مہذب الدولہ اسکا لقب ٹہیرا نیک سیرت

ذکر شرف الدولہ بن عضد الدولہ کا

۶۸۷ اور باخیر تہا — اسی برس مین بغداد مین ابو علی حسین بن احمد بن عبد الغفار فارسی نحوی مفصل کتاب ایضاح کا نوہ برس سے تجاوز کرکے فوت ہوا اسکو معتزلی بہی کہتے ہین پیدا الشن اسکی شہر فسا مین اور طالب علمی بغداد مین تہی یہہ اپنے وقت کا امام تہا شہرون مین بہت پہرا حلب مین سیف الدولہ بن حمدان پاس ایک مدت رہا پہر دو برس کے شہرون مین گیا اور عضد الدولہ کی مصاحبت مین رہا اوسکی تصانیف سے تذکیر بڑی کتاب اور کتاب مقصور و ممدود اور کتاب حجہ قراۃ مین اور کتاب مائۃ عامل اور کتاب مسایل حلبیات اور سوا اسکے ہین

پہر شروع ہوا ۳۷۷ھ اور ۳۷۸ھ ہجری نبوی

اس برس مین عزیز حاکم مصر علوی نے لشکر معہ سردار منیر خادم کے دمشق پر واسطے معزولی بکجور کے روانہ کیا جب قریب پہنچے بکجور نے نکل کر دار یا پاس لڑائی کی لیکن تاب لڑائی کی نلا کر شہر بند ہو کر امان چاہی منیر نے امان دی بکجور وا سے رقہ مین گیا اوسپر قابض ہوا منیر دمشق مین امیر ہوا وہانکی رعایا سے اچہا سلوک کرتا اسی برس کے محرم مین صاحب ابن عباد نے فخر الدولہ بن رکن الدولہ حسن پاس دینار بہیجا جسکا وزن ہزار مثقال کا تہا اوسپر سکہ تہا شعر
لو احمر یحکی الشمس شکلا و صورۃ فاوصافہا مشتقۃ من صفاتہ
اسی برس مین ابو حامد محمد بن محمد بن احمد بن اسحق نیشاپوری صاحب تصانیف مشہور کا مر گیا

پہر شروع ہوا ۳۷۹ھ ہجری

اس برس مین شرف الدولہ محمد شیرازی نے فراس کو واسطے اپنے بہائی صمصام الدولہ

ذکر شرف الدولہ کے مرنیکا

صمصام الدولہ مرزبان سکے اندہا کرنے کے بہیجا اوسنے بعد موت شرف الدولہ ۳۷۹ھ کے جس قلعہ مین کہ صمصام الدولہ قید تہا بہیجکر اوسے اندہا کیا

ذکر شرف الدولہ کی مرنیکا

اس برس مین پہلی جمادی الآخر کو شرف الدولہ ابوالفوارس شیرزیک بن عضدالدولہ استسقا سے جان بحق تسلیم ہوا مشہد علی ابن ابیطالب علیہ السلام مین اسکو لیجاکر دفن کیا امارت اسکی عراق مین دو برس آٹھہ مہینے رہی عمر اسکی اٹھائیس برس پانچ مہینے کی تہی بعد اسکے مرنے کے اسکا بہائی ابونصر بہاؤالدولہ اسکی جاے ہوا بعضون نے اوسکا نام خاشاد بن عضدالدولہ بہی لکہا ہے طائع نے اوسے خلعت اور بادشاہت دی

ذکر بغداد کی فتنہ کا

اس برس مین دیلم اور ترکو نمین فتنہ برپا ہوا پانچ دن تک لڑائی رہی بہاءالدولہ ہرچند گہر مین سے پیغام صلح بہیجتا لیکن سنتے نہ تہے جب بارہ دن لڑائی مین گذرے بہاءالدولہ معہ ترکون کے نکلا اوسوقت دیلم نے ضعیف ہوکر صلح کی رفتہ رفتہ ترکون کو قوت اور دیلم کو ضعف ہوتا گیا

ذکر قادر کی بطیحہ کی طرف بہاگنے کا

ذکر بنی حمدان کی موصل پر آنیکا

۳۷۰ اس برس مین ابو العباس احمد بن امیر اسحق بن مقتدر بطیحہ کی طرف بہاگا وہانکی حمایت مین رہا سبب اسکا یہہ تہا کہ جب امیر اسحق بن مقتدر قادر کا باپ راہی ملک بقا کا ہوا تو اسکے بیٹے مسمی قادر مین اور اوسکی بہن مین لڑائی ہوئی طایع اوس زمانہ مین بسبب بیماری کے بدمزاج ہو رہا تہا اسکی بہن اپنے بہائی کو طایع پاس لے گئی اور کہا کہ میرے اس بہائی نے تیری بیماری کے سبب خلافت لینے شروع کی ہے طایع یہہ سنکر اسکے بہائی مذکور پر بہت خفا ہوا اور اوسکو قید مین بہیجا وہ وہان سے بہاگا اور چہپ کر بطیحہ مین گیا جب مہذب الدولہ کی خدمت مین پہنچا اوسنے بہت تعظیم کی اور اچہی طرحسے اوسکی خدمت کی

ذکر بنی حمدان کی موصل مین پہر آنیکا

دونو بیٹے ناصر الدولہ کے ابو طاہر ابراہیم اور ابو عبد اللہ الحسین شرف الدولہ بن عضد الدولہ کی خدمت مین بغداد مین رہتی تہی جب شرف الدولہ فوت ہوا اور اوسکا بہائی بہاؤ الدولہ امیر ہوا ان دونون نے موصل مین جانیکا اوسے اذن چاہا اوسنے کہا اچہا یہہ دونو موصل مین گئے موصل کے عامل سے اور اون دونون سے لڑائی ہوئی چونکہ ان دونون کے ساتہہ اہل موصل شریک تہے عامل موصل پر فتحیاب ہوکر اونسے سوا اسکے لشکر کے بغداد کیطرف روانہ کیا اور آپ دونون وہان رہے اس برس مین محمد بن احمد بن عباس سلمی نقاش جو متکلمین اشتریہ سے تہا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۰ ہجری

ذکر باد حاکم دیار بکر کی ماری جانیکا اور نمودار دولت بنی مروانکا

ذکر حاکم دیار بکر کے ماری جانیکا

۳۷۹ھ

اسی برس مین باد حاکم دیار بکر نے دونون بیٹون ناصر الدولہ ابو طاہر ابراہیم اور ابو
عبد اللہ جو حاکم موصل تھے اونکے ملک مین طمع کرکے اونپر آنے کا قصد کیا دونون
مین بہت لڑائی ہوئی آخر کار باد کو قتل کرکے اوسکا سر اون دونون پاس کیا باد
مذکور ابو علی بن مروان کا ماموں تھا جب یہہ مارا گیا ابو علی اسکا بھانجا قلعہ
کیفا مین آیا اوس قلعہ مین زوجہ باد مذکور کی رہتی تھی اوسے کہا کہ مجھے ماموں نے
تیرے پاس واسطے کسی امر کے بھیجا ہے جب اوس پاس پہنچا تو اوسے اپنے
ماموں کی مرنی سے آگاہ کیا اور اپنے ساتھہ نکاح کرنے کے اوسکی طمع دی وہ
اسکی ملک حصن وغیرہ پر موافق ہوئے ابو علی بن مروان نے نکلکر اپنے ماموں کے
تمام شہر قلعہ لیا بعد یکہ جو ملک اسکے ماموں پاس تھا سب لیا پھر اوسمین اور ابو
طاہر و ابو عبد اللہ ناصر الدولہ کے بیٹون مین لڑائیان ہوئین پھر ابو علی بن مروان
نے مصر مین جا کر خلیفہ عزیز باللہ علوی سے ولایت حلب اور اس نواحی کی سند
لی پھر اپنے مکان مین دیار بکر سے آیا اس نواحی مین رہا یہانتک کہ اہل آمد نے
اپنے شیخ عبد البر کے ساتھہ متفق ہوکر ابو علی بن مروان کو دروازہ شہر سے نکلتے
ہوئے چھریون سے مارا قاتل اوسکا ابن دمنہ آمد کا رہنے والا تھا جب ابو علی
بن مروان مارا گیا عبد البر شیخ آمد حاکم ہوا اور دمنہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کا نکاح
کیا ابو دمنہ نے قوت پاکر عبد البر کو قتل کرکے آپ حاکم ہوا آمد کا اور جو دمین
رہنے لگا ابو علی بن مروان کا ایک بھائی ممہد الدولہ نام تھا بعد قتل ابو علی
وہ میا فارقین مین آیا اوسے اور اور شہر دولت کو جو اسکے بھائی کے تھے اپنے
حکومت مین لایا ممہد الدولہ کے لشکر مین شروہ نام ایک بڑا سردار تھا اوسنے
ایک روز ممہد الدولہ کی دعوت کرکے اوسے [illegible] قتل کیا اور اکثر بلاد بنی
مروان پر آپ قابض ہوا یہہ امر سنہ ۴۰۲ مین ہوا ممہد الدولہ کا ایک بھائی اور تھا

ذکر طائع للہ کی گرفتار ہونیکا

۷۵ اوسکا نام ابو نصر احمد تہا اوسکو اوسکے بہائی ابو علی بن مروان نے مقید کیا تہا بجرم کہ اوسنے خواب مین دیکہا تہا کہ آفتاب میری بغل مین ہے اور میرے بہائی نصر نے وہ لیلیا اوسواسطے اوسے قید کیا تہا جب مہد الدولہ مارا گیا ابو نصر قید سے نکلکر اوسپر حاکم ہوا اسمین اونکے قریب اور اونکا باپ مروان باقی تہا اندہا ہوکر اوس مین اپنے بیٹے ابو علی کے قبر پر بیٹہا تہا جب ابو نصر کا بندوبست قرار واقعی ہوگیا شرف کی امارت بگڑ گئی تمام شہر اوسکی حکومت سے نکلے اور تمام دیار بکر ابو نصر کے قبضہ مین آیا روز بروز اسکی دولت اور سیرت زیادہ ہوئی سنہ ۴۰۲ھ سے سنہ ۴۵۳ھ تک ایساہی حال رہا جیسے کہ ہم بیان کرینگے اگر خدا نے چاہا

ذکر ابی الذواد کی موصل پر حاکم ہونیکا

اسی سنہ ۳۸۰ھ مین ابو الدواد محمد بن مسیب بن رافع بن مقلد بن جعفر امیر بنی عقیل حاکم موصل ہوا ناصر الدولہ بن حمدان کے بیٹے ابو طاہر کو اسنے قتل کیا اور اوسکی اولاد اور سرداروں کو بسبب لڑائی کے قتل کیا حکومت موصل کی ابو الدواد پر مقرر ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۱ ہجری

ذکر طائع للہ کے گرفتار ہونیکا

اس برس مین بہاء الدولہ نے طائع للہ عبد الکریم جسکی کنیت ابو بکر تہی بن مفضل مطیع للہ بن جعفر مقتدر بن معتضد بن موفق بن متوکل کو بسبب طمع کے گرفتار کیا جب بہاء الدولہ نے یہہ ارادہ کیا تہا پہلے طائع سے نیا عہد طلب کیا وہ کرسی پر آنکر

ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

آنکر بیٹھا تہور سے دیلم آئے اور ہاتھ چومنے کا بہانہ کرکے خلیفہ کو تخت سے 751

کھینچ لیا خلیفہ اوسوقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا تہا ہر چند فریاد کرتا مگر کوئی فریاد کو نہ پہنچا طائع کو بہار الدولہ کے گہر لیجا کر اوسکی بیعت توڑنے پر گواہ کیا اسکی بادشاہت سترہ برس آٹھ مہینے کچھہ دن رہی جب قادر حاکم ہوا طائع اوسکے سبب مکرم رہا یہانتک کہ طائع سنہ ۳۹۳ عید فطر کی رات مرگیا پیدائش اسکی سنہ ۳۱۷ مین تہی طائع کے زمانہ ولایت مین کوئی ایسا حاکم نہ تہا جو اسکا پرسان حال ہوتا جب لوگ اسکے پکڑنے کو آئے تب دار الخلافہ سے نکلا شعر پڑہتا تہا مضمون جسکا لکہنا موجب طول ہے

ذکر قادر باللہ ابو العباس احمد بن امیر اسحق بن مقتدر بن معتضد کی خلافت کا

یہہ پچیسوان بادشاہ عباسیون کا تہا قطیحہ مین رہتا تہا بہار الدولہ نے اپنے خاص یارون کو اسکے لانے کے واسطے بہیجا جب یہہ قریب بغداد کے آیا بہار الدولہ مع سرداروں کے واسطے استقبال کے آیا قادر بارہویں رمضان کو دار الخلافہ مین آیا بیعت اوسکی اور خطبہ تیرہوین رمضان کو پڑہا گیا قادر بطیحہ مین مہذب الدولہ پاس دو برس گیارہ مہینے رہا مہذب الدولہ قادر باللہ پر بہت احسان کرتا تہا جب اوسکے پاس سے چلا آیا تو اوسنے بہت مال اوسکے پاس بہیجا

ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

ہم اوپر بیان کرچکے ہین منیر خادم کا عزیز کی طرف سے دمشق پر حاکم ہونے اور

ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

سے بکجور کا وہان سے رقہ کو جانی کا حال اس برس مین بکجور سعد الدولہ بن سیف الدولہ
سے لڑنے کو حلب مین گیا بعد بڑی لڑائی ہونے کے بکجور معہ یارون کے وہان سے
بہاگا لوگ بہت مارے گئے پہر بکجور کو قید کرکے سعد الدولہ پاس لائے اوسنے
قتل کیا کفران نعمت مولا اور بغاوت بکجور کی آگے آئی سعد الدولہ آوے مارکر
رقہ مین گیا وہان اوسکی اولاد اور مال تہا اون سبکو گہیر لیا رعایا نے امان چاہی
سعد الدولہ نے قسم کہائی کہ کوئی اونسے نہ بولے اور نہ اونکے مال کو چہیڑے
اور قسم دلائی جب وہ رقہ کو چہوڑ کر نکل گئے تب سعد الدولہ نے اولاد
بکجور کو لوٹا اور گرفتار کیا اونکا مال بہت ہاتہہ آیا جب سعد الدولہ حلب مین
پہر آیا فالج اوسے عارض ہوا طبیب کو بلوایا اوسکی طرف بایہان ہاتہہ دراز
کیا اوسنے کہا اے مولا داہنا ہاتہہ لا اوسنے کہا میرے پاس داہنا ہاتہہ
نہیں بعد تین روز کے اس برس مین انتقال کیا اسم سعد الدولہ مذکور کا
شریف اور کنیت اوسکی ابو المعالی ابن سیف الدولہ علی بن حمدان بن حمدون
تغلبی تہا اسنے اپنے مرنے سے پہلے اپنے بیٹے ابو الفضایل بن سعد الدولہ کو
ولی عہد کیا تہا اور اپنے غلام لولو کو اوسکے تدبیر امور کے واسطے مقرر کیا تہا
اسی برس مین بسیل ملک روم شام مین گیا اور حمص مین جاکر فتح کیا اور لوٹا
پہر شیرز مین گیا اوسے لوٹا پہر طرابلس کو ایک مدت محاصرہ کرکے رہا پہر
بلاد روم مین پہر آیا اس برس مین سردار جوہر کا جسنے مصر کو فتح کیا معز کے
واسطے اوس حال مین کہ وہ اپنے مرتبہ سے معزول تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۲ ہجری

اس برس مین بہاء الدولہ پر لشکر نے بلوا کیا کیونکہ ابن معلم جمیع امور پر مسلط تہا

ذکر بلجور کی قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

مسلط تہا بہار الدولہ ابن معلم کو گرفتار کرکے لشکر کو دیا اونہون نے قتل کیا ۷۵۳

پہر شروع ہوا ۳۸۳ سنہ ہجری

اس برس مین بغرا خان بخارا پر غالب ہوا کاشغر اور بلاد صاغون چین تک اوس پاس تہا جب اوسنے بخارا کا قصد کیا تو اوسین امیر رضی بن نوح بن منصور سامانی سے لڑائیان ہوئین بغرا خان فتحمند ہوا اور بخارا کو اپنے قبضہ مین کیا اور امیر نوح وہان سے چہپ کر نہر سے اوتر کر آل سط تک گیا اور وہان رہنے لگا اوسکے اصحاب اوس سے ملے ابو علی بن سیمجور سردار لشکر خراسان کو ہمیشہ طلب کرتا لیکن وہ نہ آیا اوسکے نافرمانی مین رہا بغرا خان بخارا مین بیمار ہوا وہان سے جلدی کوچ کرکے ملاوہ مین گیا رستے ہی مین فوت ہوا بغرا خان دیندار خوش خلق اسکو دوست رکہتا تہا کہ اوسے غلام رسول اللہ صلعم لکہین اوسکے بعد امیر ترک ایلک خان ہوا جب بغرا خان نے بخارا سے کوچ کیا اور انتقال کیا امیر نوح جلدی کرکے بخارا مین آیا اور اپنے باپ کے ملک پر مستقر ہوا

پہر شروع ہوا ۳۸۴ سنہ ہجری

اس برس مین جب نوح بخارا مین پہر آیا ابو علی بن سیمجور سردار لشکر خراسان اور فایق دونو نوح کی لڑائی پر متفق ہوئے نوح نے سبکتگین کو غزنہ مین لکہا اپنے حال سے اوسے مطلع کیا اور حکومت خراسان اوسے عنایت کی

ذکر بجکور کی قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

۷۵۴ سبکتگین غزنہ سے معہ اپنے بیٹے محمود کے خراسان کی جانب چلا نوح بخارا سے نکلا ان دونوں نے ملکر ابو علی سیمجور سے لڑنے کا قصد کیا اور فایق سے لڑنے کا نواحی ہراۃ مین جب لڑائی ہوئی ابو علی معہ یارون کے بہاگا اور لشکر نوح اور سبکتگین کا واسطے قتل کے اونکے پیچھے لاگا جب نوح کا نیدونبت شہر ہائے مین خوب ہوا تو محمود بن سبکتگین کو وہان عامل کیا اسی برس مین عبید اللہ بن محمد بن نافع کہ مرد صالح تہا فوت ہوا ستر برس کی عمر اسکی تہی کوئی مکروہ بیب اسے سرزد نہوا اور ابو الحسن علی بن عیسے نحوی مشہور ربانی جسکی پیدایش سنہ ۲۹۶ مین ہوئی تہی براہی ملک بقا کا ہوا اسکی ایک تفسیر ہے بڑی اور محمد بن عباس بن احمد قزار بہی مرگیا اسنے بہت لکہا اسکا خط دلیل ہے صحت نقل اور تیزی ضبط پر اسی برس مین ابو اسحق ابراہیم بن ہلال کاتب صابی مشہور مرگیا عمر اسکی اکیانوہ برس کی تہی زمانہ اسنے بہت دیکہا اور امورات ضروری سبب تنگی حال کے فوت ہوتے تہے یہہ معز الدولہ کے ہان منشی تہا بغداد مین پہر بختیار کا منشی ہوا خط اسکے عضد الدولہ پاس لکہے جاتے عضد الدولہ اسسے دشمنی رکہتا جب عضد الدولہ بغداد کا حاکم ہوا تو جلدی اوسے قید رکہا پہر چہوڑ دیا اور حکم کیا کہ تو میرے واسطے ایک کتاب تاریخ سلطنت دیلمیہ مین تصنیف کر اوسنے بموجب فرمایش کے تصنیف کرکے تاجی نام رکہا اور عضد الدولہ پاس بہیجا اوسسے منقول ہے کہ وقت تصنیف بیٹھے یار ابو اسحق کے اوس پاس آئے پوچہا تو کیا کرتا ہے اوسنے کہا بری باتون کو آراستہ کرتا ہون اور جہوٹی حکایتون بیہودہ کرتا ہون عضد الدولہ اسکے سننے سے بہت خفا ہوا دشمنی سابق زیادہ ہوئی اوسنے اپنے پاس سے دور کیا اور محروم شمار کیا صابی مرد دیندار تہا ہرچند معز الدولہ نے چاہا کہ مجہہ پر اسلام کرے لیکن نکیا باوجود

ذکر ابن عباد کے مرنیکا

باوجود اسکے حفظ قران بہی کرتا جب وہ مرگیا تو اوسکا مرثیہ شریف رضی نے ۴۵۵
کہا جب اسے لوگون نے ملامت کی تو اوسنے کہا مینے اوسکا مرثیہ نہین کہا
بلکہ اوسکے فضیلت کا مرثیہ کہا ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۵ ہجری

اس برس مین علی بن سیمجور خراسان مین پہر آیا اور محمود ابن سبکتگین کو ڈرکے نکالدیا
سبکتگین معہ اپنے بیٹے محمود اور لشکر کے ابو علی سے طوس مین لڑا اوسے شکست
دی ابو علی نے امان چاہی نوح سے اوسنے امان دی اوسی پاس یہہ گیا
جب یہہ بخارا مین گیا نوح نے اوسے قید کرلیا معہ اوسکے یارون کے ایسی
قید طویل رہی کہ قید ہی مین وہ مرگیا

ذکر ابن عباد کے مرنیکا

اسی برس مین صاحب ابو القاسم اسماعیل بن عباد وزیر فخر الدولہ کا علی بن رکن الدولہ
کا رے مین مرگیا اوسکو اصفہان مین لیجاکر دفن کیا صاحب مذکور اپنے زمانہ
کا یکتا تہا علم مین اور فضل مین اور تدبیر مین اور سخاوت مین اور سبب علم
جاننا تہا ایسی کتابین اس پاس نہین کہ کسی کو میسر نہین ہوئین وزیرون مین
لقب صاحب کا پہلے اسنے پایا اسواسطے کہ ابو الفضل بن عمید کے پاس رہتا
رہتا اسواسطے اوسکو صاحب ابن عمید کہتے تہے پہر یہی ابن عمید مطلق اوپر
یہہ لقب بولنے لگے جب یہہ متولی وزارت ہوا مگر وہ قید گویا ذہن مین رہی تہی

ا

ذکر ابن عباد کے مرنیکا

۳۸۵ھ پہر تو وزیر کا یہہ لقب معین ہوا یہہ پہلے مویدالدولہ بن رکن الدولہ کا وزیر تہا
جب وہ فوت ہوا اوسکا بہائی فخرالدولہ حاکم ہوا اوسنے بہی صاحب کو منصب
وزارت عطا کیا بلکہ مرتبہ اپنے قرب کا زیادہ کیا صاحب نے کتنی کتابین
تصنیف کین ازانجملہ محیط ہے لغت مین کافی رسایل مین کتاب اتامہ جو متضمن ہے
فضایل علی علیہ السلام کی اور صحہ اتامہ اون کے جو اونسے پہلے تہی اور کتاب
وزراء اوسکی نظم بہت خوب ہے پیدایش اسکی ذی قعدہ سنہ ۳۲۶ مین
ہوئی اور طالقان مین بہی سکتے ہین (مراد اس طالقان سے طالقان قزوین
ہے نہ طالقان خراسان) عباد والد صاحب وزیر رکن الدولہ کا تہا سنہ ۳۳۵
مین عباد فوت ہوا اس برسمین امام ابوالحسین علی بن عمر بن احمد معروف دارقطنی
مرگیا یہہ حافظ امام فقیہہ مذہب شافعی پر تہا دیوان شعراکے اسے بہت
یاد تہے چنانچہ دیوان سید حمیری یاد تہا اسی سبب سے منسوب بہ تشیع ہوا
بغداد سے کوچ کرکے مصر مین گیا وہان ابوالفضل جعفر وزیر کافور اخشیدی پاس
رہا دارقطنی کو اوسے مال بہت ہاتہہ آیا یہہ بہت علوم کا ماہر تہا علم قران مین
امام تہا پیدایش اسکی ذی قعدہ سنہ ۳۰۶ مین ہوئی اور بغداد مین فوت ہوا
دارقطنی منسوب ہے دارقطن کی طرف جو بڑا محلہ بغداد مین ہے اسی برسمین
ابو محمد یوسف بن حسن بن عبداللہ بن مرزبان سیرافی نحوی فاضل بن فاضل
مرگیا اسکے باپ ابن عبداللہ نے کتاب سیبویہ کی شرح لکہی ہے اور وہ
چیزین اوسے نکالین ہین جو کسی سے نہین نکلین بعد اوسکے کتاب ابراقناع
تصنیف کی اور قبل از تمام اوسکے مرگیا اوسکے بیٹے یوسف نے اوسے تمام
کیا پہر چند کتاب بشہور مثل شرح ابیات سیبویہ اور شرح اصلاح منطق
سیراب فارس مین ہے وہان کہتی نہین ہوتی کہتے ہین بادشاہ اسکا جلندا تہا

ذکر عزیز باللہ کے مرنیکا

تہا جسکے حق مین خدا تعالے نے قران مین فرمایا ہے وکان وراءہم ملک یاخذ کل سفینۃ غصباً

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۶ ہجری

ذکر عزیز باللہ کی مرنی اور اوسکی بیٹی حاکم کی حاکم ہونیکا

اس برس مین اٹھائیسوین رات رمضان کی عزیز باللہ ابو منصور نزار بن معد بن منصور اسمٰعیل علوی فاطمی حاکم مصر فوت ہوا عمر اوسکی بیالیس برس آٹھ مہینے کی تہی انتقال اسکا شہر بلبیس مین ہوا وہان واسطے لڑائی روم کے آیا تہا کتنے ہی مرضون مین یہہ گرفتار ہوا ازانجملہ قولنج تہا اکیس برس ساڑہے پانچ مہینے بادشاہ رہا پیدایش اسکی مہدیہ مین ہوئی منشی اسکا ایک مرد نصرانی عیسے بن نسطورس تہا شام مین اسنے اپنا نایب ایک یہودی کو کیا تہا جسکا نام میشا تہا اون دونون کے سبب سے یہود اور نصارا مسلمانون پر غالب ہوئے اہل مصر نے کاغذ پر اپنا قصہ لکہہ کر اوسے عزیز کے رستہ مین ڈالا عزیز نے اوسے اوٹہا کر جو پڑہا تو دیکہا کہ اوسمین لکہا ہے فریاد کرین گے ہم اوس پاس جسنے عزت دی یہود کو میشا اور نصاری کو عیسے بن نسطورس سے اور مسلمانون کو ذلت دی تیرے ساتہہ مگر یہہ کہ تو ہمسے اس کو دور کر اوسنے یہہ دیکہہ کر عیسے نصرانی کو گرفتار کر لیا اور اوسپر جرمانہ کیا عزیز عفو کو دوست رکہتا تہا اور اکثر بخشش دیتا تہا جب عزیز نے انتقال کیا اوسکا بیٹا منصور ابو علی حاکم بامر اللہ بادشاہ ہوا یہہ جب بادشاہ ہوا گیارہ برسکا تہا اسکے باپ کا غلام اور جوان جو خواجہ سرا تہا وہ تدابیر ملکی کرتا رہتا

ذکر حماد ملوک کی بادشاہت کا

۷۵ اسنے بغداد بت ملک اور محافظت حاکم کے بڑا ہونے تک خوب کی جب حاکم بڑا ہوا ارجوان کو قتل کیا اسی برس مین ابو الذواد بن مسیب امیر موصل فوت ہوا اسکا بھائی مقلد بن مسیب اسکے بعد بادشاہ ہوا اس برس مین منصور بن یوسف بلکین بن زیری صناہجی امیر افریقیہ مرگیا یہہ سخی شجاع تہا اسکے بعد اسکا بیٹا بادیس بن منصور اسکی جاے ہوا اسی برس مین ابو طالب محمد بن علی بن عطیہ مکی مصنف قوت القلوب کا فوت ہوا کہتے ہین کہ اوسنے جب کتاب قوت القلوب تصنیف کی قوت اوسکا عروق بردی تہا یہہ مرد صالح اور بڑا عابد تہا مگر اہل مکہ سے نہ تہا بلکہ اہل جبل تہا ازبسکہ مکہ مین رہتا تہا اسواسطے اوسی کی طرف منسوب ہوا اسنے بغداد مین وعظ کیا تہا اور وعظ مین یہہ ملایا کہ مخلوق پر خالق کی طرف سے ضرر نہین پہنچتا یہہ سُنکر سب اوٹھ گئے اور وعظ کہنے سے منع کیا اس برس کے جمادی الآخر مین بغداد مین یہہ فوت ہوا

پھر شروع ہوا ۳۸۷ھ ہجری

ذکر حماد ملوک بجایہ کی بادشاہت کی شروع ہونیکا

اسی سنہ ۳۸۷ مین بادیس بن منصور بن بلکین حاکم افریقہ نے ماہ صفر مین حماد بن بلکین کو اشیر پر بادشاہ کیا حماد نے وہان جاکر بادشاہت کو وسعت دی مرتبہ اسکا بڑھگیا اور مال اور لشکر بہت ہوا سنہ ۴۰۵ھ تک ایسا ہی رہا حماد نے اپنے بھتیجی بادیس سے مخالفت کرکے ہرایک نے دوسرے پر خروج کیا سنہ ۴۰۶ھ ماہ جمادی الاولی مین باہم لڑائی ہوئی حماد بڑی شکست پاکر قلعہ قیلہ پر گیا وہان سے شہر دکمہ مین گیا اوسے لوٹا اور وہانسے قوت قلعہ قیلہ پر گئے

ذکر حماد ملوک کی بادشاہت کا

لگئے اور اپنے قلعہ مین قلعہ بند ہوئے بادیس نے متصل آکر محاصرہ کیا یہانتک ذی قعدہ
سنہ ۴۰۶ھ کی آدہی رات کو بادیس دفعتہً مرگیا اسکا بیٹا معز اسکی جاے ہوا
حماد جیسے کہ اسکے باپ سے مخالفت رکہتا تہا ویسے ہی اسے رکہتا تہا آخر کو سنہ ۴۰۸ھ
مین معز و حماد مین تنبی پر لڑائی ہوئی حماد شکست فاش پاکر ایسا بہاگا کہ پہر رخ
کیا لڑائی پر اور معز کے ساتہہ اس امر پر صلح کی کہ حماد اپنے ملک پر جو ابن علی
وغیرہ کے تاہرت اور اشیر سے ہے قابض رہے اور قاید ابن حماد مسیلہ اور
طبنہ اور مرسی و حاجی اور زواوہ و مقرہ و ذکمہ وغیرہ پر حکومت کرے حماد
اور اوسکا بیٹا قاید اسی طرح رہے یہانتک کہ حماد سنہ ۴۱۸ھ مین فوت ہوا
اوسکا بیٹا قاید بن حماد اوسکے بعد اوسکی جاے ہوا قاید اپنے ملک مین رہا.
یہانتک کہ سنہ ۴۴۶ھ ماہ رجب مین فوت ہوا بعد اسکے مرنے کے محسن بن قاید
بن حماد اوسکی جاے ہوا یہہ بدخصلت اور خبطی ہوا اسنے اپنے چچا دون مین
سے ایک گروہ قتل کیا یہہ دیکہکر اوسکا چچا کا بیٹا بلکین بن محمد بن حماد اوسے
مخالف ہوا اور لڑکر محسن کو قتل کیا اوسکی جاے آپ ربیع الاول سنہ ۴۴۷ھ
مین حاکم ہوا یہہ بادشاہ رہا یہانتک کہ ناصر الدولہ بن علناس بن حماد نے رجب
سنہ ۴۵۴ھ مین اوسپر آکر ملک چہین لیا ناصر الدولہ بن علناس بن حماد بادشاہت
کرتا رہا یہانتک کہ سنہ ۴۸۱ھ مین مرگیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا بادیس بن منصور بادشاہ ہوا
یہہ تہوڑی مدت بادشاہ رہکر مرگیا اوسکے بعد اوسکا بہائی عزیز باللہ بن منصور
بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ رہا جبتک جیا اسکے مرنے کی تاریخ مجہہ دریافت نہین
ہوئی اسکے بعد اسکا بیٹا یحیی بن عزیز باللہ بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ رہا یہانتک
کہ عبد المومن مغرب اقصی سے آیا اور ملک بجایہ پر حاکم ہوا ابن اثیر کہتا ہے
کہ یہہ سنہ ۵۴۷ھ مین ہوا انکا آخر بادشاہ یحیی بن عزیز باللہ بن منصور بن ناصر

ذکر نوح کے مرنیکا

بن بیاس بن حماد بن بلکین تہا اسی سنہ مذکور مین بادشاہت بنی حماد کی منقطع ہوئی اگرچہ ہمین لایق یہہ تہا کہ اس ذکر کو طول دیتے اور برس برس کرکے لکہتے لیکن ہمنے یہان جمع کرکے لکہہ دیا ہے اوسکی قلت کے سبب تاکہ حال منضبط رہے

ذکر نوح حاکم ماورار النہر کی مرنیکا

اسی برس مین امیر رضی نوح بن منصور بن نوح بن ناصر بن احمد بن اسماعیل ابن احمد بن اسد ماہ رجب مین فوت ہوا آل سامان کا ملک اوسکے مرنے سے برباد ہوگیا اسکے بعد اسکا بیٹا ابوالحرث منصور بن نوح بادشاہ ہوا

ذکر سبکتگین کے مرنیکا

اسی برس مین سبکتگین ماہ شعبان مین مرگیا مکان اسکا بلخ مین تہا جب اسکے مرض نے شدت پکڑی تو واسطے ہوا خوری کے غزنہ کی طرف متوجہ ہوا رستے ہی مین مرگیا اوسکے مردے کو غزنہ مین لیجا کر دفن کیا اسنے بیس برس بادشاہت کی یہہ عادل اور نیک تہا وقت مرنے کے اسنے اپنے بیٹے اسماعیل کو ولی عہد کیا ہرچند محمود اسے بڑا تہا بعد مرنے کے اسماعیل ہے بادشاہ ہوا اس مدت مین اوسمین اور اوسکے بہائی محمود مین ایک مدت لڑائی رہی آخرکار محمود نے فتح پائی اسماعیل شکست پاکر غزنہ مین قلعہ بند ہوا محمود نے محاصرہ کیا اسماعیل نے امان چاہی محمود نے اوسے اکرام کیا اسماعیل نے کل سات مہینے بادشاہت کی۔

ذکر فخر الدولہ کے مرنیکا

ذکر صمصام الدولہ کے مارے جانیکا

اس برس میں فخر الدولہ ابو الحسن بن رکن الدولہ ابو علی حسن بن بویہ قلعہ طبرک میں ماہ شعبان میں فوت ہوا اراکین سلطنت نے اوسکے بعد اوسکے بیٹے مجد الدولہ ابو طالب رستم کو کہ چار برس کا تہا بادشاہ کیا امراسب اوسکے بادشاہت پہ متفق ہوئے اسکی ماں تدابیر ملکی کرتی تہی اسی برس میں ابو الوفا محمد مہندس حاسب بوزجانی جو مشہور امام ہندسہ کا تہا مرگیا یہہ رمضان سنہ ۳۲۸ میں بوزجان میں پیدا ہوا جو خراسان کے شہروں میں سے ہراۃ و نیشاپور میں ہے اسی برس میں حسن بن ابراہیم بن حسن اولاد سلیمان بن زرلاف سے مرگیا یہہ اصل میں مصری تہا فاضل اور تاریخ دان تہا اسکی تصنیفات بہت ہیں ازانجملہ کتاب خطط مصر اور کتاب قضاۃ مصر وغیرہ ہیں رحمت کرے اللہ اوسپر اسی برس میں حسن بن عبد اللہ بن سعید عسکری علامہ نے انتقال کیا کنیت اسکی ابو احمد تہی یہہ صاحب تصانیف مشہورہ ہے لغۃ اور امثال وغیرہ میں ابو احمد مذکور عسکر مکرم کا رہنے والا تہا جو مشہور ہے منقطعات اہواز سے سنہ ۲۹۳ میں یہہ پیدا ہوا ابو بکر بن درید سے علم اسنے پڑہا منجملہ اسکی تصنیفات کے ایک کتاب منطق میں اور کتاب الزواجر اور کتاب المختلف والموتلف اور کتاب حکم وامثال میں

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۸ ہجری

ذکر صمصام الدولہ کے مارے جانیکا

اس برس کے ذی الحجہ میں صمصام الدولہ ابو کالیجار مرزبان بن عضد الدولہ فنا خسرو بن رکن الدولہ حسن بن بویہ بسبب بلوہ کرنے دیلم کے مارا گیا عمر اسکی

ذکر محمود بن سبکتگین کی خراسان لینی کا

چھتیس ۳۵ برس سات مہینے کی تہی نو برس آٹھہ روز فارس مین بادشاہ رہا قاضی شہاب
الدین بن ابو الدم نے کہا ہے کہ صمصام الدولہ جب قید سے چھوٹا اور سنہ ۳۸۰ مین
بادشاہ ہوا تو اندہا ہو چکا تہا سلائیان آنکہہ مین پہیرنے سے اندہے پنا ہی مین
بادشاہت کی جیسا بیان ہو چکا یہانتک کہ اس برس مین مارا گیا اسی برس مین
محمد بن حسین بن مظفر معروف حاتمی کہ سردار تہا اور ادب لغت مین امام تہا مر گیا
یہہ مصنف رسالہ حاتمیہ کا ہے جسمین متنبی کا سرقہ لکہا ہے پہر اس رسالہ کو اپنے
کسی دادا کی طرف کہ حاتم تہا منسوب کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۹ ہجری

ذکر امیر منصور بن نوح کی مقید ہونی اور اوسکی بہائی کی بادشاہ ہونیکا

اسی برس مین سردار لشکر منصور سامانی کے بکتوزرون اور فایق نسے مل گئے اور منصور
بن نوح کی بیعت توڑ کر بکتوزرون کو حاکم کیا اونسے منصور کو اندہا کیا نوکرون اور
غلامون مین سے کسی نے اوسکی رعایت نکی اوسکے بہائی عبد الملک کو کر
بچا تہا بادشاہ کیا ایک برس سات مہینے منصور بادشاہ رہا

ذکر محمود بن سبکتگین کے خراسان لینی کا

جب بکتوزرون اور فایق سے منصور کے حق مین جو کچھہ کہ گذرا ظہور مین آیا محمود بن
سبکتگین نے بہت لعنت ملامت اون دونو کو لکہی پہر آپ اونکی لڑائی کو گیا
بعد جدال و قتال بسیار کے بکتوزرون اور فایق بہاگے محمود اونکے پیچھے قتل

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

قتل کرتا ہوا گیا یہانتک کہ دور بہاگ گئے اور ملک خراسان پر محمود نے بادشاہ ۷۹۳
ہوکر خطبہ سامانیہ موقوف کیا

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

اسی برس مین بادشاہت سامانیہ قطع ہوئی محمود بن سبکتگین نے جب خراسان لیا
اور خطبہ اونکا موقوف کیا بکتوزون اور فایق بخارا مین عبد الملک سے متفق
ہوئے اور لشکر رکہنا شروع کیا اتفاقاً فایق مرگیا جو سرگروہ تہا اونکے
دل ٹہنڈے ہوگئے ایلک خان کو جب یہہ خبر پہنچی اوسنے ترکون کا لشکر جمع کرکے
عبد الملک سے اظہار دوستی کرکے بخارا مین آیا اونہون نے گمان کیا کہ یہہ سچا
ہے بکتوزون معہ اور سردارون کے واسطے استقبال کے آیا اوسنے اون سبکو
گرفتار کرلیا اور دسوین ذیقعدہ اس برس کے بخارا مین داخل ہوکر عبد الملک
بن نوح کو پکڑکر ایسا قید کیا کہ قید ہی مین مرگیا اور اوسکے ساتھہ اوسکے بہائی
منصور کو جسکو اندہا کیا تہا اور بنی سامان کو گرفتار کیا بادشاہت بنی سامان کے
قطع ہوئی انکی زیر حکومت بہت زمین تہی عدل اور انصاف انکی بادشاہت مین
اچہا ہوا یہہ عبد الملک بن نوح بن منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسمٰعیل
بن احمد بن اسد بن سامان تہا اللہ ہی کے واسطے ملک ہمیشہ ہے انکی بادشاہت
سنہ ۲۶۱ مین شروع ہوئی اور سنہ ۳۸۹ مین قطع ہوئی

پھر شروع ہوا سنہ ۳۹۰ ہجری

اس برس مین اور کہتے ہین سنہ ۳۹۵ مین ابو الحسین احمد بن فارس بن ذکریا رازی لغوی

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

۷۶۱ فوت ہوا جو بہت سے علوم مین امام تہا علی الخصوص لغت مین اسکی تصنیفات بہت ہین ازانجملہ کتاب مجمل لغت مین اور وضع مسائل فقہیہ کہ سو مسئلہ ہین مقامہ طبیہ مین رہنے والا ہمدان کا تہا بدیع ہمدانی صاحب مقامات نے اسے پڑہا ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۱

اسی برس مین حسام الدولہ مقلد بن مسیب بن رافع بن مقلد بن جعفر بن عمر بن مہاجر اولاد ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن عقیلی سے تہا مارا گیا مقلد مذکور کانا تہا اسکا بہائی ابوالذواد بن مسیب سے پہلے موصل پر بادشاہ ہوا سنہ ۳۸۰ مین جسکا بیان گذرا پہر اوسکے بعد اوسکا بہائی مقلد مذکور سنہ ۳۸۶ مین بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ رہا یہانتک کہ اسی برس مین اسکی ترکی غلامون نے انبار مین اسکو قتل کیا یہہ نہایت جلیل القدر تہا بعد اسکے قرواش بن مقلد بن مسیب بادشاہ ہوا اسی برس مین ابو عبداللہ حسین بن حجاج شاعر نیل کے رستے مین فوت ہوا بہت شاعر مشہور تہا ایک مدت متعلقات بغداد پر عامل رہا یہہ اکابر شیعہ سے تہا وصیت کی مشہد موسی بن جعفر مین مجہے دفن کرین اور قبر پر یہہ لکہہ دین کہ کتا کہولے ہوئے ہاتہہ حرکت پر آیا جب وہ نیل مین وہان سے بغداد مین لیجا کر دفن کیا بموجب اوسکی وصیت کے نیل ایک شہر ہے فرات پر بغداد و کوفہ کے درمیان مین اصل اس موضع کی یہہ ہے کہ حجاج بن یوسف نے وہان نہر کہودی کہ مخرج اوسکا فرات سے تہا اور ایک قریہ بنایا اوسکا نام نیل مصر رکہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۲ ہجری

اسی برس مین سلطان محمود بن سبکتگین بلاد ہند سے لڑا اور لوٹا اور بہت غنایم

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

بند ہی پکڑ کر اپنے ملک غزنہ مین لوٹ مار کر چلا آیا اس برسمین قرواس بن مقلد ۳۹۲ھ
بن مسیب عقیلی اور لشکر بہار الدولہ مین لڑائیان ہوئین پہلے قرواس فتحمند ہوئے
پہر بہار الدولہ کا لشکر فتحیاب ہوا اسی برسمین محمد بن محمد بن جعفر فقیہ شافعی مشہور
ابن دقاق صاحب اصول فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۳ ہجری

اس برسمین یمین الدولہ محمود بن سبکتگین سجستان پر قابض ہوا اوسکا بادشاہ خلف بن
احمد ملک دیگر جوزجان مین چار برس رہا یمین الدولہ نے اوسے جردین مین بہیجا
اور حفاظت سے وہان رکہا یہانتک سنہ ۹۹ مین مرگیا خلف مذکور طالب علم مشہور
تہا اسکی بہت بڑی تفسیر ہے اسی برس مین ابو عامر منصور لقب امیر اندلس
نے انتقال کیا اسنے شان شوکت پیدا کی تہی لڑائیان بہت لڑا شہرون کو
بہت لوٹا بادشاہت اسکی سنہ ۳۶۶ مین ہوئی جیسے بیان ہو چکا ستائیس ۲۷ برس
کے قریب بادشاہ رہا مو یدخلیفہ اندلس کے واسطے اسکے زمانہ مین کچہہ حکومت
نہ تہی جب منصور بن ابی عامر فوت ہوا تو اوسکا بیٹا ابو مروان عبدالملک بن
منصور مذکور بادشاہ ہوکر مظفر لقب ہوا لڑائی اور سیاست ملکی مین ہشام
موید کے ساتہہ ہو جب قاعدہ باپ کے یہہ ہی برتا عبدالملک سات برس
بادشاہ رہا پس اسکی وفات سنہ ۴۰۰ مین ہوئی اسکے بعد اوسکی جائے بہائی
عبدالرحمن بن منصور بن ابی عامر بادشاہ ہوا لقب اسکا ناصر ہوا اسکے زمانہ مین
بے بندوبستی ہوئی چار مہینے مضطرب الحال رہا اس عرصہ مین موید پر اوسکے چچا
کا بیٹا محمد بن ہشام آیا جیسے بیان ہوگا تب ہشام کی بیعت پر خلع ہوئی اور عبدالرحمن
مذکور مارا گیا اس برس مین چورے اور دغاباز بغداد مین بہت ہوئے اسی

ذکر بطیحہ کی ملک مہذب سی نکل جانیکا

۷۰ برسمین حاکم علوی صاحب مصر اور شام نے ابو محمد اسود کو دمشق پر حاکم کیا
جب یہہ محل بادشاہی مین گیا حکم کیا کہ مرد مغربی کو تشہیر کرین اور ندا کریں کہ یہہ جزا اوس شخص کی جو دوست رکہے ابو بکر و عمر کو تب دمشق سے اوسے نکال دیا
اسی برسمین عثمان بن یحیی نحوی موصلی مصنف لمع وغیرہ کا بغداد مین فوت ہوا
اسی برسمین قاضی علی بن عبد العزیز جرجانی رے مین مرگیا یہہ امام فاضل تہا
فنون بہت جانتا تہا اور اسی برسمین ولید بن بکر بن مخلد اندلسی مالکی فقیہہ جو محدث
مشہور ہے راہی ملک عدم کا ہوا اور اسی برسمین ابو الحسن محمد بن عبد اللہ
سلامی شاعر بغدادی جان بحق تسلیم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۴ ہجری

ذکر بطیحہ کے ملک مہذب سی نکل جانیکا

اسی برس مین بطیحہ پر واصل کا بیٹا جو غلام مہذب الدولہ کا تہا بطیحہ کا حاکم ہوکر مہذب الدولہ پاس گیا اوسنے اپنا لشکر اوسکے ساتہہ کردیا اسنے مع لشکر جاکر بصرہ اور سراف پر قبضہ کرلیا جب اون دونوں کو فتح کرچکا اور مال اور اسباب بہت ہاتہہ آیا اسکو قوت حاصل ہوئی اپنے مخدوم مہذب الدولہ کی اطاعت سے نکلکر اوسے لڑنے کا ارادہ کیا مہذب الدولہ یہہ دیکہکر بطیحہ سے بہاگا ابن واصل تمام ملک مہذب الدولہ اور اوسکے مال و اسباب پر قابض ہوا اور جو کچہہ کہ مہذب الدولہ پاس مال و اسباب تہا لوٹا اور ارادہ مہذب الدولہ پر بغداد مین جانیکا کیا لیکن وہان جانا ممکن نہوا یہہ خلاف اوس امر کے تہا جو مہذب الدولہ نے قادر کے ساتہہ جبکہ وہ بغداد سے بہاگ کے اوس پاس آیا تہا کیا تہا کیونکہ

ذکر مہذب الدولہ کی بطیحہ مین پہر آنیکا

کیونکہ مہذب الدولہ نے بہت احسان اور خدمت اوسکی کی تہی اس برس مین بہاء الدولہ نے شریف ابو احمد موسوی شریف رضی کی باپ کو سند نقابہ سادات کی عراق مین اور قاضی القضاۃ کی اور مظالم کی دی اور ابن شنیدان کو دو المناقب کا لقب دیکر لکہا خلیفہ نے سوای قاضی القضاۃ کی سب حکم جاری کئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۵ ہجری

ذکر مہذب الدولہ کے بطیحہ مین پہر آنیکا

ابو العباس بن واصل جب بطایح پر حاکم ہوا اوہان نایب اپنا چہوڑ کر بصرہ مین گیا اہل بطیحہ نی اوس سے سرکشی کی نایب کو بطیحہ مین رہنا دشوار ہوا سپہ سالار جو امیر عراق کا تہا بہاء الدولہ کیطرف سی لشکر لیکر مہذب الدولہ کو بطیحہ مین لایا جب مہذب الدولہ وہان داخل ہوا رعایا اوسے آنکر ملی اور بہت خوش ہوئی اور تمام اوسکی امانتین اوسی دین مہذب الدولہ نے بہاء الدولہ کیواسطے پچاس ہزار دینار سالیانہ مقرر کیا ابن واصل اور لڑایون مین مشغول رہا اسی برس مین یمین الدولہ محمود بن سبکتگین نے شہر بہادیہ ہند کی عاملون سے فتح کیا وہ ملتان پاس واقع ہے اور بہت مستحکم ہے فصیل اوسکی بہت بلند ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۶ ہجری

اسی برس مین یمین الدولہ نے ملتان کو فتح کیا بعد اس فتح کے بیدا بادشاہ ہند کے جانب متوجہ ہوا وہ اپنے قلعہ مین جو کالیجار مشہور ہے جاکر قلعہ بند ہوا پہلے اوسکا محاصرہ کے رہا پہر اوسکے پاس کچہہ مال بہیجکر صلح کی بادشاہ ہند نے اوسی خلعت بحالی کا اور عفو تقصیر چاہی لیکن یمین الدولہ نے قبول نکی اوسی کو قید کیا اسی برس مین شریف رضی کو سند نقابت طالبین کی دی اوسکا لقب رضی اور اوسکے بہائی کا لقب مرتضی بہاء الدولہ

ذکر ابو زکوۃ کا

۹۶ سنے رکہا اسی برس مین محمد بن اسحق بن محمد بن یحیی بن مندہ اصفہانی صاحب تصانیف مشہور مرگیا

پہر شروع سنہ ۳۹۷ ہجری

ذکر ابن واصل کے قتل کا

اسی برس مین بہاءالدولہ اور ابو العباس بن واصل مین لڑائیان ہوئین آخرکار ابن واصل بہاگ کر بصرہ سے درصل ہوا پہر وہان سے بہی بہاگا اور مقید ہوکر بہاءالدولہ پاس پہنچا اوسنے اوسکے پہنچنے سے پہلے حکم قتل کا دے رکہا تہا اسکو واسط مین دسوین صفر کو قتل کیا اور اوسکا لاشہ خورستان مین بہیجا

ذکر ابو زکوۃ کا

اسی برس مین حاکم مصر پر خروج کیا ایک شخص اموی نے کہ اولاد ہشام بن عبدالملک سے تہا نام اوسکا ابو زکوۃ تہا وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ وہ مال زکوۃ اپنے کاندہے پر لادے پہرتا تہا اور اچہی چیزون کے کرنے کو کہتا اور بری باتون سے منع کرتا لوگ بہت اوسکے ساتہہ جمع ہوئے اور برقہ پر قابض ہوا حاکم نے اوسپر لشکر بہیجا ابو زکوۃ نے اوسے شکست دیکر سب مال اسباب اونکا لوٹا اور قوت پکڑی وہان سے صعید مین گیا اور عمل کرلیا حاکم کو یہہ بہت ناگوار معلوم ہوا شام سے لشکر بلواکر اور فضل بن عبداللہ کو اونکا سردار کرکے ابو زکوۃ پر بہیجا اون دونون مین بہت لڑائی ہوئی آخرکار حاکم کا لشکر فتحمند ہوا اور ابو زکوۃ کے لوگ بہاگے وہ قید ہوا حاکم نے اوسے قتل کیا اور سر اونکا

ذکر ابوزکوۃ کا

اور سر اوسکا کاٹا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۸ ہجری

اس برس مین یمین الدولہ محمود نے ہند مین جا کر شور ڈالا اور لڑائیان کین اور فتح کین — اس برس مین مجد الدولہ کی مان نے جو سبب چہوٹی کے بادشاہ ہونے کے مالک تہے ابو جعفر شہریار ابن کاکویہ مشہور کو اصفہان پر عامل کیا وہ وہان عامل زبردست ہوا ابن کاکویہ اوسکو اسواسطے کہتے ہین کہ یہہ مجد الدولہ کی ماکی ماموکا بیٹا تہا اور کاکویہ کے معنے ماموں کے فارسی مین ہین اسی برس مین عبد الواحد بن نصر معروف ببغا شاعر مر گیا اسی برس مین بدیع الفضل احمد بن حسین ہمدانی صاحب مقامات کا جسکے طریقہ پر حریری نے مقامات حریری لکہی ہی فوت ہوا اسی برس مین ابو النصر اسمٰعیل بن حمدان جوہری مصنف کتاب صحاح کا جو لغت مین مشہور صحاح جوہری ہے راہی ملک عدم کا ہوا وہ ایسی کتاب مشہور ہے کہ کچہہ اوسکے ذکر کی حاجت نہین یہہ اسمٰعیل فاراب کا تہا جو شہر ترکون کے شہرونمین سے متصل نہر کے ہے اس زمانہ مین اوسے اطرار کہتے ہین اسمٰعیل مذکور کا خط بہت خوب تہا کہ اچہے خط والون مین سے یہہ بہی شمار کیا جاتا ہے یہہ لغت اور عربی مین امام تہا نیشاپور مین آکر جان بحق تسلیم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۹ ہجری

492

اس برس مین ابو علی بن ثمال خفاجی مارا گیا حاکم علوی نے اوسے حکومت

ذکر ابوزکوۃ کا

جبہ ئی دی تبی پہر رجبہ نے ادسے نکال کر صالح بن مرداس کلابی حاکم حلب کو دی — اسی برس مین علی بن عبد الرحمن بن احمد بن یونس مصری صاحب زیج حاکمی کا جو زیج ابن یونس مشہور ہے فوت ہوا یہہ زیج چار جلد مین ہے کہتے ہین کہ عزیز ابو الحاکم نے اوسکے بنانے کا حکم دیا تھا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۸ ہجری

اس برس مین یمین الدولہ نہر ہند مین آیا لڑ بہڑ لوٹ مار کر پہر گیا

تمام ہوئی جلد تیسری اول ابو الفدا کی

6492